یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

الحمد للہ

اہل حدیث

امرتسر

جلد ۳ — نمبر ۹

امرتسر - ۹ ذی قعدہ سنہ ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۵ جنوری سنہ ۱۹۰۶ عیسوی یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

۱ - دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا +

۲ - مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیاوی خدمات کرنا +

۳ - گورنمنٹ اور مسلمانوں میں تعلقات کی گرہ مضبوط کرنا

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ..	عہ
والیان ریاست سے ..	؏
رؤسا و جاگیرداروں سے ..	للعہ
عام خریداروں سے ..	[illegible]
چھ ماہ کیلئے ..	[illegible]
ممالک غیر کیلئے ..	۷

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے - نمونہ بھی پرچہ - بیرنگ خطوط وغیرہ واپس +

نامہ نگاروں کے مضامین اور خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی +

اُجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے +

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیئے

کرشن قادیانی کو الہام کیسے ہوتے ہیں؟

بنے کیونکر کہ ہے سب کار الٹا -

ہم الٹے بات الٹی یار الٹا -

آجتک ہندو مسلمان سرگردان تھے کہ یا اللہ! یہ کیا ماجرا ہے کہ مرزا صاحب کرشن قادیانی حلفیہ بیان دیتے ہیں کہ مجھے الہام ہوتا ہے۔ حالانکہ انکی کیفیت یہ ہے کہ اگر دن کی خبر دیں تو رات ہو جاتی ہے اور اگر رات کا کہیں تو دن ہو جاتا ہے - کالے کو بغرض صحت دم کرتے ہیں تو اندھا کر دیتے ہیں - غرض آپکے الہامات کی کیفیت سب کو معلوم ہے بطور نمونہ چند ایک ہم بھی بتلاتے ہیں۔ ا نمبر اول عبداللہ آتھم پندرہ ماہ میں مریگا - (وہ زندہ رہا) پنڈت لیکھرام پر خرق عادت عذاب آئیگا - (حالانکہ کوئی خرق عادت عذاب نہ آیا) محمدی بیگم

(جو رشتہ میں آپ کی بھانجی ہو) آپکے نکاح میں آئیگی (وقت گذر گئی مگر وہ بیوہ اپنے خاوند کے پاس ہو) قادیاں طاعون سے محفوظ رہیگی (مگر وہاں ایسی طاعون آئی کہ الاماں! مہاراج کا سکول بھی کثرت طاعون سے بند رہا) تیرے مریدوں کو طاعون نہ ہوگا (آخر ہوا یہانتک کہ ایڈیٹر البدر ایسی طاعون کا شکار ہوگیا) مولوی ثناء اللہ قادیاں میں الہامات کی تحقیق کے لئے نہیں آئیگا (مگر بلائے بے درمان کیطرح جا پہونچا اور آپ حرم سرا میں چھپ گئے) غرض کہاں تک گنوائے جائیں۔ رسالہ **الہامات مرزا** میں پوری کیفیت آپ کے الہاموں کی مل سکتی ہے۔

ہاں بڑی مشکل تو یہ باقی رہتی تھی کہ جو عموماً جہلا کے دلوں میں کھٹکتی تھی کہ مرزا صاحب قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ مجھے الہام ہوتے ہیں۔ خواب آتے ہیں۔ پس اگر وہ الہام انکے جھوٹے ہیں تو وہ ایسی سخت قسمیں کیوں کھاتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ قادیانی اخبار الحکم ۱۰ دسمبر سے یہ عقدہ حل ہوگیا۔ ہم ناظرین کی مزید اطلاع کے لئے الحکم کی پوری عبارت نقل کرتے ہیں پھر اسپر اپنا مناسب ریمارک کرینگے۔

"۲-۳ دسمبر ۱۹۰۵ء (مرزا صاحب نے) فرمایا دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے وہ کچھ بولتی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں رہے۔ مگر آخری فقرہ جو یاد رہا یہ تھا۔

ان کنتم مسلمین +

ترجمہ۔ اگر تم مسلمان ہو۔ اس کے بعد بیداری ہوگئی۔ یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں۔ پھر الہام ہوا۔

انفقوا فی سبیل اللہ ان کنتم مسلمین۔

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اگر تم مسلمان ہو۔ فرمایا کہ مرغی کا خطاب اور الہام کا خطاب ہر دو جماعت کیطرف تھا۔ دونوں فقروں میں ہماری جماعت مخاطب ہے۔ ہم چونکہ آجکل روپیہ کی ضرورت ہے لنگر میں خرچ بہت ہے اور عمارت پر بھی بہت خرچ ہو رہا ہے۔ اسواسطے جماعت کو چاہئے کہ اس حکم پر توجہ کریں فرمایا۔ مرغی اپنے عمل سے دکھاتی ہے کہ کس طرح انفاق فی سبیل اللہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ انسان کی خاطر اپنی ساری جان قربان کرتی ہے اور انسان کیواسطے ذبح کیجاتی ہے اسی طرح مرغی نہایت محنت اور مشقت کے ساتھ ہر روز انسان کے کھانے کیواسطے انڈا دیتی ہے۔

ایسا ہی ایک پرند کی مہمان نوازی پر ایک حکایت ہے کہ ایک درخت کے نیچے ایک مسافر کو رات آگئی۔ جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم۔ درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا۔ نر اور مادہ آپس میں گفتگو کرنے لگے۔ کہ یہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے۔ اور سردی زدہ ہے اس کیواسطے ہم کیا کریں۔ سوچکر انہیں یہ صلاح قرار پائی۔ کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں اور وہ اسکو جلا کر آگ تاپے چنانچہ انہوں نے ایسا کیا۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہ ہمارا مہمان ہے اسکے واسطے کیا دعوت طیار کیجائے۔ اور تو کوئی چیز موجود نہ تھی ان دونوں نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ میں گرا دیا تاکہ انکے گوشت کا کباب انکے مہمان کیواسطے رات کا کھانا ہو جائے۔ اسطرح انہوں نے مہمان نوازی کی ایک نظیر قائم کی۔ سو ہماری جماعت کے مومنین اگر ہماری آواز کو نہیں سنتے تو اس مرغی کی آواز کو سنیں۔ مگر سب برابر نہیں۔ کتنے مخلص ایسے ہیں کہ اپنی طاقت سے زیادہ خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ خدا ان کو جزائے خیر دے"

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو جیسا کچھ خیال یا ضرورت درپیش ہو۔ اسکے متعلق جو تجویز آپکو سوجھتی ہے۔ اسکا نام آپکی اصطلاح میں الہام ہے۔ جسمیں ہمیں کیا کسی کو بھی کلام نہ ہوگا۔ کیونکہ لا مشاحۃ فی الاصطلاح جب مضمون واضح ہو جائے تو اصطلاح میں اعتراض نہیں ہوا کرتا۔ پس آپکے الہامات کی بنا آپ کے خیالات پر ہے یہی وجہ ہے کہ جن دنوں آپکو مولوی عبدالکریم سیالکوٹی امام خود کی صحت کا خیال تھا تو صحت کے الہام اور خواب آتے رہے لیکن جب اسکی حالت روبہ زوال قریب بمرگ ہوگئی تو مشتبہ خواب آنے لگے۔ آخر نتیجہ وہی ہوا جو مشیت ایزدی میں تھا۔ مگر آپ دونوں حالتوں میں سچے۔

جسطرح کلام کے **صدق - کذب** کی تعریف میں اختلاف ہوا ہے۔ بعض علماء کی رائے ہے کہ کلام وہ سچا ہے جو متکلم کے خیال اور اعتقاد کے مطابق ہو اور جھوٹا وہ ہے جو متکلم کے اعتقاد کے خلاف ہو۔ پس انکے نزدیک اگر کوئی مشرک اعتقاد رکھکر لا الہ الا اللہ کہیگا تو وہ بھی جھوٹا ہوگا۔ کیونکہ اسکا اعتقاد اس کے خلاف ہے اور اگر کوئی تثلیث کا اعتقاد رکھکر عیسےٰ ابن اللہ کہیگا تو سچ ہے کیونکہ اسکا اعتقاد یہی ہے۔ گو نجات کا مستحق نہ ہوگا۔ ٹھیک اسیطرح آج ظاہر ہوا کہ الہام کی تعریف میں مرزا جی کا اور علماء سے اختلاف ہے۔ آپکے نزدیک الہام کی تعریف

ؔ قادیاں میں ایسی چرچا رہتی ہوگی۔ مگر افسوس کہ آپ خود تو لیتے نہیں۔ خاکسار حسب دعوت آپکے قادیاں پہونچا۔ مگر مہاراج ایسے روٹھے کہ بھوجن تو کیا درشن بھی نہ دئے۔

(اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

میں مرزا جی کا اور علماء سے اختلاف ہے۔ آپ کے نزدیک الہام کی تعریف یہ ہے کہ کسی ضرورت کے مطابق کوئی تدبیر سوجھ جائے خواہ وہ انجام کار کارآمد ہو یا نہ ہو۔ پس اس اصول کو مد نظر رکھکر آپ کے جملہ الہام سچے ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور ہم آسمانی منکوحہ کو پیش کرتے ہیں جس پر مرزا جی کے معاند بہت کچھ دانت پیسا کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ بالکل ٹھیک ہے کیونکہ جس وقت آپکی نظر اس باعصمت پری پیکر پر پڑی تو آپکے دل میں بقول ؎

دیدار مے نمائی و پرہیز مے کنی

بازار خویش و آتش ما تیز مے کنی۔

جوش پیدا ہوا تو آپکو سوجھی کہ اسکے والد کو لکھا جائے کہ اگر تو نے اس لڑکی کا نکاح کسی اور جگہ کر دیا تو تمہاری خانہ ویرانی ہوگی۔ یہ ہوگا۔ وہ ہوگا۔ انسان ضعیف البنیان ضرر سے عموماً ڈرتا ہے فوراً قابو آجائینگے اور کام بنجائیگا۔ چونکہ آپ کا الہام ان خیالات سے بالکل مطابق ہے۔ اسلئے یہ الہام سچ ہیں ؎

کسے نوشتہ خواند کے شکستہ خواند

ہر کس بہ شوخیٔ خویش حدیثے دارد۔

زمانہ بر سر جنگ ست یا علیؑ مددے

آجتک قادیاں کو دار الامان سنتے سنتے تھک گئے اور ہمارے کان بھی سن ہو گئے مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ قادیاں کن معنے سے دار الامان ہے۔ پہلے تو ہم سنتے رہے کہ یہاں طاعون نہیں آئیگا ان معنے سے دار الامان ہے پھر جب قادیاں میں بھی طاعون آیا ایسا کہ الامان یہانتک کہ مرزا جی کے مریدوں کو بھی تڑپ کر گیا۔

تو ہم نے سمجھا کہ شائد ان معنی سے قادیاں دار الامان ہے کہ جیسے دوسرے مقامات پر مرزائیوں کو مار پیٹ سے آؤ بھگت ہوتی ہے قادیاں میں نہ ہوتی ہوگی اسلئے انکے حق میں دار الامان ہے مگر افسوس کہ الحکم ۲۸ دسمبر کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ خیال بھی صحیح نہیں بلکہ بقول ؎

ہر کجا رسید یم آسمان پیدا ست

مرزائیوں کے حق میں ہر ایک جگہ ہی پٹنا ہی مقدر ہے۔

الحکم لکھتا ہے:۔

قادیاں میں سکھا شاہی۔

چونکہ اعلیٰحضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو نرمی۔ درگذر اور شر کا مقابلہ نہ کرنے کی تعلیم دیتے ہیں اس لئے اکثر عاقبت اندیش اس بات سے فائدہ اٹھاکر اس غریب جماعت کو عموماً ہر جگہ دکھ دیتے میں میں آئے دن الحکم کے ذریعہ کسی نہ کسی مقام کی جماعت یا احمدیوں پر مظالم کے حالات لکھتا رہتا ہوں لیکن آج عرصہ کے بعد آپ بیتی یعنی خاص قادیاں کے حالات لکھتا ہوں اور یہ حالات اب نہایت خطرناک حالت اختیار کرتے جاتے ہیں۔ قادیاں کے سکھوں کی جماعت نے بار ہا ہماری جماعت پر حملہ کیا ہے اور یہ تو ایک معمولی بات ہو گئی ہے کہ وہ ہمارے مزدوروں سے کہیاں اور ٹوکریاں چھین کر لے گئے ہیں جبکہ وہ ہمارے کام پر لگے ہوئے تھے بلکہ یہ کہنے میں مبالغہ نہیں کہ یہاں کے سکھ زمیندار ایک عرصہ سے ٹوکریوں اور کسیوں کے خرید سے بے فکر ہو چکے ہیں۔ انہیں جب ضرورت ہوتی وہ حملہ کرکے چھین لے جاتے ہیں اور ہم خاموشی کے ساتھ انکی ان حرکات کو دیکھا کرتے ہیں لیکن اب صبر کی حد ہو چکی زیادہ انتظار کرنے کی ہم میں طاقت نہیں یہی اس لئے ہم تو اترا انکے مظالم مقامی اور ذمہ وار حکام کو سنائینگے اور پنجو وں کی دوا انہیں سے چاہینگے۔

تازہ واقعہ ۲۴ دسمبر کی صبح کا ہے کہ بہت سے سکھوں کا ایک گروہ میاں احمد نور پر بلوا کر کے آپڑے۔ اور اس غریب کو سخت مارا وہ کسی طرح انکے قبضہ سے نکل بھاگا اور بھاگ کر کسی مکان میں گھس کر پناہ لی۔ تو یہ سکھا شاہی کرنے والے دلیر اور بہادر اسکے گھر کے دروازے پر پہونچے۔ دروازے کو توڑنے کی کوشش کی اور سخت گالیاں دیتے تھے۔ کوئی اندر اینٹیں پھینکتا تھا۔ کوئی کچھ۔ بڑی تشویش پیدا ہوئی۔ آخر مرزا نظام الدین صاحب نمبردار اور نظام و فضدار قادیاں کو اطلاع دیگئی۔ وہ سنتے ہی موقع واردات پر پہونچے اور انہوں نے آکر نہایت شفقت ہی کے ساتھ اس حملہ آور گروہ کو منتشر کیا۔ لیکن یہ لوگ بڑے جوش میں تھے۔ ڈانگوں اور لاٹھیوں سے مسلح تھے اور کہتے تھے کہ بس مار دو اور خون بہا دو۔ اس واقعہ کی اطلاع ہماء میں مظلوم احمد نور نے جا کر دی جسپر منشی سندر سنگھ خانصاحب ہیڈ کانسٹیبل تفتیش کیلئے مامور ہو کر اسی روز شام کو آئے اور انہوں نے نہایت مستعدی کے ساتھ جیسا کہ انکی عادت ہے موقع واردات کو دیکھا اور سب کچھ

ؑ علی اللہ کا نام بھی ہے اور یہاں وہی مراد ہے۔ ایڈیٹر

بابت تھی۔ اور ۱۴ کس ملزم قرار دیکر ۱۹ تاریخ مقدمہ چالان کرنے کیواسطے مقرر کی۔ یہ تو معمولی بات ہے۔

اس امر سے ان لوگوں کے جوش کا پارہ اور بھی چڑھ گیا۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس فساد کی تہ میں یہاں کے بعض اور لوگ ہیں جنکی بابت غالباً بعض گذشتہ واقعات اور کاغذات سے مدلل ہیگی کہ انہوں نے کبھی ہماری مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جنکے متعلق مقامی افسران حکام یقیناً بے خبر نہیں ہونگے۔ قادیاں کے بے طرف رہنا ہمارے مخالف بھی ایسی شہادت دے سکتے ہیں کہ یہ لوگ ہم پر کئی مرتبہ حملہ کر چکے ہیں۔ ایسی سلطنت شاہی سرکار انگریزی کے راج میں سخت افسوس ہے (اور کادیان کا خطاب دارالامان اسوقت کس طرح قادیانیوں کیلئے چھوڑا؟! اہلحدیث) اور اگر اسکا تدارک نہ کیا گیا تو ہماری جان مال اور آبرو سخت اندیشہ اور خطرہ میں ہے اور اس امر میں اڈیٹر الحکم کو مستحق اسوجہ سے کہ وہ ایسے معاملات میں قلم سے کام لیتا رہا ہے خصوصاً نشانہ بنایا گیا ہے جبکے لئے میں انچارج ضلع کے ذمہ وار حکام کو خصوصاً توجہ دلاتا ہوں اور آئندہ کو خاص طور پر متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ جن لوگوں کا یہ مجمع خلاف قانون ہو رہا ہے اور جو سازشیں اور منصوبے ہمارے خلاف کئے جا رہے ہیں اور انکی تہ میں جو امر ہے اسکا راز بھی عنقریب افشا کر دیا جاویگا" اڈیٹر الحکم

واقعی ہمیں بھی آپکے پٹنے سے دو رنج ہیں ایک تو آپ لوگوں کے پٹنے کا تو ظاہر۔ دوسرا سخت رنج یہ ہے کہ قادیاں کے دارالامان ہونے کے اب ہم کیا معنے سمجھیں؟ برائے مہربانی قادیانی اڈیٹران ہمارے اس عقدے کو حل کر دیں تو ہم انکے مشکور ہونگے۔ ورنہ کہا جائیگا ؎

بیا اے چشم روشن تماشہ قادیاں بینی	دوبا بینی بلا بینی غرض دارالزیاں بینی
کیے قطاع نسل و یک امام بھنگیاں بینی	مسیح ابن مریم بچہ چنگیز خان بینی۔

عجیب و غریب نو ایجاد قفل

اس قسم کا قفل ابھی تک ہندوستان میں کوئی بھی ایجاد نہیں ہوا اس میں یہ خوبی ہے کہ خزانہ کے صندوقوں میں اسکو لگا کر کنجی بھی قفل کے اندر چھوڑ دیوے تو کچھ حرج نہیں۔ لہذا جملہ دستکار کاریگروں کی خدمت میں گذارش ہے کہ جو شخص اس قفل کو بغیر کنجی یا دوسری کنجی سے آدھ گھنٹہ کی مہلت میں کھول دیں تو پانچسو روپیہ انعام ہیں اور جو صاحب یہ قفل خریدنا چاہیں بعوض مبلغ پانچسو روپیہ خرید سکتے ہیں۔

المشتہر مستری قادر بخش انجینیر ہیڈ وائیس کمپنی لمیٹڈ کوٹیا مل دہلی

میں نے مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کیسا پایا

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

حکیم نورالدین صاحب کی نیک ظنی کی تعلیم پر خود عمل پیرا ہونیکا حال

جب مجھے حسب فرمودہ حکیم صاحب خود مطالعہ کتب کرنا پڑا۔ تو چونکہ مرزائیوں کے پاس رہنے میں میرا بہت سا وقت کشمکش میں ضائع ہو جاتا جس سے مجھے بڑی نفرت تھی۔ لہذا بوجوہ آخری انجام کار میں ان سے الگ ہو کر اول محمد علیشاہ کے مکان پر اور پھر وہاں سے منشی محمد اعظم صاحب کے مکان پر جا رہا چونکہ میرا روٹی کا کوئی پختہ انتظام باوجود حکیم صاحب کی خدمت میں عرض کرنے کے بھی نہیں ہوا تھا فقط باورچی بورڈنگ نے خود میرا آٹا تنور میں لگا دینا منظور کیا تھا اور یہ انتظام بے قاعدہ تھا لہذا مجھے یقین تھا کہ عارضی ہونے کی وجہ سے آخر کار نہ رہیگا۔ اندریں صورت قادیاں سے جلد نکلنا پڑیگا۔ لہذا میں نے اکیلے رہ کر نصاب مقررہ حکیم صاحب کی ابتدائی چار کتابوں کو پڑھنے اور پھر جلد ذہن نشین کر لینے کی ٹھانی۔ تاکہ چلے جانے کی نوبت آنے سے پہلے ان چار کتابوں کو خریدنے کی ضرورت نہ پڑے لہذا میں نے حکیم صاحب کے پاس زیادہ از پندرہ روز تک آنا بند کر دیا۔ کیونکہ جب انکے پیچھے نماز تک پڑھنا ناجائز سمجھ چکا تھا۔ لہذا انکے پاس جا کر وقت ضائع کرنا بے سود سمجھا۔ غرض کچھ عرصہ میں میں نے چاروں رسائل مذکور ختم کر لئے اور انکو دوہرا کر ختم کرنے سے کچھ تھوڑا سا حصہ باقی تھا کہ میری روٹی کا بورڈنگ میں پکنا بند ہو گیا اور مجھ پر بدظنی ہوئی کہ یہ شخص مرزا صاحب کے قتل کے لئے یہاں مقیم ہے۔ پھر جب دوبارہ حکیم صاحب سے تکرار ہوا تو اثنائے گفتگو میں مجھے معلوم ہوا کہ آپ بھی باوجود نیک ظنی کی تعلیم دینے کے میری نسبت اس بدظنی سے محفوظ نہیں ہیں۔ آپ نے باثنائے گفتگو میرے اس کہنے پر کہ میں صرف تعلیم عربی اور پرائیویٹ تعلیم انگریزی کے لئے قادیاں میں آیا تھا۔ جوش میں آکر فرمایا کہ ہم تو نہیں کہہ سکتے کہ تم یہاں دینی یا دنیاوی تعلیم کے لئے ٹھیرے ہوئے ہو اور کہ ہم تو نہیں جانتے کہ تم یہاں کیوں مقیم ہو"

استغفر اللہ! نیک ظنی کی تعلیم پر خود عمل پیرا ہو کر آپ کا فرض تھا کہ مجھ پر اسقدر بدظنی نہ کرتے۔ خصوصاً جبکہ میں انکے ہی کہنے اور انہیں کے وعدے پر عربی پڑھنے کے لئے واپس قادیاں میں آیا تھا۔ اور پھر آپ سے اخیر پر کہہ بھی دیا تھا کہ میں نے ابتدائی چاروں اس نصاب تعلیم سے جو آپ نے لکھ دی تھی۔ بپابندی ہدایات جناب اکیلے رہ کر اور خود تعلیم کر کے دوہرا لئے ہیں اور کہ یہ ضروری کام تھا لہذا مجھ سے

الاوّل فالاوّل اسی پر خصوصاً متوجہ رہا ہوں اور آپکے پاس اس عرصہ میں نہیں آیا ہوں۔ تو پھر آپ کو جوش میں آکر میری نسبت یہ کہنے کا کیا حق تھا کہ ہم تو نہیں جانتے کہ تم یہاں کیوں ٹھیرے ہوئے۔ اس سے آپنے مجھ پر صاف طور سے وہی شک کیا جو چند اور مرزائیوں نے اوڑا دیا تھا۔ کہ یہ قادیان میں قتل کرنے کے لئے ہی مقیم تھا۔ جب سے مجھے طبعاً جوش آگیا اور اُسے جو کچھ بالمقابل سنایا وہ آپ کے اور اہلِ اسوقت کے جلیس مصاحبین کو خوب معلوم ہے۔ جوش اس لئے آیا کہ مجھ پر ایسی بدظنی کی گئی حالانکہ یہ شخص درس میں پکارتا رہتا ہے کہ بدظنی سے بچو کہ یہ بہت بری ہے۔ شائد اس سے آپ کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ دنیا مرزا صاحب کے رطب و یابس کو بے چون و چرا لے لے اور کہ اس سے زیادہ کسی اور بدظنی سے بچنے کی ضرورت نہیں ہے۔ گویا مرزا صاحب کے دعووں کو تسلیم نہ کرنے ہی کو بدظنی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ آپ کو یاد رہے کہ اگر کسی شخص کو دیکھا جائے کہ وہ ایک دوسرے شخص کو گالیاں نکالتا چلا جا رہا ہے۔ تو جو شخص اُسکی نسبت یہ کہدے کہ یہ شخص اُس دوسرے شخص سے کدورت رکھتا ہے اُسکی یہ بدظنی نہیں ہوگی کیونکہ اسباب و علامات دیکھکر جو شخص باقاعدہ طور سے نتیجہ نکالے وہ ظن نہیں ہے اور مرزا صاحب کے نہ ماننے والے علماء اسی معیار کے بموجب مرزا صاحب کی تردید کرنے میں ہرگز بدظن نہیں کہلائے جا سکتے۔

غرض کہ یہ تو حکیم صاحب کی نیک ظنی کی تعلیم پر خود عمل پیرا ہونے کا حال ہے اور ظن بھی وہ جسکی نسبت قرآن شریف میں آیا ہے کہ:-

اجتنبوا کثیرا من الظن الخ

اس شخص کا کچھ اور خاکہ جس کا کوئی خاص نام مرزائیوں کے چند احسانات کیوجہ سے میں نہیں رکھ سکتا۔

(۱) قادیان میں ایک لڑکا سا مسمی بہ مہدی گجراتی (کوزلشت) میرا بھی وہ واقف ہو گیا تھا۔ ایک دن میں نے اُس سے پوچھا کہ کیا کچھ پڑھتے بھی رہتے ہو؟ کہنے لگا ہاں کچھ تھوڑا پڑھتا ہوں اور کہ میں پہلے کچھ نہیں پڑھتا تھا۔ حکیم صاحب نے مجھے کہا تھا کہ بعض آدمی پڑھتے ہیں اور پڑھکر بعض فلاں طرز کے بنتے ہیں اور بعض فلاں طرز کے اور بعض صرف آشنا ہو جاتے ہیں کہ فقط گھر کو کفایت کرتے ہیں۔ تم اتنا تو پڑھ لو کہ گھر کے لئے کافی ہو جاؤ۔ اور یہ بھی کہا کہ حکیم صاحب سے میرا فلاں رشتہ بھی ہے (اسوقت مجھے وہ رشتہ یاد نہیں) یہ تو مہدی مذکور کا اپنا بیان ہے۔ اب غالباً اپریل کا مہینہ تھا کہ ایک دن جبکہ میں حکیم صاحب کے پاس باغ میں بیٹھا تھا ایک ہندوستانی قدرت اللہ نام " یہ مہدی مذکور جھگڑتے ہوئے حکیم صاحب کے پاس آئے جھگڑا کچھ اس قسم کا تھا کہ مہدی مذکور نے قدرت اللہ کو حکیم صاحب کے ذخیرہ سے کوئی ایسی دوائی جو کہ فی الحقیقت اسے مضر تھی اور کوئی عطائی دوائی کہ تھی۔ اُسے موافق بتلا کر دیدی تھی۔ جو اسے انجام کار معلوم ہو گئی۔ حکیم صاحب کے پاس لے آنے پر جہانتک مجھے یاد ہے قدرت اللہ نے اس خلاصہ کی تقریر کی کہ اس نے مجھے فلاں دوائی دیدی اور میں نے یہ سمجھکر کہ آپکے مطب میں آنے جانے والا ہے اسپر اعتبار کر لیا۔ پر حکیم صاحب جو قدرت اللہ کے خلاف ہمدردی ہوئے نظر آتے تھے۔ ناراضگی سے مہدی کی طرف اشارہ کر کے بولے کہ میں تو اس شخص کو جانتا تک نہیں ہوں کہ یہ کون ہے۔ اور نہ کبھی یہ شخص میرے پاس آیا ہے۔ میں حکیم صاحب کی یہ تقریر سنکر حیران رہ گیا۔ مہدی مذکور مرزائی۔ اور قادیان کا رہنے والا حکیم صاحب کے درس میں تو کم از کم سدا جانے والا۔ اپنے گھر سے بن سے مرزائیوں میں بالکل ممتاز اور متمیز جسپر آنکھ پڑتے ہی تجسس کے درپے ہو جائیں مرزائیوں میں بستے والا۔ اور بڑا چلتا پرزہ۔ اور پھر انہیں خون کیطرح گھسا ہوا ادہر نور الدین جیسا چوکنا آدمی جسکا ایک رسالہ اشاعۃ القرآن جو اُنکے پاس رکھا ہوا تھا۔ اُنکی بے توجہی میں میں نے اُٹھا کر دیکھا اور معلوم کر کے کہ وہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کا شائع کردہ ہے اُسکے پڑھنے کا شائق ہو کر آپ سے اجازت چاہنے پر آپ نہیں یہ جتلانے پر کہ آپ کا فلاں رسالہ دیکھنے کو میں نے لیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھو میں ہوشیار آدمی ہوں۔ اگرچہ بظاہر میری توجہ نہ تھی۔ تو بھی میں خبردار رہتا ہوں۔ پھر کس طرح ممکن ہے کہ حکیم صاحب اُس مہدی کو جانتے تک نہ ہوں۔ اب پھر مہدی کے مذکورہ بیان کے موازنہ سے کہ حکیم صاحب سے میرا فلاں رشتہ ہے اور کہ ابتداً آپ نے مجھے اس طرح تعلیم پانے کی تاکید کی۔ حکیم صاحب کے مذکورہ بالا قول پر تعجب آنا ایک قدرتی امر تھا۔ انہیں وجوہ سے ناظرین حکیم صاحب کے طرز مقال پر غور کر کے خود نتیجہ نکال لیں۔ باقی دارد۔

کارخانہ عطر فرحت افزائے نسیم

اگر آپکو عمدہ تیل و عطر کی ضرورت ہو تو ہمارے مشہور و مقبول کارخانہ

افزائے نسیم سے منگوا لیجئے۔ روح خوش ہو جائیگی مفصل فہرست منگوا لینے

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

آریہ مسافر سے دو دو باتیں

(سلسلہ کیلئے دیکھو اہلحدیث مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۰۵ء)

آریہ :- اس کو کوئی توڑ پھوڑ یا نیست نابود نہیں کر سکتا - یہ غیر مرکب او غیر مخلوق ہونے کے باعث ان حوادث کے دائرہ اثر سے باہر ہے -

مسلمان :- توڑنے پھوڑنے کا اثر جس جاندار پر واقع ہوتا ہے وہ دکھ محسوس کرتا ہے - جسم حیوان میں دکھ کون اٹھاتا ہے روح یا مادہ - روح ذی شعور ہے وہی اٹھاتا ہوگا - کیونکہ مادہ مدرک نہیں جسکو آپ جڑھ بتاتے ہیں - پھر آپ لکھتے ہیں - غیر مرکب اور غیر مخلوق - کیا خدا اور مادہ ایسا نہیں - یہ تعریف بھی بموجب قاعدہ بالا کے ردی ہے - مادے کو کس طرح مرکب بنائینگے - جبکہ وہ مائیس کراس کوپ (خوردبین) سے بھی دیکھا نہیں جاتا تو تکم مرکب کیونکر لگا سکتے ہو - فلاسفر یورپ بھی اس امر کے قائل ہیں کہ مادہ کسی نہ کسی جسم میں ہم پر ظاہر ہوتا ہے -

آریہ :- اگر ایسا نہ مانا جائے تو دہرم کی بنیاد قائم نہیں ہو سکتی -

مسلمان :- دہرم کی بنیاد کے قیام کے لئے لوگوں کو ہیگا ڈھینگی منوا تے ہیں اور دعوے کرتے ہیں کہ وید سب معقولات سے پُر ہیں - معقول کسی جانور کا نام ہے یا منطق کا - منطق کے رو سے تحریر بالا قبولیت کے قابل نہیں - والسلام

مرقومہ - ایم معراج الدین چوک کندا - ڈاب کھٹیکاں - شہر امرتسر -

دیانندیونکی ناکامی

سچوں کا بول بالا جھوٹوں کا منہ کالا - ہم دیکھتے ہیں کہ دیانندی لوگ اپنے دہرم کے پھیلانے میں بے طرح سرگرم ہیں جس طرح بھی ہو دم جھانسہ دیکر سادہ لوحوں کو پھانس لیتے ہیں اور جبوقت انکو تعلیم وید کے دہرم شروع کراتے ہیں تو جو وحدہٗ لاشریک اور اکیلے معبود برحق سے محبت رکھتے ہیں وہ انکے الفاظ کے معنے کو بغور سوچکر اس منزل تک جلدی پہونچ جاتے ہیں - کہ واقعی وید کے دہرم میں کچھ قرب الٰہی حاصل نہیں ہو سکتا - اور فوراً وہ دیانندی مت سے تائب اور دست بردار ہوکر اسلام کی قبولیت کا شرف حاصل کرتے ہیں - مگر جو صرف عیش پرستی اور شہوت رانی کی غرض سے دیانندی گروہ میں شامل ہوتے ہیں - انکو پھر کیا چاہئے - چھچھڑی اور دودھ

پھر کیا تھا نام کے برہمچاری اور شریان ودیا تاجی مشہور ہوئے اور خوب عیش اوڑانے لگے - گرفی زمانہ جو اسلام سے گیا بھی تو اپنی مطلب براری کر کے پھر محمدی جھنڈے کے تلے آگیا - اور رحمت حق نے اُسے قبول کیا - ایسے موقعہ پر ازحد شرمساری آریوں کو اٹھانی پڑتی ہے - بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک گیا اور واپسی کے وقت اور ایک آدھ کو ہمراہ لایا -

آریوں اور انکے گورو نے اسلام پر قلم تو اٹھایا مگر محض بے سُود لکھ لینے کو دینے پڑ گئے اور ناکامیاب ہوئے ایسے کہ رہی سہی گھر کی پونجی کے ضائع ہونیکے خطرے میں پڑ گئے - اگر اسلام کے سوا اور قوموں پر دیانندجی ہاتھ اٹھاتے تو جب آریہ دہرم کو کامیابی کا حاصل ہو ایک امر ممکن تہا - اسلام سے جو الجھتے ایسا اپنا ہی نقصان کرتے ہیں اسلام کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے -

اہل اسلام سے عیسائی نہ جیتینگے کبھی	پادری ہم سے اولجھتے ہیں نہ کہ بو العجبی
شستری آپکی اُمت میں ہیں لاکھوں ہی ابھی	مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ایک طرف آریہ بہکاتے ہیں دیکر لکچر	ایک طرف پادری پھیلاتے ہیں کچھ کہ سنکر
ایک طرف نابھی جھگڑوں سے ہی جاتا ہتر	چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

یا قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی +

راقمہ خادم اہل اسلام محمد عبد اللہ واعظ اسلام رد نصاریٰ و آریہ اظہار الحق ریاست کوٹہ - راجپوتانہ

تعلیمیافتہ مسلمانوں کے لئے معقول سبیل معاش

یہ دریافت کرنا کمال مسرت کا موجب ہے کہ علاقہ شمالی نائجیریا واقعہ مغربی افریقہ کی گورنمنٹ نے ایک خاص یورپین ایجنٹ کو صرف اس غرض سے ہندوستان بھیجا ہے کہ وہ گورنمنٹ مذکور کے لئے متعدد پنجابی مسلمان کلرک ملازم رکھکر اپنے ساتھ لیجائیں - تمام لائق - تندرست و جفاکش مسلمان اس امر سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں - بشرطیکہ وہ نائجیریا میں کم از کم تین سال مقیم رہنے کا ایگریمنٹ لکھنے کو تیار ہوں - جو درخواست کہ دفتر ہذا کو دیگئی ہے اس میں کسی امتحان یا کارکردگی کے سرٹیفکیٹ کی قید نہیں - مگر قرینہ سے پایا جاتا ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ لئے جائیں گے - اور تجربہ کاروں کو نوآموزوں پر ترجیح دیجائیگی - کیونکہ تنخواہ

بہت معقول دو سو سے تین سو روپیہ ماہوار تک ہے۔ کرایہ دونوں طرف کا راشن سمیت ملیگا۔ اور تین ماہ کی تنخواہ پیشگی بھی دیجائیگی۔ جو صاحب بالفعل سرکاری ملازم ہوں وہ اپنی خدمات ایجنٹ صاحب کے ذریعہ سے نائجیریا میں تبدیل کرسکتے ہیں۔ اور درخواستیں معہ نقول اسناد اس پتہ پر بہت جلد روانہ فرمائینگے

Mr. P. Carrigan
Transport Office
Northern Nigeria
S.V.T. Corps Bungalow
Umballa Cantt.

مسئلہ سنت الفجر

{ از جناب حافظ محمد حسن صاحب خلف
مولوی سراج الدین صاحب مرحوم }

واضح ہو کہ ایک مضمون بعنوان مسئلہ سنت الفجر مرقومہ حافظ احمد علی صاحب بٹالوی مندرجہ رسالہ الہدیٰ (لاہور) نمبر ۵ بابت ماہ رجب المرجب میری نظر سے گذرا۔ اس مضمون میں حافظ صاحب نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ راجح اور اقویٰ مذہب یہی ہے کہ فجر کی جماعت کے ہوتے ہوتے اسی مسجد میں سنتیں پڑھے گو آواز قرءت آتی ہو۔ بشرطیکہ وہ جان لے کہ ایک رکعت جماعت کی پالونگا اور اگر جماعت کے فوت ہونیکا اندیشہ ہے تو فرضوں میں شامل ہوجائے اور سنتیں بعد از طلوع شمس پڑھے اور قبل از طلوع ادا نہ کریگا چونکہ یہ فیصلہ احادیث صحیحہ سے برخلاف ہے مجھے اسکے ماننے میں تامل ہے اور حافظ صاحب کے ساتھ اتفاق نہیں۔ میں اپنے مضمون میں احادیث صحیحہ سے اس مسئلہ کی تحقیق کرونگا۔ اور ثابت کرونگا کہ جماعت فرض کے ہوتے ہوتے کوئی نماز نوافل ہو یا سنن ہرگز درست نہیں ہوتی۔ حافظ صاحب سے بھی امید قوی ہے کہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو بسر و چشم قبول فرماوینگے۔

اس مضمون کے دو پہلو ہونگے۔ شق اول تو یہ ہوگی کہ آیا نماز فرض کے ہوتے ہوئے اور کوئی نماز نوافل ہوں یا سنن ادا ہوتی ہے یا نہیں شق ثانی یہ کہ آیا صبح کی نماز فرض کے بعد فرضوں کے متصل ہی سنت الفجر جائز ہے یا نہیں۔ میں شق اول کی بابت کہتا ہوں کہ حافظ صاحب نے تحقیق سے کام نہیں لیا۔ راجح اور قوی مذہب یہی ہے کہ فرض کے ہوتے ہوتے کوئی اور نماز نہیں ہوتی۔ اور احادیث بھی اسی کی مؤید ہیں۔

صحیح ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی۔ دارمی وغیرہ میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ۔ جب اقامت ہوجائے تو کوئی نماز سوائے ان فرائض کے نہیں ہوتی۔ یہ حدیث کھلم کھلا پکار رہی ہے کہ جب نماز فرض کی اقامت ہوجائے تو کوئی نماز سوائے فرائض کے نفل ہو یا سنت نہیں ہوتی۔ اور یہ حدیث اپنے معنے میں ایسی صاف اور واضح ہے کہ محتاج تشریح کی نہیں اور اس سے یہی معنے متبادر الی الذہن ہوتے ہیں۔ حافظ صاحب نے اپنے مضمون میں اس حدیث کو صحیح مانا ہے اور اسکی صحت میں کلام نہیں کیا لیکن یہ کہدیا کہ گو حدیث صحیح ہے مگر عام نہیں۔ کیونکہ فجر کی سنتوں کی خاص تاکید آئی ہے۔ اور اس کے بعد سنتوں کی تاکید میں دو حدیثیں نقل کی ہیں۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی سنتوں کو نہ چھوڑو گو تم کو لشکر منع کرے اور یہ سنتیں دنیا و ما فیہا سے بہتر ہیں۔ اور اس کے بعد یہ لکھتے ہیں کہ دونوں فضیلتوں کا حاصل کرنا صرف اسی صورت میں ہوسکتا ہے۔ کہ سنتیں پڑھکر جماعت سے ملجاوے۔ میں مودبانہ حافظ صاحب ہی سے استفسار کرتا ہوں کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ حدیث اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ عام نہیں اور سنت الفجر اس سے مستثنے ہیں آپ نے اپنے دعوے کی کوئی دلیل پیش نہیں کی اور دعویٰ بلا دلیل قابل سماعت نہیں۔ جب شارع علیہ السلام نے کھلے بندوں پکار کر کہدیا کہ اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ تو پھر آپ کو کیا دقت پیش آئی کہ آپ خواہ مخواہ اسمیں تاویلات رکیکہ سے کام لیتے ہیں۔ مانا کہ فجر کی سنتوں کی تاکید شدید آئی ہے لیکن یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ جماعت کے ہوتے ہوئے بھی مسجد میں سنتیں پڑھ لے۔ اسکے لئے تو جدا اور مضبوط دلیل درکار ہے جو آپ نے پیش نہیں کی اور جو دلیل آپ نے پیش کی ہے وہ تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ہے اور اسکا ضعف انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ضمن میں ثابت ہوتا ہے تاکید سے تو صرف اتنی بات کا ثبوت کہ ہم کو پہنچتی ہے۔ کہ ان

ahmadimuslim.de

سنتوں کو چھوڑنا نہ چاہئے - ہم بھی تو ترک نہیں کرتے - بلکہ موافق حدیث نبوی بطریق احسن ادا کرتے ہیں - سنتوں کی تاکید تو مسلم ہے لیکن انکا رتبہ کسی حالت میں فرضوں سے نہیں بڑھ سکتا - آپ کا یہ لکھنا کہ فضیلت اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے کہ سنتیں پڑھکر جماعت میں شامل ہو جاوے محض دعوٰی بلا دلیل ہے جو قابل التفات نہیں آپکے دعوٰی کا اثبات تو اسی صورت میں ہو سکتا ہے - کہ آپ ایسی صحیح حدیث پیش کریں جسمیں حکم ہو - کہ فرضوں کی جماعت کے ہوتے ہوئے بھی سنتیں پڑھ لینی جائز ہیں - ودونہ خرط القتاد -

محدثین رحمہم اللہ تو جہاں کہیں یہ حدیث لاتے ہیں اسکو عام ہی ٹھیراتے ہیں - امام مسلمین حافظ خطابی معالم السنن شرح سنن ابوداؤد میں اس حدیث کے نیچے تحریر فرماتے ہیں قلت فی ھذا بیان انہ ممنوع من رکعتی الفجر و من غیرھا الا المکتوبۃ میں کہتا ہوں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جب اقامت ہو جائے تو خواہ فجر کی سنتیں ہوں یا کوئی اور نماز سوائے ان فرائض کے سب ممنوع ہیں - وقال النووی فی شرح مسلم فیھا النھی الصریح عن افتتاح نافلۃ بعد اقامۃ الصلوٰۃ سواء کانت راتبۃ کسنۃ الصبح والظھر او غیرھما امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اقامت ہو جانے کے بعد نماز نوافل پڑھنے کی صریح نہی وارد ہے خواہ وہ سنتیں مؤکدہ ہوں جیسے صبح ظہر کی یا کوئی اور - حافظ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں فیہ منع التنفل بعد الشروع فی اقامۃ الصلوٰۃ سواء کانت راتبۃ ام لا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اقامت ہو جانے کے بعد نوافل خواہ مؤکدہ ہوں یا غیر مؤکدہ پڑھنے منع ہیں -

بہت سی صحیح حدیثیں ایسی ہیں جنسے ثابت ہوتا ہے کہ فجر کی جماعت کے ہوتے ہوئے سنتیں پڑھنے والے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زجر اور توبیخ فرمائی - اور اس امر کو سخت مکروہ سمجھا جس سے اظہر من الشمس ہے - کہ جماعت کے ہوتے وقت سنتیں ادا نہیں کرنی چاہئیں - اخرج الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یصلی رکعتی الفجر اذن المؤذن یقیم فغمز النبی منکبہ وقال الا کان ھذا قبل ھذا - قال العراقی اسنادہ جید - یعنی طبرانی نے کبیر میں ابو موسیٰ الاشعری سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو

جبکہ مؤذن اقامت کہہ رہا تہا فجر کی دو سنتیں پڑھتے دیکھا تو آپنے اس شخص کے دونوں کندہے پکڑے اور فرمایا کہ خبردار ہو کہ اس نماز کا وقت اس سے پہلے تھا - یعنی سنت پڑھنے کا وقت جماعت کے قائم ہونے سے پہلے ہوتا ہے اور جب جماعت کھڑی ہو جاوے تو جماعت کے ساتھ نماز فرض پڑھنا چاہئے -

واخرج مسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ واللفظ لمسلم عن عاصم الاحول عن عبداللہ بن سرجس قال دخل رجل المسجد و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ الغداۃ فصلی رکعتین فی جانب المسجد ثم دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا فلان بای الصلوٰتین اعتددت الصلوٰتک وحدک ام بصلوٰتک معنا - صحیح مسلم - ابوداؤد - نسائی ابن ماجہ ابن عاصم احول نے عبداللہ بن سرجس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت فجر کی نماز میں تھے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور اس نے مسجد کی ایک جانب دو رکعت پڑھیں - پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جماعت میں شامل ہوا جب رسول اکرم نے سلام پھیرا تو آپنے اس شخص کو فرمایا کہ اے فلاں ان دونوں نمازوں میں سے تونے کونسی نماز کو نماز میں شمار کیا ہے - جو تونے تنہا پڑہی تہی اسکو نماز ٹھیرایا یا اسکو جو ہمارے ساتھ پڑہی؟ یعنی آپ نے اسکو طنز اور زجر سے فرمایا کہ بعد ہو جانے تکبیر کے تو وقت فرض نماز ہی کا ہوتا ہے - سنتوں کا وقت تو اس سے پہلے تہا - اب جو تونے اقامت ہو چکنے کے بعد ایک اکیلے نماز پڑہی اور ایک جماعت کے ساتھ پڑہی - ان دونوں میں سے کونسی نماز کو فرض ٹھیرایا - امام نووی شرح صحیح مسلم میں اس حدیث کے نیچے لکھتے ہیں - فیہ دلیل علی انہ لا یصلی بعد الاقامۃ نافلۃ وان کان یدرک الصلوٰۃ مع الامام ورد علی من قال ان علم انہ یدرک الرکعۃ الاولی او الثانیۃ یصلی النافلۃ اس میں اس امر کی دلیل ہے کہ اقامت کے بعد کوئی نفلی نماز نہ پڑہی جاوے - اگرچہ وہ نفل پڑھکر امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہو سکے اور اس شخص کا رد ہے جس نے یہ کہا ہے کہ اگر جانتا ہے کہ پہلی رکعت یا دوسری رکعت پائیگا - تو سنتیں پڑھ لے - اس حدیث سے آپکے اس قول کی بھی (کہ اگر ایک رکعت کے ملجانے کی بھی امید ہو تو سنتیں پڑھکر جماعت سے ملے) پوری تردید ہو گئی -

اور آپکے اس قول کی بھی تردید ہوتی ہے - کہ جماعت کے ہوتے ہوئے

ahmadmuslim.de

مسجد میں گوشہ میں سنتیں پڑھ لے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ اس شخص نے نماز مسجد کی ایک جانب میں پڑھی تھی جماعت کے پاس اور اسی صف میں بھی نہیں پڑھی تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر انکار کیا۔

وقال البیہقی فی المعرفة بعد روایة حدیث عبداللہ بن سرجس الذی رواہ مسلم فی الصحیح عن زہیر ابن حرب عن مروان بن معاویة ورواہ عبدالواحد بن زیاد عن عاصم وقال یصلی رکعتین قبل ان یصل الی الصف وھذا یرد قول من زعم انہ انما انکرہ لا یصالہ بالصفوف فی حال اشتغالہ بالرکعتین اولانہ لم یجعل بین النفل والفرض فصلا بتقدم او بتکلم لان ھذا قد اخبر انہ صلاھما فی جانب المسجد قبل ان یصل الی الصف ثم دخل مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بیہقی نے معرفة میں حدیث عبداللہ بن سرجس کی روایت کے بعد جسکو مسلم نے روایت کیا کہا کہ مسلم نے اپنی صحیح میں زہیر ابن حرب اس نے مروان بن معاویہ نے اور عبدالواحد بن زیاد نے عاصم سے روایت کیا۔ اور کہا اس شخص نے دو رکعت صف میں ملنے سے پہلے ادا کی تھیں۔ اور اس میں صریح رد ہے۔ اس شخص کا جسنے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار اس لئے تھا کہ وہ شخص صف کیساتھ سنتیں ادا کر رہا تھا۔ اور اس نے نفل اور فرض کے درمیان تقدم اور تکلم سے فرق نہیں کیا۔ کیونکہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے جانب مسجد میں صف سے الگ سنتیں پڑھی تھیں۔ پھر وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جماعت میں شامل ہوا اور اسپر آنحضرت نے انکار کر دیا۔

وقال الخطابی فی معالم السنن شرح سنن ابی داؤد فی ھذا دلیل علی انہ اذا صادف الامام فی الفریضة لم یشتغل برکعتی الفجر ویترکھما الی ان یقضیھما بعد الصلوة وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ایتھما صلوتک مسئلة انکار یرید بذالک تنکیة علی فعلہ وفیہ دلالة علی انہ لا یجوز لہ ان یفعل ذلک وان کان الوقت یتسع الفراغ منھا قبل خروج الامام من صلوتہ لان قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ام بصلوتک معنا یدل علی انہ ادرک الصلوة مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد فراغہ من الرکعتین یعنی خطابی نے معالم السنن شرح سنن ابوداؤد میں کہا کہ اس حدیث میں اثبات کی دلیل ہے کہ جب امام فرضوں کی جماعت میں شامل ہو جاوے تو فجر کی سنتیں نہ پڑھے اور انکو چھوڑ دے اور بعد نماز کے ادا کرے اور آنحضرت کے ایتھما صلوتک فرمانے سے مراد استفہام انکاری ہے اور اس سے سنتیں پڑھنے والے پر زجر کرنا مراد ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اگرچہ امام کی نماز سے فارغ ہونے سے پہلے سنتیں پڑھکر نماز میں ملجانیکا وقت بھی ہو تو بھی وہ سنتیں نہ پڑھے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ام بصلوتک معنا دلالت کرتا ہے کہ وہ شخص دو رکعت سنت سے فارغ ہو کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جماعت میں ملگیا تھا۔ اور اس کو آپنے اس امر پر زجر فرمائی وقال ابن عبدالبر کل ھذا انکار فیہ لذالک الفعل فلا یجوز لاحد ان یصلی فی المسجد شیئا من النوافل اذا اقیمت المکتوبة کذا فی شرح الموطأ للزرقانی یعنی ابن عبدالبر نے کہا کہ ان سب حدیثوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ہوتے ہوئے سنتیں پڑھنے والے پر انکار فرمایا ہے پس کسی کے لئے جائز نہیں کہ جب اقامت نماز فرض ہو جائے تو مسجد میں کوئی نوافل وسنتیں پڑھے زرقانی شرح موطا میں ایسا ہی لکھا ہے۔

اخرج البخاری عن حفص ابن عاصم عن عبداللہ بن مالک ابن بحینة قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجل وقد اقیمت الصلوة یصلی رکعتین. وفی روایة لہ رای رجلا وقد اقیمت الصلوة یصلی رکعتین فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاث بہ الناس فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح اربعا الصبح اربعا یعنی بخاری میں ابن بحینہ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت ایک شخص پر گذرے کہ وہ اقامت نماز ہونے کے بعد دو رکعت سنتیں پڑھ رہا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضور نے ایک شخص کو دیکھا کہ اقامت ہوچکنے کے بعد دو رکعت سنت پڑھ رہا ہے۔ جب آنحضرت نماز سے فارغ ہوئے لوگ اس شخص کے گرد ہو گئے پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو صبح کی نماز چار رکعت پڑھیگا۔

(باقی آئندہ)

السلام علیکم:۔ سلام کے متعلق مسائل اور اسلامی سلام کی فضیلت۔ قیمت ۱/
ہدایت الزوجین:۔ خاوند بیوی کے حقوق۔ قیمت ۱/
اہلحدیث کا مذہب:۔ فرقہ اہلحدیث (موحدین) کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن سے انکار کرتے ہیں۔ قیمت ۲/
مینیجر مطبع اہلحدیث سے طلب کرو۔

ahmadimuslim.de

ناظرین مطلع رہیں

چونکہ مولویصاحب ریاست مالیر کوٹلہ اور بنارس کے سفر کے لئے تشریف لیگئے ہیں۔ اس لئے اکی بار بجائے **فتوے** کے اس صفحہ پر بھی خبریں درج کیجاتی ہیں۔ مستفتی مطمئن رہیں کہ مولویصاحب ہفتہ عشرہ تک واپس امرتسر تشریف لے آوینگے۔

راقم کاتب اہلحدیث

انتخاب الاخبار

قبول اسلام - ۱۲ شوال کو بوقت عصر ایک ہندو مسمی رام دیال ولد چرنجی لال قوم کایستھ عمر ۱۵ سال ساکن و زمیندار موضع ہنگول ضلع رائے بریلی حضرت مولانا حافظ محمد ادریس صاحب نگرام ضلع لکھنؤ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا اسلامی نام غلام مولےٰ رکھا گیا۔ اللہم زد فزد

دعائے فتح و نصرت امیر المومنین سلطان عبد الحمید خاں غازی خلد اللہ ملکہ } جو مدراس میں عام طور پر شائع کیگئی اور مساجد میں مانگی گئی تھی:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین۔ اللہم لک الحمد کلہ لا قابض لما بسطت ولا باسط لما قبضت ولا ھادی لمن اضللت ولا مضل لمن ھدیت ولا معطی لما منعت ولا مانع لما اعطیت ولا مقرب لما باعدت ولا مباعد لما قربت اللہم ابسط علینا من برکاتک ورحمتک وفضلک ورزقک اللہم قاتل الکفرۃ الذین یکذبون رسلک ویصدون عن سبیلک واجعل علیہم رجزک و عذابک الٰہ الحق آمین۔ اللہم منزل الکتاب ومجری السحاب وسریع الحساب وھازم الاحزاب اھزمہم وزلزلہم وانصرنا علیہم اللہم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم اللہم استر عوراتنا وآمن روعاتنا اللہم بسطوۃ جبروت قہرک وبسرعۃ اغاثۃ نصرک وبغیرتک لانتہاک حرماتک لحمایتک لمن احتمیٰ بآیاتک نسألک یا اللہ یا سمیع یا قریب یا مستجیب یا قہار یا شدید البطش یا جبار یا من لا یعجزہ قہر الجبابرۃ ولا یعظم علیہ ھلاک المتمردۃ من الملوک الاکاسرۃ نسألک اللہم ان تجعل من کادنا فی نحرہ ومکروہ مکرہ عائداً علیہ وحفرۃ من حفر لنا واقعاً فیہا ومن نصب لنا شبکۃ الخداع اجعلہ یا سیدی مساقاً الیہا ومصادفیہا واسیراً لدیہا اللہم بحق کھیعص اکفنا شر العدیٰ ولقہم الردیٰ واجعلہم لکل حبیب فدیٰ وسلط اللہم علیہم عاجل النقم فی الیوم وفی الغد اللہم بدد شملہم اللہم فرق جمعہم اللہم قلل عددہم وقلل مددہم اللہم اجعل دائرۃ السوء علیہم اللہم ارسل العذاب الیہم اللہم مزقہم کل ممزق مزقتہ اعدائک انتصاراً لانبیائک ورسلک واولیائک۔ اللہم انصر سلطاننا خلیفۃ المسلمین وامیر المومنین خادم الحرمین الشریفین عبد الحمید خان الغازی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ وبارک فی عمرہ ودولتہ آمین وصل علی سید المرسلین حبیبک و سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

معزز ہمعصر سول ملٹری گزٹ لاہور سترہویں قسط کی روانگی بالفاظ ذیل اڈیٹوریل نوٹ تحریر کرتا ہے "اڈیٹر وطن نے ۲۲۸۰ روپیہ کی سترہویں قسط قسطنطنیہ کو روانہ کی ہے۔ وہ اب تک کل ۲۴۰۳۰ روپیہ بھیج چکا ہے اس قسط کا بڑا حصہ بنگو کے آفریدیوں اور مسلمانان جالندھر و دہلی نے دیا۔ فورٹ وکہاٹ کی فوج کے مسلمان بھی اپنے کمان افسر کی اجازت سے حجاز ریلوے کے لئے چندہ جمع کر رہے ہیں۔ جنگ مقدونیہ نے افغانوں کو بھی جو پہلے لاپرواہ تھے توجہ دلادی ہے اور اب وہ فیاضی و سرگرمی کے ساتھ اس مقدس ریل کے لئے چندہ فراہم کر رہے ہیں۔ بقول ترکی اخبارات آخر نومبر تک ایک کروڑ ۵۵ لاکھ روپیہ حجاز ریلوے فنڈ کو چندہ سے ملا ہے۔ اور حال میں ۲۴ اکتوبر سے عام آمدو رفت کیلئے کھل گئی ہے آخر اگست تک حجاز ریلوے اور اسکی شاخوں پر تقریباً ۱۷ کروڑ پیاسٹر (یا سترہ لاکھ) خرچ ہوچکے اور ۲ کروڑ ۴۳ لاکھ پیاسٹر اس فنڈ کے حساب میں عثمانیہ بنک میں جمع تھے۔ پہلے ۳ سو کیلو میٹر (کیلو میٹر ۵/۸ میل) پر ۸۸ ہزار روپیہ یا ۴۰ ہزار روپیہ فی میل کے حساب سے خرچ ہوا۔ ہندوستان میں فی میل ایک لاکھ روپیہ خرچ کی اوسط پڑتی ہے۔ آگے چونکہ علاقہ صاف ہے اس لئے خرچ اور بھی کم ہوگا حجاز ریلوے بالغلب دو جو چھ ماہ تک مدینہ منورہ پہونچ جائیگی۔ اسوقت لائن پر تیس انجن کام کر رہے ہیں"

پچھلے ہفتہ شمالی اور وسطی پنجاب میں اچھی بارش ہوگئی۔ بادل اکثر اوقات گھرے رہے

آریوں اور سکھوں کا جنگ و جدال

۳۰ دسمبر کو ۸ بجے رات کو امرتسر کٹڑہ سفید میں آریوں اور سکھوں کی اُسکھ گرنتھول پر بحث تھی اور وید کا پاٹ سکھ بھی اور اسی سے منش مکتی پاتا ہے مباحثہ شروع ہوا تو پہلے ایک سکھ سردار نے اس منتر کا ترجمہ باقاعدہ گرد گرنتھ صاحب کیا۔ مگر آریہ دھرم کب مانتا ہے انکے ہاتھ میں تو سوامی دیانند ایک ایسی نفاق کی تلوار دے گئے ہیں کہ انکے روبرو کسی کو بھی سچا نہیں جانتے۔ بعد ازاں بھائی گنڈا سنگھ نے دوبارہ باقاعدہ ترجمہ کیا۔ تو اب آگے چلکر جواب ندارد پریزیڈنٹ صاحب پھر تو تو میں میں پر آگئے۔ اور بقول کسے —

چو حجت نماند جفا جوئے را
بہ پیکار گردن کشد روئے را

یک بیک آریوں کے گروہ سے شور و غوغا اٹھا اور نوبت مار پیٹ شروع ہوئی۔ افسوس! کہ اس قوم نے اسلام سے بگاڑ کر کے منہ کی کھائی۔ پنڈت جگت پرشاد کو ایک ہزار روپیہ انعام وید حفظ سنا دینے پر دیا۔ مگر اسلام کو یہ چیلنج نہ دیا ورنہ ایک بچہ بھی مسلمانوں کا کلام اللہ حفظ سنا دیتا۔ اب ہم آریہ دھرم کو دو ہزار روپیہ انعام دیتے ہیں اگر چاروں وید معہ منش سمرتی حفظ سنا دیں۔ آئندہ پرچہ میں میرا مضمون ہوگا سوامی دیانند کا چوہا اُستاد!!

راقم محمد عبداللہ واعظ اسلام ریاست کوٹہ حال وارد امرتسر

شہر لنڈن نے اپنی طرف سے لارڈ کرزن کو پارلیمنٹ کا ممبر مقرر کرنا چاہا تھا لیکن انہوں نے اس بنا پر کہ میری تقرر سے اختلاف بڑھیگا۔ معذرت چاہی +

مارکوئیس اِیٹو جاپان کی طرف سے کوریا میں ریزیڈنٹ جنرل مقرر ہوئے ہیں +

قسطنطنیہ میں ایک شخص مسمی ژوری ساکن بلجیم اور اور پندرہ ارمنی لوگوں پر اس جرم میں مقدمہ قائم ہوا کہ انہوں نے ۲۱ جولائی گذشتہ کو حضرت سلطان المعظم کو ہلاک کر ڈالنے کی نیت سے بم کا گولہ چلایا تھا اور ۱۶ ارمنی لوگ اس جرم میں زیر تحقیقات ہیں کہ انکے پاس بھک سے اُڑ جانے والے آتشی مادہ کا بہت سا سامان نکلا ہے۔ ژوری کو پھانسی کی سزا کا حکم ہوا ہے۔ اُس نے اپنے جرم کا صاف اقرار کیا اور کہا کہ میں نے اس سازش میں بدل و جان مدد دی ہے۔ ہم لوگوں کا خیال ہے کہ سلطنت ترکی میں نئے بادشاہ کی ضرورت ہے اور ارمنی لوگوں کی بہتری بھی موجودہ سلطان کے مرجانے پر ہے +

ایک انگریزی سیاح کا جو ابھی مقدونیہ سے چلا آتا ہے بیان ہے کہ مقدونیہ کے عیسائی ترکوں سے ذرا بھی نفرت نہیں کرتے۔ البتہ ایک فریق کے عیسائی دوسرے فریق کو نہیں دیکھ سکتے اور یہی چاہتے ہیں کہ ایک دوسرے کو کچا کھا جائیں۔

(اہلحدیث۔ بالکل سچ ہے تحسبہم جمیعا وقلوبہم شتّٰی کے یہی معنے ہیں) +

ہمعصر سناتن دھرم گزٹ لاہور بھی عجیب سادہ لوحی سے کام لیتا ہے۔ چنانچہ سکھر کے آریہ اخبار کے کہنے پر یہی مریدوں کی طرح مان گیا کہ ہاں سندھ میں قبول اسلام کے واقعات مسلمانوں ہی کی زیادتی پر مبنی ہیں +

سلطان المعظم نے منیر پاشا کی ماتحتی میں ملک یمن کو ایک کمیشن بھیجنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ جو تمام ملک کا دورہ کر کے ہر ایک مقام پر ہونیوالی اصلاحات کی ضرورت پر رپورٹ مرتب کریگی۔ تاکہ انتظام کی ضروری کمی پوری کر کے آئندہ بدنظمی کا خطرہ ہی مٹا دیا جاوے۔ منیر پاشا پیرس میں دولت علیہ کے عہدہ سفارت پر ممتاز اور نہایت قابل مدبر ہیں انکی تحقیقات میں بہت کچھ فائدہ کی باتیں عیاں ہونگی +

اللواء لکھتا ہے کہ اسکے پاس ایک غیرتمند مصری مسلمان مقیم لنڈن کی تحریر آئی ہے جسمیں درج ہے کہ شہر لنڈن میں جس قدر مسلمان موجود ہیں سب نے فراہم ہو کر معاملات مقدونیہ پر بحث کی اور یہ تجویز پاس ہوئی کہ ہر ایک یورپین حکومت اور اخبار کو اس معاملہ سے آگاہ کیا جاوے کہ تمام دنیا کے مسلمان یورپ کے اس برتاؤ سے سخت ناراض ہیں جو وہ خلافت اسلامی سے کر رہے ہیں۔ اور اسوقت تمام یورپ کو بتا دینا چاہیئے کہ مسلمان ایک زندہ قوم ہیں۔

اللواء ایک یورپین اخبار کی سند پر تحریر کرتا ہے کہ خود شاہ اٹلی نے دول یورپ اور سلطان کے مابین پڑکر جھگڑا چکا دیا +

اللواء لکھتا ہے کہ گو دول یورپ کی یادداشت میں صرف اسقدر ترمیم مان گئی ہے کہ مالی کمیشن میں ایک ترکی قائمقام بھی شامل رکھا جائیگا۔ اور اسکی تجویزیں بابعالی کی منظوری سے نافذ ہونگی لیکن بغور دیکھنے سے پتا چل سکتا ہے کہ دول نے کیا چاہا تھا اور ہوا کیا۔ اب دراصل کمیشن بابعالی کے زیر اثر رہیگا۔ اور پہلی صورت یہ تھی کہ بابعالی مقدونیہ سے بیدخل ہو جائے +

مصر اور انگلستان کے مابین آنے جانیوالے خطوط کا محصول ۱۵ دسمبر ۱۹۰۵ء سے ایک آنہ (ٹکٹ) کر دیا گیا۔ اور مصری حکومت اسبات کیلئے تیار ہے کہ دیگر ممالک کی گورنمنٹیں بھی ایسی معاملہ پر رضامند ہوں تو وہ انکی ڈاک میں بھی تخفیف کر دیگی۔

ahmadimuslim.de

حکیم محمد سرور خان صاحب مالک دی سٹیشن ایجنسی امرتسر کی ادویات

برقی ست اس میں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس سے صرف بارہ گھنٹے میں نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اور ایک شیشی برقی پلنگ کی ہے جس سے کہ اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرضکہ نامردی کا مکمل علاج ہے۔ اس سے قریباً دو ہزار بیمار صحتیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت صرف سے تین روپیہ

مومیائی یہ افغانستان کے پہاڑوں کے پتھروں کا جوہر ہے جو مارچ اور اپریل کے مہینے میں خود بخود نکلتا ہے۔ یہ دوائی ابتدائی سل و دق اور جریان۔ دماغی و بدنی کمزوری اور درد کمر کے دفعیہ کیلئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگتے ہی دو رتی کھلا دینے سے درد کو فوراً دور کر دیتی ہے۔ ہزاروں آدمیوں پر یہ دوائی تجربہ ہو گئی ہے۔ قیمت فی چھٹانک جو قریباً ۴ ماہ کیلئے کافی ہے صرف عہ

سُرمہ مقوی البصر آنکھوں کو تراوت بخشتا ہے۔ خارش۔ دھند۔ پانی بہنا وغیرہ امراض کو زائل کر کے نظر کو تقویت دیتا ہے۔

قیمت فی تولہ صرف عہ

فاسفرس کمپونڈ پلز یہ گولیاں ولایت کے شاہی خاندان کے دواساز کی تیار کردہ ہیں۔ انہیں فاسفورس۔ ڈامیانہ۔ کوکا۔ فولاد۔ سونا وغیرہ تمام مقوی اور بیش بہا اجزا موجود ہیں۔ سُرعت۔ جریان۔ نامردی کو دور کرنے میں اکسیر ہیں۔ قیمت فی شیشی ۲۴ گولیاں عہ

جوہر دافعہ آتشک تازہ آتشک ایک ہفتہ اور پرانا دو ہفتہ میں کافور۔ قیمت صرف عا

کشتہ فولاد قیمت فی تولہ عا۔ کشتہ قلعی قیمت فی تولہ عہ

دائم قبض کی دوائی۔ قیمت ۲۰ گولیاں عہ

تلی کی مجرب دوائی قیمت عہ

مستورات کا حیض جاری کرنیکی مجرب دوا۔ قیمت ۲۰ خوراک عہ

پرچہ ترکیب استعمال دوائی کیساتھ ارسال ہوگا

محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار +

المشتہر منشی علم الدین منیجر دی سٹیشن ایجنسی کٹرہ قلعہ۔ امرتسر۔

مُجرّب دوائیں

عرق ماء اللحم انگوری و آتشہ یہ عرق ایسی بیش بہا ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلیٰ درجہ کی مقوی مبہی۔ مصفی خون۔ مصلح منہ۔ مزیل نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف عصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ لقوہ اور رعشہ وغیرہ ہیں۔ یہ عرق اعضائے رئیسہ شریفہ کو قوت دینے کے سوا مسمن بدن و مفرح القلوب بھی ہے مگر اعلیٰ درجہ کا قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل عا تین بوتل عہ تین روپیہ سے زیادہ کے خریدار کو بحساب عہ فی بوتل

طلاء جو لوگ اپنی غلط کاریوں اور بیجا اعتدالیوں کے سبب شادی کرنیکو موت کا سامنا خیال کرتے تھے وہ ہمارے طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے۔ اس کے ہمراہ ہماری لائف پلز (محبوب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی عہ

جواہر ہاضم اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں تو اسکی ایک گولی نوش فرماویں بفضلہ تعالیٰ کل امراض معدہ سے محفوظ رہیں گے قیمت فی شیشی ۲۰ (عہ)

لائف پلز محبوب حیات اگر آپنے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت سے درماندہ نہ ہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں تو اسکو اپنی جیب میں رکھیں لائف پلز کی تین مجنوں کا کورس زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے۔ معمولی کمزوری صرف پانچ چھ خوراک میں دور ہو جاتی ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ ضعف معدہ۔ جریان۔ سُرعت۔ رقت۔ سلسل بول۔ تقطیر البول۔ لقوہ اور رعشہ کیواسطے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس ۴۸ گولیاں (عہ)

جوہر مصفی خون فسادات خون۔ تر و خشک خارش۔ خنازیر۔ بھگندر۔ آتشک۔ پھوڑا کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے۔ حفظ تقدم کے طور پر استعمال کرنے سے امراض دبائیہ سے نجات ملتی ہے۔ شیشی خورد عہ کلاں عا

سُرمہ عزیزی اسکی ایک سلائی ایک کیمیائی اثر رکھتی ہے۔ سبب آشوب۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ سُرخی وغیرہ کو زائل کرتی ہے۔ اسکا دائمی استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ میری کا خاص سُرمہ (عہ)

المشتہر

حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک ہری سنگھ امرتسر

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

لِلّٰہِ الحمد

اہل حدیث امرتسر

جملہ بر آمد کا مدار مرقوم ... صدیث مصطفیٰ بجاں مسلمان ...

جلد ۳ — نمبر

امرتسر ۱۶ ذی قعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء یوم جمعہ مبارک

مقاصد اخبار ہذا

۱- دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

۲- مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً ... بہبودی ... کرنا۔

۳- ... مذہبی ... کے تعلقات ... لاؤ ... سیولہ

قیمت سالانہ پیشگی

گورنمنٹ سے	عہ
والیان ریاست سے	ہے
رؤسا و جاگیرداران سے	للعہ
عام خریداروں سے	عہ
... کے لئے	...
ممالک غیر کے لئے	...

... نمونہ مفت ... پرچہ - بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ... اجرت اشتہارات ... بشرط پسند ...

... پر خط کتابت ہو سکتی ہے۔

تمام خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونا چاہئے۔

انجمن تائید الاسلام بنارس کا سالانہ جلسہ

انجمن ہذا کی عمر اس وقت تک کل ۱۲ ماہ کی ہے۔ یہ اس غرض سے قائم ہوئی تھی کہ مسلمانوں کو مخالفوں سے مناظرہ کرنے کی مشق کرائی جائے جیسے ڈیبیٹنگ کلب کہتے ہیں جیسی کہ امرتسر میں ہے۔ اس انجمن نے بنارس میں اچھی خاصی ترقی کی۔ ... کی یہ ہے کہ مختلف خیالات کے مسلمان اسکے اندر بیٹھ سکتے ہیں ... پورے طور پر ابھی ... کا اتفاق اور اتحاد نہیں تاہم مقبول ...

... اول الف با تا سخوانی۔

... قرآن درس خوانندگان کے قاری

سو بہر حال صورت بھی غنیمت ہے۔ اس انجمن کا سالانہ جلسہ ۳۱ دسمبر اور یکم جنوری کو تھا جس میں انجمن نے اپنی بساط سے بڑھکر دور دراز کے مشاہیر علماء کرام کو شریک جلسہ کیا تھا۔ علماء کرام کے علاوہ خاص قابل ذکر بابو عبدالعزیز صاحب (سابق جگدیا پرشاد) آ. ہیں تھے جنہوں نے بڑے زور سے اپنے اسلام لانے کی وجوہات پر لیکچر دیئے۔ آریوں کو آپ کے لیکچر پر اعتراضات کرنے کے لئے موقع دیا گیا تھا مگر کوئی نہ بولا۔ شاید سمجھے کہ ع گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ یا اس لئے کہ بنارس جیسے عظیم الشان ہندوانہ شہر میں سماج کی حالت جس ترقی پر جاہئے تھی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پنڈتوں نے سماج کو مباحثہ کے لئے چیلنج بھی دیا مگر افسوس کہ سماج نے ادھر بھی رخ نہ کیا۔ خیر بہرحال انجمن کا جلسہ بڑی خیر و خوبی سے پورا ہوا گو ضمناً بعض بے عنوانیاں ہوئی ہیں مگر وہ ایسی نہیں کہ انجمن کے حوصلہ کو کسی طرح پست کرنے کی موجب ہوں بلکہ بوجہ کم سنی کے قابل معافی تھیں۔ کثرت حاضرین کی یہ کیفیت تھی کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کا جلسہ پنجاب میں ایک عالیشان جلسہ ہوتا ہے مگر ماشاء اللہ اس سے قریب قریب دگنی کثرت تھی غرض ہزاروں کا مجمع تھا پھر مجمع بھی کیسا کہ جو آیا اخیر تک نہیں ہلا۔ جلسہ کے صدر جناب مولوی شاہ ابوالخیر صاحب غازیپوری تھے۔ بڑے بڑے مشہور علماء۔ واعظ اور لیکچرار تھے جنہیں عجیب قدرت کی بوقلمونی نظر آتی تھی۔ کوئی تو صرف قرآن و حدیث پڑھتا تھا جیسے جناب مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی بعض مثنوی روم کے شارح تھے جیسے جناب شاہ ابوالخیر صاحب۔ بعض مرکب القویٰ جیسے جناب مولوی عبدالوہاب صاحب بہاری۔ ایسا ہی بعض عربی خواں تو بعض سنسکرت کے ودوان جیسے بابو عبدالعزیز صاحب اور مولوی ابوالرحمت صاحب وغیرہ غرض جلسہ کیا تھا ایک مرکب القویٰ معجون تھا۔ انجمن اور صدر انجمن کی طرف سے سخت تاکید تھی کہ کوئی صاحب اختلافی مسئلہ بیان نہ کریں۔ چنانچہ صدر انجمن شاہ ابوالخیر صاحب اس امر کے بڑی سختی سے نگران رہتے تھے۔ خاکسار کے بیان میں توحید کا ذکر تھا۔ اور آیت زیر تفسیر یہ تھی کہ۔ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا الآیتہ شاہ صاحب کو خیال ہوا کہ اس ذکر میں کہیں رخ دوسری طرف نہ ہو جائے۔ یعنی موجودہ مسلمانوں کا ذکر نہ ہو جو اللہ کے سوا پیروں فقیروں سے مرادیں مانگتے ہیں اور مشرکانہ خیال دل و دماغ میں رکھتے ہیں فوراً رقعہ تاکیدی دیدیا کہ "اختلافی مسئلہ بیان نہ فرمائیگا" خاکسار نے بھی اس حکم کی تعمیل کی مگر بڑے ا... یں سے کہنا پڑتا ہے کہ صدر انجمن جناب شاہ ابوالخیر صاحب خود اس پر عامل نہ ... کہ ... سے اخیر تھی تکرار ... صدر انجمن ہو کر آپ کا فرض تھا اور جس قسم کی تقریر آپ کو کرنی چاہئے تھی ... ذکر ہی نہیں وہ کام تو کسی کانگریس یا کانفرنس کے پریذیڈنٹ کا ہے جو کسی با قاعدہ جلسہ کے صدر ہوں۔ ہاں افسوس یہ ہے کہ جو کچھ بھی شاہ صاحب نے فرمایا اس میں انجمن کی ہدایت اور اپنے منصب کو بالکل بھول گئے۔ آپ نے حسب عادت اثناء وعظ میں کئی ایک دفعہ یا رسول اللہ۔ یا رسول اللہ کے نعرے مارے۔ بلکہ مسلمانوں سے بھی فرمائش کر کے خوب نعرے بلند کرائے کہ مسلمانو! کہو! یا رسول اللہ۔ ہم کیا عموماً اہل علم خصوصاً تعلیم یافتہ متبعین انگشت بدنداں تھے کہ شاہ صاحب کیا کر رہے ہیں۔ اول تو یہ لفظ ہی قرآن مجید کی تعلیم کے برخلاف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خیر القرون (صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین) کے زمانہ میں کوئی اسکی نظیر نہیں ملتی کہ کسی صحابی نے اس قسم کی ندا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا ہو۔ الیر کوٹلہ کے جلسہ کے موقع پر جامع مسجد میں بھی ایک مولوی صاحب نے کہا کہ خبیب صحابی نے شہید ہوتے وقت یا محمد رسول اللہ کہا تھا۔ لیکن جب ایک لڑکے نے پوچھا کہ ثبوت کیا ہے؟ تو بخاری اور قاضی عیاض کا نام دیکر ٹالدیا۔ اگر مولوی صاحب مذکور صحیح بخاری سے یہ قصہ انہی لفظوں میں دکھلا دیں تو ہم انکو انعام دینے پر طیار ہیں۔ علاوہ اس کے مانا کہ جناب شاہ صاحب کے خیال میں اس قسم کی ندا کرنا منع نہیں لیکن آپ تو جانتے تھے کہ جماعت اہلحدیث اس قسم کی ندا کو ناجائز جانتے ہیں۔ پھر آپ نے باوجود صدر جلسہ ہونے کے اس کی کوئی پرواہ نہ کی شاباش ہے جماعت اہل حدیث پر کہ انہوں نے آپ کی اس ناجائز کارروائی کو نہایت ہی صبر و تحمل سے دیکھا اور سنا۔ خدانخواستہ اگر کوئی شخص ذرہ بھی چوں کر دیتا اور اتنا ہی کہدیتا کہ مولوی صاحب! اس قسم کے الفاظ ندائیہ وہاں مبارک ... نہ کہئے کیونکہ اہلحدیث کے نزدیک یہ ناجائز ہیں اور آپ اس جلسہ کے صدر ہونے کی وجہ سے خود ذمہ دار ہیں بعض ... بھی سمجھتے کہ جلسہ کا خاتمہ کیسا ہوتا۔ مگر جماعت اہلحدیث جیسی ہمیشہ سے امن پسند ہے اس نے اپنی امن پسندی کا اس موقع پر بھی پورا ثبوت دیا۔ اس لئے جناب شاہ صاحب کی خدمت میں ادب سے ہم عرض کرتے ہیں کہ آئندہ کو آپ کم زبان بے ضرر اور امن پسند جماعت کی قدر کیا کریں ورنہ ...

ہم رونے پہ آ جائیں تو دریا ہی بہا دیں
شبنم کی طرح سے ہمیں رونا نہیں آتا

آخر میں ہم انجمن تائید الاسلام کے ممبران کو ... دلی ... کہ جو نتیجہ خدا کے فضل سے جلسہ کی کیفیت دیکھکر امید ہوتی ہے کہ انجمن خوب ترقی کریگی۔ اس لئے انجمن کو چاہیے کہ اپنی تحفظ اور ...

ahmadimuslim.de

ایک ہی غرض (اشاعت اسلام) تجویز کریں۔ اور اس غرض کے لحاظ سے اگر ممکن ہو تو نام بھی اشاعت اسلام ہی تبدیل کر دیں۔ اور اس غرض کی تکمیل کے لئے سردست ایک واعظ مقرر کریں جو شہر اور اطراف میں مسلمانوں کو تو تعلیم اسلام کرے اور غیروں کو تبلیغ اسلام۔ پھر جیسی جیسی انجمن میں وسعت بڑھتی جائیگی واعظوں کو بڑھاتی جائے۔ باقی ماہواری رسالہ وغیرہ کی سردست نہ تو انجمن کو ضرورت ہے۔ اور نہ ہی وہ کچھ مفید ہے۔ آئندہ اختیار ہے

من آنچہ شرط وفا بود با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال۔

مضمون حیرت انگیز

ان حسینوں کا لڑکپن ہی رہے یا اللہ!
ہوش آتا ہے تو آتا ہے ستانا دل کا۔

پچھلے ہفتہ خاکسار بتقریب جلسہ انجمن اشاعت اسلام مالیر کوٹلہ۔ وہاں سے بنارس اور بنارس سے حسب دعوت احباب بمقام آرہ پہنچا تو دیکھتا کیا ہوں کہ بحکم ؏ بہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیداست

وہاں پر ایک اشتہار پڑا ہے جو ضمیمہ ہے رسالہ ضیاء السنہ کا۔ اس کا عنوان ہے "مضمون حیرت انگیز۔ از مولوی شرف الدین صاحب پنجابی نزیل دہلی"۔ مضمون پڑھکر ہمیں بھی اس کے عنوان کی تصدیق ہوئی۔ اس میں شک نہیں کہ یہ مضمون واقعی حیرت انگیز ہے۔ مگر مضمون بتلانے سے پہلے راقم مضمون کی تعریف ضروری ہے کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا کہ آج ماجرا کہ یہ ہمصفیر ہیں جنکا دعویٰ ہے کہ خاکسار اہلحدیث سے خارج ہے۔ معترض تو تھے ہی اس کے آپ میں یہ خوبی بھی ہے یا یوں کہیے کہ خاص صفت ہے کہ معاہدہ آرہ پر آپکے دستخط بھی ہیں۔ بلکہ وہی۔ مولوی حافظ عبدالوہاب صاحب نزیل دہلی کے دستخط بھی آپ ہی کے قلم سے لکھے ہوئے ہیں۔ پس اب سنئے آپ کیا فرماتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:-

"میں نے سنا ہے کہ مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری فرماتے ہیں یا تو واقعی مولوی ثناء اللہ اہلحدیث میں سے ہیں خارج نہیں پہلے تو ہم انکو اپنے سے خارج جانتے تھے مگر آرہ نے جو علم فضل و تقویٰ میں ہم سب سے بڑھے ہوئے ہیں انہوں نے فیصلہ کر دیا کہ مولوی ثناء اللہ کی جو وہ غلطیاں ہیں مگر ان غلطیوں کیوجہ سے خارج نہیں۔ اس لئے ہمکو بھی منظور ہے (یعنی ہم بھی اونکی تقلید کرتے ہیں اعاذنا اللہ منہا)" مجکو اس سے نہایت تعجب ہوا کہ اول آپنے کس زور شور سے فتوے دیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ اہلحدیث سے خارج ہیں۔ معلوم ہوا کہ وہ آپکا فتوے بے سوچ سمجھے تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کیا آپنے محاکمہ غور سے نہیں دیکھا کہ اس میں کس قدر حق گوئی سے کام لیا گیا ہے"

ناظرین حیران ہوں تو تعجب نہیں کیونکہ مضمون کا نام ہی حیرت انگیز ہے۔ دیکھئے تو جناب مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری اور حضرات حاکمین پر کیا خفگی ہے۔ مولوی صاحب موصوف پر تو یہ ہے کہ انہوں نے اپنے معاہدہ کو جو اس نزاع کے رفع کرنے کے لئے آرہ میں لکھا گیا تھا اور مولوی صاحب ممدوح کے دستخط بھی اسپر تھے۔ بحکم اَوْفُوا بِالْعُهُود (وعدہ پورا کیا کرو) ایفاء عہد کیا اور حضرات حاکمین کا یہ جرم کہ انہوں نے بکمال محنت اور انصاف سے فیصلہ لکھا۔ مگر ہاں راقم مضمون اور آپکے ائمہ ہدیٰ کے خلاف منشاء ضرور لکھا پس یہی انکا قصور ہے۔ آہ ے

بکش بتیغ ستم والہان نصفت را
نکردہ اند بجز پاس حق گناہ دگر۔

اے مولانا! غور طلب بات تو یہ ہے کہ آیا اس قسم کا معاہدہ جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے چنانچہ حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما نے اپنے نزاع کو رفع کرنیکو منصف مقرر کئے بلکہ دور کیوں جائیں خود آپکے ائمہ ہدیٰ علماء غزنویہ نے جو مفتیوں سے فتوےٰ لیا تو یہ بھی ایک منصف نامہ ہی ہے۔ فرق ہے تو یہ ہے کہ "تنہا پیش قاضی روی راضی آئی" والی مثال ہے بلکہ آپ تو دیہی معاہدہ پر دستخط کر کے اس کے جواز کے قائل ہو چکے ہیں۔ تو پس جس معاہدہ کا کرنا جائز ہے اسکا ایفاء ضروری ہے۔ پھر کیوں حضرت آپ مولانا احمد اللہ صاحب پر الزام تقلید لگاتے اور منہ چڑاتے ہیں اور خفا ہوتے ہیں؟ حدیث شریف میں آیا ہے:-

لا دین لمن لا عہد لہ

یعنی جو وعدہ پورا نہ کرے اسکا دین مضبوط نہیں۔ پس اس حدیث کو یاد کر کے اور معاہدہ پر اپنے دستخطوں کو دیکھکر بتلا دیں کہ قصوروار کون ہے؟ آہ ے

عشق بازی تو نہ جانے اور ہم ناداں ہوں!
ناسمجھ کہتا ہے ناصح تو نے کیا سمجھا نہیں؟

مقتضائے انصاف تو یہ ہے کہ جس طرح حضرت مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری نے اپنے وعدہ کو پورا کیا اسی طرح آپ بھی آئندہ مضمون میں ایفاء عہد کا اعلان [illegible]

ahmadimuslim.de

کریں ورنہ دنیا جان جائیگی کہ خیرنا وابن خیرنا (ہم میں اچھا اور اچھو کا بیٹا) کہکر شرنا وابن شرنا (ہم میں بُرا اور بُرے کا بیٹا) کہنے والے اسوقت دہلی میں بھی ہیں جو اہالی دہلی کے لئے سخت باعث توہین ہوگا ؂

میں نے مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کیسا پایا

(گذشتہ سے پیوستہ)

زمرہ حکیم نورالدین صاحب نے مجھے یہ کہا کر خود مطالعہ کیا کرو جیسا اوپر بیان ہُوا تو میرا ذاتی میلان تھا ابوسعید عرب کی دوکان پر جاتا میں نے بلاوجہ واپس باغ میں جانے کی ضرورت نہ سمجھی خصوصاً ایک انگریزی کتاب کی نقل میں لگ گیا جس پر مجھے قریباً پندرہ روز لگے۔ درمیان میں ایک دن میں نے ابوسعید مذکور کی طرف سے مولوی ثناءاللہ صاحب کے برخلاف نکلا ہُوا ایک اشتہار دیکھا جسمیں مولوی صاحب موصوف کو للکارا گیا تھا۔ کہ جس معیار سے آپ آنحضرت کی رسالت کے قائل ہیں اسی معیار سے ہم مرزا صاحب کے دعوئے رسالت کو صحیح ثابت کر سکتے ہیں الخ

میں نے اسوقت ابوسعید مذکور پر حیرت ظاہر کی کہ کہاں تو جو دین سے محض ناواقف ہے اور کہاں مولوی ثناءاللہ صاحب؟ جو قادیان میں خاص مرزا صاحب اور سے مباحثہ کرنے آئے۔ لو میں اب مولوی صاحب کی طرف سے معیار کے طور پر پیش کرتا ہوں کہ نبی کبھی بھی کسی پر افترا نہیں کرتے اور نہ جھوٹ بولتے ہیں۔ مگر مرزا صاحب اور انکا یہ حال ہے کہ زندوں پر تو تھا ہی مردگان بھی آپ سے نہیں بچے۔ مولوی غلام دستگیر اور مولوی اسماعیل علی گڑھی کے متعلق مرزا جی کے افترا کا قصہ سب کو یاد ہوگا۔

ماسٹر عبدالرحمن صاحب پر کچھ

میرا مضمون طویل ہو گیا ہے۔ ماسٹر عبدالرحمن صاحب کی نسبت صرف اس قدر کہدینا کافی ہے کہ یہ وہی آدمی ہے جس نے بتابعت مرزا صاحب افترا کرکے بڑے زور سے اپنی کتاب ہتھیار الاسلام میں جسکی نسبت کسی مرزائی نے کہا ہے کہ گویا آسمان سے فرشتہ نے لکھا ہے مولوی غلام دستگیر کی موت کو ثبوت نبوت مرزائیہ میں پیش کیا ہے۔ ہم کہتے ہیں

ملہ افسوس کسی مرزائی کو خصوصاً اڈیٹران اخبارات مرزائیہ کو یہ حوصلہ نہیں ہوتا کہ غلام دستگیر اور مولوی اسماعیل مرحوم علی گڑھی کی تحریرات سے وہ مضمون دکھادیں۔ جو مرزا صاحب نے انکی نسبت لکھا ہے۔ اور تم انعام ہم سے لیں۔ شرم! اڈیٹر

کہ ہلاکت ہی اگر ضروری تھی تو کیوں مولوی عبدالحق غزنوی باوجود صاف مباہلہ کرنے کے ہلاک نہ ہوا۔ دیکھو مرزا صاحب اس مباہلہ کو تحفہ غزنویہ میں صاف طور سے تسلیم کرتے ہیں اور اپنی نسبت اس مباہلہ کے اثر کی یہ کامیابی دکھلاتے ہیں کہ مجھے مریدوں نے بعد اس مباہلہ کے بہت روپیہ بھیجا۔ الخ! پھر ماسٹر عبدالرحمن اس افترا میں شریک اور شامل ہیں کہ مولوی غلام دستگیر اپنے استدعائیہ موت اور مباہلہ سے مرا۔ استغفراللہ! اگر عبدالرحمن موصوف کو کچھ غیرت ہے تو وہ مولوی ثناءاللہ صاحب کے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۰۸ء کے کم انکم مبلغ دوسو روپیہ انعام جو غلام دستگیر صاحب مرحوم کی کتاب سے وہ مضمون یا عبارت دکھلانے والے کے حق میں شائع ہوا حاصل کر چکے ہونگے ورنہ کسی غار میں جاکر منہ چھپایا ہوگا۔ کیونکہ میرے خیال میں وہ ایک باحیا آدمی ہیں آخر کچھ فیصلہ کیا ہی ہوگا۔ یہ ہے نمونہ انکے قسط وعدل وصدق کا۔

مولوی عبدالکریم

مولوی عبدالکریم کی صحبت بفضلہ تعالیٰ مجھے چنداں میسر نہیں ہوئی صرف ایک دن انہیں اکیلا پاکر یہ سوال خدمت میں پیش کیا گیا۔

میں: کیا آپ مرزا صاحب کی حقیقت اور انکے دعوے کے صدق پر کوئی قطعی دلیل پیش کر سکتے ہیں؟

مولوی صاحب: میں ایسی چیزوں کو پسند نہیں کرتا خصوصاً میں بیمار ہوں۔ مولوی نورالدین صاحب اس مطلب کیلئے کافی ہیں۔

میں: مگر آپ تو بڑے فصیح ہوتے ہیں جب جمعہ کے خطبہ میں بڑے زور سے تقریریں کرتے ہیں۔

مولوی صاحب: (کچھ طیش سے) تو کیا میں جھوٹ بولتا ہوں!

میں: یہ ضرور نہیں کہ آپ کا ایسا کہنا محض جھوٹ کی بناپر ہو۔ ہوسکتا ہے [illegible] سے اپنی تئیں بیمار گردانتے ہوں۔ مگر آپ طیش کیوں کر [illegible] جاتے ہیں۔

مولوی صاحب: نہیں میں واقعی بیمار ہوں۔ مجھے ذیابیطس ہے۔ [illegible] صاحب اس مطلب کیلئے موجود ہیں۔ خوب خیر منو مرات۔ میں طیش نہیں کرتا اگر ہم طیش کریں تو پھر ہمنے سیکھا کیا ہے۔

میں: (مکالمہ سے مایوس ہوکر) اچھا۔ سلام علیکم۔

میں نے اُن سے یہ معلوم کرکے کہ آپ ایسے مکالمہ اور گفتگو کو پسند نہیں کرتے - بعد ازاں کبھی اُن سے نہیں بولا تھا - گذشتہ موقعہ پر صرف میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ آپکے اعجاز گفتگو جو وہ بہ ثبوت دعوے مرزا صاحب پیش کرتے ہیں - دیکھ لوں کہ وہ کس طرز سے اس میں چلتے ہیں مگر مجھے کچھ بھی اس میں وصول نہوا - اور میں بفضلہ تعالیٰ اس باز پرس قیامت سے بچ گیا کہ کیوں قیمتی وقت اُنکے پاس جانے میں ضائع کیا تھا جبکہ اُنکی قرآن پر استہزا کرنے میں اُن کے پاس بخلاف آیت لا تقعدوا معہم بیٹھا تھا کیونکہ عام طور پر مرزائیوں کی تفسیر جو مرزا صاحب کے کمالات ڈھونڈنے ہی کو جھکتی رہتی ہے - یقیناً قرآن پر صریح استہزا ہے - جیسا کہ حکیم صاحب کے پاس بیٹھنے سے اب اس جوابدہی کا خوف ہے - خدا معاف کرے +

پھر بھی اس شخص کا خلق مرزائی بتلانے کو صرف ایک بات بتلاتا ہوں کہ مجھے منشی محمد اعظم صاحب نے جو انکے مکان پر رہتے ہوئے سنائی تھی منشی صاحب موصوف جو گو قرآن کے پڑھ سکنے تک سے معذور تھے لیکن میرے سامنے مرزا حیرت صاحب کا مترجم قرآن خرید لائے اور کہنے لگے کہ مجھ سے عبارت پڑھنا وقف کرنا وغیرہ سیکھتا ہوں لیکن فلاں ... کو کیطرح جھکتا ذکر خیر اس مضمون میں ہو چکا ہے تمام غیر مرزائی مولویوں کو ایک ہی ضرب زبان سے نشانہ بنا کر ایسے کوستے کہ میرا دل گویا پارہ پارہ ہو جاتا مجھے فضول گفتگو سے نفرت تھی لہذا میں بہت دفعہ چپ کرکے سو رہتا - ہاں کبھی سخت زیادتی پر غیرت ایں اگر جوش میں آجاتا اور مجبوراً سخت الزامی جواب دینا پڑتا - آپنے مولوی عبد الکریم کی نسبت ذکر کرکے فرمایا کہ آج مولوی عبد الکریم نے حامد علی مہتمم مہمان خانہ کو کہا کہ ایک ٹھنڈی صراحی ... خرید لاؤ اور کہ پھر وہ شخص ایک صراحی مولوی صاحب کے پاس خرید لایا جو سبز رنگ کی تھی - مگر کچھ ایسی خوبصورت نہ تھی - مولوی صاحب کو کچھ ایسی تیزی آئی کہ فرمایا اسی وقت جاؤ اور پیسے واپس لاؤ - مجھے پیسوں کی سخت ضرورت ہے - محمد اعظم مذکور نے کہا کہ وہ صراحی ہماری ہے مگر وہ خوبصورت نہ تھی - مجھے تعجب آتا ہے کہ آیا واقعی مولوی صاحب نے ایسی صراحی کی قیمت یعنی کل تین پیسہ پر ... بندہ تہدید کر دیا - یا یہ صرف تقاضائے خلق مرزائی سے تھا +

... ہویں صدی کا مسیح :- مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری لٹریری ناول نہایت دلچسپ قیمت ۸/

مسئلہ سنت الفجر

(گذشتہ سے پیوستہ)

واخرج مسلم وابن ماجة واللفظ لمسلم عن عبد الله بن مالك بن بحينة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر برجل يصلي وقد اقيمت صلوة الصبح فكلمه بشيء لا ندري ما هو فلما انصرفنا احطنا به نقول ماذا قال لك رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال لي يوشك ان يصلي احدكم الصبح اربعا

یعنی صحیح مسلم اور ابن ماجہ میں عبداللہ بن بحینہ سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر گذرے کہ وہ وقت کھڑے ہوتے جماعت نماز فجر کے نماز سنت پڑھ رہا تھا پھر آپنے اس سے کچھ کلام کیا کہ ہم نہیں سمجھا - پھر جب ہم لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو اس کے گرد ہو گئے اور پوچھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے کیا فرمایا تھا! اس نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ارشاد کیا - قریب ہے کہ پڑھیگا ایک تمہارا نماز فجر کی چار رکعت یعنی پڑھنا سنت کا وقت کھڑی ہونے جماعت کے برابر فرض کے ٹھیرایا ہے - آخر رفتہ رفتہ سنت کو برابر فرض کے اعتقاد کرنے لگیگا - اور یہ اعتقاد سنت کو فرض کے درجہ میں پہونچا دیگا - قال النووي في شرح مسلم في معنى قوله عليه السلام الصبح اربعا هو استفهام انكار ومعناه انه لا يشرع بعد الاقامة للصبح الا الفريضة فاذا صلى ركعتين نافلة بعد الاقامة ثم صلى معهم الفريضة صار في معنى من صلى الصبح اربعا لانه صلى بعد الاقامة اربعا

یعنی امام نووی شرح مسلم میں آنحضرت کے قول الصبح اربعا کے معنے میں لکھتے ہیں کہ یہ استفہام انکاری ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ صبح کی نماز کی اقامت ہو جانے کے بعد صرف فریضہ نماز ہی شروع کیجاوے پس جو شخص اقامت ہو چکنے کے بعد دو رکعت سنت پڑھکر جماعت میں شامل ہوا تو اس کے معنے یہ ہوئے کہ اس نے اقامت کے بعد چار رکعت نماز پڑھی - اور عینی حنفی نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے والمراد ان الصلوة الواجبة اذا اقيمت لم يصل في وقتها غيرها من الصلوة فانه اذا صلى ركعتين مثلا بعد الاقامة نافلة لها ثم صلى معهم الفريضة صار في معنى من صلى الصبح اربعا لانه صلى بعد الاقامة

(یعنی) ... مراد یہ ہے کہ جب نماز فرض کی اقامت ہو جاوے تو اس کے ہوتے ... دوسری نماز نہ پڑھی جاوے - مثلاً ایک شخص نے اقامت کے بعد

دو رکعت نفل (سنتیں) پڑھیں اور فرضوں میں شامل ہوگیا تو اس کے یہ معنی ہونگے کہ اُس نے صبح کی نماز چار رکعت پڑھی۔ کیونکہ اُس نے اقامت کے بعد چار رکعت پڑھی ہیں۔

واخرج الحاکم فی المستدرک عن ابن عباس قال اقیمت الصلوٰۃ فقمت اصلی الرکعتین فجذبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتصلی الصبح اربعا رواہ ایضا البیہقی والبزار وابو یعلی وابن حبان وابن خزیمۃ فی صحیحیہما کذا فی نیل الاوطار۔

یعنی حاکم نے مستدرک میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اُس نے کہا نماز کی اقامت ہو جانے کے بعد میں دو رکعت سنت پڑھنے لگا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھینچا اور فرمایا کیا تو صبح کی نماز چار رکعت پڑھیگا؟ اور اس حدیث کو بیہقی اور بزار اور ابو یعلی اور ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور طبرانی نے روایت کیا۔ ایسا ہی فتح الباری و نیل الاوطار میں ہے۔

قال الشیخ سلام اللہ فی المحلی شرح الموطا من الحنفیۃ من قال انما انکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال الصبح اربعا لانہ صلی الفرض وکان الرجل صلاہا فی المسجد بلا حائل فشوش علی المصلین ویرد الاحتمال الاول قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اصلوتان معًا والا کان ہذا قبل ہذا ویرد الثانی ما فی مسلم عن ابن سرجس دخل رجل المسجد وہو صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ الغداۃ فصلی رکعتین فی جانب المسجد فانہ یدل علی ان اداء الرجل کان فی جانب لا غشا لطا للصف بلا حائل انتہی۔

یعنی شیخ سلام اللہ حنفی نے محلی شرح موطا میں لکھا ہے کہ بعض حنفی کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اسواسطے زجر فرمایا ہوگا کہ آپ نے یہ سمجھا ہوگا کہ یہ شخص نماز فرض پڑھتا ہے یا اسواسطے کہ وہ شخص مسجد میں بغیر اوٹ ستون وغیرہ کے جماعت کے پاس پڑھتا ہوگا۔ اور اس سے نمازی پریشان خاطر ہوتے ہونگے۔ سو یہ دونوں احتمال غلط ہیں۔ پہلا اس لئے کہ حضور نے فرمایا اصلوتان معا یعنی دو نماز فرض و سنت ایک وقت میں پڑھتے ہو؟ اور دو نمازوں کے لفظ سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ ایک سنت اور ایک فرض تھی اور دوسری حدیث میں آپنے فرمایا الا کان قبل ہذا یعنی خبردار ہو کہ اس نماز کا وقت اس سے پہلے تھا یعنی سنت پڑھنے کا وقت جماعت کے ہونے سے پہلے ہوتا ہے ۔۳۱۔ پس صریح معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو معلوم تھا کہ یہ سنتیں پڑھ رہا تھا۔ دوسرا امر بھی اس لئے غلط ہے کہ جو حدیث صحیح مسلم کی عبداللہ بن سرجس سے آئی ہے۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ اس شخص نے سنتیں الگ مسجد کی ایک جانب میں پڑھی تھیں۔ جماعت کے پاس صف میں نہیں پڑھی تھیں۔

حافظ صاحب مجھے قوی امید ہے کہ اتنے دلائل واضحہ وبرہان قویہ کے ہوتے ہوئے اپنی تحقیق پر قائم نہ رہینگے اور امام ہمام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان واجب الاذعان اترکوا قولی بخبر الرسول فاذا صح الحدیث فہو مذہبی کو مدنظر فرما کر اپنے خیال سے رجوع فرماوینگے اور نا فرمانی سے کام نہ لیں گے کیونکہ شرع میں رجوع کوئی مذموم امر نہیں ہے۔ بلکہ بڑے بڑے اماموں سے ثابت ہے ابو العتاہیہ نے کیا اچھا لکھا ہے ؎

اذا اتضح الصواب فلا تدعہ ۔۔۔ فانک کلما ذقت الصواب
وجدت لہ علی اللہوات بردا ۔۔۔ کبرد الماء حین صفا وطابا

اب میں آپکے استثناء الا رکعتی الفجر کیطرف متوجہ ہوتا ہوں اور ثابت کرونگا کہ یہ استثناء بالکل بے اصل ہے۔ اگر آپ بنظر انصاف سے کام لیںگے تو میرے دلائل پڑھکر آپ ضرور پکار اٹھینگے کہ ؎

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔

آپ تحریر فرماتے ہیں "غرض یہ تو سنتوں کا پڑھنا قبل از شمول فرض کے احادیث و آثار سے ثابت ہوا" فرمائے آپنے کونسی احادیث اپنے دعوے کی تائید میں بیان کی ہیں؟ لفظ احادیث تو جمع ہے مہربانی کرکے ایک حدیث صحیح ہی دکھلائیے جس سے آپکا مدعا ثابت ہو۔ جہانتک میں نے آپکا مضمون دیکھا ہے احادیث تو کجا ایک حدیث صحیح بھی ایسی پیش نہیں کی جیسے حدیث صحیح اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ سے اس امر کی صراحت بلا تاویل معلوم ہوتی ہے کہ نماز فرض کے ہوتے ہوئے کوئی اور نماز نہیں ہوتی۔ آپ لکھتے ہیں کہ بخاری کے حاشیہ پر مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری مرحوم نے اپنے استاد مولانا اسحق صاحب سے بیہقی سے یہ لکھا ہے فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ الا رکعتی الفجر — نہیں بلکہ بیہقی کی اس روایت میں حجاج بن نصیر و عباد بن کثیر ضعیف ہیں (اور وہ دونوں ضعیف ہیں) حجاج بن نصیر کو بخاری اور نسائی نے ضعیف کہا اور ابو داؤد نے اسکو متروک کہا۔ اور عباد بن کثیر کو محدثین نے متروک اور راوی احادیث کاذبہ لکھا ہے۔ کذا فی المیزان

ahmadimuslim.de

وقال الحافظ ابن قیم فی اعلام الموقعین المثال السادس والخمسون رد السنة الصحیحة الصریحة انه لا یجوز التنفل اذا اقیمت الفریضة کما فی صحیح مسلم عن ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقیمت الصلوٰة فلا صلوٰة الا المکتوبة ثم ذکر الحافظ حدیث عبد اللہ بن بحینة وعبد اللہ بن سرجس وابن عباس وقال بعد ذلک فردت ھذہ السنن کلھا بما رواہ حجاج بن نصیر المتروک عن عباد بن کثیر عن لیث عن ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقیمت الصلوٰة فلا صلوٰة الا المکتوبة وزاد الا رکعتی الصبح فھذہ الزیادة کاسمھا زیادة فی الحدیث لا اصل لھا۔ یعنی ابو حنیفین علامہ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب اعلام الموقعین میں لکھتے ہیں مثال ۵۶ رد سنت صحیحہ کی یہ ہے کہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ جب فرض کی اقامت ہو جاوے تو نفل وسنن نہیں ہوتے جیسا کہ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جب جماعت کھڑی ہو جاوے تو کوئی نماز سوائے فرائض کے نہیں ہوتی پھر حافظ ابن قیم نے حدیث عبد اللہ بن بحینہ و عبد اللہ بن سرجس و ابن عباس کی بیان کی ہے اور اس کے بعد کہا کہ یہ تمام احادیث صحیحہ حجاج بن نصیر متروک کی حدیث سے رد ہو (جو ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جب اقامت فرائض ہو جاوے تو کوئی نماز نہیں ہوتی مگر دو رکعتیں فجر کی) رد کی جاتی ہیں۔ یہ زیادتی جملہ الا رکعتی الفجر ایسی بے اصل زیادتی ہے جیسا کہ حجاج بن نصیر کا نام متروک ہے یعنی چونکہ حجاج بن نصیر متروک ہے اس لئے یہ جملہ بھی محض بے اصل ہے۔ وہم اول وقال العلامة عبد الرؤف المناوی فی فیض القدیر شرح الجامع الصغیر واما زیادة الا رکعتی الفجر فی خبر فلا صلوٰة الا المکتوبة فلا اصل لھا کما بینہ البیہقی اور علامہ عبد الرؤف المناوی شرح جامع الصغیر میں لکھتے ہیں کہ حدیث فلا صلوٰة الا المکتوبة میں زیادتی جملہ الا رکعتی الفجر بالکل بے اصل ہے جیسا کہ بیہقی نے بیان کیا۔ حافظ صاحب! اب تو بیہقی نے بے اصل ٹھیرا دیا ہے جس کی شہادت آپ نے پیش کی تھی۔ قاعدہ ہے کہ جب مخالف شہادت دیتا ہے تو مدعی کا دعویٰ خارج ہو جاتا ہے تو اب جو آپ نے اس جملہ کو بے اصل ٹھیرا کر آپ کے دعوے کی بنیاد ڈھا دی تو آپ کا مقصود ہوتا یہ جملہ بھی خارج ہونا چاہئے وقال الشوکانی فی الفوائد المجموعة فی الاحادیث الموضوعة قال البیہقی ھذہ الزیادة لا اصل لھا وفی اسنادہ حجاج بن نصیر وعباد بن کثیر وھما ضعیفان وقال فی المحلی شرح الموطا واما زیادة الا رکعتی الصبح فقال البیہقی ھذہ الزیادة لا اصل لھا یعنی شوکانی نے ذیل الاوطار اور فوائد مجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ میں کہا ہے کہ بیہقی نے کہا اس زیادتی کی کچھ اصل نہیں اور اس کے اسناد میں حجاج بن نصیر اور عباد بن کثیر ہیں اور وہ دونوں ضعیف ہیں اور شیخ سلام اللہ حنفی نے محلی شرح موطا میں لکھا ہے کہ زیادۃ الا رکعتی الفجر کے بارے میں بیہقی نے کہا کہ اس کی کچھ اصل نہیں اور یہ زیادتی حدیث ذیل کے معارض بھی ہے اس لئے بھی قابل حجت نہیں۔ قال الحافظ فی فتح الباری وزاد مسلم بن خالد عن عمرو بن دینار فی ھذا الحدیث قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر اخرجہ ابن عدی واسنادہ حسن۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں کہا کہ مسلم بن خالد نے عمرو بن دینار سے حدیث اذا اقیمت الصلوٰة فلا صلوٰة الا المکتوبة میں یہ الفاظ بھی زیادہ کئے ہیں قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر یعنی جب آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جب نماز کی اقامت ہو جائے تو کوئی نماز سوائے فرض کے نہیں ہو سکتی تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ فجر کی دو رکعت بھی نہ پڑھیں؟ آپ صلعم نے فرمایا ہاں وہ بھی نہ پڑھیں وقال الشوکانی فی شرح المنتقی قد روی البیہقی عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰة فلا صلوٰة الا المکتوبة قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر یعنی علامہ شوکانی نے نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار میں کہا کہ بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب اقامت ہو جاوے تو کوئی نماز سوائے فرضوں کے نہیں ہوتی۔ کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ دو سنتیں فجر کی بھی نہیں ہوتیں؟ آپ نے فرمایا کہ وہ بھی نہیں ہوتیں وقال الزرقانی فی شرح الموطا والشیخ سلام اللہ فی المحلی زاد فی روایة ابن عدی باسناد حسن قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر اور زرقانی نے شرح موطا میں اور شیخ سلام اللہ نے محلی میں کہا کہ ابن عدی کی روایت میں باسناد حسن یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں قیل یا رسول اللہ ولا رکعتی الفجر قال ولا رکعتی الفجر کسی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو سنتیں بھی نہیں ہوتیں؟ آپ نے فرمایا وہ بھی نہیں ہوتیں۔ اس حدیث میں اگرچہ مسلم بن خالد و یحییٰ بن نصر متکلم فیہ ہیں لیکن اکثر ائمہ حدیث نے ان کی توثیق بھی کی ہے تاہم ہر حالت میں یہ حدیث حسن ہے اور قول ابن عدی وغیرہ [illegible]

ص کتب مرحوم بیٹے مولینا مولوی احمد علی صاحب مرحوم کو ایک خط میں جو

ahmadimuslim.de

خوف طوالت سے درج نہیں کیا جاتا اس مسئلہ میں ملزم قرار دیا تھا چنانچہ اسی کی اصل نیادتی یعنی الاکثار فی الفجر کا انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جماعت فرض کی ہوتے ہوئے نوافل وسنن کا ادا کرنا خواہ وہ کیسے موکدہ کیوں نہوں عقلاً بھی مکروہ او ناجائز معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ امر مسلم ہو کہ اصلی نماز صرف فرض ہے۔ باقی سب اسکا تتمہ ہیں۔ اصل کو چھوڑکر تتمہ کے پیچھے پڑنا بعید از عقل ہے۔ عجب حیرت ہے کہ مؤذن تو حی علی الصلوٰۃ اور قد قامت الصلوٰۃ پکار کر نمازی کو شاہنشاہ اور احکم الحاکمین کی حاضری کے بلاتا ہے اور نمازی ہے کہ اسکی ایک نہیں سنتا۔ اور دربار خاص سے محروم رہکر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی جدی مسجد بناتا ہے۔ امام نووی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں ان الحکمۃ فیہ ان یتفرغ للفریضۃ من اولہا فیشرع عقیبہ شروع الامام واذا اشتغل بنافلۃ فاتہ الاحرام وفاتہ بعض مکملات الفریضۃ فالفریضۃ اولیٰ بالمحافظۃ علی اکمالہا یعنی جماعت کے ہوتے ہوئے سنتیں نہ پڑھنے میں یہ حکمت ہے کہ خاطر جمعی سے ابتدا جماعت فرض میں ملجاوے اور اگر وہ سنتوں میں مشغول ہوگیا تو ثواب تکبیر اولیٰ اور بعض اور مکملات فرائض سے محروم رہیگا۔ پس حفاظت فرض بوجہ کمال مقدم ہے۔ حافظ صاحب نے اس عقلی دلیل کا امام طحاوی کی طرف سے یہ جواب نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ سب اس پر متفق ہیں کہ اگر گھر میں ہو اور معلوم ہو جاوے کہ جماعت شروع ہو گئی ہے اگر جماعت کے فوت ہونیکا خوف نہ ہو تو چاہئے کہ دو رکعت سنت پڑھ لے ہاں اگر خوف ہے کہ نماز جاتی رہیگی تو نہ پڑھے اور اسپر انکا اجماع نہیں کہ فرضوں کی طرف سعی کرنا گھر میں سنتیں پڑھنے کی نسبت زیادہ بہتر ہے اور جب گھر میں پڑھنے کی اجازت ہو تو مسجد میں بھی ہونی چاہئے۔"

مجھے معلوم نہیں کہ حافظ صاحب نے یہ اتفاق کہاں سے نکال لیا۔ اہلحدیث کا یہ مذہب ہرگز نہیں ہے آپ خواہ مخواہ انکے سر تھوپ رہے ہیں جب اہلحدیث کا یہ مذہب ہی نہیں تو آپ کی دلیل کی بنیاد جسکا دار ومدار صرف اسی خیالی اتفاق پر تھا منہدم ہوگئی۔ اور آپکا سارا تانا بانا تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور ثابت ہوا۔ دیگر اگر بفرض محال یہ مذہب ہو بھی تب بھی آپکا استدلال صحیح نہیں مسجد کے فعل کو گھر کے فعل پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے + (باقی دارد)

فرقہ اہلحدیث کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو

اہل حدیث کا مذہب :- مانتے ہیں اور کن سے انکاری ہیں قیمت ۴ر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی :- دونوں مضمونوں پر بحث [illegible]

مکافات عمل

تیرا قہر یا رب یہ دنیا پہ کیا ہے کہ رنج والم میں زمانہ پھنسا ہے
کہیں سے تو رونے کی آتی صدا ہے کہیں قتل دشمن روز و شب ہو رہا ہے

غرض ایک ماتم جہاں میں بپا ہے
نہیں گر ترا قہر یہ۔ اور کیا ہے

ہزاروں ہوئے نذر طاعون انساں لڑائی نے لاکھوں کی اک دن میں لی جاں
جسے دیکھو ہے بحال پریشاں ہوئی دور راحت کے تھے جتنے ساماں

جو کھانا ملا بھی تو کپڑا نہیں ہے
جو کپڑا میسر تو کھانا نہیں ہے۔

کہیں فصل پالی کی صدمے نے ماری کہیں خشکسالی سے جینا ہے بھاری
وہ غم کی گھٹا ہے زمانے پہ طاری کہ انساں ہے دنیا میں جینے سے عاری

کوئی گھر نہیں جو نہ ماتم کدا ہو۔
جہاں سے نہ رونے کی آتی صدا ہو

چھڑی کچھ ادہر روس وتوران میں ہے کچھ آن بن ادہر روس و ایران میں ہے
بلا کی چلا روس وجاپان میں ہے کہ کوسوں زمیں سرخ میدان میں ہے

لڑائی نے وہ خوں کے دریا بہائے
جو اب تک نہ دیکھے نہ سننے میں آئے

مصیبت پہ اور اک مصیبت یہ آئی قیامت پہ اور اک قیامت یہ آئی
صعوبت پہ تازہ صعوبت یہ آئی وہ بنگال پہ اک تازہ آفت یہ آئی

[illegible] ہی گھر زلزلے نے گرائے
[illegible] ہے تھے وہ یوں کام آئے

ہوا کانگڑہ اس سے غارت سراسر تباہ ہو گئے اور بھی شہر اکثر
مکانوں کے اندر مری گر کے دبکر ستم ڈھا گیا یہ پہاڑوں کے اوپر

قیامت سماں اپنا دکھلا رہی تھی
زمیں بید کی طرح تھرا رہی تھی

وہ رہ رہ کے نعرے وہ گرنا مکانوں کا گرنا
وہ برجوں کا اور سائبانوں کا گرنا وہ دیواروں [illegible]

تباہی کا عالم عیاں برملا تھا

ahmadimuslim.de

خدا کا غضب تھا کہ یہ زلزلہ تھا

جو اندر تھے باہر وہ آنے نہ پائے | قدم بھر بھی آگے وہ جانے نہ پائے
وہ سوتے تھے انکو جگانے نہ پائے | مدد کو بھی اپنی بلانے نہ پائے

کھڑا جو جہاں تھا وہیں رہگیا وہ
پڑا جو جہاں تھا وہیں رہگیا وہ

مہیبت سے ہر شخص تھرا رہا ہے | جسے دیکھیے دکھ میں چلا رہا ہے
ستم پر ستم آسمان ڈھا رہا ہے | برا ہے زمانہ جواب آ رہا ہے

نتیجہ یہ سب اپنے اعمال کا ہے
یہ انجام سب اپنے افعال کا ہے

(اودھ پنچ)

علماءِ اہلحدیث سے ایک سوال

از سید معین الدین پھلواری

حدیث میں آیا ہے:-

مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

اب سائل صرف تحقیق کے لئے یہ پوچھتا ہے کہ ازیں ہر دو احادیث میں منہم سے کیا مراد ہے؟ آیا اس فعل کا مرتکب عندہ و ظاہراً اس قوم میں شمار کیا جاویگا؟ یقیناً اور نفس الامر میں وہ اسی کا ایک فرد ہو جائیگا؟ یعنی مثلاً ایک مسلمان کسی کافر کے جلسہ میں شریک ہوا یا اسکی تائید کی۔ یا اپنی صورت ہمیشہ کافرو ں کی بنائے رہتا ہے یعنی ہندوؤں کی طرح قشقہ یا جنیو [illegible] اکثر ہندو اپنے گلو میں حمائل شکل سے ڈالے رہتے ہیں) یا نصاریٰ کی [illegible] وضع قطع اختیار کئے رہتا ہے۔ تو وہ حقیقتاً دائرہ اسلام سے نکل گیا اور مسلمانیت سے خارج ہو گیا - یا صورۃً و ظاہراً اسکو کافر یا نصرانی جیسا کہینگے۔ اگر کوئی اور کسی مسلمان کے جلسوں میں یا ان جیسا لباس پہنکر [illegible] اپنے اپنے تئیں کافر ہو جائیں اور کافر لیا کریں تو اپنے کفر سے [illegible] فائدہ تہدید کا باطل ہوتا ہے کیونکہ تہدید سے یہ مقصود ہوتا [illegible] سے بچو اسی لئے عربی میں ایاک والاسد۔ ایاک والنار [illegible] ہے - دیکھو شیر دیکھو آگ ہے - بولتے ہیں اور اس سے مقصود شیر کے کاٹ کھانے اور آگ کے جلا جانے سے بچانا ہوتا ہے نہ کہ شیر کی صورت اور آگ کے بھاپ سے بچانا۔ مانحن فیہ میں اگر صورتاً وہ کافر ہوا تو کیا نقصان دل تو مطمئن ہے اور نفس الامر میں تو وہ مسلمان ہے پھر یہ دھمکی کیسی؟

ہمارے علماء مہربانی فرما کر جلد اسکا صحیح جواب دیکر عند اللہ ماجور ہوں۔

والسلام

جواب حکم دو قسم کے ہوتے ہیں ظاہری اور باطنی جنکو فقہا کی اصطلاح میں قضا اور فیما بینہ وبین اللہ کہتے ہیں یعنی ایک تو وہ حکم ہے جسکا نفاذ کرنا قاضی کا کام ہے اور ایک وہ حکم ہے جسکا نفاذ خدا علام الغیوب کا کام ہے مثلاً ایک شخص ظاہری ارکان کی پابندی سے نماز پڑھتا ہے تو قاضی اس کے مسلمان ہونے کا حکم لگائیگا لیکن یہ حکم باطنی حکم کے توافق کو مستلزم نہیں یعنی یہ ضرور نہیں کہ جس شخص کی بابت قاضی مسلمان ہونیکا حکم لگائے وہ عند اللہ بھی مسلمان ہی ہو یا جسکی صحت نماز کا حکم کیا جائے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اس کی نماز صحیح ہو۔ بلکہ وہ حکم اسکی اندرونی حالت پر مبنی ہے جسکو علام الغیوب ہی جانتا ہے۔ الغرض حکم دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک ظاہری اور ایک باطنی۔ پس جو شخص کافروں کی کسی ایسی مجلس میں شریک ہوگا جو بالکل انہیں سے مخصوص ہو ایسا کہ اسکی شرکت کو بالکل انہیں میں سے سمجھا جائے جن معنے سے ان کفار کی شرکت ہے تو کچھ شک نہیں کہ قاضی کے حکم میں وہ انہیں میں سے ہوگا پھر اگر اسکا دل بھی اسی خیال پر ہے تو عند اللہ بھی وہ ایسا ہی ہے اور اگر اس خیال پر نہیں تو نہیں ان اللہ علیم بذات الصدور۔ اسی طرح اسکا عکس ہے لو کہ ایک کافر مسلمانوں کی مجلس مخصوصہ مثل جماعت صلوٰۃ وغیرہ میں بالکل ایسی طرز سے شریک ہوگا کہ دیکھنے والا اسکو انہی مسلمانوں کا ایک فرد سمجھے تو کچھ شک نہیں کہ قاضی کے حکم میں وہ مسلمان ہے جبتک اس کے دل سے اسکی نقیض متحقق نہو۔ مالکم فی المنافقین فئتین والی آیت انہی معنوں کی تشریح کرتی ہے۔ پس حدیث موصوف کے معنے بالکل صاف ہیں کہ جس طریق سے شخص کسی قوم کا فرد بنو ایسا کہ دیکھنے میں انہیں میں کا معلوم ہو تو وہ عند الناس انہیں میں کا ہے اور اگر اسکا دل موافق ہو تو عند اللہ بھی ویسا ہی ہے اور اگر مخالف ہے تو عند اللہ بھی مخالف ہے۔ پس جنیو پہننے والا یا نصاریٰ کی سی ظاہری وضع رکھنے والا اگر ایسی [illegible] ہے کہ دیکھنے والا اسکو انہیں میں کا ایک فرد جانتا ہو تو بیشک قاضی کے حکم میں وہ ایسا ہی ہوگا۔ پھر اگر اس کے دل میں بھی ایمان ہے تو [illegible] علیم بذات الصدور ہے۔

[illegible]

ahmadmuslim.de

فتوے

التماس

فتووں کے متعلق میں کئی ایک دفعہ ظاہر کر چکا ہوں کہ میں اپنی تحقیق ناقص اور علم قاصر پر اعتماد نہیں رکھتا۔ اسلئے جو صاحب کسی فتوے میں غلطی پاویں۔ خاکسار کو اطلاع کر دیا کریں۔ تاکہ دوبارہ غور ہو سکے۔ آج پھر اس التماس کو علماء کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ میں تو فتووں کے مضمون کو بند ہی کر دیتا مگر بہت سے احباب اس مضمون کے بحال رکھنے پر اصرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اسی مضمون کے لئے اخبار لیتے ہیں اور یہی دیکھا کرتے ہیں۔ اسلئے خاکسار مجبور ہے۔

ابو الوفاء

سوال نمبر ۴۳ - زید شادی شدہ اپنی بھاوج بیوہ ماموں زاد سے نکاح کا خواہاں تھا۔ زوجہ زید نے زید کے سامنے جو زید کی ماسی سے ذکر کیا کہ زید کے بھائی بکر نے اپنی نانی کا دودھ پیا ہے جو امر مسلم اور مشہور ہے۔ تو زید کی ماسی نے کہا کہ زید نے فلاں موقعہ پر اپنی نانی کا دودھ پیا تھا۔ بلکہ غالباً یاد پڑتا ہے کہ زید کی ماسی نے بکر کے دودھ پینے کا انکار کیا یعنی خلاف واقع تھا۔ اور زید کو دودھ پینے کی تبسی تائید کی۔ چندروز بعد زوجہ زید کا انتقال ہو گیا۔ اور زید کی ماسی بھی مر گئی۔ زید کے بھائی خالد نے زید کو بیوہ مذکورہ سے نکاح کرنے کو کہا۔ زید نے اپنی ماسی کی بات خالد کو کہی۔ خالد نے زید کو کہا کہ یہ بات بالکل غلط ہے محض تمہاری زوجہ اور بکر کی زوجہ نے یہ بات ملکر ماسی سے کہلائی ہے تاکہ تمہاری زوجہ کی سوکن نہ بنے۔ بکر کی زوجہ نے یہ بات میرے روبرو اور نیز میری زوجہ کے روبرو بیان کی کہ یہ ہماری ہی بناوٹ تھی۔ ایک دیگر ہمسایہ عورت نے بھی اس بناوٹ کا علم ہونا ظاہر کیا۔ جب زوجہ بکر سے دریافت ہوا تو اس نے کہا کہ زوجہ زید نے کہا تھا کہ ماسی یوں کہتی ہے مگر مجھ کو زوجہ زید کی بناوٹ معلوم ہوتی ہے۔ اس رضاعت کی بابت صرف ایک عورت غیر مرضعہ کی شہادت ہے جیسا حال مذکور ہوا۔ اصل حال تو جناب باری تعالیٰ کو معلوم ہے پس ایسی حالت میں زید بیوہ مذکورہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(گل محمد ملازم مدرسہ احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور)

جواب نمبر ۴۳ - فتوے سے کر سکتا ہے تقوےٰ سے نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت کی خدمت میں آکر عرض کیا۔ کہ حضرت ایک بڑھیا عورت کہتی ہے کہ میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ وہ مرد جوں کا مگر نہ تو اسے کوئی جانتا ہے نہ کسی کو خبر ہے۔ تو کیا میں اپنی بیوی کو رکھوں یا چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا کیف وقد قیل یعنی جب یہ بات کہی گئی ہے تو کیسے رکھتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں شبہ بھی پڑ جائے وہاں بھی چھوڑ دینا بہتر ہے لیکن شرعی طور پر ثبوت نہیں۔ ہاں پرہیزگاری ہے۔ حرام نہیں۔ امام بخاری اس حدیث کو اتقاء الشبہات میں لائے ہیں۔

سوال نمبر ۴۴ - عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہو گیا یا نہیں؟ اگر آپکا انتقال نہیں ہوا تو قرب قیامت جو نازل ہونا سنا جاتا ہے یہ صحیح ہے یا غلط؟ اگر صحیح ہے تو عیسیٰ علیہ السلام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں گے یا اپنی شریعت بموجب انجیل پھیلائیں گے؟ اگر ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرینگے تو انکا پیغمبری کا درجہ رہیگا یا نہیں؟ اور میدان حشر میں کس درجہ میں ہونگے؟ کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی تو امتی ہوئے پیغمبری کا درجہ نہ رہا اگر پیغمبری کا درجہ رہا تو خاتم النبیین ہونے میں ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام و شک پڑتا ہے۔ مہربانی فرما کر عقلی و نقلی جواب دیں۔

(حافظ محمد فاروق از دہلی - خریدار اہلحدیث)

جواب نمبر ۴۴ - قرآن و حدیث کے ظاہری معانی سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں چنانچہ ارشاد ہے وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا یعنی کافروں نے حضرت مسیح کو ہرگز قتل نہیں کیا۔ بلکہ خدا نے اسے اٹھا لیا اور اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔" یہ لفظ کہ بڑا غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔ جتلا رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ کا رفع کسی ایسی طرح سے ہوا ہے کہ لوگوں کی نظروں اور خیالوں میں مستبعد اور خلاف قانون قدرت ہے جیسے کہ عمارت عمر بن ان اور ان کے فیضیاب مرنا جیسا قادیان کہتے ہیں اسی لئے عزیزاً حکیماً کا لفظ لگایا گیا ہے۔ ورنہ اگر رفع بالموت ہوتا تو کیا مستبعد تھا۔ یہ تو عموماً ہر ایک صالح اور غیر صالح انسان کو پیش آتا ہے پھر اس اشتباہ کو رفع کرنے کو عزیزاً حکیماً کیوں فرمایا۔ پس حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور قرب قیامت تشریف لائیں گے اور اسلامی شریعت [illegible] جیسے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہم السلام کے تابع تھے باوجود نبی ہونے کے [illegible] لیکن آخر [illegible] ثابت ہوتا۔ کوئی نبی اگر کسی نبی کا تابع ہو تو نبوت [illegible] نادو تقلوں کے خیالات ہیں۔ کیا جتنے نبی آئے [illegible] اور شریعت الگ لائے ہیں؟ پس حضرت عیسیٰ اپنی [illegible]

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

افسوس مرزا صاحب قادیانی کو موت کے الہام نے ایسا مجبور کیا کہ آپ نے آخری وصیت بھی شائع کر دی ہے (مفصل آئندہ) +

کہا جاتا ہے کہ نیشنل کانگرس بنارس اب کی دفعہ بہت کامیابی سے ہوئی +

علی گڈھ کانفرنس کی تجویزات میں ایک تجویز اشاعت قرآن کی تھی۔ نہیں معلوم اسکا کیا حشر ہوا۔ تعجب ہے علی گڈھ کا آرگن وکیل بھی اس سے خاموش ہے حالانکہ دینداد پبلک کی آنکھیں ایسی تجویز پر لگ رہی ہیں +

قادیانی کرشن جی کو تازہ الہام ہوا ہے:- اَنَا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ [illegible] ۔ (واہ واہ! کیا اچھا الہام ہے) +

حضور ولیعہد بہادر نے بذریعہ تار انجمن تائید الاسلام بنارس کا شکریہ ادا کیا +

دارالسلطنت روس کے مزدوروں نے اپنی کونسل میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ عام ہڑتال ملتوی کر کے عام بغاوت کریں۔ اور تشدد کی حکومت قائم کر دیں۔ گورنمنٹ نے اس کے برخلاف اعلان شائع کیا ہے کہ عام بغاوت کی تیاریاں نہایت سختی اور جبر کے ساتھ دبا دی جائینگی +

ہفتہ کے دن گولہ باری سے جو نقصان ماسکو (روس) میں ہوا ہے اس کا تخمینہ کئی کروڑ روبل کیا جاتا ہے۔ باشندوں کو حکام نے پہلے ہی مطلع کر دیا تھا اس لئے وہ گولہ باری سے پیشتر ہی اس حصہ شہر کو خالی کر گئے تھے +

سلطان المعظم کا فرمان [illegible] چند ریلوے والوں کی تنخواہ میں دس فیصدی اضافہ کیا جائے مگر جو لوگ کہ ملازمت میں کسی صدمہ سے بیکار ہو کر خانہ نشین ہو گئے ہیں انکے وظائف ۲۵ فیصدی بڑھائے جائیں گے +

محکمہ فوجی کی وزارت سے حکم صادر ہوا ہے کہ پانچ سو آدمی کو کہ تین ہزار ریلوے لائن پر کام کرنے کے لئے روانہ کئے جائیں۔ یہ لوگ مٹی کا کام شروع کرینگے +

ہندوستانی حاجیوں کی امسال زیادہ تعداد ہوگی۔ اسلئے حکومت نے انکی جانب خاص توجہ رکھنے کا حکم صادر کیا ہے +

اینا ٹیمس کے [illegible] کو تفصیلی حالات کی جو جلالتمآب سلطان المعظم کی ذات تک پہنچا نیکی غرض سے جامع حمیدیہ میں [illegible] تحقیقات [illegible]

ہوا ہے کہ اس گولے کے اڑا لینے کے لئے ستر ہزار پونڈ صرف کئے گئے تھے۔ اسلئے سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتنی بڑی رقم کہاں سے ملی؟ بیشک یہ کوئی معمولی بات نہیں پردہٴ زنگاری میں [illegible]

فرانس کے بنکوں میں دستور ہے کہ جب کوئی مشتبہ شخص روپیہ لینے جاتا ہے تو اُسکی تصویر وہاں چھپ جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص جعلسازی سے روپیہ وصول کر لے تو فوراً اسکا فوٹو بطور حلیہ شائع کر دیتے ہیں جسکے ذریعہ وہ بآسانی گرفتار کیا جا سکتا ہے لیکن دہوکہ باز اصحاب بھی ایسے باکمال ہوتے ہیں کہ وہ وہاں بھیس بدلکر جاتے اور روپیہ اڑا لیتے ہیں حال میں ایک عیار نے بھروپ بدلکر زر کثیر حاصل کر لیا۔ فوٹو کے ذریعہ سے ایک اور بھلا مانس پکڑا ہوا ہے جسکی شباہت تصویر سے ملتی جلتی ہے (کرے کوئی بھرے کوئی) +

اجمیر میں ایک خونخوار بندر وارد ہے جو نئے بازار اور کڑکا چوک میں گشت کر رہا ہے کئی آدمی اس نے جان سے مار ڈالے کئی زخمی کئے۔ آخر پولیس کے قابو آیا +

ہندو یونیورسٹی کے لئے بنارس کے آنریبل منشی مادہو لال نے ۳ لاکھ روپیہ اور دو ہندوؤں کہ جنہوں نے اپنے نام ظاہر نہیں کئے تین تین لاکھ روپیہ چندہ دینے کا وعدہ کیا۔ شاباش! (اسلامی یونیورسٹی کے حامیو! کہاں ہو!) +

اس یونیورسٹی میں ہندوؤں کے علاوہ مسلمان اور عیسائی سب لوگوں کو تعلیم دیجائیگی۔ (دیگر تبعاً اور طفیل) +

ہندو یونیورسٹی کے قائم کرنیکی غرض یہ ہے کہ ہندوستانیوں کو صرف سودیشی پوشاک ہی کا دلدادہ نہ بنایا جائے بلکہ تعلیم کے طریقہ اور انکے خیالات بھی سودیشی کے رنگ میں رنگے جائیں گے (محب الوطن از ملک سلیمان خوشتر) +

بنارس کے نواح میں ان دنوں ایک شیر چلا آیا اور تین چار آدمیوں کو زخمی کر دیا (آخر مارا گیا) +

روس نے فرانس میں ۳۲ ملین پونڈ قرض لینا چاہا۔ مگر وزیر اعظم فرانس نے گورنمنٹ روس کو یہ اطلاع دی ہے کہ روس کی پولیٹکل حالت آجکل اچھی نہیں ہے اسلئے فرانس کے مہاجن اسوقت قرض نہیں دے سکتے۔ (خدا کی شان! یہی روس ہے جو سلطنت عثمانیہ روم کو مرد بیمار کہا کرتا ہے تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ) +

یورپ کی سلطنت ناروے نے اس بات کی اجازت دیدی ہے کہ امسال سے عورتیں عدالت اور کچہریوں میں جج کی کرسی پر بیٹھکر مقدمات میں [illegible] فیصلے کر سکتی ہیں اور وکالت بھی کر سکتی ہیں +

سودیشی تحریک کے باعث بنگالیوں کی بڑی بے اعتباری ہو گئی ہے انگریز ایک جا رہی [illegible] پولیٹکل [illegible] پولیس [illegible]

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کی ادویات

برقی سٹ اس میں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سستی کوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاء کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جن سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرضکہ یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت صرف تین روپیہ +

مومیائی یہ دوائی ابتدائی سل دق۔ دماغی و دلی کمزوری۔ درد کمر۔ جریان کے دفعیہ اور کرم منی کو بڑہانے کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگتی ہی درد کی تکلیف ہر درد کو فوراً دور کرتی ہے۔ بچوں کو طرح طرح کی تکالیف سے فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ جن لوگوں کی چھاتی چھوٹی ہو اور زندہ روز کام کی شکایت ہو انکو لئے محافظ صحت ہے قیمت فی چھٹانک جو قریباً ۲ ماہ کے لئے کافی ہے صرف ایک روپیہ +

سرمہ مقوی بصر آنکھوں کو طراوت بخشتا ہے خارش۔ دھند۔ جریان آب وغیرہ امراض کو زائل کر کے نظر کو تقویت دیتا ہے قیمت فی تولہ عہ

فاسفرس کمپونڈ پلز یہ گولیاں ولایت کے شاہی خاندان کے دواساز کی تیار کردہ ہیں انمیں فاسفورس۔ ڈامیانہ۔ کوکا۔ فولاد اور سونا وغیرہ تمام مقوی اور بیش بہا اجزاء موجود ہیں۔ سرعت جریان اور نامردی کے دور کرنے میں اکسیر ہیں۔ قیمت فی شیشی ۲۴ گولیاں ایک روپیہ +

جوہر دافع آتشک تازہ آتشک ایک اور پرانا دو ہفتہ میں کافور۔ قیمت صرف دو روپے +

تلی کی مجرب دوائی قیمت عہ

دائم قبض کی دوائی قیمت ۱۰ گولیاں عہ

کشتہ فولاد قیمت فی تولہ عہ

کشتہ قلعی قیمت فی تولہ عہ

مستورات کا حیض جاری کی مجرب دوائی قیمت ۱۰ خوراک عہ

محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار

ترکیب استعمال کا پرچہ ادویات کے ہمراہ روانہ کیا جاتا ہے

المشتہر

مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹرہ بہنگیاں

مجرّب دوائیں

عرق ماءاللحم انگوری و آتشہ یہ عرق ایسی بیش بہا ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں مصفی خون۔ مدر اضمہ۔ مزیل نامردی ضعف باہ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ لقوہ اور رعشہ وغیرہ ہے۔ یہ عرق اعضاء رئیسہ و شریفہ کو قوت دینے کے سوا حسن بدن اور مفرح القلب بھی ہے گو اعلی درجہ کا قیمت نصف بوتل عہ۔ پوری بوتل۔ تین بوتل۔ تین سے زیادہ خریداروں کو عہ فی بوتل۔

طلا جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں و بد اعتدالیوں کے سبب شادی کرنے کو موت کا سامنا خیال کرتے تھے۔ اس طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے اگر ہمراہ ہماری لائف پلز (جوب حیات) کی استعمال سے اندرونی اعصابی نقص بالکل دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

جوارش ہاضم اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں تو ہمکی ایک شیشی نوش فرمادیں بفضلہ تعالیٰ کل امراض معدہ سے محفوظ رہینگے۔ قیمت فی شیشی ۴ اونس عہ

لائف پلز (جوب حیات) اگر آپکے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت کا درماندہ نہ ہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں تو انکو اپنی جیبوں میں رکھیں۔ لائف پلز کے تین ہفتہ کا کورس زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ روز میں دور ہو جاتی ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ ضعف معدہ۔ جریان۔ رقت منی۔ سیلان الرحم۔ تقطیر البول۔ لقوہ اور رعشہ کو دماغی بیماریوں سے بدل دیتا ہے۔ قیمت فی بکس ۴۰ گولیاں (عہ)

جوہر مصفی خون فسادات خون۔ تر و خشک خارش۔ خنازیر۔ بھگندر۔ پھنسی۔ پھوڑا کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے ... کے طور پر استعمال کرنے سے امراض دبائیہ سے نجات ملتی ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

... سرمہ اسکی ایک ایک سلائی ایسی کیمیائی اثر رکھتی ہے کہ دھند۔ غبار۔ جالا۔ سرخی وغیرہ کو زائل کرتی ہے ... استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

المشتہر

حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک بھائی سنگھ

ایک بڑھیا ... مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل ایڈیٹر نے اپنے مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شایع کیا

ahmadimuslim.de

دستی خط یا ڈاکخانہ کے ذریعہ اسکو اطلاع دیا کریں۔ چنانچہ خاکروب اور کچھ سقے مناسب تعداد میں اُس کے ماتحت اُس کے دفتر میں موجود ہیں اور شکایت پہونچتے ہی فوراً صفائی کے لئے مدد بھیجی جائے۔ بعد ازاں اُس علاقہ کے علاقہ صفائی کی رپورٹ ہیڈ آفس میں بھیجدے۔ جہاں سے مناسب حکم صادر ہو۔ اسکا نتیجہ تو صاف ہے کہ اہالی شہر کو آرام ملیگا۔ یہ غضب نہ ہوگا کہ بدبو کے مارے تو دماغ بند ہو رہے ہیں اور تعفن تمام محلے میں پھیل رہا ہے مگر کہیں تو کس کو؟ صفائی کے داروغہ تو کہیں صبح کے وقت بڑے بڑے بازاروں میں گشت لگا کر چلدئے۔ بھنگی ہتر پھر کسکو دکھائی دیتے ہیں؟

امید ہے کہ ہمارے ضلع کے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر اور کمشنر بہادر اسپر ضرور توجہ کرینگے ممبران کمیٹی بھی اگر اپنے موقعہ وعدوں کو جو الیکشن کے موقع پر کیا کرتے ہیں یاد رکھتے ہوں تو امید ہے اس تجویز کو بہت جلد پاس ہوتے ہم سنیں گے۔

اگر اس مجمل یاددہانی پر بھی ممبر صاحبان متوجہ نہ ہوئے تو پھر نام بنام انکی خدمت میں فریاد کر کے آئندہ الیکشن کے لئے مواد جمع کرینگے۔ انشاءاللہ

امید ہے کہ لوکل اخبارات بھی اسپر توجہ کرینگے۔

خاتونِ جنت

اس نام کا ایک چھوٹا سا رسالہ انجمن رفیق الاسلام امرتسر نے شائع کیا ہے جس میں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے حالات طیبہ لکھے ہیں۔ اس رسالہ کیوجہ سے آجکل امرتسر میں ایک عجیب شورش مچ رہی ہے کیونکہ مصنف اسکا ایک سُنی مذہب ہے اور انجمن کے ممبر بھی سنی ہیں تاہم اس میں بعض واقعات ایسے لکھے گئے ہیں جنہیں نہ صرف یہی نقص ہے کہ صحابہ ثلاثہ خصوصاً حضرت عمر کی نسبت بدگمانی بڑھانے والے ہیں بلکہ یہ بھی ہے کہ کسی معتبر کتاب میں پائے بھی نہیں جاتے اس لئے سنی پبلک انجمن کی اس کارروائی سے سخت کبیدہ خاطر ہے۔ مثلاً رسالہ مذکورہ کے صفحہ ۳۰ پر لکھا ہے کہ حضرت عمر نے حضرت فاطمہ کو دھمکایا کہ "تمہارے گھر میں خلافت کے برخلاف سازشیں ہوتی ہیں۔ اگر بند نہوئیں تو میں انہیں پھونک دونگا" نعوذ باللہ کیسی فضول بات ہے جو روایتاً درایتاً کسی طرح صحیح نہیں۔ نہیں معلوم! مصنف تو تعلیم یافتہ جنٹلمین ہیں پھر ایسی بے سروپا باتیں انکو کیونکر پسند خاطر ہوئیں؟ شاید ناواقفی کیوجہ سے ہو۔

پھر صفحہ ۴۱ پر لکھا ہے کہ "فاطمۃ الزہرا والد کے ترکہ نہ ملنے کیوجہ سے سخت غمگین رہتیں۔ آخر کار قبرستان میں ایک جھونپڑی بنالی جس کا نام بیت الحزن رکھا اُسی میں رہتیں اور جب زیادہ دل گھبراتا تو روضۂ پاک پر جاکر اتنا روتیں کہ ہچکیاں بندھ جاتیں اور غشی بھی طاری ہو جاتی" استغفراللہ یہ روایات نہ صرف غلط ہیں بلکہ خاندان نبوت کی سخت توہین ہے کہ وہ دنیاوی مال اسباب کیلئے ایسے بیتاب ہوتے تھے جیسے کہ عموماً دنیادار ہوتے ہیں حالانکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فاطمۃ الزہرا اور تمام اہل بیت کو حدیث نبوی سُنادی تھی کہ پیغمبروں کا مال تقسیم نہیں ہوا کرتا۔ جو نہ صرف سنیوں کی کتابوں میں مروی ہے بلکہ شیعوں کی مستند کتابوں میں بھی ہے جسکی تفصیل ہمارے رسالہ اہلحدیث کا مذہب میں ہے اور مصنف موصوف خود بھی صفحہ ۴۰ پر لکھتا ہے کہ خلافت کیطرف سے اعلان شائع ہوا کہ قرآن کے مطابق رسول مقبول کا کوئی ترکہ نہیں پھر یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ خاندان نبوت کو ترکہ نہ ملنے کیوجہ سے ایسا صدمہ ہوا ہو۔ بہرحال جہانتک ہمیں معلوم ہوا ہے اس رسالہ کی سُنی پبلک انجمن کیطرف سے سخت کبیدہ خاطر ہے انجمن کو چاہیے کہ بہت جلد اسکی تلافی کرے۔

مصنف نے دیباچہ میں چند ایک علماء کا شکریہ کیا ہے کہ "انہوں نے مجھے مدد دی ہے"۔ گو یہ ہو سکتا ہے کہ یہ مدد کسی اور مضمون کے لئے ہو۔ تاہم سنی پبلک ان علماء پر بھی بدگمان ہو رہی ہے لیکن سُنا جاتا ہے کہ یہ علماء صاف انکاری ہیں کہ "ہمنے مصنف کو کوئی مشورہ نہیں دیا" بلکہ تردیدی اشتہار چھپنے کی خبر بھی سنی جاتی ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کا خاتمہ

ہر آنکہ زاد بناچار بایدش نوشید
ز جام دہر مئی کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانْ

اللہ اللہ! انسان بھی عجیب مختلف خیالات اور مختلف قوتوں کا مجموعہ ہے ایک وقت میں ایسا کمزور ہوتا ہے کہ ایک چیونٹی کی مدافعت پر بھی قدرت نہیں رکھتا۔ پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ زبان حال نہیں بلکہ قال سے کہنے لگجاتا ہے کہ ؎

آج میں وہ ہوں کہ رستم کو بھی گرا ڈالوں
پہاڑ ہوئے تو اک آن میں ہلا ڈالوں۔

آخر اپنے زعم فاسد اور بیجا غرور میں یہانتک ترقی کرجاتا ہے کہ اس کے

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R. G. L. No. 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

للہ الحمد

اخبار

اہلحدیث

جلد ۳ نمبر ۱۱

امرتسر ۲۳ ذی قعد ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء یوم جمعہ مبارک

شہر امرتسر کی صفائی

قابل توجہ صاحب کمشنر بہادر و صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر

شہر امرتسر کی صفائی کی بابت اہلحدیث نے کئی ایک دفعہ میونسپل کمیٹی اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر پریزیڈنٹ کو توجہ دلائی۔ مگر تا حال کوئی مستقل تجویز منظور نہیں ہوئی۔ اسلئے آج ہم صاحب کمشنر بہادر کو امرتسر کی بے زبان رعایا کی فریاد سناتے ہیں کہ امرتسر جیسے عظیم الشان تجارتی مرکز میں صفائی کا کبھی معقول انتظام نہ ہوگا۔ جبتک اہلحدیث کی پیش کردہ تجویز پر عمل نہ ہوگا وہ تجویز جیسی کہ مفید ہے ویسی ہی کم خرچ بالانشین ہے ایک ایسی افسر صرف اس کام کے لئے مقرر ہو کہ اہل شہر اپنے اپنے محلہ کی شکایات کی بذریعہ

مقاصد اخبار رسالہ

۱۔ دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

۲۔ مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

۳۔ گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ..	عہ
والیان ریاست سے ..	للعہ
رؤسا و جاگیرداران سے ..	للعہ
عام خریداروں سے ..	عکر
چھ ماہ کے لئے ..	بر
ممالک غیر سے سالانہ	للعہ

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے + نمونہ بھی پرچہ + بیرنگ خطوط وغیرہ واپس + نامہ نگاروں کے مضامین اور خبریں مفت درج ہونگی مگر بشرط پسند +

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کیجئے +

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہیے

منہ سے یہی نکلنے لگتا ہے کہ

نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ

لیکن ربّ العالمین خالق کائنات نے اسکو سر پر ایک ایسا محوط بٹھلا رکھا ہے جسکا نام **موت** ہے۔ اگر کوئی چیز اسکو سیدھا رکھنے والی ہے تو بس وہی ہے۔ سچ ہے

موت نے کر دیا لاچار وگرنہ انساں
تھا وہ کافر کہ خدا کا بھی نہ قائل ہوتا

یہی ایک چیز ہے جسکی یاد بہت سے انسانوں کو موجب ہدایت ہو سکتی ہے۔ تس پر بھی افسوس ہے کہ بعض لوگ اسکو یاد رکھکر بھی بلکہ سامنے رأی العین دیکھکر بھی یقین نہیں رکھتے۔ احادیث میں یہ واقع موجود ہے کہ ابوجہل کو جب دم آخر تھا ایک صحابی نے دیکھا تو کہا تو ابوجہل ہے؟ تو کمبخت سے اتنا تو نہ ہو سکا کہ اس دم واپسی میں کچھ آئندہ کی فکر کرتا۔ بولا تو "افسوس رہا تو یہ کہ کاش کوئی شریف آدمی مجھ کو قتل کرتا۔ ان زمینداروں کے لونڈوں سے قتل ہونا میرے لئے سخت توہین ہے"

اسی طرح مسیلمۃ الکذاب جب مدینہ منورہ آیا۔ تو خود جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اسکو سمجھانے کے لئے تشریف لے گئے تو کمبخت کہنے لگا کہ "اے محمد! اگر آپ لکھدیں کہ آپکے انتقال فرمانے کے بعد میں آپکا جانشین ہوں تو میں آپ کی تابعداری اختیار کرتا ہوں" آپنے فرمایا "ملک خدا کا ہے جسکو چاہے دے۔ میں تو اللہ کے حکم کے بغیر تجھے یہ ٹکڑا بھی (جو اسوقت آپکے ہاتھ میں تھا) بھی نہیں دے سکتا"

غرض اس قسم کی کئی ایک مثالیں ملتی ہیں کہ بہت سے لوگوں کو موت کے تصور سے بھی فائدہ نہ ہوا۔ کیونکہ ان سڑیلے دماغ میں اس زندگی کے علاوہ کوئی دوسری زندگی نہ تھی۔ ٹھیک اسی طرح ہمارے زمانہ کے مجدد بلکہ مہدی بلکہ مسیح بلکہ کرشن قادیانی ہیں۔ آپ کو آجکل موت کا جسقدر تصور ہے آپ کی تحریر موسومہ الوصیت سے معلوم ہو سکتا ہے جسکا خلاصہ ہم بھی درج ذیل کرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ آپکو ایسے دم واپسی میں بھی وہی دھن لگ رہی ہے کہ کسی طرح میرے بعد بھی میرا نام باقی رہے اور یہ نہیں جانتے کہ نام کے ساتھ **نیکی** نہ ہوئی تو صرف نام باقی رہنے سے کیا فائدہ؟

خیر بہر حال آپنے ایک رسالہ **الوصیت** ۲۴ دسمبر کو ۲۰ صفحات کا شائع کیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے + مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا +

اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں + خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت* سے ایک شخص کو قائم کرونگا۔ اور اسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا + اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو + تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانیکا میدان خالی ہے + پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوٰے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے + اگر [illegible] آیا ہوتا تو محض اجتہادی غلطی قابل عفو تھی لیکن جب میں خدا کی طرف سے آگیا اور صحیح اور سچے معنے قرآن شریف کے کھل گئے تو پھر بھی غلطی کو نہ چھوڑنا ایمانداروں کا شیوہ نہیں** میرے لئے خدا کے نشان آسمان پر بھی ظاہر ہوئے اور زمین پر بھی اور صدی کا بھی قریباً چوتھا حصہ گذر گیا اور ہزارہا نشان ظہور میں آگئے اور دنیا کی عمر سے ساتواں ہزار شروع ہو گیا تو پھر اب بھی حق کو قبول نہ کرنا کس قسم کی سخت دلی ہے دیکھو میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے۔ اس پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء میں آیا جسکی ایک مدت پہلے خبر دیگئی تھی پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنے والا ہے وہ بہار کے دن ہونگے نہ معلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے یا درمیان اسکا یا اخیر کے دن۔ جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی مجھے معلوم نہیں کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آنے والی ہیں یا کسی اور وقت پر اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے جو بہار کا وقت ہوگا بہرحال خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہونگے خواہ کوئی بہار ہو مگر خدا ایک ایسے شخص کی طرح آئیگا جو رات کو پوشیدہ طور پر آتا ہے جیسی خدا نے مجھے فرمایا ہے۔ پھر فرمایا کہ بھونچال آیا اور شدت سے آیا زمین تہ و بالا کر دی یعنی ایک سخت زلزلہ آئیگا۔ اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دیگا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا اور پھر فرمایا انی مع الافواج اتیک بغتۃ یعنی میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤنگا۔ اس دن کی کسی کو بھی خبر نہیں ہوگی + اور پھر فرمایا

(margin) * یہ اپنی دوکان (اڈیٹر)

(margin) ** گویا آپکا معافی نامہ ہے (اڈیٹر)

(margin) جھوٹے پر (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

زندگیوں کا خاتمہ۔ اور فرمایا کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔ یہ اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ ضرور ہے کہ میری وفات سے پہلے دنیا میں کچھ حوادث پڑیں۔ اور کچھ عجائبات قدرت ظاہر ہوں تا دنیا ایک انقلاب کے لئے طیار ہو جائے اور اس انقلاب کے بعد میری وفات ہو اور مجھے ایک جگہ دکھلائی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے پہونچکر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اسکا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ اُن برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے لیکن چونکہ موقعہ کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرض التوا میں رہی۔ اب اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جبکہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی۔ میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جسکی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کے لئے تجویز کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسکو بہشتی مقبرہ بنا دیوے اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیہا کل رحمۃ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اُتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اُس سے حصہ نہیں اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اسمیں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے اُن شرائط کے پابند ہوں سو وہ تین شرطیں ہیں اور سب کو بجالانا ہوگا۔

(۱) اس قبرستان کی زمین موجودہ بطور چندہ کے میں نے اپنی طرف سے دی ہے لیکن اس احاطہ کی تکمیل کے لئے کسی قدر اور زمین خریدی جائیگی جسکی قیمت اندازاً ہزار روپیہ ہوگی اور اس کے خوشنما کرنے کے لئے کچھ درخت لگائے جائیں گے اور ایک کنواں لگایا جائیگا اور اس قبرستان سے شمالی طرف بہت پانی ٹھیرا رہتا ہے جو گذرگاہ ہے اس لئے وہاں ایک پل طیار کیا جائیگا اور ان متفرق مصارف کے لئے دو ہزار روپیہ درکار ہوگا۔ سو کل یہ تین ہزار روپیہ ہوا جو اس تمام کام کی تکمیل کے لئے خرچ ہوگا۔ سو پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے اور یہ چندہ محض انہیں لوگوں سے طلب کیا گیا ہے نہ دوسروں سے۔ بالفعل یہ چندہ اخویم مکرم مولوی نورالدین صاحب کے پاس آنا چاہئے لیکن اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہیگا۔ اس صورت میں ایک انجمن چاہئے کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہیگا اعلاء کلمہ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں خرچ کریں۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اسکی موت کے بعد دسواں حصہ اُس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھدے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔

(۳) تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونیوالا متقی ہو۔

(۴) ہر ایک صالح جو اسکی کوئی بھی جائداد نہیں۔ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔

ہدایت

(۱) ہر ایک صاحب جو حسب شرائط متذکرہ بالا کوئی وصیت کرنا چاہیں تو انکی وصیت پر عملدرآمد انکی موت کے بعد ہوگا۔ لیکن وصیت کو لکھکر اس سلسلہ کے امین مفوض الخدمت کو سپرد کر دینا لازمی امر ہوگا۔ اور ایسا ہی چھاپکر شائع کرنا بھی

(۲) ہر ایک صاحب جو کسی دوسری جگہ میں ہوں۔ جو قادیان سے دور اس ملک کے کسی اور حصہ میں ہوں اور وہ ان شرائط کے پابند ہوں۔ جو درج ہو چکی ہیں تو اُنکے وارثوں کو چاہئے کہ ان کی موت کے بعد ایک صندوق میں انکی میت کو رکھکر قادیان میں پہونچا دیں۔ واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ انکو دیکھکر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے

ahmadimuslim.de

ہمیشہ کرینگے تو تم پر ظاہر ہوں۔

کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھ کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے انسان کا اس میں دخل نہیں۔ الخ

(رسالہ الوصیۃ)

ہمیں نہ تو اس وصیت مرزائیہ کی نسبت کچھ کہنا ہے۔ نہ ہی آپ کے بہشتی مقبرہ کی بابت کیونکہ وصیت کی بابت ہر ایک شخص کو اختیار ہے جو چاہے کرے۔ مقبرہ کی بابت بھی آپکا اختیار ہے جو جی میں آئے نام تجویز کریں۔ آپ سے پہلے پاک پٹن میں دنیا سازوں نے ایک دروازہ کا نام بہشتی دروازہ رکھا ہوا ہے تو آپ کو کون مانع ہے؟ بلکہ بہتر ہے احمق دور دراز سے مسدہا ہزار ہا بلکہ لاکہا روپیہ کھینچ لیں۔ پس آپکو بھی اگر اس بہشتی مقبرہ کیوجہ سے بہشت دولت ملگئی تو کیا تعجب کا مقام ہے؟

چو احمق در جہاں باشد کسے بے زر نمی ماند

ہاں افسوس ہے تو یہ ہے کہ آپ اس جہان سے تشریف لیجانے کو ہیں اور وصیت بھی کر چکے ہیں اور بہشتی مقبرہ کی بنیاد بھی لگا چکے ہیں۔ لیکن آسمانی منکوحہ کو پاس لانے کی کوئی فکر نہیں۔ مرزائی جماعت بھول گئی ہے مرزا صاحب کا یہ الہام قطعی ہے کہ آسمانی منکوحہ دہلی کے نکاح میں آئیگا آپ کا الہام ہے اور وہ آجکل ایک دوسرے شخص کے ہاں آباد ہے اور خدا کے فضل سے صاحب اولاد اس کی بابت آپکا الہام ہے کہ) آخر کار تیرے نکاح میں آئیگی اور ضرور آئیگی۔ پس جبتک یہ نکاح نہولے تبتک تو آپکی زندگی یقینی ہے بعد نکاح آپکا اختیار ہے کہ خواہ جلد خواہ بدیر تشریف لیجائیگا۔ سردست اس تجویز کو ملتوی فرمائیے آئندہ آپکا اختیار ہے۔

ہاں یاد آیا کہ مرزا جی کا الہام متعلق نکاح آسمانی منکوحہ اسکو انتقال فرمانے سے قبول اسکو مانع نہیں کیونکہ آپ پر جب اعتراض ہوا کہ احادیث کے ظاہری نشانات کے ساتھ آپ نہیں آئے۔ مسیح موعود کا نزول تو دمشق میں ہوگا۔ آپ قادیان میں کیسے تشریف لائے ہیں تو اسکا جواب آپنے ازالہ اوہام صفحہ ۱۴۰ طبع اول پر دیا کہ بعض کام مریدوں کے ہاتھوں سے ہوتے ہیں اور پیروں کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں پس کیا عجب کہ میرا کوئی مرید دمشق میں چلا جائے یا ظاہری نشان اس کے ہاتھ سے ظاہر ہوں۔ تو بس وہ کام بھی میرے ہی نام لگینگے۔ پس اس الہامی نکاح کو بھی اسی پر قیاس کر لیجئے۔ کہ ممکن ہے اسکا حصہ دار بھی کوئی مرید ہی ہو اور آنجناب کے نام لگایا جائے تو کس کا سر پھرا ہے کہ خواہ مخواہ اعتراض کرے۔

پس اس اصول عامہ سے آپکی تربت پر یہ سوال بھی وارد نہیں ہوسکتا کہ مسیح موعود کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے کہ مدینہ منورہ میں دفن ہوگا اور آپنے اپنا بہشتی مقبرہ قادیان شریف میں بنایا ہے ممکن ہے وہاں بھی کوئی مرید ہی چلا جائے آئندہ کی بات کو کون تکذیب کر سکتا ہے۔ سردست تو اس اصول نے آپکو بہت کچھ فائدہ دیا۔ آئندہ کو جو جیتا رہیگا وہ جانیگا اور جو جائیگا بھی تو کیا آپ کو قبر میں الزام دینے آئیگا؟ چلو جی خیر بہر حال تو آپکے انتقال بے ملال پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوسکتا۔ اگر کوئی کریگا تو اہلحدیث جواب دینے کو طیار ہے آپ اس کی فکر نہ کیجئے تشریف لیجائیے۔ لیکن ہم ان لوگوں سے متفق نہیں ہوسکتے جو ابھی سے آپکے مرثیوں کا مقطع "جس کم جہاں پاک" کہنے کو طیار ہیں۔

حسابِ دوستاں در دل

اصحاب ذیل مطلع رہیں کہ انکی قیمت ختم ہے آئندہ پرچہ انکے نام وی پی پہونچیگا۔ یا منی آرڈر بھیجدیں۔ درصورت انکار یا کسی مانع کے اطلاع بخشیں۔ مینیجر

نمبر ۱۸۴	دہلی	۴۵۵	نوشہرہ
۱۹۴	لودہانہ	۴۲۰	کہگول دانا پور
۱۹۹	کیمپ سیالکوٹ	۴۲۱	دلیل پور
۲۰۳	پیچری براول	۴۵۶	سیالکوٹ
۲۰۴	مراد نگر	۴۵۷	چھاونی منٹگمری
۲۰۶	سیانیہر	۴۵۹	احمد پور
۲۲۰	ولال پور	۴۵۸	بدایوں
۳۰۷	سرا بازیدپور	۴۲۳	موضع پوپڑ
۳۴۷	(کلیری)	۵۲۶	راولپنڈی
۴۵۱	علیگڈہ	۲۰۱	گورکھپور
۴۵۳	سیالکوٹ	۲۰۷	کلکتہ
۴۵۴	اجمیر	۲۱۰	شہر [illegible]
۵۱۴	کوٹلی		

علمائے اہلحدیث سے استفسار

پیارے اڈیٹر اہلحدیث۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہماری اس ٹوٹی پھوٹی نا پرسائستی تحریر کو جس میں چند سوال واقع ہیں اپنے اخبار گہربار کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر مجکو ممنون فرماویں گے۔ میں ایک پردیسی بہاری حنفی طریقہ کا طالب العلم ہوں۔ چونکہ بہار کے آب و دانہ نے مجھو جلا وطن کردیا ہے سو اسطور عرصہ تین چار سال سے عظیم آباد پٹنہ دجو شہروں میں قدیم شہر شمار کیا جاتا ہے) میں نیاہ لی اور اہلحدیث کے مدرسہ میں تعلیم پا رہا ہوں چونکہ ایک روز ایک پیارے دوست غمگسار انیس غمخوار نے عاجز کو اس بات کی تکلیف فرمائی کہ چند سوال باین مضمون آپ اپنے جامۂ الفاظ میں آراستہ پیراستہ کرکے طلب حق کی غرض سے پیارے اڈیٹر وغیرہ سے عموماً اور علماء اہلحدیث پٹنہ سے خصوصاً جواب طلب کریں۔ لہٰذا انکے حسب فرمان کے بموجب پانچ سوال منضبط کرکے حضرات ہر خاص وعام مذکورہ بالا کی خدمت میں التماس کیجاتی ہے کہ ضرور انکا جواب باصواب عنایت فرماکر احقر کو اپنے احسان کا مرہون بنائینگے۔

سوال اوّل۔ جب کسی دو مسلمان میں عموماً اور دو عالموں میں خصوصاً کسی وجہ سے رنجش ہوگئی ہو پس تین روز کے بعد بھی اگر اسی طرح رنجش کو قائم رکھیں تو بموجب ارشاد نبی اکرم محمد صلعم کے جب کوئی مسلمان کسی مسلمان سے تین روز کے بعد تک اگر بغض اور کینہ رکھے تو انکی عبادت مقبول نہیں اور جب انکی عبادت غیر مقبول ٹھیری تو نماز بھی علی ہذا القیاس غیر مقبول ٹھیری۔ کیونکہ عبادت عام ہے اور انتفائے عام مستلزم انتفائے اخص ہے تو گویا اُس نے قصداً نماز ترک کی۔ پس انحواکہ من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر کے ایسا شخص کافر ہے یا نہیں؟

سوال دوم۔ آپکے بزرگوں کی کتابوں (رسائل تسعہ وغیرہ) میں جو چار پانچ قسم کی شرک مرقوم ومنقوش ہے تو آپ لوگ بھی اُس کے معتقد ہیں یا نہیں؟ برتقدیر ثانی ہم احناف کی شان میں مشرک کا لفظ استعمال کرنا محض حماقت اور جہالت ہے یا نادانی۔ و برتقدیر اوّل یہ تو بتائیے کہ مقدمہ میں خاص معین وکیل یا بیرسٹر اس غرض سے مقرر کرنا کہ بطفیل اونکے مقدمہ ہمارا سرسبز ہوگا یہ استعانت لغیر اللہ (خواہ مردہ ہو یا زندہ) کہاں جائز ہے؟

سوال سوم۔ خواہ آپکے پیشواؤں کی تحریر یا کوئی ٹوٹی پھوٹی بھی حدیث ہو تو بتائیے کہ دین اسلام کے مادہ میں مسلمان سے مقدمہ لڑنیکا ثبوت ہے؟ اور سلف صالحین سے لیکر خلف تک ایسا کبھی اتفاق ہوا کیوں نہوا؟ حالانکہ جوش اسلامی انکے اندر تم سے کہیں بڑھکر تھی۔

سوال چہارم۔ طہارت کے مادہ میں آپکا فتوٰی ہے کہ ایک مد سے زیادہ پانی صرف کرنا اسراف میں داخل ہے۔ یہ تو فرمائیے کہ لوگوں سے بھیک مانگ مانگ کر اپنا ہر لوگوں کی استعانت نہیں بے اندازہ روپیہ خرچ کرنا جس مقدمہ میں کہ دس بیس روپیہ کے وکیل وغیرہ کی فیس میں کاموں کا پورا انجام ممکن ہو قصداً دو دو سو یا روپیہ کا بیرسٹر مقرر کرنا صریح اس آیت کریمہ (ان اللہ لا یحب المسرفین) کے خلاف ہے یا نہیں؟

سوال پنجم۔ جس گروہ میں دو سردار ہوں اور دونوں طرف ایک ایسی جماعت حادث ہوگئی ہو کہ ایک نے دوسرے سردار کی بات کو غیر معتبر سمجھتا ہے بلکہ جو اپنا سردار کہتا ہے اُسی کو حق اور معتبر جانتا ہے آیا یہ تقلید شخصی ہے یا نہیں؟ برشق ثانی میں یہ پوچھتا ہوں کہ تقلید شخصی سے تم نے کیا معنی سمجھا ہے بیان کرو۔ وبرشق اوّل پھر کیا وجہ ہے کہ مقلدین تقلید کے وجہ سے طعن وتشنیع کے مستحق ہوں؟ فقط

راقم شیخ حبیب اللہ بہاری ثم عظیم آبادی تحیہ شاہ ارزانی

اڈیٹر } **جواب نمبر ۱**۔ عقلاً ونقلاً یہ بات محقق ہے کہ لازم کو التزام نہیں کیا جاتا اسی لئے کہا کرتے ہیں کہ لازم المذہب لیس بمذہب پس جن دو شخصوں کی بابت سوال ہے۔ فائت سے فائت انکا فعل حکم ترک میں ہو نہ کہ حقیقتاً ترک۔ پس حدیث مرقومہ کے مصداق نہیں ہوسکتے۔

جواب نمبر ۲۔ ع سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست۔

جو امور خداوند تعالیٰ نے خاص اپنے قبضۂ قدرت میں رکھی ہیں (جیسے عطاء اولاد فراہمی رزق۔ صحت مریض وغیرہ) انمیں کسی مخلوق سے استمداد کرنا شرک ہے۔ لیکن جن امور کو بندوں کی استطاعت میں دیا ہے بحکم تعاونوا علی البر والتقوٰی ان میں مخلوق سے استمداد جائز ہے۔ کیا آپنے من انصاری الی اللہ بھی قرآن میں نہیں دیکھا؟

جواب نمبر ۳۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر ملال کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے السلام علیکم

ملہ اس تحریر کے درج کرنے میں بلا وجہ غیر معمولی دیر ہوئی۔ راقم مضمون معاف فرماویں۔ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

کہا حضرت عثمان نے جواب نہ دیا - تو حضرت عمرؓ نے خلیفہ وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس امر کی شکایت کی جسکو آجکل کے محاورہ میں عرضی کہتے ہیں - آخر خلیفہ وقت نے حضرت عثمان سے جواب طلب کیا - تو حضرت عثمان نے عذر کیا کہ میں ایک فکر میں تھا اس لئے میں نے انکا سلام سنا ہی نہیں - بتلاؤ یہ مقدمہ مذہبی حقوق پر تھا یا دنیاوی لالچ پر؟ اول مساجد کے متعلق کوئی مقدمہ نہ تھا کیونکہ مسلمانوں میں یہ رسم ہی نہ تھی کہ ایک فریق دوسرے کو مسجد سے نکالدیں البتہ جن لوگوں نے مسلمانوں کو مساجد سے نکالا تھا اُن کی نسبت کہا گیا تھا کہ :-

آخرجوھم من حیث اخرجوکم

مگر مجھے خطرہ ہے کہ آپ کہینگے یہ آیات تو مخالفین اسلام کے حق میں ہیں لیکن آپکو واضح رہے کہ خدا کی کتاب میں جب کسی قوم یا شخص کی بُرائی مذکور ہوتی ہے - دراصل وہ بُرائی اُن کے فعل کی ہوتی ہے جو فاعل تک متعدی ہو کر اُسکو بھی آلودہ کرتی ہے

پس جو فعل مشرکوں کے ضمن میں قابل عوض و لائق مقابلہ ہو مسلمانوں میں بھی ہے -

اس سے واضح تر سُننا چاہیں تو خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق اور مانعین زکوٰۃ کا قصہ پڑھو - کہ کیوں صدیق اکبر نے باوجود مخالفت کل صحابہ کے اُنپر فوج کشی کی تھی؟ کیا یہ دنیاوی جنگ تھی؟ غالباً آپکے سوال کا جواب آگیا -

جواب نمبر ۴ - ایک ادنیٰ درجہ ہے یہ کس نے کہا کہ اس سے لیاقت اور ذہانت ہے؟ خیر یہ تو آپکے سماع کی غلطی ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اہلحدیث کے مذہب سے براہ راست واقف نہیں - ایسا ہی مقدمہ بازی کی نسبت بھی آپنے غلطی کھائی ہے - کبھی ممکن نہیں کہ دس بیس کے وکیل سو دو سو کے بیرسٹر کے برابر کام دے سکیں - اور اگر دیں بھی تو موکل کو دونوں کا اعتبار نہیں ہو سکتا - نہ ہی عدالت میں دونوں کا رسوخ یکساں ہوتا ہے - یہ محض آپکی ضد اور سخن پروری ہے -

جواب نمبر ۵ - تقلید شخصی کے معنے ہیں کسی اُمتی کے اجتہادات کو قابل سند بنایا جائے اور ہمیشہ دینی امور میں اُسی ایک کے فہم کی پابندی کیجائے - کچھ شک نہیں کہ ایسا اتباع کرکسی اُمتی کا حق نہیں - پس اگر سرداران مذکورین بھی ایسا ہی اتباع کراتے ہیں - تو کچھ شک نہیں کہ تقلید شخصی ہے مگر جبتک انکا یہ برتاؤ معلوم نہو حکم نہیں لگایا جا سکتا - واللہ اعلم

فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ - ہائی کورٹ پنجاب - اودھ - بنگال اور انگلستان کی عدالتوں کے وہ فیصلے جو اہلحدیث کی تائید میں ہوئے ہیں - ایکجا جمع کئے گئے ہیں یہ کتاب عنقریب چھپکر نکلنے والی ہے - قیمت ۴؎ مینیجر اہلحدیث امرتسر

مَیں نے مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کیسا پایا؟

گذشتہ سے پیوستہ

کِس کِس طرز کے آدمیوں کو مَیں نے مرزائی پایا؟

جب مرزائیوں کو میں دیکھ چکا اور اُنکے اُن حالات پر جو اتفاقاً مجھ پر کھلتے گئے غور کر چکا تو مَیں نے پایا کہ عام طور پر قبل از قبول مرزائیت وہ ایسے آدمی تھے کہ کسی ایک یا دوسری وجہ سے وسواس کے گڑھے میں پڑ گئے تھے لیکن پھر عموماً ویسے آدمی بزدل تھے لہٰذا اُنکا دل طبعاً اُس جاہل کیطرح جو بہت گندہ عمر بسر کرتا ہے تو پھر خدا کے عذاب سے بچنے کا دل کا سہارا دینے کے لئے کسی بدکار پیر تک کی بیعت میں سبقت کرتا ہے کہ اُس کے طفیل میں ہر ایک بازپرس سے محفوظ رہونگا - چنانچہ یہاں ضلع ڈیرہ غازیخاں میں جہاں پیروں کا بڑا رواج ہے اور تونسہ اور حاجی پور کی قبریں گویا ایک عالم کی گمراہی کا باعث ہو رہی ہیں بیعت کنندگان کا بڑا مقصود یہی نظر آتا ہے - اندھا دھند جہالت میں پڑکر اور قرآن کریم کی تعلیم سے صدیوں سے اور پشت ہا پشت سے غفلت میں رہکر انہیں یہ کبھی نہ سوجھی کہ آخرت کے امتحان کے پاس کرنے اور فرضیات کا حساب دینے میں بفحوائے صریح آیت اَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ وغیرہ وغیرہ موکدہ آیات لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا - وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ - انسان کے لئے اپنے اعمال و خدا کی رحمت کے سوا اور کوئی بھی امداد نہیں ہے - کسی سہارے کیطرف مائل تھا - عام طور پر ایسے کم رام کے قلق نے اونہیں ایک ڈھارس بندھا دی اور بموجب مضمون الغریق یا لحشیش دل جمعی کے لئے اپنے خیال میں ایک بلا سے نکلے اور مرزائی ہوگئے -

بعض ایسے بھی نظر آئے جو محض جہالت اور فرط خوش اعتقادی سے کہ بھلا آپ کسطرح کبھی خلاف بولتے ہونگے مرزائی بن گئے -

ایک گروہ ایسا بھی نظر پڑا جو مرزا صاحب کی نسبت شور سنکر آپ کی بابت وسواس میں پڑا جسپر طبعاً وہ آپکی نسبت خواب دیکھنے لگ پڑا اور آخر مرزا صاحب کی موافقت میں کسی خواب کے دیکھنے پر اس امت میں داخل ہوا -

کچھ ایسے بھی ہیں جو ابتداءً غیر مسلم مثلاً ہندو وغیرہ تھے اور کسی بات کی پسندیدگی پر مثلاً باوا نانک صاحب کی نسبت مرزا صاحب کے موحد لکھنے سے اُن کے دل پگھل گئے جسپر وہ مسلمان ہوگئے -

ahmadimuslim.de

چند ایک مولوی بھی ہیں جو فخر مرزائیان ہیں اور جن کے مرزائی ہونے کی وجہ ان کی رفتار اور رہیت کے میلانِ الحاد کے اثر سے آزادی کو بے سروپا خیال نے انہیں نرالے اعتقاد کا بنایا۔ اور کسی خاص فرقہ اسلام میں فٹ نہ سمجھ کر یہ محسوس کرکے کہ انکے خیالات مرزا صاحب سے ملتے ہیں۔ دل کے عقیدہ کو برحق سمجھکر اور مرزا صاحب سے اسکی تائید پاکر ایک برادری بنانے اور ایک فرقے کے افراد بنانے کو جھٹ مرزائی ہوگئے۔

اور بہت سا حصہ جہلا کا ایسا ہی ہے جنہیں مرزا صاحب کے کمالات کی نسبت مبالغہ کلامی کہ حضور ایسے ہیں ویسے ہیں۔ اوّل خوش اعتقاد بنا کر مرزائی کراتی ہے۔ پھر عدم بصیرت اور مرزائیوں کی تاویلات کیوجہ سے قادیان میں آنے پر بھی بفحوائے مَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا۔ اپنی ابتدا خراب ہونے سے انجام میں بھی کوتاہ بین ہوکر گمراہ ہی رہجاتے ہیں اور زعم میں پڑتے ہیں۔ کہ حضور ہی کیوجہ سے الہامات وغیرہ ہوتے ہیں۔ حالانکہ فی الحقیقت (جیسا کہ اس مضمون میں دکھلایا گیا ہے) ایسی چیزیں مرزائیوں کی نسبت خاص نہیں ہیں ×

ہاں میں نے بعض مرزائیوں کو جبلّۃً شریف و بے تکلف بھی پایا۔ اور جبتک کہ انہیں کسی کے قبولِ مرزائیت کی کچھ بھی امید ہو خلیق بھی دیکھا۔ مگر عام مسلمانوں کی نسبت تعصب وران میں مخالفت بعض دفعہ عام احادیث آنحضرت صلعم کے صریح غیر حقیقی معنی اور علیٰ ہذا بعض آیاتِ قرآن کے صحیح مضمون پر چوں کی طرح لشٹھے کراتا ہے۔ غرضکہ عام طور پر اس قوم کو مسلمانوں کے عروج کے خیال پر کوئی خوشی نہیں ہوتی۔ وہ سلطنت ٹرکی اور اعلیحضرت خادم الحرمین وخلیفۃ المسلمین سلطان المعظم کی خوبصورت طرزِ حکمرانی کے ذکر سے انکو عموماً کچھ سرور نہیں ہوتا۔ بلکہ اکثر تو یورپ کے دباؤ سے جو ٹرکی پر مسلمانوں کی قومیت کو توڑنے اور اسلام کا بخیہ اُدھیڑنے کی لئے سالہا سال سے اس سلطنت عظمیٰ پر ڈال رہا ہے اور ہمیشہ اس میں خوفناک سازشی تدبیریں کھود رہی ہیں انبساط میں آجاتے ہیں۔ ہاں بعض نئی تعلیم یافتہ ایسے بھی ہیں جنہوں نے کالجوں اور سکولوں میں تعلیم پانے سے عام قومیت کا خیال ہوا اور پھر وہ کسی وجہ سے مرزائی ہوگئے پر بھی اس خیال کو باقی رکھے ہوئی ہیں۔ ہائے افسوس کہ مسلمان پہلے ہی تفرقے سے پٹے بفحوائے لَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ خراب و خوار ہو رہے ہیں اور اس فرقے نے تو تفرقے کی خوفناک راہ نکالی ہے جس پر رونے کی سوا کوئی چارہ نہیں نظر آتا۔ خدا ہی ہے جو اس تفرقے کا فیصلہ کرے۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ۔

راقم محمد عبد اللہ [illegible] غازیخان

مسئلہ سنّت الفجر

گذشتہ سے پیوستہ

ایّہا الناظرین اب میں بحمداللہ تعالیٰ حدیث شریف کے استدلال سے فارغ ہو کر کتب معتبرہ فقہ حنفیہ کیطرف متوجہ ہوتا ہوں اور ثابت کرونگا کہ جماعت کے ہوتے ہوئے مسجد میں سنتیں پڑھنا کتب معتبرہ فقہ میں بھی مکروہ لکھا ہے تاکہ جو لوگ صرف کتب فقہ ہی کو قابل العمل سمجھتے ہیں انکو لئے باعث اطمینان ہو۔

بحر الرائق میں ہے:۔ وذکر ابو الیسر اذا کان الامام یصلی الفجر فی المسجد فجاء رجل یصلی الفجر فی المسجد الخارج اختلف المشایخ فیہ فقال بعضہم لا یکرہ وقال بعضہم یکرہ لان ذلک کلہ کمکان واحد بدلیل جواز الاقتداء لمن کان فی المسجد الخارج بمن کان فی المسجد الداخل واذا اختلف المشایخ فالاحتیاط ان لا یفعل یعنی ابو الیسر نے کہا کہ جب امام فجر کی نماز مسجد کے اندر کے درجہ میں پڑھ رہا ہو۔ اسوقت کوئی باہر کے درجہ میں سنت پڑھنی شروع کردے تو اس مسئلہ میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ مکروہ نہیں اور بعض کہتے ہیں۔ کہ مکروہ ہے اس لئے اندر اور باہر کا درجہ ایک ہی مکان کا حکم رکھتا ہے کیونکہ اگر امام مسجد کے اندر ہو اور مقتدی باہر تو نماز جائز ہے اور جب علماء کو کسی مسئلہ میں اختلاف ہو تو احتیاط اسی میں ہے کہ اس کام کو نہ کریں۔ ف یہ احتیاط اسوقت میں ہے جب طرفین کی دلیل برابر ہو اور کسی جانب کو ترجیح نہ ہو اور جبکہ ایک طرف قوی دلیل اور حدیث صحیح سے مؤید ہو تو اسپر فی الفور عمل کرنا چاہیئے۔ اور یہی محیط رضوی سے منقول ہے:۔ وفی المحیط الرضوی اختلفوا فی الکراہیۃ فیما اذا صلی فی المسجد الخارج والامام فی الداخل فقیل لا یکرہ وقیل یکرہ لان ذلک کلہ کمکان واحد فاذا اختلف المشایخ فیہ کان الاحوط ان لا یفعل جب امام مسجد کے اندر ہو اور کوئی آدمی باہر صحن میں نماز پڑھتا ہے۔ اس کے ہونے میں اختلاف ہے کسی نے کہا مکروہ نہیں اور کسی نے کہا مکروہ ہے۔ اس لئے کہ اندر و باہر بمنزلہ ایک ہی مکان کے ہے۔ چونکہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف

ahmadimuslim.de

ہے۔ احتیاط اسی میں ہے کہ نہ پڑھو۔

نوایہ میں ہے ومن انتہی الی الامام فی صلوۃ الفجر وھو لم یصل رکعتی الفجر ان خشی ان تفوتہ رکعۃ ویدرک الاخری یصلی رکعتی الفجر عند باب المسجد ثم یدخل وان خشی فوتہما دخل مع الامام لان ثواب الجماعۃ اعظم والوعید بالترک الزم والتقیید بالاداء عند باب المسجد یدل علی الکراہیۃ فی المسجد اذا کان الامام فی الصلوۃ۔ یعنی جو شخص مسجد میں آیا اور امام جماعت فجر میں ہے اور اس شخص نے دو رکعت سنت الفجر ابھی ادا نہیں کیں۔ اگر خوف ہو کہ ایک رکعت جاتی رہیگی اور دوسری میں شامل ہو جاؤنگا تو سنت الفجر دروازہ مسجد کے قریب ادا کرکے جماعت میں ملجا وے اور اگر یہ خوف ہو کہ سنتیں پڑھنے میں دونوں رکعت فرض فوت ہو جاتی ہیں تو جماعت میں ملجا وے اور سنتیں چھوڑ دے۔ کیونکہ جماعت کا ثواب بہت بڑا ہے اور اس کے ترک میں سخت وعید لازم آتی ہے اور مسجد کے دروازہ کی قید اس امر پر دال ہے کہ مسجد میں سنتیں پڑھنا جب امام جماعت میں ہو مکروہ ہے اور فتح القدیر میں ہے۔ والتقیید بالاداء عند باب المسجد یدل علی الکراھۃ فی المسجد اذا کان الامام فی الصلوۃ لما روی عنہ علیہ السلام اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ ولانہ یتشبہ المخالفۃ للجماعۃ والانتباذ عنہم فینبغی ان لا یصلی فی المسجد اذا لم یکن عند باب المسجد مکان لان ترک المکروہ مقدم علی فعل السنۃ۔ مسجد کے دروازہ کے قریب سنتیں پڑھنے کی قید لگانے سے معلوم ہوا کہ جماعت کے وقت مسجد میں سنتوں کا پڑھنا مکروہ ہے۔ اس لئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب جماعت قائم ہو جائے تو سوائے فرائض کے کوئی نماز نہیں ہوتی۔ اور اس لئے کہ ایسا کرنے میں جماعت سے مخالفت اور الگ ہونے کی صورت پائی جاتی ہے۔ بس چاہئے کہ اگر دروازہ کے پاس جگہ نہ پاوے۔ تو سنت کو مسجد میں نہ پڑھے۔ کیونکہ یہ کام مکروہ ہے اور مکروہ کام چھوڑ دینا سنت کے ادا کرنے پر مقدم ہے۔ درمختار میں ہے واذا خاف فوت رکعتی الفجر لاشتغالہ بسنتہا ترکہا لکون الجماعۃ اکمل والا ان رجا ادراک رکعۃ فی ظاھر المذھب وقیل التشہد لا یترکہا بل یصلیہا عند باب المسجد ان وجد مکانا والا ترکہا لان ترک المکروہ مقدم علی فعل السنۃ۔ جب سنتیں پڑھنے میں دونوں رکعت جماعت کے فوت ہو جانیکا خطرہ ہو تو سنت کو ترک کر دو کیونکہ جماعت افضل ہے اور اگر امید ہو کہ سنت پڑھکر ایک رکعت میں اور بقول ضعیف التحیات میں امام کے ساتھ ملجاویگا۔ تو مسجد کے دروازہ کے نزدیک اگر جگہ پاوے تو سنت پڑھلے اور اگر جگہ نہ پاوے۔ تو نہ پڑھو واسطے کہ مکروہ کام کا چھوڑ دینا سنت کے ادا کرنے پر مقدم ہے۔ رد المحتار میں ہے قولہ عند باب المسجد ای خارج المسجد یعنی دروازہ مسجد کے پاس سے مراد یہ ہے کہ مسجد کے باہر پڑھو۔ اور فتاوی عالمگیریہ میں ہے رکعتی الفجر عند باب المسجد ثم یدخل کہ دو رکعت سنت فجر کی دروازہ مسجد کے پاس پڑھکر مسجد میں داخل ہو۔

ناظرین مرقومۃ الصدر حوالجات کتب معتبرہ فقہ حنفیہ سے اظہر من الشمس ہے کہ جماعت فجر کے ہوتے ہوئے مسجد میں سنتیں ادا کرنا خواہ جماعت کے قریب ہو یا دور بالکل مکروہ ہے اور اگر جماعت میں ملجانے کی امید ہو تو مسجد کے باہر پڑھے نہ مسجد میں۔ اور حافظ صاحب کے دعوے کی پوری تردید ہوتی ہے۔ امید قوی ہے کہ ابتو حافظ صاحب کو چون وچرا کی گنجائش نہوگی اور ضد اور تعصب سے کنارہ کش ہو کر محاکمہ نبوی اور فیصلہ فقہاء کو بسرو چشم منظور کرینگے۔   باقی داؤد

سوال از جمیع علمائے دین

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عمرو کہتا ہے معرفت ذات وصفات باری تعالی شانہ ومطالب قرآن وحدیث بر دانستن علم فلسفہ ومنطق موقوف است وتعلم منطق وفلسفہ بدرجہ اولی واجب وجائز است۔ ودانستن آن ہر دو برائے مناظرہ مخالفین ضروری است۔ وبغیر آن ہر دو مخالفین اسلام را قائل نمی تواند کرد و علم فلسفہ ومنطق یک نیست بلکہ دو ہ۔ اور زید کہتا ہے کہ یہ تمام باتیں بالکل غلط ہیں صرف قرآن وحدیث ہر چیز کے لئے کافی ووافی وشافی ہے۔ اور اسکا پڑھنے والا بدعتی وکافر ہے اور منطق وفلسفہ دو نہیں ہیں بلکہ ایک ہے۔ تو آیا بکر کا قول ٹھیک ہے اور ان دونوں کے کسی بعض قول غلط ہیں اور کسی کا بعض صحیح؟ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب۔   راقم ایک مستفسر

جواب:۔ عمرو کے خیال کو لوگ پہلے بھی ہو گئے ہیں کچھ شک نہیں کہ ایک کام کا مدار نیت پر ہے انما الاعمال بالنیات بالکل صحیح اصول ہے۔ پس اگر کسی شخص کو فطرتی طور پر ایسی قوت گفتگو ہو کہ بغیر ان علوم کو مخالفین کو قائل کر سکتا ہو تو اس کے لئے ایسے علوم کا پڑھنا بیشک تضیع اوقات ہے لیکن عام طور پر تو یہی دیکھا جاتا ہے کہ یہ علوم مناظرہ میں مفید ہوتے ہیں۔ امام شوکانی بھی اسی رائے کے مؤید ہیں چنانچہ ادب الطلب میں فرماتے ہیں کہ ان علوم کو ضرور ہی سے پڑھنا چاہئے اگر کوئی منع کرے تو کان نہیں دھرنا۔ بعد پڑھنے کے خود ہی انکا نفع و نقصان معلوم ہو جائیگا۔ البتہ یہ بھی صحیح ہے کہ ان علوم کو ادا ہی جائز جگہ علوم آلیہ سمجھو۔ ممکن ہو علمائے کرام اور طرح بھی جواب دیں۔ جو دیگے تو درج کیا جائیگا۔ علم منطق اور فلسفہ دو ہیں منطق فلسفہ کی سیڑھی ہے۔

فتوے

سوال نمبر ۴۵ - ایک عورت کا بوجہ لاحق ہونے ایام حیض کے آٹھ روزہ اُس کی قضا ہو گئے۔ عید کے بعد چار پانچ روز بقید حیات رہکر اُس عورت کا انتقال ہو گیا تو اس صورت میں اُس عورت سے اُس روزہ کی قضا ساقط ہو گئی یا اُسکے ذمہ رہی؟ بیّنوا توجروا

(مولوی ابو تراب محمد عبد الوہاب اسلم - از مقام شیخ علی پور ضلع سرگودھا)

جواب نمبر ۴۵ - اگر عورت مذکورہ بعد عید کے صحیح سالم تندرست رہی تو ان پانچ دنوں کی قضا اُسپر لازم ہے جسکی بابت دو حدیثیں آئی ہیں ایک میں آیا ہے کہ ولی میت روزہ رکھے ایک میں آیا ہے کہ کھانا کھلاوے۔ خاکسار کے علم ناقص میں کھانا کھلانا اچھا ہے۔ فی روزہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا چاہئے +

سوال نمبر ۴۶ - درود تاج کے پڑھنے کے بارہ میں - درود تاج میں جو (دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ) عبارت ہے۔ چنانچہ ایسے الفاظ خدا ہی کے برحق کیواسطے موزون معلوم ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں جو ایسے کلمات کا کہنا جائز ہے؟ تو بذریعہ اخبار گوہر بار نیازمند کا اطمینان فرماویں۔ ممنون و مشکور ہونگا۔

(سید اعظم علی ضلع مارہر سرہند - خریدار نمبر ۵۸۹)

جواب نمبر ۴۶ - ایسے الفاظ بیشک خدا ہی کی ذات بابرکات کے لئے موزون ہیں۔ اگر قائلین ان الفاظ کی تاویل کریں کہ ان الفاظ سے حقیقت مراد نہیں بلکہ مجازی معنے مراد ہیں۔ اوّل تو مجازی کے لئے قرینہ کوئی نہیں۔ دوئم جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سوال ہوا کہ درود کس طرح پڑھیں؟ تو آپنے فرمایا پڑھو اللّٰھم صلّ علی محمد آخر تک۔ پھر کیا یہ درود جو آنحضرت نے سکھایا ہے کافی نہیں؟ حدیث بخاری میں ہے کہ آنحضرت نے ایک شخص کو کہا کہ تم یہ طرح دعا کرو اللّٰھم اسئلک بنبیّک اُس نے یوں کہدیا۔ اللّٰھم انی اسئلک برسولک یعنی نبی کی جگہ رسول کہدیا۔ تو آپنے فرمایا وہی کہو جو میں نے تجھ کو سکھایا ہے۔ اس سے صاف سمجھا گیا کہ الفاظ نبوی کے مقابلہ پر کوئی خود ساختہ لفظ کہنا جائز نہیں خواہ اُس کے معنے صحیح بھی ہوں۔ مسلمانوں کے حال پر افسوس ہے کہ تعلیم نبوی کی تو قدر نہیں کرتے۔ مگر اپنی ایجادوں پر فخر کرتے ہیں اور رواج دیتے ہیں +

سوال نمبر ۴۷ - درینوقت اگر کدام عامل از اہل اسلام بر قصبہ ملک مقرر شدہ آمد چند مسلمانان باہم متفق گردیدہ او را دعوت طعام کردند وچند احباب خود را ہم برائے شرکت آن مجلس خواندند۔ آیا دران مجلس شخصے اہل التقویٰ را شریک شدن جائز است یا نہ و اگر کسی گوید کہ این مجلس در ریا و سمعت داخل است قول او صحیح است یا نہ -؟ بیّنوا بالبرہان اجرکم الرحمن - راقم حافظ احمدی از نوشہرہ فیروز - حیدرآباد

جواب نمبر ۴۷ - صورت سوال مذکورہ دو شق دارد - اوّل اینکہ آیا عامل سرکاری را دعوت کردن واو را قبول کردن جائز است یا نہ - دوئم اینکہ این جائز است کہ ہمراہ مہمان اہل زائد کسے را بطور تبع دعوت کردہ آید یا نہ - جواب شق اوّل جائز است بشرطیکہ در داعی و مدعو قدیم رابطہ اینچنیں باشد و در این دعوت کردن و خوردن نیز اجرائے ظلم مدنظر نباشد - صاحب ہدایہ ہم بجواز این بشرط مذکور فتویٰ دادہ - شق دوئم ہم جائز است یک نوبت حضرت علی و فاطمہ رضی اللہ عنہما دعوت مہمان کردند و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را نیز خواندند - انما الکل امرء ما نوی اصل عام است +

سوال نمبر ۴۸ - زکوٰۃ سیدوں کو دینا چاہئے یا نہیں حالانکہ وہ محتاج ہوں؟ دوسرا کسی کوسہ یا سوت کے کپڑوں میں زری دھاریں ہوں تو اُسے استعمال کرنا مَردوں کے لئے جائز ہے یا نہیں؟ (محمد عبد الحمید - خریدار اخبار)

جواب نمبر ۴۸ - سیدوں کو زکوٰۃ دینا اور لینا جائز نہیں - حدیثوں میں ایسا ہی آیا ہے - اگرچہ متاخرین حنفیہ باین خیال کہ خمس سے حصہ اُنکو نہیں ملتا جواز کے قائل ہوئے ہیں۔ مگر حدیث کے مقابلہ میں یہ محض رائے ہے جو قابل قبول نہیں ہو سکتی مسکین ہیں تو اور طرح سے اُنکے ساتھ سلوک کیا جائے - کپڑا مذکور جائز ہے کیونکہ ممانعت کی کوئی دلیل نہیں خواہ کتنی لگی ہے - جو حضرت وابصہ کی مصداق ہو

سوال نمبر ۴۹ - میرے پاس ایک مزارع ہے جسکے ساتھ ایک عورت بیوہ ہے جو نکاح کرنا چاہتی ہے۔ اُس بیوہ کے پہلے خاوند کو عرصہ ۸ سال کا ہوا کدھر چلا گیا ہے - اب اُسکا نہ تو پتہ ملتا ہے۔ اور وہ عورت اگر خاوند کرنا چاہے تو کر سکتی ہے یا نہیں جیسا حکم ہو وہ اخبار میں تحریر کیا جاوے - تاکید بعد تاکید - بندہ آپ کا بہت ممنون و مشکور ہوگا - (غلام محمد چک نمبر ۲۲ - سندہ - خریدار اخبار)

جواب نمبر ۴۹ - اگر خاوند بالکل ہی مفقود الخبر ہے۔ نہ کوئی خط آتا ہے نہ کوئی آدمی - تو عورت مذکورہ نکاح کر سکتی ہے - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہی فیصلہ ہے - امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے - صاحب ردالمحتار نے اسکو جائز لکھا ہے حضرت مولوی رشید احمد صاحب مرحوم گنگوہی نے بھی اسکا فتویٰ دیا ہے +

حق پرکاش آریوں کے گرو سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش کا مفصل اور مکمل جواب جس میں ایک سو سے زیادہ اعتراضات کے جواب دئے گئے ہیں قیمت ۱۱؎

ترک اسلام کا جواب مصنفہ عبد الغفور (دھرم پال) کی رسالہ ترک اسلام کا معقول جواب قیمت ۱؎

انتخاب الاخبار

امسال بمبئی کے بندر سے ۱۰ ہزار حاجی گئے ہیں۔ گذشتہ آٹھ دس سالوں میں ۱۲-۱۳ ہزار ہوتے تھے +

روس میں بغاوت بدستور ہے۔ ایک جگہ دبتی ہے تو دوسری اُبھرتی ہے +

حجاز ریلوے جتنی طیار ہو چکی ہے فی گھنٹہ ۳۰ میل چلتی ہے۔ ہندوستان کی ڈاک کے برابر ہے +

حضور وائسرائے موسم بہار میں کلکتہ سے روانہ ہو کر راستہ میں دہلی اور آگرہ کی سیر کرینگے۔ ممکن معلوم ہوتا ہے کہ دہلی سے روانہ ہو کر پشاور کی سیر بھی کریں۔ غرضکہ حضور وائسرائے اس سال اپریل کے تیسرے ہفتہ میں شملہ میں رونق افروز ہو جائینگے +

الہ آباد کو کمبھ کے میلہ میں بارہ جاتریوں کو ہیضہ ہو گیا جنمیں سے چھ مر گئے۔ اس سئے لوکل گورنمنٹ نے اعلان شائع کیا ہے کہ اگر جاتری اس موقعہ پر بکثرت الہ آباد جمع نہ ہوں تو بہتر ہے +

گورنمنٹ نے میلہ کی حفظان صحت کے لئے پوری تدبیریں کی ہیں۔ دیسی فوج کو میلہ کے انتظام پر مقرر نہیں کیا جائیگا۔ بلکہ ۵۰۰ پولیس کے سپاہی اور طلب کر لئے گئے ہیں +

پرنس آف ویلز نے رنگون روانہ ہونے سے پہلے حضور وائسرائے اور ہز آنر لفٹنٹ گورنر بنگال کو چاندی کے پیالے تحفۃً عطا کئے اور حضور وائسرائے کے اسٹاف کے ممبروں کو شاہی سیاحت کی یادگار میں بہت سے تحفے دئیے۔

سندھ کے شہر ٹھٹھہ میں ۲۵ ماہ حال سے گھوڑوں کی نمائش شروع ہوگی۔ اس میلہ میں سانڈ گھوڑے اور خچر بھی فروخت ہونگے۔

راجہ صاحب بلرامپور کو کہ جنہوں نے حال میں لکھنؤ کے میڈیکل کالج میں تین لاکھ روپے کا چندہ عطا کیا لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ نے الہ آباد یونیورسٹی کا لائف ممبر مقرر کیا (کیا روپیہ دینے کی وجہ سے یا ذاتی لیاقت سے؟) +

انگوٹھے کے نشان کی شناخت میں دانستہ جھوٹی گواہی دینے کے جرم میں پنڈت کنہیا لال انسپکٹر پولیس الہ آباد کو دو سال قید سخت کی سزا دیگئی۔

روس کے مظلوم یہودیوں کی امداد کے لئے ہندوستان میں اب تک ۵۴۰۲۹ روپیہ کلکتہ کمیٹی کے پاس جمع ہو چکے ہیں (ہندوستان بھی عجیب فیاض ہے کہ اپنوں کو بھوکا چھوڑ کر بھی دوسروں کو دیتا ہے) +

امریکن گورنمنٹ نے مراکو کانفرنس میں اپنے ڈیلیگیٹوں کو بھیجکر یہ ہدایت کردی ہے کہ کانفرنس میں ایسی رائے دیں کہ جس سے روس اور جرمنی میں پھوٹ نہ پڑے (کیا اس سے فرمان خداوندی اَغْرَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ غلط ہو جائیگا!) +

بمبئی میں شارع عام پر ۴۶ فقیر بھیک مانگتے پھرتے تھے پولیس نے اس جرم میں انکا چالان کردیا۔ مسٹر کیمپ چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی نے ان سب کو سزا دیدی۔ بعض کو پندرہ دن اور بعض کو ایک مہینہ قید بامشقت کی سزا دیگئی (کیا یہ قانون جو ہندوستان کے لئے رحمت الہٰی ہے صرف بمبئی ہی کے لئے رہیگا!) +

طاعون ہفتہ مختتمہ ۶ ماہ حال کو کل ہندوستان میں طاعون سے ۴۲۷۸ موتیں بمقابلہ ہفتہ ماسبق کی ۳۲۰۲ موتوں کے ہوئیں۔ منجملہ ان اموات کے ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں ۱۱۸۴ بنگال میں ۱۰۷۳۔ احاطہ بمبئی میں ۸۰۲ پنجاب میں ۵۶۴۔ ممالک متوسط میں ۲۲۸ اور برہما میں ۱۱۴ موتیں ہوئیں۔

ولایات عثمانیہ میں جو لوگ ہجرت کرکے چلے آئے تھے انہیں آباد ہونے اور کاشتکاری کے لئے اراضیات دیگئی تھیں اور چھ سال تک لگان معاف تھا اب جبکی مدت ختم ہو چکی ان پر لگان مقرر کیا جانا شروع ہوا ہے اور وہ ملک کے اصلی باشندے شمار کئے جاتے ہیں +

جلالتماب سلطان المعظم نے ان بحری سپاہیوں اور افسروں کو نقد انعامات عطا کئے ہیں جو آبنائے ڈاردنلز کے حفاظتی مورچوں پر متعین ہیں +

اب یہ طے پا گیا کہ اس سال حاجیوں کے حج سے واپس آنے تک حجاز ریلوے لائن معان صالح تک بالکل مکمل کر دیجائے اور جو غلہ سالانہ اہل حرمین کے لئے جاتا ہے وہ بھی یہاں تک اسی ریلوے کے ذریعہ سے ارسال ہو +

موصل اور بغداد کی ولایتوں سے چالیس صندوق قدیم یادگاروں سے بھرے ہوئے قسطنطنیہ میں آئے اور سب چیزیں سلطانی عجائب خانہ میں داخل کی گئیں +

راجپوتانہ میں اسوقت تعداد قحط زدگان ۳۰۶۰۰ تک پہنچ گئی ہے اور میجر ایل ایچ صاحب عارضی طور پر کمشنر قحط مقرر کئے گئے +

ابتدائے اپریل لغایت اکتوبر گذشتہ ممالک غیر سے ۴۲ لاکھ ۶۳ ہزار ۵۰۷ روپے کی قیمت کی چاندی ہندوستان میں لائی گئی +

پنجاب کی فصلوں کے متعلق ۹ جنوری کی رپورٹ حسب ذیل ہے:- بجز اضلاع رہتک۔ فیروزپور۔ لاہور۔ ملتان باقی اضلاع میں معمولی بارش ہوئی۔ ضلع انبالہ۔ امرتسر اور گورداسپور میں تخم گندم گمان اور ضلع جالندھر میں ارزاں ہو رہا ہے فصل پنبہ کی چنائی ختم ہو گئی گنّے کا رس نکالا جا رہا ہے۔ بہت سے اضلاع میں بارش کی سخت ضرورت ہے۔ اضلاع رہتک۔ گوڑگانوں۔ دہلی اور امرتسر میں بوجہ قلت چارہ مویشی کمزور ہو رہے ہیں +

بقول شحنۂ ہند مرزا حیرت دہلوی کو مخالفوں سے پیکر استغاثہ بھی کردیا۔ افسوس

ahmadimuslim.de

مشک آنست کہ خود ببوید

برقی ست اس میں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی سست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے اور ایک شیشی اسمیں روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ الغرض یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت صرف تین روپے۔

مومیائی یہ دوائی ابتدائی سل و دق۔ دماغی و بدنی کمزوری۔ درد کمر۔ جریان منی کے دفعیہ اور کرم منی کو بڑھانے کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگتے ہی دو رتی کھلا دیں سے درد فوراً دور ہوجاتا ہے۔ بچوں کو ۱/۲ رتی کھلانے سے فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو عصا کا کام دیتی ہے۔ جن لوگوں کی چھاتی چھوٹی اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو ان کیلئے مخاخ صحت ہے..... کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت سنبھال رہتی ہے۔ اور جن لوگوں کے ہاں بسبب رقت منی کے اولاد نہ ہوتی ہو وہ اس استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں۔ الغرض ہر قسم کی کمزوری کے لئے یہ تیر بہدف علاج ہے۔ یونانی اور ویدک طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی خود اثر اور مقوی دوا کوئی نہیں۔ ایک دفعہ آزمانا شرط ہے۔ قیمت فی چھٹانک جو قریباً ۲ ماہ کے لئے کافی ہے صرف ۸عہ

سرمہ مقوی بصر آنکھوں کو طراوت بخشتا ہے۔ خارش۔ دھند۔ پانی بہنا وغیرہ امراض کو زائل کر کے نظر کو تقویت دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ عمر

جوہر دافعہ آتشک تازہ آتشک ایک ہفتہ اور پرانا دو ہفتہ میں کافور۔ قیمت صرف ۲عار دو روپے

تلی کی مجرب دوائی
قیمت عہ

دائم قبض کی دوائی
قیمت ۲۰ گولیاں عہ

کشتہ فولاد
قیمت ۸عہ

مستورات کا حیض جاری کرنیکی مجرب دوائی
قیمت ۔ و خوراک عہ

کشتہ قلعی
قیمت فی تولہ عہ

محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار

المشتہر
علم الدین مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹڑہ قلعہ بھنگیاں

مجرب دوائیں

عرق ماءاللحم انگوری و آتشہ یہ عرق ایسی بیش بہا ادویہ سے کشید کیا جاتا ہے جو اعلیٰ درجہ کی مقوی مبہی مصفی خون۔ مولد منی مزیل نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ لقوہ اور رعشہ وغیرہ ہے۔ یہ عرق اعضائے رئیسہ شریفہ کو قوت دینے کے سوا حسن بدن اور مفرح القلب بھی ہے مگر اعلیٰ درجہ کا۔ قیمت نصف بوتل عہ۔ پوری بوتل عار۔ تین بوتل صہ۔ تین سے زیادہ کے خریدار کیلئے

طلا جو لوگ جوانی کی غلطی کاریوں اور بے اعتدالیوں کے سبب شادی کرنے کو موت کا سامنا خیال کرتے تھے اس بے ضرر طلا کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے اگر ہمارے لائف پلز (جوہر حیات) کو استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے قیمت فی شیشی تین روپے

جواہر ہاضمہ اگر آپ کا ہاضمہ درست نہیں تو اسکی ایک چمچی نوش فرما دیں بفضلہ تعالیٰ کل امراض معدہ سے محفوظ رہیں گے۔ قیمت فی شیشی ایک عہ

لائف پلز یا جوہر حیات اگر آپ نے کوئی امتحان پاس کرنا ہو یا اگر آپ چاہیں کہ روزانہ ڈیوٹی و کثرت محنت سے درماندہ نہوں اور پیری میں جوانی کا حظ اٹھائیں تو اسکو اپنی جیب میں رکھیں لائف پلز کے تین بکس کا کورس زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دن میں دور ہو جاتی ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصر۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ سلسل البول تقطیر البول۔ لقوہ اور رعشہ کیواسطے بے بدل دوا ہے۔ قیمت فی بکس ۴۰ گولیاں ۸عہ

جوہر مصفی خون فسادات خون۔ تر و خشک خارش۔ خارش۔ بھگندر۔ پھنسی۔ پھوڑا کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے۔ حفظ ماتقدم کے طور پر استعمال کرنے سے امراض وبائیہ سے نجات ملتی ہے۔ شیشی خورد عہ کلاں عا

سرمہ عزیزی اسکی ایک ایک سلائی اپنی کیمیائی اثر کے سبب سے پیپ۔ آشوب دھند۔ غبار۔ جالا۔ سرخی وغیرہ کو زائل کرتی ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ نیز کا خاص سرمہ عہ

المشتہر
حکیم محمد ابراہیم چشتی۔ چوک ہری سنگھ امرتسر شہر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب آنکے اپنے مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شایع ہوا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شایع ہوتا ہے

RL No. ۳۲۲

RL No. ۳۲۲

ما اہل حدیثیم دغا را نشناسیم
صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

للہ الحمد

اخبار اہلحدیث

امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے .. عہ
والیان ریاست سے
رؤساء و جاگیرداران سے
عام خریداروں سے
چھ ماہ کے لئے
ممالک غیر سے سالانہ ..

قواعد و ضوابط

قیمت بہر حال پیشگی آئے
بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
نامہ نگاروں کے مضامین اور خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔
اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت وارسال زر بنام مالک مطبع ہو۔

اغراض و مقاصد

۱۔ دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +
۲۔ مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +
۳۔ گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

فہرست مضامین

ہمارے دوست	صفحہ ۱
فتوحات اہلحدیث	” ”
مدرسۃ القرآن	” ۲
بعض آریہ اخبارات کا ادھاپن	” ”
...	” ۳
مسئلہ سنت الفجر	” ۶
دینی تعلیم میں تدابیر اصلاح	” ۸
کرتے ! شراب نے	” ۹
فتوے	” ۱۰
انتخاب الاخبار	” ”
تندرستی ہزار نعمت ہے	” ۱۱
آہ دنیا تیری بے وفائی	” ۱۲

نمبر ۱۲ — امرتسر ۳۰ ذی قعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء یوم جمعہ مبارک — جلد ۳

اہلحدیث

امرتسر - یوم جمعہ ۳۰ ذی قعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

ہمارے دوست

چندونوں سے اخبار کی اشاعت میں سستی ہے حالانکہ اخبار ہنوز اس ترقی پر نہیں پہونچا جس پر اس کو پہونچنا چاہیے بلکہ یوں کہیے کہ ابھی وہ اس حد پر بھی نہیں پہونچا کہ اسکا معزز اخباروں میں شمار ہو سکے۔ اس دو سال کے عرصہ میں بعض احباب کیطرف سے جس قدر کوشش ظہور میں آئی خدا تعالیٰ انکو جزائے خیر دے لیکن کچھ دنوں سے ہر طرف سستی کے آثار ہیں۔ اسلئے ہمارے دوست منتظر ہیں کہ آئندہ ہفتہ کے پرچہ میں انکو دو تین اشتہار ملیں گے۔ مع زبانی ترغیب کے وہ اشتہار دوستوں تک پہونچا دیں جزاکم اللہ خیرا۔

جو صاحب ایک خریدار بھی مستقل پیدا کر کے سالانہ قیمت بھجوا دیں گے انکو علاوہ ثواب کے مطبع کیطرف سے رسالہ **فتوحات اہلحدیث** مفت نذر ہوگا۔

فتوحات اہلحدیث

بالکل طیار ہے۔ اس رسالہ میں بڑے بڑے مقدمات کے فیصلے درج کئے گئے ہیں جنمیں جماعت اہلحدیث کو چیف کورٹ پنجاب۔ الہ آباد بنگال اور لنڈن وغیرہ میں فتوحات حاصل ہوئیں۔ یہ رسالہ ہر ایک اہلحدیث آدمی کے پاس ہونا ضروری ہے تاکہ مخالفوں کی شر سے محفوظ رہے اور وقت ضرورت کارآمد ہو۔ قیمت بھی اس لحاظ سے بہت کم رکھی گئی ہے کہ ہر ایک اہلحدیث اسے خرید سکے۔ یعنی سوائے محصولڈاک ۳/

منیجر مطبع اہلحدیث

مدرسۃ القرآن سیالکوٹ

یہ مدرسہ زیر نگرانی جناب مولوی حکیم محمد شفیع صاحب عرصہ سے جاری ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے یتیم اور شہری اس میں مذہبی تعلیم پاتے ہیں اور خدا کے فضل سے روز بروز ترقی پر ہے۔ مگر اس ترقی کے ساتھ ایسے بچوں کے لئے مسجد کی جیسی ضرورت تھی وہ کسی مسلمان سے مخفی نہیں۔ سیالکوٹ کے قصابوں کا خدا بھلا کرے اور جزائے خیر دے کہ انہوں نے ایک مسجد بھی بنوا دی۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔ تمام اہالی شہر سیالکوٹ ان قصابوں کے مشکور و ممنون ہیں۔

نامہ نگار از سیالکوٹ

بعض آریہ اخبارات کا اوچھاپن

ولقد امر علی اللئیم یسبنی

فمضیت ثمہ قلت لا یعنینی

یہ ایک عربی کا شعر ہے جس میں کسی حکیم فلاسفر نے اخلاقی فلسفہ کو کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔ ترجمہ اسکا یہ ہے کہ میں ایک کمینہ کے پاس گذرا جو مجھ کو گالیاں دیتا تھا۔ مگر میں اس سے طرح دیکر چلا گیا اور ظاہر کیا کہ وہ مجھ سے مخاطب نہیں۔ مطلب یہ کہ بسا اوقات دانا کسی ایسے شخص سے تو روئے سخن نہیں کیا کرتے جس کو وہ کسی وجہ سے اہل نہ جانیں۔ بعض آریہ اخبار (مثل مسافر آگرہ) کی بابت بھی ہمارا طریق رہا کہ ہم نے کبھی نہیں یا بہت کم اس کی طرف توجہ کی کیونکہ یہ اخبار اپنی ابتدا آفرینش سے چونکہ پنڈت لیکھرام مقتول کے نام پر جاری ہوا ہے اس لئے ضروری تھا کہ اس کے اخلاق اور برتاؤ کا اثر اس میں بھی ہوتا۔ پس اس کی بدزبانی اور دل آزاری کو ہم نے اس کی جبلی عادت سمجھ کر شعر مندرجہ عنوان پر عمل کیا۔ مگر اس کی وہی مثال ہوئی کہ بھلا مانس تو اپنی عزت سے ڈرے اور لچا کہے کہ مجھ سے ڈرتا ہے۔ آپ بنارس کی کانفرنس اور آریہ سماج بنارس کا حال لکھتے لکھتے اپنی جبلی عادت کا بڑے اوچھے پن سے اظہار کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

مسٹر ثناء اللہ اور ہم	اس موقعہ پر گھوڑے کے نعل لگتے دیکھ کر مینڈکی نے بھی پاؤں آگے کر دیا۔ کہ

پہلے میرے ہی نعل ٹھکے۔ چنانچہ مسلمانوں نے بھی دیکھا دیکھی اپنا جلسہ کرڈالا جس کی کارروائی ابھی دستیاب نہیں ہوئی۔ بعد لکھی جائیگی۔

سنتے ہیں کہ مسٹر ثناء اللہ صاحب وہاں بھی جا براجے ہیں لیکن ہمیں تعجب ہے کہ مولوی صاحب جگہ بجگہ تو بھاگے بھاگے پھرتے ہیں مگر آگرہ سے سو سو کوس بھاگتے ہیں۔ ہماری عین تمنا ہے کہ مولوی صاحب کبھی ہمارے بھی مقابل آئیں۔ مگر وہ کیوں ہمیں ایسا موقعہ دینے لگے ہیں جہاں تو ترکی تمام ہو جانیکا خوف دامنگیر ہے۔ اغلباً اسی خیال سے آپ ہماری آمد کا حال سنکر بدایوں سے بھاگ گئے تھے۔ لیکن خیر کیا مضائقہ ہے سو دن چور کے تو ایک دن سادھ کا۔ کسی نہ کسی روز ہم بھی اوپر ہی سے جا دبائینگے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ مولوی صاحب ہمارے خوف کے مارے آنکھ نہ ملائیں لیکن ہم تو ہر طرح تیار ہیں۔ تقریری نہ سہی تو تحریری ہی بات چیت سہی مگر ابھی ہماری اعتراضات کا جواب تو درکنار مسافر کا نام ہی آپکو برا معلوم ہوتا ہے۔ ارے میاں کچھ تو بولو! ۲۰ دسمبر

ناظرین غور کریں کہ اس بھلے مانس کی عقل کیونکر چکرا رہی ہے۔ اتنی تھوڑی سی عبارت میں اس نے گرگٹ کی طرح تین رنگ بدلے ہیں۔ پہلے تو مسٹر لکھا۔ پھر **مولوی** پھر **میاں**۔ گناہ کیا بتلایا! یہ کہ تم بنارس کیوں گئے؟ اجی لالہ صاحب! ہم اس لئے بنارس گئے۔ ہمیں کیا معلوم تھا کہ ہمارے جانے سے آریہ سماج کو سخت صدمہ پہنچیگا۔ توبہ توبہ۔ ایسے پوتر (پاک) شہر میں ہمارا کیا کام۔ جہاں منڈلیاں ننگی ننگی مورتیوں کو کوک شاستر کے مخفی آسن یاد کرا رہی ہوں۔ پھر کس اوچھے پن سے اپنی شیخی کی بڑ ہانکتے ہیں۔ کہ آگرہ سے مولوی صاحب سو سو کوس بھاگتے ہیں ہمارے سامنے نہیں آتے۔ اجی لالہ صاحب! آپ کو معلوم نہیں کہ ہمارا تو اصول ہی یہ ہے کہ ؎

بن بلائے نہ کسی یار کے گھر جائینگے۔

بدایوں میں تو آریوں کو سانپ سونگھ گیا تھا۔ نہ تو کسی کو آپ کے آنے کی خبر تھی اور نہ یہ ہی ممکن تھا کہ آریہ سماج کے فاضل سوامی درشنانند بدایوں کے ہوتے ہوئے آریہ سماج بدایوں تمکو مباحثہ میں پیش کرتی۔ نہ ہمنے تمہارا آنا وہاں سنا۔ یہ تو محض تمہارا دروغ بے فروغ ہے۔ ہمیں معلوم ہے۔ دروغ کے بدلہ میں تمکو کس جون میں جانا ہوگا۔ **سنو!**

جہاں کے مسلمان حسب ضرورت ہمکو بلاتے ہیں جہاں آریہ سماج کا کوئی علاج کرنا ہوتا ہے ہم بھی طوعاً و کرہاً چلے جاتے ہیں چنانچہ اسی اصول سے میرٹھ کے مسلمانوں نے اکتوبر میں بلایا تھا کہ آئیے۔ مسافر کے اڈیٹر نے فساد پھیلایا ہے اسکا علاج کرائیے تو بندہ وہاں بھی پہونچا۔ مگر افسوس کہ مسافر مسافرانہ چال چل گیا۔ پس اگر

ahmadimuslim.de

آگرہ والوں کو آریہ سماج کے علاج کرانے کی ضرورت ہوئی تو انشاءاللہ وہاں بھی پہونچینگے اور دیکھ لینگے کہ مسافر کا اڈیٹر بیچارہ کتنے پانی میں ہے۔ مگر بظاہر یقین نہیں کہ مسلمانان آگرہ کو اس کی ضرورت ہو کیونکہ وہاں پر کسی انسانی علاج کی ضرورت نہیں بھی اس لئے کہ مقدمات میں آریہ سماج کی فحش کلامی سے جو آسمانی علاج ہوا ہے غالباً وہی کافی ہے۔

علاوہ اس کے یہ کیسی آریہ لیڈروں کی ہتک اور توہین ہے کہ اسوقت جتنے بڑے بڑے آریہ لیکچرار اور مناظر ہیں ان سب سے تو خاکسار کی گفتگو کئی کئی بار ہو چکی ہے۔ دیوبند اور نگینہ کے بڑے بڑے کئی کئی دن کے مباحثات لوگوں کو ابھی تک یاد ہیں۔ جو کل کی بات ہے جنمیں آریہ مناظروں کے بل بند ہی ہوئے تھے علاوہ انکے کئی ایک مباحثات مختلف شہروں میں وقتاً فوقتاً ہوتے رہے اور ہوتے رہتے ہیں۔ ابھی نومبر کے اخیر تمہاری پارٹی کے لیڈر مہاتما منشی رام جی سے لاہور سماج میں مباحثہ ہوا جسمیں جو کچھ ہوا وہ حاضرین کو یاد ہوگا۔ اسکا تو یہاں ذکر نہیں مطلب یہ ہے کہ جب آریہ سماج کے قریباً کل بڑے بڑے لیڈروں سے مباحثات ہو چکے ہیں اور ان کے رعب نے مجھ پر اتنا اثر بھی نہ کیا جتنا کہ کسی شریف آدمی کو نیوگ سے ڈر لگتا ہے تو پھر مسافر اخبار کے اڈیٹر لالہ جی کا یہ بڑا بنانا کہ مجھسے بھاگتے ہو کیسا غلط اور جھوٹ سراسر فضول تعلی ہونے کے علاوہ ان آریہ مناظروں کی کسرشان نہیں تو کیا ہے گویا اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ وہ تمام مناظر اور لیکچرار جو دیوبند نگینہ وغیرہ مقامات پر بر سر میدان مباحثہ آئے تھے وہ کچھ بھی نہ تھے اگر ہیں تو مہاشہ جی مسافر کے اڈیٹر ہیں۔ ان سے ضرور ڈرنا چاہئے حالانکہ آپ کی ولادت باسعادت کو ابھی خیریت سے بقول شخصے "کے آدمی دکے پیر شدی" جمعہ جمعہ آٹھ روز بھی نہیں ہوئے۔

او مسافر! یہ مت سمجھنا کہ اہلحدیث تمہاری جوابات کسی کمزوری کیوجہ سے نہیں دیتا۔ بلکہ اصل وجہ وہی ہے جو اوپر عنوان میں ہم بتلا آئے ہیں۔ بہتر ہے کہ تم اپنی روش دل آزاری اور بدزبانی کو جو سماج کی گھٹی میں ڈالی گئی ہے بدل دو۔ ورنہ یاد رکھو ؎

نازک خیالیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

حق پرکاش
آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراض کئے ہیں جسکا مکمل اور مفصل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ قیمت ۱۲؍ مینیجر اہلحدیث

اسراف

آج کل پرانی خلاف مذہب رسموں کی ایسی پابندی کیجاتی ہے اور انمیں اس قدر فضول خرچی کیجاتی ہے کہ ایک تقریب پر ہی برسوں کا اندوختہ خرچ ہو جاتا ہے۔ اس زمانے میں جبکہ ہر ایک کی آمدنی کے ذرائع تنگ ہو گئے ہیں اور ضروریات زندگی بڑھ گئی ہیں۔ یہ فضول رسمیں اور انکی رکھ رکھاؤ ایک نہایت ہی ناگوار بار ہے جس نے ہزاروں متمول خاندانوں کو تباہ و برباد کر دیا اور اگر رسوم پرستی کا یہی سلسلہ جاری رہا تو سمجھنا چاہئے کہ آخر ش مسلمان ایک دن صفحہ ہستی سے معدوم ہو جائینگے۔ ہم جانتے ہیں کہ بہت سی رسمیں جو ہم شادی و غمی کے موقعوں پر کرتے ہیں غیر مسلم قوموں سے اخذ کیگئی ہیں اور وہ بالکل خلاف مذہب ہیں۔ تاہم تقلید نے ایسا پابند کر لیا ہے کہ ابھ ہمکو آنا دکھنا سجا نہیں ہے۔ ایک نہیں ہزاروں مثالیں ایسی معلوم ہیں۔ جہاں قرض لے لیکر اور جائدادیں رہن رکھ رکھکر تقریبوں پر روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔ اور اس کا نتیجہ ہوا کہ وہ ذریعہ معاش جس سے آئندہ زندگی آسانی کے ساتھ بسر ہو سکتی تھی۔ ہمیشہ کے لئے جاتا رہا۔ اور یہی نام و نمود کے شیدائی اب نادار ہو کر دوسروں کے دست نگر ہو گئے۔ بلکہ اپنی آئندہ نسلوں کی زندگی کو بھی ذلیل و خوار کر دیا۔ کیا قسمتی کی اس سے زیادہ صاف کوئی دلیل ہو سکتی ہے؟ کہ جن رسموں کو خلاف شریعت اور خلاف عقل کہتے ہیں۔ انکو انجام دینے میں زیور اور مکان سکونت بیچنے کو اور مہاجنوں کے آگے ہاتھ پھیلانے کو اپنی عزت سمجھتے ہیں اور جھوٹی عارضی نمود اور تباہ کن شہرت کی خواہش یا برادری کے خیالی خوف کے مقابلہ میں نہ عقل کا حکم مانتے ہیں نہ شرع کا فتویٰ۔ بغرضکہ ہماری ان فضول خرچیوں کا نتیجہ ہے کہ قوم کی حالت تباہ ہے۔ عزیز ذلیل ہو گئے ہیں شریف خاک میں ملگئے ہیں اور افلاس و تباہی گھر گھر نکلا رہی ہے۔

جیسے کہ اور قوموں نے تعلیم سے فائدے اٹھائے ہیں امید تھی کہ تعلیم کے بعد ہماری قوم میں سے بھی یہ برائیاں معدوم ہو جائینگی اور سوشل حالت میں اصلاح ہو جائیگی۔ مگر افسوس ہے کہ وہ آدمی بھی جنہیں ہم تعلیمیافتہ کہتے ہیں تقلید اور رسم و رواج کی بیڑی میں گرفتار ہیں اور نہایت رنج کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ رسم و رواج ہندوستان کے مسلمانوں میں مذہب پر غالب ہیں۔ غیبت کو مذہب نے بدکاری سے برا بتایا ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ غیبت کرنیوالے کو کچھ مواخذہ نہیں ہوتا۔ اسکا اصلی سبب یہ ہے کہ جن باتوں کا رواج ہو گیا ہے خواہ وہ کتنی ہی بری ہوں اسقدر بری نہیں سمجھی جاتیں جسقدر وہ خصائل بری سمجھے جاتے ہیں جنکا رواج کم ہے۔ رواج کی یہانتک حکومت ہے کہ اہل

اہلحدیث کا
اس کتاب میں
کے مسائل کا بیان
جن باتوں کے ...
فاعل نہیں ...
قیمت ۴؍
نماز اربعہ
اسلامی نماز کے
اور دعا ... ۱؍
عیسائی ...
کی عبادت ...
قیمت ۲؍
مینیجر اہلحدیث
امرتسر

ahmadimuslim.de

پہلی صدی میں غلاموں کی آزادی پر بہت سی ایسی لڑائیاں ہوئیں جنہیں خود غلاموں نے اپنی آزادی کے خلاف ان لوگوں سے جنگ کی جو ان کو غلامی سے نکال دینا چاہتے تھے۔ اور یہ ایک عمدہ مثال سوراج پر آنکھیں بند کرکے عمل کرنیکی ہے اسی طرح جو ہمکو ہمارے تعلیمیافتہ نوجوانوں نے بھی پیدا ہونے کے دن سے رسموں اور رواجوں کی پرستش دیکھی ہے اور ہر طرف سے فضول رسموں اور انکی پابندی کے ترانے انکے کانوں میں آتے رہتے ہیں تو وہ بھی بوجہ میلان تقلید وہی باتیں کرنے لگتے ہیں۔ اگر بفرض محال خدا کا کوئی نیک بندہ ایسا ہوا بھی جس نے ان برائیوں کا اور انکے چھوڑنے کا خیال کیا تو رواج کے عاشق اسکو دبانے کیلئے تیار ہیں۔ بدنامی کا خیال پیش کیا جاتا ہے عورتوں اور عزیزوں کی ناراضگی مجسم سامنے کھڑی دکھائی دیتی ہے۔ اور چاروناچار بیچارے کو سرِ تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ لکیر کے فقیر بنکر یہ تو سب کچھ کیا جاتا ہے اور مزید برآں ایک اور تباہی جو انگریزی تعلیم یافتہ مسلمانوں میں پائی جاتی ہے وہ جدید رسموں کی پابندی اور فیشن کے لوازمات ہیں جن کو وہ بہت شوق سے اور خوشی سے پورا کرتے ہیں۔

اس موقع پر ایک نقل دلچسپی سے خالی نہ ہوگی جو لڑکیوں کے ایک میگزین میں چھپی تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری ذرا ذرا سی فضول خرچیوں میں جو ہم معمولی سمجھکر کر گذرتے ہیں کیسی بڑی بڑی خرابیاں ہیں۔ یہ فخری کی لڑکی کی غلطی کے ہاتھ سے مکان کی کھڑکی کا ایک آئینہ کیا ٹوٹا کہ فخری نے سارا گھر سر پر اٹھا لیا ایک طرف تو بچی سہم گئی۔ دوسری طرف گھر کی عورتیں اور پاس پڑوس کے آدمی جمع ہوگئے۔ کوئی کہتا تھا کہ اس قسم کا نقصان کبھی کبھی بہتری کیواسطے بشارت ہوتے ہیں۔ کوئی کہتا تھا ایسی شکست ریخت سے روپے کا سرکولیشن ہوتا ہے۔ ملک کو فائدہ پہنچتا ہے اور تجارت کو ترقی ہوتی ہے۔ اگر آئینے نہ ٹوٹا کریں تو آئینے کے کارخانوں کا دوالہ نکلجائے۔ کوئی بولا کہ پٹانے کی بجائے نیا شیشہ لگجائیگا۔ اور آئینہ والا دس آنے لیکر بچی اور گھر کے مالک کو دعا بھی دیگا۔ غرضکہ لوگوں نے سب ہی کچھ کہا لیکن فخری کے چہرے اور آنکھوں سے غصہ کی سرخی کم نہ ہوئی تھی نہ ہوئی۔ اور آخر ڈانٹ کے یہ کہا کہ تم لوگ تو سب باتیں بناتے ہو ایک پیسہ بھی بیجا خرچ ہونے سے دل دکھنا چاہئے۔ بچے اسی طرح تو خراب ہوتے ہیں اور بڑے ہو کر مسرف ہوجاتے ہیں اور مال کے بیجا خرچ ہوجانے پر انکا دل نہیں دکھتا یہ دس آنے کے پیسے آئینے کی درستی میں بالکل اکارت جائیں گے۔ اگر یہی پیسے علی کے بوٹ کی درستی میں صرف ہوتے تو ٹھکانے لگتے۔ اسکا بوٹ بھی نیا ہوجاتا اور تجارت میں بھی ترقی ہوتی اور روپیہ کا سرکولیشن بھی موقع پر ہوتا۔ اگر ان دس آنے کی کتاب خرید دی جاتی تو بھی ایک دوسری ضرورت رفع ہوجاتی۔ شیشہ بھی کھڑکی میں لگا رہتا اور ایک دوسرا کام بھی نکلجاتا۔ اب جو دس آنے اس ٹوٹے ہوئے آئینے کی جگہ دوسرے آئینے کے لگانے میں صرف ہونگے وہ صرف میری ہی تھیلی میں سے کم نہ ہونگے بلکہ قومی سرمایہ میں اسقدر کمی ہوجائیگی۔ اسراف ایسی خراب عادت ہے جس سے نہ صرف مسرف کمبختی میں آجاتا ہے بلکہ خاندان و ملک بھی اسکی بدولت تباہ و برباد ہوجاتے ہیں اس میں شک نہیں کہ اس چھوٹی سی حکایت میں نہایت مفید اصول بیان کئے گئے ہیں۔ مگر ایسے تعلیم یافتہ گویا معدوم ہیں جو اپنی فضول خرچی کا انجام سوچتے ہیں یا جن کو اس پر کسی قسم کا افسوس ہوتا ہو۔

یہ بات کسی شہادت کی محتاج نہیں کہ ہم انگریزی تعلیم یافتہ لوگوں کے گھروں میں یورپ کا اسباب افراط سے دیکھتے ہیں اور اس کا روز افزوں شوق پاتے ہیں۔ خوش پوشاکی کا اس قدر شوق ہوگیا ہے کہ انکی آمدنی کا بڑا حصہ ناپختہ درزی کی نذر ہوتا ہے۔ غریب سے غریب آدمی کو بھی یہ خبط ہوتا ہو کہ اس کی پوشاک فیشن کے مطابق ہو اور وہ کسی طرح امراء سے کم نہو۔ نہایت ہی کم آمدنی رکھنے والے آدمیوں کو بھی میں نے پانچ پانچ روپے کا سوٹ اور دس دس روپے کا جوتہ پہنے ہوئے دیکھا ہے خواہ وہ قرض ہی کی بدولت ہو اگر قرض نہ بھی ہو تو وہی روپیہ جو اس طرح بیجا صرف ہوا اور بہت سی ضروری کاموں میں آسکتا تھا۔ اس سے یہ منشا نہیں ہے کہ کثیف و ذلیل کپڑے پہنے جائیں کیونکہ ہر شخص کو صاف اور خوشنما لباس پہننا ضروری ہے مگر قیمتی ضروری نہیں۔ اگر کافی روپیہ موجود نہیں ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم موٹا اور کم قیمت کپڑا استعمال سے نہ پہنیں۔ علاوہ اس کے ہمیشہ یہ کوشش کیجاتی ہے کہ وہ بظاہر خوشحال و متمول معلوم ہوویں۔ اسیلئے وہ ہر کام میں اپنی حیثیت سے زیادہ صرف کرتے ہیں۔ مکان اور نوکر مقدرت سے زیادہ رکھتے ہیں بہت سے لوگ تھیٹر اور رقص و سرود کے اس قدر شوقین ہیں کہ سال بھر کی بچت چند روز میں خرچ کر دیتے ہیں اور مروجہ فیشن کے لحاظ سے حقہ چھوڑ کر قیمتی سگار و سگریٹ پیتے ہیں۔ بلکہ بعض کو تو ام الخبائث سے بھی پرہیز نہیں ہے۔ غرضکہ ہر طرف وہ اخراجات نظر آتے ہیں جن کے لئے بڑی سے بڑی آمدنی بھی کفایت نہیں کر سکتی۔ پھر بھی ہر وقت پریشان اور اسی خیال میں سرگردان رہتے ہیں کہ فلاں چیز کی کمی ہے۔ گاڑی کی پوشش خراب ہوگئی ہے۔ ایک گھوڑے سے کام نہیں چلتا۔ زین بدلنا ضروری ہے۔ اگر کسی کے پاس ایسی بائیسکل دیکھ لیں جس میں کسی نئی قسم کا سیڈل لگا ہوا ہے تو جبتک خواہ کیسی ہی بیش قیمت ہو یہ نہ خرید لیں خواب و خور حرام ہے۔ یہ شام کو ٹھنڈی سڑک پر ہوا خوری کو نہیں جاتے۔ بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ

ahmadimuslim.de

روز ایک نیا غم خریدنے جاتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے کسی کے پاس کوئی نئی چیز دیکھی اور رات بمشکل ختم ہوئی کہ کب صبح ہو اور سوداگر کے ہاں سے خریدیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی تعلیم و تربیت کے عمدہ فوائد اور پاکیزہ نتائج سے تو ہم محروم ہیں مگر ان کا زہریلا اور خاردار پہلو ہم کو تباہ کئے ڈالتا ہے ایک مشہور مصنف نے بالکل ٹھیک لکھا ہے کہ موجودات میں جتنی بیکار چیزیں ہیں ان میں سب سے زیادہ بیکار وہ شخص ہے جو محض فیشن کا بندہ ہے جس کو اپنا دشمن اور انگریز سوداگروں کا دوست کہنا چاہیے۔ جتنے طریقے زندگی کے ہیں ان میں وہ طریقہ زندگی کا بدترین ہے جس میں فقط شیخی و نمود کے لئے کوئی شخص اپنی سوسائٹی میں اپنی حیثیت و مقدور سے زیادہ فیشن رکھتا ہے فیشن میں بھی افراط و تفریط دونوں بُری ہیں اور وہی شخص مرد ہے جو اپنی سادگی و اعتدال مزاجی سے زمانے کے فیشن کا مقابلہ کرتا ہے۔ نمائش کے شوقینوں کو سمجھ لینا چاہیے کہ میانہ روی سے اگر کوئی شخص انکو مفلس سمجھے تو کم از کم اُنکا ہونا کوئی فوجداری کا جرم نہیں ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ آدمی محض دوسروں کے [illegible]
[illegible]
خرچی سے جلد صرف کر ڈالے اور اپنے بال بچوں کو تباہی کا دریدہ کہانی۔ یہ ایک قسم کی بزدلی ہے کہ انسان اپنی حالت موجودہ کو شکر و صبر کے ساتھ برداشت نہ کرے اور اصلی حالت سے زیادہ لوگوں پر جھوٹا اثر اپنی دولت کا ڈالے۔ یہ صرف بزدلی ہی نہیں بلکہ ایک قسم کی دغا ہے اور ہر شخص کو محض ظاہری نمائش کے لئے ایسے افعال سے پرہیز کرنا چاہیے۔ جو اخلاق اور مذہب دونوں کی رُو سے معیوب اور دنیوی اعتبار سے نقصان رساں ہوں۔ علاوہ ازیں اصلیت کبھی نہ کبھی ضرور ظاہر ہو جاتی ہے۔

نئے تعلیم یافتہ گروہ کے ممبر ضروریات زندگی میں اسراف کرتے ہیں مگر وہ ایک بہت بڑی دولت ضائع کرتے ہیں۔ جو پھر کبھی میسر نہیں ہو سکتی یعنی وقت ۔ تمام انبیائے کرام حکماء۔ علماء اور دانشمند یہی نصیحت کرتے آئے کہ وقت کی قدر کرو اور اُسے ضائع نہ ہونے دو۔ تاریخ بھی ہمکو یہی سبق دیتی ہے اور صدیوں کا تجربہ بھی ہم کو یہی سکھلاتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری سمجھ میں یہ ابتک نہیں آیا۔ کہ وقت کیسی قیمتی چیز ہے اور وہ خدا کی کیسی بڑی امانت ہے۔ ہر چیز دنیا میں ایسی ہے کہ اسکی تلافی ہو سکتی ہے لیکن صرف وقت ہی ایک ایسی شے ہے جس کا بدلہ نہیں ہو سکتا۔ ان لوگوں کے وقت کا ایک بڑا حصہ انکی کمائی کی طرح فیشن اور اس کے رکھ رکھاؤ میں خرچ ہوتا ہے۔ اور جو اس سے بچتا ہے وہ بیکار سی گپ شپ یا چند فضول کاموں میں گذر جاتا ہے۔ یہ بات کبھی ان کے خیال میں بھی نہیں آتی۔ کہ انکے کیا فرائض ہیں اور وہ فرائض ادا کرنے کیلئے کیا کرنا چاہیے۔

دولت اور وقت کا عمدہ استعمال قوم میں ایک بڑی قوت ہے اور جب قوم کے تعلیم یافتہ گروہ تک میں یہ باتیں مفقود ہوں تو ان سے کیا امید ہو سکتی ہے اور اگر ہم انگریزی سوشیل رواجات اختیار کرتے ہیں تو ہم کو سمجھ لینا چاہیے کہ اُن سے اُسی وقت کوئی فائدہ ہو سکتا ہے۔ جبکہ کامل تقلید کیجائے ورنہ صرف اُن چند باتوں کی تقلید کر لینے سے جن سے مصارف تو بڑھ جاتے ہیں اور آمدنی نہیں بڑھتی کچھ حاصل نہیں ہے بلکہ بدبختی ہے۔ ہم میں انکی سی علم دوستی پیدا ہونی چاہیے۔ انکی سی کمائی کے ڈھنگ اختیار کرنے چاہئیں۔ اور انکی طرح اولاد کی تعلیم سب پر مقدم سمجھنی چاہیے۔ مسلمانوں میں قومی دولت بڑھنے کی سب سے اوّل اور اشد ضرورت ہے پس اس بارے میں انگریزوں کی تقلید کرنی لازم ہے۔ اگر ہماری تعلیم یافتہ جماعت [illegible]
[illegible] باتوں کے کرنے پر مجبور ہونگی ہم نے علوم جدیدہ کی تعلیم پائی ہے جس نے ہمارے فہم اور ادراک کو روشن کرنے میں مدد دی ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم اپنی اصلی حالت کی اصلاح نہ کریں اور مسلمانوں کو تباہی سے نہ بچائیں۔

اسی طرح میں پرانی رسموں کے بارے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ان میں اچھی باتیں شامل ہیں۔ تو انکو ضرور جاری رکھنا چاہیے۔ مگر کسی رسم و رواج پر صرف اس بنا پر عمل کرنا ٹھیک نہیں ہے کہ ایسا رواج ہے بلکہ یہ نہایت ضروری ہے کہ جب کسی رواج میں نقص پایا جائے تو اسکی اصلاح کیجائے اور بُرا ثابت ہو تو اس کو ترک کر دیا جائے اور خواہ بالفعل ساری کی ساری رسمیں جاری رکھی جاویں مگر اس کا خیال رکھنا قطعی لازم اور ضروری ہے۔ کہ تمام تقریبوں میں اسی قدر خرچ ہو جسکے مہیا کرنے کے واسطے کوئی شخص بآسانی اور بغیر دیگر مصارف ضروری ولابدی میں تنگی اٹھائے قادر ہو سکتا ہو اور جو اہل دولت مسلمان زیادہ اخراجات کا بار بآسانی اٹھا سکتے ہیں۔ انکو بھی اپنی قوم کی بہتری کیواسطے رسم و رواج کے طور پر خرچ میں کمی کرنی چاہیئے کیونکہ یہ امر انسانی خصائل میں سے ہے کہ ہر شخص اپنی حقارت کو ناپسند کرتا ہے۔ بس اگر یہ رواج جاری رہیگا تو نہ صرف مالدار لوگ خوب صرف کرینگے بلکہ وہ لوگ بھی

جن کے پاس دولت کم ہے۔ یہ دکھانے کے لئے کہ ہم مفلس نہیں ہیں زائد خرچ کرنے پر آمادہ ہونگے۔ اور اپنے آپ کو تباہ کرلینگے۔

زمانے کا ہم کو تجربہ ہو چکا ہے۔ غفلت کے نتیجے ہم دیکھ چکے ہیں۔ اپنے نااہل ہم نے اپنی یہ حالت کرلی کہ جو ہمارے دست نگر تھے ہم انکے محتاج ہیں جن کو ہم حقارت سے دیکھتے تھے وہ ہمیں ذلیل سمجھتے ہیں جنکو ہم ناتربیت یافتہ کہتے تھے۔ وہ ہمیں جاہل جانتے ہیں۔ غرضکہ جہانتک ہم اپنے ہاتھ سے اپنے آپ کو تباہ کرسکتے تھے کرچکے اور جہانتک ہم سے ہوسکتا تھا ذلیل وخوار ہوئے۔ ہم نے بزرگوں کی کمائی لٹا دی اور اب ہم میں نہ دولت باقی ہے اور نہ فضیلت۔ اگر اب بھی ہم نے زمانے کی ضرورتوں کا ساتھ نہ دیا اور رسم ورواج کی پابندی سے آزاد نہ ہوئے۔ تو ہمارا بھی خانہ بدوش اور صحرا نورد قوموں کا سا حال ہوگا جیسے سپیرے۔ اور کنجر وغیرہ ان اشخاص اور خاندانوں کا بقیہ ہیں جنہوں نے پرانی رسموں کو نہیں چھوڑا اور تمام دنیا آگے کو نکل گئی۔ یا جیسے روس کے مسلمان ہیں جنکا منتشر گروہ نہایت درجہ حقیر سمجھا جاتا ہے۔ اسی قوم تاتار کے لوگ جنکی باجگذار روس کے بڑے بڑے بادشاہ رہچکے ہیں اب اس کو خوش نصیبی سمجھتے ہیں کہ چپڑی بیچکر پیٹ بھرلیں اور روزی سے کچھ بیچتے پرانے کپڑے گلی گلی بیچتے پھرتے ہیں۔ اہل یورپ پرانے رواجوں کو توڑکر اور تعلیم پاکر کیسے اونچے ہوگئے ہیں اور اب ہندو بھائی تجارت دولت میں کیسے آگے نکلے جاتے ہیں۔ صرف اسی بات سے کہ انہیں تباہ کن رواجوں کی عزت کم ہوتی جاتی ہے۔ (وکیل)

مسئلہ سنت الفجر

گذشتہ سے پیوستہ

باقی رہے آثار جو آپنے طحاوی سے نقل کئے ہیں انکے جواب میں میں اتنا ہی عرض کرنا کافی سمجھتا ہوں کہ حدیث صحیح مرفوع کا مقابلہ یہ آثار ہرگز ہرگز نہیں کرسکتے۔ صحابہ کا فعل جب حدیث صحیح کے مقابلہ میں ہو ہرگز حجت نہیں ہوسکتا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر کہدیا کہ اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ اور جماعت کے ہوتے سنتیں پڑھنے والوں کو زجر و توبیخ فرمائی تو انکے مقابل میں کسی دوسرے فعل کو حجت گرداننا کب درست ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے لم اکن ادع سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقول احد من الناس یعنی میں کسی آدمی کے کہنے سے سنت کو ترک نہیں کرسکتا۔ علاوہ اسکے جب ہم آثار پر نظر غور کرتے ہیں تو صحابہ اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس کے برخلاف بھی پاتے ہیں۔ ہاں آپنے تین صحابہ کے نام پیش کئے جن سے جماعت کے ہوتے وقت سنتوں کا پڑھنا مروی ہے۔ عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن مسعود۔ ابوالدرداء۔ کیونکہ عبداللہ بن عمر سے مسجد میں جماعت کے ہوتے ہوئے سنتوں کا پڑھنا ثابت نہیں جو آثار آپنے نقل کئے ہیں وہ سب کے سب خارج المسجد کے باب میں ہیں۔ اور علاوہ اس کے اُن سے انکا خلاف بھی ثابت ہے مگر ان تین صحابہ کے مقابلہ میں ہماری طرف عمر بن خطاب۔ عبداللہ بن عمر۔ ابوہریرہ۔ ابوموسیٰ الاشعری و حذیفہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ قال الخطابی فی معالم السنن روی عن عمر بن الخطاب انہ کان یضرب الرجل اذا راٰہ یصلی الرکعتین والامام فی الصلوٰۃ۔ یعنی خطابی نے معالم السنن میں کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ جب کسی شخص کو جماعت ہوتے ہوئے سنتیں پڑھتا دیکھتے تو انکو مارتے تھے وقال المنذری فی مختصر سنن ابی داؤد وقال ابوھریرۃ بظاھرہ وروی عن عمر انہ کان یضرب علی صلوٰۃ الرکعتین بعد الاقامۃ اور منذری نے مختصر سنن ابوداؤد میں کہا کہ ابوہریرہ نے بھی ظاہر حدیث اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ پر عمل کرنے کو کہا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ اقامت کے بعد سنتیں پڑھنے والے کو مارا کرتے تھے قال البیہقی فی المعرفۃ واذا ثبت الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا حجۃ فی فعل احد بعدہ کیف وقد روی عن عمر بن الخطاب انہ کان اذا رأی رجلا یصلی وھو یسمع الاقامۃ ضربہ وعن ابن عمر انہ ابصر رجلا یصلی الرکعتین والمؤذن یقیم فحصبہ وقال اتصلی الصبح اربعا۔ بیہقی نے معرفت میں کہا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث صحیح ثابت ہوگئی تو اس کے بعد کسی فعل سے حجت و استدلال پکڑنا جائز نہیں رہا (حافظ صاحب غور سے پڑھیں۔ یہ وہ بیہقی ہے جسکی ناتمام حدیث الا رکعتی الفجر آپ نے پیش کرکے اپنا دعویٰ ثابت کیا تھا) یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ حالانکہ عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ آپ جب کسی کو دیکھتے کہ نماز سنن پڑھتا ہے درحالیکہ وہ اقامت سن رہا ہے تو اس کو مارتے اور ابن عمر سے مروی ہے کہ آپنے ایک شخص کو دیکھا کہ دو رکعت پڑھتا ہے اور مؤذن اقامت کہہ رہا ہے تو آپنے اسکو کنکر مارے اور فرمایا کہ کیا تو صبح کی نماز چار رکعت پڑھتا ہے؟

وقال ابن القیم فی اعلام الموقعین قال حماد عن ایوب عن نافع عن ابن عمر انہ ابصر رجلا یصلی الرکعتین والمؤذن یقیم فحصبہ وقال اتصلی الصبح اربعا اور علامہ ابن القیم نے اعلام الموقعین میں کہا۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

فرحت افزا
اگر آپکو عطر و تیل مشہور قدیم کارخانہ ... منگوانا ہو ...
نام عطر
گلاب
کیوڑہ
موتیہ
حنا
عنبلی
المشتہر

اقتدا ابو موسیٰ الاشعری اور حذیفہ عبداللہ بن مسعود کے ساتھ آئے اور جماعت فجر ہورہی تھی تو بغیر سنتیں پڑھے جماعت میں شریک ہوئے کما ابن ابی شیبہ نے بیان کیا ہے۔ اب لیجیئے تابعین کو۔ آپ نے اپنا سارا زور مار کر تین تابعین پیش کئے ہیں یعنے حسن بصری و مسروق و شعبی۔ اگر ہم اس کے مقابل میں آپ سے زیادہ تابعی آپکی مخالفت میں پیش کریں تو ہمارا دعویٰ ثابت۔ سعید بن جبیر۔ ابن سیرین۔ عروہ بن زبیر۔ ابراہیم النخعی۔ عطاء۔ اور شافعی۔ احمد بن حنبل۔ ابن مبارک۔ اسحاق۔ جمہور محدثین ہماری موافق ہیں۔ قال الخطابی روی الکراھۃ فی ذالک عن ابن عمر و ابی ھریرۃ وکرہ ذالک سعید بن جبیر وعروۃ بن زبیر و ابراھیم النخعی وعطاء والیہ ذھب الشافعی واحمد بن حنبل وقال المنذری مثلہ۔ خطابی نے کہا کہ جماعت کے ہوتے ہوئے سنتیں پڑھنے کی کراہیت عبداللہ بن عمر و ابو ہریرہ سے مروی ہے اور سعید بن جبیر و ابن سیرین و عروہ بن زبیر و ابراہیم النخعی و عطاء نے مکروہ جانا ہے اور شافعی و احمد سے بھی کراہت روایت کیگئی ہے اور منذری نے بھی ایسا ہی کہا ہے وقال الترمذی فی جامعہ والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلعم وغیرھم اذا اقیمت الصلوٰۃ ان لا یصلی الرجل الا المکتوبۃ وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق یعنی ترمذی نے کہا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ جب اقامت ہوجائے تو کوئی شخص سوائے ان فرائض کے اور کوئی نماز نہ پڑھے اور یہی کہا سفیان ثوری اور ابن المبارک و شافعی و احمد و اسحاق نے اور علامہ شوکانی نے طاؤس و مسلم بن عقیل اور محمد بن جریر کو بھی زیادہ کیا ہے۔

اب میں شق ثانی کو لیتا ہوں اور سنت صحیحہ سے ثابت کرونگا کہ نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد اس کے متصل ہی دو رکعت سنت الفجر پڑھ لینی جائز ہیں اور حافظ صاحب نے اس کے برخلاف جو دلائل پیش کئے ہیں وہ سب کے سب بالکل بے سود اور کمزور ہیں۔ آپ نے نماز فجر کے متصل سنتیں پڑھنے والوں کی ایک ہی دلیل (قیس کی حدیث جو ترمذی نے روائیت کی ہے) بیان کی ہے اور یہ جرح کی ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور حدیث مرسل حجت نہیں ہوسکتی۔ ہاں مانا کہ یہ حدیث مرسل ہے لیکن حدیث مرسل آپکے مذہب میں تو حجت ہے۔ مقدمہ مشکوٰۃ تصنیف شیخ عبدالحق دہلوی ملاحظہ ہو وعند ابی حنیفہ ومالک المرسل مقبول مطلقاً یعنی امام ابوحنیفہ و امام مالک کے نزدیک حدیث مرسل بہر صورت مقبول ہے اور مقدمہ صحیح مسلم میں ہے ومذھب مالک و ابی حنیفۃ واحمد واکثر الفقہاء انہ یحتج بہ ومذھب الشافعی انہ اذا انضم الی المرسل ما یعضدہ احتج بہ یعنی امام مالک و ابوحنیفہ۔ امام احمد کا یہ مذہب ہے کہ حدیث مرسل کے ساتھ بہر صورت حجت پکڑی جاسکتی ہے۔ امام شافعی کا یہ مذہب ہے کہ مرسل کے ساتھ اگر کوئی اور حدیث ملجاوے جو مرسل کو قوی کردے تو مرسل بھی حجت ہوسکتی ہے۔ حافظ صاحب امام صاحب جنکے آپ مقلد ہیں وہ تو مرسل کو حجت مانتے ہیں اور آپ ہیں کہ اس کو حجت نہیں سمجھتے۔

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اس حدیث میں لفظ فلا اذا واقع ہے اور یہ دو معنے رکھتا ہے۔ لیجیئے ہم ایسی حدیث پیش کرتے ہیں جس میں فلا اذا کا لفظ بھی نہیں ہے ابوداؤد اور دارقطنی نے بھی یہ حدیث روائیت کرکے لکھا ہے فسکت رسول اللہ یعنی چپ رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس ان روایتوں میں لفظ فلا اذا نہ ہونے سے آپ کا سارا اعتراض کافور ہوگیا۔ آپنے تو بس ترمذی کی حدیث دیکھکر جھٹ سے اعتراض شروع کردیا مشکوٰۃ تو دیکھی ہوتی اور جب دوسری حدیثوں میں فسکت کا لفظ آچکا ہے تو ضروری ہے فلا اذا کے بھی معنے کئے جائیں جو ہم کرتے ہیں۔

اب رہا حافظ صاحب کا یہ اعتراض کہ یہ حدیث کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ مرسل کے درجہ سے خارج نہیں ہوسکتی۔ روایت بسند متصل چاہیئے۔ تو لیجیئے ہم بصد خوشی ایسی روایت پیش کرتے ہیں جو متصل سند سے مروی ہے اور راوی بھی ثقہ ہیں۔ امید ہے کہ اب آپ کو سوائے تسلیم کے کوئی عذر وحیلہ باقی نہیں رہیگا اخرج ابن حبان فی صحیحہ حدثنا محمد بن اسحاق بن خزیمۃ و وصیف بن عبداللہ الحافظ قالا حدثنا الربیع ابن سلیمان قال حدثنا اسد بن موسیٰ قال ثنا اللیث بن سعد قال حدثنا یحیی بن سعید عن ابیہ عن جدہ قیس بن قھد انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح ولم یکن رکع رکعتی الفجر فلما سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فرکع رکعتی الفجر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر الیہ فلم ینکر واخرجہ احمد ایضاً یعنی ابن حبان نے اپنی صحیح میں قیس بن قھد سے روایت کی ہے۔ کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی اور اس نے دو رکعت سنت الفجر نہیں پڑھی تھیں۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا وہ اٹھ کھڑا ہوا اور دو رکعت سنت الفجر پڑھیں اور آنحضرت

کارخانہ عطر ... نسیم قنوج ... ضرورت ہو تو قنوج کی ... فرحت افزا نسیم ... ہوجائیگی۔ ... فرحت افزائے نسیم قنوج

اُس کی طرف دیکھ رہے تھے اور اسپر کچھ انکار نہیں کیا اور امام احمد نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ ابتو آپ کا مرسل ہونیکا بہانہ بھی اُڑگیا فالحمد للہ علی ذلک

واخرج الدارقطنی فی سننہ حدثنا ابوبکر النیسابوری ثنا الربیع بن سلیمان ونصر بن مرزوق قالا نا اسد بن موسی ثنا اللیث ابن سعد عن یحیی بن سعید عن ابیہ عن جدہ انہ جاء والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلوٰۃ الفجر فصلی معہ فلما سلم قام فصلی رکعتی الفجر فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما ھاتان الرکعتان قال لم اکن صلیتہما قبل الفجر فسکت ولم یقل شیئا

یعنی دارقطنی نے روایت کی ہے یحیی بن سعید کے دادا قیس بن قہد سے کہ وہ آیا اور آنحضرت صبح کی نماز پڑھ رہے تھے۔ پس اُس نے آپکے ساتھ نماز پڑھی۔ جب جناب نماز سے فارغ ہوئے تو قیس نے اُٹھکر دو رکعت سنت الفجر پڑھیں۔ آپنے فرمایا کہ یہ دو رکعتیں کیسی ہیں اُس نے کہا یہ فجر کی دو سنتیں ہیں جو قبل از جماعت میں ادا نہ کرسکا تھا۔ پس آنحضرت چپ رہے اور کچھ نہ کہا قال الشوکانی فی نیل الاوطار وقول الترمذی انہ مرسل لیس بجید فقد جاء متصلا من روایۃ یحیی بن سعید عن ابیہ عن جدہ قیس۔ رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ وابن حبان فی طریقہ و البیہقی فی سننہ عن یحیی عن سعید عن ابیہ عن جدہ یعنی علامہ شوکانی نے نیل الاوطار میں کہا کہ ترمذی کا کہنا کہ حدیث مرسل ہے قوی نہیں۔ یہ متصل روایت کے ساتھ یحیی بن سعید عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے اسکو ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور ابن حبان و بیہقی نے بھی روایت کیا۔ فقط والسلام

التماس حافظ صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر وہ جواب میں قلم اٹھائیں تو انہیں لازم ہے کہ احادیث صحیحہ کو معرض استدلال میں لاویں اور صرف اقوال پیش کرنے سے اجتناب کریں۔ (الہدیٰ)

ضرورت ہو

تو ایک ہمارے دوست جوان صالح نابینا۔ حافظ قرآن۔ علوم عربیہ سے واقف صرف و نحو۔ منطق۔ حدیث۔ فقہ حاصل کئے ہوئے ہیں۔ کوئی صاحب کسی مناسب خدمت پر چاہیں تو طلب فرما سکتے ہیں۔ حافظ صاحب کو تدریس کا شوق ہے۔ باقی امور کا تصفیہ خود حافظ صاحب سے ہو سکتا ہے۔

پتہ آپکا یہ ہے:۔ حافظ محمد الدین مقام کلانور ضلع گورداسپور (پنجاب)

دینی تعلیم میں تدابیر اصلاح

حضرت صاحب الفضیلۃ العلامۃ الشیخ محمد شاکر شیخ علمائے اسکندریہ نے ۱۳۴۸ھ ہجری میں تعلیم دینی و اصلاحات کے متعلق جو تقریر حال میں کی ہے۔ ہم اسکا ترجمہ شایع کرتے ہیں:۔

سالانہ تقریر سے گذشتہ سال کی کارروائی پر تنقید اور آیندہ سال بھر کی لئے ہدایت مدنظر ہوتی ہے اور جو آدمی دل سے کام کرتا ہے۔ ایسے صاحبان افکار عالیہ و ارا شاقبہ کے روبرو اپنی کارگذاری کا کچا چٹھا پیش کرنے میں کیسی خوشی و مسرت ہوتی ہے۔ تاکہ اس کی خوبیوں پر عقلا کی شاباش کا فتوےٰ سنے اور اپنے دل کو بڑھائے اور اپنے ارادہ پر مستقل ہو جائے اور اپنے عزم پر جزم لگائے اور اس کی برائیوں اور عیوب پر انکی نکتہ چینی سے مستفید ہوکر چشم بصیرت کھولے اور انکو ترک کرے۔ دنیا میں ایسا آدمی کون اور کہاں ہے جو غلطی نہیں کرتا اور ٹھوکر نہیں کھاتا۔ غلطی کرنا انسان کا خاصہ ہے۔ آدمی کبھی درست چلتا ہے۔ کبھی رستہ بھول جاتا ہے۔ کبھی خطا پر ہوتا ہے۔ اور کبھی ثواب پر۔ اور جو آدمی حسن نیت (earnestness) سلامۃ الضمیر (Soundness of mind) نبالۃ المقصد (nobleness of purpose ?) رکھتا ہو اسکے غلطی کھانے میں کوئی عیب نہیں ہے۔ عیبوں میں سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ آدمی غلطی کھائے اور پھر اپنی غلطی سے واقف ہونے پر بھی ہٹ دھرمی اور کبر و غرور سے اسی پر پھرا کئے چلا جائے۔

اب ہم اپنے علماء اسکندریہ کی کارگذاری کا خلاصہ پیش کرتے ہیں۔ ہمیں کیسی مسرت ہو اگر ہمارے ملک کے علماء تعلیم دینی کے مسائل پر بحث و تفحص کرنے کے لئے جمع ہوا کریں۔ تاکہ دینی تعلیم میں ترقی ہو اور ہر طبقہ کے مصری مسلمانوں کے بچوں کو اس سے فائدہ پہونچانے کی تدابیر سوچی جائیں۔ اور ایسا سلسلہ تعلیم بنایا جائے جو بالکل اسلامی ہو اور شریعت حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرے۔ اور احکام قرآنی پر مبنی ہو اور سب مسلمانوں کی دینی تعلیم انہیں اصولوں پر قائم کیجائے جن پر اسلام کا دارومدار ہے جنکی تفصیل یہ ہے:۔ ایک خدا کا ماننا آنحضرت کی رسالت کا قائل ہونا۔ نماز پڑھنا۔ زکوٰۃ دینا۔ روزہ رکھنا۔ حج کرنا۔ اور یہ تعلیم ایسی پھیلائی جائے کہ مصری بچوں میں ایک بھی ایسا نظر نہ پڑے جو خود کسی فرض یا سنت کو ترک کرے اور جو کسی دوسرے کو حتی المقدور ترک کرنے

ahmadimuslim.de

ہے۔ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

عقلائے اسلام و عظمائے امت کو متنبہ ہونا چاہیئے کہ دینی تعلیم بالکل فقیروں اور محتاجوں ہی کا حصہ ہوا چاہتی ہے۔ اب طبقہ متوسط میں بہت کم لوگ ادھر توجہ کرتے ہیں اور امرا میں کہیں اس کا نام و نشان بھی دکھلائی نہیں دیتا۔ اور یہ خطرہ کچھ کم اندیشہ و اندوہ کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ جسقدر زمانہ بڑھتا جائیگا۔ متوسط و اعلےٰ طبقات کے لوگ اس سے علیحدہ اور بے بہرہ ہوتے جائینگے اور کچھ دنوں بعد صرف فقرا ہی میں دینداری کی باتیں اور دینی علوم دکھلائی دینگے۔ اور ایسی حالت میں تمام دینی کاروبار فقرا کے ہاتھ آجائیں گے اور انکے سوائے کوئی دوسرا انہیں سمجھنے بوجھنے کی قابلیت ہی نہ رکھ سکیگا۔ جسکا لازمی نتیجہ یہی نکلیگا کہ فقرا دینی خدمت کے عہدوں پر مقرر ہونگے۔ ایسی صورت میں دینی افسر مفلس و قلاش اور مالدار لوگ بے دین و ملحد نظر آئیں گے۔ اور ہم اس تفریق سے ایسے نتیجے نکال سکتے ہیں جنسے قومی سرد اسد ... عقلاء اور عام مسلمانوں کو سبق عبرت حاصل کرنا چاہئے۔

مسلمان بزرگ اور علما کو چاہیئے کہ اس مسئلہ پر غور کریں اور اپنے بچوں کو خالص دینی تعلیم علمائے باعمل کی نگرانی میں دلائیں کہ جب وہ اس سے فراغت حاصل کرکے نکلیں۔ دینی اور قومی دونوں خدمات ادا کرنے کی استعداد رکھتی ہوں اور شرافت انسانیہ کے معنی کامل طور سے سمجھتے ہوں۔　　اور عادات خبیثہ سے بچتے ہوں۔ اور خسران الدنیا والعاقبہ سے برطرف رہنا جانتے ہوں۔ اگر ہمارے قومی امرا اپنی اولاد کے لئے ایسی تعلیم و تربیت کو پسند کریں۔ تو اس سے دینی تعلیم کو بہت بڑی مدد ملیگی۔ اور عوام الناس کے دلوں میں اسکا شوق جم جائیگا۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔ نسالہ الھدایۃ والتوفیق لاقوم طریق۔

سال رواں میں طالب علموں کی تعداد کا حال یہ ہے کہ اس سال دینیات کی تحصیل کے لئے اسکندریہ میں طلبا بکثرت آئے۔ آخر سال گذشتہ میں طالب علموں کی تعداد ۴۴۳ تھی۔ اس سال ۳۰۰ طالب علموں کا اضافہ ہوا اور کل تعداد ۷۲۱ ہوگئی جنمیں سے ۳۰ جامع دسوقی سے اور ۲۲ الازہر سے اور ۴ جامع الاحمدی سے آکر یہاں شامل ہوئے۔

بہت سے طالب علموں کا یہ خیال ہے کہ علم دینی پڑھنے کے صرف یہی معنے ہیں کہ انسان اپنا نام شیخوں کی فہرست میں درج کرا لے تاکہ اس کو مقررہ وظیفہ ملتا رہے اور پھر جو چاہے پڑھے اور جو چاہے سیکھے۔ کوئی اسکا نگراں اور پرسان حال نہ ہو۔ جہاں چاہے جائے جو چاہے کرے۔ جب چاہے یہ تعلیم چھوڑ دے اور اور کام اختیار کرے جو علوم دین کی شان کے شایاں نہیں یا جن میں مشغول ہونے کی صورت میں علم سے قطع تعلق سا ہوجاتا ہے اور ایسے طالب کو کسی علمی شرف و درجہ کے لائق نہیں رکھتے۔ گو اس نے جامع ازہر کے قوانین کے مطابق مدت مقررہ اپنے مدرسہ میں بسر کی ہو۔

لیکن یہ گمان بہت دنوں تک نہ چلیگا اور طالب علموں کو یقین ہوجائیگا کہ معلم اپنے طالب علموں کی پوری نگرانی کرتے ہیں اور انکے تمام حالات کو جانچتے ہیں اور ہرگز گوارا نہیں کرتے کہ کوئی طالب علم مہمل رہے اور کھیل کود میں بسر کرے یا اپنی توجہ کو اور طرف مائل رکھے۔ جو تحصیل علم میں مارج ہو اور نہ کوئی بری عادات و اطوار والا اپنی بری صحبت اور مخالطت سے ایسے لوگوں کو بگاڑنے کا موقع پائیگا جنکو خوش خلق اساتذہ اپنی صحبت کی برکت سے سنوارتے ہیں۔ اور اسی لئے ہمیشہ ہر طالب علم سے الگ الگ کیفیت پوچھی جاتی ہے۔ اور اس کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ سب طالب علم بری صحبت سے بچے رہینگے اور پھر معلم ایسی دشواریوں سے فارغ ہوجائینگے

(از انسٹیٹیوٹ گزٹ)

کس نے؟ شراب نے!

امیدوں کو دبا دیا کس نے؟ شراب نے
ہندوستاں سے دارِ نشاط و سرور کو
ہندوستان کی شمع ترقی کو شام سے
بہائے دش ... جو کہ تھے مخدوم فخر قوم
پتلے تھے جو کہ عقل و فراست کے دہر میں
تھے جو ہنر پر میشہ تہذیب مغربی
جس قوم کو عروج تمول پہ ناز تھا
بیکار۔ فاقہ مست۔ بداخلاق۔ ننگ دہر
اے ہند! تیری غیرت صد مہ جبین پر
او فاحشی ٹمپرنس کی توقیر جس نے کی

منہ یاس کا دکھا دیا کس نے؟ شراب نے
دارالمحن بنا دیا۔ کس نے؟ شراب نے
افسوس ہی بجھا دیا۔ کس نے؟ شراب نے
خادم انہیں بنا دیا کس نے؟ شراب نے
نادان انہیں بنا دیا۔ کس نے؟ شراب نے
رو بہ انہیں بنا دیا۔ کس نے؟ شراب نے
نیچا اُسے دکھا دیا۔ کس نے؟ شراب نے
اس ہند کو بنا دیا۔ کس نے؟ شراب نے
داغ سیہ لگا دیا۔ کس نے؟ شراب نے
دل سے اُسے بھلا دیا۔ کس نے؟ شراب نے

ٹمپرنس گائیڈ

جناب حافظ عبد القدوس صاحب سہارنپوری کی کوٹھی پر ایک معاہدہ ہوا تھا۔ جو اہلحدیث جلد ۳ نمبر ا میں درج ہوچکا ہے۔ حافظ صاحب موصوف اس معاہدہ کو انجام تک پہونچاکر

ahmadimuslim.de

فتوے

سوال نمبر ۵۰ - پیتل کا برتن مثل گلاس لوٹا گھڑا و تھال وبدہنہ وغیرہ مسلمانوں کو استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ صحیح حدیث سے دلیل ہونا چاہیئے اگر صحیح حدیث میں ہو اور کوئی شخص انکار کرے تو وہ مسلمان رہیگا یا نہیں؟ یعنی یہ کہو کہ ہم حدیث نہیں مانتے اس صورت میں مسلمان رہیگا یا کافر؟ بینوا توجروا۔

سوال نمبر ۵۱ - اگر انگریز یعنی نصاریٰ مدرسہ اسلامیہ میں کچھ روپیہ امداد کرے تو وہ لینا درست ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۵۲ - زید نے عمر کو کہا کہ مجھکو اسوقت دس روپے قرض دو۔ عمر نے کہا کہ اگر اس شرط پر لو تو البتہ دے سکتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر تم مجھکو ماہ چیت میں فی روپیہ ۲۰ کا وزن گندم یعنی ۲۰ سیر کے حساب سے دس روپیہ میں پانچ من گندم دو تو ضرور روپیہ دس دونگا۔ زید راضی ہو کر دس روپیہ لیا۔ جب وقت آیا عمر نے اُس سے پانچ من گندم طلب کیا۔ زید نے کہا امسال تو کل گندم دے نہیں سکتا تین من لو اور باقی دو من آئندہ سال دونگا۔ عمر نے کہا فی الحال تو بازار میں گندم کی نرخ فی روپیہ دس سیر کا ہے اس حساب سے تو دو من گندم کی قیمت آٹھہ روپے ہوئی۔ خیر تم مجھکو تین من گیہوں اور آٹھہ روپیہ کا تمسک لکھدو۔ اُس نے راضی ہو کر تین من گندم دیا اور آٹھہ روپیہ کا تمسک لکھدیا۔ آیا یہ بیع سلم ہوئی یا نہیں؟ اور یہ زید کیواسطے نقد تین من گندم اور آٹھہ روپیہ لینا درست ہوا یا نہیں؟ اور اگر تمسک نہ لکھے اسی وقت تین من گندم اور جو باقی تین من گندم کی قیمت آٹھہ روپیہ لے تو درست ہے یا حرام؟

جواب نمبر ۵۰ - پیتل کے برتن جائز ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے ذرونی ما ترکتکم (یعنی جبتک میں تمہیں کچھ نہ کہا کروں تم بھی کریدست کیا کرو) پس پیتل کے برتنوں سے منع نہیں تو اُس کے جواز کی یہی دلیل ہے۔ حدیث کے منکر کو علماء اصول نے بدعتی لکھا۔ کافر نہیں۔ (دیکھو نور الانوار۔ توضیح۔ تلویح وغیرہ)

جواب نمبر ۵۱ - جبتک یہ معلوم نہو کہ غیر اللہ کے نام پر دیتا ہے درست ہے۔

جواب نمبر ۵۲ - جائز نہیں حدیث شریف میں آیا ہے لا تاخذ الا سلمک اور رأس مالک یعنی یا تو وہ چیز لیا کرو جسکی بیع سلم ہوئی تھی یا اپنا رأس المال لیا کرو اس کے علاوہ اور نہیں۔ صورت مرقومہ میں چونکہ ایسا نہیں کیا گیا بلکہ قبل از قبضہ سلم یا راس مال جدید تمسک کرایا گیا ہے۔ اس لئے جائز نہیں۔ اور اگر تمسک نہ لکھو اور باقی کی

سوال نمبر ۵۳ - میرے ایک دوست نے ایک عورت خاوند والی سے اقرار کرلیا اور قسم قرآن مجید اوٹھائی کہ نہ میں کسی سے فعل کرونگی نہ تم نے کسی۔ خاوند سے طلاق لیکر یا ایسے طور تمہاری ہمراہ ہونگی۔ اب عورت کو خاوند طلاق نہیں دیتا۔ دوست صاحب مجبور ہیں کہ میں حلف قرآن مجید کرچکا ہوں۔ آپ یہ مسئلہ بتلادیں اس مرد کو کسی جگہ گھر یا کسی جگہ باہر فعل کرنا مناسب ہے یا گناہ ہے۔ برائے مہربانی اخبار ہفتہ وار آئندہ چھاپ کر سرفراز فرماویں۔ باہر کا فعل تو خود بخود گناہ لیکن صرف مطلب ہے کہ ایسی قسم جائز ہوتی ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۵۴ - اور نیز قرآن مجید بامعنے یعنی جسکا ترجمہ اردو میں ہوا ہے آپ سے یا کسی دیگر جگہ سے ملسکتا ہے تو بذریعہ اخبار اطلاع بخشیں میں خریدنا چاہتا ہوں (۱۱)

سوال نمبر ۵۵ - اور سکھ جو جھٹکا کھاتے ہیں انکے گھر سے روٹی کھانی مسلمان کو جائز ہے یا نہ؟ (خریدار نمبر ۶۰۲)

جواب نمبر ۵۳ - اول تو قرآن شریف کی قسم ہی ناجائز ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے من حلف بغیر اللہ فقد اشرک (جو کوئی اللہ کے سوا کسی چیز کی قسم کھائے وہ مشرک ہے) علاوہ اس کے اس قسم کی قسموں کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی کام پر قسم کھائے اور اُس قسم کے خلاف کام کرنے میں مصلحت اور بہتری ہو تو اُس قسم کو توڑکر وہ کام بہتری کا کرے اور قسم کا کفارہ دے قرآن شریف میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے۔ قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم پس شخص مذکور اپنے قول سے تائب ہو کر گھر میں بیٹھ جائے اور قسم کا کفارہ دے۔ یعنی دس مسکینوں کو کھانا کھلاوے یا تین روزے رکھے۔

جواب نمبر ۵۴ - قرآن مجید مترجم کئی ایک جگہ سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ مطبع انصاری دہلی یا مطبع القرآن امرتسر وغیرہ سے طلب کرو۔

جواب نمبر ۵۵ - اسلام میں چھوت چھات تو نہیں البتہ پاکی ناپاکی کا حکم ہے پس سکھوں کے ہاں سے وہ کھانا جو حرام نہو کھا لینا جائز ہے۔ اور جو مذہب اسلام میں حرام ہو وہ ناجائز ہے۔

سوال نمبر ۵۶ - تجہیز و تکفین کے بعد حاضرین جنازہ کو دعوت دیکر شیرینی وغیرہ تقسیم کرنا جائز ہے یا نہیں اور اُس شیرینی کا کھانا حلال ہے یا حرام۔

(محمد عظیم الدین خریدار نمبر ۱۷۶۱ - از عبد اللہ پور دوبکا)

جواب نمبر ۵۶ - اسراف ہے کفار کی رسم ہے۔ خلاف سنت ہے پرہیز واجب ہے۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

لاڑکانہ (سندھ) میں جہاں آریوں نے ۷۰ کس مصنوعی مسلمانوں کو آریہ بنایا تھا۔ تیرہ سو سے زیادہ کس مسلمان ہو چکے ہیں۔ اللہم زد فزد لقد بارک +

یورپ کے ڈاکٹر مسٹی کلین نے ایسی دوا دریافت کرلی ہے جسکے استعمال سے طاعون بالکل نہیں ہو سکتی (تو وہ کب نکالینگے۔ جب دنیا فنا ہو جائیگی ؟)

کہا جاتا ہے کہ آجتک ایسی مانع طاعون کوئی دوائی دریافت نہیں ہوئی تھی جسکو استعمال سے طاعون قطعی نہ ہو سکے۔ اگر تجربہ سے ڈاکٹر کلین اپنے دعوے میں سچے ثابت ہوگئے تو مخلوق خدا پر احسان کرنیوالوں کی فہرست میں انکا نام بھی ایک ممتاز جگہ پائیگا دیگر مشکل یہ ہوگی کہ مرزا صاحب قادیانی سے اچھی چل پڑیگی۔ وہ خفا ہو جائینگے کہ لے دیکر طاعون ہی تو میری سچائی کی دلیل تھی۔ کمبخت تو نے اُسے بھی دور کر دیا ! جا اب تو بھی بے شمار ایام میں مرجائیگا۔) +

نادرن بنگال ریلوے پر دو مال گاڑیوں میں ٹکر ہوگئی۔ ایک ڈرائیور اور ایک فائرمین کٹ کر مرگئے۔

چین میں یہ ظالمانہ رسم مدت مدید سے قایم تھی کہ عورتوں کے پاؤں بچپن میں ایسے سخت باندہ دئیے جاتے تھے جسکی وجہ سے عورتیں چلنے سے معذور تھیں پھدک پھدک کر چلا کرتی تھیں۔

شہنشاہ بیگم چین نے اب ایک شہنشاہی فرمان جاری کرکے تمام سلطنت میں اس ظالمانہ رسم کی موقوفی کا حسب ضابطہ اعلان کردیا۔ چینی صوبجات کے گورنروں نے اس فرمان پر پورے طور پر عملدرآمد شروع کر دیا ہے۔

اس حکم کی خلاف ورزی کرنیوالے کو سخت سزا دیجاتی ہے۔

چین میں اس ظالمانہ رسم کی موقوفی اس قدر پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی گئی ہے کہ اسکولوں کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی پیروں کی بندش کے خلاف گیت گاتے ہیں (زندہ قومیں تمام اپنے عیوب کی اصلاح میں لگی ہوئی ہیں مگر ایک ہم ہیں کہ رسم میں کوئی عیب ہی نہیں۔ اصلاح کیسی ؟)

آئرلینڈ والے چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں پارلیمنٹ الگ قایم کیجائے۔ گورنمنٹ انگلستان اس بات کو منظور نہیں کرتی اسلئے آئرلینڈ والے اکثر فساد کرتے رہتے ہیں۔ (دیکھے کریگی)

آئرلینڈ میں ایک نئی آئرش مجلس حال میں قایم ہوئی ہے اس مجلس نے یہ اعلان کیا ہے کہ اس بات کی کوشش کیجائیگی کہ انگلستان کی ساختہ اشیاء کو بالکل نہ خریدا جائے اور باشندہ آئرلینڈ کو برٹش بحری یا بحری فوج میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ اور آئرلینڈ میں انگریزی زبان میں گفتگو کرنا لوگوں سے ترک کرائی جائے سب لوگ اپنے ہی ملک کی دیسی زبان بولیں۔ (آئرلینڈ انگلستان کے ساتھ ایک جزیرہ ہے یہ قریبیوں کا حال ہے تو بیچارے بنگالیوں پر کیا خفگی ہے جو اتنی دور ہیں ؟)

ہفتہ مختتمہ ۱۳ ماہ حال میں کل ہندوستان میں طاعون سے ۴۲۴۰ موتیں اس سے پہلے ہفتہ میں ۴۲۷۸ ہوئی تھیں۔ منجملہ اسکے ممالک متحدہ آگرہ و اودہ میں ۱۱۶۷۔ بنگال میں ۱۱۴۴۔ احاطہ بمبئی میں ۵۹۵۔ پنجاب میں ۱۳۲۔ ممالک متوسط میں ۳۳۳۔ اور برما میں ۱۳۰ موتیں ہوئیں۔

احاطہ مدراس میں گذشتہ ہفتہ تین چار روز خوب بارش ہوئی۔ کثرت بارش سے مدراس ریلوے کی شمال مغربی سیکشن پر تین جگہ سے اور شمال مشرقی سیکشن پر دو جگہ سے ریل کی سڑک بہ گئی۔ ایسٹ کوسٹ ریلوے کی لائن ابھی تک درست نہیں ہوئی۔ ڈاک اور مسافر ایک ٹرین میں سے اتر کر دوسری ٹرین میں سوار کرد یتے ہیں۔ ساؤتھ انڈین ریلوے کی گدر سیکشن کی لائن بھی کئی جگہ سے بہ گئی۔ بمبئی لائن سے سڑک درست کرلیگئی۔ (خدا کی شان ایک حصہ ملک کا خشکی سے تباہ ہے تو دوسرا کثرت تری سے ویران !) +

تمام پنجاب میں بارش کی سخت ضرورت ہے۔ قحط نمایاں ہے۔ اللہم اسقنا غیثا مغیثا ولا تجعلنا من القانطین +

سودیشی تحریک کے اثر سے امریکہ کے بیگار بہت سستے ہوگئے ہیں کیونکہ کلکتہ والوں کی وجہ سے تاجر ان کو برائے نام قیمت پر فروخت کرتے ہیں۔ (اب دیسی کیا مقابلہ کرینگے ؟) +

راجہ صاحب کوہاٹ نے دس لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے پارچہ بافی کا کارخانہ جاری کیا ہے (قابل تقلید ہے)

ایک افغان اہلکار عبدالعزیز خاں جو عرصہ سے پشاور میں پناہ گزین اور سابق میں امیر صاحب کا پرچہ نویس تھا۔ کابل میں طلب ہو کر امیر صاحب کی کونسل کا ممبر مقرر ہوگیا۔ (تعز من تشاء)

ضلع شاہپور میں بیگم فردوسی کو بمقام سرگودہ نئی تحصیل قائم کیجائیگی۔

مرزا قادیانی کو الہام ہوا ہے یا شمس یا قمر انت منی وانا منک ۱۵ صبح کے چار بجے [illegible]

امرتسر میں ۲۴ جنوری کی شب کو ۸½ بجے زلزلہ کا سخت جھونکا آیا۔ (خدا کی پناہ)

ahmadimuslim.de

تندرستی ہزار نعمت ہے

برقی سٹ اس میں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی روغن طلا کی ہو جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اور ایک شیشی برقی پلز کی ہو جن سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہو۔ غرضکہ یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہو۔ قیمت صرف تین روپے +

بینظیر مقوی وممسک دوائی یعنی مومیائی یہ مومیائی ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ دماغی و بدنی کمزوری۔ درد کمر۔ جریان منی کے دفعیہ اور کرم منی کو بڑھانے کیلئے اکسیر ہو۔ چوٹ لگتے ہی دو رتی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بچوں کو ½ رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑے عرصے میں فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہو جن لوگوں کی چھاتی چھوٹی اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو اُن کے لئے محافظ صحت ہو۔ ۔ ۔ ۔ بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہو۔ اور جن لوگوں کے ہاں بسبب قلت نطفہ اولاد نہوتی ہو۔ وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں۔ مختصر یہ کہ مومیائی ہذا ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہو۔ یونانی طب اور ویدک کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی زود اثر اور مقوی دوائی شاید ہی کوئی ہو۔ ایک دفعہ آزمائیو اور فائدہ اُٹھائیو قیمت فی چھٹانک ۴ ماہ کیلئے کافی ہو عہ

سرمہ مقوی البصر آنکھوں کو تراوت بخشتا ہو۔ خارش۔ دھند۔ نزول وغیرہ امراض کو زائل کر کے بینائی کو تقویت دیتا ہو۔ فی تولہ عہ

جوہر دافعہ آتشک تازہ آتشک ایک ہفتہ اور پرانا دو ہفتہ میں کافور۔ قیمت صرف عہ

کم سنی شادی کے نقصانات سے واقفیت حاصل کر کے اسکے بد نتائج اور ضرر سے بچنا چاہو تو کتاب داغ دل خرید کر مطالعہ کرو قیمت ۸/

نوٹ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ اور ہر ایک مرض کے علاج کا نسخہ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر ہر ایک صاحب طلب کر سکتے ہیں۔

جملہ درخواستیں بنام علم الدین (مینیجر دی میڈیسن ایجنسی) کٹڑہ تلہ کنجیاں امرتسر ہوں

آہ! دنیا تیری بیوفائی!

کسی کا کندہ نگینہ پہ نام ہوتا ہے
کسی کی عمر کا لبریز جام ہوتا ہے
عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جسمیں شام وسحر
کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

ہمارے ناظرین حکیم محمد ابراہیم چشتی سے واقف ہونگے جنکا اشتہار ہر ہفتہ اسی کالم میں دیکھا کرتے تھے۔ آج اُنکو دار فانی چھوڑے ہوئے چھ روز ہو گئے ہیں۔ نمونیا پلیگ سے مرحوم کا انتقال ہوا جوان۔ صالح۔ کم زبان۔ شریف النفس۔ اولاد پانچ لڑکیاں اور دو لڑکے خرد سال چھوڑے ہیں۔ والدین کے علاوہ تین بھائی ایک بہن بھی ہے ناظرین سے استدعا ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) اڈیٹر اپنے مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شایع ہوا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار بہدایت [illegible] ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی [illegible] کرنا۔

اہلحدیث

امرتسر

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
رؤسا و جاگیرداران سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible]
[illegible]	[illegible]
ممالک غیر سے سالانہ	[illegible]

قواعد و ضوابط

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔ [illegible] واپس ہونگے۔ [illegible] مضامین اڈیٹر [illegible] درج ہونگے۔ [illegible] اشتہارات کا فیصلہ [illegible] کیجئے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال [illegible] بنام مالک مطبع ہونا چاہیئے۔

مضامین

۱	[illegible] نے خوب کیا
۲	[illegible]
۳	[illegible] کے متعلق ایک سچا خواب
۴	[illegible] صاحب [illegible]
۵	اڈیٹر اہلحدیث کو ایک [illegible] سوال
۶	مرزا قادیانی اور اخبار وطن لاہور
۷	[illegible] نکات - انتخاب الاخبار

امرتسر ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء مطابق ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ یوم جمعہ مبارک — جلد ۳

اہلحدیث

امرتسر ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء مطابق ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ یوم الجمعۃ المبارکۃ

مجدد دہلوی مرزا حیرت نے خوب کیا

کہ شیعوں کے امام مولوی فاضل محمد ہارون صاحب کو دعوت مباحثہ جلسہ عام میں دی ہے۔ یہ حوصلہ آپکو شائد اسلئے ہوا ہے کہ بقول آپکے مولوی محمد ہارون جلسہ عام میں بولنے کی عادت یا طاقت نہیں رکھتے۔ خیر بہرحال ہماری رائے میں بھی یہی احسن ہے کہ علماء شیعہ ایسی دعوت مرزائیہ کو رد نکریں بلکہ بغیر حیلہ حوالہ کے میدان میں آجائیں۔ مگر افسوس کہ ہمارے مجدد دہلوی نے مضمون کا چیلنج تو دیا نہ ہمارا چیلنج قبول فرمایا۔ اب بھی اگر انکو یہ [illegible] جو [illegible] کتب شیعہ سے ثابت ہیں تو غیر شیعوں سے جواب لیں۔ لیکن اگر سنیوں کی کتب سے بھی انکار ہو تو خاکسار دہلی آنے کو بھی حاضر ہے صرف آپکے بلانے کی دیر ہے۔ مگر حسب منشا آپکے مجمع عام میں مناظرہ ہوگا چونکہ دہلی آپ کا شہر ہے آپ ہی کی دعوت ہے اسلئے کل انتظام جلسہ آپ کے ذمہ ہوگا۔ میں اکیلا شائد آپ ہی کی فرودگاہ پر فروکش ہو جاؤں۔

مرزا صاحب! واللہ اگر آپ مان جائیں تو لطف آجائے ؎

پشاافلاک کو کبھی [illegible] کام نہیں	جا لگے [illegible] کہ [illegible] تو دو آم نام نہیں

شکایت

ہمارے کرم دوست مرزا حیرت نے مولوی محمد ہارون صاحب شیعہ کی شکایت کی ہے کہ انہوں نے اپنا رسالہ ثبوت شہادت جو مرزا صاحب کے رد میں لکھا ہے مرزا صاحب کو نہیں بھیجا۔ مگر افسوس کہ آپ خود بھی اسی فعل شنیع کے مرتکب ہوئے ہیں۔ کتاب رد شہادت جو آپنے لکھی ہے ہم نے سنا ہے کہ اس میں خاکسار کا بھی ذکر ہے مگر ہمیں بھی اس کتاب کو آجتک خواب میں بھی نہیں دیکھا۔ مرزا صاحب! سچ ہے؟ ؎

ہر کسے ناصح برائے دیگراں

حسب اطلاع سابق

آج کے پرچہ کے ساتھ اشتہارات ارسال ہیں۔ اہلحدیث کے قدر دان اپنے دوستوں کو دکھا دیں اور زبانی ترغیب بھی دیں۔ آپکا مخلص مینیجر اہلحدیث

معذرت مضمون مندرجہ ذیل کیوجہ سے خلافت اور امامت کا مضمون آئندہ ہفتہ پر ملتوی رہا۔ (ایڈیٹر)

صمصامِ صمدیہ پر ریویو

ہر کس از دستِ غیر نالہ کند
سعدی از دستِ خویشتن فریاد

گو ابتدائے اسلام سے دشمنوں نے اسلام پر ہر طرح کے حملات کئے اور کرتے ہیں۔ مگر اسلام کی فولادی دیوار سے ہمیشہ سر ٹکرا تے اور کھیلاتے رہے۔ اسلام کی حدود اربعہ کی حفاظت نے اونکے حملوں کو ہمیشہ حقارت کی نگاہ سے دیکھا اس لئے اسلام کو اُن سے کوئی نقصان نہ پہونچا۔ ہاں بیرونی دشمنوں سے تو محفوظ رہا۔ مگر اسکے چھپے رستم اندر کے دشمن اسکو گو بظاہر نقصان نہیں پہونچا سکے تاہم اس میں شک نہیں کہ اسکی نورانی ہیئت کو ایسا بدل دیا کہ گویا ایک رومی خوش شکل صورت سے حبشی سیاہ فام نظر آنے لگا۔ باوجودیکہ اسلام کا کلمہ لیتے لا الٰہ الا اللہ ہی تمام خامیوں کے لئے بیخ کن ہے مگر جب نفسانیت اور انانیت آجائے تو بقول سے چوں غرض آمد ہنر پوشیدہ شد۔ اُس کلمہ کو بھی کوئی نہیں سنتا۔

ایک زمانہ تو مسلمانوں پر وہ تھا کہ قرآن وحدیث سے بے خبر تھے۔ ہندوستان بھر میں کہیں بڑے بڑے کتبخانوں میں چند نسخے قلمی صحیح بخاری کے ہوتے تھے۔ اب یہ زمانہ ہے کہ ہر ایک شہر۔ قصبہ۔ گاؤں میں نہ صرف متن بخاری ملتی ہے بلکہ با ترجمہ میسر ہے مگر افسوس کہ اس علمی ترقی نے مسلمانوں کو اتنا فائدہ نہ دیا جتنا چاہئے تھا۔ سچ ہے ؎

تہیدستانِ قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ می آرد سکندر را

اس شومئ قسمت کا پہلا اثر یہ ہوا کہ انہوں نے خلاف منشا خداوندی اور خلاف مرضی رسالت پناہی اپنی اپنی طرف سے خیالات۔ معتقدات اور عبادات ایجاد کئے جنکو عام طور پر ہماری ناظرین جانتے ہیں۔ مگر ہم بھی آج رسالہ مندرجہ عنوان سے بطور نمونہ کچھ انکو سناتے ہیں۔

اور شہروں میں بھی ان خیالات کے لوگ ہونگے مگر امرتسر کو بریلی۔ بدایوں کے بعد یہ فضیلت ہے کہ یہ شہر جیسا کہ سکھوں کا ایک بڑا مندر اپنے اندر رکھتا ہے۔ ہزاروں ہندو بت پرست اس میں رہتے ہیں۔ اسی کے قریب قریب

شاتن دہری مسلمان بھی بکثرت اس میں پائے جاتے ہیں۔ اسی لئے اس شہر سے آئے دن کوئی نہ کوئی رسالہ اس قسم کے خیالات کا نکلتا رہتا ہے جنکا مختصر مضمون یہ ہوتا ہے کہ ؎

خدا پہ [illegible] اور بزرگوں سے بھی کہنا	یہی ہے دین یا رواس کو لینا۔	

شاتنی مسلمانوں نے آجکل ایک رسالہ نکالا ہے جسکا نام ہے صمصامِ صمدیہ ہے۔ اس کے مضامین کی فہرست یہ ہے :۔

(۱) بارشیشہ (۲) نذر و نیاز (۳) بیعت مستورات (۴) عرس شریف (۵) [illegible] اولیاء اللہ و تصرف ایشاں (۶) شیئاً للہ۔ (۷) علم غیب۔

اس [illegible] ریویو میں تمام مضامین پر بحث کرنے سے تو ہم قاصر رہتے ہیں [illegible] کچھ چنداں اس کی ضرورت ہے۔ صرف ایک دو مسئلوں [illegible] اہلحدیث [illegible] کا نمونہ دکھاؤ [illegible]

مصنف ۔۔۔ مسئلہ استمداد اولیاء کے ثبوت میں لکھتا ہے اور لطف یہ ہے کہ آیت سے ثبوت دیتا ہے مگر منکرین بھی عجیب کیڈی کے ہیں ایک نہیں سنتے سنئے آپ لکھتے ہیں :۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ وغیرہ سے اسکا ترجمان لفظوں میں کرتے ہیں، اے ایماندارو! میری اُس مخلوق سے مدد طلب کرو جنکو تم روزہ (مولانا! روزہ کسکا ترجمہ ہے؟) اور نماز کہتے ہو۔ (پھر آپ بہت ہی بڑی کوشش سے بطریق مجتہدانہ اس نتیجہ پر اپنے اتباع کو اطلاع دیتے ہیں کہ) پس ثابت ہوا کہ نیک مخلوق سے مدد لینا جائز و ماموربہ ہے،، صفحہ ۶۱

(مولانا! یہاں جائز ہی لکھا۔ امر تو وجوب کو چاہتا ہے۔ فرض اور واجب سے کیوں تنزل کیا؟)

واہ واہ! مولانا کی دلیل تو صاف قرآن شریف سے نکل آئی۔ مگر واہ رے وہابیو! تم لوگ قرآن سے بھی منکر ہو۔ اسی لئے تو مولانا اسی کتاب کے صفحہ ۷۰ پر فرماتے ہیں ؎ " شامتِ اعمالِ ما صورت نادر گرفت "

واقعی آپ کی بداعمالی انتہا کو پہونچ گئی ہے اسلئے خدائے غیور کیطرف سے سزا کا نزول شروع ہو گیا۔ آپ کی اس آیت لکھنے سے مجھے ایک قصہ یاد آیا۔ جو میرے ایک دوست نے بیان کیا تھا کہ میں ایک مسجد میں گیا۔ وہاں ایک [illegible] تشریف فرما تھے وہ کسی کا [illegible] حقہ نہ پیا کرتے تھے جو کوئی [illegible] وہ بڑے غصے سے اسے دھتکارتے اور یہ کہتے اِنَّ اللّٰہَ [illegible] عَلِیْمٌ جس سے اس کے معنی [illegible] سمجھتے کہ شاید اس آیت میں حقہ پینا منع ہو گا [illegible]

ahmadimuslim.de

اسکی یہ نبض پہچان لی اور ایک جوٹھا حقہ لیکر اس کے منہ سے لگا دیا اور کہا پیا کیوں نہیں؟ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ" حالانکہ نہ سمیع علیم کا وہ مطلب۔ نہ علیم قدیر کا یہ مفہوم تھا۔ صرف ہم دونوں کی ایجاد تھی۔

یہی حال اس مولانا بالڈ کا ہے کہ جو مدعا ثابت کرنا چاہتے ہیں اسے آیت قرآنی کے ماتحت کرتے ہیں اسکی تو ہم بھی داد دیتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی کم عقلمند موجود ہیں۔

ہمارے اہل علم ناظرین آیت کے یہ معنے سنکر متعجب ہوتے ہونگے مگر انکا تعجب کتاب مراح الارواح کا دیباچہ دیکھنے سے رفع ہوجائیگا جس میں مصنف کتاب مذکور نے قاعدہ کلیہ کہا ہے کہ يطغى في الردا یادم عاردھا یعنی جو لوگ صرف نحو و دیگر علوم عربیہ سے خالی ہوتے ہیں وہ قرآن کے معانی بیان کرنے میں ٹھوکریں کھایا کرتے ہیں۔ پس ہمیشہ افسوس نہیں کیونکہ آپ کی تحصیل تو ماشاء اللہ صرف میر تک ہے۔ افسوس جو تو ان مفتی صاحب پر ہے (جنکا ذکر آگے آتا ہے) جو باوجود یکہ رات دن اَنَا خَيْرٌ کا وظیفہ رٹتے ہیں۔ پھر بھی ایک ایسے بے علم مصنف کی کتاب پر اپنے تکبیر کو فخر جانتے ہیں۔

خیر بہر حال اب سنئے آپنے اس آیت میں کہانتک تحریف کی ہے۔ عربی کا قاعدہ ہے کہ استعانت کا لفظ اپنے مفعول بہ کی طرف بغیر (ب) کے منسوب ہوتا ہے مثلاً کہا کرتے ہیں استعنتہ میں نے اس سے مدد چاہی۔ اسی طرح اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ میں اِيَّاكَ ضمیر منصوب منفصل مقدم بغیر (ب) کے آئی ہے اسی کو اس کے مفعول بہ کو مستعان کہتے ہیں نہ مستعان بہ۔ قرآن شریف میں ہے رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ۔ اور اس کے ساتھ جس اسم پر (ب) جارہ ہو وہ مفعول بہ نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ آلہ اور ذریعہ ہوتا ہے۔ پس آیت کے معنے حسب قواعد عربیہ اور شہادت قرآن یہ ہوئے کہ "مسلمانو! صبر اور نماز کے ساتھ خدا سے مدد چاہا کرو" چنانچہ اُستاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے "مدد جوئید در تحصیل ثواب آخرت بصبر و نماز" دیکھئے از صبر و انماز کہا۔ مطلب یہ کہ جب تمہیں کوئی تکلیف پہونچے تو صبر کرو اور نماز شروع کرو پھر خدا کو یاد کیا کرو وہ ضرور تمہاری مدد کریگا۔ چنانچہ اس آیت کے ساتھ ہی متصل یہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔ خدا تعالیٰ صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے یعنی وہ ضرور ایسے بیچاروں کی مدد کریگا۔

مولانا بالڈ کے ممدوح اللہ مفتیو! دیکھا جن فضلا کو آپ صفحہ ۹ پر حقارتاً "یہ فضلا" سارٹیفکیٹ کہتے ہو۔ وہ سارٹیفکیٹ یہی تو ہے جس سے آپ لوگ محروم ہیں اور اسکے انگور دس کی طرح کھٹا کہتے ہیں۔ آہ ؎

عشق بازی تو ۔ جانے اور ہم نادان ہیں	نا سمجھ کہتا ہے ناصح تو نے کیا سمجھا نہیں

اچھا مولانا بتلائیے کہ ہم آپ کے حسب منشا آیت پر عمل کریں تو کس طرح کریں۔ یہی کہ صبح شام کم از کم سو دانہ کی ایک تسبیح پڑھا کریں کہ یا صبر امددنی۔ یا صلوٰۃ اعینینی (اے صبر میری مدد کر۔ اے نماز میری اعانت کر) ؟ تبلائیے تو کبھی آپنے بھی اس آیت پر عمل کیا؟ واہ مولانا! سچ ہے ؎

گر تو قرآن بریں نمط خوانی	ببری رونق مسلمانی

کیا ایسی دیانت اور لیاقت پر علمائے کرام کے نام اس طرح لیا کرتے ہو؟ کہ "ان میں مسئلہ پر بڑے سے بڑے غیر مقلدین مثل اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں خرم علی نے نصیحت المسلمین میں غلام علی امرتسری نے اثنا عشریہ میں۔ ثناء اللہ نے مذہب اہلحدیث میں تردیدیں لکھی ہیں" صفحہ ۶۵۔

مصنف رسالہ سے تو ایسی گستاخی اور تعلّی کے الفاظ کچھ تعجب انگیز نہیں تعجب تو انکے مفتی صاحب سے ہے جنکی بے معنے تقریظ بڑے فخر سے اخیر رسالہ میں لگائی گئی ہے کہ وہ خود تو اپنے رسالہ مولود وغیرہ میں مولانا اسمٰعیل دہلوی مرحوم کو شہید لکھتے ہیں لیکن جب کوئی نااہل انکی ہتک کرتا ہے تو اس کے ساتھ بھی ہو جاتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکے لقب (مفتی) میں (ی) اسم فاعل کی نہیں بلکہ نسبت کی ہے یعنی مفت کے نوکر یا مفت خورے۔ آپ کا اپنے نام کے ساتھ ہمیشہ الراجی الی رحمۃ اللہ لکھنا بھی یہی جتلا رہا ہے کہ آپ خیر سے واقعی پہلے معنے ہی کے مفتی ہیں۔

دوسرا مسئلہ قابل نمونہ علم غیب ہے اس کے متعلق آپ لکھتے ہیں کہ:۔

"خلاصہ یہ ہے کہ مومن کو یہ یقین کرنا واجب ہے کہ خدا عالم الغیب بالذات و بالاستقلال ہے اور اس کے انبیاء و اولیاء عالم غیب بالواسطہ و غیر مستقل ہیں" صفحہ ۶۷

حالانکہ اس خبط کا رد خدا تعالےٰ نے جن صاف اور سیدھے لفظوں میں کیا ہے شائد ہی کسی کفری اور شرکی بات کا کیا ہو۔ صاف ارشاد ہے وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ

---

[1] اس لفظ کی غلطی ہم بتلانا نہیں چاہتے۔ علم ادب سے واقف خوب جانتے ہیں۔ سبحان اللہ ہمارا روئے سخن نہیں۔ (اڈیٹر)

تفسیر ثنائی اردو
جلد اول سورہ فاتحہ و بقرہ عا
جلد دوم سورہ آل عمران و نساء
۱۲ جلد سوم
سورہ مائدہ تا انعام
و اعراف عا
جلد چہارم تا سورہ
نحل ۱۴ پارہ
۱۲ چاروں
جلدوں کے
یکمشت خریدار سے
معہ محصول ڈاک
[illegible]
مینجر اہلحدیث
امرتسر

لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْءُ - مگر اس کا مطلب بتلانے سے پہلے رسالہ مذکورہ کے مفتی (معنی اول) کو سمجھانے کے لئے ایک منطقی قاعدہ کہتے ہیں۔ مفتی صاحب! سنئے! انتفاء التالی یستلزم انتفاء المقدم جسکو دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ لازم کے انتفاء اور انعدام سے ملزوم کا انتفا اور انعدام ثابت ہوتا ہے یعنی اگر ثابت ہو جائے کہ اسوقت اجالا نہیں بلکہ سخت گھٹا ٹوپ اندھیرا ہے۔ تو ثابت ہوگا کہ جس جس چیز سے اجالا ہوتا ہے انہیں سے اسوقت کوئی بھی نہیں بخواہ سورج ہو یا چاند شعل ہو یا دیا۔ سب کا انعدام لازم آئیگا۔ یعنی سمجھا جائیگا کہ اندھیرے کیوقت انہیں سے کوئی بھی موجود نہیں۔ پس اب سنئے آیت کریمہ کے معنے۔ رب العالمین اپنے رسول پاک کو فرماتا ہے "اے میرے نبی! تو انسے کہدے کہ اگر میں غیب کی باتیں جانتا تو بہت سی بھلائی اپنے لئے جمع کر لیتا اور مجھے کسی قسم کی تکلیف نہوتی" یعنی مجھکو تکالیف کا پہنچنا اور آفات ارضی وسماوی سے برابر حصہ دار رہنا ہی بتلا رہا ہے کہ علم غیب مجھ میں نہیں۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ اس کلام ہدایت نظام میں اللہ تعالیٰ نے علم غیب کے لئے استکثار خیر وغیرہ کو لازم قرار دیکر اسکی نفی کی ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ استکثار خیر وغیرہ یعنی آئندہ کے منافع کا جمع کر لینا اور مضرات سے بچنا جیسے مستقل اور بالذات غیب دانی کو لازم ہے۔ غیر مستقل اور بالواسطہ غیب دانی کو بھی لازم ہے۔ کیونکہ استکثار خیر علم پر متفرع ہے۔ اسی لئے ایک بزرگ کا قول ہے ؎

لو ان سدن ورالفعل یبلدن للفتی
کاعقابہ لم تلفہ یتندم

یعنی اگر آئندہ کے واقعات انسان کو معلوم ہوں تو کبھی ندامت نہ اٹھائے پس جبکہ رب العالمین نے لازم عام کی نفی کر دی تو ملزوم (علم غیب ہر قسم) خود ہی معدوم ہو گیا۔ والا فاین التلازم؟

اہلحدیث کو حدیث نفس کے پیرو کہنے والو! ہماری اس تقریر کو سمجھی ہو؟

آہ ؎ ناصحا اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ نادان ہیں کیا تجھ سے بھی ناداں ہونگے

اسی لئے فقہا رحمہم اللہ نے بالاجماع لکھا ہے کہ جزم الحنفیۃ بتکفیر من اعتقد ان النبی علیہ السلام یعلم الغیب (شرح فقہ اکبر) یعنی جو کوئی کہے کہ پیغمبر خدا غیب جانتے تھے۔ علماء حنفیہ اسکو کافر جانتے ہیں۔ اسی کی تائید میں دیکھو فتاویٰ عالمگیری۔ قاضیخان وغیرہ۔

ہم نے رسالہ مذکورہ کو بغور دیکھا کہ کہیں فقہا پر بھی ان اقوال کی وجہ سے وہابیت کا [illegible] لگایا ہے یا نہیں مگر افسوس کہ تمام رسالہ میں ان اقوال کو بڑی گوشت کی طرح چھوتا [illegible] نہیں اور ان اقوال کے پاس سے یوں نکل گئے کہ گویا خبر ہی نہیں اور [illegible] کے لئے بھی دو مسئلے کافی ہیں جن پر باقی رسالہ کو قیاس کر سکتے ہیں۔

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا۔

مختصر یہ کہ رسالہ مذکورہ شاتن دہری مسلمانوں کے لئے تو مؤید ہے مگر عربی [illegible] اسلام کا بیخ کن ہے۔ خدا اسکے مصنف کو اسکا بدلہ دے۔ اخبار کا کالم زیادہ [illegible] کی اجازت نہیں دیتے۔ ورنہ ناظرین کو مصنف اور خود ساختہ مفتی صاحب [illegible] مفرط کی لیاقت اور ذہانت کے کرشمے اور بھی دکھا دیئے جاتے

[illegible] گفتگو [illegible] چند از درویشی نبود
ورنہ با تو ماجراہا داشتیم

فیصلہ آرہ کے متعلق ایک سچا خواب

(از مولوی نور محمد صاحب امرتسر۔ تالاب [illegible])

میں بحمداللہ اُس حدیث سے واقف ہوں جس میں جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جھوٹا خواب بنانا سب جھوٹوں سے زیادہ جھوٹ ہے۔ اس لئے میں سچ کہتا ہوں کہ میں نے ۸ ذی الحجہ مطابق ۳ فروری شب کے تین بجے قریب صبح کے خواب دیکھا کہ جناب سرور کائنات مع خلفائے اربعہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین حالت احرام میں ایک جگہ تشریف فرما ہیں اور حضرات علماء کرام یعنی مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی۔ حافظ عبدالعظیم صاحب دہلوی۔ جناب مولانا ابو عبداللہ غلام العلی صاحب امرتسری حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنوی اور جناب مولانا مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری اور مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری اور خاکسار بھی وہاں احرام کی حالت میں ہیں۔

میں نے جناب مولوی غلام العلی صاحب مرحوم سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ آپنے فرمایا کہ ایام حج ہیں اور جناب رسالت مآب تشریف فرما ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے ہاتھ میں اپنی تفسیر القرآن عربی ہے۔ میں نے مولوی غلام العلی صاحب مرحوم سے عرض کیا کہ اس تفسیر کے متعلق بہتر ہے آپ اسوقت جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ کرائیں۔ اسپر مولوی صاحب ممدوح نے وہ تفسیر رسالت مآب کی خدمت میں پیش کی تو آنحضرت نے فرمایا کہ

سلہ ورنہ قیامت ہر کسے در دست گیرد نامہ۔ من نیز حاضر میشوم تفسیر قرآں در بغل

ahmadimuslim.de

یہ اب کوئی جھگڑا نہیں رہا۔ علماء آرہ نے بڑی دیانتداری سے فیصلہ کیا ہے کہ مصنف کو اہلحدیث سے خارج کیا"۔

اور مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ اسی تفسیر کی برکت سے نے مصنف پر مہربانی کی ہے۔ اتنے میں دیکھا کہ ایک تخت مزین اور سے آیا جس پر جناب سرور کائنات مع صحابہ کبار کے بیٹھ گئے اور حضرات کرام یعنی مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی۔ مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مولوی غلام العلی صاحب امرتسری اور جناب حافظ عبدالعظیم صاحب نے چاروں پائے اُس تخت کے پکڑ لئے اور اوپر کو اڑ گئے۔ اتنے میں بارش کی آواز سے میری نیند کھل گئی۔ واللہ علی ما اقول شہید۔

فیصلہ صاحب جج بہادر پٹنہ

دربارہ مقدمہ مابین اہلحدیث و حنفیہ بابت مسجد محلہ کبیر ٹولہ و مسجد محلہ محمد پور شاہگنج ضلع پٹنہ

مرسلہ جناب منشی عبدالرحیم صاحب ازدانا پور محلہ نگوہ۔

اگرچہ بفضلہ تعالیٰ چیف کورٹ۔ ہائیکورٹ۔ پریوی کونسل۔ لنڈن وغیرہ میں ہمیشہ سے جماعت اہلحدیث کو مقدمات میں فتوحات ہوتی رہی ہیں جنکا مجموعہ ایک رسالہ کی صورت میں چھاپا گیا ہے جسکا نام فتوحات اہلحدیث ہے مگر چونکہ یہ فیصلہ اُن ہی فیصلوں کا نتیجہ ہے۔ نیز اس مقدمہ کی بابت ایک حنفی مولوی صاحب ساکن ضلع پٹنہ نے فرمایا تھا کہ حنفی ہمیشہ سے مقدمات میں شکست کھاتے رہے ہیں مگر اب کی دفعہ پٹنہ کے مقدمہ میں امید ہے کہ فتح ہوگی۔ اسلئے فیصلہ ہذا درج کیا جاتا ہے۔ (اڈیٹر)

اپیل بنارضی فیصلہ بابو جگ پرشاد پانڈے منصف دوم پٹنہ۔ تاریخ ۲۰ مئی ۱۹۰۵ء اپیل نمبر ۱۰۳ سنہ ۱۹۰۵ء۔ اپیل نمبر ۱۰۴ سنہ ۱۹۰۵ء۔

نمبر ۱ مدعیان اپیلانٹان۔ و شیخ ہدایت اللہ وغیرہ مدعیان اپیلانٹان۔

اپیل نمبر ۱۰۳ محمد عبدالسبحان وغیرہ بنام مدعاعلیہم رسپانڈنٹان۔

اپیل نمبر ۱۰۴ محمد عبدالکریم وغیرہ مدعاعلیہم رسپانڈنٹان۔

منجانب اپیلانٹان مسٹر مانک و بابو گنگا و سہرو بابو شام لال وکلاء۔

منجانب رسپانڈنٹان بابو ابناس چند گھوس و سید غلام قادر وکلاء۔

فیصلہ یہ دو اپیل جو مقدمہ میں ہیں جنکو عدالت ماتحت نے ایکساتھ تجویز کیا ہے۔ دونوں مقدمہ میں فریق مختلف ہیں۔ سوائے عبدالکریم کے جو دونوں مقدمہ میں مدعاعلیہ ہے۔ فریق مختلف فرقہ کے مسلمان ہیں۔ مدعیان اپنے کو اہلحدیث کہتے ہیں اور یہ دعویٰ ہے کہ فرقہ سنی میں ہیں۔ مدعاعلیہم لوگ سنی فرقہ حنفی کے ہیں اور اس ملک کے زیادہ تر مسلمان اسی فرقہ کے ہیں۔

دونوں مقدمہ میں اول زیر تجویز طلب یہ ہے کہ آیا مسلمانان فرقہ مدعیان کو حق نماز پڑھنے کا مسجد حنفی میں ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کس قدر ہے۔ منصف کی ڈگری بحق مدعاعلیہم ہے۔ مدعیان نے اپیل اُس ڈگری کی کی ہے۔ ہمنے تجویز میں انکو کچھ وقت صرف کیا ہے اسوجہ سے نہیں کہ بعد بحث سننے کے ہمکو کچھ شبہ تھا کہ کیا فیصلہ ہونا چاہئے۔ بلکہ اسوجہ سے کہ لائق وکیل نے مدعاعلیہم کے ہمکو ڈاکٹر ہنٹر کی کتاب انڈین مسلمان پڑھنے کے لئے کہا تھا جسکو ہمنے پڑھ ڈالا ہے۔ بارہ ایشو اسی مقدمہ میں عدالت ماتحت نے تنقیح کیا ہے جس میں سے ایشو مفصلہ ذیل بحق مدعیان عدالت ماتحت نے فیصل کیا ہے۔

نمبر ۱۔ آیا کورٹ فیس ادا کردہ مدعیان کافی ہے یا نہیں۔

نمبر ۲۔ آیا یہ سب مقدمات قابل تجویز عدالت دیوانی ہیں یا نہیں۔

نمبر ۳۔ آیا یہ سب مقدمات استدعا رو دخل قابل چلنے کے ہیں یا نہیں اور آیا دفعہ ۴۲ و دفعہ ۵۴ قانون دادرسی مانع سماعت مقدمہ ہذا ہے یا نہیں۔

نمبر ۸۔ آیا مقدمات مذکورہ میں نقص فریق و تعدد دعویٰ ہے یا نہیں۔

نمبر ۹۔ آیا مقدمات مذکورہ میں تمادی مؤثر ہے یا نہیں۔

اُن سب ایشو کے تجویز کی کوئی ضرورت نہیں ہے چونکہ مدعاعلیہم نے کوئی کراس اپیل نسبت اس کے نہیں کیا ہے۔ البتہ ایشو میں ایشو نمبر ۴ کا یہ منشا ہے کہ آیا مدعیان کو وجہ نالش ہے یا نہیں۔ ایشو نمبر ۵ و نمبر ۶ و نمبر ۷ و نمبر ۱۰ میں اصل امر تجویز طلب ہیں۔ ایشو نمبر ۱۱ نسبت اُس رواج کے ہے جسکی نسبت مدعاعلیہم کا بیان ہے کہ پٹنہ میں ایسا رواج ہے۔ ایشو نمبر ۱۲ نسبت اس امر کے کہ آیا مدعیان کو دادرسی کرنا خلاف پبلک پالیسی کے ہوگا یا نہیں۔ ہم ان [illegible] کو سلسلہ وار تجویز کرینگے۔

ایشو نمبر ۴ حسب ذیل ہے۔ آیا مدعیان کو کوئی وجہ نالش بمقابلہ مدعاعلیہم خاصکر بمقابلہ عبدالکریم مدعاعلیہ کے ہے یا نہیں۔ ایک مقدمہ میں یعنی مقدمہ نمبر ۴۷ - اپیل نمبر ۱۰۳

ahmadimuslim.de

میں وہ نالش مبنی ہے اوپر اس واقعہ کے جو محمد پور شاہ گنج کی مسجد میں بتاریخ یکم مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو ہوا تھا۔ نسبت اسکے استغاثہ قربان علی کیطرف سے از مدعیان نے عدالت فوجداری میں کیا تھا۔ اگرچہ یہ بات صحیح ہے کہ قربان علی کا استغاثہ نسبت اس واقعہ کے تھا جو آٹھ یا نو بجے رات کیوقت ہوا تھا جسکی نسبت کوئی ذکر مقدمہ ہذا میں نہیں کیا گیا ہے۔ قربان علی نے استغاثہ میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اسکو اور اسکے اہل فرقہ کے ساتھ تین چار روز سے مسجد میں نماز پڑھنے میں مزاحمت ہوتی ہے۔ قربان علی کا یہ مطلب ہوگا کہ تین چار روز قبل یکم مئی کے اور نیز یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ تین چار روز قبل آٹھ بجے شب اس تاریخ کے کہ عرضی میں اس مقدمہ کے یہ بیان ہے کہ مدعیان کے ساتھ مزاحمت نماز پڑھنے میں ہوئی اور منشی عبد الرحمن اپنے اظہار میں اس مزاحمت کو بیان کرتا ہے جو شام کے وقت یکم مئی کو ہوا تھا۔ سوائے عبد الکریم کے کل مدعا علیہم کا جنکا یہ بیان ہے کہ ہمکو کوئی سروکار اس معاملہ سے نہیں ہے۔ [illegible] انکار ہے کہ مدعیان کو کوئی حق نماز خوانی کا نہیں ہے۔ علاوہ اس کے ایک درخواست مدعا علیہم نے صیغہ فوجداری میں دیا تھا۔ اس میں یہ استدعا ہے کہ مدعیان کو ہدایت کیجائے کہ وہ دادرسی اپنی عدالت دیوانی سے چاہیں۔

عرضی دعویٰ مقدمہ نمبر ۴۸ و اپیل نمبر ۱۰۴ میں یہ بیان ہے کہ مدعیان کے ساتھ مزاحمت نماز پڑھنے میں مسجد بکھریہ ٹولہ میں ہوئی اور نوٹس جسکا مفہوم عرضی دعویٰ میں درج ہے اور جو مقبولہ فریق کا ہے حسب منشا دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مدعیان پر تعمیل پایا۔ یہاں بھی سوائے عبد الکریم کے جملہ مدعا علیہم کو نماز خوانی سے مدعیان کے انکار ہے۔ ہمارے خیال میں لائق منصف کا نتیجہ نکالنا کہ مدعیان کو کوئی وجہ نالش کسی مقدمہ میں پیدا نہیں ہوئی ہے۔ مبنی اوپر پوچ اور کوتاہ دلائل کے ہے۔ جیسا کہ مسٹر مانک صاحب نے بحث کی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ دونوں مقدمہ میں مدعیان کو وجوہات اور اسباب کافی اس بات کیلئے تھا کہ وہ لوگ عدالت دیوانی میں جائیں اور اس بات کی تجویز کرا دیں کہ آیا ان لوگوں کو ان مسجدوں میں نماز پڑھنے کا حق ہے یا نہیں۔ ہم بہرکیف عبد الکریم کو مستثنیٰ کرتے ہیں کہ جسکے خلاف میں مدعیان کو وجہ نالش نہیں ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسکو اسوجہ سے مدعا علیہم کے شامل کر دیا ہے کہ چونکہ وہ مختار مدعا علیہم کا [illegible] فوجداری میں [illegible]

وہ سب ایشو جسمیں اپیل بات مقدمہ کی ہے مفصلہ ذیل ہے:-

ایشو نمبر ۱۔ آیا مساجد متنازعہ حنفیوں کی بنائی ہوئی ہیں یا نہیں یہ اور صرف حنفیوں کے واسطے بنائی گئی ہیں یا نہیں۔ ایشو نمبر ۲۔ آیا مدعیان سنی مسلمان ہیں یا نہیں یہ بھی غرض ہیں تو اس فرقہ کے ہیں یا نہیں جسکو مدعا علیہم ہیں۔ ایشو نمبر ۳۔ آیا مدعیان اور انکے اہل فرقہ کو نماز پڑھنے کا مساجد متنازعہ میں حق ہے یا نہیں۔ ایشو نمبر ۴۔ آیا طریقہ ستانے مدعیان کا ایسا ہے یا نہیں کہ جس سے مدعا علیہم کو تکلیف و خلل نماز پڑھنے میں پہنچتا ہے۔ ایشو نمبر ۵۔ اگر ایسا ہے تو آیا مدعیان مستحق نماز پڑھنے کے مساجد متنازعہ میں ہیں یا نہیں۔ [illegible] میری سمجھ میں یہ سب ایشو صاف ہے اور ان سب ایشو کے تجویز میں ہم معمولی طور اختیار کرینگے۔ یعنی پہلے واقعات کو لکھینگے بعد اسکے نظیرات۔

بابت ایشو نمبر ۱ کے میری یہ رائے ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ دونوں مسجدیں بنائی حنفیوں کی ہیں اور حنفیوں کے مصرف میں بھی رہی ہیں اور مطابق عام [illegible] حنفیوں کے مصرف میں رہیں۔ دربارہ مسجد بکھریہ ٹولہ کے منصف صاحب نے شہادت کا اعتبار کیا ہے اور یہ بیان گواہوں کا ہے کہ وقت وقف کرنے مسجد مذکورہ کے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ یہ مسجد صرف حنفیوں کیواسطے مخصوص ہے۔ محمد پور شاہ گنج کی مسجد کے بارہ میں منصف کی یہ رائے ہے کہ کوئی اعلان اس قسم کے واسطے حنفیوں کے نہیں کیا گیا۔ لیکن مسجد مذکور صرف حنفیوں کے مصرف میں رہی۔ مطابق اس رائے کے جو میرے دربارہ شہادت کے ہے صرف اسی قدر دکھلانا کافی نہیں کہ دونوں مسجدیں صرف حنفیوں کے مصرف کیواسطے وقف کیگئی ہیں عدالت میں یہ بات کوئی ایسی بھاری نہیں ہے چونکہ حکام ہائیکورٹ کی رائے کے اندر داخل ہے۔ ایک فل بنچ الہ آباد ہائیکورٹ کی رائے بمقدمہ عطاء اللہ بنام عظیم اللہ (جلد ۱۲ الہ آباد صفحہ ۴۹۴) یہ ہے۔ جو مسجد راہ خدا میں وقف کیگئی وہ واسطے کل مسلمانان کے ہے اور قانوناً کسی خاص فرقہ کے استعمال کے لئے نہیں مخصوص ہو سکتی۔ یہ ہی رائے پریوی کونسل کی بھی بمقدمہ فضل کریم [illegible]

لہ لاہور کے اہل قرآنوں کو بھی اپنی مسجد کے وقف نامہ میں ایسا ہی خبط سوجھا ہے کہتے ہیں [illegible] اہل قرآن (منکرین حدیث) کے دوسرے کسی فرقہ کو نماز پڑھنے کا حق نہ ہوگا [illegible] بندش منشاء خداوندی کے خلاف ہے [illegible] حکام مجازی سے بھی فیصلہ کرایا کہ مساجد میں خواہ وہ کسی فرقہ کی بنائی ہوں ہر ایک مسلمان نماز پڑھ سکتا ہے [illegible] میں بھی ہے کہ اگر کوئی بانی اپنی مسجد کو اپنے ہی فرقہ کے لئے مخصوص کرے تو [illegible] کلمہ گو اس میں نماز پڑھ سکتے ہیں [illegible] نہیں دیکھتے کہ سب فرقوں کو [illegible] و من دخله کان آمنا [illegible]

سلہ یہ تمام فیصلہ [illegible]

بنام مولا بخش (جلد ۱۰ کلکتہ صفحہ ۲۵۶) ہے لیکن یہ رائے ظاہر کی گئی تھی ایک
ایسے مقدمہ میں جسمیں کل فریق سُنی تھے یا سُنی ہونیکا دعویٰ رکھتے تھے حقیقت یہ
حاصل اُس جگہ پر ہے جہاں مختلف فرقے سُنی کے ہوں۔ پریوی کونسل نے کوئی رائے
دربارہ اوّل قول فل بنچ کے نہیں ظاہر کیا چونکہ واقعات جسکا مقدمہ کے ایسے تھے
کہ جسمیں اُسکی ضرورت نہ ہوئی لیکن اُس تفسیر پر عمل ہائیکورٹ کلکتہ نے جو مقدمہ
آدم شیخ بنام عیسیٰ شیخ (جلد ۲۰ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۰۶) میں جو ہے۔ وہ مقدمہ بھی
درمیان سنیوں کے تھا۔ فیصلہ مذکور میں رائے ذیل ہے۔ یہ [illegible] اسلام میں وہ
مکان جو عبادت خدا کیواسطے مخصوص کیا گیا ہے کسی [illegible] فرقہ کی ملک نہیں ہے
ہر مسلمان چاہے کسی فرقہ کا ہو اُسکو حق اسبات کا [illegible] کہ نماز اپنے طریقہ کے مطابق
اُس مسجد میں پڑھے بشرطیکہ قصداً مخل [illegible] دوسرے کسی جماعت
کو [illegible] طریقہ عبادت کے اختلاف [illegible] کو مسجد میں نماز پڑھنے کا
حق جو کہ ہر مسلمان کو حاصل ہو زائل نہیں ہوتا [illegible] بات صحیح ہے کہ نہ الہ آباد والے
مقدمہ اور نہ کلکتہ کے مقدمہ میں یہ بات تجویز پائی تھی کہ مسجد وقت وقف کرنے
کے بذریعہ کسی وثیقہ کے یا زبانی کسی خاص فرقہ کے استعمال کے لئے وقف کی گئی تھی
اس لئے کوئی تجویز اس بارہ میں نہ ہوئی۔ لیکن یہ امر صاف ہے کہ بہت زور آور شہادت
کی مسلمانوں کی کتابوں سے ضرورت ہوگی۔ اُس رائے سے اختلاف کرنے کے لئے جو عام
طور پر اور بہت زوروں کے ساتھ مختلف ہائیکورٹوں کے حکاموں نے ظاہر کیا ہے کوئی
کوشش اس شہادت کے پیش کرنے کی اس مقدمہ میں نہیں کی گئی۔ شافعی مذہب کا قانون
ولسن صاحب کی شرح محمدی صفحہ ۲۲۳ سے دکھلایا گیا ہے۔ لیکن اس مقدمہ کے
کوئی فریق کو دعوےٰ شافعی ہونے کا نہیں ہے۔ اسلئے اُس فرقہ کا قانون اسمیں
مؤثر نہیں ہوگا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اگرچہ [illegible] ایک مسجد خاصکر حنفیوں کیواسطے بنائی
بھی گئی ہو۔ تاہم اس سے مدعا علیہم کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ علاوہ اُن سب
فیصلجات کے ایک اور فیصلہ ہائیکورٹ کلکتہ کا بمقدمہ اپیل نمبر ۲۵۹ بابت ۱۹۰۱ء
شیخ فرزند وغیرہ بنام شیخ محمد اسمٰعیل وغیرہ اس بارہ میں ہے۔ یہ فیصلہ چھپا نہیں
لیکن اس مضمون کا ہے جیسا کہ چھپا ہوا فیصلہ ہے۔ یہ امر لکھنا ضرور ہے کہ وہ
قابل جج کہ جنکی رائے اس مسئلہ قانون میں الہ آباد ہائیکورٹ میں لی گئی وہ مسٹر
جسٹس محمود نہایت مشہور شرح محمدی کے متقن تھے۔ اور ہمیں کوئی اختلاف مسٹر
امیر علی کی تحریر میں اس رائے میں نہیں پایا۔
دربارہ ایشو نمبر ۶ کے میری رائے ہے کہ مدعیان ہر دو مقدمہ کے بیشک سُنی

ہیں جیسا کہ مجھے بیان کیا ہے کہ وہ لوگ اپنے کو اہلحدیث کہتے ہیں اور یہ لفظ دوسرا
مرادف عامل بالحدیث ہے اور یہ الفاظ سابق کے مقدمات میں جو عدالت میں
آئے ہیں انکی شان میں مستعمل کئے گئے ہیں لیکن انکے دشمنان انکو وہابی کہتے ہیں تاکہ
لوگوں کو انکی طرف سے تعصب پیدا ہو۔ اور وہ تعصب حقیقتاً ہو بھی گیا ہے۔ مذہبی
نہیں ہے۔ اگرچہ اسلام میں مذہب و سیاست ایسا دونوں ملا ہوا ہے کہ دونوں
میں فرق کرنا مشکل ہے۔ پڑھنے سے ڈاکٹر ہنٹر کی کتاب کے یہ بات ظاہر ہوتی ہے
کہ بعض متعصب وہابیوں نے مذہبی اور تمدنی آزادی کو توڑ دیا لیکن غیر متعصب
اور [illegible] وہابیوں نے اپنے کو صرف مذہب کے دائرہ میں رکھا اور صرف اس بات
کی کوشش کی کہ ہمارے مذہب کی درستگی ہو۔ مدعیان اُس حد تک جو بیان کیا گیا ہے
مدعیان اگر وہابی بھی ہوں تو مستحق ادائے فرض مذہبی اپنے مطابق شرع محمدی کے
ہیں کل تعارض کا اتفاق اس امر میں ہے کہ مطابق شرع محمدی کے وہابی لوگ
فرقہ سُنی میں داخل ہیں اگرچہ وہ لوگ بعض امور عقاید و طریقہ میں بعض سُنیوں
سے فرق کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ہنٹر نے ان لوگوں کے بارہ میں یہ کہا ہے کہ یہ لوگ
تقی یا ذرہ سُنی ہیں لیکن مدعیان کو وہابی ہونے سے انکار ہے۔ اس انکار سے اُن
لوگوں کے یہ مان لینا چاہیئے کہ یہ لوگ اُن خراب اور ناشائستہ مسئلوں کو جو مسائل
وہابی کے مشہور ہیں نہیں مانتے ہیں۔ مدعیان بیشک فرقہ حنفی سے جدا ہیں لیکن
وہ لوگ سُنی مذہب میں جیسا کہ سابق کے مقدمات میں ظاہر ہوا ہے کہ درمیان میں
فرقہ اہلحدیث و فرقہ حنفی کے وہ بہاری فرق طریقہ نماز میں ہے۔ نماز پڑھنے میں
حنفی لوگ آمین آہستہ کہتے ہیں اور اہلحدیث زور سے کہتے ہیں۔ اہلحدیث ہاتھ
اٹھاتے ہیں (یعنی رفع یدین کرتے ہیں) اور حنفی ہاتھ نہیں اٹھاتے ہیں مسٹر [illegible]
اپنی کتاب میں [illegible] مقدمہ (جلد ۱۲ الہ آباد - جلد ۱۲ الہ آباد - جلد ۱۳ الہ آباد
و جلد ۱۰ کلکتہ) [illegible] فرقہ اہلحدیث کے بڑی خلاصہ [illegible] ہے کہ ان سب
مقدمات میں نئی بات کرنے والے [illegible] اپنے کو عامل بالحدیث کہتے ہیں
اور جنکو اُن کے دشمنان وہابی کہتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ لوگ سُنی مسلمان ہیں۔
اور ان دو امور [illegible] مقدمہ میں [illegible] شافعی [illegible]
صفحہ ۳۰۹) ہم اس بات کو نوٹ کرتے ہیں کہ بمقدمہ [illegible] بنام [illegible] نئی بات کرنے
والے لوگ غیر مقلد [illegible]
دربارہ ایشو نمبر ۴ و نمبر ۵ [illegible] ظاہر ہے کہ مطابق اُن [illegible] اور
قانون مسلمہ جیسا کہ [illegible] پہلے کیا [illegible] مدعیان سُنی ہیں اور انکو استحقاق نماز پڑھنے

کا مساجد متنازعہ میں اس شرط سے ہے کہ وہ لوگ اس حق کو اپنی نیک نیتی سے واسطے عبادت کے عمل میں لاویں۔ عام قانون ملک نے جو شرط اس حق پر عائد کیا ہے اسکو صاحب جج راج صاحب نے بمقدمہ عطاء اللہ بنام عظیم اللہ حسب ذیل بیان کیا ہے۔

قول راج صاحب:۔ یہ امر صاف طور سے معلوم ہونا چاہیے کہ کوئی شک اس میں نہیں ہے کہ اگر کوئی مسلمان نیک نیتی سے واسطے عبادت کرنے کے نہیں۔ بلکہ بدنیتی سے واسطے خلل ڈالنے کے مسجد میں جائے اور خلل ڈالے اور نقص امن پیدا کرے تو بیشک ماخوذ قانون فوجداری ملک کا ہوگا۔ جبکہ یہ امر ایک مسلمان کے لئے صحیح ہے تو ضرور ہے کہ اگر ایک جماعت کی واسطے خلل ڈالنے کسی کے نماز میں مشورہ کریں اور کوئی ایسا فعل ظاہر کریں کہ جس سے خلل پیدا ہو تو بیشک وہ لوگ قانون فوجداری کے ماخوذ ہونگے۔ ایسی غرض و نیت اغلب کہ ایک جماعت کے ساتھ ثابت کرنا آسان ہوگا۔ بہ نسبت ایک شخص کے ساتھ ثابت کرنے میں۔

اَیشو نمبر ۱ حسب ذیل ہے۔ آیا حنفی وہابی شیعہ کے مختلف مساجد واسطے نماز پڑھنے کے شہر پٹنہ میں ہے یا نہیں۔ اور آیا کوئی ایسا رسم و رواج یہاں ہے یا نہیں کہ جسکے مطابق ایک فرقہ والا دوسرے فرقہ والے کی مسجد میں نماز نہیں پڑھ سکتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ تجویز کہ ہر فرقہ کے مسلمان کی مسجد اس پٹنہ میں موجود ہے قابل پسند ہے ہم بھی یہ کہتے ہیں کہ عام طور پر ایک فرقہ کا آدمی اپنے فرقہ کی مسجد میں جاتا ہے دوسرے فرقہ کی مسجد میں نہیں جاتا ہے یہ امر فطرتاً قابل قیاس ہے۔ لائق منصف معلوم ہوتا ہے کہ اس سے اور آگے بڑھ گئے۔ انکی تجویز ہے کہ اگرچہ مدعا علیہم نے رواج مندرجہ بیان تحریری میں یعنی کہ ایک فرقہ والا دوسرے فرقہ کی مسجد میں نماز نہیں پڑھ سکتا ہے ثابت نہیں کیا لیکن باوجود اسکے یہ مدعا علیہم نے محدود رواج ثابت کیا ہے کہ ایک فرقہ کا آدمی دوسرے فرقہ کی جماعت کی نماز میں جو اس فرقہ کی مسجد میں ہو رہی ہو۔ نہیں شریک ہو سکتا ہے۔ وہ جا سکتا ہے اور نماز پڑھ سکتا ہے اس مسجد میں اور وقتوں میں جسوقت جماعت نہیں کھڑی ہو۔ لیکن ہمارے نزدیک اولاً شہادت اس بارہ میں جیسی کہ چاہیئے نہیں گذری ہے اور ثانیاً رواج مذکور خلاف حکم شرع محمدی کے ہے جیسا کہ قانون مذکور نظائر مسئلہ بالا میں پایا جاتا ہے۔ اس ایشو کے دوسرے جز کا جواب نفی میں ہونا چاہیے (یعنی ایسا رواج [illegible]

اَیشو نمبر ۱۲ حسب ذیل ہے [illegible] جیسی مدعیان نے کے خلاف پبلک پالیسی ہوگا یا نہیں (یعنی خلاف مصلحت ریاست [illegible] نہیں) یہ امر صاف ظاہر ہے اُن

نظائر سے کہ جنکا ذکر قبل ہو چکا ہے۔ وہ حق جسکا دعویٰ مدعیان کرتے ہیں اُسکے مستحق مدعیان از روئے شرع محمدی کے ہیں۔ یہ امر ہرگز خلاف پبلک پالیسی کے نہ ہوگا۔ کہ مدعیان کو ڈگری بہ استقراری نسبت اُس حق کے دیا جاوے۔ ہمنے کل ایشو کو تجویز کیا ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مسلمانوں میں اس شہر کے ہلچل ہے کوئی عام رائے [illegible] اس مادہ میں بے موقع ہوگا اور ہمکو نہ اسکا علم ہے اور نہ اتنا اختیار ہے لوگوں پر [illegible] ہے کہ میری رائے نصیحتانہ کا کوئی اثر ہو۔ لیکن ہم مرجان راج صاحب جج [illegible] کورٹ الہ آباد کی رائے بمقدمہ عطاء اللہ بنام عظیم اللہ نقل کرسکتے اور یہ کہہ سکتے [illegible] استعمال کرنا حقوق کا نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے چاہیئے۔ اور یہ بہتر اور [illegible] ضامندار ہوگا کہ وہ لوگ جنکو طریقہ میں ہو اپنی جداگانہ عبادت گاہ رکھیں [illegible] کہ [illegible] خاصکر مدعیان ہیں۔ لیکن ہر ایک فریق کو اس مقدمہ کے اسباب [illegible] کے پوشیدہ [illegible] وزن کے سامنے بڑے عاقل اور بے جوش والے [illegible] پر انتظار کرے کہ اپنے کو بہت حقیر اور غیر متعصب بنا دیں۔ اُن لوگوں کے مقابلہ میں جنسے اور اُن سے طریقہ میں کچھ فرق ہو

یہ حکم دیا جاتا ہے

کہ ڈگری عدالت ماتحت کی مسترد کی گئی۔ سوائے اُس قدر جزو ڈگری کے جسکو عبدالحکیم سے تعلق ہے۔ بمقابلہ عبدالکریم دونوں اپیل مسمس کی گئی اور مدعیان ہر مقدمہ کے عبدالکریم کو خرچہ دینگے۔ بہ نسبت دیگر مدعا علیہم ہر مقدمہ کے ڈگری کل دادرسی کی جو مدعیان نے اپنے عرضی دعویٰ میں چاہا ہے تمام کیجاوے۔ ہر ڈگری میں یہ بات اعلان کیجاویگی کہ مدعیان استعمال میں اپنے حقوق کے پابند عام قانون ملک کے ہیں۔ کل مدعا علیہم ہر مقدمہ کے سوائے عبدالکریم کے خرچہ عدالت ماتحت و عدالت اپیل کے مدعیان کو بحساب فیصدی چھ روپیہ سیکڑا سالانہ ادا کرینگے فقط

اڈیٹر اہلحدیث سے ایک ضروری سوال

غزنوی جنگ کے فتوے تو ہو ایک طرف میں صرف ایک بات پوچھتا ہوں کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو آپکی نسبت کہتے ہیں کہ آپ احادیث صحیحہ مرفوعہ کو مفسر قرآن نہیں مانتے۔ کیا یہ سچ ہے؟

راقم آپکا دوست اور اہلحدیث کا خریدار

جواب:۔ میں نے کبھی کسی حدیث سے انکار کیا نہ تفسیر نبوی کا سے۔

میں ہمیشہ سے اسی اصول پر ہوں کہ احادیث نبویہ کو علم اور مفسرہ قرآن کو خصوصاً اہلحدیث کے طریق پر مانتا ہوں۔ جو شخص احادیث اور یہ کو محدثین کے طرز پر نہ مانے میں انکو اس باب میں گمراہ اور غلطی پر جانتا ہوں یہی الفاظ میں نے جناب مولوی صاحب ممدوح کی خدمت میں خواجہ حبیب اللہ صاحب سوداگر شال کے مکان پر عرض کئے تھے تو صاحب موصوف نے فرمایا محدثین کو جہنم میں ڈالو۔ ہم نہیں جانتے وہ کون ۔ ۔ ہیں؟ جس کے جواب میں میں نے کہا تھا معاف کیجئے میں تو انہی کا ساتھ دونگا۔ آپکا نہیں۔ مختصر یہ کہ میں محدثین کی روش پر ہوں۔ اسی مضمون کی ایک تحریر جناب مولانا ابو عبید احمد اللہ صاحب امرتسری کو بھی دی تھی جو انہوں نے بذریعہ اشتہار شایع کردی تھی۔ ابو الوفاء

مرزا صاحب کے رسالہ کا فیصلہ

ہونے کے متعلق گذشتہ پرچہ میں ہم نے ایک نوٹ لکھا تھا۔ اُس کے متعلق ایک راز افشا کرنا باقی ہے مگر قادیانی اخبار بدر کا مضمون دیکھکر ہم لکھینگے۔ ناظرین ذرہ صبر کریں۔

مرزا صاحب قادیانی اور اخبار وطن لاہور

چند دنوں سے مرزا صاحب کیطرف سے اخبار وطن کے معزز اڈیٹر کے ساتھ خط وکتابت ہو رہی تھی کہ رسالہ ریویو جو مرزا صاحب کے ہاں سے اُردو اور انگریزی میں ماہواری نکلتا ہے اسکو یورپ۔ امریکہ اور جاپان میں بکثرت مفت بھیجا جایا کرے۔ اڈیٹر وطن نے کہا تھا کہ اگر اُس میں مرزائیت کا ذکر نہوا کرے بلکہ صرف اسلام ہی کے مسائل اور تبلیغ ہو تو ہم اسکی اشاعت میں کوشش کریں گے۔ مرزا صاحب کیطرف سے بعد کسی قدر حیص بیص کے یہ منظور ہوا کہ ہم اپنے خیالات الگ ضمیمہ میں چھاپا کریں گے۔ اور رسالہ بالکل اسلامی مسائل پر ہوگا۔ اسپر اڈیٹر وطن نے راضی ہو کر رسالہ کی خریداری اور اشاعت کے متعلق بڑے زور سے سفارش کی ہے مگر ہمارے خیال میں اڈیٹر موصوف نے جلدی سے کام لیا۔ گو ہم تو رسالہ کے مضامین کو بھی سرسید کی کا سہ لیسی جانتے ہیں۔ مگر یہاں پر اُس کے مضامین سے بحث نہیں البتہ قابل افسوس امر یہ ہے کہ معزز اڈیٹر وطن باوجود تجربہ کار اور معاملہ فہم ہونے کے مرزائی داؤ میں کس طرح آگیا۔ اِس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اگر بعد اشاعت کثیرہ مرزا صاحب نے اپنا یہ وعدہ توڑدیا اور اس عہد شکنی کے لئے یہ بہانہ بنا لیا کہ مجھے ایسا ہی الہام ہوا ہے۔ کیا آپکو یاد نہیں کہ جب اِن ذات شریف نے عبداللہ آتھم کی بابت پیشگوئی کی تھی کہ پندرہ ماہ میں مرجائیگا لیکن جب نہ مرا تو یہ الہام گھڑلیا کہ خدا نے مجھے بتلایا ہے کہ وہ دلمیں ڈرگیا۔ اُس موقع پر اگر مسلمانوں نے اِن حضرت کو الگ نہ کیا ہوتا تو تمام دنیا کے مسلمانوں کو وہی ندامت حاصل ہوتی جو بقول محمد علیخاں صاحب رئیس مالیر کوٹلہ مرزا سمعیل کو ہوئی۔ نیز بعد کس آن بان اور زور وشور سے رسالہ اعجاز احمدی میں خاکسار کو دعوت دی کہ قادیان میں آکر میرے ساتھ تحقیق کر لو اور ساتھ ہی اسکی پیشگوئی بھی جڑ دی کہ تو کبھی نہیں آئیگا۔ مگر جب خاکسار بلا کسی بے درمان کیطرح ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان دارالزیان پر حملہ آور ہوا تو جھٹ سے ذات شریف نے کہدیا کہ میں نے خدا کے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے کہ کسی سے بحث نہ کرونگا اور کس دلیری اور جرأت سے اپنے رسالہ انجام آتھم کا حوالہ دیا حالانکہ اُس میں خدا کے ساتھ کوئی بھی وعدہ نہیں۔ اگر کوئی مرزائی دکھا دے تو مبلغ سو روپیہ انعام لے بغرض ایسی قسم کے بہت الہام ان حضرت کے تمام ناکتخدا دیکھے گئے ہیں کہ بقول ؎

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
ومن عهدها ان لا يدوم لها عهد

آپکے وعدے بقول شاعر روس توڑنے ہی کے لئے ہوتے ہیں۔ اِس بات کی بھی کوئی ضمانت ہے کہ جو ضمیمہ الگ چھاپینگے وہ بھی رسالہ کے ساتھ ساتھ یورپ کو بھیجا جائیگا آخر اُس ضمیمہ کو رسالہ ماہواری سے اتنا تعلق تو ہوگا کہ اُس پر ضمیمہ لکھا ہوگا۔ نہ اِس بات کی ضمانت ہو سکتی ہے کہ مرزا صاحب کا کوئی مضمون اُس میں درج ہو اور اِس عنوان سے ہو کہ یہ مضمون حضرت مسیح موعود کا ہے۔ غرض یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ مرزائیت کا اُسمیں کسی پیرایہ میں ذکر یا تبلیغ نہو۔

علاوہ اِس کے اگر صرف اسلام ہی کے مسائل پر بحث ہوگی تو اسلام بھی تو وہی بتلادینگے جسکا نمونہ وہ خوب دیتے ہیں چنانچہ اہل سنت کے حکیم دین اہل مرتضیٰ نا قابل علاج ہیں، آریوں کے جواب میں لکھتے ہیں وہ اڈیٹر صاحب اور دیگر ناظرین کے لئے ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔ جو حسب ذیل ہے:-

میں نے اِس مضمون کو قبل از نماز عشا حضرت امام ہمام خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پڑھ ..... ان اعتراضوں کی اصل جو معجزات اور خوارق کا انکار ..... آیک ..... ان تمام ..... ہے

———

۱؎ یہاں کے الفاظ ایسے سخت ہیں کہ میں نقل کرنا بھی گناہ جانتا ہوں۔ (اڈیٹر)

+۔ آپکا خلاصہ اس مضمون کا رسالہ الہامات مرزا میں درج ہے۔ منہ

معجزات کو شامل کرتے ہیں جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے اور یہ لوگ اور ان کے دل و دماغ کے نیچری بھی بدقسمتی سے اسی قسم کے اعتراضوں یا وسوسوں میں مبتلا ہیں اور جہاں کسی معجزہ کا ذکر ہوا کہ ہنسی اور ٹھٹھے میں اڑا لیا۔ اسوقت مناسب یہ ہے کہ ان تمام سوالات کا ایک ہی جواب بڑی قوت اور تحدی سے دیا جاوے کہ جس قدر معجزات اور خوارق انبیاء علیہم السلام کے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن میں مذکور ہیں ان سب کے صدق اور حقیقت کے ثابت کرنے کیلئے آج اس زمانہ میں ایک شخص موجود ہے جسکا یہ دعویٰ ہے کہ اسے وہ **تمام طاقتیں** کامل طور پر خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو ملی تہیں۔ جو عجائبات خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے ہاتھ پر منکروں کو دکہائے وہی عجائبات زندہ اور قادر خدا آج اس کے ہاتھوں پر دکہانے کو تیار ہے۔ کوئی ہے جو آزمائش کے لئے قدم اٹھائے؟

(رسالہ نور الدین صفحہ ۱۲۰)

کیا اس عبارت کا مطلب یہ نہیں۔ کہ ؎

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو مرزا داری
(منادی)

فرمائیے! کیا اسی اسلام کی اشاعت آپ کرانا چاہتے ہیں اور اسی اسلام کی اشاعت پر اپنے ناظرین کو ترغیب دیتے ہیں؟ جسکا نمونہ بلکہ کل انبیاء علیہم السلام کے کمالات کا مجموعہ قادیان میں ذات شریف ہیں۔

اڈیٹر صاحب! معاف رکھیے گا۔ اگر آپنے اس رائے کو نہ بدلا تو اسلام کے اول ضرر رساں آپ ہونگے۔ آپ ایک ایسے مشن کی ترقی کے حامی ہونگے کہ گو بالالتزام نہیں بالللزوم ہی سہی۔ جسکی بنیاد سراسر کذب۔ بہتان۔ افترا۔ دغا۔ فریب۔ جعلسازی۔ عیاری غرض تمام دنیا کی چالبازی پر مبنی ہے۔ آپ بہت جلد دیکھینگے کہ آپ کو خود اس رائے سے رجوع کرنا پڑیگا۔ امید ہے کہ پیسہ اخبار۔ کرزن گزٹ وکیل۔ شحنۂ ہند۔ روزگار۔ سراج الاخبار۔ عصر جدید۔ البشیر۔ سول ملٹری نیوز وغیرہ وغیرہ معزز اسلامی اخبار اس اہم قومی معاملہ کو یونہی نہیں چھوڑینگے۔

مولوی صاحب کی ناسازی طبع اور ... کے موت ہونے کی وجہ سے فتوے نہیں لکھے گئے۔ دکا... ...

تقریظات

سَمَّاکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ اس رسالہ میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ تمام کلمہ گوؤں کا ... مسلمان ہے۔ اس کے سوا باقی نام حنفی۔ شافعی۔ شیعہ اور اہلحدیث وغیرہ ... خلاف ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ مصنف کی کوشش قابل قدر ہے۔ خدا کوئی دن ... ان پر لائے کہ یہ تفریق جو ان ناموں کیوجہ سے پیدا ہو رہی ہے اٹھ جائے۔ ہم ... ہیں کہ اہلحدیث نام بھی مسلمان نام جیسا منجانب اللہ نہیں لیکن دوسرے ناموں سے ... میں کسی قدر فرق ہے کہ وہ دوسرے نام امتیوں کیطرف منسوب ہیں اور یہ نام پیغمبر علیہ السلام کیطرف۔ تاہم ہم مصنف کی کوشش مشکور سمجہتے ... ممکن ہو کسی وقت اثر ... ہے۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے قیمت ۲؍ پتہ:۔ مولوی حشمت ... چمتلی قبر۔

البسملۃ اس رسالہ میں ایک شیعہ عالم نے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہر سورت کے اول بسم اللہ جہر سے پڑہنا چاہئیے قیمت ۲؍ پتہ:۔ دفتر اصلاح کہجوہ ضلع سارن۔

المقالۃ المرضیۃ اس رسالہ میں اس مسئلہ پر بحث کیگئی ہے کہ ایک گہر کی طرف سے ایک بچہ قربانی کافی ہے زبان فارسی قابل دید ہے۔ صادق پریس پٹنہ میں چھپا ہے۔

تردید شرائط الہام دیانندی اس رسالہ میں ان شرائط کی تردید کیگئی ہے جو آریہ لوگ الہام کو مستقل لگایا کرتے ہیں لکھائی چھپائی گو اچھی نہیں تاہم پڑہی جاتی ہے قیمت مرقوم نہیں۔ غالباً ۱؍ ہوگی پتہ قاضی فضل الدین صاحب مقام مرالہ ضلع گوجرانوالہ۔

مصادر ثلثہ اس کتاب میں لائق مصنف نے چھ زبانوں (عربی۔ فارسی ترکی انگریزی پشتو اور اردو) کے مصادر ہم معنے جمع کئے ہیں کتاب بے نظیر ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ بہت عمدہ قیمت ۸؍ پتہ مولوی نذیر الدین احمد۔ بنارس۔ دارا نگر

خلاصہ بید اس رسالہ میں وید کے مضامین پر بالاختصار نظر کیگئی ہے مصنف اسکا نیم بلکہ پون مرزائی ہے مرزا قادیانی کو امام الزمان لکہتا ہے مگر مرزائی اپنے اخباروں میں اسکو منافق کہتے ہیں اسلئے ہم بھی مصنف کو مشورہ دیتے ہیں کہ ؎
دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا۔
قیمت ۳؍ پتہ صوفی عبد الرحمن مالیر کوٹلہ

اندر یہ ماہواری رسالہ مہاشہ دہرمپال (سابق عبد الغفور) نے جاری کیا ہے اور ہمارے پاس بغرض ریویو بہیجا ہے۔ پس رسالہ کے مضامین کی نسبت کیا کہنا مسلمان عموماً مہاشہ جی کے قلم سے واقف ہیں۔ ترک اسلام اور تہذیب الاسلام وغیرہ رسالے نمونہ کافی ہیں۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

ندوۃ العلماء کے طلبا کا وفد (ڈیپوٹیشن) بانس بریلی۔ امروہہ۔ بدایوں۔ گورکھپور۔ اعظم گڈھ۔ غازیپور۔ علی گڈھ۔ گونڈا وغیرہ میں جائیگا عام مجالس میں ندوہ کی تعلیم کا نمونہ اپنے آپ کو پیش کریگا۔ مگر افسوس کہ پنجاب کو کیوں نظر انداز کیا گیا۔

کرشن قادیانی کا ایک مرید جان محمد امرتسر میں ۱۲ فروری ۱۹۱۰ء کو بلا عوارض کے مرگیا (افسوس!)

مدرستہ القرآن شہر سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵ فروری کو ہوگا انشاءاللہ

قبول اسلام۔ بروز دوشنبہ عید اضحی کے دن عیدگاہ بیرون ... ایک شخص جسکا نام پہلے کرم چند تھا اور باشندہ چکوال ضلع جہلم کا ہے جو پہلے آریہ اپدیشک بھی رہچکا ہے۔ مجمع عام میں مشرف باسلام ہوا عبدالرحمن رکھا گیا۔

(نامہ نگار)

(یہ شخص اگر رنگ گورا۔ قد متوسط۔ رخسارے ابھرے ہوئے ہیں تو بڑا ٹھگ ہے کئی دفعہ مسلمان ہوکر مسلمانوں کو فریب دیچکا ہے اس سے پرہیز رہے)

نیپال کی ترائی میں پرنس آف ویلز کے شکار کے لئے پورا انتظام کرلیا گیا۔ ان جنگلات میں کئی سال سے کوئی بندوق نہیں چلائی گئی۔ امید ہے کہ خوب شکار ہاتھ لگیگا۔

ترکی گورنمنٹ نے دو ہزار فوج ردیف اور پہاڑی توپخانہ کی دو باٹریاں بغاوت فرو کرنے کے لئے یمن اور روانہ کیں۔ (بغاوت فرو ہوچکی اب پھر بغاوت کی خبر پہنچی؟!)

روسی ڈوما پارلیمینٹ کے ممبروں کا انتخاب ۲۰ اپریل کو ہوگا۔ اور اس کا پہلا جلسہ ۲۸ اپریل کو منعقد ہوگا۔ (آخر زار روس نے بعد صد خرابی پارلیمنٹ کا اقرار کیا ع آنچہ دانا کند کند ناداں۔ لیک بعد از حصول رسوائی)

امیر کابل نے غلہ اور نمک کی درآمد افغانستان پر محصول چنگی لینا موقوف کردیا اس سے رعایا افغانستان امیر صاحب کی بہت مشکور ہے۔

آتشزدگی رنگون میں ایک کارخانہ چاول جلگیا - ۷ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا

لارڈ منٹو نے ایک ہزار روپیہ مسلمانان مدراس کی تعلیم کی امداد میں دئیے اور انجمن اسلام کو مدرسہ کو جاکر ملاحظہ کیا اور مسلمانوں کو نصیحت کی کہ تعلیم میں برابر آگے بڑھے جاؤ یہی بہتر ہے۔ دیگر اقوام سے تعلیم میں پیچھے نہ رہو۔ ۱۲ ماہ حال کو لارڈ موصوف گورنری مدارس کے عہدہ سے سبکدوش ہوکر ولایت روانہ ہوگئے۔

حکومت عثمانیہ نے مقام "خداوندگار" میں ایک صنعتی مدرسہ بڑے پیمانہ پر قایم کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ مدرسہ لڑکیوں کے لئے خاص ہوگا۔ اور انہیں کی کار آمد دستکاریاں اس میں سکھائی جائینگی۔ مدرسہ سے متعلق ایک نمائش کا کمرہ بھی رہیگا جسمیں وہاں کی بنی ہوئی چیزیں نمونہ اور فروخت کے لئے رکھی جائینگی۔ منتظم کمیٹی سامان تیار کرنے کے واسطے مقرر ہوگئی ہے اور امید ہے کہ آیندہ عید جلوس سلطانی کے موقعہ پر مدرسہ کا افتتاح بھی عمل میں آجائیگا۔

روسی مسلمان مہاجرین جوق در جوق حکومت عثمانیہ میں آکر پناہ گزین ہورہے ہیں اور سلطنت کی طرف سے انکو آرام پہونچانے اور مناسب جگہ دینے کی بیش از بیش کوشش ہورہی ہے۔ صرف شہر قونیہ میں ۲۲۵۱ مہاجروں کو جگہ ملی ہے۔ سلطان اعظم نے حکم دیا ہے کہ مہاجرین کی نوآباد دیہاتوں میں مسجدیں اور مدرسے بھی منجانب گورنمنٹ قایم کئے جائیں۔ یہ دیہات صوبہ "ینگدہ" میں بسائے جارہے ہیں۔ اورعثمانی ریلوں نے مہاجرین کو کرایہ وغیرہ کی بھی رعایتیں دی ہیں۔

مصر کے محکمہ بحری شفاخانہ کا جو قایم مقام جدہ کے بندرگاہ میں رہتا ہے۔ امسال حکومت مصر کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ امسال حاجیوں کی صحت بہت اچھی رہی ۲۰ جنوری تک ۱۵ ہزار حاجی جدہ کے بندرگاہ پر آچکے ہیں۔ اس میں ہر ایک ملک کے لوگ شامل ہیں۔

مصر کے چند باہمت لوگوں نے ایک کمپنی قایم کی ہے جسکا نام "شرکت سلطانیہ" رکھا ہے یہ لوگ عثمانی ممالک کی مصنوعات کا بیوپار اور بنکنگ وغیرہ کا بھی کام کرینگے۔

لڑکانہ سندھ سے مولوی محمد ابراہیم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ تعداد نومسلمان ۱۶۷۲ کے قریب ہوچکی ہے۔

جاپانی جنگی تعلیم۔ یہ انتظام پایہ تکمیل کو پہونچ گیا ہے کہ ہر سال چار انگریزی اور تین ہندوستانی افسر جاپان بھیجے جائیں۔ جہاں وہ جاپانی فوج کے ہمراہ رہکر پہلے سال جاپانی زبان سیکھیں گے۔ اور دوسرے سال اپنی فوجی خدمات کی اصلاح کیا کرینگے۔ (واہ ری جاپان!)

الہ آباد کا تار ہے کہ ۱۳ جنوری کے ریلوے تصادم میں دونوں انجن ٹکرانے سے ٹکڑے ہوگئے۔ ۱۴ مال گاڑیاں اور تین مسافر گاڑیاں درجہ سوم کی ٹوٹ گئیں۔ مسافر گاڑی کا یوروپین ڈرائیور ہلاک ہوا۔

مکہ معظمہ کی تازہ ترین خبر **سابق** ہے کہ ابھی تک بفضلہ تعالیٰ حاجیوں کی صحت اچھی ہے۔ حجاج ہندوستان و افغانستان کے بہت ہیں۔ اہلحدیث

گذشتہ مہینہ جن گولیوں کے مفت دینے کا اشتہار دیا گیا تھا وہ جاری ہیں جن صاحب نے منگائی ہوں بہت جلد منگالیں ہر بابت ضروریات محصول ایک آنہ بھیجیں ڈاکٹر کم ہوگی حکیم محمد الدین مالک شفاخانہ محمدیہ امرتسر چوک فرید

تندرستی ہزار نعمت ہے

برقی سٹ — اس میں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاء کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے الغرض یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت ...

بے نظیر مقوی و مُبہی دوائی — یعنی مومیائی۔ یہ دوائی ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ دماغی بدنی کمزوری۔ درد کمر۔ جریان منی کے دفعیہ اور کم منی کو بڑھانے کے لئے اکسیر ہے چوٹ لگنی ہو وہ رتی کھا لینے سے درد فوراً دفعہ ہو جاتا ہے۔ بچوں کو ۱/۲ رتی روزانہ کھلانے سے فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے جن لوگوں کا سینہ چھوٹا اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو ان کے لئے محافظ صحت ہے۔ جماع کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے اور جن کے ہاں بسبب رقت نطفہ اولاد نہوتی ہو وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں۔ مختصر یہ کہ دوائی ہذا ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ ویدک اور یونانی طب کی کتابیں اس کی توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارا دعوٰی ہے کہ ایسی زود اثر اور مقوی دوائی شاید ہی کوئی ہو ایک دفعہ آزماؤ اور فائدہ اٹھاؤ۔ قیمت فی چھٹانک عہ

جوہر دافعہ آتشک — تازہ آتشک ایک ہفتہ اور پرانا دو ہفتہ میں کافور۔ قیمت ۱۲

سُرمہ مقوی البصر — یہ سرمہ آنکھوں کی بہت سی امراض کو زائل کرتا اور بینائی کو تقویت دیتا ہے۔ قیمت عہ

صغر سنی شادی — نقصانات سے واقفیت حاصل کر کے اس کی بد نتائج اور ضرر سے بچنا ہو تو کتاب داغ دل خرید کر مطالعہ کرو۔ قیمت ۵ر

ہدائیت — مندرجہ بالا ادویات کے علاوہ ہر ایک مرض کی مجرب دوائی ہمارے ہاں سے دستیاب ہو سکتی ہے محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم علاء الدین رحیم ... میڈیسن ایجنسی، کٹڑہ قلعہ۔ شہر امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مفصلہ ذیل مال

... کو درجن کسی قسم کی ضرورت ہو ہمارے کارخانہ سے ... عمدہ و ارزاں ملسکتا ہے اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال

کلاہ سادہ ۱۲ر سے ۱ر تک	... سے صہ تک فی عدد
" زرین عہ " صہ "	" ... " عہ " "
پٹی دیسی ۱۲ر سے چہ تک فی جوڑہ	پٹی ولیتی ... ۱۲ر سے ۱۲ر تک فی جوڑہ
" برسیاہ چہ " چہ	پشمینہ " " صہ " "
کمبل فوجی للعہ " ... تک	کمبل دیسی ... صہ " فی عدد
چادر پشمینہ عسہ " ... تک فی جوڑہ	لوئی سفید ... " ...
... اوتی ... سے صہ تک	جراب ودستانہ ...
" سوتی ۱۲ر سے ۱۲ر تک	" سوتی ... ۱۲ر ...
پٹی برائے کوٹ فی تھان ۱۰ر سے ... تک ۷ گز	فوجی زین خاکی ۱۲ر گز سے چہ تک
صافہ لسری خاکی ... سے ... تک	صافہ لسری اودی ... سے صہ تک
رومال سوتی عہ سے ۱۲ر تک فی درجن	ازار بند سوتی ۲ر سے ۴ر تک فی عدد
" ریشمی ۱۰ر سے ... تک فی عدد	" ریشمی ۱۲ر " ... " "
دری برائے پلنگ ۱۲ر سے ... تک	تھان گبرون باریک ... تک
فرشی فرمائش آنے تیار ہو سکتی ہے	جوڑہ سادہ ساخت ...
چوتھی ود ... سے ... تک	" زرین ... " ...
باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔	رنگیاں ... ... سے ... تک
	رنگین لوئی ۳ گز طول ... گز عرض ...

علاوہ ازیں ہر قسم کا مال فوجی اسباب۔ تنگیاں۔ کمر بند۔ سیٹل زین۔ جین۔ جھالر سوتی و زرین۔ پیچ اونی و سنہری و روپہری۔ دلیس اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگا کر ملاحظہ فرما دیں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ، سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ تمام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جائیگا اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔ پتہ خوشخط لکھیں۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول اینڈ ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) اڈیٹر اپنے مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R.L. No 352

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	۵؎
والیان ریاست سے	۱۰؎
رؤسا و جاگیرداران سے	للعہ
عام خریداران سے	۶؎
چھ ماہ کے پیشگی	۱۲؍
ممالک غیر سے سالانہ	۱۲؍

قواعد و ضوابط

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہوگی۔ بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔ نامہ نگاروں کی مرسلہ خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوگا۔

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہو

اخبار اہلحدیث امرتسر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
امرتسر میں کیچڑ کی تکلیف	۱
اخبار وکیل اور فتوحات اہلحدیث	۲
مرزا قادیانی اور تحقیق گرد و نواح	۳
آریہ سماجیوں کی نئی منطق	۵
آریوں کی خوش بیانی	۶
گورنمنٹ پنجاب۔ وکیل اور تقلید	۷
ماہ محرم اور تعزیہ	؍؍
انتخاب الاخبار	۱۱

نمبر ۱۷ امرتسر ۲ مارچ ۱۹۰۶ء مطابق ۵ محرم ۱۳۲۴ھ یوم الجمعۃ جلد ۳

نہایت ضروری تاکید

جب صاحب کو ڈاکخانہ کی غلطی سے اس روز اخبار نہ پہونچے جس روز کہ عموماً اُنکو پہونچا کرتا ہو تو اُنکو چاہیے ایک ہفتہ بعد اطلاع دیں مگر نمبر خریداری جو انکے اخبار کی چٹ پر ہمیشہ لکھا ہوتا ہے اور نمبر اخبار گم شدہ ضرور ساتھ لکھیں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت منظور نہ ہوگی

منیجر اہلحدیث

اہلحدیث

امرتسر ۔ ۲ مارچ ۱۹۰۶ء مطابق ۵ محرم ۱۳۲۴ھ یوم الجمعۃ

امرتسر میں بارش اور کیچڑ کی تکلیف

قابل توجہ پریزیڈنٹ و اسسٹنٹ سکرٹری میونسپل کمیٹی امرتسر

بارہا اہلحدیث میں اس قسم کی شکایت چھپ چکی ہیں جنہیں سو بہت کم کی طرف توجہ ہوئی ہے۔ تاہم اہلحدیث اپنا فرض جانتا ہے کہ بے زبان اہالی شہر کی تکالیف کو اپنے حکام با اختیار کے کانوں تک پہونچاوے۔ ہائے افسوس! ہم دیسیوں کی قسمت کہاں کہ ہم میں بھی کسی انتظام کی قابلیت ہو۔ گورنمنٹ کی طرف سے میونسپل کمیٹی اسی لئے بنائی گئی تھی کہ دیسی شرفا اپنی ضرورتوں کے مطابق اپنا آپ انتظام کیا کرینگے۔ مگر افسوس سے

جہاں جاؤ میونسپل کمیٹی کی شکایت سنوگے۔ امرتسر جیسے تجارتی مرکز میں یہ حال ہے کہ صرف ایک ہال بازار (جو صاحب بہادروں کی آمد و رفت کا موقع ہے) بطور نمائش کے گویا تمام شہر کی جان جوکھوں بچا ہو۔ صفائی کا نمونہ ہے نہ بارش میں کیچڑ ہے نہ کسی طرح کا میلا ہے۔ لیکن نہیں معلوم ہال بازار کے سوا باقی بازاروں نے کیا گناہ کیا ہے کہ صفائی تو رہی بجائے خود ایک روز کہیں بھولے سے بھی بارش ہو تو کئی کئی روز چلنا پھرنا بند ہو جاتا ہے۔ دیسی جوتہ کیچڑ سے ایسا ملتا ہے جیسے مدت کے بچھڑے دوست ایک دوسرے سے گلے لگ کر چھوڑنے میں نہیں آتے۔ یا جیسے مقناطیس لوہے کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ کوئی بیچارہ ادھر دھم سے گرتا ہے۔ کوئی ادھر گر جاتا ہے۔ رات کے وقت تو خصوصاً چلنا پھرنا قطعی بند ہو جاتا ہے۔ ایک تو کیچڑ کی تکلیف ہے۔ دوسرے روشنی بھی ہال بازار کے سوا باقی سب شہر میں خیر سلا۔ ممبران کمیٹی سب کچھ دیکھتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ انہیں فرصت ہی نہیں۔ یا وہ سمجھتے ہیں کہ یہ چھوٹے درجہ کا کام ہمارا منصب نہیں۔ اسلئے ہم حسب دستور صاحب ڈپٹی کمشنر اسسٹنٹ سکرٹری میونسپل کمیٹی کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ شہر کی سڑکوں کی

ہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل	کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

ahmadimuslim.de

حالت بہت خراب ہے - مرمت کرانے کے علاوہ اس بات کا مستقل انتظام کر دیا جائے کہ بارش کے بعد فوراً ہی کیچڑ اٹھا دیا جایا کرے - جیسا کہ مسٹر کل کے زمانہ میں کبھی ہوتا تھا - اس انتظام میں کوئی زیادہ خرچ بھی نہیں وہی ملازمان صفائی اس کام کے لئے کافی ہونگے -

صاحب بہادر کی خدمت میں گذارش کرنے کے بعد ہم اپنے اہلحدیث کے ممبر جناب مولوی احمد اللہ صاحب کی خدمت میں بھی التماس کرتے ہیں کہ اور نہیں تو آپ ہی اپنے موکل اہلحدیث کی معروضات پر متوجہ ہو کر کمیٹی میں اس سوال کو اٹھائیں - اور کیچڑ کے متعلق مستقل انتظام کرائیں -

خلافت اور امامت کا مضمون آئندہ ہفتہ

اخبار وکیل اور فتوحات اہلحدیث

رسالہ "فتوحات اہلحدیث" پر ریویو کرتے ہوئے ہمارے معزز دوست اڈیٹر وکیل امرتسر نے چند ایک ریمارک نیک نیتی سے غلط فہمی سے کئے ہیں - اسلئے انکو جواب معروض ہے - آپ فرماتے ہیں کہ :-

رسالہ فتوحات کی اشاعت مضر ہے کیونکہ مسلمانوں میں آجکل فرقہ بندی کی بجائے اتحاد پیدا کرنے کی ضرورت ہے - نیز عدالتوں سے کسی فریق کا جیت جانا انکی صداقت کی دلیل نہیں ہو سکتا دنیاوی عدالتوں میں تو بسا اوقات ناحق فیصلے بھی ہو جاتے ہیں -

جواباً گذارش ہے کہ مسلمانوں میں اتفاق کرانیکا خیال جیسا اہلحدیث کو ہے شائد کسی کو ہو - مگر اہلحدیث مسلمانوں کے تفرقوں کو اسی اصول سے مٹانا چاہتا ہے جس طرح قرآن وحدیث کی تعلیم ہے - غور سے سنئے قرآن شریف میں ارشاد ہے - وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ یعنی مسلمانوں کے دو گروہوں میں اگر لڑائی ہو تو صلاح کر دیا کرو - مگر صلاح نہ مانکر جو فریق بغاوت ہی اختیار کرے تو تم باغی سے مقابلہ کرنے لگو جب تک کہ وہ اللہ کے حکم کیطرف مائل نہ ہو - حدیث شریف میں آیا ہے - انصر اخاک ظالما او مظلوما اپنے بھائی کی مدد کیا کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم - صحابہ نے عرض کیا حضرت ظالم کی کیا مدد کریں؟ فرمایا ظالم کی مدد یہ ہے کہ اسکو ظلم سے روک دو -

قرآن وحدیث کے بموجب ہمکو پہلے یہ دیکھنا ہے کہ جس نزاع کے فیصلے رسالہ "فتوحات اہلحدیث" میں جمع کئے گئے ہیں وہ نزاع کیا ہے اور کس کی جانب سے اسکی ابتدا ہوئی اور ابتک ہے - کچھ شک نہیں کہ نزاع مذکور صرف اس امر پر تھی اور اب بھی ہے کہ اہلحدیث کو حنفی بھائی اپنی مسجدوں میں نماز نہیں پڑھنے دیتے اور اہلحدیث صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنے طریق پر نماز ادا کریں چونکہ اس دعوے میں اہلحدیث حق پر ہیں اور خاصکر ہمارے معزز دوست اڈیٹر وکیل کے مشرب کے مطابق تو بالکل ہی حق پر ہیں - کیونکہ وہ تو کل مسلمانوں کا نہ صرف اتفاق بلکہ اتحاد چاہتے ہیں - اسلئے بحکم حدیث وقرآن مصلحان کا فرض ہے کہ مظلوم کی حمایت کریں اور ظالم کو ظلم سے روکیں - مگر حالت موجودہ میں کسی شخص کو اس کے خلاف منشا روکنا تو ممکن نہیں - ہاں یہ ممکن ہے کہ اسکی مخالفت کی ناکامی کا اسکو یقین دلایا جائے - اور خوب ذہن نشین کرایا جائے کہ اگر تو ایسا کریگا - تو تاثیر وقت سے یہی قہری مخالفت ہوگی - تو اس کرنے سے غالباً فریق بادی اور باغی اپنی بغاوت کو چھوڑ کر رو بصلح ہو جائیگا - چنانچہ ان فیصلوں کے بعد جن جگہوں میں فساد عظیم تھا - آج وہاں دونوں فریق بغل گیر اور یکدل ہو کر ایک ہی مسجد میں اپنے اپنے طریق پر نماز ادا کرتے ہیں - میرٹھ کی جامع مسجد اس نظیر کے لئے کافی ہے - ہاں اگر اس تفرقہ کی ابتدا اہلحدیث کیطرف سے ہوتی اور خفیہ اس میں کامیاب ہوتے تو ہم اہلحدیث کو اسی طرح ڈانٹتے - مگر آپکو معلوم ہے کہ بے زبان اہلحدیث تو کسی کلمہ گو کو اپنی مسجدوں میں نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا کرتے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو - افسوس ہے کہ ہنوز دیباچہ فتوحات میں مجملاً یہ جواب لکھدیا ہے تاہم معزز دوست نے کتاب مذکور کو کراہت کی نظر سے دیکھا -

علاوہ اس کے معاف رکھئے - آپنے اتحاد اور اتفاق میں فرق نہیں کیا - مسلمانوں میں اتفاق تو عادتاً ممکن ہے - مگر اتحاد ممکن نہیں اور نہ کبھی ہوا - اتفاق تو یہ ہے کہ ہر ایک فریق اپنی خصوصیت کو قائم رکھکر دوسرے فریق سے غرض مشترک میں کھلی پیشانی شریک ہو اور اس مشترک غرض کو ایسی طرح نباہیں کہ معلوم نہو کہ کونسا کون ہے کوئی کون چنانچہ آپنے بھی ملاحظہ کیا

ahmadimuslim.de

تہا کہ ہماری مشترک دوست خواجہ غلام الثقلین صاحب شیعہ کے لیکچر متعلقہ اصلاح رسوم اور ندوہ کے وفد کے جلسے کرانے میں آپ اور خاکسار کیسے ساعی تھے کہ ؎

من تن شدم تو جاں شدی

کے مصداق۔ ندوۃ العلماء کا مقصد بھی یہی ہے۔ اسی لئے جماعت اہلحدیث سے ندوہ کی مخالفت نہوئی۔ اگر ہوئی تو حضرات حنفیہ ہی کی طرف سے ہوئی۔ ہاں اتحاد یہ ہو کہ مسلمانوں میں کسی طرح کا اختلاف باقی نہو جو ایک سا خیال اور مذہب کسی حکم کی فرضیت۔ وجوب۔ حرمت۔ سنیت یا استحباب کی بابت ہو وہی کل دنیا کے مسلمانوں کا ہو۔ پس اگر آپ یہ چاہتے ہیں تو معاف رکھئے ؎

ایں خیال است و محال است و جنوں

اور اگر شق اول یعنی مسلمانوں کا اتفاق چاہتے ہیں تو فتوحات اہلحدیث کو کیوں اُس اتفاق کے مخالف جانتے ہیں۔ حالانکہ ایک معنے سے رسالہ "فتوحات اہلحدیث" ایسے اتفاق میں خلل اندازی کو مانع ہے۔ دوم جبکہ اتفاق خود چاہتا ہے کہ ہر ایک فریق اپنی اپنی نوعیت قائم رکھکر صرف غرض مشترک میں شریک ہوں تو کیا جماعت اہلحدیث کا حق نہیں کہ وہ بھی اپنی نوعیت کو بحال رکھیں بحالیکہ وہ مظلوم بھی ہوں۔ اڈیٹر صاحب! آپ جیسے اہلحدیث علماء کے صحبت یافتہ بھی اہلحدیث سے ایسا سلوک کریں۔ تو کیا افسوس کا مقام نہیں؟ آہ ؎ جب نہوئے آشنا کوئی حقیقت آشنا۔

فی الحقیقت بے حقیقت ہم نہوں تو کون ہو

دوسرے سوال کا جواب بھی مختصر یہ ہو کہ عدالتی فیصلے بیشک سچائی کی دلیل ہوتے ہیں جبکہ شریعت غراء کی تائید سے مؤید ہوں۔ چونکہ یہ فیصلجات جو رسالہ فتوحات اہلحدیث میں درج ہیں (کہ اہلحدیث حنفیوں کی مسجدوں میں اپنے طریق پر نماز ادا کرسکتے ہیں) بالکل شریعت غراء کے مطابق ہیں۔ اس لئے یہ دلیل اس بات کی ہو کہ یہ فیصلے حق بحق دار رسید کے مصداق ہیں۔

ندوۃ العلماء کا وفد امرتسر میں

جناب مولانا شبلی صاحب۔ شاہ محمد سلیمان صاحب۔ مولانا شاہ نظام الدین صاحب۔ ندوہ کی طرف سے بطور وفد امرتسر میں آئے ہیں ایک جلسہ اسلامیہ سکول میں زیر اہتمام انجمن اسلامیہ ہوا دوسرا زیر اہتمام انجمن نصرت السنہ متصل اہلحدیث کے ہوا۔ حاضرین کی تعداد اچھی خاصی تھی۔ چندہ بھی معقول ہوا۔ مفصل آئندہ۔

کیسا بھاری ٹیکس ہے

ہر ایک سلطنت میں حسب ضرورت ٹیکس ہوتے ہیں جو رعایا کی ثروت اور آمدنی کے لحاظ سے لگائے جاتے ہیں۔ مگر قادیانی سلطنت کے ٹیکس جیسے سنگین ہیں روئے زمین کی کسی سلطنت کے نہونگے۔ قادیانی کرشن جی نے اپنے شدادی بہشت کے لئے جو ٹیکس تجویز کئے ہیں۔ وہ تو ہمارے ناظرین کسی گذشتہ نمبر اہلحدیث میں دیکھ چکے ہیں۔ لیکن اُس سے بعد جو ضروری ہدایات وصیت کنندگان یا داخل شدگان شدادی بہشت کے لئے تجویز ہوئی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہو کہ:۔

جو احباب کوئی جائداد نہیں رکھتے۔ مگر آمدنی کی کوئی سبیل رکھتے ہیں۔ وہ اپنی آمد کا کم از کم دسواں ⅒ حصہ ماہوار انجمن (قادیان) کے سپرد کریں۔

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۶ء)

کیا کہنے ہیں۔ آخر شدادی بہشت میں جگہ لینی کوئی آسان کام تو نہیں۔ بتلاؤ کسی شخص کی دس روپیہ ماہوار آمدنی ہو۔ ایک بیوی۔ دو تین بچے۔ کنبہ داری کے علاوہ سفید پوشی۔ پھر ساتھ ہی اسے شدادی بہشت کی ہوس۔ تو وہ بیچارہ کمبختی کا مارا کیا کچھ نہ کر گذریگا۔

مرزائیو! اکرشن بنتیو! کیا اُس حدیث کے یہی معنے ہیں؟ جسمیں یہ لفظ بھی ہے۔ یفیض المال (مسیح موعود مال لٹادیگا) واہ تمہاری قسمت پھوٹ گئی تمکو مسیح بھی ملا تو ایسا کہ تمہارے ہی چھڑے آتارے۔ گو کسی بہانہ سے سچ ہو ؎

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل + کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

مرزا صاحب قادیانی اور پنڈت گردہاری لعل لاہوری

بعض لوگوں کا خیال ہو کہ مرزا صاحب قادیانی کو کچھ رمل یا جفر میں دخل ہو انہی علوم سے وہ مدد لیکر آئندہ کی پیشگوئیاں کرتے ہیں۔ مگر ہم ابتداہی سے اس خیال سے مخالف ہیں۔ آج اس مخالفت کی ایک دلیل ہم بیان کرتے ہیں۔ جسے ہمارے مرزائی دوست غور سے سنیں۔ آج ہم مرزا صاحب قادیانی کی ایک بڑی زبردست اور مندپیشگوئی کو پنڈت گردہاری لعل منجم کی پیشگوئی سے مقابلہ کرکے دکھلاتے ہیں۔ کہ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ مرزا صاحب

تقسیم ثنائی
جلد اول ۶
" دوم ۶
" سوم ۶
" چہارم ۶
چاروں جلدیں یکمشت خریدنے سے محصول معاف
مجموعہ اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

علم نجوم سے مدد لیتے ہیں۔ وہ بالکل غلط ہے بلکہ انکی مدد اور منبع فیض جو ہے وہ خود قرآن شریف ہی نے بتلایا ہے جو ہم بھی سنائینگے۔

پنڈت گردھاری لعل نے اپنی مشہور عالم جنتری میں ماہ فروری کے متعلق لکھا ہے:۔

"ہوا زیادہ چلیگی۔ ۱۶-۲۱ و ۲۳ فروری کو آسمان ابر محیط اور بعض مقامات مثل لاہور جموں۔ امرتسر۔ پشاور میں خفیف بارش ہوگی۔ وغیرہ"

یہ پیشگوئی کیسی صاف صاف لفظوں میں مقید بقید تاریخ ہے۔ گو اس کے صدق میں اتنا شبہ ہے کہ ۱۶ فروری کے بجائے ۱۴ فروری کو خفیف اور ۱۶ اور ۲۱ کو شدید بارش ہوئی جس سے قرآن شریف کی تصدیق ہوتی ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ (اللہ ہی بارش اتاتا ہے اور وہی اس کے وقت کو بھی جانتا ہے) بہرحال جو کچھ ہوا ہم تو پنڈت جی کی صفائی بیان کی داد دیتے ہیں اور مانتے ہیں کہ واقعی اگر پیشگوئی ہو تو یہ ہے۔

اس کے مقابلہ میں ذرا کرشن بھگت کی بھی سنئیے۔ یوں تو ماشاء اللہ آپ کی تمام پیشگوئیاں نور علیٰ نور اور ظہور علیٰ ظہور ہی ہوتی ہیں۔ مگر قریب کی ایک پیشگوئی کا مقابلہ مناسب ہے۔ آپ اپنے رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں:۔

"پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنیوالا ہے۔ وہ بہار کے دن ہونگے۔ نہ معلوم کہ وہ ابتدا بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے یا درمیان اسکا یا اخیر کے دن جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پوری ہوئی۔ مجھے معلوم نہیں کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آنیوالے ہیں یا اور وقت پر اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے۔ جو بہار کا وقت ہوگا۔"

یہاں تو بھلا بہار کے موسم ہی کو وسعت دی ہے لیکن دوسری تحریروں میں خیریت سے زلزلہ کو بھی وسیع معنے میں لیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ زلزلہ واقعی بھونچال ہوگا یا کوئی اور مصیبت ہوگی"

بتلائیے! اس مجمل کلام کو اس صریح بیان سے کیا نسبت؟ مگر واہ رے مرزائیو! شاباش تمکو کہ تم اتنی ہی پر قانع ہو کر خدا کی بہشت کے لئے دسواں اور پانچواں حصہ دینے کو تیار ہو جاتے ہو۔ آخر یہ بھی تو کم نہیں ؎

این کرامت ولی ما چہ عجب + گربہ شاشید و گفت باراں شد

پس جو لوگ جناب مرزا صاحب کی نسبت بدگمانی رکھتے ہیں۔ کہ آپ نجوم یا جفر میں کچھ دستگاہ رکھتے ہیں۔ اور نجوشر مانا چاہیے کہ نجومیوں کی پیشگوئیاں کیا ایسی ہی مجمل اور غیر مقید ہوتی ہیں (واہ)

اب سنئے ہم مرزا صاحب کے الہامات کی اصلیت بتلاتے ہیں کہ نہ تو انکے الہامات علم نجوم پر متفرع ہیں نہ علم جفر پر۔ بلکہ انکی بنا وہی ہے جو کلام اللہ شریف میں ہے کہ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ۔ یعنی شیاطین ہمیشہ جھوٹے مفتریوں اور مجرموں پر اترا کرتے ہیں جو سنی سنائی باتیں ان تک پہونچاتے ہیں اور بہت سے جھوٹے ہوتے ہیں۔

مرزا صاحب کی پیشگوئیوں بلکہ معمولی گفتگو کے کذب میں کسی کو کیا شک ہے پیشگوئیوں کا حال تو رسالہ الہامات مرزا سے معلوم ہو سکتا ہے۔ معمولی دعووں اور کلام کا کذب اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی اسمٰعیل مرحوم کی بابت بہتان لگایا کہ انہوں نے آپ (خود بدولت) کے ساتھ اپنی کتابوں میں مباہلہ کیا ہے کہ جو ہم (مرزا صاحب اور مولویصاحبوں) میں سے جھوٹا ہو وہ پہلے مرے۔ چنانچہ وہ دونوں مر گئے۔ اس افترا اور کذب اور سراسر جہل نے مرزائی پنتھ پر وہ اثر کیا ہے کہ مرزائی عقل کے اندھے بلا سوچے سمجھے اندھا دھند اس مباہلہ کو نقل در نقل کرتے جاتے ہیں۔ اور اہلحدیث کیطرف توجہ نہیں کرتے کہ مدت مدید سے کہہ رہا ہے کہ مولوی صاحبوں کی کتابوں سے یہ مضمون دکھا دو اور مبلغ پانسو نقد لو۔ مگر کیا مجال کہ کوئی مرزائی دکھانے کا حوصلہ کرے ؎

نازک خیالیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

مرزاجی کے یہی وہ اسرار ہیں جنکے افشا کرنے کا اہلحدیث کو خاص فخر حاصل ہے جس پر قادیان کا لچے نور اخبار بدر ۱۶ فروری کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ "اہلحدیث میں کبھی کوئی لطیف مضمون تو ہوا نہیں البتہ عشقیہ اشعار کا ذخیرہ کر رکھا ہے"

ہاں صاحب! لطیف مضمون مسیح موعود اور مہدی مسعود اور امام الزمان اور کیا نہیں کیا کی صحبت کے بغیر کہاں۔ آہ ؎

عشق بازی تو نہ جانو اور ہم نادان ہیں + ناسمجھ کہتا ہے ناصح! تو نے کیا سمجھا ہمیں

ahmadimuslim.de

باقی بابت مورخہ ۱۶ کا جواب آئندہ دیا جاویگا جب وہ اپنا مضمون ختم کریگا۔ ناظرین ذرہ تامل فرماویں۔

آریہ سماجیوں کی نئی منطق

بلکہ کیونکر کہ ہے سب کار اولٹا
ہم اولٹے بات اولٹی یار اولٹا۔

اونٹ سے کسی نے پوچھا تھا کہ تیری گردن کیوں ایسی ٹیڑھی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ یاروں کی اور کونسی کل سیدھی ہے یہی حال ہمارے سماجی دوستوں کا ہے۔ خیر سے انکی ہر ایک ادا نرالی ہے۔

ناظرین آگاہ ہونگے کہ ہمارے دوست بابو عبدالعزیز (سابق جگد مبا پرشاد اپدیشک آریہ حال وارد دہلی۔ زینت محل) نے مسلمان ہو کر ایک رسالہ "ترک وید" لکھا۔ اس میں انہوں نے آریہ سماج کو چھوڑنے کی وجوہات لکھیں۔ بس اسپر آرین اخبارات کے کیمپ میں تو بم کا گولہ چل گیا۔ مگر خیر یہی کہ یہ انکار نہیں کرسکے کہ بابو صاحب آریہ نہ تھے۔ کیونکہ انہوں نے آریہ سماجوں میں اپنی ملازمت کو متعدد سرٹیفکیٹ چھاپدیئے تھے۔ چنانچہ لاہور کے پرکاش اخبار "پرکاش" نے بھی ایک بڑا لمبا لیڈر آرٹیکل [1] بابو صاحب کے رسالہ "ترک وید" پر لکھا۔ اس سارے آرٹیکل کا جواب تو بابو صاحب موصوف ہی دیںگے جنکا حق ہے مگر ہم آرین منطق کا نمونہ دکھانے کو دو ایک فقرے پرکاش جی کے نقل کرتے ہیں آپ لکھتے ہیں:۔

(۱) لالہ جگد مبا پرشاد (شیخ عبدالعزیز) گوشت خوری کو اب بھی برا سمجھتے ہیں
(۲) مذہب اسلام میں داخل ہوتے ہوئے انہوں نے کافی تحقیقات کرلی ہے کہ اسلام کے اصولوں میں گوشت کھانا کوئی لازمی امر نہیں جسکی مرضی ہو کھاوے جسکی مرضی نہ ہو نہ کھاوے۔
(۳) لیکن سوال یہ ہے کہ کیا قرآن شریف میں گوشت کھانا ممنوع ہے۔ کیا کوئی بھی اہل اسلام گوشت کھانا حرام سمجھتا ہے (۱۲ فروری صفحہ ۵ کالم ۲)

ناظرین! لالہ پرکاش جی کے یہ تینوں فقرے بغور پڑھیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ پہلا فقرہ دوسرے فقرے کی نقیض ہے اور تیسرا دوسرے کے برعکس۔ فقرہ اول میں آپنے دعویٰ کیا ہے کہ بابو عبدالعزیز گوشت کھانا برا جانتے ہیں۔ دوسرے میں خود ہی اسکی تردید ہے کہ جسکا جی چاہے کھاوے۔ پھر ساتھ ہی اس کے کس جرأت اور بیباکی یا نادانی سے بابو صاحب پر سوال کرتے ہیں کہ تبلاؤ قرآن میں گوشت کھانا منع ہے؟ اور یہ بھی تبلاؤ کہ کوئی مسلمان گوشت کھانا حرام جانتا ہے؟

اللہ رے منطق دانی! جنکو حرام اور جائز میں بھی تمیز نہیں وہ بھی فلاسفر اور بی اے اور گریجویٹ اور کیا نہیں کیا بلکہ اسلام اور اہل اسلام کے علماء سے منہ ملاتے ہیں۔

لالہ جی! سنئے۔ حرام وہ کام ہوتا ہے جسکا کرنا صحیح نہو۔ اور جائز وہ ہوتا جسکا کرنا صحیح ہو۔ قانونی اصطلاح میں مثال چاہو تو سنو! چوری کرنا حرام ہے مگر بازاروں میں کھاتے اور گاتے پھرنا جائز ہے۔ ایک شخص یہ دعویٰ کرے کہ بازاروں میں کھاتے اور گاتے پھرنا قانون میں نہ تو لازمی ہے نہ منع ہے جسکا جی چاہے کھائے اور گائے تو کیا اسپر آپکو اعتراض کرنیکا حق حاصل ہے کہ دکھاؤ قانون کی کونسی کتاب میں لکھا ہے کہ بازاروں میں گاتے اور کھاتے پھرنا حرام یعنی منع ہے۔ واللہ اگر تم ایسا سوال کروگے۔ تو اسکا یہی جواب سنوگے کہ سے

الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پہ یہ بد ادا نہ دے۔

ہاں یاد آیا کہ پرکاش کے اڈیٹر کو باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے یہ کیا سوجھی کہ بابو عبدالعزیز صاحب پر ایسا بے معنی سوال کیا۔ جسکا نہ سر ہے نہ پیر۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جسطرح بیٹے کے جسم پر باپ کے خون کا اثر ہوتا ہے۔ اسیطرح چیلوں اور مریدوں کے اخلاق یعنی الجملہ پیر اور گرو کے اخلاق اور عادات کا اثر پہونچتا ہے۔ ہندوؤں کے ریفارمر سوامی دیانند جی بھی ایسے ہی کیا کرتے ہیں۔ جس نے آپکی عادت شریفہ کا مفصل ملاحظہ کرنا ہو وہ ہمارا رسالہ "سوامی دیانند کا علم و عقل" دیکھے نمونہ کے طور پر ایک مثال یہاں بھی تبلاتے ہیں۔

قرآن شریف سورہ نحل میں ذکر ہے کہ مشرکین عرب فرشتوں کو خدا کی لڑکیاں تبلاتے ہیں۔ اس ذکر کے بعد اس خیال کی تردید بھی اسی جگہ کردی گئی ہے چنانچہ سوامی جی خود اس ذکر کو معہ تردید ان لفظوں میں نقل کرتے ہیں:۔

"یہ مقرر کرتے ہیں واسطے اللہ کے بیٹیاں۔ پاکی ہے اسکو"
(ستیارتھ طبع اول صفحہ ۷۰۶)

مطلب یہ کہ مشرک اللہ کے لئے بیٹیاں تبلاتے ہیں۔ اسکا رد یوں کیا گیا کہ سُبْحَانَہٗ یعنی خدا بیٹے بیٹیوں سے پاک ہے۔ باوجودیکہ قرآن شریف کی آیت

[1] یہ مضمون درجہل سماچار سے نقل ہے مگر ہم پرکاش کا کہا ہے کیونکہ اڈیٹر پرکاش نے اسکو لیڈر میں لکھا ہے جو اڈیٹری کی قابلیت کی دلیل ہے۔ (اڈیٹر) سے آئندہ پرچہ میں نکلیگا۔ انشاء اللہ (اڈیٹر)

چودھویں صدی کا مسیح
مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری
بطرز ناول
نہایت دلچسپ
صفحات ۱۲۸
قیمت مجلد ۸ر
مینجر اہلحدیث امرتسر

میں صاف صاف اس خیال کی تردید بھی کر دی گئی۔ تاہم سوامی جی مسلمانوں پر اور اسلام اور قرآن پر اعتراض کرتے ہوئے پوچھتے ہیں کہ :-

اللہ بیٹیوں سے کیا کریگا؟ بیٹیاں تو کسی آدمی کو چاہئیں۔ بیٹے کیوں نہیں مقرر کئے جاتے؟ اور بیٹیاں مقرر کی جاتی ہیں اسکا کیا باعث ہے؟ بتلاؤ؟

(ستیارتھ۔ صفحہ ۔۔۔)

ناظرین اور سماجک پبلک ہی تبلائیں کہ سوامی جی کے اس سوال کا جواب ہماری ذمہ ہے۔ یا عرب کے مشرکوں کے ذمہ؟ اور یہ بھی تبلا دیں کہ اڈیٹر صاحب کا سوال بابو عبد العزیز صاحب سے اسی قسم کا ہے یا نہ جو سوامی جی نے قرآن شریف پر کیا ہے؟ اس کے بعد پھر حافظ شیرازی مرحوم کے شعر کی (کسیقدر ترمیم سے) تصدیق کریں ؎

مامریدان رو بسوئے صبح چوں آریم چوں
رو بسوئے فتنہ و پیکار دارد پیر ما

آریوں کی خوش بیانی

یوں تو تمام ہندوستان کو ہمارے دیانندی دوستوں کی خوش بیانی اور نرم کلامی کا تب ہی یقین ہے جب سے ستیارتھ پرکاش اردو میں ہوکر عام پھیلائی گئی ہے جسمیں اہل مذاہب کو تین سو گالیاں دی ہیں جنکی کسی قدر فہرست ۲ مارچ ۱۹۰۶ء کے اہلحدیث کے علاوہ تغلیب الاسلام جلد دوم میں دی گئی ہے مگر آج ہم ایک سماجی اخبار کی درفشانی خاص اسی کے الفاظ میں نقل کر کے آریہ سماج کے لیڈروں کو توجہ دلاتے ہیں کہ کیا ایسی بدزبانی سے آپ دیش کی ترقی و ملک کی بہتری کرینگے؟ شرم!

آگرہ کے اخبار مسافر کی سنئے! آپ فرماتے ہیں :-

فضیلت کی دُمچی | چونکہ ہمارے دوست میاں ثناء اللہ اڈیٹر اخبار اہلحدیث نے مضمون در کنون ایک لائق و معزز نامہ نگار رسالہ آریہ مسافر جالندھر کے جواب باصواب ہماری آگرہ اور مسلمانوں میں بہت سنسکرت دان عالم و فاضل ہیں لکھ لکھکر جواب معقول سے اپنے کو مجہول پاکر میدان نبرد آزمائی علمی سے اپنی لاچاری دکھلا کر بہ تقلید خیر الماکرین وہی اپنا پرانا جال بچھایا۔ انہوں نے کید مسلمانان و عقاید قرآنی کو عمل میں لاکر بے سود اپنی زشت کرداری پر ہمکو بھی ہنسایا ہے۔ معزز نامہ نگار پر اپنے سفلانہ خیالات کی گوہر فشانی کرتے ہوئے۔ اپنی تو دہ بینی سے غارت ناریکسیں قدم وہ ہیتے ہو تو اہلیت سے اغماض کر کے بمعنی تقدس وغیرہ الفاظ کے پیچ میں پڑکر بہت ہی جھیٹ پٹاتا ہے۔ جیسے شاعر نے آپکو یہ سنایا ہے ؎

بند تہمت سے ہوا اسو منہ کمنڈی سنگار کا
پڑگیا پھندا گلے میں حلقہ و دستار کا

اسپر طرہ یہ کہ باوجود فضیلت جتانے مسافر کے مسافر بھی دو چلاتا ہے۔ اچھی پانے رقیب پاشے و ہرسیال کو جہاں ایکطرف بدزبانی سے بہ لعان تبلاتا ہے پھر زبا ندرازی کا الہام نکالکر عبارت منشیانہ سے نا آشنائی روشنی کا شیدا الفاظ ہنود پر غلطی کا الزام لاتا ہے۔ سچ تو یہ ایک ادنی ابجد خوان کی لفظ تقصیر ہے لہذا مسافر کو نئی اطفال انکی تشریح میں تاخیر ہے۔ اور ہم درا دمیان سے جو فضیلت کی دمچی لٹکائے پھرتا ہے اول دریافت کیا جاتا ہے کرتا ہنود کے غلط ثابت کرنے میں دلایل علمی لائیے۔ اپنے خلف الرشید ہی خیر الماکرین کی ادا منتظر ہیں کہ کس طرح داو گھات سے چلاتا ہے۔ عیاران عرب گوئے سبقت لیجاتا ہے۔ بصورت عدم پیروی دعوٰی بلاثبوت خارج ہو جائیگا۔ وم وماز دم کام کر اللہ درا ریجائیگا۔ ۲۰ جنوری

خدا را کوئی آریہ سماجی اتنا تو بتلا دے کہ مہاشہ جی کہتے کیا ہیں؟ اور کس بات کا جواب دیتے ہیں اور کیا دیتے ہیں۔ ہم تبلاتے ہیں کہ رسالہ آریہ مسافر میں کسی نامہ نگار نے لکھا تھا کہ مسلمانوں کے مولوی علم سنسکرت سے بےخبر ہیں تو ویدوں پر کیوں معترض ہوتے ہیں جسکا جواب اہلحدیث مورخہ ۔۔۔ میں دیا گیا تھا۔ کہ مولوی لوگ تو بھلا سنسکرت سے بےخبر ہیں کہ اردو ترجموں سے کام چلا کر مجرم ہیں لیکن دیانندی اور خود دیانند جی کو نسے عربی کے عالم فاضل اور یونیورسٹی کے اورینٹل کالج کے ڈگری یافتہ تھے جو قرآن شریف پر معترض ہوئے! خیریت سے آپ اسکا جواب دیتے ہیں مگر واہ جی کیا کہنے ہیں۔ سماجیو تم بھی کیسے خوش قسمت ہو کہ ایسے ایسے ودوان تمہارے

لیڈر اور رہبر ہیں ، افسوس ؎

گل گئے گلشن گئے جنگل دھتورے رہ گئے

اٹھ گئے دانا جہاں سے بیوقوف رہ گئے

گورنمنٹ پنجاب نے

۱۹۰۳ء کے نقصان کپاس سے تجربہ حاصل کرکے ایک مفید اشتہار کے ذریعہ سے زمینداروں کو مطلع کیا ہے کہ کپاس کو سونڈیوں سے بچانے کے لئے بھنڈی کے پودے کپاس کے کھیت کے قریب لگائیں۔ کپاس کی سونڈیوں کی خوراک بھنڈی کا پودا بھی ہے اخیر جولائی کے اول بودوں کو جلادیں۔ تو کپاس نقصان سے محفوظ رہیگی۔ یہ بھی مشورہ دیا ہے کہ اس سال کپاس زیادہ رقبہ میں نہ بوئی جائے۔

وکیل اور تغلیب الاسلام

ہمارے معزز دوست اڈیٹر وکیل نے تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام پر بھی ریویو کیا ہے جسکی بابت وہ شکریہ کے مستحق ہیں مگر ایک چبہتا سا اعتراض بھی کیا ہے کہ اکثر جگہ متانت کے خلاف عبارت ہے جو ایسے فاضل مصنف کی شان کے خلاف ہے۔ بیشک ہم جانتے ہیں کہ جو طریق ہم نے تغلیب الاسلام میں برتا ہے۔ وہ طریق وہ نہیں ہے جو سابق میں ہم خود برتا کرتے تھے۔ لیکن اس تبدیلی کا جواب خود کتاب کے اندر ہی کسی حاشیہ پہ دیا گیا ہے۔ کہ جسطرح جادوگروں کے مقابلہ کے لئے جادو کا سیکھنا علماء نے جائز لکھا ہے۔ اسی طرح ہم بھی پھکڑباز آریہ کے مقابلہ کے لئے اس طریق کے اختیار کرنے پر مجبور ہیں۔ کیونکہ آریہ سماجی مصنف اب دلیل بازی سے عاجز آکر پھکڑبازی سے اسلام پر فتح پانی چاہتے ہیں۔ اس لئے بحکم اَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مجبوراً یہ طریق اختیار کرنا پڑا ؎

اہل معنی کو ہے لازم سخن آرائی بھی

بزم میں اہل نظر بھی ہیں تماشائی بھی

ماہ محرم اور تعزیہ

از شیخ احمد اللہ صاحب از ہرج دہلی

بعد نماز عید اضحیٰ اور فراغ سے مہلت اچھا خیال آیا کہ بیرہ محتاجوں کے اچھا سے بھی عید منانا ایک لازمی امر ہے گو جسمانی نہو روحانی سہی۔ فوراً دل سے کہا کہ ہاں خیال تو اچھا ہے لیکن یہ تو بتلاؤ کہ بیرونی احباب کے لئے تحفہ کیا تجویز کیا ہے (خوب ہی) جواب دیا کہ ماہ محرم قریب ہے اسکے فضائل تحریر کرو اور اسمیں جو کچھ ممنوعات شرعیہ اور مکروہات قبیحہ مسلمان بجالاتے ہیں۔ انکی برائیاں قرآن وحدیث سے بیان کر۔ شائد تیرا یہ تحفہ قبول ہوکر باعث سعادت دارین ہو۔

پس اے محبان شریعت محمدیہ اور اے عاشقان سنت نبویہ گوش حق نیوش سے سنو کہ فضائل ماہ محرم کے اسقدر ہیں جنکا تحریر کرنا مجھ ناچیز سے قطعاً غیر ممکن ہے۔ اسلئے حسب لیاقت مختصراً تحریر کرتا ہوں۔ لاریب یہ محرم وہ مہینہ ہے جسمیں یہ عالم عالم عدم سے وجود میں آیا تھا۔ اور پھر اسی ماہ میں جامہ عدمیت کو زیب تن کریگا۔ آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اکرموا شہر اللہ المحرم فمن اکرم المحرم اکرمہ اللہ بالجنۃ فانجاہ من النار یعنی محرم اللہ کا مہینہ ہے اسکی بندگی کرو جس نے اسکی بندگی کی اللہ جل شانہ اسکو جنت میں اعلیٰ درجہ دیگا۔ اور آتش دوزخ سے بچا دیگا۔ مہینہ کی بندگی یہی ہے کہ تمام مکروہات شرعیہ سے احتراز واجتناب کیا جائے اور حق جل شانہ کی خوشنودی اور اپنی بہتری کیواسطے کفر وشرک وغیرہ بداعمال سے توبہ کرکے امور شرعیہ کو معمول بنایا جاوے حتی الامکان مالی وبدنی عبادات میں سرگرمی بھی کرے اگر دن کو صایم ہو تو رات کو قایم ہو۔ اس ماہ میں عبادت وریاضت کرنیوالوں کے بڑے بڑے درجے ہونگے۔ اس ماہ میں عبادت کرنیکا لا انتہا اجر وثواب احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ فرمایا رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب روزوں سے بہتر روزے بعد رمضان شریف کے محرم کے روزے ہیں اور بعد فرضوں کے احسن الصلوٰۃ محرم کی نماز ہے ایک جگہ فرمایا

لہ گو مکروہات شرعیہ سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔ لیکن چونکہ یہ مہینہ بزرگ مانا گیا ہے۔ اسمیں نیک اعمال کا ثواب کثیر ہے۔ اسیطرح بد افعال کا عذاب بھی بہت ہے۔ اسلئے ایسا کہا گیا کہ اگر ہمیشہ ترے افعال میں مبتلا رہتے ہو۔ تو اسمیں تو بچو ۱۲

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (نو آریہ) دیپال

جلد اول ۵ر

" دوم ۶ر

" سوم ۵ر

تینوں جلد یکجو ایکساتھ خریدار سے محصول معاف۔

مینجر اہلحدیث امرتسر

من صام اٰخر یوم ذی الحجۃ و اوّل یوم من المحرم فکانما صام الدھر کلہ و غفر لہ ذنوب ستین سنۃ جس نے روزہ رکھا آخر تاریخ ذی الحجہ اور محرم کی پہلی تاریخ کو گویا اُس نے سال بھر تک روزے رکھے۔ ساٹھ برس کے گناہوں کا کفارہ ہوا۔ اللہ الصمد! دوسری جگہ فرمایا من صام اوّل یوم المحرم یعنی جس نے روزہ رکھا پہلی دوسری اور پچھلی تاریخ محرم کو اللہ تعالیٰ جنت میں اُس کیواسطے تین شہر بناتا ہے اور ہر شہر میں تین تین قصر اور ہر قصر میں تیس تیس دالان اور ہر دالان میں اشجار و انہار اور گاؤ تکیہ تخت حوریں و غلمان و طفل وغیرہ گوناگون نعما مہیا کرتا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے۔ من صام عشر ایام من اوّل المحرم فکانما عبداللہ عشر الاف عام لیالھا و صام نھارھا جسنے دس روزے محرم کے پہلے عشرہ میں رکھے اسکے واسطے! ما ثواب ہے کہ گویا دس ہزار برس ایسی عبادت آلٰہی کی دنکو روزہ رکھا اور رات کو قیام کیا۔[1] اللہ اکبر کہانتک تحریر کروں۔ ایک جگہ آقائے نامدار محمد رسول اللہ نے فرمایا ہے جو کوئی روزہ رکھے عاشورہ کے حق تعالیٰ شانہ اُس کیواسطے ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے جسمیں دن کو روزہ رکھا ہو اور رات کو قیام کیا ہو واللہ غور کا مقام ہے فرمان ہے کہ اگر مومن زمین بھر سونا خدا کی راہ میں خرچ کرے تب بھی عاشورا کی فضیلت کو نہ پاویگا۔ اس کے لئے آٹھوں دروازے جنت کے کھولدئے جاتے ہیں۔ جس سے چاہے داخل ہو۔ من صام یوم عاشوراء لم تمسہ النار جس نے عاشورا کا روزہ رکھا اُسکو آتش دوزخ نہیں چھوئیگی۔ جل جلالہ۔ کیا شان ہے روز عاشورا کی۔ خوشا نصیب اُس کے جو محرم یا عشرہ محرم بالخصوص یوم عاشورہ کو صائم النہار و قائم اللیل ہو۔ مگر تف ہے ہماری حالت پر اور لعنت ہے ہمارے افعال و اعمال پر مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب کے ہم مصداق ہیں۔ جو لغویات و خرافات دوسرے مہینوں میں نہیں کرتے ہیں وہ اس مہینہ خصوصاً عشرہ اوّل و عاشورا کو کرتے ہیں افسوس۔ گویا احکام ربی سے ہمکو ضد قلبی ہے۔ مسلمانو! یاد رکھو کہ اِس عدول حکمی کا مزہ بہت عمدہ اور اچھا چکھوگے۔ دوستو! اصل حقیقت یہ ہے کہ ہماری دلوں میں خوف خدا نہیں ہے اگر شمہ برابر بھی ہوتا تو ہم اپنی حالت پر ضرور غور کرتے اور سوچتے کہ ہم کو کیا کرنا چاہئے اور کیا کر رہے ہیں ہمکو حکم کیا ہے ہم کیوں پیدا ہوئے ہیں۔ آیا ہمارے متعلق کوئی احکام ہیں یا یونہی فضول ہماری پیدائش ہے۔ وہاں تو ارشاد ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اور ہم نے نہیں پیدا کیا جن و انس کو مگر اپنی عبادت کیواسطے۔ دوسری جگہ یوں فرمایا ہے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا کیا تم نے سمجھ لیا کہ ہم نے تم کو عبث پیدا کیا ہے! ہرگز نہیں، مگر یہاں کیا ہے عبادت خدا سے غافل۔ پیر پرستی۔ فقیر پرستی۔ مدار و سالار پرستی میں مست۔ جھنڈوں چھڑیوں تعزیوں چبوتروں قبروں وغیرہ پر سجدیں کرتے پھرتے ہیں۔ خدا کو بھولے سے بھی نہیں یاد کرتے۔ جو سب کا داتا سب کا والی سب کا مولیٰ واحد فی الذات و واحد فی الصفات ہے۔ گو نماز جمعہ یا عیدین میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ تیری ہی پوجا کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں، ضرور ہی کہتے ہیں۔ لیکن کچھ نہیں شب و روز غیر خدا سے طالب امداد ہیں خصوصاً محرم آیا اور تعزیہ پرستی کی بازار گرم ہوئی۔ عبادت ہے تو یہی ہے۔ ریاضت ہے تو یہی ہے۔ ماہ محرم اور عشرہ محرم کی عزت و عظمت ہے تو یہی ہے۔ آلات حرب پٹا بانا پھری گدکا وغیرہ نکلو پڑے ہر طرف شیطانی غول نظر آنے لگے جدھر جسطرف نگاہ اٹھا کر دیکھو وہی کاغذ و ابرک بانس و بلی وغیرہ دوشوں پر سوار ہے۔ خود ساختہ و پرداختہ پر ہر فرد بشر نثار ہے۔ ایوڑی کوڑی چھیرا چھیر گر رہی ہے ہر سو سے رول مال دہول وتاں کی صدا آرہی ہے کوئی گلا پھاڑ رہا ہے۔ کوئی سینہ کوٹ رہا ہے اگر ایک طرف سے حسن یا حسین کی صدا آرہی ہے تو دوسری طرف سے یکہ نعرہ حیدری یا حسین کی آواز سنائی دیتی ہے (نعوذ باللہ) اذان ہو رہی ہے تو کچھ پرواہ نہیں نماز قضا ہو رہی ہے تو کچھ خوف نہیں۔ خلاف شریعت ہے تو کوئی ڈر نہیں۔ کفر و شرک ہے تو کوئی کھٹکا نہیں اسراف و تبذیر ہو تو کوئی کھٹکا نہیں بجائے نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے اور یاد خدا کرنے کے نوحہ ہے سینہ کوبی ہے غش طاری ہے لیکن وہی مشرکانہ آواز حسن یا حسین یکہ نعرہ حیدری یا حسین زبان سے جاری ہے۔ سر بازار توہین اہلبیت و ازواج مطہرات کر رہے ہیں کچھ شرم نہیں کچھ حیا نہیں۔ ہاں اگر کوئی کہدے کہ بھائی ذرہ اپنی والدہ شریفہ اور ہمشیرہ عزیزہ کا مرثیہ تو اسطرح نام بنام بازار میں سنائیے۔ پھر دیکھئے کیسا کودتے اچھلتے ہیں۔ کیسا انگریزی کا ناچ ناچتے ہیں اور کیسے لال پیلے

[1] خوب یاد رکھو کہ وقت مردن اور بعد مردن بھی بوقت منکر نکیر یہی کلمہ شہادت کے وہی الفاظ زبان سے نکلینگے جن کی مشق اس عالم میں کی ہوگی۔ اِس لئے مناسب ہے کہ کفریہ الفاظ سے جلد توبہ کرو اور اللہ اللہ رٹا کرو ۱۲

ل یہ حدیثیں کہاں سے لائے ہو؟ محرم کی ۹۔ ۱۰ تاریخوں کے روزے آئے ہیں۔ ایڈیٹر

ahmadimuslim.de

انہیں دکھلاتے ہیں مگر افسوس ازواج مطہرات خاندان نبوت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قصص سناتے ہو کو اتنی بھی شرم نہیں آتی ہے افسوس اسپر دعوی محبت اہلبیت۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ تف ہے ایسے محبت پر اور لعنت ہے ایسے عزو عظمت پر۔ مسلمانو! ہوش میں آؤ۔ بیدار ہو کس خواب شیریں میں ہو تمہاری یہ تعزیہ داری تو سراسر یزید کی نقل ہے فرق اتنا ہے کہ اس نے صرف ایک بار سر مبارک کو بازار میں گشت کرایا تھا اور تم ہر سال نقل بنا کر لاتے ہو۔ وہاں اگر حقیقی سر تھا تو یہاں مصنوعی و نقلی قبر سے بتلاؤ تم میں اور یزید میں کیا فرق رہا۔ بظاہر تو تمہارا رتبہ اس سے زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ تو ایک دفعہ اس ناشائستہ حرکت کا مرتکب ہوا تھا۔ تم ہر سال بلکہ سال میں دو مرتبہ اسکا ارتکاب کرتے ہو۔ تمہارے ہی حق میں کسی نے کہا ہے۔

وہ تو ایک دن کر گیا تم بعد سال   ان کے فعلوں کی دکھاتے ہو مثال
سچ کہو غالب ہیں نائب یا غیب   ہو یزید روسیاہ کے تم رقیب

افسوس۔ تمہارا نمبر یزید سے زیادہ۔ شرم کرو شرم۔ درحقیقت توہین اہلبیت و ازواج مطہرات میں یزید نے ہرگز ہرگز اتنا غلو نہیں کیا تھا۔ جتنا تم کرتے ہو اور جلدی توبہ کرو۔ ان لغویات و خرافات کو چھوڑو اور خوب یاد رکھو کہ تعزیہ بوجوہات ذیل فی النار والسقر ہے۔

۱۔ شریعت محمدیہ اور خیر القرون سے اسکی اصلیت ثابت نہیں بلا اختلاف کسی فرقہ کے یہ بدعت ہے اور بدعت کی برائی جسقدر ہے اسکو بیان کیواسطے ایک جدا دفتر چاہئے۔ مختصر یہ کہ فرمایا ہمارے شفیع ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من احدث فی امرنا ما لیس منہ فہو رد جسنے نکالی ہمارے دین میں کوئی نئی چیز جو اسمیں نہیں تو وہ چیز باطل و مردود ہے۔ دوسری جگہ فرمایا کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار تمام بدعتیں گمراہی ہیں اور تمام گمراہی آگ میں۔ ان ہر دو احادیث سے معلوم ہوا کہ بدعت مردود و گمراہی ہے اور اسکا مرتکب دوزخی۔

۲۔ یہ تعزیہ داری بعینہ جنم کنہیا کے مشابہ ہے جسطرح اہل ہنود سال بعد کرتے ہیں اسیطرح تم بھی سال بعد تعزیہ نکالتے ہو لہذا بحکم من تشبہ بقوم فہو منہم قابل رد ہے۔ ہاں اگر روز قیامت کفار کی ہمراہی چاہتے ہو تو تمہاری خوشی۔

۳۔ یہ سیدنا امام حسن و حسین رضوان اللہ علیہم کی سراسر توہین ہے کہ تم نے انکو کاغذ و ابرک وغیرہ سے تعبیر کیا۔ یاد رکھو کہ مقربان ایزدی کی بے ادبی جہنم کی کنجی ہے۔

۴۔ یہ شرک ہے کیونکہ صدہا ہزارہا آدمی اسکو سجدہ کرتے ہیں اس سے استمداد چاہتے ہیں اسکی منت مانتے ہیں اس سے دعائیں کرتے ہیں۔ اسمیں طرح طرح کی عرضیاں لٹکاتے ہیں۔ اسکو نیچے نکلنا باعث اجر و ثواب جانتے ہیں اور یہ سب اقسام شرک میں داخل ہے کیونکہ خدا نہ صرف واحد فی الذات ہے بلکہ وہ واحد فی الصفات بھی ہے جیسطرح اسکی ذات میں کوئی ساجھی و شریک نہیں ہے اسی طرح اسکی صفات بھی بے مثل و قدیم ہیں۔ اس کے صفات میں کسی کو شریک کرنا اسکے سوا کسی غیر پیر ولی و قطب یا تعزیہ وغیرہ سے استمداد چاہنا۔ دعائیں مانگنا قطعاً شرک ہے اور اسکا مرتکب بحکم وانہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وماواہ النار ابدی جہنمی ہوئے

خبر قرآن میں ہے یہ محقق۔ نہ بخشیگا خدا مشرک کو مطلق
خدا سے اور بزرگوں سے بھی کہنا۔ یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا

۵۔ اگر صرف اسکو دل بہلاوہ مانا جاوے جیسا کہ بعض لوگ کہا کرتے ہیں تو کچھ شک نہیں کہ یہ ایک فضول کام بزرگان دین کی اہانت کے علاوہ دین کو کھیل کود بنانا ہے جو بحکم ومن الناس من یشتری لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذھا ھزوا اولئک لھم عذاب مھین۔ باعث عذاب دردناک ہے نیز بحکم انما خلقناکم عبثا تمکو خدا نے عبث اور فضول نہیں پیدا کیا ہے جو تم فضول کام کرتے ہو۔ اسکا مٹانا اور اسکو نیست و نابود کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے

۶۔ یہ تعزیہ داری بت پرستی بھی ہے۔ کیونکہ جس طرح اہل ہنود بتوں پر ہار پھول لڈو کوڑی گنا وغیرہ چڑھاتے ہیں اسی طرح اکثر مسلمان تعزیہ پر اشیاء مذکور چڑھاتے ہیں نیز اکثر ہنود بھی مثل دیگر بتوں کے اسکو بھی پوجتے ہیں اسپر چڑھاوے چڑھاتے ہیں منتیں مانتے ہیں حال یہ کہ جو کچھ اپنے بتوں سے کرتے ہیں وہی تعزیہ سے بھی کرتے ہیں لہذا تعزیہ پرستی اور بت پرستی میں کچھ فرق نہیں ہے اور یہ تعزیہ بھی بت ہی ہے کیونکہ بت کی تین قسمیں ہیں۔ نصب۔ صنم۔ وثن۔ نصب وہ بت ہے جو کسی مقام پر جما ہو۔ مثلاً قبر۔ جھنڈا اور درخت وغیرہ اور صنم اس بت کو کہتے ہیں جو کسی کی صورت ہو کسی مہ جبین کی صورت ہو۔ وثن اس بت کا نام ہے جو کسی مقام پر جما نہ ہو کسی کی صورت نہ ہو ہر جگہ جا سکے جیسے تعزیہ وغیرہ پس اسلام چونکہ بت شکن ہے نہ بت پرست اہلیئے اسکو مٹانا چاہئے۔ خوب یاد رکھو کہ بت پرستی تو فرقہ ہنود اور کفر کا قرول کا فعل ہے مسلمانوں کو اس سے احتراز لازم ہے۔

۷۔ یہ تعزیہ روضہ کی نقل ہے اور اس میں مصنوعی قبریں ہوتی ہیں۔

سرگذشت بہ نسبت مسائل ہنود کی تردید اور شادی بیوگان اور نیوگ آریوں کی تردید میں یہ مختصر رسالہ نہایت کارآمد ہے قیمت ۱؎ مینیجر اہلحدیث امرتسر

مصنوعی قبریں بنانا۔ اور ایسی قبروں کی زیارت کرنا بہت ہی برا ہے احادیث ذیل ملاحظہ ہوں۔ فرمایا رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے من زار قبرا بلا مقبور فکانما عبد الصنم جو کوئی زیارت کرے ایسی قبر کی جسمیں مردہ نہو تو گویا اُس نے بت پرستی کی (۲) من زار قبرا بلا میت فھو کافر جو زیارت کرے ایسی قبر کی جسمیں مردہ نہو تو وہ کافر ہے (۳) من زار بلا مزار فھو ملعون جو زیارت کرے بلا مردہ قبر کی وہ ملعون ہے (۴) من زار قبرا بلا مزار فقد ضل واضل جس نے زیارت کی قبر کی جسمیں مردہ نہیں ہے تو وہ گمراہ ہوا اور اُس نے دوسروں کو گمراہ کیا۔ لہذا بروئے احادیث مذکور تعزیہ داری کو نیست و نابود کرنا ایک لازمی امر ہے کیونکہ اس کے نقل روضہ یا مصنوعی قبر ہونے میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں ہے۔ اور مصنوعی قبر کی زیارت کفر ہے۔ اور کفار کی جگہ جہنم ہے۔

ملا نوحہ کرنا مرثیہ پڑہنا چیخنا چلانا سینہ کوٹنا خود مکروہ و ممنوع ہے باحادیث ذیل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود و شق الجیوب ودعی بدعوۃ الجاھلیۃ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے ہماری جماعت سے وہ شخص جو تماچے مارے اور گریبان پھاڑے اور پکارے جاہلیت کا چلانا۔ دوسری جگہ فرمایا انا بریٔ من حلق وصلق وخرق میں اُس سے بیزار ہوں جو سر کے بال نوچے اور آواز سے روئے اور گریبان پھاڑے۔ ایک جگہ ارشاد ہے کہ نوحہ کرنیوالے اور گانیوالے پر فرشتہ مغفرت نہیں چاہتے ہیں۔ نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المراثی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیوں سے۔ صحیح حدیث موجود ہے پس ان احادیث سے چیخنے چلانے سینہ کوبی۔ مرثیہ پڑہنے وغیرہ کی حرمت ظاہر ہے اور یہ سب لوازمات تعزیہ سے ہیں۔ لہذا تعزیہ کا نیست کرنا ضروری ہے۔

ملا تعزیوں میں باجا بجاتے ہیں۔ ماتم کرتے ہیں اور باجا بجانا خود حرام ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔ آقائے نامدار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان اللہ تعالیٰ حرم الخمر والمیسر والکوبۃ بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام کی شراب اور جوا اور ڈہول ڈہولک وغیرہ باجے۔ لہذا تعزیہ داری کو چھوڑنا چاہئے۔

ملا یہ تعزیہ داری باعث ترک عبادات بھی ہے۔ بسا اوقات دیکھا گیا کہ لوگ مرثیوں وغیرہ کے پڑہنے میں مشغول ہیں نمازیں قضا ہو رہی ہیں لیکن کچھ پرواہ نہیں جسکی بابت ارشاد ہے من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر جس نے قصداً نماز ترک کی وہ کافر ہے پس اسکو میٹنا ایک ضروری کام ہے۔

ملا چونکہ تعزیہ داری کفر و شرک ہے لہذا اُس میں صدہا اور ہزارہا روپیہ خرچ کرنا فضول خرچی ہے۔ اور روپیہ پیسہ کے فضول خرچ کرنے والے اور بیجا صرف کرنیوالے بحکم اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ شیطان کے بھائی ہیں برادران شیطان کی جگہ کون؟ کچھ شک نہیں النار ولستقر ہے ایک جگہ فرمان ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ اللہ جلشانہ فضول خرچ کرنیوالوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ فضول خرچنے والے شیطان کے دوست اور اللہ کے دشمن ہیں اور دشمنان خدا کی جگہ ظاہر ہے۔ پس اے محبان شریعت اس رسم تعزیہ داری کو اس عالم سے نیست و نابود کرو اسکی برائیاں تم نے سن لیں اس کے نقصانات تمکو معلوم ہوگئے اسکی تمام شقیں کفر و شرک یا حرام و مکروہ ہیں کوئی شق ایسی نہیں ہے جس سے یہ جائز بھی ہو سکے۔ ہاں بعض حضرات کہدیا کرتے ہیں کہ اسمیں اسلام کی شان نظر آتی ہے جو سراسر نادانی و حمق پر مبنی ہے جسمیں کفر و شرک ہے جسکی وجہ سے اسلام بلکہ سچے اسلام پر بت پرستی کا الزام لگے۔ مخالفین بات بات میں مسلمانوں کو ملزم گردانیں کہ تم بھی تعزیہ پرستی کرتے ہو۔ پس خیال کرنیکا مقام ہے کہ یہ اسلام کی شان نظر آتی ہے یا توہین ہوتی ہے اگر ایسا ہی اسلام کی شان کا دکھلانا منظور ہے تو اس رسم تعزیہ داری کو میٹ کر جو روپیہ اس کفر و شرک میں خرچ کرتے ہو اور اخوان الشیاطین کا خطاب لیتے ہو۔ اُس سے ہر قصبہ ضلع وغیرہ میں سالانہ جلسہ قایم کرو علماء دین کو بلاؤ وعظ کہلاؤ پھر دیکھو اسلام کی کیسی کچھ شان نظر آتی ہے نہ کفر ہے نہ شرک ہے بلکہ ہم خرما و ہم ثواب ہے۔

پس بہت جلد اس خرافات و لغویات سے باز آؤ۔ ماہ محرم کی بزرگی کرو۔ مالی و بدنی عبادت کر کے مدارج علیا حاصل کرو اور ڈرو اُس دن سے کہ جبدن کوئی کسی کے کام نہ آویگا۔ اور وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ کا سماں ہوگا کسی حاکم مجازی کا پتہ نہوگا للہ الواحد القہار کا نقارہ بجتا ہوگا۔ ہمارے تمہارے اعمالنامہ جو کراماً کاتبین دو شتوں پر سوار بلا کم و کاست تحریر کر رہے ہیں پیش ہونگے۔ پھر یاد رکھو کہ جنکے اعمال اچھے نکلے وہ تو مزے کرینگے انکے واسطے حکم ہوگا فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ اور جنکے اعمال بُرے نکلے بدعتی ثابت ہوئے انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے حوض کوثر سے دُتکار دینگے۔ اور انکا ٹہکانا بجز جہنم کے اور کہیں نہوگا۔ لہذا اے دوستو ہمارا جو کام تہا ہم کر چکے ماننا نہ ماننا تمہارا کام ہے ؎

مراد ما نصیحت بود و گفتیم ۔ ؎ حوالت با خدا کردیم و رفتیم

سلہ دوستو! اس رسم تعزیہ داری کا میٹنا بحکم من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع فبقلبہ ہر مسلمانوں پر فرض ہے ۱۲

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

امرتسر میں آریوں سے مباحثہ — ۲۴ فروری کو امرتسر سماج کا سالانہ جلسہ تھا جس میں دو گھنٹے مباحثہ کے لئے گئے۔ پہلے تو صرف مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ہی مباحثہ کیا کرتے تھے مگر ابکی دفعہ آریوں نے کہا کہ ہر قوم اور ہر ایک شخص کے لئے یہ وقت ہے اسلئے ایک سکھ ایک سادھو اور چار مسلمانوں پر دو گھنٹے تقسیم ہوئے پہلے سکھوں نے ہون پر سوال کیا۔ کہ یہ آتش پرستی ہے کیونکہ آگ جلا کر اگنی (آگ) سے مراد مانگی جاتی ہے آریوں کی طرف سے جواب دینے کو ماسٹر آتمارام جی تھے جواب ملا کہ اگنی سے مراد خدا ہے اس کے بعد حکیم غلام رسول صاحب امرتسری اٹھے۔ سوال کیا کہ آریوں کے اصول کے مطابق جب خدا ہر ایک جگہ ہے تو یہ اجسام خدا کے عین ہیں یا غیر۔ اگر غیر ہیں تو وہ ہر جگہ نہ ہوا اگر عین ہیں تو عبادت کس کی کیجاوے جواب ملا کہ ایک معنے سے عین ہیں ایک معنی سے غیر۔ بہت سا وقت عین غیر کے معنے کرنے میں گذر گیا۔ اس کے بعد حکیم عبدالعزیز صاحب اٹھے انہوں نے بھی حکیم غلام رسول صاحب کے سوال کا گویا شرح بیان کیا۔ پرمیشور کے محیط اور محاط ہونے پر سوال کئے اور بعض منتروں کے ترجمے پیش کئے جسکے جواب میں ماسٹر جی نے خواہ مخواہ طول کلامی میں وقت کھویا کہ سنسکرت ایسی مکمل زبان ہے کہ عربی فارسی میں اُس کے الفاظ کا پورا پورا مطلب ادا نہیں ہو سکتا۔ ہم نے بر بچیر یہ کے لئے لفظ تلاش کیا نہیں ملا۔ سردو یا پک کے لئے نہیں ملا۔ حالانکہ اس بیجا فخر کا کوئی موقع نہ تھا۔ اگر نہیں ملا تو آپکی تلاش ناقص ہوگی خیر اس کے بعد خاکسار اٹھا اور نیوگ کی فلاسفی پوچھی کہ یہ کیا راز ہے کہ نطفہ کسی کا اور بیٹا کسی کا؟ اسکا جواب نہ دے سکے ماسٹر جی نے خوب ہی ناخنوں تک زور لگایا۔ جسکا اندازہ ناظرین خوب کر سکتے ہیں۔ سب سے اخیر آریوں کے قدیمی دوست مولانا ابوالوفا اٹھے جنکی طرف کل جلسہ کی نظریں بندھ رہی تھیں۔ مگر افسوس کہ آریوں نے حسب عادت مولانا صاحب سے وہی بے انصافی کی جو ہمیشہ کیا کرتے ہیں یعنی جتنا وقت قاعدہ کے مطابق ان کا حق تھا۔ پورا نہ دیا۔ مولانا صاحب نے حاضرین کو توجہ دلا کر جتنا ملا اسمیں ایک ایسا سوال اٹھایا جو مولانا کے سابقہ مباحثات میں سننے میں نہیں آیا تھا۔ آپنے پوچھا کہ وید کے منتروں کا الہام مقدم تھا یا وید کی زبان کا ہو جواب ملا کہ الفاظ اور معانی کبھی علیحدہ نہیں ہوسکتے۔ دونوں ملکر بذریعہ شروع دنیا میں ایسے وقت میں الہام ہوئے تھے جبکہ کوئی زبان نہ تھی۔ مولوی صاحب نے کہا کیا اُس وقت کی تمام ضرورتوں کے الفاظ ویدمیں ہیں۔ جواب ملا وید کوئی لغات کی کتاب ہے۔ نہیں بلکہ ہر ایک چیز کے اصول ہیں مولوی صاحب نے کہا۔ اچھا ویدوں کے الفاظ کے علاوہ باقی الفاظ کہاں سے الہام ہوئے تھے۔ اسکا جواب ملا کہ عربی ناقص ہے فارسی ناقص سب زبانیں ناقص ہیں۔ ماسٹر جی زبانوں کے نقصانات بتلانے پر ایسے تلے بیٹھے ہیں کہ ہر بات میں خواہ مخواہ زبانوں کے نقصانات لا گھسیٹتے ہیں۔ گو کوئی جانے تمام دنیا کی زبانوں کے آپ ماہر ہیں۔ خیر اتنے میں وقت ختم ہوگیا۔ اخیر پانچ منٹ باقی تھے کہ آریہ سماج نے اپنی ایک کھلونے (ماسٹر مست رام ہرنے) کو اڑھائی منٹ بولنے کی اجازت دی۔ مست رام جی نے اپنی معمولی زیرکی سے جان لیا کہ آریہ سماج مجھ سے دل لگی کرتا ہے چنانچہ اُس نے کہا کہ کچھ حرج کی بات نہیں کہ آریوں سے اور لوگ دل لگی کریں۔ اور آریہ مجھ سے کریں ۲½ منٹوں میں بھلا میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ اتنے میں لوگ حق کی جو سنا تے ہوئے نکل آئے۔ (حکیم محمد الدین۔ سکرٹری انجمن نصرۃ السنۃ امرتسر)

بنارس کے اہل اسلام کے فخر جناب مولوی نذیر الدین احمد صاحب پریذیڈنٹ انجمن تائید الاسلام بنارس نے ایک عربی قصیدہ مدحیہ جناب شاہزادہ صاحب کی خدمت میں پیش کیا تھا جسکی رسید بڑی مسرت کے ساتھ پہنچی ہے (کیا صرف رسید ہی؟ شان شاہی تو کسی اور بات کی بھی مقتضی تھی۔)

عازمان حج بمبئی کے کیمپ سیگریگیشن سے سنہ ۱۹۰۴ء میں ۱۷۶۲۱ ۱۹۰۵ء میں ۱۲۴۴۹۔ اور اس سال میں ۱۸۳۴۸ مکہ معظمہ کو حج کیلئے روانہ ہوئے۔ اس سال کیمپ سیگریگیشن میں صرف ایک عازم حج طاعون میں مبتلا پایا گیا۔ (شاید ان ۱۸ ہزار حاجیوں میں صرف یہی ایک شخص مرزا جی کا مخالف ہوگا جسے طاعون نے آ دبوچا۔ اور باقی سب کے سب خاص الخاص مرید۔ کیوں مرزا جی ٹھیک ہے نا؟)

جلال آباد کے شمال میں وادی کنار اور مغرب میں خوگیانی علاقہ ہے۔ اسمیں گنے کی کاشت ہوئی اور وہاں کا تیار شدہ گڑ امیر صاحب کو پیش کیا گیا جس پر حکم دیا گیا ہے کہ ہندوستان سے اچھے گنوں کا بیج منگایا جاوے۔

افسوس کہ اقلیم سخن کا بادشاہ اور سلطنت مغلیہ کی یادگار (یعنی مرزا عبدالغنی صاحب ارشد) ایک ماہ تک عارضہ بخار میں مبتلا رہکر ۲۱ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کو ... ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ سلسلہ نسب آپکا ددھیال کیطرف سے ... بادشاہ دہلی سے اور ننہیال کیطرف سے ابوظفر بہادر شاہ سے ملتا ہے۔

ضروری اطلاع
تفسیر القرآن جو ... کوئی صاحب درخواست خریداری ...

ahmadimuslim.de

تندرستی ہزار نعمت ہے

برقی سٹ

اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں - ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی

شست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاکی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جنسے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور قوت پیدا ہوتی ہے الغرض یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت [illegible]

معجون تیرہ رتن

نزلہ - کھانسی - ضعف دماغ اور نسیان کیلئے ازحد مفید ہے - طالبعلموں - وکیلوں اور دیگر دماغی محنت کرنے والے اصحاب کو اسکا استعمال کرنا نہایت ضروری ہے - قیمت فی ڈبیہ [illegible]

جریان کی دوائی

اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی بند ہو جاتا ہے اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہو جاتی ہے - قیمت ۲۸ خوراک (جس سے کم روانہ نہیں ہو سکتی) [illegible]

نہایت مقوی و مُبہی دوائی

یعنی موصیائی - یہ دوائی ابتدائی سل و دق - دمہ - دماغی و بدنی کمزوری درد کمر - جریان منی کے دفعیہ اور کرم کو بڑھانے کیلئے اکسیر ہے - چوٹ لگنے پر بھی دو رتی کھانے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے - بچوں کو رتی رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑے عرصہ میں فربہ کرتی ہے - بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے جن لوگوں کا سینہ چھوٹا اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو انکے لئے محافظ صحت ہے - جماع کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے اور جن اشخاص کے ہاں بسبب رقت نطفہ اولاد نہوتی ہو وہ اسے استعمال کرکے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں - مختصر یہ کہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے - ویدک اور یونانی طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں - ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی زود اثر اور مقوی دوائی شاید ہی کوئی ہو - ایکدفعہ آزمائیے اور فائدہ اٹھائیے - قیمت فی چھٹانک [illegible]

صغر سنی شادی

یا اغلام بازی کی ہیبتناک نقصانات سے واقفیت حاصل کرکے انکے بد نتائج اور ضرر سے بچنا چاہو تو کتاب داغ دل خرید کر مطالعہ کرو - جو علاوہ نظم و نثر اور خوبیاں رکھنے کے نتیجہ خیز اور نصیحت آمیز فسانہ ہے - قیمت مع محصول [illegible]

جملہ ادویات کا محصول بذمہ خریدار

المشتہر علم الدین منیجر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ - شہر امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں ملسکتا ہے؛ ہر حکم کی تعمیل فرمایش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی عدد	کلاہ سادہ [illegible] سے [illegible] تک
" زرین [illegible] سے [illegible] تک "	" زرین [illegible] " [illegible] "
پٹی دیسی اونی ۱۲ " [illegible] " فی جوڑہ	پٹی سرج [illegible] " [illegible] " فی جوڑہ
" پشمینہ [illegible] " [illegible] "	" ٹہسیا [illegible] " [illegible] "
کمبل دیسی [illegible] " [illegible] " فی عدد	کمبل فوجی [illegible] " [illegible] "
لوئی سفید [illegible] " [illegible] "	چادر پشمینہ [illegible] " [illegible] " فی جوڑہ
جراب دستانہ اونی [illegible] سے [illegible] " فی جوڑہ	بنیان و پاجامہ اونی [illegible] سے [illegible] تک
" سوتی [illegible] سے [illegible] تک فی درجن	" سوتی [illegible] سے [illegible] تک
فیج زرین خاکی ۱۲ ارگز سے [illegible] تک	پٹی برائے کوٹ فی تھان [illegible] سے [illegible] تک ۸ گز
صافہ ٹسری اودکو [illegible] سے [illegible] تک	صافہ ٹسری خاکی [illegible] سے [illegible] تک
آزار بند سوتی [illegible] سے [illegible] تک فی عدد	رومال سوتی [illegible] سے [illegible] تک فی درجن
" ریشمی ۱۲ " " [illegible] " "	" ریشمی [illegible] سے [illegible] تک فی عدد
تھان گبرون باریک و موٹا لدھیانوی [illegible] تک	دری برائے پلنگ [illegible] سے [illegible] تک
جوتہ سادہ ساخت لودھیانہ [illegible] سے [illegible] تک	چوتہی و دوتہی [illegible] سے [illegible] تک
لنگیاں اور پگڑی کی [illegible] سے [illegible] تک	دری فرشی فرمایش آنے پر تیار ہو سکتی ہے -
جوتہ زرین ہوشیارپوری [illegible] سے [illegible] تک	باقی فہرست منگوا کر دیکھو -
رنگین لوئی ۳ گز طول ۱ گز عرض [illegible]	

علاوہ انکے ہر قسم کا مال فوجی اسباب - لنگیاں - کمربند - میڈل زرین - بٹن - جھالر سوتی و زرین ہیچ اونی و سنہری و روپہری ولیس اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا - ایک بار بطور آزمایش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرما دیں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی -

نوٹ - سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے - عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپے آنے پر ارسال کیا جاویگا - اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا - پتہ خوشخط لکھیں

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودیانہ

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری اپنے مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا -

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کو دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے۔

R.L. نمبر ۳۵۶

لہ الملک

اہلحدیث

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عـہ
والیان ریاست سے	۱۲
رئیسا و جاگیرداران سے	للعہ
عام خریداران سے	۳
	۱۲
چھ ماہ کے لئے	عہ
ممالک غیر سے سالانہ	

قواعد و ضوابط

قیمت بہر حال پیشگی ... بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ... نامہ نگاروں کے ... پسند مفت درج ہو ... اجرت اشتہارات ... ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونا چاہیے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات ... کرنا۔

فہرست مضامین

صفحہ	
۱	اہلحدیث کی ترقی
۲	... مشین میں الہام باطل
۳	... آریہ کا سوال
۵	... ویدیزم پر بحث
۷	من کتفیۃ بقوم فہو منہم
۸	نظر انصاف سے ملاحظہ فرمائیے

نمبر ۱۹ — امرتسر ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۲۰ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ یوم الجمعۃ — جلد ۳

اہلحدیث

امرتسر ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۲۰ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ یوم الجمعۃ

اہلحدیث کی ترقی

اہلحدیث کے مضامین چونکہ مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ مخالفین اسلام اور مخالفین حدیث خیر الانام سب کے حقوق ادا کرنے ہوتے ہیں اس لئے جس کثرت سے مضامین آتے ہیں درج نہیں ہو سکتے کئی کئی ہفتے پڑے رہکر نوبت آتی ہے۔ بہت سے اخبارات کے مضامین قابل جواب کے جوابات رہ جاتے ہیں۔ نامہ نگار الگ شاکی ہیں کہ ہمارے مضامین دیر سے نکلتے ہیں۔ اور بعض خریدار کہتے ہیں کہ ہر اخبار میں قادیانی مشن کی تردید ضرور ہوا کرے۔ بعض اُن کے برخلاف بعض آریوں اور دیگر مخالفین اسلام کی تردید ہی نہیں چاہتے۔ بلکہ صرف اسلامی مسائل ہی کا ذکر چاہتے ہیں۔ بعض اُن کے برخلاف فتووں کا درج ہونا بھی خلاف مصلحت جانتے ہیں۔ بعض فتووں کے صفحہ کو پورا ورق کرنے پر مصر ہیں غرض اہلحدیث کے اڈیٹر کو جسقدر دقتیں ہیں کسی اور اڈیٹر کو نہونگی۔ اس لئے مدت سے خیال دامنگیر تھا کہ اخبار کی ترقی کیجائے۔ آخر یہ قرار پایا کہ یا تو اخبار کو ہفتہ میں دو دفعہ کیا جائے یا سردست بجائے ۱۲ صفحات کے ۱۶ صفحات کردئے جائیں۔ قیمت میں بھی برائے نام اضافہ ہوگا۔ ناظرین اپنی اپنی رائے سے اطلاع بخشیں کہ کونسی صورت اختیار کیجائے۔ مگر یہ سب کچھ اس پر مبنی ہوگا کہ اہلحدیث کے قدردان اپنی قدردانی کا ثبوت دیں کہ ہر ایک صاحب دو ایک خریدار جدید پیدا کریں جنکو ثواب آخرت کے علاوہ انکی طلب پر حسب وعدہ فتوحات اہلحدیث یا "دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن" جو وہ پسند کریں مفت نذر ہوگا۔

تفسیر ثنائی مفت ملنے کی درخواست جو کسی پرچہ اہلحدیث میں چھپی تھی وہ بذریعہ میر مصطفےٰ علی صاحب ناگپوری سائل کو پہونچا دیگئی ہے۔

شیخ محمد ابراہیم صاحب ہیڈ کانسٹیبل نے مبلغ دو ... خاکسار کو انکے مناسب موقع خرچ کر دینے کا اختیار دیا تھا۔ اس لئے انکے عوض اخبار اہلحدیث بنام

مولوی حافظ محمد الدین صاحب کلانوری ضلع گورداسپور جاری کیا گیا۔

ایک درخواست

جناب ناظرین اخبار اہلحدیث کی خدمت میں ایک اہل اسلام حنفی مشرب جو بحیثیت ایک طالب علم کے ایک بلدہ میں مقیم ہے عرض رساں ہے کہ بندہ میں اتنی استطاعت نہیں ہے کہ اخبار اہلحدیث کو بقیمت خرید کر سکوں لیکن اخبار مذکورہ کے مطالعہ کو سعادت دارین خیال کرتا ہوں۔ اور نہایت ہی شائق ہوں کہ کوئی صاحب میرے نام اخبار اہلحدیث ایک سال کیلئے حسبۃً للہ جاری کرا دیں۔

شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

اگر کوئی صاحب اس امر خیر کی طرف توجہ فرماویں تو قیمت مطبع مذکورہ میں ارسال فرماویں اور اخبار مذکور میں مشتہر کرا دیں۔ فقط

سائل بندہ آلہ العالمین تابع رحمۃ للعالمین از نگینہ

قادیانی مشین میں الہام باقی

ع جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ان سے سیکھ جا

یوں تو ہمارے ناظرین خوب آگاہ ہو چکے کہ قادیانی مشین میں جسقدر روزانہ الہامات طیار ہوتے ہیں شاید اتنے کاغذ بھی کسی مشین میں نہیں چھپتے ہونگے پھر لطف یہ کہ ایسی صفائی سے پورے کئے جاتے ہیں کہ اکبر بادشاہ کے نورانی کپڑوں کی طرح بجز حلال زادوں کے کسی دوسرے کو نظر نہیں آسکتے۔ کیوں نہو

این کرامت ولی ما چہ عجب + گربہ شاشید و گفت باران شد

۴ اپریل کے زلزلہ شدیدہ کے بعد قادیانی کرشن جی نے ۸۔ اپریل کو ایک اشتہار دیا تھا۔ جسکا نام تھا الانذار اس میں آپ نے اپنی معمولی کرتب سے یہ ثابت کر کے کہ اس شدید زلزلہ کی خبر میں نے پہلے ہی بتلادی تھی (حالانکہ سفید جھوٹ کہیں بھی نہیں بتلائی تھی جسکا مفصل رد اہلحدیث مورخہ ۵ مئی ۱۹۰۵ء میں آچکا ہے) آئندہ کو بھی ایک زلزلہ شدیدہ کی پیشگوئی کی تھی۔ چنانچہ آپکے اصلی الفاظ یہ ہیں:-

آج رات تین بجے کے قریب خدا تعالیٰ کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ تازہ نشان۔ تازہ نشان کا دھکہ۔ زلزلۃ الساعۃ۔ قوا انفسکم ان اللہ مع الابرار۔ دنیٰ منک الفضل۔ جاء الحق وزهق الباطل۔ ترجمہ مع شرح یعنی خدا ایک تازہ نشان دکھائیگا مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکا لگیگا۔ وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے۔ جو دنیا پر آئیگی جسکو قیامت کہہ سکیں گے اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئیگا۔ اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ وہ چند دن یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا یا خدا تعالیٰ اسکو چند مہینوں یا چند سال کے بعد ظاہر فرمائیگا۔ بہر حال وہ حادثہ زلزلہ ہو یا کچھ اور ہو قریب ہو یا بعید ہو پہلے سے بہت خطرناک ہے سخت خطرناک ہے اگر ہمدردی خلق مجھے مجبور نہ کرتی تو میں بیان نہ کرتا۔ وہ پہلی پیشگوئی جو میں نے الحکم اور البدر میں حادثہ سے پانچ ماہ پہلے ملک میں شائع کر کے خبر دی تھی کہ ملک میں بڑی تباہی پیدا ہوگی اور شور قیامت برپا ہوگا۔ اور یکدفعہ موتا موتی ظہور میں آجائیگی۔ دیکھو وہ نشان کیسا پورا ہوا۔ اور جیسا کہ میں نے ابھی لکھا ہے کہ یہ پیشگوئی مذکورہ اخبار الحکم اور البدر میں اس زلزلہ سے قریبا پانچ ماہ پہلے شائع کر دی گئی تھی اور پیشگوئی مذکور یہ ہے عفت الدیار محلها ومقامها یعنی بہت سی مخلوق کو مٹا دینے والی تباہی آئیگی جس سے مکانات بے نشان ہو جائینگے ان مکانوں اور گھروں کا پتہ نہ ملیگا کہ کہاں تھے۔ دیکھو کیسی صفائی سے یہ خدا کی باتیں پوری ہو گئیں اگر تم عربی دان نہیں ہو تو عربی دانوں سے پوچھ لو کہ اس وحی الٰہی کے کیا معنے ہیں؟ کہ عفت الدیار محلها ومقامها۔ اے عزیزو! اس کے یہی معنے ہیں کہ محلوں اور مقاموں کا نام و نشان نہیں رہیگا طاعون تو صرف صاحب خانہ کو لیتی ہے مگر جب حادثہ کی اس وحی الٰہی میں خبر دیگئی تھی اس کے تو یہ معنے ہیں کہ نہ خانہ رہیگا نہ صاحب خانہ سو خدا تعالیٰ کا فرمودہ جس طور سے اور جس صفائی سے پیدا ہو گیا آپ صاحبوں کو معلوم ہے انکی نسبت انہیں باتوں میں ہی خبر دیگئی تھی وہ تو جو ہوا سو ہوا۔ مگر اس کے بعد جو آنیوالا حادثہ ہے وہ **بہت بڑھکر ہے**"

یہ جو کرشن جی کا پہلا الہام اسی کی تائید میں آپ نے پھر ایک نیا الہام من وحی السماء لکھا جسکے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں ۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہوگا۔"

پھر رسالہ الوصیت کے صفحہ ۱۵ پر لکھا کہ :-

خدا نے فرمایا زلزلۃ الساعۃ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا - اور پھر فرمایا لک نری آیات و نھدم ما یعمرون یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائینگے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم انکو گراتے جائینگے - اور پھر فرمایا - بھونچال آیا اور شدت سے آیا - زمین تہ و بالا کردی یعنی ایک سخت زلزلہ آئیگا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کردیگا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا -

یہ سب حوالجات آئندہ زلزلہ کی جو کیفیت بتلاتے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے سب کی سب عبارات باعلیٰ ندا کہہ رہی ہیں کہ آئندہ زلزلہ جسکی آپنے پیشگوئی کی ہے - بہت ہی شدید اور ۴ اپریل والے زلزلہ سے بہت سخت بلکہ قیامت کا نمونہ ہوگا - تمام مکانات گرجائیں گے - قوم لوط کی تباہی جیسا ہوگا -

اب ہم پہلے ناظرین سے پوچھتے ہیں کہ خدا لا انصاف سے خدا کو حاضر و ناظر جانکر سچ سچ کہدیجئے کہ ۴ اپریل کے زلزلہ شدید کے بعد ایسا کوئی زلزلہ آیا جسپر اس مرزائیہ پیشگوئی کو چسپاں کیا جائے ؟ (ہذا بحری)

بعد اس وجدانی شہادت کے اب کرشن جی کی سنئے ! آپنے ۱ مارچ سنہ حال کو ایک اشتہار دیا ہے جسکی عبارت کو ہم فقرہ فقرہ کرکے ہندسے لگا کر نقل کرتے ہیں -

(۱) اے عزیزو! آپ لوگوں نے اُس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا جو ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا تھا - یہ وہی زلزلہ تھا جسکی نسبت خداتعالیٰ نے اپنی وحی میں فرمایا تھا - پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی چنانچہ میں نے یہ پیشگوئی رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳ و ۱۳ و ۱۴ میں اور نیز اپنے اشتہارات اور اخبار الحکم اور بدر میں شایع کردی تھی سو الحمد للہ والمنت کہ اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں یہ زلزلہ آیا -

(۲) لیکن آج یکم مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو صبح کے وقت پھر خدا نے یہ وحی میرے پر نازل کی جسکے الفاظ یہ ہیں - زلزلہ آنے کو ہے اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی آیا نہیں بلکہ آنیکو ہے اور یہ زلزلہ اسکا پیش خیمہ ہے جو پیشگوئی کے مطابق پورا ہوا -

(۳) میں نے رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳ و ۴ میں قبل از وقت لکھا تھا - صرف ایک زلزلہ کی پیشگوئی نہیں بلکہ کئی زلزلوں کی نسبت خدا نے مجھے اطلاع

دی تھی -

(۴) سو یہ وہ زلزلہ تھا - جسکا موسم بہار میں آنا خداتعالیٰ کی وحی کے مطابق ضروری تھا سو آگیا -

(۵) اور ممکن ہو کہ وہ موعودہ زلزلہ قیامت کا نمونہ بھی موسم بہار میں ہی آوے

کرشن پنتھیو ! ایسی راست بازی کو لیکر تم جاپان - امریکہ اور یورپ میں اسلام پھیلاؤ گے - تف ہو ایسی دروغگوئی پر اور حیف ہے ایسی بددیانتی پر - کہاں وہ زلزلہ جسکو باوجودیکہ سال بھر ہونے کو ہے تاہم مخلوق خدا ایسی سہمگین ہے کہ نام سنکر سے بدن پر زلزلہ آتا ہے - اور کہاں یہ - میں اپنی ہی کہوں کہ واللہ مجھے اسکی خبر تک نہیں ہوئی - میری اہلیہ کو جنہونے اسوقت اظہار دیا تھا تو اُس نے مجھے کہا کہ بھونچال آیا - میں نے کہا کوئی نہیں - تمہیں یونہی شبہ ہوا ہوگا - اسی طرح بہت سے لوگ اس سے بیخبر ہیں - پھر بتلاتے ہو اس زلزلہ والی پیشگوئی کو کیونکر سچا کرسکتا ہے جس سے کوئی مکان بیچارا تھا نہ مکین -

اسپر طرہ یہ کہ اسی معمولی بھونچال کو کرشن جی کا چیلہ بدر کا اڈیٹر ۱ مارچ کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ ۴ - اپریل کے زلزلہ سے زیادہ تیز تھا - سچ ہے

این کرامت ولی ما چہ عجب + گربہ شاشید و گفت باران شد

مرزائی گریجوایٹو ! اور علم و فضل کے مدعیو ! آؤ ہم تمہیں اسی اشتہار میں کرشن جی کی مخبوط الحواسی اور پریشانی دکھائیں - پھر تم نے خود ہی بتلانا کہ مہاراج خود پاگل ہیں یا پاگل گر -

فقرہ نمبر اول میں آپ لکھتے ہیں کہ یہ وہی زلزلہ تھا جسکی نسبت میں نے کہا تھا یعنی جسکو اوپر کی عبارتوں میں قیامت کا نمونہ کہا ہے اور جو بہار کے موسم میں آنا تھا - چنانچہ اس پر فخر کرتے ہیں اور خدا کا شکر کرتے ہیں کہ بہار کے ایام میں عین پیشگوئی کے مطابق زلزلہ آیا - اور صاف کہتے ہیں کہ اسی کی پیشگوئی رسالہ الوصیت وغیرہ میں کی تھی -

پھر فقرہ دوم میں ابھی اپنے قول پر بول کرتے ہیں اور صاف طور سے اسکا رد کرتے ہیں کہ قیامت کا نمونہ ابھی نہیں آیا - وہ ابھی آنیکو ہے -

فقرہ سوم میں لکھتے ہیں کہ ایک نہیں کئی زلزلوں کے آنے کی مجھے خبر ملی ہے

فقرہ چہارم میں فقرہ نمبر ا کی تردید کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہی زلزلہ بہار کے موسم میں آنا تھا سو آگیا -

فقرہ نمبر ۵ میں پھر اس سے انکار کرتے ہیں اور لکھتے ہیں - ممکن ہے کہ وہ موعود

ahmadimuslim.de

زلزلہ قیامت کا نمونہ بھی موسم بہار میں ہی آوے۔

مرزائیو! خدارا بتلا سکتے ہو کہ جس اتنی سی عبارت میں اتنے اختلافات ہوں کیا وہ قرآن مجید کی تصدیق نہیں کر سکتی کہ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا (یعنی جس کلام میں اختلاف ہو وہ اللہ کے ہاں سے نہیں ہو کرتا) کیا اسی دیانت اور لیاقت پر تم لوگ مرزا جی کو مسیح۔ مہدی۔ کرشن گوپال سلطان القلم۔ ابن الرسول اور ابن اللہ وغیرہ وغیرہ کیا نہیں کیا کہا کرتے ہو؟

اللہ اللہ! ؎

بُت کریں آرزو خدائی کی ✦ شان ہے تیری کبریائی کی:

اچھا ہم ایک ہی سوال آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ یہ تبلادیں۔ یہ ۲۸ فروری کا زلزلہ آپ کا موعودہ زلزلہ یعنی قیامت کا نمونہ تھا یا نہیں۔ اگر تھا تو پھر آپ قیامت کے نمونہ والے زلزلہ کو آئندہ پر کیوں ڈالتے ہیں۔ اور اگر نہیں تھا تو اپنی پیشگوئی کو اس سے کیوں چسپاں کرتے ہیں اور کیوں فقرہ نمبر اوّل میں کہتے ہو کہ یہ وہی زلزلہ تھا۔؟

شاید ہمارے ناظرین حیران ہونگے کہ ایسی بیہودہ بکواس کون سنتا اور مانتا ہے جسکے دفعیہ کے لئے اہلحدیث کو اتنی محنت کرنی پڑی تو ایسے دوست ہمیں معاف رکھیں اور اس مقولہ کو بالکل ٹھیک جانیں کہ لو لا الحمقاء لبطلت الدنیا (اگر احمق نہ ہوتے تو دنیا برباد ہو جاتی)۔

مرزا جی کے ایسے تعفن دیکھکر بے ساختہ منہ سے نکلجاتا ہے ؎

قیامت کے مفتن ہو غضب کے دلربا تم ہو ✦ خدا جانے پری ہو حور ہو انسان ہو کیا تم ہو

خدا کی شان! ع چو احمق در جہاں باشد کسے بے زن نخواہد

ایسے بدیہی البطلان دعوے اور متناقض مضمون پر بھی قادیانی اخبار بدر کا اڈیٹر ناز کرتا ہوا کہتا ہے۔

زلزلہ کی پیشگوئی پوری ہوئی اب مولوی صاحبان مثلاً مولوی محمد حسین صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی ابراہیم سیالکوٹی غزنوی صاحبان سے سننا چاہتے ہیں کہ اب وہ اس معاملہ میں کیا فرماتے ہیں۔ ۹ مارچ ۱۹۰۶ء

خاکسار کا بیان تو آپ سن ہی چکے ہیں۔ دیگر علماء مذکورین کو بھی اسی پر قیاس کرلو۔ ہاں مرزائیت کے نور نے اڈیٹر مذکور کو بے نور کر رکھا ہو تو کسی کا کیا قصور! جیسا کہ وہ بار بار نا سمجھی سے میری شہادت متعلقہ مقدمہ مرزا صاحب پر چڑھا ہوا لکھتا ہے کہ:۔

مولوی ثناء اللہ صاحب سے عرض ہے کہ کم از کم اس کے جواب میں اپنی اُس تقوٰی سے کام نہ لیں جسکو مطابق جھوٹ جو ریح زنا غیبت سب جائز ہونے کی شہادت دیچکے ہیں ۹ مارچ

حالانکہ آپ خود اس کے مرتکب (فاعل) ہیں اس بیان میں بھی جھوٹ بولتے ہیں اور الزام مجھ پر لگاتے ہیں۔ شہادت میں سوال یہ تھا کہ جھوٹ بولنے والا بھی متقی ہو سکتا ہے۔ میں نے جواب دیا تھا کہ اگر توحید پر پختہ ہے تو ایک قسم کا متقی ہو سکتا ہے۔ یہ تو بیان مجسٹریٹ کی تحریر میں آچکا ہے مگر جب تمہارے دونوں وکیلوں نے (جنہیں ایک مولویت کا بھی دعویدار ہے) ناک چڑھائی تو میں نے کہا ذرہ تفسیر بیضاوی دیکھکر آنا تھا۔ اگر اب بھی آپ کو شبہ ہو۔ تو بیضاوی میں ھدی للمتقین کی تفسیر دیکھکر تبلائیے کہ میری شہادت غلط ہے؟ اور اگر بیضاوی پر اعتبار نہ ہو تو سنئے قرآن شریف میں آتا ہے تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا یعنی جنت کے وارث ہم متقیوں کو کرینگے۔ اور حدیث ابوذر کی تو مشہور ہے جسمیں یہ الفاظ بھی ہیں وان زنا وان سرق اس حدیث کا مطلب اپنے معنوی باپ (حکیم نور الدین) سے پوچھکر قرآن کی آیت سے ملاکر نتیجہ نکالو۔ پھر میری شہادت کو جانچو۔ آہ! افسوس ؎

عشق بازی تو نہ جانے اور ہم نادان ہیں ✦ نا سمجھ کہتا ہے ناصح تو نے کیا سمجھا ہمیں

ایک آریہ کا سوال۔

جناب مولانا صاحب تسلیم۔

ایک آریہ نے مجھ سے دوبدو ہو کر یہ سوال کیا کہ مسلمان لوگ سور کا گوشت کیوں نہیں کھاتے اور گائے کا گوشت کیوں نہیں کھاتے ہیں۔ ان دونوں میں کیا فرق ہے وہ بھی چرند ہے اور یہ بھی چرند ہے پھر یہ کیوں حرام کر دیا۔ مہربانی فرما کر بذریعہ اخبار اہلحدیث کے اسکا جواب دیں۔

راقم ایک مسلمان از امروہہ

جواب گو علماء نے اس کے جواب طبی طور پر بھی دئے ہیں کہ سور کا گوشت مضر ہے اور گائے کا مضر نہیں مگر میرے خیال میں یہ جواب کافی نہیں کیونکہ اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اور طبیب کا رتبہ ایک ہی ہو بات طبیب کی سمجھ میں آئے وہی نبی بتلائے حالانکہ نبی کی شان

ahmadimuslim.de

اخلاق رفع ہوتی ہے۔ نیز نبوت کا منصب تعلیم تقویٰ و خشیۃ اللہ ہے ارشاد ہے۔ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ۔ یعنی ہم نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو بھی ہدایت کی تھی کہ اللہ کا خوف دل میں پیدا کرو۔ چونکہ نبوت کا اصل منصب تقویٰ اور انابت الی اللہ ہے اس لئے نبوت کی تعلیم روحانی اصلاح کی طرف منعطف اور متوجہ رہتی ہے جسمانی اصلاح پر اگر کبھی توجہ ہو تو تبعاً اور ضمناً ہوتی ہے۔ پس سؤر کے گوشت کو اخلاقی اثر کی وجہ سے منع کیا ہے۔ جو گائو کے گوشت میں نہیں۔ اسی لئے اس گوشت کے حق میں فَاِنَّهٗ رِجْسٌ ناپاک فرمایا ہے اسی طرح غیر اللہ کے نام کی چیز کو بھی خواہ وہ بکری ہو فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ باعث گناہ فرمایا ہے حالانکہ اسی قسم کی بکری کا گوشت اللہ کے نام پر ہو تو جائز ہے۔ پس صاف ظاہر ہے کہ نبوت جن باتوں سے منع کرتی ہے۔ وہ روحانی اثر کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ نہ کہ محض جسمانی لحاظ سے۔ پس سؤر کے گوشت میں جو اخلاقی نقصان ہے شرمی۔ بدوضعی۔ سوء اخلاق۔ دنیا پرستی کے نشان ہم دیکھتے ہیں۔ وہ گائو وغیرہ کے گوشت میں نہیں۔ اسی لئے کل نبیوں کی تعلیم میں سور حرام ہے اور منو سمرتی میں جنگلی سور کی ممانعت ہے۔ مفصل کیلئے رسالہ حق پرکاش دیکھو۔

ترک ویدیزم پر بحث

گذشتہ سے پیوستہ

ناظرین! ذرہ اس معمہ کو بھی سمجھئے گا۔ کہ آریہ صاحبان کہتے تو یہ ہیں کہ ہم دیانندی نہیں ہیں (پس گویا دیانند کی تصنیفات سے انکو سروکار نہیں ہے) اور ہمارا مذہب وید ہے۔ لیکن ویدوں کو نہ تو ان میں سے ایک فی ہزار نے بھی پڑھا ہے اور نہ کسی کو خاک بھی پتہ ہے کہ ویدوں میں کیا کچھ لکھا پڑا ہوا پڑا ہے۔ اور جب کوئی معترض ان سے یہ کہے کہ بھائی! دیانند کی فلاں بات ویدوں یا ویدک گرنتھوں خواہ دیگر مستند کتب کے فلاں اندراج سے یوں خلاف پڑتی ہے یا یہ کہ دیانند کا پیش کردہ فلاں حوالہ اُن کے ترجمہ سے خلاف معنے مطلب رکھتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ تو اس کے جواب میں وہ یوں فرماتے ہیں کہ بھائی! دیانند نے جو کچھ لکھا پڑھا اُس کے لئے وہ خود مختار تھے۔ قلم اُن کے ہاتھ میں تھی۔ جو چاہا کاغذ کالا کر گئے۔ اب اُنکی تصنیفات میں بلا اُنکی اجازت کوئی ایک حرف بھی گھٹا بڑھا تو سکتا ہی نہیں ہے“

واہ! ہم کہتے ہیں کہ پھر دیانند کی تصنیفات کو (جن کے حوالجات سے خلاف اندراج ہونا ثابت ہو رہا ہے) آریا صاحبان دیگر قوموں کے روبرو کیوں پیش کرتے ہیں۔

(۵) آگے لکھا ہے ”آپ فرماتے ہیں کہ آریہ سماج کے ممبر لیا مانتے ہوئے بھی قریب بیس کے سوامی جی کو نربھرانت مانتے ہیں۔ بیجا ارشاد ہوا۔ مگر یہ تو فرمائیے کہ آپ آریہ سماج میں سولہ برس رہ کر کیا مانتے رہے۔ اگر آپ نربھرانت (غلطیوں سے خالی) نہیں مانتے تھے اور اب نہیں مانتے تو سوامی جی کی غلطی معلوم ہونے سے آپکے عقیدے کا کیا نقصان تھا۔ اور آپ کو آریہ سماج کے ترک کرنے کی کیا ضرورت تھی جس طرح باوجودیکہ بہت اہل اسلام گوشت خوار ہیں آپ پرہیزگار ہوکر بھی مذہب اسلام ترک کرنے پر تیار نہیں ہیں“

اسکا جواب یہ ہے کہ بیشک میں کبھی سوامی دیانند کو نربھرانت (غلطیوں سے پاک) ماننے کے لئے ہرگز ہرگز بھی تیار نہ تھا۔ اور اگرچہ جس طرح دیگران کی حالت ہے کہ وہ آریہ سماج کی ڈھول میں شروع سے آخر تک پول ہی پول دیکھنے پر بھی اس پالسی کو مدنظر رکھکر زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں اسی طرح بہت عرصہ تک میں بھی خاموش رہا لیکن جب ملک پر بحالیں آریہ سماج کی طرف سے ویدک پرچارک کا کام کرتے ہوئے میں نے یہ محسوس کیا کہ جو لوگ سوامی جی کو نربھرانت نہیں مانتے وہ اس پلیٹ فارم پر کام کر ہی نہیں سکتے۔ تو ہم نے ارادہ کیا کہ جبکہ آریہ سماج دراصل دیانندیزم سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے تو اس کو ترک کرکے پھر اسی قدیم مذہب سناتن دھرم میں واپس جاویں۔ اور وہ وقتی دیانندی خیالات کہ جو دراصل ویدوں شاستروں وغیرہ سے میل نہیں کھاتے اگر نکال ڈالا جاوے تو تو آریہ سماج کے اندر بجز سوا سناتن دھرم کے اور رہ ہی کیا جاتا ہے۔ لیکن پھر خیال آیا کہ اس بات کی بھی تحقیقات کرنی چاہئے کہ آیا ہندو ویدیزم سے باہر بھی کہیں کچھ ہے یا نہیں۔ کیونکہ پرانوں کے جس گہری خندق سے نکل کر میں آریہ سماج (مصنوعی جواہرات) کی چمک دمک پر لٹو ہو گیا تھا پھر اسی خندق میں پھر واپس جانا مناسب نہ خیال کیا۔ الغرض دہلی آنے پر تحقیقات سے مجھے یقین ہو گیا کہ جن اصولوں پر سوامی جی موہت ہو کر اپنی قوم میں رواج دینا چاہتے تھے وہ سب کے سب (بلکہ انکا زیادہ حصہ) اسلام کے اندر موجود ہیں۔ خاصکر یہ بات کہ ایک ہی وحدہ لاشریک پرم پرمیشور کی ہی عبادت کرنی چاہئیے۔

ناظرین ہمارے رسالہ ترک ویدیزم میں ایک فقرہ پائینگے جو اس بات کو صاف کر دیتا ہے اور وہ حسب ذیل ہے:۔

"...... اس درجہ تک پہنچ گیا کہ آریہ سماج کا اوپدیشک بننے کی پُرجوش کوشش کا نتیجہ یہ ہے جو آج ظاہر ہو رہا ہے۔ (کہ اُنکو دائرہ ہی سے باہر جانا پڑا)"

اور چونکہ گوشت کھا لینے والوں کی مثال سے یہ کہا گیا ہے کہ ۹۹ کے ساتھ ایک کے مانند آریہ سماج میں بھی دیگران ۹۹ دیانندی مہاشیوں (دیانند کو غلطیوں سے پاک تصور کرنے والوں) کے ساتھ ایک میں بھی پڑا رہتا۔ تو کیا ہرج تھا۔ پس واضح ہو کہ گوشت کا کھانا یا نہ کھانا ایسا کوئی سوال نہیں ہو سکتا جبکہ ہم آریوں (کیچوڑ صاحبان) اور ہندوؤں (کالیستھوں میں ۹۰/۱۰۰) کو بھی ایسا ہی پاتے ہیں لیکن جہاں موجودہ آریہ سماج میں یہ نقص موجود ہے کہ انکے اصول خود انکی تسلیم کردہ کتابوں سے خلاف ہیں وہاں وہ خدا کی صفات میں ایسی زبردست غلط فہمی پھیلا رہی ہے جو ناستک (دہریہ) کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔ مثلاً یہ کہ (۱) خدا قانون قدرت کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا (۲) وہ رحم کر کے کسی کو کچھ بخشش نہیں کرتا۔ (۳) مناجات سے مانگی ہوئی اشیا نہیں ملتیں (۴) خدا آئندہ کا حال نہیں جانتا[1] (۵) جس طرح ایک کمہار بلا مٹی کے گھڑا یا سونار بغیر سونا چاندی کے زیورات نہیں گھڑ سکتا اسی طرح خدا بھی بلا روح اور مادہ کے خلقت کو نہیں پیدا کر سکتا وغیرہ

ناظرین! بھلا ایسی گمراہی کی تعلیم کو کون تسلیم کریگا۔ سوا اُن متعصب دماغوں کے جنہوں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ۹۹/۱۰۰ کے ساتھ سوفاں بھی پول میں پول ہی ملاتا چلا جاوے۔

(۶) آگے لکھا ہے کہ "آپ اپنی کتاب کے صفحہ ۱۲ پر ایک خاص شلوک منوسمرتی کی بابت فرماتے ہیں کہ سوامی جی کی سچ کی عبارت نکال ڈالی جاوے اور منو جی کا شلوک اسکے عوض میں داخل کر لیویں اسقدر کرنے سے کوئی اصول میں فرق نہیں ہوگا۔ ممکن ہے کہ کوئی اصولی فرق نہ ہو مگر آپ کی نصیحت پر عمل کرنا ایک گناہ بے لذت ہوگا"

واہ! معلوم ہوتا ہے کہ مضمون نگار صاحب نہ تو سنسکرت جانتے ہیں (جسکے بغیر ویدوں سے مستفید۔ بلکہ کسی معترض کے سوالات پر قلم اٹھانا سراسر ناظرین کا وقت کھونا ہے) اور نہ ستیارتھ پرکاش کو ہی غور کی نظر سے پڑھا ہے

اجی مہاشے جی! یہ کون کہتا ہے کہ سوامی جی کی عبارت کے عوض میں منو کا شلوک داخل کیا جاوے حقیقت یہ ہے کہ سوامی جی وہاں پر خود منوسمرتی کی گیارھویں ادھیائے کا چھٹواں شلوک اپنی رائے کی تائید میں پیش کر رہے ہیں لیکن کیا اس بات کو دیکھکر اور سنکر منصف مزاج سوچنے سمجھنے والوں کو تعجب نہ ہوگا۔ کہ منو میں وہ عبارت موجود نہیں ہے جیسے سوامی جی نے سچ گھڑنت کرکے لکھ دیا ہے۔ اب ناظرین تبلاویں کہ کیا منوسمرتی جیسی مشہور کتاب کا نام لے کر اگر کوئی شخص اپنی سچ کی عبارت کو عوام میں ظاہر کرے یہ کہتا ہوا کہ یہ بات منوسمرتی میں لکھی ہوئی ہے لیکن وہ بات منوسمرتی میں در اصل شروع سے آخر تک نہ پائی جائے تو کیا اُس شخص کو مغالطہ باز نہ کہا جائیگا؟

(۷) آگے فرماتے ہیں "اگر لالہ جگدمبا پرشاد اصول نویس ویدانت۔ اصول بدھ یا یوگ۔ اصول ورن بوستھا پر کوئی بحث کرتے اور دکھلاتے کہ سوامی جی کی رائے یا آریہ سماج کا سدھانت اس بارہ میں غلط ہے تو بھی انکے ترک ویدیزم کا کچھ مطلب ہو سکتا تھا"

اسکا جواب یہ ہے کہ ہم نے اپنی کتاب تحفہ آریہ سماج میں یہ بہت معقولیت کے ساتھ ثابت کر دیا ہے کہ سوامی جی کی ایسی باتیں جو سناتن دہرم والوں سے خلاف ہیں (بلکہ اہل اسلام و عیسائیوں سے موافقت رکھتی ہیں) دراصل مسلمانوں عیسائیوں یا اہل یورپ کی نقل ہیں جنکا آریہ قوم کی قدیم سے قدیم کتب میں کہیں پتہ نہیں ملتا۔ پس اگر حوالہ جات پر گول مول تاویلوں و پیچدار تشریحوں کے دلدل میں عوام کو نہ پھنسا کر یہ صاف صاف اظہار کر دیا جاتا کہ "بھائی! جو کمی ہماری قوم (ہندو یا آریہ قوم) میں ہے اُسے ہم دیگر اقوام سے لے لیتے ہیں۔ کیونکہ ایسا کئے بغیر ہم ترقی کے گھوڑ دوڑ میں یقیناً پیچھے رہ جاینگے اور وہ دیگر قومیں بازی جیت لیونگی" تو جہاں سناتن دہرمیوں کو کوئی موقع کسی قسم کے اعتراض کا نہ رہ جاتا وہاں مسلمانوں عیسائیوں کے لیڈران کو بھی سوامی جی یا آریہ صاحبان کی صاف گوئی پر خوشی ہوتی۔

(۸) مضمون نگار مہاشے! آپ کو معلوم نہیں ہے کہ جن اوپنشدوں نے جرمنی کے فلاسفر شوپن ہار کو حسب قول آپکے شانتی دی اور جن اوپنشدوں کی تعلیم نے کمارل بھٹ اور سوامی شنکراچاریہ کو تسلی بخشی وہ دیانندی تفسیر اور آرین عجیب و غریب تاویلوں کے دلدل سے پاک تھیں۔ آپ نوٹ کر لیویں

[1] اس خوشخبری سننے کے تو ہم بھی بہت مشتاق ہیں (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

کہ تمام اوپنشدیں (شنکر فلاسفی دیانوین ویدانت) سے بھری پڑی ہیں۔ اگر ان اوپنشدوں کی جملہ تفاسیر کو بالائے طاق رکھکر ان کے الفاظ سے ہی مطلب کو نکالنے کی کوشش کریں تو یقیناً دیانندی تعلیم کافور ہو جاتی ہے اور بیشک ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اوپنشدیں علم الٰہی کے معلومات کے لئے بہت مستند کتابیں ہیں۔ مگر نہ تو وہ آریہ سماج کے اصولوں کی تائید کرتی ہیں اور نہ ہی ان پر اسکی کوئی خصوصیت ہے۔

ناظرین! آپ ہماری کتاب تحفۂ آریہ سماج حصہ اول کا کوئی مضمون ایسا نہ پائینگے جسمیں آریہ سماج کے گمراہ کرنے والی تعلیم کو خاص اوپنشدوں کے ہی حوالہ جات سے رد نہ کر دیا گیا ہو۔ بلکہ مادہ اور روح کی قدامت کی تردید میں تو ان اوپنشدوں نے وہ کام دیا کہ واقعی آریوں سے کبھی خواب میں بھی جواب نہ بن آویگا۔ تعجب ہے کہ جو اوپنشدیں سوامی جی کے بنے بنائے قلعہ کو چکنا چور کر رہی ہیں ان پر مضمون نگار صاحب پھولے نہیں سماتے۔

آئی مضمون نگار مہاراج! آپ کو کیا یہ بھی پتہ ہے کہ خاکسار اس بات کی کوشش کر رہا ہے کہ اسلامی توحید اور اوپنشدوں کا لب لباب ایک ہی ثابت کر دیا جاوے۔ جی ہاں! آپ کو چاہیے یہ سنکر تعجب ہوتا ہو مگر خدا کے فضل سے کافی مصالح ایک جا کر لیا گیا ہے۔ اور جلد یا دیر سے آپ کو کسی ایسی تصنیف کا بھی پتہ ملجائیگا۔ فقط

سچائی پسند عبدالعزیز المعروف جگدمبا پرشاد ورما از زینت محل دہلی۔

سفارش

اگر کسی رئیس کو کسی سند یافتہ تجربہ کار طبیب یا بیدار مغز نیک چال چلن خوش عقیدہ عالم اتالیق یا استاد ادیب کی یا کسی مدرسہ میں یا کسی مدرسہ میں درسیات عربیہ خصوصاً دینیات پڑھانے کے لئے ضرورت ہو وہ مولوی حکیم محمد سجاد حسین ساکن قصبہ باون ضلع ہردوئی۔ اودھ سے درخواست کریں۔ مولوی صاحب موصوف مخالفین اسلام کے جوابات بھی بہت اچھے لکھتے ہیں۔ اور وعظ بھی بہت اچھا کہتے ہیں۔ تنخواہ کا فیصلہ مولوی صاحب موصوف سے ہو سکتا ہے۔

حق پرکاش۔ سوامی دیانند کی کتاب ستیارتھ پرکاش کا مفصل جواب قیمت ۱۲؍
مینیجر اہلحدیث

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم۔

اہلحدیث کے ایک گذشتہ پرچہ میں جناب مولوی سید شاہ محمد معین الدین صاحب رضوی پھلواروی کا جو سوال متعلق حدیث مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ وَمَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ چھپا تھا۔ چونکہ آپنے تحریر فرمایا تھا کہ اور لوگوں کے جوابات بھی شایع کئے جائینگے۔ لہذا اس کے متعلق جو کچھ میرے فہم میں آیا ہے لکھکر ارسال کرتا ہوں۔ والسلام

منہم سے یہ مراد ہے کہ اس فعل کا جو مرتکب ہوگا۔ وہ فی الواقع شرعاً اسی قوم کا ایک فرد ہو جائیگا۔ لیکن ان دونوں حدیثوں میں جو حکم ہے وہ عام مخصوص منہ البعض ہے اور مخصص مثلاً یہ حدیثیں ہیں (انما یبعث الناس علی نیاتهم) اور (ان الله لا ینظر الی اجسامکم ولا الی صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم) تو یہاں وہ خاص مشابہت منہی عنہا ہے جو ایسے امر میں ہو کہ وہ کسی قوم کے شعار مذہبی ہو اور اس امر کی نسبت اس قوم کا جیسا عقیدہ درباره اس کے حسن یا قبح کے ہو اسی عقیدہ کے ساتھ اس امر کا ارتکاب دوسرا شخص بھی کرے۔ اور اس امر کے بارہ میں کوئی خاص حکم شارع کا نہ ثابت ہو۔ تو جب کوئی شخص ایسی مشابہت کسی قوم کی اختیار کریگا۔ تو وہ شرعاً اسی قوم کا ایک فرد قرار دیدیا جائیگا۔ البتہ بعض دوسری احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ عام طور پر کسی امر میں (کہ وہ شرعاً مامور بہ نہ ہو) مخالفین کی مشابہت نہ کرنی چاہیئے لیکن ان احادیث میں کوئی وعید نہیں وارد ہے۔ لہذا تطبیق احادیث سے یہ حکم ثابت ہوتا ہے کہ خاص مشابہت مذکورہ کے بارہ میں نہی تحریمی ہے۔ اسواسطے کہ اسمیں وعید وارد ہے اور عام مشابہت

پھر نہ کہنا

کہ خبر نہیں ہوئی۔ اب بہت تھوڑی شیشیاں مصفی خون و مقوی اعضاء رئیسہ گولیوں کی برائے نمونہ مفت تقسیم کرنیکو باقی رہ گئی ہیں جن صاحبان نے گولیاں استعمال کی ہیں وہ انکے فوائد سے مطلع کریں کہ یہی بے نظیر گولیاں ہیں جنکا اشتہار اہلحدیث کی کسی گذشتہ پرچہ میں شایع ہو چکا ہے ہر صاحب کو ایک شیشی ۳۰ گولیاں صرف اخراجات ڈاک وغیرہ ۴؍ کے ٹکٹ آنے پر مفت روانہ کی جاتی ہیں۔ ۴ شیشیاں سے کم کا ویلیو پے ایبل روانہ نہیں ہو سکتا۔

نوٹ جن صاحبوں نے گولیاں استعمال کی ہیں وہ سرٹیفیکیٹ بھیج رہے ہیں۔

حکیم محمد الدین - امرتسر چوک لوہگڈھ

ahmadimuslim.de

مخالفین کی کسی امر میں (کہ وہ شرعًا مامور بہ نہیں) نیز منہی عنہا ہے لیکن اسکی نہی تنزیہی ہے اسواسطے کہ اُس میں وعید وارد نہیں۔

البتہ سدّ ذریعہ کے لحاظ سے عام مشابہت سے بھی اجتناب بہت ہی ضروری ہے علی الخصوص اسوقت میں کہ عام مشابہت بہت جلد خاص مشابہت مذکورہ کی جانب منقضی ہوجاتی ہے۔ عام مشابہت سے بھی بنظر احتیاط پرہیز کرنا بہت ضروری ہے۔ تو اگر کوئی مسلمان کسی کافر کے جلسہ میں شریک ہوا یا اسکی تائید کی یا اپنی صورت بجنسہ کافر کی بنائے رہتا ہے مثلًا زنار باندھتا ہے یا اُس نے نصاریٰ کی وضع اختیار کرلی ہے۔ تو اگر اس جلسہ میں کوئی امر موجب شرک و کفر کیا جاتا ہو یا ایسے امر میں اُس کافر کی مشابہت کرے جو اُس کافر کے شعار مذہب سے ہو مثلًا زنار باندہا اور وہ شخص اُس جلسہ اور اُس امر کے حسن کا معتقد ہو تو وہ شخص کافر قرار دیا جائیگا۔ اور اگر وہ جلسہ اُس کافر کا مذہبی جلسہ نہو اور وہ امر اُس کافر کے شعار مذہب سے نہو۔ تو ایسی صورت میں وہ شخص کافر نہ قرار دیا جائیگا۔ لیکن ایسے جلسہ میں شرکت اور ایسے امر میں مشابہت اختیار کرلی بھی شرعًا منہی عنہا ہے۔ البتہ یہ اول میں نہی تنزیہی ہے۔ لیکن اس میں بھی بلحاظ تاثیر زمانہ کے نہایت درجہ کا قبح لغیرہ ثابت ہوتا ہے۔ لہذا ایسے جلسے کی شرکت اور ایسی مشابہت سے بھی اہل اسلام کو اجتناب کرنا بہت ضروری ہے اسواسطے کہ ایسے امر سے اگرچہ کوئی شخص دائرہ اسلام سے خارج نہ سمجھا جائیگا لیکن آئندہ خارج ہوجانے کا اشد خوف ہے۔ ہذا۔ واللّٰہ الموفق للحق والصواب۔

حررہ محمد عبدالواجد مدرس اوّل مدرسہ مجیبیہ پھلواری ضلع پٹنہ

نظرِ انصاف سے ملاحظہ فرمائیے!

حضرات ناظرین! میں اس تقریر کو ایک ایسے مسئلہ پر ختم کرتا ہوں۔ جو باتفاق علمار سلف و خلف کے مردود ہی سمجھا جاتا رہا اور ایسے ایک فعل کو ترک کی ترغیب لاتا ہوں جسکی شہرت و کثرت چھوٹے اور بڑے شہروں میں ہوچکی ہے لعبجب تر! بعض نافہم علما ربھی کرنے لگے ہیں۔ اس تقریر سے انشاء اللہ وہی لوگ فائدہ اور نصیحت لیں گے جو منصف نے الشریعت ہیں اور جنکو خدا نے شیطان کے دہوکے سے محفوظ رکھا ہو مگر پھر بھی خدائے تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ اس کی برائی تمام مسلمانوں کے دلوں میں بیٹھیگی اور تمام مسلمان اس تقریر سے فائدہ اٹھائینگے۔ اور اس عاصی کو اجر خیر کا موقع حاصل ہوگا۔ اے پیارے ناظرین جب تم کو شوق ہے کہ تمام اولیاء اور ائمہ کو مانیں تو تم کیوں بدعت سے اجتناب نہیں کرتے کیا تم کو معلوم نہیں کہ بدعت کیسی بلا ہے۔ پہلے تو تم بدعت کے معنی سمجھ لو۔ بدعت کہتے ہیں جو چیز کہ دین میں نئی نکالی جائے بغیر دلیل شرعی کے جیسے آجکل کی رسوم شادی۔ چہلم چھٹی گیارہویں بارہویں۔ ستر ہویں وغیرہ یہ ایسے رسوم و فعل ہیں جنکو نہ کسی صحابی نے کیا ہے نہ کسی عالم نہ کسی امام نے نہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کیا صحابہ کو اولاد پیدا نہیں ہوئی ہوگی جو انہوں نے چھٹی نہیں کیا۔ کیا ان میں کوئی انتقال نہیں کیا ہوگا۔ جو انہوں نے چہلم۔ دسواں نہیں کیا۔ افسوس ہمارا کیا برا خیال ہے۔ ذرا سوچنا چاہیے۔ ذرا غور و فکر کرنا چاہیئے کیا انہیں بُری رسم و رواج میں عمر صرف ہوجائیگی۔ اور پہر کیا صورت سے خدا کے سامنے جائینگے۔ چلو خیر یہ تبلادو کسی امام کی کتاب میں تم کہیں بھی یہ رسوم پائے ہو۔ یا تبلادوگے کہ انہوں نے کسی کی بارہویں گیارہویں کیا ہے یا چہلہ چھٹی۔ چہلم۔ دسواں۔ جب ایسے رسوم جنکو شرع سے کچھ بھی تعلق نہیں اور محض ہیچ ہیں تو کیا ضرورت کہ ہم انکو کئے چلے جاویں۔ آپ خود سمجھ سکتے ہو کہ یہ سب فضول رسم و رواج ہیں۔ کوئی تو خود ہیں اہل ہنود سے۔ کوئی کے خود موجد ہیں۔ پھر ہم پر افسوس ہو کہ اہل ہنود کے رسوم کو ترقی دیں۔ اور خود کرنے لگیں۔ خیر اب سمجھ لیجیو اور ایک سیدھی سادی تقریر میں بدعت کی تعریف سمجھا دی گئی۔ مگر اب حدیث و اقوال علمار اور اولیاء سے اسکی برائی سمجھائی جاتی ہے۔

ابن ماجہ۔ طبرانی اور ابن ابی حاتم نے کتاب السنۃ میں حضرت ابن عباس سے روایت کیا کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی اللّٰہ ان یقبل عمل صاحب بدعۃ حتی یتوب عن بدعۃ ترجمہ۔ انکار کیا اللہ نے یہ کہ قبول کرے عمل اہل بدعت کا یہانتک کہ توبہ کرو بدعت سے۔ دیکھئے حضرات حدیث کیا کہہ رہی ہے بھلا جب ہم چہلم چھٹی دسویں گیارہویں کیا کریں اور بہت ساری عبادت کریں نماز پڑھیں تو کیا یہ ہماری نماز قبول ہوگی۔ جیسے صاف بیہقی و ابن ماجہ میں مروی ہے لا یقبل اللّٰہ لصاحب بدعۃ صلوۃ ولا صوما ولا صدقۃ ولا حجا ولا عمرۃ ولا جہادا ولا صرفا ولا عدلا ویخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین یعنی نہیں قبول کریگا اللہ صاحب بدعت کی نماز روزہ حج زکوۃ جہاد عمرہ نہ فرض نہ نفل کو اور اسلام سے باہر ہوجاتا ہے جیسے کہ نکلجاتا ہے بال آٹے سے۔ گویا مسلمان نہیں رہتا۔ یہ حدیث اہل بدعت کو عبرت

ولا بتے سکے تو کافی ہے خواہ عالم ہو خواہ جاہل۔ جب تمام اعمال کارت جاتے ہیں اور یہ رسوم ہماری وبال ہوتے ہیں تو ایسے رواج و رسم کو چھوڑ دینے میں ہرگز تاخیر نہ کرنا چاہئے۔ اور یہ مضمون حدیث کا کچھ معمولی مضمون نہیں بلکہ یہ سخت حکم ہے۔ کیا ہمارے اعمال اکارت جانے میں کچھ شک ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہمکو دل سے اس حدیث پر ایمان لانا ہے تو بدعت سے سو کوس دور بھاگنا۔ اور فضیل ابن عیاض نے تو بیان کیا ہے کہ میں نے سفیان ابن عیینہ کو سنا کہتے ہیں کہ جو شخص پیچھے گیا بدعتی کے جنازے کے اسپر خدا تعالیٰ غضب رہتا ہے۔ یہانتک کہ لوٹ کر آئے۔ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کوئی چیز ایجاد کرے (دین میں) یا ایجاد میں سولق دے پس اسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی اور بہت ساری حدیثیں بدعت کو اور اہل بدعت کو مردود بتلاتی ہوئی آئی ہیں۔ مگر صرف ایک دو حدیث بیان کردی ہیں جو عاقلوں کو کافی و وافی ہیں۔ اب اقوال اولیا و اقوال علما کے بیان کرتا ہوں۔

غنیۃ الطالبین جو حضرت محبوب سبحانی شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے اس میں ارشاد ہے کہ واعلم ان لاہل البدع علامات یعرفون بھا فعلامۃ اہل البدع الوقیعۃ فی اہل الاثر تحقیق واسطے بدعتیوں کے علامات ہیں کہ وہ ان سے پہچانے جاتے ہیں پس علامت بدعتی کی مذمت کرنا ہے اہلحدیث کی چنانچہ پھر فرماتے ہیں ولا اسم لہم الا اسم واحد وھو اصحاب الحدیث۔ یعنی ان کے پندرہ نام نہیں نقشبندی رفاعی نہیں بلکہ ایک ہی نام ہے وہ کیا ہے اہلحدیث۔ یہ قول پاک صاف بدعتی کو مذموم کردیا اور اہلحدیث کو ممدوح۔ اب جو لوگ ان رسومات کے تارک کو برا بھلا کہتے ہیں وہ موافق اس قول کے بدعتیوں میں داخل یا بدعتی ہوتے ہیں یا نہیں۔ العاقل تکفیہ الاشارۃ اور بہت سے علما نے تو لکھا ہے کہ بدعتی سے سلام کرنا چاہئے اور جو بدعتی سے سلام ترک نہیں کیا وہ بھی انکا جیسا ہوگیا پس معلوم ہوا کہ شرکت عرسیات میلے ٹھیلے وغیرہ کی خواہ تماشہ کی غرض سے ہو اہل بدعت میں داخل کردیتی ہے۔ اور موضوعات میں خدری سے منقول ہے اہل البدعۃ کلاب النار بدعتی لوگ کتے ہیں دوزخ کے۔ اور ابو نعیم نے نقل کیا۔ کہ اہل البدعۃ شر فی الخلق والخلیقۃ بدعتی لوگ بدتر ہیں تمام مخلوق خدا

سے اور بعضوں نے اسکو ترجمہ میں یوں کہا ہے خلق سے مراد جانور اور خلیقہ سے مراد آدمی۔ تو مطلب اسکا یہ ہے کہ آدمی بدعتی جانوروں سے بدتر ہے۔ میرے مشفق ناظرین جب بدعتی ایسا برا ہے اور تمام ائمہ اور علما کے اقوال سے مردود کہلارہا ہے اور لعنتی بن رہا ہے تو اسکو کیا توبہ کرکے ان سب بری رسوم کو چھوڑنا چاہئے یا نہیں۔ ذرا بھائی عقل کو نزدیک لاؤ۔ عقل سے آشنا نہ بھاگو۔ بس یہی حال ہے عرسیات وغیرہ کا۔

ابو الہشیم محمد عبد العظیم۔

کھانسی کی دوا حاضر ہے

بجواب استفسار مطبوعہ اہلحدیث ۲۳ فروری سنہ ۱۹۱۰ء کھانسی کی مجرب دوائی مندرجہ ذیل ہے۔

شنگرف	کالی مرچ	گندھک آملہ سار	سونٹھ	پیپل
۱ تولہ	۲ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ

سہاگہ ۱ تولہ اس میں ایک دن کھرل کرکے ایک ایک رتی کی گولیاں بنادیں۔ کھانسی اور اس کے تمام متعلقیں دور ہونگے۔

(ٹھاکر دت شرما وید اڈیٹر دیش اپکارک فیملی ڈاکٹر لاہور)

افسوس صد افسوس

اخباری دنیا میں کون ایسا ہے جو منشی کریم بخش مالک رسالہ انوار الاسلام سیالکوٹ کو نہ جانتا ہو۔ افسوس کہ آپ ۷ مارچ کو وبائی طاعون سے مع و کس دیگر اپنے کنبے کے جنیں مرحوم کا باپ اور دادا بھی تھے فوت ہوگئے۔ چار لڑکے خرد سال ہیں جنمیں سے بڑا لڑکا دس سال کا ہوگا۔ مرحوم کوئی امیر یا عالم نہ تہا۔ مگر قوم کے درد سے دردمند تہا۔ جناب مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی نے مدرسۃ القرآن سیالکوٹ کو جلسہ پر ۱۱ مارچ کو مرحوم کی وفات کے متعلق ایک نظم پڑہی جس میں تاریخی مادہ کا یہ شعر تہا ؎

۱۳۲۸

وہ تو ہے مغفور اور سا مغفرلہ ابدالی ہو سال

بخش اے مولا کریم اور کر اسے جنت عطا۔

چونکہ رسالہ انوار الاسلام کا اجرا غالباً بہ شکل معلوم ہوتا ہے اسلئے ناظرین اہلحدیث میں سے کسی صاحب کا بقایا مرحوم کیطرف ہو تو للہ معاف کردیں اور مرحوم کی بخشش کی دعا کریں۔ جنازہ

ahmadimuslim.de

فتوے

سوال نمبر ۴۷۔ سُود پر روپیہ دینا حرام ہے علی ہذا لینا بھی حرام ہے کہ نہیں؟ قرآن وحدیث سے جواب دیجئے۔

سوال نمبر ۵ ۷۔ دار الحرب میں سُود لینا کسی حدیث سے ثابت ہے یا نہیں۔ دار الحرب کسکو کہتے ہیں؟ (راقم المعروف عبد اللہ میاں مقام رتراج ضلع بڑودہ)

جواب نمبر ۴۷۔ سود کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے لعن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اٰکل الربوٰی وموکلہ یعنی سُود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت ہے۔ اس حدیث سے سود کا لینا اور دینا دونوں منع کئے جاتے ہیں لیکن اس حدیث کے معنے یہ نہوں کہ موکل یعنی کھلانے والے سے مراد یہ ہے کہ سُود کی آمدنی سے کسی کو کھلانے والا۔ اسلئے علماء کرام سے امید ہے کہ اس احتمال کے رفع کرنے کی طرف توجہ فرماوینگے۔

جواب نمبر ۵ ۷۔ دار الحرب وہ ملک ہے جسکے بادشاہ سے مسلمانوں کا بادشاہ برسر جنگ ہو۔ یا جنگ کرنا اُن سے جائز ہو۔ ایسے ملک کے رہنے والوں سے سُود لینے کے جواز کے متعلق ایک روایت آئی ہے کہ لا ربوٰی بین الحربی و المسلم یعنی مسلمان (جو دار الاسلام کا رہنے والا ہو اُس) میں اور دار الحرب کے رہنے والے کافروں میں سُود کا لین دین جائز ہے مگر یہ روایت صحیح نہیں دوم اس کا ترجمہ ہی بتلا رہا ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں سے متعلق نہیں۔

سوال نمبر ۶ ۷۔ سنید کہتا ہے کہ ہم جب سود لیتے ہیں اور خدا و رسول سے نہیں ڈرتے تو کسی عالم سے ڈر کر سود کا لینا کیوں ترک کریں۔ بلکہ جو لوگ سودی کاروبار نہیں کرتے اور سُود نہیں لیتے وہی لوگ دنیا میں ہمیشہ ذلیل ومفلس ومحتاج رہتے ہیں اور رہینگے۔ تو جس شخص کا ایسا اعتقاد ہو وہ مسلمان ہے یا نہیں اور اسکو ساتھ مواکلت ومجالست ومخالطت سلام وکلام از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۷ ۷۔ بکر نے سُود پر مہاجن سے روپیہ لیا۔ اسکا سُود ادا کرتا ہے لیکن اسکو عمدہ کام نہیں سمجھتا اور باعث ترقی وفلاح نہیں جانتا۔ گناہ سمجھتا ہے خدا و رسول سے ڈرتا ہے خلاف شریعت جانتا ہے۔ مگر ضرورت نے اُسکو ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ بہر حال بکر سود کے معاملہ میں شامل ہے ایسی حالت میں بکر مسلمان ہے یا نہیں اور اُس کے ساتھ مواکلت ومجالست ومخالطت وسلام وکلام از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۸ ۷۔ اشیاء مسکرات مثلاً شراب۔ گانجہ۔ افیون وغیرہ۔ و اشیاء محرمات مثلاً لحم خنزیر وغیرہ انکا کھانا شرع میں حرام ہے لیکن انکا چھونا بھی حرام ہے یا نہیں اور یہ اشیاء ناپاک ہیں یا نہیں۔ اگر کسی طرح سے شراب کی چھینٹ کپڑے پر پڑ جاوے یا دوا کی ضرورت سے گانجہ افیون جیب میں پڑی ہو تو ایسی حالت میں نماز پڑھنا جائز ہے؟ کہ دھونا یا علیحدہ کر دینا ضروری ہوگا۔ بینوا بالدلیل و البرہان۔ راقم طالب حق از کلکتہ

جواب نمبر ۶ ۷۔ زید کے دل میں اگر تصدیق توحید و اقرار رسالت ہے تو مسلمان ہے حدیث شریف میں ہے کسی مسلمان کو گناہ کبیرہ کیوجہ سے خارج نہ کیا کرو بیشک گناہگار ہے۔ جنازہ بھی پڑھا جائیگا۔

جواب نمبر ۷ ۷۔ بکر مسلمان ہے۔ جب زید مسلمان ہے جسکا قصور بکر سے زیادہ ہے۔ تو بکر کیوں نہیں جسکا قصور بھی کم ہے۔ کیونکہ یہ گناہ کا اقرار کرتا ہے۔

جواب نمبر ۸ ۷۔ شراب۔ خنزیر کی نجاست کا ذکر تو قرآن وحدیث میں آتا ہے۔ لیکن افیون۔ گانجہ وغیرہ کی حرمت آئی ہے۔ نجاست کا لفظ مجھے یاد نہیں مگر حرام سب ہیں اس لئے سور کے گوشت اور شراب سے کپڑا ناپاک ہو جائیگا تو دھونا پڑیگا۔ حرام چیز کا استعمال دوا کے طور پر بھی جائز نہیں حدیث شریف میں ہے ان اللّٰہ لم یجعل فی الحرام شفاء (خدا نے حرام چیزوں میں شفا نہیں کی)۔

سوال نمبر ۹ ۷۔ والیان صغیر وصغیرہ نسبت یعنی منگنی کو آپس میں نفاق ہونے سے توڑ سکتے ہیں یا نہیں؟

سوال نمبر ۸۰۔ صغیر وصغیرہ کہ والیوں نے نسبت کی۔ بعد بلوغت کے لڑکا یا لڑکی وہ نسبت توڑ سکتے ہیں یا نہیں؟ (قاضی قاسم میاں۔ اناگوڈل۔ کاٹھیاواڑ)

جواب نمبر ۹ ۷۔ نکاح ترمول لینے کا اختیار تو ولی کو نہیں مگر محض نسبت میں اگر کوئی خرابی دیکھیں تو توڑ سکتے ہیں۔

جواب نمبر ۸۰۔ کتب فقہ شرح وقایہ وغیرہ میں بھی یہ مسئلہ لکھا ہے کہ باپ یا دادا کا کیا ہوا نکاح لازم ہو جاتا ہے اور انکے سوا اگر کوئی اور ولی (چچا یا بھائی وغیرہ) کرائے تو بعد بلوغت صغیر اور صغیرہ کو اختیار فسخ ہے۔ اگر لڑکا فسخ کریگا تو قبل از زفاف نصف مہر دیگا۔ کیونکہ نکاح ہو چکا ہے۔ اختیار فسخ ثبوت نکاح پر متفرع ہے۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

نامۂ مکی میں بخیریت تمام مکہ معظمہ پہنچا۔ عرفہ یہاں سنیچر کو ہوا اور اتوار کو دس تاریخ ذالحجہ ہوئی۔ اس سال مکہ معظمہ میں اہلحدیث بہت ہیں۔ میر شاہ عین الحق صاحب سے روزانہ ملتا رہا ہوں۔ شاہ صاحب بیمار بھی ہو گئے تھے۔ مگر اب صحت ہے۔ مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی اور مولوی عبدالحکیم صاحب نصیر آبادی بھی یہاں موجود ہیں۔ مفصل کیفیت اپنے سفر کی بوقت ملاقات عرض کرونگا۔ (ڈاکٹر اشرف خاں علی گڑھی از مکہ معظمہ) ۱۹ ذی الحجہ

افسوس مولوی حکیم محمد شفیع صاحب مہتمم مدرسۃ القرآن سیالکوٹ ۱۲ مارچ کو طاعون سے انتقال کر گئے۔ مرحوم نے بڑی محنت سے ایک چھوٹا سا یتیم خانہ اور اسلامیہ سکول جاری کیا تھا۔ جسکا اب خدا حافظ۔ ناظرین سے استدعا ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑہیں۔ امرتسر میں پڑھا گیا۔

بمبئی کے ایک سیٹھ آدم پیر بہائی جی نے علی گڈھ کالج کے لئے ایک لاکھ دس ہزار روپیہ عنایت کیا (کون کہتا ہے کہ مسلمان دیتے نہیں۔ دیتے ہیں مگر لینے والا اور ٹھیک حسب موقع خرچ کرنے والا کوئی نہیں)۔

امیر صاحب کابل نے اپنی سلطنت میں ٹیلی فون لگانے کا حکم فرمایا۔

شاہزادہ صاحب نے علی گڈہ کالج کا ملاحظہ کیا اور بہت خوشی ظاہر فرمائی۔

امرتسر میں ہولیوں کی بدولت بڑی لڑائی ہوئی ایک دو خون بھی ہوئے (نہیں معلوم گورنمنٹ تعزیوں اور ہولیوں جیسی خرابی کا لیوں بند نہیں کرتی)

مرزا صاحب قادیانی کے رسالہ کی امداد کیلئے اخبار وطن نے ایک فنڈ قائم کیا تھا اس شرط پر کہ مرزائی خیالات کو اس میں دخل نہ ہوگا آخر کار اہلحدیث کا خیال یا پیشگوئی سچی ہوئی کہ مرزائی اڈیٹر نے کہا کہ ہم اپنے اعتقادات ضرور لکھینگے جس پر وطن نے اس فنڈ کو بند کر دیا۔

کلارک آباد ضلع لاہور میں ۲۳ کس مسلمان ہوئے (منقول آئندہ)

انجمن نصرت الاسلام دینانگر ضلع گورداسپور کا جلسہ ۳۱ مارچ اور یکم اپریل کو ہوگا۔ دہلی کے مولوی عبدالمجید صاحب۔ شیخ عبدالعزیز صاحب (سابق جگدیا پرشاد ورما) امرتسر سے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب بھی شریک ہونگے۔

پٹنہ میں ایک کہار گرفتار ہوا جو ہندو کی چیلیاں سے گئی بنا کر لوگوں میں فروخت کرتا تھا۔

ایک انگریز سیاح جو آجکل صوبجات متحدہ سینا اور ہری نگر نا کی سیر کر رہا ہے لکھتا ہے کہ مسلمانوں کی سچی عبادت اور سچی جمعیت اور دیندار یکے آگے عیسائیوں کی نمائشی عبادت بالکل بے بنیاد ہے (والفضل ما شهدت به الاعداء)

روس نے جنگ روس و جاپان کا حساب شائع کیا ہے جسمیں کل خرچ ۲۰ کروڑ اسی لاکھ پونڈ (پونڈ پندرہ روپیہ کا) بیان کیا گیا ہے۔ لیکن روس کی حالت صرف سخت نازک ہو رہی ہے۔ سلطنت پر کئی بلین (بلین سولہ روپیہ کا) کا قرضہ ہے۔ ریلوے لائنیں بیکار پڑی ہیں انپر کوئی سفر نہیں کرتا۔ بینک سب بند پڑے ہیں۔ جہاز لنگر ڈالے کھڑے ہیں۔ تجار بے زر اور کسان بھوکے ہو گئے ہیں۔

حضور وائسرائے دہلی میں سر جان نکلسن کے بت کے اوپر سے پردہ اٹھانے کی رسم آیندہ ماہ کے شروع میں اپنے ہاتھ سے انجام دینگے۔ (تعجب ہے جس بت پرستی کو تمام خاندان رسالت مٹاتے چلے آئے ہیں آج اس الٹی روشنی کے زمانے میں اُس کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ زیادہ تر افسوس یہ ہے کہ اس زمانے کے مدعی نبوت قادیانی کرشن جی اُٹھے تو وہ اپنی تصویر کے ہی دام کھرے کرنے لگ گئے)

بمبئی میں ہتھیاروں اور کرٹیوں کے کارخانہ میں ایک لیمپ کے الٹ جانے سے آگ لگ گئی اندازاً تین لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

تقسیم بنگالہ کو نئے سکریٹری آف سٹیٹ نے منسوخ کر کے مشرقی بنگالہ کو بدستور قدیم بنگالہ کے ساتھ ایک ہی لفٹنٹ گورنر کی نگرانی میں کیوں نہ کر دیا۔ اس امر سے ناراضگی ظاہر کرنے کے لئے بنگالیوں نے کلکتہ میں الگ الگ بیس جگہ جلسے کئے اور ہر جلسہ میں تقسیم بنگالہ پر اعتراض کے ریزولیوشن پاس کئے گئے (اس حکم سے ہمیں بھی افسوس ہے۔ کیونکہ ہمارے قادیانی کرشن جی نے ایک بڑا ناگی تھی کہ بنگالیوں کی دلجوئی کی جائیگی۔ شائد بعد مرنے کے ہو)

شہزادہ صاحب کی تشریف بری کی یادگار میں علیگڈہ کالج میں سائنس کی تعلیم کے لئے ایک اسکول قائم کیا جائیگا۔ اس اسکول کا نام پرنس آف ویلز سائنس اسکول ہوگا۔ اسکول کے لئے دو لاکھ ۳۸ ہزار روپے چندہ جمع ہو چکا ہے اس کے علاوہ ڈیڑھ لاکھ کے وعدے ہو چکے ہیں۔

امسال حج میں ۲ لاکھ ۷۰ ہزار مسلمانوں کا اجتماع تھا۔ حجاج کی صحت ابتک بفضلہ تعالیٰ اچھی بتائی جاتی ہے۔

امریکہ کی مشہور مدبر مسٹر برین جو چاند کا کھیک کے با لخصوص موید ہیں ہندوستان کی سیر کیلئے آئے ہوئے ہیں۔ کلکتہ میں وہ حضور وائسرائے کے مہمان ہیں۔

ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ ۱۲-۱۳-۱۴ اپریل کو بنارس میں ہوگا۔

سامانِ تندرستی

برقی سٹ

اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی تاثیر سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے مختصر یہ کہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت مع محصول ہے (تین روپیہ پانچ آنہ)

معجون تیرہ رتن

نزلہ کھانسی۔ ضعف دماغ اور نسیان کے دفعیہ کے لئے ازحد مفید ہے۔ طالبعلموں وکیلوں اور دیگر دماغی محنت کرنے والے اصحاب کو ضرور اسکو استعمال کرنا چاہئیے قیمت عہ

ممسکِ جریان

اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی بند ہو جاتا ہے اور منی بستی اور گاڑھی ہو جاتی ہے قیمت ۲۸ خوراک (جس سے کم روانہ نہیں ہو سکتی) مع محصول عہ

مومیائی مقوی باہ

یہ دوائی ابتدائی سل و دق۔ دماغی و بدنی کمزوری۔ دردِ کمر۔ جریان منی کے دفعیہ اور کرم منی کو بڑھانے کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگتی ہی دو رتی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بچوں کو ½ رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑے عرصہ میں فربہ کر دیتی ہے۔ بڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ جن لوگوں کا سینہ کمزور اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو۔ اُن کے لئے محافظ صحت ہے۔ جماع کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ اور جن اشخاص کے ہاں بسبب رقتِ نطفہ اولاد نہ ہوتی ہو۔ وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں الغرض مومیائی ہذا ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ ویدک اور یونانی طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ ایسی زود اثر اور مقوی دوائی شاید ہی کوئی ہو۔ ایکدفعہ آزمائیے اور فائدہ اٹھائیے قیمت فی چھٹانک (جس سے کم روانہ نہیں ہو سکتی) عہ مع محصول

صغر سنی شادی

کے نقصانات اور ضرر سے بچنا چاہو۔ تو کتاب چراغ دل خرید کر مطالعہ کرو قیمت ۴ر

المشتہر علاء الدین سپرنٹنڈنٹ دی میڈیسن ایجنسی۔ کٹرہ قلعہ امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں دستیاب ہو اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے اور مال فوراً بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

ورگی سادہ ؏ سے ۔۔۔ تک فی عدد
〃 زرین ۔۔۔ 〃 〃
پٹی دیسی اونی ۱۲ر ۱۴ر فی جوڑہ
〃 پشمینہ ۔۔۔ 〃 〃
کمبل دیسی ۔۔۔ فی عدد
لوئی سفید ۔۔۔ 〃 〃
جراب دوستانہ اونی ۔۔۔ فی جوڑہ
〃 سوتی ۔۔۔ تک فی درجن
فوجی زین خاکی ۱۲ر گز سے ۔۔۔ تک
صافہ لٹھہ اودہ ۔۔۔ 〃 〃
ازاربند سوتی ۔۔۔ تک فی عدد
〃 ریشمی ۱۲ر 〃 〃
تھان گبرون باریک موٹا للعہ سے ۔۔۔ تک
جرمہ سادہ ساخت لود ۔۔۔ سے للعہ تک
〃 زرین ہوشیارپوری ۔۔۔ 〃
لونگیاں اور دھوتی ۔۔۔ 〃
رنگین لوئی سو گز طول دگز عرض ۔۔۔

کلاہ سادہ ۔۔۔ سے ۔۔۔ تک
〃 زرین ۔۔۔ 〃 〃
پٹی سرج ۔۔۔ فی جوڑہ
〃 جھبیا ۔۔۔ 〃
کمبل فوجی للعہ 〃 〃
چادر پشمینہ ۔۔۔ فی جوڑہ
بنیان و پاجامہ اونی ۔۔۔
〃 سوتی ۔۔۔ تک
پٹی باگھ گوشہ فی تھان ۔۔۔ تک ۹ گز
صافہ لٹھہ خاکی ۔۔۔ 〃
رومال سوتی ۔۔۔ فی درجن
〃 ریشمی ۔۔۔ فی عدد
بچھونی دوہری ۔۔۔ 〃 〃
دری برائے پلنگ ۔۔۔ تک
دری فرشی فرمائش کے مطابق تیار ہو سکتی ہے
باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال فوجی اسباب۔ لنگیاں۔ کمربند۔ سیلی زین۔ جین جیب رسوتی و زرین پیچ اونی و سنہری و روپہری دیسی اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایکبار ضرور فرمائش کر کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ۔ سوداگران کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ تمام خطوط ارسال کو بذریعہ وی پی یا نقد روپے آنے پر ارسال کیا جاویگا۔ اور خرچ پارسل خریدار کے ذمہ ہوگا۔

المشتہر
شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) انگریزی مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا۔

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کو دفتر اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

R.L. 920: 352

SOHDRA 25 MA. 06

اہلحدیث

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
تفسیر القرآن عربی ختم ہو	۱
اخبار کیوں گم ہوتے ہیں؟	۱
خلافت راشدہ	۲
تغلیب الاسلام و مہر بنگال	۳
علماء اہلحدیث سے سوال	۴
تقریظات - چند استفسارات	
کیا مرزا جی اسلام لائے ہیں یا ...	
کرشن کو ربانی ...	
فتوی - انتخاب الاخبار - اشتہارات	۱۲

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے — عہ
والیان ریاست سے — مے
رؤساء و جاگیرداران سے
عام خریداران سے
چھ ماہ کے لئے
ممالک غیر سے

قواعد و ضوابط

قیمت بہرحال پیشگی آنی ہے۔
بیرنگ خطوط وغیرہ واپس۔
نامہ نگاروں کے مضامین اور ... بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
اجرت اشتہارات کا فیصلہ خط و کتابت کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

نمبر ۲۰ | امرتسر ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۲۷ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ یوم الجمعۃ | جلد ۳

اہلحدیث

امرتسر ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۲۷ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ یوم الجمعۃ

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن عربی ختم ہے

اس کے لئے کوئی صاحب خریداری کی درخواست نہ بھیجیں۔ ہاں پیشتر بھی بذریعہ اہلحدیث مورخہ ۲ مارچ التماس کی تھی اور اب بھی کیجاتی ہے کہ جس کسی صاحب کو کسی قسم کی غلطی تفسیر القرآن میں (چھاپہ کی یا مضمون کی) معلوم ہو وہ براہ مہربانی حسبۃً للہ خاکسار راقم کو مطلع فرماویں۔ میں اس پر کافی غور کرونگا۔ وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء

(ابوالوفاء)

اخبارات کیوں گم ہوتی ہیں؟

کئی ایک دفعہ اس امر کا ذکر کیا گیا۔ کہ اہلحدیث برابر ہر ایک خریدار کو بھیجا جاتا ہے۔ تاہم جسکو نہیں پہنچتا وہ دفتر نہ بھیجے۔ بلکہ ڈاکخانہ کی سہل انگاری پر محمول کرے۔ ایسی نوٹ ہر دفعہ سرورق پر تاکیدی نوٹس لکھ دیا جاتا ہے۔ مگر تاہم بعض دوست اہلحدیث کے ایسے شیدائی ہیں کہ انکی ذرہ سی بھی جدائی پر ہر قسم کی بدگمانی کو روا رکھ لیتے ہیں۔ بعض دوست عموماً لکھا کرتے ہیں کہ وطن بھی ہمارے پاس آتا ہے وہ گم نہیں ہوتا تو اہلحدیث کیوں گم ہوتا ہے؟ تو ایسے اصحاب خود ۹ مارچ کا وطن دیکھیں کہ وہ کس طرح سے اخبار نہ پہنچنے سے نالاں ہے۔ اہلحدیث تو ہر طرح اپنے معاملہ کی صفائی کرنے کو طیار ہے کہ دوبارہ طلب کرنے پر بھی بھیجا جاتا ہے مگر اسکا کیا علاج ہو کہ بعض حضرات چپکے سے کئی کئی ہفتوں بعد خط لکھ بھیجتے ہیں کہ تین ہفتوں سے اخبار نہیں آیا۔ پانچ ہفتوں سے نہیں پہنچا۔ پھر طرفہ یہ کہ نہ اپنا نمبر نہ اخبار کا نمبر نہ پتہ۔ حالانکہ اسی ہفتہ لکھنے کی سخت تاکید ہوتی ہے۔ ایسے اصحاب ذرہ اپنے صوبہ کے جنرل پوسٹ ماسٹر کو بھی لکھ دیا کریں تو زیادہ مفید ہو۔ دفتر ہذا سے تو ہر طرح احتیاط کے ساتھ اخبارات بھیجے جاتے ہیں اور آئندہ کو بھی بہرصورت احتیاط سے کام لیا جاویگا۔

ahmadimuslim.org

خلافت اور امامت

گذشتہ سے پیوستہ

گذشتہ پرچہ میں مضمون اس بحث کو یہاں تک پہنچایا تھا کہ حضرت علی کی خلافت کے متعلق جو روایات بیان کیجاتی ہیں۔ وہ تو اس مدعا کیلئے صاف نہیں البتہ جو روایات حضرت ابوبکر کی خلافت کے متعلق آتی ہیں وہ بہت صاف ہیں۔ ہم چاہتے تھے کہ اس مرحلے سے جلدی نکلکر اپنے اصلی مطلب پر پہونچیں اور رسالہ اصلاح کا جواب دیں۔ جسکا وعدہ شروع مضمون میں ہوا تھا۔ کہ ناگاہ اس ہفتہ رسالہ مذکورہ میں ایک نیا شگوفہ دیکھنے میں آیا۔ جسکی طرف ہم اپنے مشفق شیعہ دوست کو توجہ دلاتے ہیں۔ جسکے علامتی خط کا ذکر پہلے کسی پرچہ میں آچکا ہے۔

بہرحال رسالہ مذکورہ میں ایک سوال بڑے زور و شور سے تمام علماء اہل سنت سے کیا گیا ہے۔ اور آسے ہمارے مضمون سے تعلق بھی ہے اس لئے اسکا جواب دینا مقدم ہے۔

سوال از جمیع علماء اہلسنت کیا فرماتے ہیں علماء اہلسنت اس بارہ میں کہ جب حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اُن دس سنتوں کا امر کیا جس میں ختنہ اور لبوں کا کاٹنا بھی ہے اور آپ نے حسب الارشاد انکو بجا لائے تو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں تیری اولاد میں سے بھی بجز ظالموں کے امام و پیشوا بناؤنگا جیسے حق تعالیٰ فرماتا ہے و اذا ابتلیٰ ابراھیم ربہ بکلمات الیٰ قولہ عہدی الظالمین یعنی یاد کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت آزمایا ابراہیم کو اُس کے پروردگار نے کئی امور میں پس پورا کیا اُنکو ابراہیم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق کرنے والا ہوں تجھکو آدمیوں کے لئے امام۔ حضرت ابراہیم نے عرض کیا کہ آلہی میری اولاد میں سے بھی کرنا امام کہ خدا نے کہا کہ میں تیری اولاد کو امام کرونگا۔ لیکن ظالموں کو میرا عہد نہ پہونچیگا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امامت ظالموں کو نہ پہونچیگی۔ اور آپ لوگوں کے خلفا بائیمان ظالم تھے کیونکہ خدا فرماتا ہے ان الشرک لظلم عظیم یعنی بتحقیق کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ نیز فرماتا ہے والکافرون ھم الظالمون اور کافر لوگ وہی ظالم ہیں۔ اور یہ مسلم ہے کہ آپکے خلفائے ثلثہ سنا شیخوخیت تک مشرک اور کافر رہے اور بت پوجا کئے پس خواہ مخواہ بہت بڑے ظالم تھے پس امامت آپکو کس طرح پہونچ سکتی ہے؟ سائل فقیر ایک طالب علم از کمبوہ (اصلاح بابت ماہ رمضان)

معلوم ہوتا ہے کہ طالب علم مذکور کسی مشفق استاد سے نہیں پڑھتا ورنہ یہ سوال نہ کرتا۔ اگر پڑھتا ہے تو اسکا استاد اور وہ دونوں اس مشہور قول کے مصداق ہیں ؎ نکتہ داں نشود کرم گر کتاب خورد۔

طالب علم صاحب! آپکو معلوم نہیں کہ مشتق پر حکم لگانے کی علت مبدا ہوتا ہے۔ سارق (چور) کو سزا دینے کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ تو اسکی علت کیا ہے؟ سرقہ (چوری)۔ زانی کو کیوں سزا ملتی ہے۔ اسکی علت کیا ہے؟ زنا۔ ٹھیک اسی طرح ظالموں کو عہد ابراہیمی نہ پہونچنے کی علت کیا ہے؟ ظلم (شرک و کفر) لیکن ساتھ ہی اسکے یہ بھی آپکو یا آپکے مشفق اُستاد کو معلوم ہے کہ قضیہ مشروطہ میں مادام الوصف حکم ہوتا ہے۔ یاد نہیں؟ منطق کا پہلا سبق ہے۔ کل کاتب متحرک الاصابع مادام کاتبا۔ لا دائما اس لا دائما کو جانتے ہو کدھر اشارہ ہے؟ ای بعض الکاتب لیس بمتحرک الاصابع فی وقت ما یعنی جبتک کاتب کو کتابت کا وصف حاصل ہے حرکت اصابع بھی حاصل ہے۔ جب وہ وصف زائل ہو تو وہ حکم بھی ساقط۔

پس اس قاعدہ کے مطابق اوہم تمہیں بتلادیں کہ الاسلام یھدم ما کان قبلہ (یعنی اسلام پہلے تمام گناہوں کو ملیامیٹ کردیتا ہے) اس حدیث میں اگر آپکو شبہ ہو کہ سنی طریق سے منقول ہے اسلئے حجت نہیں تو قرآن شریف ہی کو دیکھئے کیا ارشاد ہوتا ہے۔ قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ (پ ۹ ع ۱۹) یعنی اے نبی تو کافروں سے کہدو اگر باز آجاویں اور توبہ کرلیں تو انکے سابقہ سب گناہ معاف کئے جاوینگے۔ اس سے بڑھکر دوسری آیت میں فرمایا قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ (اے نبی تو ان سے کہدو اگر تم اللہ سے محبت کا دعوٰی کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا۔ اور تمہارے گناہ بخشدیگا) اس آیت میں کفار تائبین کو بجائے مغفرت کے مزید احسان کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔ کہ تم بجائے گنہگار ہونے کے کفر و شرک سے توبہ کرنے پر خدا کے محبوب بنجاؤ گے پس بتلاؤ کہ اس آیت اور حدیث میں خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کا حصہ نہیں؟ جبکہ انہوں نے توبہ کی اور پیغمبر علیہ السلام کے پیرو بن گئے تو پھر یہ وعدہ خداوندی ان سے کیوں متخلف ہوا کہ پچھلے گناہ معاف ہو کر خدا کے محبوب نہ بنے ہوں۔

ahmadimuslim.de

طالب علم صاحب! افسوس آپکو نا مشفق اُستاد نے سخت دہوکہ دیا۔ غور سے سُنئے! اگر آپ کی تقریر پر عمل کیا جائے تو آج اسلام اور پیغمبر علیہ السلام کو بھی جواب دینا پڑے۔ سنئے! پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا وَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى خدا نے تجھکو **ضال** پایا۔ پس ہدایت کی اور ضالین کی بابت فرمایا غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ (اے خدا ہمکو ضالین کی راہ سے بچائیو) چونکہ تم طالب علم ہو اس لئے تم کو میزان کے قاعدہ سے بتلاتا ہوں (النبی کان ضالا (صغریٰ) ولا شئ من الضالین یتبع (کبریٰ) نتیجہ تم خود ہی سمجھ لو۔ پس جس قاعدہ سے آپ اور آپکے فاضل اڈیٹر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو متبوع بتلاتے ہیں اُسی قاعدہ سے ہم خلفائے ثلاثہ کو سمجھتے ہیں۔

علاوہ اس کے تم نے امام کے لفظ کو بھی غور سے نہیں دیکھا۔ امام کا لفظ کئی ایک معنوں پر بولا جاتا ہے۔ خواہ حقیقت ہو مجاز کہو یا مشترک۔ پیغمبر۔ خلیفۂ وقت۔ حاکم وقت۔ امام نماز۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ آیت موصوفہ میں ان معانی میں سے کون سے معنے مراد ہیں۔ اس عقدہ کے حل کرنے کے لئے حضرت ابراہیم کی امامت کو نظیر بنایا جائے تو امر سہل ہے۔ کہ جس قسم کی امامت حضرت ابراہیم کو ملی تھی اُس قسم کی امامت کی نفی کی گئی ہے کہ ظالموں کو نہیں پہونچیگی۔ کیونکہ پہلے ارشاد ہے قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (اے ابراہیم میں تجھکو لوگوں کا امام بنانا چاہتا ہوں۔ اسپر ابراہیم نے عرض کیا وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ میری اولاد میں سے بھی کسی کو۔ فرمایا لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ (ظالم میری ولی عہد نہونگے) اس ساری آیت کو بغور دیکھا جائے تو ظالموں سے امامت نبوت کی نفی کیگئی ہے۔ اِن معنے سے اگر آپ شروطِ عامہ کو مطلقہ عامہ کے معنے میں بھی لے لیں۔ تو ہم آپ سے متعرض نہونگے مختصر یہ کہ آپ کا دعویٰ ہے کہ امامت بمعنی خلافت ظالموں کو نہیں پہونچ سکتی۔ مگر دلیل سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو یہ کہ امامت بمعنی نبوت ظالموں کو نہیں پہونچتی۔ فاتی التقریب۔ (باقیدارد)

تغلیب الاسلام کی نسبت ہمارے کرم دوست مولوی محمد فیروزالدین صاحب ڈسکوی سیالکوٹ سے ایک تحریر بھیجتے ہیں۔ گو اس قسم کی تحریرات کو ہم نے کبھی شائع نہیں کیا۔ مگر چونکہ ہمارے معزز ہمعصر وکیل امرتسر نے تغلیب پر کچھ ریمارک کیا تھا۔ جسکا جواب بھی گذشتہ اہلحدیث میں دیا گیا۔ اس لئے یہ تحریر درج کی جاتی ہے تاکہ ناظرین کو اندازہ لگانے کا موقع مل سکے کہ آریوں کے متعلق واقف کاروں اور نبرد آزماؤں کی کیا رائے ہے۔ اور وہ کارڈ حسب ذیل ہے۔

مجاہد اسلام و فخر اہل اسلام جناب مولوی صاحب زاد لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ رات کو اتفاقاً جناب کی نامی کتاب یعنی تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام دہرمپال متفرق مقامات سے میرے مطالعہ میں آئی۔ ترک اسلام میں میرے خیال میں جو کمی رہ گئی تھی۔ واقعی تغلیب الاسلام نے وہ پوری کردی میں آپکا اس بارہ میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ہر مسلمان کو آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ میرا ارادہ تہذیب کے جواب لکھنے کا تھا۔ لیکن اب میں نے فسخ کردیا ہے۔ آپ کی تغلیب فی الحقیقت اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان۔ ہر آریہ اور ہر ایک فرد بشر کے ہاتھ میں ہو۔ کچھ شبہ نہیں کہ آپنے کسی قدر ظرافت کی چاشنی دی ہے۔ لیکن الزام خصم اور غیر متین کتاب یعنی تہذیب کے جواب میں بغیر اسکے چارہ نہ تھا۔ میں آپکو اس کتاب کے لکھنے پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اور گذارش کرتا ہوں کہ کتاب تکذیب براہین احمدیہ ہر دو جلد اور خبط احمدیہ کا جواب بھی براہ مہربانی آپ اپنے قلم سے نکالیں۔ اُن کے متفرق جواب ہوئے ہیں اور اچھے ہوئے ہیں مگر مفصل اور مکمل کوئی نہیں۔ یہ آپ ہی کا حصہ ہے کہ تکذیب کے خبط کے کل اغلاط اور غیر معتبر کتابوں کے حوالجات کو پرکھکر صاف کردیں۔ میں نے خود بھی کئی دفعہ ان کے جواب لکھنے کا ارادہ کیا لیکن عدیم الفرصتی مانع رہی۔ اب انشاء اللہ ہر مرکز و دہرکا رکے آپ ہی اس کے اہل و موزوں ہیں۔

اڈیٹر:۔ دعا فرماویں تو آپکی فرمائش کی تعمیل کرنے کی خدا توفیق دے۔ آمین

دہرمپال آریہ یا دہرمگال؟

(لقب بخط جو سنگدل ہیرہ حم زرنا پہ ہیرا نیز وفا ہکلہ ریہ دیا)

ہمارے ناظرین مہاشہ دہرمپال (سابق مسٹر عبدالغفور) سے واقف ہونگے جنہوں نے آریہ سماجی بنکر رسالہ ترک اسلام لکھا جسے آریوں نے ملک کے اس سرے سے اُس سرے تک ہوا کی طرح پہیلایا۔ جسمیں مہاشہ جی

نے اپنی روحانی باپ سوامی دیانند کی طرح مسلمانوں کو اور مسلمانوں کی قرآن کو بے انت گالیاں دیں۔ اور وہ وہ بُرے الفاظ لکھے کہ جنکی کوئی حد نہیں۔ جن میں سے کسی قدر ہم نے تغلیب الاسلام جلد اوّل کے دیباچہ میں نقل کی ہیں۔ خیر اس ذکر کا تو موقع اور ہے۔ بدگوئی اور بدزبانی میں تو مہاشہ جی آریہ سماج کے کسی سابق لیڈر سے نہیں بڑھ سکتے۔ کیونکہ ان سے پہلے آریہ سماج کے جتنے لیڈر ہو چکے ہیں اُن سب کو اس فن (دل آزاری) میں کمال حاصل تھا۔ ہاں ایک بات میں مہاشہ جی سب سے سبقت لیگئے ہیں۔ کیا ہے؟ دروغگوئی اور افتراپردازی رسالہ ترک اسلام کے جواب کا یہاں موقع نہیں۔ اُسکا جواب تو ترک اسلام میں دیا گیا ہے۔ مگر حال کی ایک تحریر میں بھی مہاشہ جی اپنی عادت سے نہیں چوکے۔ آپ رسالہ آزاد کے صفحہ ۱۹۹ پر لکھتے ہیں:۔

"سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ سدرہ عربی میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں۔ مسلمان کہتے ہیں کہ معراج کی رات کو حضرت محمد صاحب نے آسمان بالا پر اس درخت کے بیر توڑ کر کھائے تھے۔ تو اس وجہ سے بہشتی درخت ہونے کی وجہ سے مسلمان بیری کے درخت کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں یہانتک کہ بعض دیندار اہل اسلام اپنے مردوں کو غسل میت کرواتے وقت بیری کے پتوں کو بھگو کر ہی غسل دیا کرتے ہیں"

حیف ہے اس دروغ گوئی پر اور نفرین ہے اس کذب بیانی پر کون مسلمان یہ کہتا ہے اور کون اہل اسلام بیری کی عزت کرتا ہے۔ اور کہاں اسلام نے انکو یہ سکھلایا ہے؟ مسلمانوں کو بیری کی عزت کبھی خواب میں بھی نہیں سوجھی۔ اسلام کی تعلیم تو کیا کسی مسلمان کا بھی یہ خیال نہیں۔ مگر چونکہ ویدک مت والے لوگ پیپل اور بڑھ وغیرہ درختوں کو پوجتے ہیں اس لئے مہاشہ جی نے اُنکا عوض اتارنے کو مسلمانوں پر بھی یہ افترا کر دیا سماجیو! جھوٹ بولکر احمقوں کو پھاندنا کیوجی کون دھرم ہے؟

ہم نے اس مضمون کے شروع میں کہا ہے کہ مہاشہ جی نے اپنے روحانی باپ دیانند جی کی طرح بدزبانی کی ہے ہمارے اس دعوے پر شاید کوئی سماجی دوست برا منائے اور ہمارا یہ بیان بھی مہاشہ جی کے بیان کی طرح محض جھوٹ ہی سمجھے۔ اسلئے ہم ستیارتھ کا صرف ایک مقام بتلاتے ہیں۔ باقی جنکو دیکھنے ہوں وہ تغلیب الاسلام جلد ۲ کے شروع میں دیکھیں۔

قرآن شریف کی سورۃ احزاب میں ذکر ہے کہ کفار کو جب جہنم میں ڈالا جائیگا تو وہ کہیں گے کہ خداوندا جن لوگوں نے ہمکو گمراہ کیا تھا (اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا) انکو دگنا عذاب کر اور بڑی لعنت کر۔" چنانچہ اسی ترجمہ کو سوامی دیانند جی خود صفحہ ۷۲۰ طبع اوّل پر نقل کرتے ہیں مگر پھر بھی اس پر دُرافشانی کرتے ہیں کہ:۔

"واہ کیسے موذی پیغمبر ہیں کہ خدا سے دوسروں کو دگنا دکھ دینے کی دعا مانگتے ہیں" صفحہ مذکور

سماجیو! بتلاؤ اس عبارت میں سوامی جی نے کتنے جرموں کا ارتکاب کیا سنئے! (۱) متکلم کے خلاف منشاء کلام کے معنے کئے۔ اس کی سزا کیا ہے وہی جو خود ہی ستیارتھ کے دیباچہ صفحہ ۷ پر لکھتے ہیں کہ متکلم کے خلاف منشاء معنی کرنے والے بڑے ضدی متمرد۔ سرکش عقل کے کھوئے ہوئے ہوتے ہیں۔ (۲) پیغمبروں کو برا کہا۔ حالانکہ خود ہی ستیارتھ طبع اوّل صفحہ ۷۷۵ پر فرمایا تھا کہ ہر مذہب کی دہرماتما لوگوں کی تعظیم کرنی چاہئے۔ (۳) مسلمانوں کے مذہب کی توہین کی اسکی سزا کیا ہے؟ وہی جو خود ہی صفحہ ۷۷۵ پر تجویز فرمائی ہے کہ:۔

"اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا اور اپنے ہی دہرم کو بڑا کہنا اور دوسرے کی مذمت کرنا جہالت کی بات ہے"

سماجیو! اگر آپ گرو کو ان الزامات سے بچانا چاہو (جو تمہارا پرم دہرم اور اوّل فرض ہے) تو ہمارا رسالہ "سوامی دیانند کا علم و عقل" دیکھکر اسکا جواب دو یا کم از کم اسی مقام ہی کا جواب بتلاؤ مگر کیا تم دو گے؟ ہرگز نہیں البتہ سانڈ وغیرہ پبلک بازاروں کے ذریعہ سے گالیاں دو گے۔ جنکو سننے کے ہم ہمیشہ سے عادی ہیں۔

ہم بھی ہیں سینہ سپر قاتل لگا جو ہو سو ہو + آج دیکھیں کاٹ تیری ابروئے خونخوار کا

علماء اہلحدیث سے سوال

بخدمت جناب فاضل اڈیٹر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مسئلہ آمین بالجہر و رفع یدین جو فرقہ اہلحدیث میں مروج ہے کو اس فرقہ کو اس مسئلہ پر کچھ ایسا تعصب ہے کہ مجھ جیسا ناقص بھی ہنسی آتی ہے۔ اور جب اسکی بابت علماء اہلحدیث سے دریافت کی جاتی ہے تو فوراً یہ لوگ ایک دو حدیثیں سنا کر تسلی کر دیتے ہیں اور اگر پھر ان پر کچھ اعتراض کریں تو جھٹ کفر کا فتویٰ موجود۔ میں نہیں جانتا۔ کہ

ahmadimuslim.de

اس فرقہ نے حدیثوں کو کیا سمجھ رکھا ہے کہ ان پر اعتراض کرنے والوں کو کافر بنانے سے نہیں رکتے۔ کلام باری کی آیتوں پر تو ہیں سوچنے اور سمجھنے کے لئے خداوند کریم کا خود ارشاد ہو رہا ہے۔ لیکن جہاں حدیث شریف آئی فوراً زبان بندی کا ارشاد۔ کوئی کلام نہ کرنا۔ ہرگز نہ سوچنا ورنہ کافر ہو جاؤ گے۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ کلام باری کی آیتوں کا تو یہ فرقہ شانِ نزول دیکھتا ہے۔ مگر کیا حدیثوں کا شانِ صدور کوئی نہیں۔ آپ ہی فرمائیے کہ اگر کوئی غیر مذہب کا شخص جس پر آپ اپنا کفر کا فتویٰ نہ استعمال کر سکتے ہوں آپ پر اعتراض کرے تو آپ لوگ کیا جواب دینگے۔ کہ حدیث میں یونہی ارشاد ہے۔ پس ہم لوگ جو آمین بالجہر اور رفع یدین کو منسوخ جانتے ہیں۔ تو اسی دلیل سے جانتے ہیں کہ ہر ایک کام اپنے اسباب کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔ یعنی روٹی جو پکائی پڑتی ہے صرف بھوک رفع کرنے کے لئے۔ کپڑا پہنتے ہیں برہنگی دور کرنے کے لئے۔ پس آمین بالجہر صرف اس لئے کہی جاتی تھی کہ سورہ فاتحہ میں چونکہ نصف حصہ خداوند کریم کا حمد و ثنا ہے اور نصف بندوں کے لئے دعا ہے۔ اور اس میں ہر قسم کی حمد و دعائیں آ جاتی ہیں۔ جب یہ پڑھی جاتی تو یہودی غصے میں آ جاتے اور کہتے کہ ہر ایک حمد اور دعا تو مسلمان لے گئے ہمارے لئے کیا رہا۔ انکو چڑانے کے لئے مسلمان آمین بالجہر کہتے۔ پس آپ انصاف سے بتائیے کہ فی زمانہ ہمارے نماز پڑھنے کے وقت کون سے یہودی جمع ہوتے ہیں۔ جن کے چڑانے کے لئے آمین بالجہر کہی جاتی ہے۔ جب اسباب ہی نہیں تو کام کا کرنا چہ معنے دارد۔ ایسا ہی رفع یدین صرف اس لئے تھی کہ منافق بغلوں اور آستینوں میں بت رکھ کر لے آتے۔ اور بوقت سجدہ پیشانی اُن پر رکھتے جس کے انسداد کے لئے رفع یدین کا حکم ہوا۔ اب آپ بتائیں کہ آپ کی بغلوں میں کون سے بت ہوتے ہیں جن کے گرانے کے لئے آپ رفع یدین کرتے ہیں۔ یا وہی بات ہے۔

ع آنچہ استادِ ازل گفت ہماں میگویم

خلافِ عقل بات کے نہ ماننے والو کچھ اپنی عقل سے بھی کام لیا کرو۔ امید کرتا ہوں کہ آپ میرا اس ناقص مضمون کو اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ دینگے۔ جگہ دینگے۔ کیونکہ ہر مسلمان کے شکوک کو رفع کرنا آپکا فرض ہے۔

راقم۔ شیخ عبدالرحمان از جالندھر۔ بازار شیخاں۔

جواب } آپ کو کیا پڑی ہے کہ آپ غضب آلودہ لوگوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ بلاخوف ادھر آئیے اور خلقِ محمدی کا مزا پائیے۔ مگر آپکا یہ الزام علماء اہلحدیث ہی پر لگانا غلط ہے۔ ہر ایک فرقہ میں اس قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جنکی نسبت یہ شکایت کچھ بیجا نہیں ہے)

کوئی مسئلہ پوچھنے اُن سے جو جائے — تو گردن پہ بارِ گراں لے کے آئے
اگر بدنصیبی سے شک اسمیں لائے — تو قطعی خطاب اہلِ دوزخ کا پائے

ستودہ (چشم بددور) ہیں آپ دیکھے
نمونہ ہیں خلقِ رسولِ امین کے

حنفی بھی ایسے لوگوں سے خالی نہیں۔ اعتبار نہ ہو تو لاہور کی بیگم شاہی مسجد میں جاکر امتحان کر لو۔ خیر اب سنئے اصل مسئلہ کا جواب۔ دونوں دعووں کا ثبوت آپکے ذمہ تھا جو آپ نے نہیں دیا۔ کونسی روایت میں آتا ہے کہ یہودیوں کو چڑانے کی غرض سے تعلیم ہوئی تھی۔ ایسا ہی کس حدیث میں آتا ہے کہ منافقوں کے بتوں کی غرض سے رفع یدین سکھلائی گئی تھی۔ بھائی صاحب یہ باتیں تو جاہل واعظ مسجدوں میں کہا کرتے ہیں جن کو نہ خدا کا خوف ہوتا ہے نہ رسول سے شرم۔ تمکو کیا پڑی کہ ایسی بے ثبوت بے مطلب باتوں کے پیچھے پڑ رہے ہو سنو۔ اگر رفع یدین اس غرض سے تھی جو تم نے بیان کی ہے تو کیا یہ غرض رفع یدین عند الرکوع کے کرنے سے پوری ہو سکتی ہے۔ آپ کسی وزندار چیز کو بغل میں لیکر رفع یدین کریں۔ پھر دیکھیں وہ گرتی ہے؟ ہرگز نہ گریگی۔ اور اگر رکوع کے وقت رفع یدین سے گر سکتی ہے تو یقین جانئے کہ پہلی رفع یدین سے بھی (جو سب لوگ افتتاح صلوٰۃ کے وقت کرتے ہیں) گر سکتی ہے۔ افسوس ہے کہ لوگ سنت نبوی کو کن حیلوں حوالوں سے ٹلاتے ہیں کیا آپکے کسی امام اور مجتہد بلکہ کسی معتبر مصنف نے بھی یہ دعویٰ کیا ہے جو تم نے کسی سے سن سنا کر کر دیا ہے۔ اچھا تو ہم بغرض محال آپ کی بات مانے لیتے ہیں کہ رفع یدین اور آمین کے اسباب وہی تھے جو تم نے بتلائے تو کیا حج کے طواف میں رمل (تیز روی) کا سبب بھی تو کوئی تھا۔ آپ کو یاد نہ ہو تو سنئے! آپکی معتبر کتاب شرح وقایہ کے الفاظ یہ ہیں:-

کان سببہ اظہار الجلادۃ للمشرکین حیث قالوا اضناھم حمّٰی یثرب۔ یعنی اُسکا سبب مشرکوں کو اپنا زور دکھانا تھا۔ کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ مسلمانوں کو مدینہ کے تپ نے کمزور کر دیا ہے۔" لیکن کیا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اسکا جواب بھی شرح وقایہ ہی کے الفاظ میں سنئے!

ثم بقی الحکم بعد زوال السبب فی زمن النبی علیہ السلام و بعدہ۔ یعنی یہ حکم

ahmadimuslim.de

(تیز روی نا نواقف ہیں) آنحضرت کے وقت اور بعد بھی باقی رہا - پس پہلو آپ اپنے علماء سے طواف میں رمل (تیز روی) کو منسوخ کرائیں پھر ہم سے رفع یدین و آمین بالجہر کی منسوخی پر زور دیں - اور آئندہ کو سنت نبویہ کو از خود منسوخ ٹھیرانے کا حوصلہ نہ کرنا - خدا فرماتا ہے - لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا

تقریظات

فتاویٰ رشیدیہ

یعنی مولانا رشید احمد صاحب مرحوم گنگوہی کے فتووں کا حصہ اول شایع کیا گیا ہے - حنفی مذہب کی اصلی شکل مروجہ شرک و بدعت سے پاک صاف دیکھنا ہو تو فتاویٰ رشیدیہ کافی ہیں - لیکن خاصہ بشری ہے کہ بعض دفعہ بڑے بڑے مشہور علماء کو بھی سنی سنائی باتوں کا اثر ہو جایا کرتا ہے - جو تحقیق سے صحیح نہیں ہوتیں - اسی طرح مولانا ممدوح کو اہلحدیث کی نسبت یہ خبر پہنچائی گئی ہوگی - کہ یہ لوگ مجتہدین کو برا کہتے ہیں - اس لئے مولانا صاحب نے بھی ایک سوال کے جواب میں اہلحدیثوں کی برائی میں مجتہدین کو برا کہنا تحریر فرمایا ہے - مگر جب کوئی شخص بغرض تحقیق اہلحدیث کی مستند کتابیں خصوصاً شیخ الکل حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب معیار الحق دیکھیگا تو اسے معلوم ہو جائیگا - کہ اہلحدیث کسی امام کو برا نہیں کہتے بلکہ سب کا ادب کرتے ہیں - اگر کوئی برا کہے تو اسکی ذاتی اور شخصی قباحت ہے - مذہب اہلحدیث اور تمام قوم کو اس سے کوئی سروکار نہیں جیسے حنفیوں میں بھی ایسا ہی جو ائمہ حدیث خصوصاً امام المحدثین امام بخاری رضی اللہ عنہ کو برا کہتے ہیں - بمثال کے لئے مولوی غلام قادر بھیروی حال مقیم لاہور موجود ہیں - کتاب کی لکھائی - چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے - قیمت ۸/ پتہ: شیخ عزیز الدین علی نظر - مراد آباد - محلہ ساہو -

کتاب المنفردات والوحدان وکتاب الضعفاء والصغیر وکتاب الضعفاء والمتروکین

یہ تینوں کتابوں کا مجموعہ جناب مولوی زین العابدین صاحب نے شائع کیا ہے فن حدیث میں اس مجموعہ سے ایک عمدہ اضافہ ہوا ہے کتاب اول امام مسلم کی تصنیف ہے دویم امام بخاری کی - سویم امام نسائی کی ہے - علم الرجال کے متعلق ایسی کتابوں کی سخت ضرورت ہے کتاب المنفردات وہی ہے جسکا ذکر شرح نخبہ کے مصنف نے بھی کیا ہے کہ امام مسلم نے اس نام کی ایک کتاب تصنیف کی ہے اس میں ان راویوں کو درج کیا ہے جن سے صرف ایک ہی شخص نے روایت کی ہے لکھائی - چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے - مگر خط اردو ہے اگر عربی ہوتا تو اچھا تھا - سوا محصول ایک روپیہ پر ملیگی - پتہ حیدر آباد دکن - بازار عیسیٰ میاں - کوچہ نانا میاں - مکان قطب الدین صاحب متصل مولوی زین العابدین صاحب سے ملیگی -

دعاوی قادیانی

اس کتاب میں مصنف نے مرزا صاحب قادیانی کے کل دعووں کی اصل عبارتوں میں بحوالہ صفحات لکھی ہیں اور بعض مناسب ریمارک بھی لکھے ہیں - لکھائی - چھپائی اور کاغذ اچھا ہے - قیمت ۲/ پتہ منشی اللہ دتا صاحب مقام جھنگ دروازہ

حل کلیات غالب

استاد غالب مرحوم کو کون نہیں جانتا انکے کلام کی جو قدر ہے وہ بھی مخفی نہیں پھر ہمارے محمد دمشرقی مولوی احمد حسن صاحب شوکت میرٹھی کا حل ہونے پر سمجھا گیا زیادہ لکھنے کی حاجت نہیں - سخندان اصحاب خود ہی اندازہ لگالیں کہ کلیات کس کی ہیں اور حل کسکا ہے - واقعی استاد غالب کے کلام کو حل کرنے کے لئے ایسے شارح کی ضرورت تھی - قیمت عہ پتہ شوکت المطابع میرٹھ

پارہ کی گولی

یہ گولی حسب تجویز مجوزہ بعدہ میں لٹکا کر دودھ پیا جاوے تو بہت طاقت دیتا ہے - اور خاص وقت میں منہ میں رکھی جاوے تو مفید ہوتی ہے - قیمت گولی کلاں عمہ پتہ حکیم ٹھاکر دت شرما مالک اخبار دیش اپکارک لاہور -

مشکی ٹکیاں

ان ٹکیوں کی بابت مشتہر کا دعویٰ ہے کہ پان میں کھانے سے خوشبو اور گلو صاف رہتا ہے - قیمت دو سو ٹکیاں ۸/ پتہ: سید عبد الرحمن لکھنؤ بنگلہ نمبر ۲

روئداد مدرسہ احمدی بہروچ بندر

سال اول بابت ۱۳۲۳ھ فہرست چندہ دہندگان تو درج ہے - مگر نصاب تعلیم وغیرہ طرز تعلیم کوئی بھی نہیں - مہتمم صاحب مدرسہ - آئندہ کو مدرسہ دیو بند اور سہارنپور کی طرز

ahmadimuslim.de

پر روئداد لکھا کریں۔ تاکہ دیکھنے والوں کو جملہ حالات سے واقف معلوم ہو سکیں۔

چند استفسارات

نمبر۱ میلاد مروجہ کی تردید میں کسقدر کتابیں آجتک طبع ہوئی ہیں۔ کہاں کہاں سے کس کس قیمت پر مل سکتی ہیں؟

نمبر۲۔ انوار ساطعہ مؤلفہ مولوی عبد السمیع رامپوری کا علاوہ براہین قاطعہ کے اور بھی کوئی جواب ہوئے ہیں۔ اگر ہوئے ہیں تو کہاں سے مل سکتے ہیں۔

نمبر۳۔ کتب مصنفہ ڈپٹی امداد علی صاحب کانپوری در رد میلاد مروجہ کہاں سے ملتی ہیں۔ کتاب کلمۃ الحق فارسی مؤلفہ نواب صدیق حسن صاحب یا کسی دیگر مولوی صدیق حسن کی بتردید میلاد مروجہ کہاں سے ملیگی۔ میرے پاس قلمی تھی۔ مگر کھوئی گئی۔

نمبر۴ درد دندان کیڑے وغیرہ کی نسبت مجرب نسخہ مطلوب ہے۔

امید کہ ناظرین مفصل جوابات سے سرفراز فرمائینگے۔

شیخ احمد اللہ از دہلی۔

کیا تلوار کے زور سے اسلام پھیل رہا ہے یا عیسائیت؟

ملتان لائن پر اسٹیشن کوٹ رادھا کشن سے ۳ میل کے فاصلہ پر عیسائیوں نے ایک گاؤں آباد کر کے اسکا نام کلارک آباد رکھا ہے جسکو جہنم آباد کہنا کسیصورت بیجا نہوگا۔ غریب ہندو اور خاکروب قوم کے جو لوگ عیسائی ہوجاتے ہیں انکو سبز باغ دکھا کے پانی کے بدلے ترجگہ میں پہنچنے کے اس قصبہ کلارک آباد میں بھیجا جاتا ہے۔ برٹش گورنمنٹ کے راج میں اگر کسی نے ایک انسانی گروہ کی بردہ فروشی اور غلامی سے بدتر درجہ کی حالت۔ عیسائیوں کے مقدس فرشتہ شکل اور شیطانی سیرت پادریوں کے ہاتھ سے ہوتے ہوئے دیکھنی ہو تو انکا اس گاؤں کلارک آباد کے ہندو اور خاکروب کرائی شدہ لوگوں کی حالت کو جاکر بچشم خود دیکھ لینا چاہئے۔ ان لوگوں کو دیکھ کر ہر عقلمند کو اچھی طرح معلوم ہوجاتا ہے کہ غریب جاہل لوگ عیسائی پادریوں کے ہاتھ میں پھنسکر کسی قسم کی تکلیفوں سے کچھ آسایش حاصل کر لیتے ہیں یا اس دنیاوی زندگی میں ہی ابد الآباد جہنم میں جھونک دئے جاتے ہیں۔ یہ غریب نادان جبتک یہاں عیسائیت میں رہتے ہیں تو محض ایک لدو گدھا ہو یا ہل کے آگے لگے ہوئے بیل کی طرح دن کاٹتے ہیں۔ اور جب انکی آنکھ کھلتی ہے یا انکو کچھ دین و دنیا کی ہوش آتی ہے تو اسوقت یہ اپنے آپکو شیطانی شکنجہ و جال میں ایسے جکڑے ہوئے پاتے ہیں کہ نہ اس جہنم آباد سے پارائے گریختن و نہ چارائے ماندن۔

آپ حیران ہونگے کہ میں لاڈکانہ سندھ سے آکر یہاں وہاں کیسے پہونچگیا۔ عرصہ دو ماہ سے یہاں کے باشندے عیسائی پادریوں کی نہایت بدسلوکی سے زچ ہوکر بہت کوشش کر رہے تھے۔ کہ کسی صورت ہمکو اس شیطان کے پھندے سے نجات ملے۔ حتیٰ کہ لاہور کی شاہی مسجد میں آکر کئی دفعہ انہوں نے چاہا کہ کوئی صاحب ہمکو خدا کیواسطے مشرف باسلام ہونے کی تجویز بتلا دو۔ ہمارا سب گاؤں مسلمان ہونا چاہتا ہے۔ مگر جہنم آباد میں جانیکو کوئی جرأت کہاں سے لائے؟ جناب لیڈی پریم دیوی صاحبہ کے شدھ کرنے کے بعد کہیں ان ہمارے رشیوں اور مہا رشیوں کی اولاد کروڑوں صدیوں سے بچھڑے ہوئے آریہ دھرمی بھائیوں کو اس وطنی مجاہد کی خبر لگی۔ پھر کیا تھا اس سبھا کا رن متی ہو ا شٹمی شدی مارچ وار پنجم گھڑی دو پل جلسہ میں۔ سیگرداس ٹنگن اور ٹنگن اور گرہ بیدہ تھی۔ اس کھٹولے پر سوار ہوکر کوٹ رادھا جی کرشن مہاراج میں پر میشور کا نام لیکر پہونچگئے۔ اس سرو سچدانند کی کرپا سے انتظام یہ سوجھا کہ موضع اعظم آباد اپنے مسلمان بھائی مرزا اعظم بیگ کا گاؤں اپنا ہی ہے۔ یہاں مسجد خانہ خدا میں ہم چلکر بیٹھتے ہیں۔ کلارک آباد کے سب بچے زن و مرد جو مسلمان ہونا چاہتے ہیں یہیں بیل گاڑی میں لاد لگوا کر اسکو وہاں مسجد میں جا بیٹھے۔ ہمکو کہاں خبر تھی کہ یہ تو مرزا جی کا ہی دارالامان ہے مسجد کے مولوی صاحب کے دریافت فرمانے پر ہمنے صاف صاف اپنی غرض و حال کہدیا۔ انہوں نے موجودہ مرزا جی کو مذکورہ بالا خبر دی۔ غرضیکہ فوراً سے پیشتر گاؤں خالی کر دینے کا مرزا شاہی حکم جاری ہوگیا۔ اپیل کرنے پر حکم ہوا کہ ہمارے بہت سے دنیاوی تعلقات چونکہ پادریوں کے ساتھ ایسے نازک ہیں کہ ہماری تکمیل انکے ہاتھ میں ہے۔ چنانچہ انکی زمین میں سے ہوکر ہماری زمین میں نہر آنے والی ہے اور آپ کے یہاں ایسا کام کرنے سے بجائے نہر کے ہمپر پادریوں کا قہر آجائیگا وغیرہ کو۔ لاچار موضع اعظم آباد کا مورچہ ہمکو چھوڑنا پڑا۔ اس کے بعد یہاں سے ۲ میل کے فاصلہ پر آباد کار مسلمانوں کا ایک دوسرا گاؤں موضع ترکی قریب تھا۔ مگر اس موضع کے مسلمانوں نے بھی ہماری مقصد سے آگاہی پاکر اپنی تنگی تمام کر دی غرض سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہ سوجھا کہ اب کلارک آباد ہی میں چلو جو کچھ ہو سو ہو۔ ادھر ہماری ذیل کے نو مسلموں حال کو جب ہمارے اعظم آباد آنیکی

ahmadimuslim.de

خبر ملی تو ایک دم کلارک آباد کے لوگوں نے ادنیٰ سے لیکر اعلیٰ نمبردار تک کوچ کر کے اعظم آباد کی تیاری کی تو تمام گاؤں میں کھلبلی مچ گئی اور پادریوں نے انکو اپنا پھندا دکھلایا طرح طرح کی شیر بھبکیاں دیں اور گاؤں سے نکلنے نہ دیا۔ آخر میں کلارک آباد میں ہم بھی پہونچ گئے۔ خدا جانے کس چال پر پادریوں نے مسلمانوں کو یہاں ایک چھوٹی کچی مسجد بنانے دی تھی۔ اپنے گاؤں میں ہماری داخل ہونے پر اس کے مُلاں میاں عبداللہ صاحب پر پادریوں کا غضب آ ٹوٹا۔ مسجد میں ہمارے داخل ہونے سے پیشتر میاں جی کو مع اسباب باہر نکالکر مسجد کا قبضہ لیلیا گاؤں کے بچہ بچہ کی زبان پر یہ بات جاری ہے۔ کہ پادری صاحب کو بلا قصور ہر شخص کو قید کر دینے کا ہر وقت اختیار ہے۔ تھوڑی سی تحقیقات پر معلوم ہوا۔ کہ گو پادری صاحب کو آنریری مجسٹریٹی کا اختیار بھی حاصل ہے۔ مگر یہاں ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ زمین کے مالک تو پادری ہیں اور باقی سب کے سب اعلیٰ نمبردار سے لیکر ادنیٰ تک کاشتکار ہیں۔ اور اسی حکمت عملی سے سب کو اپنا مالی قرضدار بنا چھوڑا ہے۔ اب کوئی انہیں سے اگر عیسائی بنا ہے تو اس کو سارا دن لگاتار محنت و مشقت و مزدوری کرنے پر بھی پرورش کے لئے مشن لنگر کی سوکھی روٹی ملجاتی ہے۔ ورنہ جسدن کسی نے عیسائیت کا جوا اپنی گردن سے اتارا تو اسی دن انکو اپنی دیوانی ڈگریوں میں لاہور کے جیلخانہ کی سیر کرنیکو بھیجدیا۔ ایسی تکلیف دیکر پر بھی گرد و نواح کے گاؤں پر اسقدر بیجا تحکم اور دباؤ ڈالا ہوا ہے کہ اتنا ہم لوگوں پر ایک گورنر کا بھی نہیں۔ کیا مجال ہے کلارک آباد کا کوئی آدمی اگر مسلمان ہو جائے تو گرد و نواح کے کسی گاؤں میں کوئی رہنے کے لئے اسکو کرایہ پر بھی جگہ تک دے سکے۔ پھر کیا یہ تلوار کے زور سے عیسائیت کا پھیلانا نہیں تو اور کیا ہے؟ اگر عیسائی مذہب کے قبول کر لینے سے یہی نجات حاصل ہو سکتی ہے کہ جو بیچارے ان کلارک آباد کے کرانیوں کو ان پادریوں کی مہربانی سے حاصل ہوئی ہے تو حیف ہے ایسی نجات پر اور کروڑ حیف ہے ایسی نجات لینے دینے والے پر۔ قصہ کوتاہ آخر کار یہ آپکا نیازمند کلارک آباد کے چار بڑے گھرانے کے سب زن و مرد اور بچوں کو جنمیں وہاں کا نمبردار بھی شامل تھا۔ بیل گاڑیوں پر سوار کر کے لاچار کوٹ رادہاکشن کے اسٹیشن والے بازار میں لے آیا۔ اور بر سر بازار تمام ہندو و مسلمانوں کے روبرو سب کو مشرف باسلام کیا۔ اس سے پیشتر بھی رلکانہ سندہ سے آکے بھی چند ہندوؤں کو مشرف باسلام کیا تھا۔ سب کی فہرست خدمت اقدس میں حاضر کرتا ہوں۔ اس کو کہتے ہیں بے تلوار کے اسلام کا پھیلنا اور بچھڑے ہوئے بھائیوں کو دشمنوں کے قبضہ سے نکالکر اپنے ساتھ ملانا۔

او آریہ بھائیو۔ اب ذرہ کچھ آپ بھی کلارک آباد کے میدان میں نکلو اور کچھ اپنے آریہ دھرم کے گن دکھلاؤ۔ خلق خدا ذرا آپ کی پرتی ندھی سبھا کی شدھی کی کرتوت بھی دیکھنا چاہتی ہے۔ کیونکہ عملی کارروائی دیکھنے دکھلانے سے زیادہ سچائی کا کیا تجربہ و ثبوت ہو سکتا ہے۔

فہرست نومسلمان

نمبر شمار	نام اصلی	ولدیت	قوم	سکونت	اسلامی نام
۱	جوالا دہر	خزانہ رام	ہندو راجپوت	ملازم ریلوے کی ورکشاپ لاہور	جمال الدین
۲	لیڈی پیم دیوی	مسٹر اوگسٹی	عیسائی	قلعہ گوجر سنگھ	فاطمہ
۳	سوہنی	زوجہ پوجا	ہندو جاٹ	ضلع حصار حال لاہور	برکت بی بی
۴	پسر	〃	〃	〃	سلطان محمد
۵	پوجا	گنگا دہر	〃	〃	کریم بخش
۶	چیندو	ملا	خاکروب	ملازم چھاؤنی لاہور	چراغ دین
۷	بڑہا سنگھ	شہنا سنگھ	عیسائی	کلارک آباد	بدر الدین
۸	سادہو سنگھ	بڑہا سنگھ	〃	〃	علم دین
۹	خیرو	〃	〃	〃	خیر الدین
۱۰	گوہر دیوی دختر	〃	〃	〃	گوہر بی بی
۱۱	روڑی زوجہ	〃	〃	〃	رحمت بی بی
۱۲	جیون سنگھ	دانا سنگھ	〃	نمبردار 〃	امام الدین
۱۳	خوشحال سنگھ	جیون سنگھ	〃	〃	خوشی محمد
۱۴	بسو دختر	〃	〃	〃	فاطمہ
۱۵	حسو دختر	〃	〃	〃	حسن بی بی
۱۶	شیر خوار بچہ	〃	〃	〃	مریم
۱۷	بجنتی زوجہ	〃	〃	〃	نعمت بی بی
۱۸	رانجھا	شہنا	〃	〃	دین محمد
۱۹	پسر 〃	رانجھا	〃	〃	غلام حسین
۲۰	پیاری دختر	〃	〃	〃	عزیز بی بی
۲۱	ایلس 〃	〃	〃	〃	امینہ
۲۲	آسو زوجہ	〃	〃	〃	عائشہ
۲۳	کیسر سنگھ	منگل سنگھ	〃	〃	فضل دین

جملہ ۲۳

نیازمند محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور

کرشن قادیانی پر ایمان لانیوالا خارج از امت رسول اللہ ہی

بلکہ مرتد من الاسلام کہیں تو بجا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جسکو خدا یا رسول پاک کا یہ حکم نہیں کہ خدا اور رسول کے حکم احکام کو چھوڑ کر غیروں کے امر و نواہی کے عامل ہوں۔ اگر چہ عیسیٰ علیہ السلام کیوں نہ ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہیں امر و نواہی کو جو خدا اور اس کے رسول برحق نے تعلیم فرمایا تھا۔ تازہ کرنے کے لئے آوینگے۔ انہیں کو پھیلاوینگے۔ انکو کوئی نئے حکم یا نئی باتیں نہ ہونگی۔ مگر کرشن جی کے سینکڑوں امر و نواہی ہیں۔ یہ کیسے مسیح ہو گیا۔ تھوڑی دیر کے لئے یہ بھی مان لیا جاوے کہ مثیل عیسے ہی ہے تو بھلا اوصاف مثل عیسیٰ کے کہاں ہیں۔ جب اسکو سینکڑوں امر و نواہی ہیں تو اسکا ایک دین ہی علیحدہ ہے۔ اور یہ سب خدائے عزوجل و رسول پاک کے احکام سے باہر ہیں اسلئے مرزا مرتد ہوا اور اُس کی امر و نواہی کے عامل بھی خارج از امت رسول اللہ ہیں اور اُس کے کاذب ہونے کے لئے وہی دلیل یعنی عیسے خالص خدا اور رسول ہی کے امر و نواہی کو پھیلاوینگے۔ اپنے نئے حکم نئی ایجاد نہ کرینگے۔ کافی و وافی ہے۔

دوسرے صاف بات کھلی بتلائے دیتا ہوں جتنے مرزائی ہیں اپنے نام کے بعد احمدی لکھتے ہیں غلام احمد کیطرف منسوب کرتے ہیں۔ کبھی محمدی نہیں لکھتے (اعوذ باللہ) پھر حضرت کی امت ہونیکا دعویٰ کرنا باطل ہے اور یہ کونسی حدیث میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول فرماوینگے۔ تو لوگ احمدی کہلاوینگے۔ یہ کہیں نہیں بلکہ سب محمدی کہلائینگے۔ صرف آپ اتنی ہی تصدیق کرنا چاہیے کہ یہ عیسیٰ ہیں نہ کہ انکے امر و نواہی کے عامل ہونا۔ یہاں ایک اعتراض مرزائیوں کا یہ ہوگا کہ بعض مجتہدوں کے اجتہاد بھی تو کبھی خلاف قرآن و حدیث کے ہوتے ہیں۔ تو انکے امر و نواہی بھی علیحدہ ہوئے یہ کیوں نہیں خارج من الاسلام ہوتے (نعوذ باللہ) اسکا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ جتنے مجتہدوں نے اجتہاد کیا ہے تو وہ قرآن و حدیث کے احکام پر ہی کیا ہے۔ کوئی علیحدہ انکا حکم نہیں تھا۔ بخلاف کرشن جی کے انکے کوئی حکم و احکام کو حدیث و قرآن سے مطلق تعلق نہیں بلکہ انکی شاستر ہی علیحدہ ہے اور دوسرے جتنے مجتہد تھے انکا ساتھ ہی یہ قول بھی ہوتا تھا کہ ہمارا اجتہاد جو خلاف حدیث و قرآن ہو تو مطلق چھوڑ دو بخلاف مرزا کے یہ تو اپنی نئی دین بنانے کی کوشش میں ہے جیسے ایک زمانہ میں مسیلمہ کذاب کا خیال تھا۔ پھر ساتھ ہی سنی بھائیوں کا بوجہ نا فہمی یہ اعتراض ہوگا کہ مرزا تو کلمہ پڑھتا ہے انکی نئی امر و نواہی کے علاوہ اچھی باتیں بھی تو لکھتا ہے۔ شرک و بدعت کی برائی بتلاتا ہے۔ اسمیں دو اعتراض ہیں پہلی بات کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ اسکا کلمہ پڑھنا ایسا ہی ہے جیسے منافق حضرت رسول اللہ کیوقت میں پڑھلیا کرتے تھے۔ یا جیسے اب ہنود پڑھ لیں دوسری انکی اچھی باتیں ایسی ہیں کہ دس اچھی تو دس بری۔ اچھی بتلاتے ہی لوگ سمجھ جائیں کہ یہ کیا اچھی باتیں موافق سنت کے بتلاتا ہے۔ اور دوسرا اپنے امر و نواہی۔ اسلئے کہ کچھ اپنی امت ہو۔ اسکی اچھی باتوں کی طرف خیال کرنا ایسا ہے۔ کہ جیسے کاہنوں کی سچی باتوں پر ایمان لانا۔ جیسے کاہنوں کی سچی اچھی بری باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اسی طرح کرشن جی کی صحیح باتوں کو بھی نہ ماننا صرف حدیث و قرآن کافی ہے۔ کرشن جی سے ہی صحیح باتیں کاہیکو لیں۔ غرض یہ کہ اس مرزا کا دین ایک نیا دین ہے۔ ہر اُس کی امت والا اُس ہی کیطرف اپنے کو منسوب کرتے ہیں۔ اور اسکی نئی امر و نواہی کے عامل ہیں۔ اسوجہ سے یہ خارج از امت رسول اللہ کہے گئے ہیں۔ اور عام سنیوں کو کہا جاتا ہے کہ اس کی اچھی بری باتوں کو ہرگز نہ دیکھیں۔ اچھی باتوں کا خیال نہ فرمائیں۔ ورنہ ضرور انکی بد باتوں کا بھی عامل ہونا ہوگا۔ جو خلاف قرآن و حدیث عمل ہو جائیگا۔ (نعوذ باللہ) کیا وہ حدیث معلوم نہیں جو چند صحابی مسجد نبوی میں کتاب آسمانی دیکھ رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت غصہ ہوئے۔ اُس کے دیکھنے سے منع فرمایا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے خیالات نہ پلٹ جائیں اسلئے دست بستہ مسلمانوں سے عرض کرتا ہوں کہ مرزا جی کی اچھی باتوں کا ہرگز خیال نہ فرماویں۔ انکو تکمیل نہ آئیں یہ ایک عام تقریر صرف مسلمانوں کو اُس کی اچھی بری باتوں سے بچانے کے لئے لکھی ہے اور اُس کے اصول و مذہب کا رد انشاء اللہ تعالیٰ پھر کسی ہفتہ میں مشرح ہوگا۔

ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدرآباد دکن

مناجات

از مولوی محمد عثمان صاحب مختار چھپرہ ضلع سارن

اے اللہ تعالیٰ اے واجب العلی ۔۔۔ وسیلہ ہے میرا قبل از دعا

گواہی میں دیتا ہوں یہ بار بار ۔۔۔ کہ تو ہی اکیلا ہے پروردگار

ahmadimuslim.de

اہلحدیث کی پُرجوش نامہ نگار

اہلحدیث ایک مذہبی پرچہ ہے

اسکو ہر قسم کی لغزش سے پاک وصاف ہونا چاہیئے۔ یہ ظاہر ہے کہ اس کی اغیار کا نمبر احباب سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ مَیں ایک لمحہ کے لئے یہ پسند نہیں کرتا کہ اغیار کو کوئی موقع ایسا دیا جائے۔ کہ اسکو ستم عبارت پر مضحکہ اڑا ئیں یا یہ کہیں کہ اہلحدیث کے کالموں میں بسا اوقات خرگیر کی بھرتی ہوتی ہے۔

۱۸ فروری کے اہلحدیث میں اتحاد و اتفاق کے عنوان سے جو مضمون چھپا ہے۔ اس میں ہائے واؤ کی بے محل پکار نے اور لفظوں کی بے موقع تکرار نے کسقدر بے لطفی پیدا کردی ہے۔ اور ۲۳ فروری کے اہلحدیث میں جو نظم قومی مسدس کی سرخی سے شائع ہوئی ہے وہ موزونیت سے کتنی پرے ہے۔

میرے خیال میں ایسے مضامین اور نظم اغیار کو منہ آنے کا موقع دینگے۔ مضمون اعلیٰ درجہ کی انشا پردازی کا نمونہ نہ ہو نہ سہی۔ رابطہ اور ترتیب سے تو الگ نہ ہو۔ نظم نازک خیالی کا بالا تر درجہ نہ رکھتا ہو نہ سہی۔ وزن اور قافیہ سے تو دور نہ ہو۔ نامہ نگار بھائیوں کے اخلاص حب قومی۔ جوش ہمدردی کی داد دئے بغیر مَیں نہیں رہسکتا۔ مگر کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ایسے پرجوش حضرات اپنی تحریر مطبع میں بھیجنے کے قبل اپنے استاد یا کسی اور کامل الفن بزرگ کو دکھلالیں۔ اہلحدیث کی ہمدردی اس تحریر کا باعث ہوئی ہے نکتہ چینی۔ خاطر شکنی۔ خود نمائی مقصود نہیں (وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ) اگر میری بھائیوں کو ناگوار گذرے تو امیدوار ہوں معاف فرمائینگے۔ والسلام

ہیچمدان (ڈاکٹر) محمد زمان عفی عنہ از پہاڑی چونک (تبت)

اے ترک من بمناز کہ ترکی تمام شد

دگرگون میشود احوال عالم
بہر لحظہ بہر ساعت بہر دم

زمانہ کی نیرنگیاں ہمیشہ بدلتی رہتی ہیں وہ قومیں خوش نصیب ہیں جو رفتار زمانہ کا ساتھ دیتی ہیں اور جو قومیں اس کے خلاف راہ میں وہ بدنصیب۔ عالم کے موجودہ مشاہدات اسکی کافی شہادت دیتے ہیں۔ قادر مطلق کا منشا رقدرت بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اقوام دنیا رفتار زمانہ سے ساز باز رکھیں۔ اسکا بیّن ثبوت یہ ہے کہ پیغمبران علیہم السلام جب جب مبعوث ہوئے ہیں معجزات اور نشانیاں اونکو اقتضائی زمانہ کے موافق عطا ہوئی ہیں سرور کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے جب نزول اجلال فرمایا ہے۔ عرب میں فصاحت اور بلاغت کا معرکہ گرم تھا۔ اسی لئے کلام پاک اعلیٰ درجہ کا فصیح و بلیغ نازل ہوا۔

سوا تیرے معبود کوئی نہیں — نہیں ہے نہیں ہے نہیں ہے نہیں
اکیلا ہے اور آپ ہی آپ ہے — نہ جورو نہ بیٹا نہ ماں باپ ہے
کسی بات کی تجھ کو پروا نہیں — کفو تیرا بھی کوئی اصلا نہیں
زمانے کی توصیف تیرے لئے — جہاں تک ہے تعریف تیرے لئے
بجز تیرے معبود کوئی نہیں — ہے اثبات کا مجھ کو عین الیقیں
ہر ایک کی تیرے ہاتھ میں جان ہے — تو بندوں کا اپنے نگہبان ہے
بڑا بابرکت تیرا نام ہے — تیرا نام جپنے میں آرام ہے
تیرا کام رحمت سے خالی نہیں — کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں
تیرے ہاتھ میں ہے دل ہر ایک کا — جدھر چاہتا ہے اُدھر پھیرتا
جو کچھ چاہتا ہے وہ کرتا ہے تو — کسی سے بھی ہرگز نہ ڈرتا ہے تو
کسی میں نہیں ایسی قدرت خدا — کرے کام میں تیرے چون وچرا
ہم عاجز ہیں بندہ گنہگار ہیں — گناہوں میں اپنے گرفتار ہیں
خدایا ہماری بُری چال نے — آہ میری خباثت اعمال نے
گنہ کی ندی میں ڈبویا مجھے — غرض دین و دنیا سے کھویا مجھے
مدد تیری جبتک نہ ہوا ے خدا — نکلنے کا کچھ بھی نہیں آسرا
بہت عاجزی وبہت انکسار — میں درپہ کرتا ہوں یا کردگار
تیرے رحم کا ہوں میں امیدوار — تو کر رحم اے پاک پروردگار
آہی میں کرتا ہوں تجھ سے سوال — بچا آگ دوزخ سے یا ذوالجلال
مصیبت زدہ ہوں ورنجور ہوں — گدا ہوں شکستہ ہوں مجبور ہوں
گناہوں کو میرے بخشدے کریم — کہ ہے نام تیرا غفور الرحیم
میری اگلی پچھلی گناہیں ہوں معاف — گناہوں سے کردے مجھے پاک صاف
تیری ذات سے ہے یہ پوری امید — کہ ہو میل سے جیسا کپڑا سفید
گناہوں کو رحمت کے پانی سے دہو — کہ دل مثل آئینے کے صاف ہو
بچا مجکو یارب بُری کام سے — الگ رکھ مجھے رنج و آلام سے
مجھے دین و دنیا میں دلشاد رکھ — میرے لڑکے بالوں کو آباد رکھ

مجھے سیدھے رستہ چلا اے خدا
ہے رو رو کے یہ عثمان کرتا دعا

مینیجر کیطرف سے معذرت

مولوی صاحب چونکہ مظفر نگر وغیرہ کے سفر کو گئے ہوئے ہیں اسلئے فتوی درج نہیں ہو سکا

…حیل ضروری ہی نہیں۔ واجب ہے فرض بلکہ فرض اہم ہے۔ انہیں علوم دینی کا باعث ہے۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

بگھرہ ضلع مظفر نگر میں اسلامی جلسہ بڑی کامیابی سے ہوا۔ مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب بھی شریک تھے (مفصل آئندہ)

مولوی فیروز الدین صاحب سیالکوٹ سے لکھتے ہیں کہ رسالہ انوار الاسلام جاری رہیگا۔ انشاء اللہ۔

افسوس کہ امسال تعزیوں کیوجہ سے انبالہ میں فساد ہوا۔ تعزیہ داروں نے کسی غیر معمولی رستہ سے جانا چاہا تھا۔ پولیس نے روکا تو خوب گتھم گتھا ہوا۔ ملزم گرفتار کئے گئے (مسلمانو! تمہاری حالت پر بہت صد افسوس ہے خسر الدنیا والآخرۃ کب سمجھو گے اور کب جاگو گے۔ کن کاموں میں اپنا وقت اور روپیہ صرف کر رہے ہو)

صحیح بخاری میں قریباً ۱۰ ہزار حدیثیں ہیں جو ۶ لاکھ حدیثوں سے منتخب کر کے درج کی گئی ہیں۔ ایکسو ساٹھ کتاب ہیں اور تین ہزار چار سو پچاس باب ہیں۔ ان تمام شیوخ کی تعداد جن سے صحیح بخاری میں حدیثیں لی گئی ہیں دو سو نواسی ہے۔

لاہور کے مولوی سید ابوالقاسم صاحب مشہور شیعی فاضل نے بعمر ۵۰ سال صرف [redacted] افسوس آپ کی تفسیر ہو نا مکمل رہی۔)

ولایت کے ایک جوتشی مسٹر گور کہتے ہیں کہ عنقریب آفتاب اس ستارہ سے ٹکر کھانے والا ہے جو الملوس باشکل دھندلا دکھائی دیتا ہے۔ یہ ستارہ آج سے ۱۱۰ برس قبل آفتاب سے چار اسب میل کے فاصلہ پر تھا۔ لیکن چودہ برس بعد وہ یورینس میں پہونچ جائیگا۔ اور آفتاب کے ساتھ اس زور سے ٹکر کھائیگا کہ روئے زمین پر ہلچل مچ جائیگی۔ اور لاکھوں جانیں تباہ ہونگی۔ (العلم عند اللہ)

مردے کا خط۔ امریکہ کے ایک ڈاکٹر مسٹر ہڈ کو فوت ہوئے ایک مہینہ گذرا ہے۔ مرتے وقت اپنے دوستوں سے کہہ گئے تھے کہ مرنے کے بعد تم سے خط و کتابت جاری رکھنے کی کوشش کرونگا۔ اب ایک امریکن اخبار کہتا ہے کہ ڈاکٹر متوفی کی روح نے ایک شخص مسٹر ڈٹرائیٹ کے نام روانہ کیا ہے اور انکی روح نے اپنی خط و کتابت کا یقین دلانے کے لئے یہ بھی لکھا کہ ایک خط پروفیسر ہسکوپ کے نام بھی آئیگا۔ اسکے بعد پروفیسر مذکور کے نام بھی خط موصول ہوا۔ لوگوں کو اس بات کا یقین نہیں آتا۔ لیکن سائیکل انسٹی ٹیوٹ اس کی نسبت سرگرمی سے تحقیقات کر رہا ہے۔

لکھ پتی حجام۔ یہ بات تعجب انگیز ہے کہ حجام بھی لکھ پتی ہو سکے۔ لیکن ناظرین کو یہ خبر سنکر حیرت ہوگی۔ کہ شکاگو میں اسوقت چار لکھ پتی ایسے موجود ہیں جنہوں نے صرف حجامت خانہ کھولنے کے باعث تمول حاصل کیا ہے۔ ان حجامت خانوں میں ایک شخص طامس ویلم نامی کام کرتا ہے اسکی سالانہ تنخواہ نو ہزار روپیہ ہے اور جو انعام ملتے ہیں وہ مزید برآں۔ اور لطف یہ ہے کہ یہ شخص دن بھر میں صرف چار حجامتیں کر سکتا ہے اگر زیادہ کرے تو اور تعلیم لیتا ہے۔ ہندوستان میں نو ہزار روپیہ سالانہ تنخواہ کسی تحصیلدار کی بھی نہیں ہوتی۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کا اکیسواں سالانہ جلسہ ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ اپریل ۱۹۰۶ء کو اسٹیشن کی تعطیلات میں ہوگا۔

طاعون سے محفوظ رہنا۔ فیہ شفاء للناس۔ شہد کی نسبت کلام الٰہی میں آیا ہے۔ اور فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ہر مہینہ میں تین دن نہار منہ شہد (خالص) چاٹ لیا کریگا وہ بڑی بڑی آفات و بلیات (ارضی و سماوی مثلاً ہیضہ و طاعون وغیرہ امراض مہلکہ) سے محفوظ رہیگا۔ [illegible] کتاب [illegible] مشکوٰۃ [illegible] حقیر بارہا اپنے وطن مالوف قصبہ کشنی ضلع سلطانپور اور خاص کر شہر لکھنؤ بمحلہ مولوی گنج و پاٹا نالہ وغیرہ میں اسکا تجربہ خود کرتا رہا اور نفع خلق اللہ کے لئے محفل وعظ و پند وغیرہ میں اس کی ہدایت کر کے اعدوں کو اس طرف ترغیب دلاتا رہا۔ چنانچہ اب لپنے تجربہ کے بعد سکین کو یقین کامل ہو گیا ہے۔ کہ جس جس نے حسب معمول شرعی اسکا استعمال کیا۔ بفضلہ تعالیٰ اور قدرت سے سب ہر بلا و ہر مرض خصوصاً وبا و طاعون سے محفوظ رہا۔ ہر مہینہ عربی کی پہلی دوسری تیسری تاریخ کو متواتر ایک ایک یا تین تین انگل شہد خالص چاٹ لینا چاہئے یہی مسکین کا بھی مسلک ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

راقم ابوالبصر محمد بہار احمد قادری سلطانپوری

زنانہ تعلیم۔ لاہور کے زنانہ نارمل سکول میں اسوقت ۳۰ عورتیں تعلیم پا رہی ہیں اور ۲ عورتیں استانیوں کا کام کر رہی ہیں۔

پھانسی۔ بائیسویں رسالہ جہلم کے سوار کو پھانسی دیگئی جس نے جمعدار کے بیٹے کو قتل کر دیا تھا۔

لدھیانہ پولیس نے قمار بازوں کا گروہ گرفتار کیا جسمیں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک سارجنٹ پولیس بھی شامل تھا۔

امرتسر کو مقدمہ آئین کی تاریخ بلا کسی کارروائی کے ۶ اپریل مقرر ہوئی۔

ahmadimuslim.de

سامانِ تندرستی

برقی سٹ برائے نامردی

اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس

کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی سُست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جن سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے مختصر یہ کہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے۔

قیمت مع محصول (للعہ) تین روپیہ پانچ آنہ

مومیائی مقوی باہ

یہ دوائی ابتدائی سل و دق۔ دمہ دماغی و بدنی کمزوری۔ دیگر جریان

منی کے دفعیہ اور کرم منی کو بڑھانے کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگنے سے درد تو کھالینے سے درد فوراً دور ہوجاتا ہے بچوں کو ½ رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑے عرصہ میں فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے جن لوگوں کا سینہ چھوٹا اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو اُن کو محافظ صحت ہے۔ جماع کے بعد دو رتی کھالینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ اور جن اشخاص کے ہاں بسبب قلت نطفہ اولاد نہوتی ہو۔ وہ اسے استعمال کرکے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں الغرض مومیائی ہذا ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ ویدک اور یونانی طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ ایسی زود اثر اور مقوی دوا شاید ہی کوئی ہو۔ ایکدفعہ آزمائیے اور فائدہ اُٹھائیے۔ قیمت فی چھٹانک (جس سے کم روانہ نہیں ہوسکتی۔) مع محصول عہ

ممسک جریان

اس دوائی کے استعمال سے جریان بلکل رفع ہوجاتی بند ہوجاتا ہے۔ اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہوجاتی ہے۔ قیمت ۲۰ خوراک (جس سے کم روانہ نہیں ہوسکتی) مع محصول عہ

معجون تیرہ رتن

نزلہ۔ کھانسی۔ ضعف دماغ اور نسیان کے دفعیہ کیلئے از حد مفید ہے۔ طالب علموں۔ وکیلوں اور دیگر دماغی محنت کرنے والے اصحاب کو ضرور اسکا استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت عہ

صغر سنی شادی کے نقصانات اور عزیزی بچانا چاہو تو کتاب ابلاغ دل کو ملاحظہ کرو۔ قیمت ۴ر

المشتہر علم دین مینیجر دی سیٹیلن ایجنسی۔ کٹڑہ قلعہ۔ امرتسر پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں ملسکتا ہے اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ ۱۲ر سے عہ تک فی عدد	کلاہ سادہ ۲ر سے ۷ر تک
؍؍ زرین ۴ر ؍؍ عہ ؍؍ ؍؍	؍؍ زرین عہ ؍؍ ؍؍ ؍؍
پٹی دیسی اونی ۱۲ ؍؍ ۱۴ر ؍؍ فی جوڑہ	پٹی سرحد ۴ر ؍؍ ؍؍ ؍؍ فی جوڑہ
؍؍ پشمینہ ۱ر ؍؍ ؍؍ ؍؍	؍؍ بہیا ؍؍ ؍؍ ؍؍
کمبل دیسی ۱ر ؍؍ ؍؍ فی عدد	کمبل فوجی للعہ ؍؍ ؍؍ ؍؍
لوئی سفید ؍؍ ؍؍ ؍؍	چادر پشمینہ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
جراب دستانہ اونی ۸ر سے ؍؍ فی جوڑہ	بنیان و پاجامہ اونی ؍؍ سے ؍؍ ؍؍
؍؍ سوتی ۱ر سے ۱۲ر ؍؍ فی درجن	؍؍ سوتی ۲ر ؍؍ ؍؍ ؍؍
ڈبی زرین خاکی ۱۲ر گز سے ؍؍ ؍؍	پٹی برائے کوٹ فی تھان ۸ر ؍؍ ؍؍ ۹ گز
صافہ لنگی اودہ ۱ر ؍؍ ؍؍ ؍؍	صافہ لنگی خاکی ؍؍ ؍؍ ؍؍
ازاربند سوتی ۲ر ؍؍ ؍؍ فی عدد	رومال سوتی ؍؍ ؍؍ فی درجن
؍؍ ریشمی ۱۲ر ؍؍ ؍؍ ؍؍	؍؍ ریشمی ۸ر ؍؍ فی عدد
تھان گبرون باریک موٹا للعہ ؍؍ ؍؍	جرابیں دو دھی ۱ر ؍؍ ۸ر ؍؍
جوتہ سادہ مخمل لدھیانہ ؍؍ للعہ ؍؍	دری برائے پلنگ ؍؍ ؍؍ ؍؍
؍؍ زرین ہوشیارپوری ؍؍ ؍؍ ؍؍	دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہوسکتی ہے
لنگیاں اور پنکھی ؍؍ ؍؍ ؍؍	باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔
نگینے اعلیٰ ہر گز طلائی گرم فرش ؍؍ ہوسے ؍؍	

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال۔ ڈوبتی سباب۔ لنگیاں۔ کمربند۔ سیٹل زرین۔ بٹن۔ جبا۔ سوتی و زرین پیچ اونی و سنہری و روپہری۔ دیسی اعلیٰ و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایکبار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہوجائیگی۔

نوٹ۔ سوداگران کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپے آنے پر ارسال کیا جاویگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔ پتہ خوشخط تحریر

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودھانہ شہر

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مالک و ایڈیٹر، انکو اپنے مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

کارخانہ عطر
اگر آپ کو عطر
قنوج کے مشہور
افراد کی نسیم خوشبو
خوش ہوجائیگا
مختصر فہرست
نام عطر
گلاب
کیوڑہ
موتیا
حنا
چنبیلی
مشک عنبر
باندی
مدھت
خس
ناگر تیل
مفصل فہرست
کیجائیگی۔
فرحت ا

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

RLN 352.

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

اخبار اہلحدیث

للہ الملک

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے — عہ
والیان ریاست سے — للعہ
رؤسا و جاگیرداران سے — للعہ
عام خریداروں سے — عہ
چھ ماہ کے لئے — عہ
ممالک غیر سے سالانہ — عہ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

نمبر ۲۰ | ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۱۸ صفر سنہ ۱۳۲۴ھ یوم الجمعۃ | جلد ۳

کیا مسیح موعود کے منکر کافر ہیں؟

قادیانی اخبار بدر نے اس عنوان سے ۹ اپریل کے پرچہ میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں ثابت کرنا چاہا ہے کہ کرشن جی قادیانی کے منکر کافر ہیں۔ چونکہ یہ مضمون دراصل ہمارا اور انکا فیصلہ کن ہے نیز ان دوستوں کی توجہ بھی چاہتا ہے جو کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نہ تو رسول بنتے ہیں نہ خدا کہلاتے ہیں۔ وہ تو صرف مجدد بننے کے مدعی ہیں اسپر انکا ایک پرانا مصرع بھی پڑھا کرتے ہیں کہ ؎

من نیستم رسول و نہ آوردہ ام کتاب

لیکن وہ نہیں جانتے کہ قادیانی مشین میں ہر سال نئی طرح کے الہامات بنا کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ اگر یہ کہا ہے کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لاوینگے تو دوسری مرتبہ یہ لکھ دیتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح ہرگز نہ آئیں گے۔ غرض اسی قسم کی بہت سی مثالیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ؎

ایک جا رہتے نہیں عاشق بدنام کہیں ✤ دن کہیں رات کہیں صبح کہیں شام کہیں

بہرحال ہم بدر کا مضمون بتلا کر جواب دیتے ہیں۔

"ایک فضول اور بے مطلب تمہید کے بعد کہ کافر کے معنی لغوی کیا ہیں اور شرعی کیا ہیں۔ آپنے علماء اسلام سے تین سوال کئے ہیں یا یوں کہئے کہ اپنی دلیل بلکہ دلائل کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ لہذا ہم بھی آپ کی تقریر کو نمبروار مع جواب کے لکھینگے پس سنئے! آپ لکھتے ہیں کہ:۔

"اس تمہید کے بعد اب میں اصل مطلب کی طرف آتا ہوں کہ ہمارے مخالفین کافر ہیں یا نہیں اور اس کے واسطے میں چند ایک باتیں نمبروار پیش کرتا ہوں جس سے خود بخود ثابت ہو جائیگا کہ وہ لوگ کیا ہیں۔

(۱) خود ان لوگوں سے اور ان لوگوں کے مولویوں سے سوال کرنا چاہئے کہ تمہارے نزدیک جو مسیح اور مہدی آسمان سے یا زمین سے نکلنے والا ہے جب وہ آویگا۔ تو جو لوگ اس کو نہ مانیں گے وہ کافر ہونگے یا نہ ہونگے۔

ہمارے ایمان میں یہ مسیح اور مہدی وہی موعود ہے جسکا وعدہ ہم کو دیا گیا تھا اور یہ سچا ہے"

جواب:۔ مطلب تو آپ کا صاف ہے کہ تم مرزا صاحب کے مسیح موعود نہ ماننے والوں کو کافر جانتے ہو۔ جیسے کہ ہم لوگ مسیح موعود کے منکروں کو کافر کہتے ہیں گے انہوں

ahmadimuslim.de

(۱) آپ نے اس دعویٰ اور دلیل میں اپنے پیر و مرشد کی طرح دجل سے کام لیا۔

اول تو ہم نہیں کہتے کہ مسیح موعود زمین سے نکلیگا۔ دوئم ہمارے مسیح موعود اور تمہارے مسیح میں فرق ہے۔ غور سے سنو!

اگر مسیح موعود کسی ایسی جگہ میں آئیگا۔ جو جگہ اس کے نزول کی حدیثوں میں آئی ہو مثلاً دمشق کی بجائے مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں نازل ہوگا۔ جیسے تمہارا مسیح بجائے دمشق کے قادیاں میں آیا ہے۔ تو ایسی صورت میں وہ مسیح خواہ تمام کار مفوضہ بھی کر دکھائیگا تاہم اسکا منکر کافر نہ ہوگا۔ کیونکہ ظاہر الفاظ حدیث کے اسکی تائید میں نہ ہونگے۔ اور اونہی الفاظ سے وہ استدلال کرتا ہوگا۔ کہ مسیح موعود کا نزول تو حدیثوں میں منارہ دمشق کے قریب آیا ہے۔ لہذا میں تم کو نہیں مانتا۔ پھر وہ شخص کافر کیسے ہو سکتا ہے۔

مجھ سے پوچھیے تو میں اس شخص کو بھی کافر نہ کہونگا۔ جو مسیح کے دمشق میں نازل ہونے کی صورت میں بھی اس سے انکاری ہو۔ مگر کسی شرعی وجہ اور تاویل سے نہ کہ انکار اور استکبار سے۔ اسکی نظیر ہمارے پاس موجود ہے۔ اہل سنت کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آنحضرت نے خلیفہ بنایا اور شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ حالانکہ ایک فرقہ دوسرے کی بات سے منکر ہے۔ تاہم اس وجہ سے کوئی کسی کو کافر نہیں کہتا۔ بس مسیح موعود یا مہدی مسعود کا درجہ بھی بلحاظ اسکی ماموریت کے ان حضرات جیسا ہے اور بلحاظ رسالت سابقہ کے اعلیٰ اور افضل ہو جس کو وہ منکر بھی منکر نہوگا۔

مختصر یہ کہ تمہارا خیال بھی غلط اور تمہارا قیاس بھی غلط۔

نمبر دوم میں آپ لکھتے ہیں:۔

(۲) حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی کو کافر کہتا ہے تو وہ کفر اس شخص کو جا لگتا ہے بشرطیکہ وہ کافر ہو۔ لیکن اگر وہ کافر نہ ہو تو لوٹ کر وہ کفر اس شخص کو جا لگتا ہے جس نے کفر کا فتویٰ دیا تھا۔

حضرت مرزا صاحب پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا ہے۔ اگر وہ (نعوذ باللہ) خدا کے نزدیک کافر ہیں۔ تب تو علماء کی بات بن گئی اور اگر وہ نہیں ہیں (اور فی الحقیقت نہیں ہیں) تو پھر وہ کفر لوٹ کر کس پر پڑا؟ بینوا توجروا

اس نمبر میں بھی آپ نے بے سوچے سمجھے اپنے کرشن جی کا پس خوردہ کھایا ہے جس پر پہلا موقع افسوس کا نہیں۔ کیونکہ تم لوگوں کی عادت ہی یہی ہے کہ

آنچہ استاد ازل گفت ہماں میگویم

سنو!

تمہارا دعویٰ۔ چونکہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں انکا منکر کافر ہے یہ تمہارا دعویٰ عام ہے۔ مگر دلیل میں تم نے اس کفر کی بنا تکفیر مرزا کو بنایا ہے۔ حالانکہ جس منکر کا کفر نہیں اس سے تو تمہاری علمی لیاقت اور مناظرہ دانی معلوم ہوتی ہے۔ کہ دعویٰ اور دلیل میں مطابقت نہیں جانتے ہو۔ اب سنو! دلیل کا مقدم۔ اس حدیث کے یہ معنی نہیں جو تمہارے کرشن جی نے تم کو سکھائے ہیں کہ جو شخص کسی کو کافر کہے پس اگر وہ کافر نہیں تو کہنے والا کافر ہے بھلا اگر ایسا ہوتا تو بتلاؤ کتنے علماء ہیں جو بے نماز کو کافر واجب القتل کہتے ہیں۔ اور کتنے ہیں جن کے نزدیک وہ کافر نہیں ہے تو کیا جنکے نزدیک بے نماز کافر نہیں ان کے نزدیک بے نماز کو کافر کہنے والے کافر ہو گئے؟ نعوذ باللہ

ناظرین کی خاطر واضح مثال دیتا ہوں کہ امام شافعی وغیرہ کے نزدیک بے نماز کافر ہے۔ مگر امام ابوحنیفہ کے نزدیک کافر نہیں حالانکہ امام ابوحنیفہ اور ان کے متبع امام شافعی کو کافر نہیں کہتے کہ اس نے ایک ایسے شخص کو کافر کیوں کہا جو در اصل کافر نہ تھا۔

اس سے بھی اوپر چلو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جب حاطب بن ابی بلتعہ کا خط مکہ کے مشرکوں کے نام کا پکڑا گیا۔ تو آنحضرت کے سامنے حضرت عمر نے کہا حضرت! یہ **منافق** ہے مجھ کو اجازت ہو کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا تو نہیں جانتا یہ بدری ہے۔ خدا نے انکو بخش چھوڑا ہے۔

تبلاؤ! حاطب کو جو بشہادت نبوی نہ صرف مسلمان تھا بلکہ مغفور اور بخشیدہ مسلمان تھا حضرت عمر نے منافق کہا (جو کافر کے برابر کا بلکہ سخت تر لفظ ہے) تو کیوں نہ حضرت عمر کو اس کہنے سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر یا منافق کہا کیوں نہ تجدید اسلام اس سے کرایا۔

سنو! اس کی علم اور وجہ ہم تبلاتے ہیں۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص کسی شخص کو محض عناد اور نفسانیت سے کافر کہے تو وہ کفر اسی پر لوٹتا ہے نہ اس شخص پر جو کسی دوسرے کو کسی شرعی وجہ سے کافر کہتا ہے گو وہ وجہ واقع میں غلط ہو اور وہ شخص خدا کے نزدیک مسلمان ہی ہو۔ کیونکہ حدیث مذکور کے اگر ایسے عام معنے کئے جائیں تو بڑے بڑے لوگوں پر (جنکا میں بطور نمونہ ذکر کر آیا ہوں) بھی زد پہنچتی ہے مگر در اصل نہیں کیونکہ بے نماز کو کافر کہنے والے بھی ظاہری حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ حضرت عمر نے بھی ظاہر حال پر بنا کر کے حاطب کو منافق کہا تھا۔ کیونکہ اس نے ایک ایسے راز کی خبر مشرکین مکہ کو بتلانی چاہی تھی جسکو آنحضرت بصد تاکید مخفی رکھتے تھے۔ اس لئے نہ تو حضرت عمر پر آپ خفا ہوئے

نہ ہی امام شافعی وغیرہ مکفرین تارک الصلوٰۃ پر امام ابو حنیفہ اور انکے اتباع غیر مکفرین نے کفر کا فتویٰ لگایا۔

ٹھیک اسی طرح تمہارے پیر مغان کو کافر کہنے والے دلائل شرعیہ سے کافر کہتے ہیں۔ نہ کہ ضد اور نفسانیت سے۔ یہ بات جدا ہے کہ تم مہاراج کرشن جی کے معجزات ایسے ظاہر باہر جانتے ہو کہ ان سے سوائے ضدی اور نفسانی آدمی کے دوسرا کوئی شخص منکر نہیں ہو سکتا۔ سو یہ تمہاری خوش قسمتی ہے۔ اس بیہودہ خیال کے رفع کرنے کو ہمارا رسالہ **الہامات مرزا** بغور پڑھو۔

نمبر سوئم میں آپ لکھتے ہیں:۔

(۳) خدا تعالیٰ کے تمام رسولوں پر ایمان لانا شرائط اسلام میں داخل ہے۔ ایک شخص آدم سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک سب پر ایمان لاتا ہے۔ درمیان میں سے ایک رسول کو (بالفرض مسیح بن مریم ہی سہی) نہیں مانتا۔ کہتا ہے وہ تو کافر تھا۔ بتلاؤ وہ شخص یہودی کہلائیگا۔ یا مسلمان!

حضرت مرزا صاحب بھی اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے ایک رسول ہیں۔ جو خدا کے رسولوں میں سے ایک کا انکار کرتا ہے۔ اسکا کیا حشر ہوگا۔ آپ ہی بتلائیے۔ مگر انصاف شرط ہے۔

مختصر الفاظ میں ہم نے تین سوال اس جگہ پیش کئے ہیں۔ یہ سوال اُن علماء کے سامنے پیش کرنے چاہئیں جو ہمارے مخالف ہیں اور ان کے جواب جو کچھ وہ دے سکتے ہیں۔ وہی جواب ہماری طرف سے ان لوگوں کے حق میں ہیں۔

> آئے صد بار التجا کر کے کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

آجتک تو اگر ہم کہتے تھے کہ کرشن جی کو دعویٰ رسالت اور نبوت کا ہے یعنی وہ رسول اور نبی بننے کے دعویدار ہیں تو ہمارا کہنا ضد اور تعصب پر مبنی سمجھا جاتا تھا اور مرزائی تو کیا ہمارے بعض دوست بھی اس کو ہمارا افترا ہی جانتے تھے۔ اب ایسے لوگ ذرہ غور سے بدر کی منقولہ زیر خط عبارت کو بغور پڑھیں۔ جواب اس کا یہ ہے کہ اوّل تو آپ کے پیر و مرشد کی رسالت ہی اس شعر کی مصداق ہے کہ

> رسولِ قادیانی کی رسالت جہالت ہی جہالت ہے جہالت

دوئم اگر وہ واقعی رسول ہوں بھی تو چونکہ ان کا انکار آیت قرآنی سے استدلال کی بنا پر انکاری ہے نیز اُن کے معجزات ماشاء اللہ خود دیکھتے ہیں کہ کاٹنے کو لئے دعا کرتے ہیں تو اندھا ہو جاتا ہے۔ جنکی تفصیل کا یہاں موقع نہیں۔ اُنکے اخلاق کا یہ حال ہے کہ زندوں اور مُردوں سب پر افترا کرتے ہیں چنانچہ مولوی محمد اسماعیل مرحوم اور مولوی غلام دستگیر مرحوم کے قصے تو ناظرین بار ہا سن چکے ہیں اس لئے وہ ناقابل ہے کیونکہ آیت قرآنی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بعد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کوئی رسول نہیں ہوگا۔ اسکی مثال سابقہ رسولوں میں آپ نہیں بتلا سکتے کہ کتب سابقہ میں کوئی آیت اس مضمون کی آئی ہو کہ اب کوئی رسول نہیں آئیگا۔ پھر کوئی رسول آیا ہو تو اس کے منکر کو بھی علماء نے کافر کہا ہو۔

بدر کے اڈیٹر سے امید ہے کہ ہمارے جوابات کو ٹھنڈے دل سے دیکھیگا۔ صحیح پاوے تو اخبار میں تصدیق کرے ورنہ بادلائل تغلیط ؎

> من آنچہ شرط وفا بود با تو میگویم
> تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

دیانندیوں کی مسلّمہ کتاب سے زبان سنسکرت کی قدامت کا بدیہی بطلان

از ...

ہمارے دیانندی دوست اپنے عام لکچروں اور تحریروں میں اہل اسلام اور دیگر اقوام کے روبرو نہایت چکنے چپڑے کلمات ملمع دار الفاظ اور من موہنے جملوں میں ہمیشہ تعلی اور ڈینگ کی لیا کرتے ہیں کہ وید ازلی ہیں۔ ابدی ہیں۔ پرمیشور کی اصلی گیان ہیں اور ایشور کے ذاتی صفات ہیں اور سنسکرت زبان جو ویدوں کی زبان ہے وہ روئے زمین کی تمام زبانوں سے قدیم ہے۔ لیکن ان جملہ دعاوی کے ہمارے دوستوں کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ اور انکی دعاوی کا ترکش۔ دلائل کے تیروں سے ایسا ہی خالی ہے جیسا کسی سماجی کا دل قبول حق کے نور سے۔

رسالہ رد قدامت وید جو انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب مطبوع ہو کر اپنے معزز ناظرین باتمکین کو بہت ہی محظوظ کریگا۔ اُس میں ان سب دعاوی کا بطلان بخوبی کیا گیا ہے نیز اس کتاب کے اندر نفس ویدوں کی بابت عیسائی وغیرہ اہل مذاہب کے علاوہ صرف بزرگان ہنود اور ہمید ہرد وغیرہ ودوان پنڈتوں کی رائیں ۲۸ سے زیادہ مفصل مع حوالہ کتب مندرج ہیں یعنی کوئی کہتا ہے کہ وید کلام آفتاب ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ تینوں وید برہاجی کی بنائی ہوئی ہیں کوئی کہتا ہے کہ وید کا مصنف بیاس جی ہیں کوئی کہتا ہے کہ برہا جی ذاتکو آگنی سے دوہا۔ کوئی کہتا ہے کہ چاروں وید برہما جی کے چار منہ ہیں باقی سب بیاس جی کی شرح۔ کوئی کہتا ہے کہ وید نہ تو کلام خدا ہے اور نہ کلام برہما بلکہ چار کھیرے

ahmadimuslim.de

کے بنائے ہوئے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ وید خاص ایک کی تصنیف نہیں۔ بلکہ سینکڑوں ہزار سال دیوتاؤں کے کلام ہیں اُن آریوں کے جو وسط ایشیا میں رواں ہو چکے تھے۔ ان میں سے ہر ایک کی سیر و سیاحت کے بیانات ہیں اور اُن میں سے اکثر مصنفوں کے نام بھی اسمیں پائے جاتے ہیں۔

الغرض اسی قسم کے ۲۸ حیرت انگیز اقوال رد قدامت وید کے اندر اس کتاب کی بابت مندرج ہیں جنکو سماجی دوست قدیم لازوال ۔ لاتبدل اور ابد کی لاٹھ سے زیادہ مضبوط بتاتے ہیں کتاب مذکور میں جناب سنیاسی پنڈت دیانند جی کے مترجمہ منتر وید بہت سے نقل کرکے معزز ناظرین سے عموماً اور سنیاسی جی کے مت والے چیلوں سے خصوصاً بنظر انصاف دیگر ویدوں کی قدامت کی بابت نتیجہ نکالنے کی درخواست کیگئی ہے سو اس کتاب کا ایک ادنیٰ شمہ ہدیہ ناظرین اہلحدیث ہے۔ غور سے سنئے!

(۱) آریہ مسافر میگزین رسالہ ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء کے صفحہ ۷ میں ہے کہ وید ہم آریہ لوگوں کا عقیدہ ہے اور ہم مانتے ہیں کہ اگنی ۔ وایو ۔ انگرہ اور آدیتہ یہ چاروں رشی آدی سرشٹی کے موقعہ پر عین عالم شباب میں بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے اور ایک منٹ بھی گمراہ نہ رہے بلکہ پیدا ہوتے ہی انہوں نے جہاں مادی آنکھوں کے لئے سورج کی روشنی پائی وہاں روحانی آنکھوں کے لئے ایشوری علم کی تحریک دل میں حاصل کی۔ یعنی ملہم ہوگئے۔

اور پھر لکھا ہے خدا انکو الہام ملہم کرانکی پیدائش کے وقت ہی دینا چاہئے

(۲) سنیاسی جی نے ایڈیشن منجری کے صفحہ ۷ میں لکھا ہے کہ آدی سرشٹی (یعنی ابتدائی دنیا) میں سب انسان بچپن کی سی حالت میں تھے۔ انکے لئے کوئی امر نیا نہیں تھا۔ نہ ان ہی ابتک کوئی طاقت تھا۔ آنکھوں سے روپ دیکھنا۔ کانوں سے شبد سننا۔ پاؤں سے چلنا وغیرہ۔ بس اس سے زیادہ کام آدی سرشٹی میں نہیں تھا۔ ایسی حالت آدی سرشٹی میں کچھ عرصہ تک رہی۔ پھر منشیوں کو وید کا گیان دیا انتہی

سماجی دوستو! سنیاسی جی کا چیلا یعنی آریہ مسافر میگزین تو کہتا ہے۔ کہ جہاں وید کے رشی سے پیدا ہوتے ہی ویدوں کا الہام ہوا اور گرو صاحب فرماتے ہیں کہ پیدا ہونے سے کچھ عرصہ کے بعد ویدوں کا الہام ہوا۔ اب منصف مزاج سماجی بہاتما بالضرور بتائیں کہ گرو اور چیلا ان دونوں میں سے کون سچا ہے اور کون جھوٹا واقعی دونوں کے دعاوی دلائل سے ویسے ہی خالی ہیں جیسے چیل کا گھونسلا ماس سے یا گدھے کا سر سینگ سے گو تاہم اسمیں تو شک نہیں کہ ایک دوسری کی متضاد بڈ تیں باتاں کے جیسے اس کی مانند ہوتی ہیں (ستیارتھ صفحہ ۶۹)

یا انمیں سے ایک کی بات سچی اور دوسری کی جھوٹی۔ ایسا ہونے سے دونوں باتیں جھوٹی ہیں (ستیارتھ صفحہ ۴۵)

یا اجتماع ضدین کی وجہ سے دونوں باتیں درست نہیں (ستیارتھ صفحہ ۹۶)

(اگر ہم نے فرض کرلیا کہ ان دونوں میں سے ایک راست ہے تو بھی) ایسی راستی جو دروغ سے ملی ہوئی ہے وہ بھی قابل الترک ہے یعنی ایسی راستی جو دروغ آمیز کتابوں (مثل ستیارتھ پرکاش و کلیات آریہ مسافر وغیرہ) میں ہے۔ انکو ایسا ترک کرنا چاہئے جیسے زہر آلود کھانے کی چیزیں ترک کی جاتی ہیں (ستیارتھ صفحہ ۹۳ و رگوید آدی بھاشیہ بھومکا مترجم بابو نہال سنگھ صفحہ ۱۴)

(چونکہ دیانندی مذہب میں متناقض خیالات ہیں اس لئے) اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دیانندی مذہب[1] کے مسائل ایک شخص کے بنائے ہوئے نہیں ہیں بلکہ بہت لوگوں نے بنایا ہے۔ (ستیارتھ صفحہ ۶۹)

جس طرح ہانڈی کے پکتے ہوئے چاولوں میں سے ایک چاول دیکھنے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ آیا سب چاول یکساں گلے یا کچے ہیں اسی طرح اس تھوڑی سی تحریر (یعنی دیانندیوں کے دو ایک باہم متضاد خیالات کے معلوم کرنے) سے نیک نہاد لوگ (اگرچہ وہ سماجی طائفہ ہی سے کیوں نہو) بہت سی باتیں (یعنی بہت سی باتوں کا تضاد) سمجھ لیں گے (سماجی مت والے) عقلمندوں کے سامنے بہت کہنا ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ بمصداق مشتے نمونہ از خروارے عقلمند لوگ تمام مطلب سمجھ ہی لیتے ہیں (ستیارتھ صفحہ ۶۱۲)

بہرحال سنیاسی جی جوکہ بقول سماجی پارٹی کے اعلیٰ ممبر پنڈت لیکھرام کے ملک شہاب سے واپس شدہ تھے (دیکھو رسالہ راہ نجات صفحہ ۳۵ مندرجہ کلیات آریہ مسافر صفحہ ۶۲۵ کالم ۲) اور بقول سنیاسی جی کے روحانی سپوت بابو نہال سنگھ صاحب کے سوامی جی کا کلام پرتہ پرمان ہے۔ سوامی جی کی تصنیفات مانش گرنتھ نہیں بلکہ آریش گرنتھ (یعنی رشی کی بنائی ہوئی کتابیں) ہیں (دیباچہ مترجم رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۵)

اس بنا پر ظن غالب قریب بیقین یہی ہے کہ سنیاسی جی نے ایڈیشن منجری کے صفحہ ۷ میں جس مضمون پر دستخط کر دیا ہے اور جو ابھی نمبر (۲) میں درج ہوچکا ہے دیانندی مہاتما درست اسی کو بالضرور قابل قبول اور لائق تسلیم سمجھینگے اور چیلے

[1] دیانندی مذہب کے مسائل کی جگہ سنیاسی جی نے قرآن لکھا ہو تیجہ کے لحاظ سے ہتی بجائے قرآن کے الفاظ مندرجہ بالا لکھدئے ہیں ۱۲ منہ

ahmadmuslim.de

کی بات کو لغو - جھوٹ اور پوچ و لچر خیال کرینگے لہٰذا ہمیں کچھ دریافت کرنا ضرور ہی ہے - سنیاسی جی تو یہ سب اپدیش کر کے بوجہ اپنی دروغ بیانیوں کے جو مرتبہ دیانندی دروغ کے نمبر ۱-۲-۳ میں مندرج ہیں کسی بھوگ جونی میں الوپ ہوگئی اسے ہم کیونکر پوچھیں اب انکے ہواسنیاسی چیلے ہی بالضرور بتائیں کہ نزول یا الہام وید سے پہلے قدرت کی بے نوٹ بچے کانوں سے جو شبد سنتے تھے وہ شبد سنسکرت زبان کے تھے جسمیں کہ وید کا الہام ہؤا یا وہ شبد کسی دوسری زبان کی تھے - اگر سنسکرت زبان کے وہ شبد تھے اور اسی زبان میں ویدوں کا نزول ہؤا تو یہ بات وید کے پرمیشور کی صریح نا انصافی اور کھلی طرفداری کی روشن دلیل اور نہایت ہی واضح علامت ہے کہ ویدوں کو ایسی زبان میں نازل کیا جس زبان کو نزول وید کے پہلے کچھ عرصہ تک ملہمان وید اور بہت سے آدمی سرشٹی یعنی ایشوری سرشٹی کے پیدا شدہ اشخاص باہم بولتے تھے - اور ان کے کان اور دل و دماغ ان شبدوں سے بالکل آشنا تھے - ان کے لئے ویدک پرمیشور نے بڑی سہولت روا رکھی اور دوسروں کو اس زبان کے پڑھنے اور سیکھنے کی تکلیف میں مبتلا کیا - یہ طرفداری دیانندیوں کے نزدیک یقیناً ظلم عظیم ہے لہٰذا اس زبان میں انزال وید - دیانندی اعتقاد کے ایجبیک کی طرح درست ہو نہیں سکتا دیکھو ستیارتھ

پس دیانندی دوستوں کو بالضرور اور لامحالہ تسلیم کرنا پڑیگا - کہ نزول وید سے پہلے کچھ عرصہ تک جس زبان کے شبد کو کانوں سے ملہمان وید اور تمام پیدا شدہ اشخاص سنتے رہے وہ یقیناً سنسکرت کے علاوہ کوئی دوسری زبان - عربی خواہ فارسی وغیرہ کے شبد تھے - اس صورت میں سماجی دوستوں کا دلکش ترانہ سنسکرت زبان کی قدامت کا محض لچر و پوچ ہوا جاتا ہے - دوستو! ؎

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے خاک نہ کردوں تو داغ نام نہیں

دیانندی مترد - اب بھی سنسکرت زبان کو غیر قدیم کہوگے یا نہیں - کیونکہ جو چیز جیسی ہوتی ہے اسکو ویسا جاننا علم اور اسکے خلاف جاننا لاعلمی اور جہالت ہے - (ستیارتھ صفحہ ۱۲) مگر یہ تمیز سوائے علم کے کیسے حاصل ہو - (ستیارتھ صفحہ ۲۵۲)

معزز ناظرین اب اگر ان (سنیاسی جی) کی ایسی ایسی ناممکن کہانیاں لکھیں تو تمہارے پوتوں کی طرح بہت بڑھ جائیگا - اسلئے زیادہ نہیں (ستیارتھ صفحہ ۲۰۶)

اگر آپ حضرات کو ایسے دلچسپ اور لائل اعتراضات کے دیکھنے کا کچھ شوق ہو تو میری کتاب حقیقت دیانندی مذہب دیکھو جو قریباً تین سو صفحوں میں ختم ہوئی ہے اد

جسکے جواب باصواب کی بابت بہت سے علماء اسلام کی طرف سے پچیس ہزار روپیہ سے زائد انعام موعود ہے (اس) کے طبع کا انتظار فرما دیں - فقط

راقم دیانندی دوستوں کا ایک ادنیٰ سیوک از تحصیل دیوبند ضلع گوجرانوالہ

اتفاق و اتحاد

ہزار ہزار شکر اس مالک دو جہان کا ہے کہ آج مسرت پر مسرت اور فرحت پر فرحت ہمیں حاصل ہے اور بشاشت کے ترانہ ہائے عیش انگیز جان و دل میں لطف تازہ دیکر ہمسے پوچھ رہے ہیں کہ کون کہتا ہے کہ کون کہتا ہے کہ مسلمانوں میں اتفاق نہیں - جب چاہتے ہیں ہر فریق ایک دل ہو کر مخالفوں سے میدان مناظرہ جیت لیتے ہیں خدا کرے سچ ہو خصوصاً اہلحدیثوں کو تو اخلاق و اتفاق کی چنداں ضرورت نہیں سمجھ چکے ہیں کہ حق بات کے ظاہر کرنے میں ہم اکیلے ہزار آدمی میں کافی ہیں کیوں بھائی اتفاق و محبت کے یہی معنی ہیں کہ ہمارے پیارے بھائی متفق حنفیہ اور اہلحدیث کو کوئی نیک رائے بذریعہ پرچہ اہلحدیث ظاہر فرما دیں انکو اپنے دلوں میں ٹھیک مان کر خاموش ہو جانا - اسکا دل خوش کرنے کیلئے کچھ کوشش نہ کرنا - اہلحدیث ۹ فروری میں ایک رائے جناب مولوی عبدالعزیز صاحب نینی تالی نے ظاہر فرمائی تھی - آپ ہمارے بھائیوں نے دور نہیں دیا ہائے افسوس یہی باعث رنج و ملال ہے ہم کل بھائی مسلمانوں کو دو ایک نسخے بہت سہل بتلاتے ہیں انشاءاللہ یہ مرض کہنہ نا اتفاقی بالکل دور ہو کر ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جائیگا - اگر یہ موذی پھر پاس آیا تو جو کچھ جرمانہ دیں - جب آپس میں جھگڑا ہو تو رجوع کرو طرف حدیث و قرآن کو - دیگر یہ کہ جب ہمارے کوئی بھائی نیک رائے بتلا دیں اسکو بدل و جان قبول کر لینا واہ رے تو تیسرے نسخے مدد کرنا - بس محبت و اتفاق کی علامت ہے - اسکو خوب یاد کر لینا - ہزارہا روپے صرف کروگے اتفاق اتفاق ہر گلی کوچہ پکارتے پھروگے - مگر بغیر اسکے پانا غیر ممکن ہے - گو کہ ہمارا یہ مضمون اسوقت نقارخانہ میں طوطی پرشکستہ کی آواز زیادہ وقعت نہیں رکھتی تاہم ہم اپنے برادران دینی غیر متعصبین سے گذارش کرتے ہیں کہ ان نسخوں کا استعمال ہمیشہ رکھیں پھر دیکھیں کہ کس قدر آپس میں محبت بڑھتی ہے اور اتفاق کا بازار کیسا گرم ہوتا ہے ای اللہ تو ہماری آرزو کو کل مقصود سے ایسا پر کر کہ انکی تو کوئی گفت سے تمام بھائی مسلمانوں کا دل و دماغ معطر ہو جائے اور دل کی پہلی کسی رنجش سے دور ہو جائے اور غبار ہجران ہرزبان دل میں نہ کھٹکے آمین ثم آمین

اے میری پیارے ناظرین سبکے سب کہو آمین یارب العٰلمین - مرحبا اے میرے آمین کہنے والی ظلم ظالم و بے دین کے سہنے والے - راقم محمد اسمٰعیل از اجودھیا -

ahmadimuslim.de

قابل توجہ ناظرین اہلحدیث

بعنوان بالا ایک مضمون پرچہ نمبر ۱۳ جلد ۳ مطبوعہ ۲ فروری سنہ ۱۹۰۶ء میں ایک ذی حوصلہ خریدار حدیث نے شایع کردیا ہے اور جمیع ناظرین اہلحدیث سے رائے طلب کی گئی ہے - آپ تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"مضمون استفتا جو پرچہ اہلحدیث میں چھپتا ہے اگر مستقل طور پر ہمیشہ کے لئے ایک سالم ورق پر ہو جائے تو بہتر ہے جو اخبار سے نکال کر علیحدہ کتاب کی صورت میں رکھا جاوے اور تلاش اخبار میں جو وقت کہ مسائل کے دریافت کرتے وقت ہوتی ہے بچ رہے اس بارہ میں آپ لوگ بھی اپنی رائے سے اڈیٹر صاحب کو مطلع فرمائیں"

میرا زمانہ سے ارادہ تھا کہ میں بھی اس کی نسبت اپنے ناقص خیال کے مطابق اپنے معزز اڈیٹر کو تکلیف دوں مگر عدیم الفرصتی مانع رہی اور یوں ہی امروز فردا میں گزرتا گیا - کہ ہمارے لائق خریدار نے اس میں سبقت کی - میرے نزدیک کاتب مضمون کی رائے بہت صحیح ہے - اس میں شک نہیں کہ یہ پرچہ گھونا اور ہم اہلحدیثوں کے لئے تحفہ نہایت ہی بکار آمد ہے - مگر ہر چیز کی جو ہر اور ہر شئے کی ایک روح ہوتی ہے وہ ہمہ فتاوی میں ہے اسکی نسبت جہاں تک دلچسپی ظاہر کی جاوے بجا ہو اور جس قدر اس کی وسعت و عمدگی کی صورتیں دریافت نکالی جائیں زیبا ہو - شاید اہلحدیث اس سے واقف ہوگا کہ اس طرف نہ قادیان سے کوئی بحث ہو اور نہ آریوں سے تکرار - نہ حیرت سے بحث - میری دانست میں اس طرف شاذ و نادر ہی ایسے ناظرین ہونگے جو بادل ناخواستہ ہی ان کالموں کی طرف نظر ڈالتے ہوں - میرا قیاس اگر صحیح ہے - تو میں کہہ سکتا ہوں کہ ان خریداروں میں کل نہیں تو اکثر صرف فتاویٰ ہی کی وجہ سے خریدار ہیں - بلکہ خود اہلحدیث ایک مرتبہ ایسا لکھ چکا ہے شاید اس کو یاد ہی ہوگا - اگر اہلحدیث ہمارے مقلد بھائیوں اور حضرات شیعوں کی طرف اپنی پوری توجہ مبذول فرماتا تو غالباً ہم خریداران بہت کچھ محظوظ ہوتے اول الذکر کی نسبت تو گاہے گاہے ہوئے بھی گو کافی نہو دبی زبان سے کچھ خبر لے لیتا ہے - آخر الذکر کی نسبت تو تحمل و بردباری کی مسہری میں خوب گہری نیندیں لے رہا تھا کہ دنیا و ما فیہا سے بے خبر گر اصلاح بے فلاح کی بانگ بے ہنگام نے آخر جگا ہی دیا ہے - اہلحدیث اب سمجھ چکا ہے کہ ع گر تحمل بسیار مرد را بے قدر

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارا معزز و محترم پرچہ اہلحدیث اپنے عنوان خلافت و امامت کے سلسلہ کو ہمیشہ کیلئے یا جبتک اصلاح کی پوری اصلاح نہ ہو جاری رکھیگا - عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور - لکھتے لکھتے میرا قلم کہاں سے کہاں بہک گیا - ضمن میں ایک ضروری بات بھی وہ ادا ہو گئی - ناظرین معاف کرینگے آمدم بر سر مطلب کاتب مضمون کی نسبت ہمارے فاضل اڈیٹر نے اپنی رائے یوں ظاہر فرمائی ہے :-

"ایک صفحہ فتوی کا زاید کرنے سے ایک تو مضامین کا صفحہ کم ہو جائیگا"

چونکہ کاتب مضمون نے عام ناظرین اہلحدیث سے رائے طلب کی ہے - علاوہ ہمارا ذاتی نفع ہی مقصود ہے اس لئے مجھکو مجبوراً اپنے فاضل اڈیٹر کی رائے سے مخالفت کرنی پڑی - مضامین کا صفحہ کم ہو جائے تو ہو جائے اسمیں ہرج ہی کیا ہے - آخر یہ بھی تو بکار آمد چیز ہے بلکہ مضامین سے زیادہ علاوہ اسکو دو چار استفتا درج کر کے بقیہ کالم سادے چھوڑ دئیے جاوینگے تو در نقصان ہوگا جیسا کہ ہمارے فاضل اڈیٹر کی رائے ہے - پورا ایک ورق یا دو ورق ہونے سے کوئی ہرج نہیں ہو سکتا ہے ہاں البتہ فتوی کے شایع ہونے سے جبتک پورا ورق نہ ہو توقف ضرور ہوگا - تو سائلین جنکو عجلت ہوگی بذریعہ تحریر قلمی طلب کر سکتے ہیں جیسا کہ پہلے چند بار اہلحدیث عام نوٹس دے چکا ہے پھر اڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

"دوئم ایسے بہانہ سے تمام اخبار محفوظ رکھا جاتا ہے اگر فتوی الگ کردئے جائیں تو باقی اخبار سے بے اعتنائی ہو جائیگی"

جن لوگوں کو دیگر مضامین سے بھی دلچسپی ہے وہ ضرور ہی کل پرچوں کو محفوظ رکھینگے - چاہے فتاوی اسمیں ہوں یا نہوں - اگر انہیں کچھ دلچسپی نہیں ہے صرف فتاوی ہی دیکھنا چاہتے ہیں تو باوجود موجود ہونے کل پرچوں کے بھی اُسپر نظر نہیں ڈال سکتے - پس وجود عدم وجود دونوں برابر - اس پر مجھکو ایک واقعہ یاد آتا ہے جسکو ہدیہ ناظرین کرتا ہوں - شروع میں جب میں شرف اسلام سے مشرف ہوا تو ضلع مظفر پور کے ایک رئیس کے یہاں بذریعہ ملازمت بسر اوقات کرتا رہا - رئیس ممدوح کو کتابوں کے خریدنے و رکھنے کا حد سے زیادہ شوق تھا اور الماریاں صحاح و تفسیر و اخلاق و دیگر بیش بہا کتابوں سے بھری پڑی تھیں - میں اپنی خوش نصیبی سے برابر ان کتابوں کے مطالعہ سے مستفید ہوتا رہا - جہاں مجھکو قریب قریب پندرہ برس رہنے کا اتفاق ہوا تھا - کبھی کسی وقت کسی ساعت میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی کتاب دینیات مثل حدیث یا تفسیر یا اخلاق کے انکی نظر مبارک سے سرفراز ہوئی ہو - اور جب انہوں نے کبھی کچھ ملاحظہ بھی فرمایا تو صرف قصص و حکایات ہی کو دیکھتے رہے - اس سے بھی دلچسپ یہ واقعہ ہے کہ احیاء العلوم امام غزالی رحمہ اللہ سے آپ نیت نماز کے فرض ہونے کو (بعض جا تقلید کی عبارت کو دیکھ جو خاص موقع کے لئے مجبوراً ہے) مجھکو دکھلاتے اور جب تک مسئلہ تلفظ نیت یا نیت لسانی کو جو

ahmadimuslim.de

رام نے پوری طرح دھجیاں اڑائی ہیں۔ پیش کرتا۔ تو گویا اونکے نزدیک وہ پشتو تھا کہ وہ پڑھ ہی نہیں سکتے تھے اور اس طرح اُس سے منہ پھیر لیتے جیسے مریض مایوس الصحت دوا سے۔

اب ناظرین خود ہی نتیجہ نکال لینگے۔ ہم اپنے اصل مقصد کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ میرے نزدیک فتاووں کی نسبت کچھ آسانی کی راہیں دو صورتیں نکالنی چاہئیے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ اوائل ماہ کے کل پرچے بلا فتاویٰ کے شائع ہوں آخر ماہ کا پرچہ بھی ۲۴ صفحہ بلا فتاویٰ کے شائع ہو۔ مگر اس میں دو ورق یعنی چار صفحہ فتاویٰ مثل ضمیمہ کے شائع ہوں جنکا نمبر صفحہ کو پرچہ سے کوئی تعلق نہ ہو۔ اور اس ضمیمہ فتاویٰ کا نمبر صفحہ بہ ترتیب ضمیمہ ہو۔ اگر کچھ سوال یا عبارت کے لئے جگہ نہ رہے تو دوسرے وقت کے لئے اوٹھا رکھا جائے۔ اگر کچھ کالم سادہ بچ جاوے تو اُس میں محض فتوے منتخب و چیدہ علماء کرام مثل شیخ الکل یا نواب صاحب مرحوم سے کالم پورا کر دیا جائے۔ مگر یہ صورت اُس صورت میں ممکن ہے کہ جمیع ناظرین اہلحدیث مقرہ قیمت پر کچھ اضافہ فرما دیں اور اپنی منظوری سے اہلحدیث کو اطلاع دیں۔ اور اہلحدیث بھی قیمت اضافہ سے ناظرین کو مطلع کردے۔ و منظور کنندگان کے نام نامیوں کو بھی درج کرے تاکہ دوسروں سے خریداروں کو توجہ ہو۔ دوسری صورت یہ ہو کہ جب دو ورق یعنی ۸ کالم کا پورا ذخیرہ جمع ہو جائے جس تاریخ جس ہفتہ میں چھپا ہو شائع ہوا کرے دیجاوے اس کے دو ورق اصل پرچے سے کم کر دیا جائے۔ ایسی صورت میں اضافہ قیمت کی ضرورت نہیں۔ مگر کاغذ و چھپائی اچھی ہو اور تقطیع مناسب و خط پیہ ہو۔ عرضاً و طولاً مناسب انداز پر ہو تاکہ بصورت کتاب خوشنما معلوم ہو۔ اور وہ بھی باتیں ہیں جو صورت ۱۰ میں درج ہے تیسری صورت یہ ہو کہ بصورت مانع کسی امر اہلحدیث ایسا کرنا نہیں چاہتا جس کے نفع و نقصان و ذمہ داریوں کو ہم سے زیادہ وہ جانتا ہے۔ تو آخری رائے میری یہ ہے کہ ہر جلد کا ایک کامل فہرست جس میں صرف دو خانہ ہوں پہلا خانہ چھوٹا ہو۔ اُس میں صرف نمبر پرچہ درج کیا جائے۔ دوسرا بڑا خانہ ہو جس میں سوال کا اختصار لکھا جائے اور جسقدر سوالات نمبر ا میں ہو سب کا خلاصہ اُس میں درج ہو اور جن فتاویٰ پر تعاقب کیا گیا ہے اُنکا ذکر حاشیہ پر مع پتہ و نشان ضرور ہو۔ مع جواب۔ اگر یہ ہوئی ہو تو گذشتہ جلدوں کے لئے بھی اہلحدیث کو تکلیف اٹھانی پڑیگی اور جلد رواں کی لئے سال آخر میں۔ چوتھی صورت یہ ہو کہ اگر اہلحدیث اس کے کرنے سے بھی مجبور ہے تو خیر گندم میسر نشود پرچہ کے ٹائٹل پیج ہی پر جہاں فہرست مضامین درج ہوتی ہے۔ وہاں ہی کل سوالات کو مختصر الفاظ میں بطور فہرست لکھ دیئے جائیں تو ہم ہرچہ از دوست میرسد نیکوست پر عمل کرکے صابر و شاکر رہینگے۔ اگر یہ بھی منظور نہ ہو تو جیسی رائے ہمارا فاضل اڈیٹر یا ناظرین اہلحدیث تجویز فرما دیں عین قبول و منظور ہو۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اور احباب و ناظرین اسبارہ میں اپنی رائے سے مطلع فرمادیں گے۔

ہمیں نہایت ادب و معذرت سے کہنا پڑتا ہے کہ کاتب مضمون کا اصل مطلب وقت تلاش فتاوی سے تھا۔ جسکے فاضل اڈیٹر نے کوئی صورت نہیں نکالی ورنہ کوئی تجویز بہ پیرو عمل میں لانے کا وعدہ کیا جس سے گونہ ہم کو تقویت ہوتی اور ہم بے صبری سے کام نہیں لیتے۔ فاضل اڈیٹر نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ ہماری نسبت تسلی بخش نہیں ہے۔

ہم آپکو معزز و محترم پرچہ اہلحدیث کی صداقت و راستبازی پر جو اہل خود کا شیوہ ہے۔ مبارکباد دیتے ہیں کہ باوجود مخالفت اپنے اڈیٹر کے بھی ہر ایک مضمون کو شائع کرتا ہے۔ اور آئندہ بھی ایسا ہی امید ہے۔

خادم المؤمنین محمد عبد الصمد نومسلم تخلص عابد از

اڈیٹر:۔ چونکہ بہت سے دوستوں کی رائے یہی ہے اسلئے ارادہ ہے کہ آئندہ کو فتووں کا ایک ورق سالم کر دیا جاویگا۔ انشاء اللہ

قادیانی شدادی بہشت کا سنگین ٹیکس

ناظرین اہلحدیث کو معلوم ہوگا کہ تھوڑے دن ہوئے اہلحدیث میں مرزا صاحب قادیانی کے بہشتی قبرستان کے چندہ کے متعلق ایک مضمون اڈیٹر صاحب کی طرف سے شائع ہوا تھا جس کا عنوان تھا "کیسا بھاری ٹیکس ہے" جسکا سارا مطلب یہ تھا کہ مرزا صاحب کے ٹیکس جو وہ اپنے مریدوں پر لگاتے ہیں حد سے زیادہ سنگین ہوتے ہیں اور آپکے بہشتی قبرستان کے ٹیکس کا خاص طور پر ذکر کیا تھا جو حقیقت میں بالکل سچ اور بلا مبالغہ تھا۔ مگر بندہ کا ایک نامہ نگار میا نمیر سے اس مضمون پر اپنا غضب و جوش ظاہر کرنے کے واسطے بذیل عبارت لکھکر جواب طلب کرتا ہے:۔

"مرزا صاحب نے جو اپنے مریدوں کو بطور حصہ جائداد و آمدنی کا دینے کا حکم دیا ہوا ہے اس کو آپنے شدادی بہشت کا لالچ قرار دیا ہے اور سخت ٹیکس تجویز فرمایا ہے۔ تو اس پر خاکسار کی عرض ہے کہ اگر یہ حصہ آمدنی و جائداد کا دینا سخت ٹیکس اور شدادی بہشت ہے تو جس نے یہ حکم فرمایا ہے کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ یعنی جبتک اپنی پیاری سے پیاری چیز راہ اللہ نہ دو، اُس...

میں خرچ نہ کرو جبتک تم نیکی کو پا ہی نہیں سکتے الخ"

سو اظہر نہیں واضح ہو کہ یہ آیت عام ہے اور تفصیل و تشریح کی محتاج ہے اسکی تشریح وہ آیت کرتی ہے جسمیں ارشاد ہے۔ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ یعنی اے رسول اتجھسے مسلمان پوچھتے ہیں کہ اللہ کے راہ میں کیا خرچ کریں تو کہہ کہ اپنی ضرورتوں اور حاجتوں سے بڑھا ہوا خرچ کرو" اسکا مطلب بالکل صاف ہے کہ اپنی حاجات ضروریہ کو پورا کرنے کے بعد جو کچھ بچے اُس مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہئے۔ نہ کہ قرض دام لیکر خواہ نخواہ قرضدار بنو۔ اس مضمون کی زیادہ تائید اور تفصیل وہ حدیث کرتی ہے جسمیں آیا ہے کہ ایک شخص حضور کے پاس آیا اور اُس نے عرض کیا حضرت میرے پاس ایک دینار ہے۔ اسکا مصرف بتلائیے۔ آپ نے فرمایا اُسے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو وغیرہ

زکوٰۃ بیشک اسلامی ٹیکس ہے مگر اُسکا اور مرزاجی کے ٹیکس کا زمین آسمان کا فرق ہے۔ کیونکہ وہ مال کا چالیسواں حصہ ہوتا ہے جو سال بعد دیجاتی ہے مگر جو مال حاجت اصلی سے زیادہ نہو اسپر زکوٰۃ نہیں۔ جیسے کھانے کا غلہ۔ پہننے کے کپڑے۔ گھر کے برتنوں کا اسباب۔ سواری کے جانور۔ مزدوری کے ہتھیار۔ پڑھنے کی کتابیں وغیرہ۔

اب ذرہ دیکھو مرزائی ٹیکس سے اسکا موازنہ جسمیں ۱/۱۰ حصہ ماہواری دینے کا حکم کرتے ہیں اور وہ بھی حاجات اصلی کا گلا گھونٹ کر۔ اور کوئی عذر منظور نہیں کیا جاتا۔ کسی کی اولاد بھوکی مرے تو مرزا صاحب کی بلا سے۔ انکو کیا۔ انہوں نے تو اس ٹیکس کی ادائیگی سے اپنی اولاد کو مستثنےٰ کرلیا۔ مگر اُدھر دیکھئے کہ حضور انور نے اپنی آل پاک کو باوجود حاجت کے زکوٰۃ لینا سختی سے منع فرمادیا۔

پس خود ہی انصاف کر لیجئے کہ کونسا ٹیکس سنگین ہے۔ سچ ہے ؎

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر * گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

مختصر یہ کہ اسلام میں اسکی نظیر آپ نہیں دکھا سکتے کہ ایک غریب آدمی دس روپیہ کی ماہوار آمد والا ایک روپیہ ہر ماہ کے بعد بہشتی مقبرہ کے لئے دیوے یہ تو صریح ظلم ہے۔ شاید اسی لئے تو مرزائیوں کی وصیتوں کا دورہ بند گیا۔

راقم علم الدین از امرتسر

جماعت اہلحدیث کا اصول

ان حضرات کو اس مضمون کے ملاحظہ کرنے کیلئے خصوصًا زیادہ توجہ دلاتا ہوں جو اہلحدیث سے سوء ظن رکھتے ہیں۔ کیونکہ آپنے بارہا اقسام کی باتیں سنی ہونگی۔ کوئی تو اہلحدیث کو دشمن رسول بتاتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ لوگ منکر رسالت ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ فرقہ مثل روافض وخوارج کے ہے۔ غرض جتنے منہ اتنی باتیں اور ہر طرح سے لوگ اہلحدیث کو بدنام کرنے اور بہتان لگاتے ہیں جسکو دفعیہ کے لئے اور اُن بدگمانیوں کے ازالہ کے لئے کچھ اپنی ٹوٹی پھوٹی مختصر تقریر سے مطلع کرتا ہوں۔ ذرا بنظر انصاف ملاحظہ فرمانا۔

بہائیو! اہلحدیث کا پہلا اصول پورا کلمہ طیبہ پر ہے جسکے معنے یہ ہیں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر خدا اور محمد بندے اسکے ہیں اور رسول جیسے خدا کے ساتھ غیروں کو شریک کرنا غیروں کی پرستش کرنا شرک باللہ ہے۔ اسی طرح رسول اللہ کے سوا غیروں کی اتباع کرنا شرک فی الرسالت ہے۔ اس اصول کو مدنظر زیادہ رکھا گیا ہے کیونکہ کلمہ خالی زبان سے پڑھ دینے کو اسلام نہیں کہتے بلکہ تصدیق بالقلب و عمل بالارکان و اقرار باللسان کو اسلام کہتے ہیں۔ دوسرا اصول حضرات اہلحدیث کا یہ ہے کہ ہمکو اتباع خدا اور رسول کی واجب و فرض ہے۔ اور عام علما کی بطور جائز۔ تو ہم بحکم أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ کتاب اللہ اور کتاب الرسول کو اپنا رہبر جانینگے اور یہ دونوں کتاب ہدایت کے لئے بالکل کافی ووافی ہیں اسی وجہ سے کسی کے قول وقیاس کو نہ مانیں گے۔ اتباع رسول کی چھوڑ کر غیر کی اتباع کرکے خدا کے نافرمان نہ ہونگے۔ بمنطوق الحدیث من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ۔ اور عام علماء کی بحکم فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ - وَأَطِيعُوا أُولِي الْأَمْرِ کی اتباع کرینگے۔ مگر ان علماء کے کسی قول وقیاس کو بوجہ حدیث ملنے کے ہرگز نہ مانینگے۔ حدیث کو ملتے ہی تقلید کے ہار کو توڑ ڈالیں گے۔ اسوجہ سے کہ اہل الذکر سے تعلیم اونکے قیاس وقول کی پابندی مراد نہیں ہے نہ کسی ایک خاص امام یا عالم کی تقلید کرنا۔ بلکہ قرآن وحدیث سے مسائل کو سمجھنا اور تمام علماء کی تقلید کرنا مراد ہے۔ خواہ زمانہ سلف کے ہوں یا خلف کے۔ اور یہی اصول مدنظر رکھا گیا ہے کہ اگر حدیث و قرآن سے کوئی مسئلہ نہ ملے تو بحکم اطیعوا اولی الامر کے اونکے قیاس واجتہاد مناسب کو کام میں لائینگے اور یاد رکھو اولی الامر بھی عام ہے خواہ سلف کا ہو یا خلف کا۔ اس سے بھی کوئی تقلید شخصی وحصر کی شکل نہیں نکلتی۔ مگر الحمد للہ اب تو کسی کے قول وقیاس لینے کی مطلق ضرورت باقی نہ رہی کیونکہ احادیث رسول اچھی مکمل بالکل بلا حاجت غیروں کے اقوال کے جمع ہوگئی ہیں اور یہی اصول زیر نظر رکھا گیا ہے کہ ائمہ اربعہ کو برحق بلا کسی ایک کے انکار کے جانیں نہ زبان سے خالی کہتے رہیں۔ جیسے اور لوگ زبان سے برحق تو کہتے ہیں مگر برحق

ahmadimuslim.de

یہہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کو دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.L.N. 352

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ـــ ے

والیان ریاست سے ـــ عہ

رؤسا و جاگیرداران سے ـــ للعہ

عام خریداران سے ـــ ۱ر

چھ ماہ کے لئے ـــ ۱۲ر

ممالک غیر سے سالانہ ـــ ۶ر

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

[illegible]

اہلحدیث

لہ الملک و لہ الحمد

پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم حجت است

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے

[illegible]

نمبر ۲۱ | امرتسر ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۴ صفر سنہ ۱۳۲۴ھ | جلد نمبر ۳

کرشن قادیانی کی جھوٹ پر قلعی

لائق اس کی بحث کو اتباع کرے
کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے

ابھی چند ہی روز کا ذکر ہے کہ کرشن قادیانی نے اپنے چیلوں کو ہدایت کی تھی کہ خبردار اہلحدیث کا جواب مت دینا۔ چنانچہ کچھ مدت تو آپ کے دام افتادہ اسی حیص بیص میں رہے۔ مگر آخر جب اہلحدیث کے حملوں کی زد چاروں طرف سے پڑنے لگی بخصوصاً مولوی غلام دستگیر اور مولوی محمد اسماعیل علی گڈھی مرحومین کے افترا کے ثبوت کا تقاضا جب اپنی حد سے متجاوز ہو گیا تو آخر قادیانی اخبار بدر کے ایک نامہ نگار محمد یوسف نے ایک مضمون ۹ مارچ کے بدر میں شائع کیا جو داناؤں کے نزدیک مرزائیوں کی حرکت مذبوحی اور اہل حدیث کی پکڑ کی مضبوطی کا ثبوت دے رہا ہے۔ چونکہ وہ مضمون تمام کا تمام ہی قابل دید ہے۔ اسلئے ہم اس کو جو ہمارے سوال سے متعلق ہے۔ تمام کا تمام ہی نقل کرتے ہیں۔ مگر اس سے پہلے مرزا صاحب کرشن قادیانی کے الفاظ ناظرین کی آگاہی کے لئے مکرر نقل کرتے ہیں۔

ناظرین آگاہ ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے کئی ایک کتابوں میں دعویٰ کیا ہے۔ کہ مولوی اسمٰعیل علی گڈھی اور مولوی غلام دستگیر قصوری نے میرے ساتھ مباہلہ کیا تھا کہ جو ہم میں سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے۔ چنانچہ ایک جگہ کے الفاظ یہ ہیں:-

"ان نادان ظالموں سے تو مولوی غلام دستگیر اچھا رہا۔ کہ اس نے اپنے رسالہ میں کوئی میعاد نہیں لگائی۔ یہی دعا کی کہ یا الٰہی اگر میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تکذیب میں حق پر نہیں تو پہلے مجھے موت دے اور اگر مرزا غلام احمد اپنے دعوے میں حق پر نہیں تو اسے مجھ سے پہلے موت دے۔ بعد اسکے بہت جلد خدا نے اسے موت دیدی"۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۷)

نمونہ کیلئے یہی عبارت کافی ہے باقی ۹ مارچ کے اہلحدیث میں نقل ہو چکی ہیں جنپر اعتراض صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اس کلام میں جھوٹ بولا ہے۔ فریب دیا ہے۔ افترا باندھا ہے۔ جو کسی نبی یا ولی کی شان سے تو کیا۔ ادنیٰ مومن کی شان سے بھی بعید ہے کیونکہ اس کلام میں دعویٰ تو یہ کیا ہے کہ مولوی غلام دستگیر نے (اور اس کو سوا اور مقاموں پر زروا اسماعیل علی گڈھی نے بھی) یہ دعا کی ہے کہ ہم دونوں (مرزا اور مولوی) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے۔ حالانکہ یہ دعا انہوں نے نہیں کی۔ صرف اُن کی موت سے ناجائز

فائدہ اٹھانے کو قادیانی کرشن نے بات بنائی ہے۔ اس اعتراض کو ہمارے ناظرین مدت سے سنتے چلے آئے ہیں۔ مگر اسکا جواب نہیں سنا تھا۔ آج ہم اسکا جواب بھی سناتے ہیں۔ جو قادیانی اخبار بدر مورخہ ۹ مارچ میں چھپا ہے۔ وہ یہ ہے:-

"اس اعتراض کے جواب میں دو امر پر نظر کرنا ضروری ہے۔ اول یہ کہ قصوری کی موت سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر استدلال کرنے میں ضروری ہے کہ قصوری اپنے لئے بھی ویسی ہی موت کی بددعا کرے جیسی کہ اس نے حضرت مرزا صاحب کے لئے کی ہے۔ یا کہ فقط مرزا صاحب کے لئے بددعا کرنا ہی استدلال کے لئے کافی ہے۔ دوم یہ کہ اگر ضروری ہے تو کیا قصوری کی کتاب سے یہ ثابت ہے یا نہیں۔ امر اول کی نسبت میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ ہرگز ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس نے بھی یہ لکھا ہے کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جاویں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جاوے اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جاویں اور پلکیں جھڑ جاویں۔ اور کثرت گریہ زاری سے بینائی کم ہو جاوے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جاوے۔ تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جاویں گی۔ کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں جو شخص میری بددعا کریگا وہ بددعا اسی پر پڑیگی۔ اب ہم اس کے مطابق دیکھتے ہیں کہ کیا قصوری نے حضرت اقدس پر موت کی بددعا کی ضرور کی اور معترض بھی اس کو تسلیم کرتا ہے"

ناظرین! غور کریں کہ کس طرح سے راقم مضمون دبی زبان سے اہلحدیث کے سوال کو پختہ کر رہا ہے۔ سوال تو صرف یہ تھا اور ہے کہ کرشن جی نے جو دونوں مولوی صاحبان کی نسبت ایک حکائیت کی ہے اسکا محکی عنہ بتلاؤ ورنہ اس حکائیت کو جھوٹا کہو۔ بہلا اس صاف لفظوں میں تو نہیں کہا۔ کہ یہ حکائیت جھوٹ ہے۔ مگر حسب عادت شریفہ ایچ پیچ کرتا ہے۔ یہ ضروری نہیں وہ ضروری نہیں کچھ بھی ضروری نہو۔ ہمیں کیا۔ ہم نے تو یہ پوچھا تھا کہ دکھاؤ دونوں مولوی صاحبان نے کہاں اس مضمون کی دعا کی ہے۔ سو آپنے [illegible] تسلیم کر لیا کہ اس مضمون کی دعا کرنا [illegible] صاحب یہ تو ضروری نہیں مگر جس نے نہ کی ہو اس پر بہتان لگا دینا ضروری ہے۔ نہ آپنے مرزا صاحب کی اس کتاب کا حوالہ دیا جسمیں انہوں نے لکھا ہے کہ میری مخالفوں کی بددعائیں انہیں پر پڑینگی۔ خیر اور سنو آپ لکھتے ہیں:-

"اور ہمارا یہ دعویٰ کہ قصوری کی موت ہی حضرت مرزا صاحب کے من جانب اللہ ہونے پر استدلال کرنے میں کچھ ضرورت نہیں کہ قصوری نے اپنے لئے بھی موت کی بددعا کی ہو، قرآن مجید سے بھی ثابت ہے بلکہ حضرت مرزا صاحب نے تو کم از کم بددعا کا ذکر تو کیا ہے لیکن قرآن مجید نے ان لوگوں کی موت کو بھی اپنے راستبازبندوں کی صداقت کی دلیل قرار دیا ہے جو کہ ان راستبازوں کی ہلاکت اور دوائر کا انتظار اور تربص کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ سید المرسلین اور خاتم النبیین کو یہ تحدی جواب لکھاتا ہے فانتظروا انی معکم من المنتظرین ونحن نتربص بکم ان یصیبکم اللہ بعذاب من عندہ او بایدینا فتربصوا انا معکم من المتربصین۔ علیہم دائرۃ السوء وغیرہ ذالک۔ پس اگر قرآن کی تعلیم ہوئی مذکورہ بالا دلیل کے لحاظ سے قصوری کی موت کو دیکھا جاوے۔ تو بھی وہ حضرت مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل بین اور برہان قاطع ہے کیونکہ اس کی دعا کا مفہوم جس قدر کہ معترض کو بھی مسلم ہے اسکو منتظر ہلاکت مرزا صاحب اور متربص ہونے کا کافی ثبوت اس کی بددعا ہے اور اس کے بعد اسکا ناکام جانا حضرت مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل ہے جیسا کہ قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے"

الحمدللہ یہ طول پر [illegible] بے معنی تھا۔ ہے۔ جناب من آپ کسی کی موت سے استدلال کریں یا نہ کریں اس سے ہمیں مطلب نہیں۔ اگر مرزا صاحب یہ لکھتے ہیں کہ مولوی قصوری اور مولوی علی گڑھی کے مرنے سے میری سچائی کا ثبوت ہوتا ہے تو ہم بھی یہ جانکر کہ سے

شوربختاں آرزو خواہند — مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

خاموش رہتے کہ آپ نے یہ غضب کیا کہ ان دو مولویوں کی نسبت ایک ایسی خبر دی۔ کہ جسکا مخبر عنہ نہیں پایا جاتا ہے جسکی مثال بعینہ یہ ہے کہ زید کی نشست کی حالت میں اسکو قیام کی خبر دیں۔ جیسے دانا جان سکتے ہیں کہ سراسر کذب ہے۔ جو قادیانی مشین میں سینکڑوں نہیں ہزاروں گز بنا جاتا ہے۔

ناظرین! خدارا انصاف کریں کہ جس مضمون کا ثبوت مانگا گیا تھا یعنی یہ کہ مولوی صاحبوں نے کہاں اس مضمون کی دعا کی ہے۔ اس کی نسبت راقم مضمون کس حوصلہ سے لکھتا ہے کہ مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر استدلال کرتے ہیں۔ "کچھ ضرورت نہیں کہ قصوری نے اپنے لئے بھی موت کی بددعا کی ہو" سبحان اللہ! ایسا

ahmadimuslim.de

ہی اگر کوئی شخص اہلحدیث کے اعتراض کی مضبوطی نہ مانے تو سے

پڑیں پتھر سمجھ ایسی پہ وہ سمجھو تو کیا سمجھے

اس سے آگے چلکر پھر بڑی ہوشیاری سے اپنے ناظرین کی آنکھ میں خاک ڈالتا ہوا لکھتا ہے:-

"جب یہ ثابت ہوگیا کہ استدلال مذکور میں یہ ضروری نہیں کہ قصوری اپنے لئے بھی دعا کرے لہذا اب اسکو ثابت کرنے کی بھی ضرورت نہ رہی کہ اس نے اپنے لئے بھی بد دعا کی ہے۔ پر باوجود اس کے میں بتاؤں گا کہ قصوری نے اپنے لئے بھی بد دعا ضرور کی ہے اور یقیناً کی ہے۔ اس کے ثابت کرنے کے لئے میں آیت مباہلہ کیطرف توجہ دلاتا ہوں اور اس کے قابل توجہ الفاظ یہ ہیں۔ ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ یہاں پر نہ تو کسی کا ذکر ہے نہ اگر مگر کا نام ونشان ہے۔ بلکہ اسکا مطلب صرف اسقدر ہے کہ جو فی الواقعہ اور عند اللہ کاذب ہیں۔ ان پر لعنت کریں اور ظاہر ہے کہ اس مباہلہ پر بلانے والا بھی بلکہ خاتم الانبیاء ہے۔ اور کوئی اپنے صادق ہونے کا یقین ظاہر ہوتا ہے اور کاذب ہونیکا وہم وگمان تک نہیں ہوتا۔ اور فریق ثانی بھی تب ہی مباہلہ پر جرات کرسکتا ہے کہ اس کو اپنے صدق کا یقین ہو۔ اور نبی کو کاذب خیال کرتا ہو۔ ورنہ وہ مباہلہ پر ہرگز جرات نہیں کرسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مباہلہ پر دعوت فرمایا تھا چونکہ وہ اپنے آپکے صدق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کذب پر یقین نہ رکھتے تھے۔ لہذا مباہلہ کے میدان میں آنے کی جرات نہ کرسکے تھے۔ اس سے صاف ثابت ہوا کہ جب دو فریق مباہلہ کریں گے انہیں تو ہر ایک کا یہی یقین ہوگا کہ الکاذبین کا مصداق میں نہیں ہوں۔ بلکہ فریق مقابل ہے اور انکی بد دعا کا یہ مطلب ہوگا کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین جو کہ یقیناً فریق مخالف ہے لیکن تاہم اس کے بعد بھی یہ بد دعا عام رہیگی کیونکہ اس کی علت کذب واقعی قرار دیا گیا نہ وہ جو کسی فریق کے اعتقاد یا الفاظ میں ہو۔ پس جس میں یہ کذب واقعی ہوگا اسپر یہ بد دعا پڑیگی۔ بلکہ اگر کوئی فریق یہ کہے کہ اے اللہ میرے مقابل کو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مورد بنا تو چونکہ یہاں پر بھی کذب واقعی علت قرار دیا گیا ہے جو کہ مقابل کے ساتھ مختص کیا۔ بلکہ ایکساں یہ بھی ثابت نہیں ہوا کہ [illegible] ہے [illegible] قاعدہ مسلم رکھا گیا ہے کہ جب [illegible] حکم عام رہتا ہے۔

لہذا یہ دعا [illegible] کذب واقعی پایا جائے

(خواہ وہ مقابل ہو یا خود داعی ہو) اس کو شامل ہوگی۔ اس تمہید کے بعد قصوری کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ قصوری نے اپنی کتاب کے صفحہ ۲ سطر ۴ سے صفحہ ۳ سطر ۱ تک بیان کیا ہے کہ میں مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کرنے کے لئے اپنے فرزندوں کو لیکر لاہور مقام مباہلہ پر آیا اور سب شرائط بھی میں نے منظور کر لئے تھے۔ لیکن جب مرزا صاحب نے یہ جواب کسی کی معرفت دیا کہ خطوط کا اعتبار نہیں پہلے اشتہار دو۔ تب ہم مباہلہ کریں گے۔ تو اسوقت میں نے یقین کرلیا کہ یہ اشتہار دیں اور میں مایوس ہوکر واپس چلا گیا۔ پھر اس کتاب کے صفحہ ۲۶ و ۲۷ پر لکھتا ہے جیسا کہ تو نے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مؤلف مجمع بحار الانوار کی دعا اور سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑا غارت کیا تھا۔ ویسا ہی دعا والتجا اس فقیر قصوری سے مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو . . . . مورد اس آیت قرآنی کا بنا فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العلمین الخ اب ہم اس آیت پر غور کرتے ہیں کہ جس کے مصداق بنانے کی قصوری نے دعا کی۔ ظاہر ہے کہ اس جگہ بھی نہ تو تعین ہے نہ اگر مگر ہے اور قطع دابر کی علت الذین ظلموا یعنی ظلم واقعی قرار دیا ہوا ہے جس کی کو داعی کے ساتھ خصوصیت ہے۔ اور نہ مدعو علیہ کے ساتھ ہے اور نہ اس کے مورد بنانے کا یہ مطلب ہے کہ پہلے الذین ظلموا کا آپکو مورد بنا اور پھر قطع دابر کا بلکہ یہ ہے کہ جو الذین ظلموا کا مورد ہو اس کا قطع دابر کر۔ ہاں جس طرح ہر ایک فریق مباہل کے نزدیک الکاذبین کے مفہوم عام کا مورد خاص فریق مقابل ہوتا۔ اسیطرح قصوری کے نزدیک بھی الذین ظلموا کے مفہوم عام کا مورد خاص مرزا صاحب ہیں لیکن جسطرح لعنۃ اللہ علی الکاذبین اپنے مفہوم اور علت کے عموم کی وجہ سے عام بد دعا ہے اور خصوص مورد اس کے عموم کو باطل نہیں کرسکتا۔ خواہ وہ [illegible] الذین ظلموا [illegible] فقطع دابر القوم الذین ظلموا [illegible] کے عموم کو [illegible] عام بد دعا ہے جو کہ فریقین [illegible] خاص کی تخصیص [illegible] عموم کو باطل [illegible] تک محدود [illegible] تخصیص کو

[illegible]

ahmadimuslim.de

ہی ایسے موجود کی کہ اس کی خود ہی دعا او ... شہادت دیتی ہیں کہ غلط ہے
اس میں موجود نہیں تو یہ اسکا انتہا ہے لیکن ہم اس بات کے ماننے کے
لئے تیار نہیں ہیں۔ غرض کہ جن قواعد کے مطابق خدا اور رسول اور انسانوں
کے کلام کے معنے کئے جاتے ہیں ان کے لحاظ سے قصوری کی اس بد دعا کا
خلاصہ یہ ہوتا ہے کہ اے ارحم الراحمین تو القوم الذین ظلموا (ظالم لوگوں) کا جو
واقعی مصداق ہو اس کا قطع دابر کردے اور وہ میرے نزدیک یقیناً مرزا ہی ہے۔

واہ سبحان اللہ ~ یہ تو حضرت ہیں نے لوان زبان تیغ کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے

میں حیران ہوں کہ کم لوگوں نے شرم و حیا ہے کیوں اتنی عداوت کر رکھی ہے۔ یا د
تو صرف اتنی ہی ہے کہ مرزا صاحب نے ایک حکایت کی ہے کہ مولوی صاحبان نے یہ دعا کی پر
اس حکایت اور نجیر کا ثبوت کہاں ہے۔ ہاں اگر مرزا صاحب یہ کہتے کہ چونکہ مولوی
غلام دستگیر اور مولوی اسمٰعیل علی گڈھی نے بجیر یہ دعا کی تھی خدا نے ان کی پکڑائی اور
وہ مرگئے تو ہم بھی قادیان تک انکا تعاقب کرتے مگر غضب تو یہ کیا کہ یہ لکھتے ہیں۔
انہوں نے دعا یہ کی تھی حالانکہ انہوں نے یہ دعا نہیں کی جس سے آج دنیا میں مرزا
صاحب کو پہلی ذلتوں پر ایک ذلت اور پہنچی۔

چونکہ راقم مضمون کا ضمیر ایسی ہے جا تاویل پر خود اسکو نادم کررہی ہے اور اندر سے
ایک باریک سی آواز اسکو آرہی ہے کہ یہ تاویل نہیں بلکہ تحریف ہے اس لئے اس نے
ایک اور چال نکالی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"اور جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں بھی روایت بالمعنی کثرت کے
ساتھ موجود ہے۔ جو کہ علاوہ حامل شریعت ہونے کے من کذب علی متعمداً کا
سخت وعید بھی اپنے ساتھ رکھتی ہے۔ تو اگر تفصیل کی غرض سے قصوری کی
عام بد دعا کی روایت بالمعنی کردی تو کونسا نقص لازم آگیا"

کیوں نہو ~ پیراں نمی پرند و مریداں می پرانند۔ روایت بالمعنی ہو تو
ایسی ہی ہو کہ جس سے لفظ اور مضمون دونوں بدل جائیں۔ بلکہ مضمون بھی اور نتیجہ کوئی
شخص کہے کہ زید نے کھانا کھایا اس کی روایت بالمعنی آپ یوں کریں کہ زید مرگیا تا جب
کوئی تعاقب کرے کہ کہاں مرا تو آپ کہدیں کہ بسا اوقات کھانا کھانے سے ہیضہ ہو کر مر بھی جاتا
ہے اس لئے یہ میری روایت بالمعنے ہے۔ واہ سبحان اللہ! مرزائی جماعت کی تجدید
کہاں تک پہونچی ہے کہ ہر ایک بات میں جدت ہے۔ سچ ہے ~

امن اہل دیارک فی الدجی والرقباء | اذ حیث کنت من الظلام ضیاء

روایت بالمعنی کے تو صاف معنی ہیں کہ الفاظ گو نہیں مگر معنی وہی ہوں اسی لئے محدثین نے
روایت بالمعنی کی صحت کی بابت یہ ضروری شرط لگائی ہے کہ راوی قادر الکلام ہو یعنی جس
زبان میں روایت کرتا ہے اس کے مترادفات مشترکات وغیرہ سے خوب واقف
ہو۔ تاکہ تبدیل الفاظ میں غلطی نہ کرجائے۔ یہ کیا روایت بالمعنی ہے کہ جو مضمون متکلم کے
خواب و خیال میں بھی نہ ہو وہ تراش کر اس کے ذمہ لگا دیا جاوے اور اسکو روایت بالمعنے
کہا جائے۔ ایسی تحریف اور افترا کو قادیانی محاورہ میں روایت بالمعنے کہیں تو تعجب نہیں۔

چونکہ اس لحد پر بھی راقم مضمون کا دل اسکی تکذیب کرتا تھا۔ اس لئے اس نے ایک نئی
چال اختیار کی۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"اور چونکہ سنت تو ہر ایک پر آنیوالی ہے۔ لہذا ایسی بد دعاؤں میں عرفاً یہی
مطلب ہے کہ فریق ثانی سے پہلے مرجاوے۔ نہ یہ کہ کبھی مرجاوے۔ اسی وجہ
سے خدا تعالیٰ نے ایسے منکروں میں بھی انا معکم منتظرون فرمایا اور یہ
مسلم قاعدہ ہے کہ المعروف کالمشروط اور خدا وند کریم وامر بالمعروف فرماتا ہے
تو اگر اس معروف و مشہور شرط کو ظاہر کردیا تو کونسا نقص ہوگیا۔ ہر ایک
عقلمند غور کرسکتا ہے کہ اگر قصوری کی اس عام بد دعا کی تفصیل کریں تو بجز
اس کے اور کیا ہوگی کہ اگر میں ظالم ہوں اور حق پر نہیں ہوں تو مجھے پہلے
ہلاک کر اور اگر مرزا غلام احمد ظالم ہے یا حق پر نہیں ہے تو اس کو مجھ سے
پہلے ہلاک کر"

سبحان اللہ! ~ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔

سوال گندم جواب چنا۔ بہت خوب! یہی سہی۔ مگر آخر مرا کون۔ وہی جسکو بقول
قائل نے بد دعا کی ہے۔ کہ خود مرجائے نہیں بلکہ بتقدیر تسلیم آپ کی اس تقریر کے مولوی
غلام دستگیر کے کلام کے یہ معنے ہوئے کہ میں جھوٹا ہوں تو اے خداوند! مرزا قادیانی کو میری
زندگی میں موت دے۔ چونکہ مولوی صاحب موصوف فوت ہوچکے ہیں اور مرزا صاحب
زندہ ہیں اسلئے کہا جائیگا کہ آپکی توجیہ کے مطابق مولوی صاحب کی دعا قبول نہوئی۔
اور بس وہ کہ یہ مباہلہ کے اثر کی زد میں آگیا۔ مہربان من قصہ ایمانداری سے نہیں تو
علمداری ہی سے کام لیجئے۔ کہتے ہو کچھ تو سوچو کہ جتنے مقدمات آپ نے جمع کئے
ہیں سب کے سب شعری ہیں ایک بھی تو برہانی یا مدلل نہیں۔ سوال تو صرف
یہ ہے کہ آپکے پیر مغاں نے اپنی نبوت کے دلائل میں یہ دلیل بڑے زور شور سے بیان
کی ہے اور تمام دنیا کو چیلنج دیا ہے لکھتے ہیں کہ "مولوی غلام دستگیر کی کتاب تو دور
نہیں۔ مدت سے چھپ کر شائع ہوچکی ہے۔ دیکھو وہ کس دلیری سے لکھتا ہے کہ ہم

ahmadimuslim.de

دونوں میں سے جو جھوٹا ہو۔ وہ پہلے مریگا" (اشتہار انعامی پانسو صفحہ ۶)

پس اس خبر کی تصدیق کرکے اس حکایت کا محکی عنہ بتلا دیجئے۔ یاد رکھو کہ اس کلام میں لکھتا ہوں فعل ہے اور ہم کے لفظ سے بلکہ مریگا تک اسکا مفعول ہے۔ اگر آپ وہی محمد سرور ہیں جو کسی زمانہ مدرسہ نعمانیہ لاہور میں پڑھتے تھے تو میرا خیال ہو کہ آپ نے معقول اور فلسفہ کی کتابیں بھی پڑھی تھیں۔ پھر نہیں معلوم آپ ایسے مبہوت کیوں ہیں کہ ایک خبر کا مخبر عنہ اور حکایت کا محکی عنہ بھی نہیں جانتے کہ کس طرح ہوتا ہے۔ کیا وہی بات تو صحیح نہیں کہ ؎

وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس نسخۂ عشق کا
کہ کتاب عقل کی طاق پر جوں دھری تھی تیوں ہی دھری رہی

ہاں یاد رہے کہ آپکے پیغمبر صاحب نے کئی مولوی صاحبان کے نام پر بہتان لگایا ہو۔ مگر آپنے ابھی ایک ہی کی طرف توجہ کی ہو۔ مہربانی کرکے جناب مولوی محمد اسماعیل مرحوم علی گڈہی کیطرف بھی توجہ فرمائیے اور جس طرح مرزا غلام وغیرہ کی عبارت نقل کی ہے علی گڈہی مرحوم کی بھی کیفیت لکھئے۔ بابت آپکے پیغمبر صاحب نے لکھا ہے کہ مولوی محمد اسماعیل نے صفائی سے خدا کے آگے یہ درخواست کی کہ ہم دونوں فریق میں سے جو جھوٹا ہے وہ مرجائے۔ سو خدا نے اسکو بھی جلد تر اس جہان سے رخصت کردیا"

(ضمیمہ تریاق القلوب انعامی پانسو صفحہ ۶)

اب میں آپ کو اور ناظرین کو بتلاؤں کہ کرشن جی کی ہمیشہ سے عادت ہے کہ جب کبھی انکا مخالف مری بس جہٹ سے انکی بابت یہ منصوبہ گھڑ لیا کرتے ہیں۔ جہوٹ بولنا۔ افترا باندھنا۔ تو ان ذات شریف کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہو۔ مگر اسپر بھی افسوس ہو کہ انکو دام افتادوں کو ذرہ بھی خبر نہیں ہوتی۔ کس آن بان سے اسلام کا نمونہ انہی حضرت کو پیش کرتے ہیں بلکہ کس شرم وحیا سے کہا کرتے ہیں کہ تمام انبیاء کے کمالات کا مجموعہ ذات شریف ہیں۔ (دیکھو رسالہ نور الدین صفحہ ۱۲۰)

ناظرین! غور سے ان ذات شریف کی چالبازی سنئے۔ آتہم عیسائی سے جو آپ کا مباحثہ ہوا تھا۔ تو اُس کے اخیر میں آپنے ایک پیشگوئی کی تہی جسکے الفاظ یہ ہیں:-

"اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہو وہ پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائیگا بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے" (کتاب جنگ مقدس صفحہ ۱۸۹)

صاف ظاہر ہو۔ پندرہ ماہ کی قید بھی لگائی گئی ہو جو کسی حاشیہ یا شرح کی محتاج نہیں لیکن قادیانی خبر سے خدا محفوظ رکھو۔ جب آتہم پندرہ ماہ میں باوجود عیسائی رہنے کے بھی نہ مرا بلکہ سات ماہ بعد مرا تو آپ نے ایسی صاف مضمون کو جو تمام ملک میں شایع ہو چکا تھا اپنے دام افتادوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالنے کو ایک سادہ قالب میں بدلا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ:-

"میں نے ڈپٹی آتہم کو جنگ میں قریباً ساٹھ آدمی کے روبرو یہ کہا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے۔ وہ پہلے مریگا۔ سو آتہم بھی اپنی موت سے میری سچائی کی گواہی دے گیا" (اشتہار انعامی پانسو صفحہ ۶)

دیکھئو تو کیسی روایت بالمعنی کی اور کس ہوشیاری سے حمقا کے کان کترے ہیں اور کس جرات سے پندرہ مہینے کی قید اُٹھا کر پہلے کا لفظ لکھ دیا جسکے یہ معنے ہیں کہ اگر آتہم آج کے روز بھی مرتا تو بھی آپکی بڑ سچی تھی حالانکہ یہ پیشگوئی جون ۱۸۹۳ء میں ہوئی تھی جسکے پندرہ ماہ ستمبر ۱۸۹۴ء میں پورے ہو چکے ہیں جسکو آج تیرہ سال گذرتے ہیں۔

ناظرین! یہ ہیں کرشن جی کے اسرار نہانی جنکے افشا کرنے کا اہلحدیث کو خاص فخر ہے۔ مرزا جی سچ ہے ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤگے نہیں ٭ گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لیکر

راقم مضمون (محمد سرور) نے میرے رسالہ "الہامات مرزا" کے بعض مقامات پر بھی کچھ خامہ فرسائی کی ہو۔ مگر میں اسکا جواب نہیں دیتا۔ جبتک کہ اس رسالہ کا مکمل جواب شایع نہ ہو۔ خلط مبحث کرنا قادیانی شان ہے نہ کہ مناظرین کی۔

ویدوں کی ابتدا

"یہ مضمون آریہ اخبار پرکاش میں بھیجا تھا جو اس ہفتہ لکھا چھپیگا

ناظرین اہلحدیث کی دلچسپی کے لئے یہاں بھی درج کیا جاتا ہے۔ جواب آنے پر مع جواب الجواب بھی درج ہونگے" (اڈیٹر)

ڈیر اڈیٹر! تسلیم۔ میں آپ کے اخبار میں بحث کا کالم دیکھکر بہت خوش ہوا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میں بھی آپکے اخبار سے کچھ فائدہ حاصل کروں۔ اور آپ کے ناظرین کو فائدہ پہونچاؤں۔ سماجک پبلک کے دعوے (تحقیق دیکھو سالہا سال سے سنتے ہوئے گذرے ہیں) سے امید ہو کہ شائد کوئی کان حق شنو اور کوئی دل حق جو نکل آوے۔

سوال۔ یہ تو میں نہیں پوچھتا۔ کہ ویدوں کے لانیوالے کون صاحب تھے۔ کیونکہ سالہا سال کا تجربہ بتلا رہا ہو۔ کہ اسکا جواب آریہ سماج کے پاس کچھ نہیں یا دینا نہیں چاہتا۔ اس لئے اس سوال کا پیش کرنا خواہ مخواہ کی تضیع اوقات ہے۔ ہاں اتنا پوچھتا ہوں کہ ملہمان وید نے جب وید سنایا تھا۔ تو اسوقت زبان (سنسکرت) مقدم تہی یا ویدک گیان مقدم تھا۔ نیز ان لوگوں کو جنکو وید کا گیان اور تعلیم ملہمان نے بتلائی

مناظرہ نگینہ
مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۰۶ء میں بمقام نگینہ ہوا تھا۔ نہایت عمدہ قابل دید ہے قیمت ۸؍
منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

اور یہ کہا کہ ایشور کی طرف سے ہمیں الہام ہوا ہے۔ ان ملہموں کا اعتبار اور یقین کیونکر ہوا کہ واقعی یہ ایسے ہیں کہ انکو ایشور کا گیان الہام ہو سکتا ہے کیونکہ سوامی جی لکھتے ہیں کہ ہزاروں آدمی شروع دنیا میں جوان جوان پیدا ہوئے تھے۔ کیا ان ملہمان نے کوئی معجزہ دکھایا تھا۔ یا کوئی ایسا ثبوت دیا تھا۔ کہ ان لوگوں نے انکو الہامی مانا۔ اس مختصر سے سوال کا جواب مہربانی کرکے بحوالہ وید منتر دیا جاوے۔ میں جانتا ہوں کہ میرے ساجک پریمی اس کے جواب میں بجہہ کسی طرح سے حملہ آور ہونگے۔ مگر یہ یاد رہے کہ انکی حملہ آوری سے سوال حل نہو سکیگا۔ بلکہ اصل جواب ہی سے حل ہوگا۔

واضح ہو کہ ابھی اصل سوال میرا باقی ہے۔ سردست صرف اتنا دریافت ہے۔ جواب پر بحیثیت جو روش اختیار کی اسپر اعتراض مبنی ہوگا۔ انشاء اللہ

یار زندہ صحبت باقی۔

میں ہوں سماج کا سچا بہی خواہ ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) از امرتسر

بگھرہ ضلع مظفر نگر میں جلسہ

۱۷۔۱۸۔ مارچ کو قصبہ بگھرہ میں مدرسہ کا جلسہ تہا۔ جس میں علماء کرام کے مواعظ حسنہ سے اہل اسلام بہت محظوظ ہوئے۔ خیر یہ تو ایک معمولی بات ہے۔ بڑی بات یہ ہے کہ قصبہ مذکورہ کی سرکردگان کی تمام رنجشیں اسی جلسہ کی برکت سے دور ہو گئیں جسکی تفصیل خود انہی کے اشتہار میں درج کیجاتی ہے۔ (اڈیٹر)

بگھرہ ضلع مظفر نگر کا جلسہ مبارک ہوا

ہمارے اجڑے دیار بگھرہ میں کسی اسلامی جلسہ کا ہونا اور علماء کرام کا تشریف لانا تو ایک نعمت غیر مترقبہ ہے مگر اس جلسہ میں جو خیر و برکت دوامی وقوع میں آئی وہ سب سے زیادہ نعمت ہے۔ جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری جو جلسہ میں تشریف لائے تھے انہوں نے سنا کہ اس قصبہ کے رؤسا، اور سرکردگان میں کچھ ایسے نزاعات ہیں جنکی دور تک نوبت پہونچ چکی ہے۔ عدالتوں میں فریقین خراب ہوتے ہیں۔ اسلامی اخوت کے بجائے عداوت قائم ہے تو مولانا موصوف نے سب سرکردگان کو ایک جا جمع کرکے سمجھایا اور مسودہ مندرجہ ذیل پیش کرکے ہم سب کے دستخط کرا لئے۔ دستخطوں کے بعد سب کو ایک دوسرے سے معانقہ کرایا۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ آپس میں ایک دوسرے کی نوبت بنوبت سب باہم دعوت کرنا چنانچہ ہم سب نے منظور کیا۔ ازاں بعد مولانا ممدوح نے جلسہ وعظ میں علماء کرام اور دیگر سیکڑوں حاضرین کے سامنے اس مسودہ کو پیش کرکے فرمایا کہ جو کوئی اس معاہدہ صلح کا خلاف کرے اسپر خدا کی رسول کی اور سب مسلمانوں کی **لعنت** ہو۔ اسپر سب حاضرین نے آمین پکارا۔

چونکہ ایسے معاہدہ صلح کا چھپ کر شائع ہونا مفید ہے تاکہ دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی سبق حاصل ہو۔ اس لئے ہم نے اسکو شائع کیا ہے۔ خداوند کریم جناب مولوی ثناء اللہ صاحب کو اس کار خیر کا عوض نیک عطا کرے اور مسلمانوں کے سروں پر آپکو تادیر قائم رکھے۔

معاہدہ صلح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) ما یا نکہ جن کے دستخط اس کاغذ پر ہیں اقرار کرتے ہیں اور اس اقرار پر خدا کو گواہ کرتے ہیں کہ ہمنے آپس کی نزاعات کو آج سے یکدم چھوڑ دیا اور سب ملکر باہم برادرانہ سلوک کرینگے۔ اگر کوئی نزاع خدانخواستہ ہم میں ہوگا۔ تو خانگی منصفوں سے فیصلہ پیدا کی ہونگے۔ نہ عدالت میں جائینگے اور نہ کسی کو عدالت میں پہونچائینگے غرض سب کے سب بلا تفریق قومی سگے بھائیوں کی طرح باہمی محبت سے رہینگے۔

(۲) اپنی رسومات کی اصلاح یوں کرینگے کہ جس رسم کی شریعت ہم کو اجازت دیگی اسکو کرینگے اور جس رسم کی اجازت شریعت سے نہوگی۔ اس کو چھوڑ دینگے۔ شادی غمی کی فضول خرچیوں کو یکدم چھوڑتے ہیں اور خدا کو اس وعدے پر گواہ کرتے ہیں۔

العبد

سید خورشید حسین نمبردار عرف عبداللہ بقلم خود ۔ قاضی حمید الدین بقلم خود
محمد سلیمان ۔ عنایت حسین ۔ احمد حسن ولد عبدالرحمان ۔ سید تجمل حسین
حکیم غلام محی الدین بقلم خود ۔ باقر علی بیگ بقلم خود
عبدالرحمان ۔ سراج الحق بقلم خود ۔ یعقوب علی عرف اللہ رکھا پسر عوض علی
مرزا بیگ بقلم خود ۔ نور محمد عرف تتھو بقلم خود ۔ اللہ رکھا بقلم خود
مرزا عزیز بیگ مراد پورہ ۔ محمد خان بقلم خود ۔ محمد اسحٰق پسر اللہ رضی نمبردار پیر برادری
بو علی ۔ الٰہی بخش پسر حاجی ۔ کلو پسر فرید ۔ کلو ۔ عبدالغنی ۔ اللہ بخش

گواہ شد

(مولوی) محمد منفعت علی دیوبندی بقلم خود ۔ (مولوی) فیض الحسن انصاری کیرانوی
(مولوی) محمد یوسف بقلم خود ساکن بگھرہ ۔ (منشی) محمد ناظم پسر اعظم علی ساکن مظفر نگر بقلم خود
محبوب علی بقلم خود ۔ محمد جان ولد قاضی عبدالخالق بقلم خود
(مولوی) ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری بقلم خود ۔ (مولوی) محمد صدیق بقلم خود امرتسری

ahmadimuslim.de

ایک سوال

جناب مولانا صاحب - آپ نے ابتدا سے ملحدوں کو خوب پکڑا - مرزا قادیانی اور چکڑالوی کے دانت توڑ کر ہیں - مگر کیا وجہ ہے کہ کچھ مدت سے آپ نے چکڑالوی کو چھوڑ رکھا ہے اُس ملحد کی تردید کا کہیں نام بھی نہیں آتا۔ (مولوی) عبد الحق از مقام کلاں ضلع منٹگمری

جواب

چکڑالوی کے متعلق ایک مستقل رسالہ لکھا گیا ہے۔ جسکا نام ہے **دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن** - قیمت بھی بہت کم ہے یعنی ۲ر مع محصول - اس لئے اُسکا ذکر اخبار میں ضروری نہیں سمجھا گیا۔

ایک درخواست

راقم الحروف محض بے بضاعت و کم مایہ آدمی ہے اور پرچہ اہلحدیث کے دیکھنے اور اُس سے فائدہ حاصل کرنیکا ازحد تمنا و شتیاق اس عاجز کو ہے۔ مگر بوجہ تنگدستی کے پرچہ مذکورہ کے خریدنے سے عاجز اور قاصر رہ جاتا ہے لہذا آپ حضرات اسلام کے دردمندوں کی خدمت میں مؤدبانہ عرض ہے کہ خدا کیواسطے کوئی اللہ کا بندہ میرے لئے کم از کم میری شوق و غربت کو خیال کرکے میرے نام پرچہ جاری کرا دے۔ اور خدا سے اسکی جزا اُنکو خیر یا دے۔

والسلام پتہ محمد عبد اللطیف ڈاکخانہ نوکھا ضلع دربھنگہ

ایک اور درخواست

انجمن ضیاء الاسلام بمبئی نے ایک نومسلم مسمی عبد الشکور کو انگریزی قرآن شریف کی ضرورت ہے۔ نومسلم مذکور سوائے انگریزی زبان کے اور کوئی زبان نہیں جانتا ہے۔ ترجمہ کسی مسلمان صاحب نے کیا ہو۔ معززین ناظرین اہلحدیث میں سے کوئی صاحب ایک نسخہ عنایت فرمائیں۔ عند اللہ ماجور ہونگے۔

نیازمند سید احمد علی ذوق عاشقی سکرٹری انجمن ضیاء الاسلام بمبئی

اڈیٹر:- جو صاحب کسی سائل کی درخواست پر کچھ عطا فرمایا کریں وہ اُنکی تعیین بھی کردیا کریں کہ فلاں شخص کو دیا جائے جسکی درخواست فلاں پرچہ میں چھپی تھی -

اہلحدیث کی فتح

از نامہ نگار

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ دین محمدی کے ظاہر کرنے میں مدد غیبی فرماتا ہے اور اپنے کلام میں بھی اسطور تسکین امت محمدیہ اور دبدبہ شان اور عظمت اپنی کے فرما دیا ہے وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اور ویسا ہی ظہور بصداقت کلام ربانی صد بار کے ہر جگہ ہوا کرتا ہے - مقام چاپی ہاس - ضلع سنگھبوم - صدہا نمازیں ایک مسجد طیار کردہ حنفی المذہب کی ہے اُس مسجد میں حنفی اور اہلحدیث ہمراہ نماز برابر پڑھا کرتے تھے - عرصہ چھ ماہ کا ہوتا ہے کہ حنفی المذہب نے اہلحدیث کو بتکرار مسجد مذکورہ سے نکالنا چاہا اور پولس افسر کو اطلاع دیا کہ زیادتی اہلحدیث کرتے ہیں کہ ہم لوگوں کی مسجد میں نماز پڑھنے آتے ہیں - آپ اُن لوگوں کو منع کریں ورنہ فساد عظیم ہوگا - پولس افیسر بروز جمعہ مسجد میں آکر انتظام کیا - اور بوجہ فساد کے اہلحدیث مسجد سے چلے گئے - اور فوجداری مقدمہ پولس نے دونوں فریق کے اوپر دفعہ ۱۰۷ کا چلایا - اسپر حکم مجسٹریٹ کا ہوا کہ حنفی المذہب و اہلحدیث دونوں کا مچلکہ و ضمانت لیکر حکم دیا کہ دونوں فریق مسجد مذکورہ میں اپنے اپنے طریق کی نماز پڑھیں - اُس کے بعد فریقین نے ہائی کورٹ میں اپیل کیا - ضمانت و مچلکہ سے خلاصی پائی - خلاصی ہونے کے بعد پھر حنفی المذہب نے اہلحدیثوں کو مسجد سے نکالدیا - اہلحدیث میں سے ایک شخص مسمی منشی عبد اللطیف صاحب نے عدالت دیوانی میں اپنی دادرسی نماز پڑھنے کے لئے مسجد مذکورہ میں دائر کیا - ۱۹ فروری ۱۹۰۶ء کو منصف صاحب بہادر ضلع سنگھبوم نے اہلحدیثوں کو ڈگری دیکر حکم دیا کہ تمام لوگ اس مسجد میں نماز و دیگر فرائض اپنے طریقے سے ادا کرسکتے ہو - چونکہ جناب منصف صاحب بہادر اگرچہ بنگالی ہندو ہیں - مگر اس مقدمہ مذکورہ کو مدبرانہ و عالمانہ طور پر فیصلہ کیا ہے - نقل فیصلہ وصول ہوجانے سے انشاء اللہ تعالیٰ پیش خدمت کرونگا - زیادہ والسلام

اڈیٹر:- ضرور بھیجو گا -

من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم

از عبد اللہ بہاری تم عظیم آبادی

صاحبو! یہ دو مذہب (حنفی اور اہلحدیث) جو باہم اپنے تقابل کے ساتھ بکمال سکون میں اپنا غلغلہ آوازہ ہوتی ہے واقعی شارع علیہ السلام کے نزدیک ناجی فرقہ میں ہے - مگر اختلاف مذہبی کیوجہ سے جو آپس میں ناتفاقیاں پڑی ہوئی ہیں جس سے ایک مذہب والے دیگر اہل مذہب سے خار کھاتے ہیں اور بھائی بھائی بننے کو برا اور قبیح تصور کرتے ہیں تو آیا نفس الامر میں ان دو مذہب مذکور میں حقیقی انفصال ہے کہ ہر ایک مذہب اپنے مقابل مذہب والے کو مضل اور گمراہ ٹھیراتا ہے - کیا ایسا ہے - نہیں نہیں ایسا نہیں - بلکہ دونوں فریق اسی آقائے عربی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا اور غلام ہیں اور جب ایک ہی آقا کے فرمانبردار ہیں اور دونوں ایک ہی دربار اسلام میں پہنچنے والے ہیں - تو آپس میں ناتفاقی کیسی! یہ عقل سلیم سے کوسوں دور ہے مگر عظیم آباد کے بعض احناف بزرگ کا ہمارے جو یہ زعم ہے کہ اہل سنت و جماعت کے حنفی اور اہلحدیث یہ دونوں قسم ہیں اور قسمیں باہم متبائن ہوا کرتی ہیں جیسے انسان اور فرس - یہ دونوں قسم ہیں حیوان کے اور باہم انکے ایک کا حمل دوسرے پر صحیح نہیں جیسے الانسان لیس بفرس و الفرس لیس بانسان اسی بنا پر حنفی اہلحدیث پر اور اہلحدیث حنفی پر محمول نہیں ہوسکتا - بلکہ ہر فریق

ahmadimuslim.de

کے دعویٰ مذہب کے آگے دیگر معدوم اور مضمحل اسی قاعدہ سے قطع تعلق اور کل مذمت[1]
خواہ مخواہ ثابت کرتے ہیں۔ یہ محض فاسد اور قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکہ باہم قسموں کی مباینت
ذات میں ہوتی ہے اور حنفی اور اہلحدیث فی نفس الامر میں کوئی ذاتی نہیں کہ قاعدہ مذکورہ
بالا کا مصداق ہوں۔ ہاں لفظی مباینۃ البتہ ہے۔ مگر لفظی مباینۃ حمل سے مانع نہیں ہوتی ہے
دیکھو اسد اور غضنفر اس میں لفظی مباینۃ موجود ہے لیکن ایک دوسرے پر محمول ہے۔ پس
اہلحدیث حنفی اور اہلحدیث میں مغایرۃ اور مباینۃ ذاتی ٹھیرانا ہے جسکی عقل تعصب کے تسلط سے
مغلوب ہو گئی ہے کہ اسلامی اور شرعی لغت کے سمجھنے سے قاصر ہے دیکھو لغت شارع میں ہے انما
المؤمنون اخوۃ تو معلوم ہوا کہ ہم دونوں اسلامی بھائی ہیں اور ہم دونوں بھائیوں کو
تعصب کی بحث نے غیر بنا دیا ہے ورنہ درحقیقت ہم آپس میں ایک دوسرے کے مونس
غمخوار ہیں۔ دیکھو ہم لوگوں کو دینی استاد حضرت مولائی آقا عربی نے بھی یہی سبق دیا کہ
لا تجسسوا ولا تحسسوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا وکونوا عباد اللہ اخوانا۔ لوگو! ایک
دوسرے کی ٹوہ نہ لیا کرو عیب جوئی نہ کرو حسد نہ کرو کسی سے بغض نہ رکھو اور ہو بندگان
خدا ہم بھائی بن کر رہو۔ پیارے مسلمانو! جب یہ بات تم اللہ پاک کے فضل وکرم سے سمجھ
گئے کہ باہم آپس میں مسلمان بھائی ہیں تب یہ بھی سمجھ لو کہ ہر مسلمان بھائی خواہ عالم ہو یا
ان پڑھ خواہ مقلد ہو یا اہلحدیث ہر فرد اس بات کا مدعی ہے کہ ہم جان نثار و عاشق پیارے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اپنے دعوے کی محبت کوئی صرف آپکی نعت اور توصیف کی تکرار
سے اظہار کرتا ہے اور یوں کہتا ہے ؎

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانیوالا | مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنیوالا | وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

اور کوئی تو اپنے عشق کے دلیل میں آپ کے فراق میں سسکتے اور بلکتے ہیں اور اپنی آنکھوں
کو دریا نالہ دلوں کو کباب بناتے ہیں اور اپنے شیریں زبان اور کلمہ درد گدازی سے آقا عربی
مالک مدنی فداہ روحی کیلئے آپکی مفارقت اور جدائی انجمن عام میں ظاہر کرتے ہیں ؎

ز مہجوری برآمد جان عالم | ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمۃ للعالمینی | ز محروماں چرا غافل نشینی

صاحبو! یہ عشق محمدی اور حب احمدی کی محبت اور دلیل نہیں۔ الا مجھ کو اس سے انکار
نہیں کہ آپکے خاص خاص غلام ان پر آپ کی مزید پیروی اور اتباع کیوجہ سے انتہائیں

[1] یہ کیسا جھوٹ اور کیسا حملہ ہے کل فرادی یا خود تبع کو عمل (ایڈیٹر)

آ کر ایک کیفیت اور حالت طاری ہوتی ہے کہ زبان حال سے ایسے کلمات بول اٹھتے
ہیں بلکہ عشق محمدی کی دلیل اور برہان یہ ہے کہ جس طرح ہم لوگوں کو آقا عربی نے سبق دیا
ہے اسکو آموختہ اور تعمیل مضمون حکم میں سرمست اور بدمست ہونا چاہئے۔ دیکھو حضور نے
یہ سبق دیا ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین (الحدیث) یعنی
لازم ہے تم پر کہ تم نے میرے اور میرے خلفاء راشدین کے طریقہ کو دیکھا پس آپکے عشق
اور محبت کی یہی دلیل ہے یا جو کچھ ہے سو سب بجا ہے ورنہ نہیں تو صرف منہ کی صدا ہے

ذوق رکھ سنت گرامی کا ؎ | ہے شرف آپ کی غلامی سے
جو کوئی پیرو رسول نہیں | لاکھ طاعت کرے قبول نہیں

چنانچہ اللہ پاک کا کلام بھی اسی بات کی شہادت دے رہا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ یعنی اے میرے پیارے حبیب تو دنیا سے فرما دیجئے اگر اللہ کو دوست
رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اور میرے قدم بقدم چلو اللہ تمکو دوست رکھیگا اور حضور بھی ارشاد
فرماتے ہیں من احیی سنتی فقد احبنی جس نے میری طریقہ اور روش کو زندہ کیا اس نے
مجھ کو دوست بنایا۔ بیشک آپ کے عشق اور محبت کا ثبوت اور اسکی دلیل آپکے ہو بہو
چلنا۔ یہ آپکے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مبارک ہوا۔ دیکھو حضرت عبداللہ بن
عمر کی حکایت کہ حضور انور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے سفر کرنے میں جہاں
استراحت فرماتے اور جس مقام پر ٹھیر جاتے اور جس جگہ جو کچھ کرتے ہو بہو عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ اپنا جب ادھر سے تشریف لاتے تو کرتے حتیٰ کہ جس جگہ پر حضور نے استنجا
فرمایا تھا اس جگہ اگر حاجت نہ بھی ہوتی۔ تو تبرکاً تھوڑی دیر بیٹھ جاتے اللہ اللہ! میرے
پیارے مسلمان بھائیو! اتباع اسکا نام ہے اور پیروی اسکو کہتے ہیں۔ جب ہم لوگ کو بھی
آپ کے اتباع اور پیروی کا سچا دعویٰ ہے تو بموجب من احیا سنۃ من سنتی قد
امیتت بعدی کے آپ کی سنت مردہ کو شہر میں ایک جگہ جمعہ ہونا چاہئے جسکی مفصل تفصیل
عون المعبود شرح سنن ابی داؤد وغیرہ کتب احادیث اور انکی شروح میں موجود ہے اسکو
زندہ کرنے میں کوشش بلیغ کریں اور اسکا ثواب جو ہماری سرکار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بتلایا ہے و عمل بہا الناس کان لہ مثل اجر من عمل بہا لا ینقص من اجورہم
شیئا۔ اسلئے کہ ہم اور آپ دونوں مسلمان بھائی مستحق ہوتے تو کیا اچھا ہوتا ؎
کر یا تو برخوردار فعل یا نکو۔

اڈیٹر آپنے یہ نہ بتلایا کہ اس تفریق کا موجب کون ہوتا ہے۔ کون دوسرے
سے نفرت کرتا ہے۔ کون دوسرے کو حتی المقدور اپنی مساجد سے روکتا ہے

اہل اسلام کی حالت

ہے اشعار فطری ہو رغبت زیادہ — اسی کے ہو کہنے کی عادت زیادہ
دیا چھوڑ اب ہجو غزلوں کا کہنا — سبب یہ کہ ہو اس میں لذت زیادہ
وہ شاعر جو اس دام میں پھنس گئے ہیں — انہیں کو ملی ہے نکبت زیادہ
بہت ہو گئے ہند میں اب سخنور — اسی واسطے ہے یہ ذلت زیادہ
جو تعلیم اچھی نہیں عالموں کی — تو گویا خاک ہوگی لیاقت زیادہ
پڑھائیں وہ تاریخ و سائنس تک — اسی کی ہے اب تو ضرورت زیادہ
کتاب اور سنت کا چرچا گیا اٹھ — ہے اس ہند میں شرک و بدعت زیادہ
مٹا نور توحید اور شرک چمکا — ہے اب ہند میں اسکی ظلمت زیادہ
وہ کل ہے کیا چیز کچھ جانتے ہو — ملی سب کو حق سے یہ نعمت زیادہ
اسی کے موافق ہوں سب کام اگر تو — دلوں میں اگر ہو قناعت زیادہ
جو ہیں مولوی انکی حالت ہے بدتر — ہر اک بات میں ہے جہالت زیادہ
رہے دن سے جھگڑوں میں ہے کام انکو — تعصب کی جانب ہو رغبت زیادہ
وہ باتوں میں کافر بنا لینگے فوراً — انہیں کفر سے ہے محبت زیادہ
نہ لاوینگے اسلام میں کافروں کو — انہیں ہے کہاں اسکی فرصت زیادہ
جو ہیں واعظین ان کا اقبال ہو تو — تو دولت کی ہے مسابقت زیادہ
مسلماں جو ہیں نام کے ہیں مسلماں — ہے نیچر سے انکو محبت زیادہ
طوالت سے ہوتی ہے تقریر انکی — زباں میں ہے انکی فصاحت زیادہ
وہ دو چار باتوں کی کوشش کرینگے — کہاں اس سے بڑھ کے طاقت زیادہ
یہ کوشش ہو ہر دم کہ اٹھ جائے پردہ — مگر انکو اس میں ہے وقت زیادہ
چلن چاہتے ہیں وہ آزاد بننا — کہ ہو شرع کی تا نہ شدت زیادہ
یہ خواہش ہے ہر دم کہ ازواج انکی — کریں آشناؤں سے الفت زیادہ
کہاں تک کہیگا کہ اب ختم قیصر — مجھے طول کی کیوں ہو عادت زیادہ

فوائد عامہ کیلئے معلومات

زولولینڈ میں یہ کوشش کی جاتی ہے کہ دفتروں کے ملازم کنوارے ہوں۔

زولولینڈ میں عورتوں کی قیمت ۳ پونڈ سے ۱۶۰ پونڈ تک ہے۔ ملا گن ایکا میں ایک عورت پانچ کریوں کے عوض ملتی ہے۔

کانگو بین امیر ہیں دکٹوریہ آنجہانی۔ کا کوئی دوسرا خوش اقبال اور بہت مدت تک

سلطنت کرنیوالا کتب تواریخ سے ثابت نہیں ہوتا۔

توپ کا موجد افلاطون تھا جس نے چینیوں سے پہنچنے پہلے توپ ایجاد کی تھی اسمیں بہک سے اڑنیوالا مصالحہ بال وغیرہ ادویہ سے بنایا تھا۔ جب توپیں فائر کی جاتی تہیں اور انکی منہ سے آگ اور دہواں نکلتا تھا۔ تو چینی مارے خوف کے فرار ہو جاتے تھے۔

چینیوں کا یہ خیال تھا کہ کوئی آسمانی دیو افلاطون کی مدد کے لئے آیا ہے۔

شاہ ایران کے پاس ایسا خیمہ ہے جسکی نظیر ساری دنیا میں نہیں۔ یہ "سرا پردہ نادری" کے نام سے موسوم ہے۔

نادر شاہ والی ایران جواہرات کی جو تین گاڑیاں ہندوستان سے لیگیا تھا۔ وہ سکے سب اسمیں جڑے ہیں انکی چوبیں مرصع ہیں۔

بمقدار دو نیل کے کوئی نہر انجنیروں کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والی نہیں۔ یہ نہر ان قطعات زمین کو سیراب کرتی ہے۔ جہاں پانی نہیں برستا۔ وہاں کے باشندوں کو معلوم ہی نہیں کہ برسات کسکو کہتے ہیں اور آسمان سے پانی گرنا کیا چیز ہے؟

ابو الفیض فیضی کی بے نقط تفسیر "سواطع الالہام" ہندوستان کی بڑی یادگار ہے۔

فرانس میں مچھلیوں کے شکار کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ ایک طمع دار کانٹا میں آئینہ لٹکا رہتا ہے مچھلی جب آئینہ میں اپنا عکس دھوکا کے دیکھتی ہے تو وہ اس کے لینے کے لئے لپکتی ہے اور پھنسکر شکار ہو جاتی ہے۔

جاپان میں بہت سی عورتیں ہمیشہ خاموش رہتی ہیں انہیں خاموشی کی تعلیم دیجاتی ہے

پچھلے دنوں بعض بیلون کے ذریعہ سے اڑکر ایک سنیح مین لنڈن سے پیرس دار الخلافہ فرانس پہونچا۔ چھ گھنٹوں میں تین سو میل کی مسافت طے کی۔

انگلستان میں سنہ ۱۸۶۱ء میں ۱۷ ہزار ۸ سو چھیانوے عورتیں کلرک اور محررکے عہدہ پر مامور تہیں۔ ترقی کرتے کرتے انکی تعداد سنہ ۱۹۰۱ء میں ۵۵ ہزار ۷۸۴ تک ہوگئی۔

پرنس آف ویلز اور انکی صاحبزادی کو فن شاعری میں خوب مہارت ہے۔

ہندوستان میں ایک عجیب قسم کی شہد کی مکھی ہے جو بنا کام اتوں کو انجام دیتی ہے۔

تاریخ جہاں سے زیادہ فرانس میں کتب خانے ہیں جنکی تعداد ۳۲۸۳ ہے۔

صد سالہ عمر کے آدمی جرمن امپائر میں ۷۸ فرانس میں ۲۱۳۔ انگلینڈ میں ۱۴۶ اسکاٹ لینڈ میں ۴۶ سویڈن میں ۱۰ ناروے میں ۱۰ بلجیم میں ۵ ڈنمارک میں ۲۔ سپین میں ۴۰۱ سرویا میں ۵۷۵ ہیں۔

فوہ سرویا کی خاندان کی ابتدا سنہ ۱۳۳۱ء میں ہوئی تھی موجودہ فرمانروا تیسویں نمبر میں ہے

راقم ابو الحامد سید محمد فرخ سیر قیصر بہاری

مباحثہ دیوریا

یہ وہ مباحثہ ہے جس نے پورب میں اسلام کا سکہ مخالفوں کے دلوں پر جما دیا تھا۔ آریوں کی امیدوں کو خاک میں ملا دیا تھا۔ قیمت ۸/

مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

فتوے

سوال نمبر ۸۱ - جو لوگ متبع سنت بعض لوگوں کو اتباع سنت کی غرض سے مرید کر لیتے ہیں جیسے اگلے بزرگ مجدد الف ثانی یا مولانا اسماعیل صاحب شہید مرید کر کے اپنے مرشدوں کا نام سلسلہ وار حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک لکھکر دیتے تھے - وہ جائز ہے یا ناجائز - شرک ہے یا بدعت؟ بخلاف اُن پیران اجہل کے کہ وہ صرف شجرہ کے ہی بہروسے پر جنتی اور دوزخی بنا دیتے ہیں - اہل بدعت پیر پرست اُس شجرہ کو باعث نجات جان کر لوبان کی دہونی اور خوشبو وغیرہ لگاتے رہتے ہیں اور وقت مرنے کے قبر میں رکھوا لیتے ہیں -

سوال نمبر ۸۲ - موزہ پر مسح کرنا مسافر اور مقیم کو آیا ہے - وہ ہر قسم کے موزہ پر ہے یا کوئی تخصیص ہے زید کہتا ہے کہ موزہ چرمی پر مسح کرنا چاہیے عمرو کہتا ہے کہ موزہ ہر چیز کا چاہے سوتی ہو یا کپڑے کا ہو یا اونی ہو یا بالوں کا کسی چیز کا ہو سب پر مسح کرنا جائز ہے - ان دونوں میں کس کا قول صحیح ہے -

سید نور محمد

جواب نمبر ۸۱ - شجرہ ارادت مثل سند تحصیل کے ہے اس سے زیادہ نہیں ہے . جو لوگ اس سے افعال مذکورہ کرتے ہیں بہت بیجا نہیں کرتے اور جو لوگ صرف شجرہ ہی پر نجات جانتے ہیں انکی سخت غلطی ہے - نجات تو صرف قرآن شریف رکھنوا اور خوشبو ملنے اور لٹکنوانے سے آئندہ سو بھی نہ ہوگی جبتک اُس پر عمل نہوگا -

جواب نمبر ۸۲ - موزہ تو چرم ہی کا ہوتا ہے - جراب کپڑے یا سوت کی ہوتی ہے - ترمذی وغیرہ میں حدیث ہے کہ مسح رسول اللہ علی الجوربین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جرابوں پر مسح کیا - بعض علماء کا مذہب ہے کہ اُن جرابوں پر جائز ہے جنکو تلہ پر چمڑہ لگا ہو - بعض کا خیال ہے کہ جو سوتی اور مضبوط ہوں - مگر یہ سب خیالات ہی خیالات ہیں - کوئی آیت یا حدیث ان خیالات پر مجبور نہیں کرتی ۔

سوال نمبر ۸۳ - صبح کی نماز میں ایک شخص فرض پڑھ چکا اور بعد اُسکی جماعت ہوئی کیا وہ جماعت میں شریک ہو سکتا ہے؟ -

سوال نمبر ۸۴ - قبل دو رکعت نماز جمعہ کسقدر سنتیں پڑھنی چاہئیں اور اگر فوت ہو جاویں تو کس وقت ادا کیجاویں -

سوال نمبر ۸۵ - جنب کی حالت میں قرآن شریف زبانی پڑھنے کا کیا حکم ہے -

سوال نمبر ۸۶ - زید حافظ قرآن ہے اور مسئلہ مسائل سے بخوبی واقف نہیں ہے اور قوم کا جلاہا ہے اور اسکی ذات کے عزیز باہر نکلتے ہیں - دو پیشہ جلاہا ہی کا ہوتا ہے؟ آیا ایسا شخص بموجودگی دیگر اشخاص جو مسئلہ مسائل سے واقف ہوں اور قوم کے لحاظ سے شریف ہوں - اور شرک و بدعت سے بچتے ہوں پیش امام ہو سکتا ہے -

محمد شیر خاں از رائے بریلی

جواب نمبر ۸۳ - ایک حدیث میں آیا ہے کہ صبح اور عصر کی نماز کے بعد نماز نہ پڑھا کرو - اس حدیث کے معنی جمہور علماء تو یہی کرتے ہیں کہ مطلق کوئی نماز نہ پڑھی جائے مگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس حدیث کے معنے کرتی ہیں - کہ آنحضرت کا مطلب ہے - جو لوگ صبح اور عصر کی نماز کو دیر سے پڑھتے ہیں - ایسے کہ صبح طلوع غروب کے قریب آجاتا ہے - انکو منع فرمایا ہے - یہ نہیں کہ نوافل پڑھنے کو منع کیا - ان معنوں سے اگر کوئی شخص صبح کی نماز پڑھکر بہ نیت نوافل جماعت میں شریک ہو جائے تو حرج نہیں - علماء کرام سے توقع ہے کہ اپنی اپنی تحقیق سے مطلع فرماوینگے

جواب نمبر ۸۴ - صاحب سفر السعادت لکھتے ہیں کہ جمعہ کی سنتیں قبل از فرض کوئی نہیں - صرف تحیۃ الوضو کی دو رکعتیں ہیں - ہاں نفل جتنے چاہے پڑھے -

جواب نمبر ۸۵ - حدیث شریف میں آیا ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ یقرءنا القرآن مالم یکن جنبا یعنی آنحضرت ہمکو قرآن پڑھاتے تھے جبتک ہم جنبی نہوتے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنبی قرآن نہ پڑھے -

جواب نمبر ۸۶ - امامت کی صورتیں دو ہیں - تقرر اور نباہ یعنی جب شروع میں کسی مسجد کے لئے یا کسی نماز کے لئے امام مقرر کیا جائے تو اُس وقت یہ قاعدہ ہے کہ جو سب سے زیادہ علم والا ہو اُسکو امام بنایا جاوے - پھر چاہے اُس سے بھی زیادہ علم والا آجائے تو اُسکو حکم ہے کہ مقررہ امام کی اقتدا کرے - پس اگر زید کی امامت کا تقرر ہو چکا ہے - تو اسی کی اقتدا کرنی چاہیے - حدیث میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر یعنی ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو - قومی فرق شریعت میں نہیں رکھا گیا - بلال رضی اللہ عنہ کس قوم کے تھے اور ابو جہل کس کا - اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ -

سوال نمبر ۸۷ - عیدگاہ کے لئے ایک ہندو خدا کے نام پر زمین دیتا ہے - کیا اُس زمین میں نماز پڑھنی جائز ہے؟ قربان علی از جالندھر پور خریدار نمبر ۲۷

جواب نمبر ۸۷ - اگر اُس کا مال حلال کمائی کا ہے تو جائز ہے - مکہ کے مشرکوں نے کعبہ شریف کی دوبارہ بنا کی تھی پھر آنحضرت اُسی میں نماز پڑھتے رہے - بعض لوگوں کو شاید شبہ ہو کہ قرآن شریف میں آیا ہے مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ - یعنے مشرکوں کے لئے زیبا نہیں کہ وہ مسجدوں کو بنا دیں - تو اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ مشرک عبادت کے ساتھ آباد نہیں کرتے - کیونکہ وہ خالص عبادت نہیں کرتے اسلئے قرینہ

انتخاب الاخبار

سلطان المعظم نے حکم دیا ہے کہ موسم آئندہ تک ریلوے مدینہ منورہ تک پہنچ جائے (مبارک)۔

ترکوں اور مصریوں کا سرحدی نزاع ابھی ختم نہیں ہوا (ع کوئی محبوب ہے اس پردۂ زنگاری میں)۔

پشاور میں ۲۱ مارچ کو چار کس ملا مرزا خان صاحب مشنری اسلام کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے۔ اسلامی نام دین محمد۔ فاطمہ بی بی۔ غلام محمد۔ نور بی بی رکھے گئے۔

امسال عام طور پر تمام حاجی سرزمین حجاز سے بہت خوش واپس آ رہے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ انہیں حج میں نہایت آرام اور آسانیاں ملی ہیں۔ زیادہ تکالیف مصری حجاج کو ہوتی تھی۔

گورنمنٹ روس کو اندیشہ ہے کہ ہڑتالی طلباء اپریل میں پھر شورش کرینگے۔ اسکے سد باب کیلئے تیاریاں کیجا رہی ہیں۔ مسلح فوجیں تمام سٹیشنوں پر تیار ہیں اور مسٹر مارکونی تمام سلطنت میں بے تار پیغام رسانی کا انتظام کر رہے ہیں۔ گورنروں اور افسروں کے نام حکم جاری ہو گئے ہیں کہ جو طلباء یونیورسٹی کے مقفل ہونے پر ہڑتال کے اظہار سے سکولوں سے غیر حاضر ہیں انکو ماخوذ کیا جائے۔

حیرت انگیز موت اس ہفتہ امرتسر میں ایک عجیب موت ہوئی کہ عدالت میں ایک شخص اپنا بیان دیکر ذرا سا بیٹھا ہے کہ بیٹھنے کے ساتھ ہی فوراً دم بر آمد۔ اللہ اکبر ع جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے ۔ یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے۔

مستی چک ضلع سارن میں جلسہ ہوا مگر واعظین تشریف نہ لائے صرف جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ تشریف لائے جنکی وجہ سے جلسہ میں کچھ تو رونق ہو گئی۔ (نامہ نگار)

امرتسر میں اس ہفتہ خوب رونق رہی مولوی ابو رحمت صاحب مولوی عبدالمجید صاحب شیخ عبدالعزیز صاحب (سابق جگدمبا پرشاد آریہ) تشریف لائے اور انجمن نصرت السنہ کے زیر اہتمام خوب لیکچر دئیے۔

گورنر مدراس نے مدراس کے باشندوں کی طرف سے پرنس آف ویلز کو ہندوستان سے روانہ ہوتے وقت سلامی کے ساتھ وطن پہنچنے اور خدا حافظ کا تار دیا۔

پرنس آف ویلز نے کراچی سے روانہ ہوتے وقت اس تار کا جواب دیا جس میں مدراس کے باشندوں کا انکے شفقت آمیز پیغام کا شکریہ ادا کیا (معمولی باتیں حسب ضابطہ ہیں)۔

ریاست فرید کوٹ کے دو قدیم اور تجربہ کار ملازم منشی عبدالغفور خان وزیر اور سردار دائین سنگھ کونسل کے ممبر اور رسالدار پرتاب سنگھ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب پریزیڈنٹ کونسل مقرر کئے گئے۔ صاحب کمشنر قسمت جالندھر ریاست فرید کوٹ کے انتظام پر عام نگرانی رکھینگے۔ (افسوس کہ راجہ فرید کوٹ کے بڑے معتمد اور اتالیق جو اپنی خداداد قابلیت سے مشہور ہیں یعنی مولوی ولی اللہ صاحب انکو کونسل میں نہ لیا گیا)۔

نیشنل بینک لاہور کے ایک چپڑاسی کو دس ہزار روپیہ کے نوٹ رجسٹری شدہ خط میں ڈاک میں ڈالنے کے لئے دئیے گئے چپڑاسی نے وہ تمام نوٹ لفافہ میں سے نکالکر چھپا دئیے لیکن راز کے افشا ہونے پر اس نے پولیس میں اپنے جرم کا اقبال کر کے وہ سب نوٹ پولیس کو بتا دئیے۔

سلطنت جرمنی کی مردم شماری حال ہی میں کی گئی ۶ کروڑ ۲ لاکھ ۵ ہزار ایک سو ۸۳ آدمیوں کی آبادی پائی گئی۔ (کیا خدا کی شان ہے۔ ہندوستان ہی کے مسلمان اس سے زائد ہیں مگر ہیں کیا؟ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ)

مراکو کے دعویدار سلطنت نے مراکو کانفرنس کے ڈیلیگیٹوں کو لکھا ہے کہ مراکو کا اصلی سلطان میں ہوں (نتیجہ کیا؟ یہی کہ دو مرغ بجنگ کشتند فائدہ تیسر گیرد)۔

ہمعصر رہبر ہند بحوالہ ایک اخبار لکھتا ہے کہ بکوور (آریہ سماج) کے سالانہ جلسہ پر سماج کے رہتیوں کے ساتھ کھانا نہیں کھایا۔ اس پر تین رہتیوں نے کہا کہ جلد اتنی ہم مسلمان ہونے کو تیار ہو گئے۔ ایک شخص ہو رام فوراً جاکر مسلمان ہو گیا۔ دیکھیں آریہ سماج کے متعلق (وہ پرانا ہے جو شخص غصہ میں تبدیل مذہب کرتے ہیں۔ پہلے بھی ایسا ہی کیا ہوگا)

احکام سلطانی صادر ہو گئے ہیں کہ کارخانجات یورپ کو حجاز ریلوے کے متعلق جتنی فرمائشیں دیجیگی ہیں وہ جلد تیار کرائی جائیں اور براہ بندر بیروت اور دیگر مقاموں پر ارسال ہوں۔

ترکی حکومت نے حکم دیا ہے کہ ترکی قلمرو میں جسقدر دوا فروشوں کی دوکانیں ہیں سب کا سالانہ معائنہ کیا جائیگا اور دیکھا جائیگا کہ وہ کیسی دوائیں فروخت کرتی ہیں اور کس مقدار کی ادویات انکے یہاں سالانہ فروخت ہوتی ہیں۔

شام کے فوجی شفاخانے میں آگ لگ گئی جس سے تین مکان جل گئے سپاہیوں اور پولیس والوں کی دوڑ دھوپ سے آگ جلد بجھ گئی جلتے ہوئے مکانات سے مریض ایسی آسانی سے نکالے گئے کہ انہیں ذرا بھی تکلیف نہ ہوئی۔

گذشتہ ہفتہ کے شروع میں کلکتہ میں ایک طوفان آیا۔ ٹریموے کمپنی کی برقی تار پر بجلی گری، فوراً تمام بازار جگمگانے لگا۔ خیر گذری کہ کسی قسم کا نقصان جان نہیں ہوا۔

ahmadimuslim.de

سامانِ تندرستی

برقی سٹ برائے نامردی

اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی سُست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاکی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جن سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا۔ اور طاقت پیدا ہوتی ہے مختصر یہ کہ سٹ ہذا نامردی کا اکمل علاج ہے۔ قیمت ۵ روپے

مومیائی مقوی باہ

یہ دوائی ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ دماغی و بدنی کمزوری۔ دردِ کمر۔ جریانِ منی کے دفعیہ اور کمیٔ منی کو بڑھانے کیلئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگتے ہی دو رتی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بچوں کو ½ رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑے عرصہ میں فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ جن لوگوں کا سینہ پھیپھڑا اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو اُن کے لئے محافظ صحت ہے۔ جماع کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے اور جن اشخاص کے ہاں بسبب رقت نطفہ اولاد نہ ہوتی ہو۔ وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں۔ الغرض مومیائی ہذا ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ ڈاکٹری یا یونانی طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی زود اثر اور مقوی دوا شاید ہی کوئی ہو۔ ایک دفعہ آزماؤ اور فائدہ اٹھاؤ۔ قیمت فی چھٹانک جس سے کم روانہ نہیں ہو سکتی، مع محصول ۱۱ روپے

ممسک جریان

اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی بند ہو جاتا ہے۔ اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہو جاتی ہے۔ قیمت ۲۸ خوراک جس سے کم روانہ نہیں ہو سکتی، مع محصول ۱ روپیہ

معجون تیرہ رتن

نزلہ۔ کھانسی۔ ضعف دماغ اور نسیان کے دفعیہ کے لئے ازحد مفید ہے۔ طالب علموں۔ وکیلوں اور دیگر دماغی محنت کرنے والے اصحاب کو ضرور اسکا استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت ۱ روپیہ

صغر سنی شادی

کے نقصانات اور ضرر سے بچنا چاہو تو کتاب داغِ دل کا مطالعہ کرو۔ قیمت ۴ آنہ

المشتہر

علم دین۔ مینیجر دی میڈیسن ایجنسی۔ کٹڑہ قلعہ امرتسر پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے اور ہر حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ ۱ روپیہ سے ۲ روپیہ تک فی عدد
" زرین ۲ روپیہ سے ۵ روپیہ "
پٹی دیسی اعلیٰ ۱۲ آنہ سے ۱۴ آنہ فی جوڑہ
" پشمینہ ۱ روپیہ سے ۲ روپیہ "
کمبل دیسی ۱ روپیہ سے ۲ روپیہ فی عدد
لوئی سفید ۸ آنہ سے ۴ روپیہ "
جراب و دستانہ اعلیٰ ۸ آنہ سے ۱ روپیہ فی جوڑہ
" سوتی ۲ آنہ سے ۶ آنہ فی درجن
فوجی زین خاکی ۱۲ آنہ گز سے ۱ روپیہ "
صافہ لٹھری اور دسے ۱ روپیہ سے ۲ روپیہ "
ازار بند سوتی ۲ آنہ سے ۴ آنہ فی عدد
" ریشمی ۱۲ آنہ سے ۱ روپیہ "
تھان گبرون باریک و موٹا ۶ روپیہ سے ۱۰ روپیہ "
جوتہ سادہ سخت زنانہ ۸ آنہ سے ۴ روپیہ "
" زرین ہوشیارپوری ۲ روپیہ سے ۵ روپیہ "
لنگیاں اور پنچی ۸ آنہ سے ۱ روپیہ "
نگینین لوئی ۳ گز طول ۲ گز عرض ۵ روپیہ سے "

کلاہ سادہ ۶ آنہ سے ۹ آنہ تک
" زرین ۱ روپیہ سے ۲ روپیہ "
پٹی سرج ۸ آنہ سے ۱۲ آنہ فی جوڑہ
" بڑھیا ۱۲ آنہ سے ۱ روپیہ "
کمبل فوجی ۵ روپیہ سے ۱۰ روپیہ "
چادر پشمینہ ۵ روپیہ سے ۲۵ روپیہ "
بنیان و پاجامہ اعلیٰ ۸ آنہ سے ۲ روپیہ "
" سوتی ۲ آنہ سے ۶ آنہ "
پٹی برائے کوٹ فی تھان ۸ آنہ سے ۱ روپیہ "
۹ گز
رومال سوتی ۸ آنہ سے ۱۲ آنہ فی درجن
صافہ لٹھری خاکی ۸ آنہ سے ۲ روپیہ "
رومال ریشمی ۸ آنہ سے ۱ روپیہ فی عدد
چوتہی و دوتہی ۱ روپیہ سے ۸ روپیہ "
دری برائے پلنگ ۶ آنہ سے ۱ روپیہ "
دری فرمائش کرنے پر تیار ہو سکتی ہے۔
باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ ازیں ہر قسم کا مال۔ فوجی اسباب۔ لنگیاں۔ کمربند۔ سینڈل زین پیش۔ جھالر سوتی و زرین۔ پیچ اعلیٰ و سنہری و روپہری و لیس اعلیٰ و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بنسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے کارخانہ سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ سوداگران کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپے آنے پر ارسال کیا جاویگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹر لودہانہ

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کو مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شایع ہوتا ہے۔

R.L.N. 352

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... عہ
والیان ریاست سے ... للعہ
رؤسا و جاگیرداروں سے ... للعہ
عام خریداروں سے ... عہ
ششماہی کیلئے ...
ممالک غیر سے سالانہ ...

اجرت اشتہارات

کل خط و کتابت وارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر
ہونا چاہیے

اہلحدیث

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عموما اور اہلحدیث کی خصوصا دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی ... کرنا

قواعد وضوابط

... پیشگی آنی چاہیے۔
... وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) نامہ نگاروں کی مجریں اور مضامین ... بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

نمبر ۲۴ | امرتسر مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۰۶ء مطابق ۲۵ صفر ۱۳۲۴ھ ہجری | جلد ۳

دہرمپال کا مکر

کبھی معشوق سے وہ بھی جواب عاشق کہاتا ہیں
کسی کا دل دکھایا تھا اسی کی داد پاتے ہیں

مہاشہ دہرمپال آریہ نے اسلام چھوڑنے اور آریہ بننے کی وجوہات میں جو ایک مختصر سا رسالہ (ترک اسلام) شایع کیا تھا۔ اس میں سب سے زبردست اور پہلا اعتراض قرآن شریف پر یہ تھا۔ کہ قرآن میں خدا تعالی کی نسبت مکر کا لفظ آیا ہے یعنی لکھا ہے کہ خدا نے مکر کیا۔ اسکا جواب ہم نے ترک اسلام میں دیا تھا کہ لفظ مکر کے معنی عربی میں کچھ ناپسند نہیں۔ البتہ اردو فارسی کے استعمال میں کچھ کراہت ہے۔ عربی میں اسکے معنے صرف مخفی طور پر کام کرنیکے ہیں۔ چونکہ خدا تعالی کے سب کام مخفی ہوتے ہیں اسلئے خدا کی نسبت قرآن شریف میں مکر کا اطلاق ہوا ہے۔ مگر اردو فارسی میں دہوکہ دینے کے موقع پر استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اس استعمال کا قرآن ذمہ وار نہیں۔ ایسا ہوتا ہی ہے کہ ایک زبان کا لفظ دوسری زبان میں جب جاتا ہے۔ تو بعض اوقات اس کے معنوں میں تغیر آجاتا ہے۔ یہ اس تقریر کا خلاصہ جو ترک اسلام میں ہم نے لکھی تھی مہاشہ دہرمپال جی نے اسکا جواب لکھا تھا کہ:۔

"فی زمانہ بھی سینکڑوں الفاظ ایک زبان سے دوسری میں جا رہے ہیں گو انکو حروف ہجا میں کچھ فرق آجاتا ہو۔ مگر مفہوم وہی رہتا ہے جو پہلی زبان میں تہا مثلاً ہندی لفظ ڈکیتی کو انگریزی زبان والوں نے ڈیکائٹی Decoity بنایا۔ اسی طرح ڈاکو سے ڈیکائٹ Decoit علی ہذا القیاس لوٹ سے لوٹ Loot کر لیا۔ اسی طرح ہندی والوں نے انگریزی الفاظ کو منہ توڑ کر اپنے ڈہب کا بنایا مثلاً ریکروٹ Recruit سے رنگروٹ، آرڈرلی orderly سے اردلی کیچنگ ہوس Catching house سے کانجی ہوس۔ میڈیم Madame سے میم۔ غرض انکو دن دیکہا لینا چاہئے ہے۔ مگر ایک لفظ کے معنی جو ایک زبان میں ہیں۔ اسی لفظ کے وہی معنے دوسری میں بدلتے ہیں؟" (تہذیب الاسلام صفحہ ۱۳)

اس کے جواب میں پہر ہم نے تقابل الاسلام ... میں لکہا کہ ایسی مثالیں بتلائیں جنمیں تغیر معنوی ثابت ہو سکتا ہے کہ آخر کار ہماری کوشش ... کہ ہمارے دوست دہرمپال نے خود ہی اپنے اس اصول کو رد کر دیا۔

آپ اپنے رسالہ اندر بابت فروری ۱۹۰۶ء میں ... کے عنوان

ahmadimuslim

کے نیچے لکھتے ہیں:-

" عزیز عربی میں زبردست کو کہتے ہیں - عام بول چال میں عزیز کے معنے پیارا کئے جاتے ہیں " صفحہ (۴۳)

پیارے پال! بتا سکتے ہو یہ تغیر اس لفظ میں کیوں ہوگیا کیا یہ تغیر تمہارے اس اصول مندرجہ تہذیب جلد اول صفحہ ۱۴ کے خلاف ہے یا نہیں جسمیں تم بڑے دعوے سے لکھتے ہو کہ " ایک لفظ کے معنے جو ایک زبان میں ہیں اسی لفظ کے وہی معنے دوسری میں ہوتے ہیں "

پس لفظ مکر کو بھی اسی پر قیاس کر لیجئے چنانچہ علماء کرام نے اسکی وجوہات مفصل لکھی ہیں-

سنا بھی دوستو! دیکھا نہ یہ ہے دل جلوں کی آہ کا اثر ؎

کہتا ہے کون نالہ بلبل ہے بے اثر + پردہ میں گل کے لاکھ جگر پاش ہو گئے

منطق نہ پڑھو

اس عنوان سے ایک مضمون اہلحدیث کے کسی گذشتہ پرچہ میں صاحبزادہ مولوی محمد ابو القاسم بنارسی کا نکلا تھا - جسپر اڈیٹر نے از خود ہی نوٹ لگا دئے تھے - تاہم ہمارے کچھ ہوشمند آرین اخباروں (مثل آریہ گزٹ لاہور) نے اس مضمون کو تمام مسلمانوں کی رائے قرار دیکر اپنے دل کے پھپولے پھوڑے - خیر یہ تو انکی عادت ہی ہے [illegible] رائے اور قومی خیال میں مطلب کے لئے تمیز ہی نہیں ہوا کرتی - تاہم اسکا جواب اہلحدیث کے ایک قابل نامہ نگاروں نے لکھا تھا - جسکا جواب آج پھر صاحبزادہ صاحب کی طرف سے پہونچا ہے - وھو ھذا

ناظرین! آپ نے میری (ایہ ترک من منا ذکرہ ترک تمام شد) کا مضمون اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳ مارچ میں دیکھا ہوگا - خاکسار نے جو (منطق و فلسفہ نہ پڑھو) کی سرخی کا ایک مضمون اہلحدیث ۲۳ فروری میں لکھا تھا - اسی کی تردید میں اس کا مضمون تھا - مگر اتنا بھی یاد رکھیئگا - مجیب صاحب کے جواب کا خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ قرآن و حدیث کو لیکر مت ناز کر کیونکہ انکا زمانہ تمام ہوا - چنانچہ آپ انکی تائید میں ایک مصرعہ بھی لائے ہیں کہ ع زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز - یعنی اگرچہ زمانہ تیری موافقت نہ کرے لیکن تو زمانہ کی موافقت کر - نہیں معلوم یہ کس کلام اللہ کی آیت کی تفسیر ہے - یا کس حدیث کا مضمون ہے - اس سے مطلب تو صاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر زمانہ میں رنڈی بازی ہوتی ہو - تو تو بھی رنڈی بازی کر - اگر زمانہ میں نیچری بنتے جاتے ہوں - تو تو بھی نیچری بنکر داڑھی مونڈ اسے نہیں بڑھا - کوٹ پتلون - بوٹ پہن - شراب پی - عیاشی کر - جھوٹ بول یا نہیں تو اگر زمانہ میں آریہ بڑھتے جاتے ہوں تو تو بھی آریہ بنکر نیوگ کر - لاحول ولا قوۃ - چہ خوش گفت بہلول فرخندہ فال - ہاں تو آپکا مطلب اس مصرعہ کے لانے سے یہ تھا کہ قرآن و حدیث کو لیکر نہ ناز کرو - کیونکہ اب انکا زمانہ نہیں ہے - اب منطق و فلسفہ کا زمانہ ہے - اب انکو لینا چاہئے - استغفر اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ ارشاد فرماتے ہیں ترکت فیکما امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ اسکو چھوڑکر لن تضلوا سے فضلوا واضلوا بنکر کل ضلالۃ فی النار میں داخل ہوجاویں! لاحول یہ کوئی سیدھی بات صاحب کی نظر آتی نہیں - اور آپ مجیب صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ " وہ قومیں خوش نصیب ہیں جو زمانہ کا ساتھ دیتی ہیں اور جو قومیں اس کے خلاف راہ میں وہ بدنصیب " بہت ٹھیک جناب جو زمانہ کی موافقت نہ کریگا - وہ ضرور ان فحش افعالوں سے بدنصیب ہوگا - اور ذرا دیکھئے مجیب صاحب فرماتے ہیں کہ " قادر مطلق کا منشاء قدرت بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اقوام دنیا رفتار زمانہ سے ساز باز رکھیں اسکا بین ثبوت یہ ہے کہ پیغمبران علیہم السلام جب مبعوث ہوئے ہیں معجزات اور نشانیاں انکو اقتضائے زمانہ کے موافق عطا ہوئی ہیں " جناب من آجکل کونسا ایسا نبی مبعوث ہوا ہے کہ اسکو منطق و فلسفہ کا معجزہ دیا گیا ہے جو اسپر زمانہ عمل کرے - ہمارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو خاتم النبیین تھے تو آپ پر جو نازل ہوا ہے اور جو آپنے حکم فرمایا ہے اسپر عمل ہوگا یا زمانہ کے ڈھکوسلے منطق و فلسفہ پر - اور آپکے قول سے تو خود ہی آپکے دعویٰ کی تردید ہوتی ہے - اور آپ لکھتے ہیں کہ " اگر ایسا اور ویسا کہ نہ ہو تو منطق و فلسفہ کی تحصیل واجب فرض بلکہ فرض ہو ہے " نہیں معلوم کس دلیل سے آپ نے اسپر بھی فرضیت مقرر کردیا - سچ ہے ؎

[illegible] + [illegible]

مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ذرا سا طبقات ذہبی کے صفحہ ۱۸۵ کا ملاحظہ فرمانا ہوگا کہ کیا لکھتے ہیں کہ کیا تیرا گمان ہے علم منطق اور علم جگہ پکڑیگا اور علم حکمت داخل ہیں یہ سب ایسے علم ہیں کہ سلب کر لیتے ہیں ایمان کو اور پیدا کر دیتے ہیں شکوک کو

لہ یہ مطلب غلط ہے بلکہ صحیح مطلب یہ ہے کہ سامان اور آلات جنگی و علمی چونکہ ہر زمانہ کے الگ الگ ہیں اسلئے ان کے استعمال میں تم زمانہ کے ساتھ موافقت کرو - مثلاً پہلے زمانہ میں تیروں سے جنگ ہوتی تہی اب توپ بندوق سے یا پچھلے زمانہ میں علمی کتابیں لکھی جاتی تہیں - اب چھاپہ ہے - پس تم اد نہیں پرانے تیروں اور علمی تحریروں پر جمے رہو - ورنہ حرف غلط کی طرح مٹا دئے جاؤ گے - (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

اور حیرانی کو اور یہ ایسے علم ہیں کہ واللہ نہ تو صحابہ کا علم تھا۔ نہ تابعی کا۔ نہ فلاں نہ فلاں
فلاں کا۔ بلکہ انکا علم قرآن وحدیث اور فقہ اور نحو تھا۔ امام ابو یوسف نے تو یہاں تک کہا ہے
کہ جو منطق وفلسفہ پڑھے وہ زندیق ہے۔ جناب ابن محدثوں نے تو یہاں تک کہا ہے کہ
سادی کاغذ کی تعظیم کرنی چاہئے۔ اگر اس میں لفظ منطق لکھا ہو تو اس سے استنجا کرنا درست
ہے اور جلال الدین سیوطی نے مفتاح العلوم میں فرمایا ہے۔ وتحرم الفلسفة كالمنطق
بالجماع السلف یعنی اجماع سلف سے جیسے منطق حرام ہے ویسے فلسفہ بھی حرام ہے
اور ابجد العلوم میں لکھا ہے کہ منطقی لوگ اپنی آخری عمر میں اندھے اور بہرے اور گونگے اور
کوڑھی ہوگئے تھے۔ اور ابجد العلوم صفحہ ۳۰۵ اور تاریخ ابن خلدون صفحہ ۴۵۳ میں ہے
وضررها في الدين كثير اور ابجد العلوم صفحہ ۵۷۵ - وابن خلدون صفحہ ۴۵۴ میں ہے
واما البراهين التي يزعمونها على مدعياتهم في الموجودات ويعرضونها على معيار
المنطق وقانونه فهي قاصرة وغير وافية بالغرض ترجمہ لیکن وہ دلیلیں جو لوگ
گمان کرتے ہیں انکو اپنے دعوی پر موجودات میں اور پیش کرتے ہیں انکو منطق اور اسکے
قانون معیار پر۔ پس وہ منطق غرض کو نہیں پورا کرسکتی۔ اور وہ اس سے قاصر ہے
تو جب ایسا ہوا تو بعد ہی انکو فرماتے ہیں۔ فوجب علینا ترکها یعنی اب اسکا چھوڑ
دینا واجب ہوا۔ اور ابجد العلوم صفحہ ۵۷۹ - اور ابن خلدون صفحہ ۴۵۵ میں ہے
وکانت غیر وافیة بالمقصود ہم یعنی یہ علم منطق وفلسفہ کسی صورت سے مقصود کو پورا
نہیں کرسکتا۔ جناب مجیب صاحب کہاں تک لکھا جاوے۔ من یکن خلاف ذالک
فعلیہ بالبرھان اور ابجد العلوم صفحہ ۵۷۹ - وابن خلدون صفحہ ۴۵۷ میں ہے و
لكن نظر من ينظر فيها من الشرعيات والاطلاع على التفسير والفقه ولا يكبن
احد عليها وهو خلو من علوم الملة ترجمہ یعنی جس نے دیکھنا ہو وہ شرع کی کتابیں
اور تفسیر اور فقہ کو دیکھو - اور اس منطق پہ نہ جھکو - کیونکہ یہ خالی ہے علم ملت سے۔

محمد ابو القاسم از بنارس

اڈیٹر۔ منطق کے رد کرنے کو اقوال الرجال کا پیش کرنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ
منطقی لوگ بے دلیل اقوال الرجال کو سند نہیں مانا کرتے۔ پس آپ کا فرض تھا
کہ آپ نفس منطق میں خرابی دکھاتے۔ جو آپ نے نہیں کیا۔ قرآن وحدیث کون کہتا
ہے کافی نہیں۔ بات تو یہ ہے کہ جس طرح قرآن وحدیث کے سمجھنے کیلئے علوم
صرف ونحو ولغات کی حاجت ہے۔ اسی طرح اس کے دلائل اور بحث ومباحثہ کو
سمجھنے اور منکرین کو سمجھانے کیلئے کسی عقلی علم منطق وغیرہ کی حاجت ہے یا نہیں۔ بس
بات یہ ہے باقی باتیں سب زائد ہیں۔

تقریظات (ریویوز)

تحفہ آریہ سماج

یہ کتاب ہمارے معزز اسلامی مہمان بابو عبد العزیز صاحب (جگدیا پرشاد) نے لکھی ہے۔ کتاب کی خوبی خود اسی سے
ثابت ہے کہ اسکے مختلف مضامین کے جوابات پر مبلغ تین ہزار دو سو روپیہ کا
اشتہار ہے۔ آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند کی اغلاط کو کھول کھول کر دکھایا ہے
اور خوب واضح کیا ہے کہ سوامی جی کے خیالات کا رد خود انکی مسلمہ کتابوں سے ہوتا ہے
بڑی خوبی یہ ہے کہ کلام اعلیٰ درجہ کی شریفانہ مہذب پیرایہ میں ہے۔ غرض اس کتاب
سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مثل بالکل سچ ہے ع گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔
لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ دفتر اہلحدیث میں چند نسخے بغرض فروخت موجود ہیں۔
قیمت عہ آریوں سے عہ

نذر وارث یعنی جان بیدم

اس کتاب میں مختلف نظمیں اور مدحیں ہیں جنمیں بعض مشتبہ ہیں
تو بعض شرکیہ چنانچہ حضرت پیر صاحب کی مدح میں یہ بھی لکھا
ہے ~ شیئاً للہ او نبی کے لاڈلے + اک نظر ہو سوئے گدا ہو غوث پاک
ڈوبتے بیڑے لگا دو گھاٹ پر + آپ ہیں ناخدا ہو غوث پاک
علی ہذا القیاس۔ ہمارے خیال میں ایسی کتابیں مسلمانوں کے لئے سم قاتل سے زیادہ
مضر ہیں۔ اس لئے ہم اس کے ملنے کا پتہ بتلانا بھی اچھا نہیں سمجھتے۔

سفارش

ہمارے ایک دوست علاقہ جموں کے ہیں۔ خوش عقیدہ اور
اردو فارسی ناگری میں خط وکتابت کرسکتے ہیں۔ شریف خاندان
کے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو انکی خدمات کی ضرورت ہو۔ تو دفتر اہلحدیث کی معرفت
دریافت کرسکتے ہیں۔ سر دست عہ ماہوار پر قناعت کرسکتے ہیں۔ آئندہ گذارہ
حسب پسندیدگی مالک۔

مولوی حافظ محمد حبیب کلانوری۔ ایک نابینا عالم ہیں۔ قرآن کے حافظ ہیں
کتب درسیہ۔ صرف ونحو منطق حدیث تفسیر بخوبی پڑھا سکتے ہیں۔ تدریس کا
شوق رکھتے ہیں۔ خوش عقیدہ ہیں۔ کسی جگہ آپ کی خدمات کی ضرورت ہو تو دفتر ہذا
سے خط وکتابت کریں۔

مدرسۃ القرآن اور مدرسۃ العلوم

یہ دونوں مدرسے سیالکوٹ میں ہیں۔ پہلا مدرسہ

نئے طرز کا ہے جو ہنوز اپر پرائمری تک کھلا ہے۔ مگر فوقیت کی نشان کھلتے ہی اسکے بانی مولوی محمد شفیع مرحوم مع اپنی کئی ایک قریبی رشتہ داروں کے ناگہانی کی نذر ہو گئے۔ منشی کریم بخش مرحوم مالک نورالاسلام بھی اس مدرسہ کے ایک رکن تھے۔

دوسرا مدرسہ عربی کا ہے جو جماعت اہلحدیث کی زیر نگرانی چل رہا ہے۔ بحالت موجودہ ہم ایک مخلصانہ سفارش کرنے سے رک نہیں سکتے۔ کہ دونوں مدرسوں کو ایک ہی باضابطہ انجمن کی زیر نگرانی کردیا جاوے۔ تو غالباً بہت مفید ہوگا۔ اس تجویز کی طرف ہم اپنے سیالکوٹی احباب کو عموماً اور جناب مولوی فیروزالدین صاحب۔ مولوی حکیم خدا بخش صاحب۔ مولوی احمدالدین صاحب۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب اور دیگر سرپرستان کو خصوصاً توجہ دلاتے ہیں کہ زمانہ کی ضرورتوں پر نظر ڈالیں اور معمولی باتوں پر بنا کرکے علیحدہ علیحدہ عمارات قائم نہ کریں۔ اور انجمن حمایت اسلام لاہور کی طرح عربی۔ انگریزی کا مدرسہ ایک ساتھ چلادیں۔

ما علینا الا البلاغ

سناتن دہرمی کتھا

از محمد جمیل طالب علم امرتسری

جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث السلام علیکم بندہ ایک روز کسی شہر چیل سنگھ بازار ریشم والا کوچہ دہوبیاں کی ایک مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے اتفاقاً چلا گیا۔ عشا کا وقت تھا۔ نماز پڑھکر ختم خواں ختم خوانی کرنے لگے۔ بعد ازاں ایک ملا صاحب وعظ فرمانے لگے۔ اور بہت سی بے تکی باتیں کہیں۔ جنمیں سے ایک دو جو قابل ذکر ہیں۔ عرض کرتا ہوں۔ حضرت پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات کا بیان کرتے کرتے کہا کہ جب آپ پڑھنے بیٹھے تو استاد نے بسم اللہ پڑھائی اور اس کے خواص بتلائے کہ جب کوئی پتھر پر بسم اللہ پڑھے تو وہ سونا ہوجاتا ہے اور مردے پر پڑہی جائے تو زندہ ہوجاتا ہے۔ چنانچہ جب کچھ عرصہ ہوا تو ایک روز پیر صاحب نے اپنے استاد صاحب کو کچھ غمگین پایا اور پوچھا کیا باعث ہے۔ استاد نے کہا کہ میری دو لڑکیاں جوان ہیں اور انکی شادی کے لئے میرے پاس کچھ سامان نہیں۔ پیر صاحب نے ایک پتھر اٹھایا اور بسم اللہ پڑھی تو وہ سونا ہوگیا۔ جو استاد صاحب کو لڑکیوں کی شادی کے سامان کے لئے دیدیا۔ استاد صاحب یہ دیکھکر حیران و ششدر رہ گئے۔ اور دل میں خیال کیا کہ میں نے تو یونہی عبدالقادر سے یہ بات کہی تھی اور اس نے تو سچ مچ سونا بنادیا۔ ہو نہ ہو میں خود سونا بناؤں۔ چنانچہ اُن سے مخفی طور پر اپنے باقی شاگردوں کو حکم دیا۔ کہ سب جاکر پتھر جمع کر لاؤ۔ جب سب شاگرد پتھر جمع کر لائے تو استاد صاحب رات بھر دم کرتے رہے۔ مگر ایک پتھر بھی سونا نہ ہوا۔ سب پتھر کے پتھر ہی رہے۔ اور استاد صاحب اپنا سا منہ لیکر رہ گئے۔

پھر بیان کیا کہ ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک لڑکا فوت ہوگیا۔ اسکے والدین پیر جی کے استاد کے پاس آئے۔ کہ ہمارا لڑکا زندہ کردیجئے۔ انہوں نے دوسرے وقت جانے کا وعدہ کیا۔ اور پھر الگ جاکر پیر صاحب سے مشورہ کیا۔ کہ کیا کیا جائے مجھ سے تو لڑکا زندہ نہیں ہوسکیگا۔ اگر نہ جاؤں تو بھی شرم کی بات ہوگی۔ پیر صاحب نے کہا کہ آپ کہدو کہ اگر کوئی بڑا آدمی مرتا تو میں زندہ کرنے جاتا۔ یہ چھوٹا بچہ ہے اسلئے تو میرا شاگرد زندہ کریگا۔ چنانچہ استاد صاحب نے یہ کہکر پیر صاحب کو لڑکا زندہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ پیر صاحب نے بسم اللہ پڑھکر لڑکا زندہ کردیا مگر جب ان کاموں کی خبر پیر صاحب کے والد کو ہوئی تو اُس نے آپ کو ان امور سے سختی سے منع کیا۔ اور مارنے پیٹنے تک نوبت پہنچی۔ پیر صاحب ڈرتے ہوئے بھاگے۔ جس طرف کو بھاگ کر گئے۔ ادہر قبرستان تھا۔ زندہ تو کوئی فریاد رس نہ ملا۔ آپ نے مُردوں کو آوازیں دیں کہ آؤ مُردو! میری مدد کرو۔ یہ کہنا تھا کہ سب مُردے قبروں سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور آن کی آن میں حمایت کرکے والد کی مارپیٹ سے آپ کو بچالیا۔"

ناظرین! اس کہانی کی صحت کا اندازہ آپ خود ہی لگائیں۔ مناسب تو یہ تھا۔ کہ اس کے بعد ایک آواز آتی کہ بابو جی سناتن دہرم کی جے۔"

غزل در ترغیب توحید و سنت

از منشی عبدالرؤف صاحب

سلوک اللہ بن جنت میں جائے جسکا جی چاہے — تن اپنا نار دوزخ سے بچائے جس کا جی چاہے
کرے جو نوش یاں پر شوق سے جام محبت — تو واں پر ساغر کوثر کو پائے جسکا جی چاہے
رکھو وحدت سے گر رغبت بنو جو عامل سنت — موحد بنکے وہ سنی کہائے جسکا جی چاہے
ذریعہ ہے ہدایت کا میاں بعد کلام اللہ — کلام اللہ کو ہادی بنائے جسکا جی چاہے
کلام اللہ کے ہے بعد بس درجہ حدیثوں کا — احادیث نبی سے لو لگائے جسکا جی چاہے
شقی ازلی ہے رکھتا ہے احادیث نبی سے بغض — حدیثات نبی سے فیض پائے جسکا جی چاہے
کتاب اللہ کے بعد از بخاری ہی رہبر ہے — بچو خواری سے وہ رہبر بنائے جسکا جی چاہے
بخار آتا ہے بدعتی کو تو بس نام بخاری پر — بخاری کے حسد سے خار کھائے جسکا جی چاہے
ثنا واللہ کرتے ہیں اشاعت یاں حدیثوں کی — بس انکی پیروی سے نفع پائے جسکا جی چاہے
کیا جاری انہوں نے پرچہ اخبار اک ایسا — پڑھے خود اور غیروں کو سنائے جسکا جی چاہے

ahmadimuslim.de

کل بیانات خواہ علوم طبیعیہ یا تاریخ کے متعلق ہیں تمام و کمال حرف بحرف صحیح و درست ہیں اور ان میں کسی قسم کی غلطی کا امکان نہیں ہے۔ زیادہ غور و فکر اور آزادانہ تحقیقات اور حق پسندی نے اس خیال کی غلطی کو واضح کر دیا۔ "

آپ دیکھئے یہ دو فقرے مفتی محمد صادق نقل کرتا ہے۔ سارا مضمون اس قسم کی غلط بیانیوں سے بھرا ہوا ہے اور ہر طرح سے پبلک کو دھوکا میں ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا ایسا کرنا دیانتداری ہے؟

قادیانی ایڈیٹر جواب دیں۔ (اہلحدیث)

حساب ہندوستان فی دل

احباب ذیل کی قیمت ختم ہو گئی ہے (ذیل کے نمبر) وی پی ہونگا جو بہ پرچہ وصول کر لیا جائے (الاحدیث)

میرٹھ	۵۱۲	ڈھاکہ	۵۱۲
بنارس	۵۲۱	بالاکوٹ	۵۲۲
رامپور	۵۲۳	مدراس	۵۲۲
گیا	۵۲۸	کلکتہ	۵۲۹
کلکتہ	۵۳۰	بھسرام پور	۵۳۳
دہلی	۵۳۱	بنارس	۵۶۲
گنتور	[illegible]	شملہ	۶۳۳
وانم باڑی	۶۵۱	موگل	۶۵۲
سرائے عالمگیر خورد	۶۶۳	نیرولی	۲۶۲
سیالکوٹ	۶۱۳	امرتسر	۳۰۱
امرتسر	۵۱۳	جالندھر	۳۸۸

مباحثہ دیوریا

یہ وہ مباحثہ ہے جس نے پورب میں اسلام کا سکہ مخالفوں کے دلوں پر بٹھایا تھا آریوں کی امیدوں کو خاک میں ملا دیا تھا۔ قیمت ۴؍ مینیجر اہلحدیث امرتسر

[illegible]

از جناب ... منشی ... [illegible]

[illegible]

صحیفہ یہ تو ہے بیمثل لاثانی ہے لاثانی
مل اپنا ہی بنا رکھا ہے وہی یک تائی
نبی کی بارہویں اور گیارہویں پیرجیلانی کی
غلاف شیخ بزرگ ہی محرم کی عزاداری
تھیٹک تعزیہ داری پہ شیخ الاسلام کو بیٹھک
اگر نہ پاس ہو تو کر تصرف فی سبیل اللہ
یہاں عرسوں میں کیا ہے پیر جی کہاں آتا ہو
عجائب نکتہ یہاں رازا ہیں یہ دنیا کمانے کو
انہی کے حیلوں سے ایک صوفی ہو کر پیر بن
مریدوں کا تو یہ معبود ہے شیطان کا عابد

کوئی ثانی نہیں ایسا بتا دو جس کا جی چاہے
مضامین آنکھ پڑھ کر ملا اچھا جس کا جی چاہے
یہ بدعت تو ابھی سمجھا دو جس کا جی چاہے
سند اس کی شریعت سے بتا دو جس کا جی چاہے
تو مسلم ہو کے وہ مشرک کہا دو جس کا جی چاہے
سخاوت کا صلہ مالک سے پا دو جس کا جی چاہے
غرض دنیا میں صاحب کے آنکھوں سے جو جس کا جی چاہے
تو دنیا و دین عقبیٰ گنوا دو جس کا جی چاہے
اگر منظور ہو تو دیکھ جاؤ جس کا جی چاہے
کرو سجدہ اسے مرتد کہا دو جس کا جی چاہے

موحد کا بیاں ہے سراسر توحید سے معمور۔
اسے منکر وہ وحدت پہ آؤ جس کا جی چاہے۔

قادیانی خیانت

از مسٹر فضل ایڈیٹر ترقی لاہور

چونکہ آپ کے اخبار میں مرزا صاحب کی کارروائیوں کے متعلق مضامین چھپتے رہتے ہیں اور آپ اُن کی خلاف بیانی وغیرہ امور سے لوگوں کو مطلع کرتے رہتے ہیں۔ مفصلہ ذیل اقتباس خدمت شریف میں بغرض اندراج ارسال کرتا ہوں۔ اگرچہ یہ امر ایک عیسائی رسالے کے متعلق ہے تاہم جہاں تک میرا علم ہے اسلام نے کبھی یہ لوگوں کو نہیں سکھایا کہ مخالف کی باتوں کو تحریف کر کے یا ان کے اصلی معنوں کو بگاڑ کر خواہ اُس سے اسلام کی تائید ہی مقصود کیوں نہ ہو لوگوں کے سامنے پیش کر کے آنکھ دھوکا دیا جائے۔ یقیناً یہ حرکت ہر ایک حق پسند کے نزدیک قابل نفرین ہے۔ وہو ہذا

ریویو آف ریلیجنز قادیان بابت ماہ اپریل ۱۹۳۰ء صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں کہ :۔

"تجلی کے تازہ نمبر میں بائبل کے عنوان کے نیچے لکھا ہے کہ ایک زمانہ تھا جب مسیحی علماء کا یہ خیال تھا کہ بائبل کلام الٰہی ہے۔ مگر زیادہ غور و فکر اور آزادانہ تحقیقات اور حق پسندی نے اس خیال کی غلطی کو واضح کر دیا۔"

مقابلہ کیلئے دیکھو تجلی بابت ماہ فروری صفحہ ۵۳ جہاں لکھا ہوا ہے کہ :۔

"ایک زمانہ تھا جبکہ بعض مسیحی علماء کا بھی یہی خیال تھا کہ بائبل خدا کا کلام ان معنوں میں ہے کہ اس کا ہر ایک حرف خدا کا لکھا ہوا ہے۔ اور یہی یا یہ اصول فقط بطور ایک قلم کے تھا جس کو اُس مصنف نے استعمال کیا۔ نیز یہ کہ

ahmadimuslim.de

ہم وہ سر ہیں جن پہ تھا تاج شہنشاہی نثار
ہم وہ تن ہیں جن پہ موزوں خسروانی تھی قبا
ناگہاں سیل حوادث کی جو اک موج آگئی
دم کے دم میں اس تن خاکی کا قریہ بہ گیا
اب نہ وہ سر ہے نہ سودا ہے نہ شان تمکنت
بیکسانہ یاں پڑے کھاتے ہیں جنگل کی ہوا

گرچہ فرزند علی تھا ضبط میں کامل مگر
سرگذشت اسکی یہ سنکر سر ہیں چکرا گیا

حل مسائل

از مولوی محمد علیم الدین صاحب کلکتی - مٹیا برج -

۲۶ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء کو اہلحدیث میں بجواب سوال نمبر ۵ لکھا گیا تھا - کہ پیتل کے برتن جائز ہیں - حدیث شریف میں آیا ہے - ذرونی ما ترکتکم (یعنی جبتک میں تمہیں کچھ نہ کہا کروں - تم بھی کرید مت کرو) پس پیتل کے برتنوں سے منع نہیں تو انکی جواز کی یہی دلیل ہے -

اس مقام پر حدیث عبداللہ بن زید کی قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخرجنا لہ ماء فی تور من صفر فتوضأ الخ رواہ البخاری فی باب الغسل والوضوء فی المخضب والقدح والخشب والحجارۃ تائید کرتی ہے عبارت مذکورہ بالا کی یعنی عبداللہ بن زید کہتے ہیں تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس نکالا ہم نے انکے لئے پانی ایک کوزہ میں وہ کوزہ پیتل کا تھا - پس وضو کیا آپنے " یہ حدیث اس بارہ میں بہت ہی واضح و بیّن و قابل استدلال ہے - لیکن ابوداؤد میں ہے عن عبداللہ بن مسلم السلمی المروزی ابی طیبۃ عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ خاتم من شبہ فقال لہ مالی اجد منک ریح الاصنام فطرحہ یعنی روایت ہے عبداللہ بن مسلم سلمی مروزی ابی طیبہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے تحقیق ایک شخص آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس کے پاس ایک انگشتری پیتل کی تھی - پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو - کیا ہوا ہے مجھکو کہ پاتا ہوں تجھ سے بو بتوں کی پس ڈالدیا اس نے اس انگشتری کو - اسکی شرح عون المعبود میں ہے قال ابو حاتم الرازی یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ کہا ابو حاتم رازی نے لکھی جاتی ہے حدیث اسکی (یعنی حدیث عبداللہ بن مسلم سلمی مروزی ابی طیبہ کی) اور حجت نہیں پکڑی جاتی ہے ساتھ اسکے - اس سبب سے پیتل کے برتن استعمال کرنا ثابت ہوا اور کو صحیح حدیث کے - واللہ اعلم بالصواب -

۲۵ اگست سنہ ۱۹۰۵ء کے اہلحدیث میں بجواب سوال نمبر ۲۵ لکھا گیا تھا - کہ وتروں میں دعا قنوت کیوقت ہاتھ اٹھانا یا نہ اٹھانا ثابت نہیں اسکے متعلق ۲۳ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کے اہلحدیث میں لکھا ہے - جناب مولوی محمد فقیر خاں صاحب از بنارس تحریر فرماتے ہیں - کہ مسند امام احمد جلد ۳ صفحہ ۱۳۷ پر ایک حدیث صحیح ہے جسمیں یہ الفاظ بھی ہیں - فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ الغداۃ رفع یدیہ فدعا علیہم یعنی انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں دیکھا کہ ہاتھ اٹھا کر مخالفوں پر بددعا کی - مگر اس حدیث سے بھی تو صبح کی قنوت میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہوا نہ کہ وتروں میں حالانکہ سوال مذکور وتروں سے تھا ہاں اس حدیث سے وتروں کے لئے ایک جلی مقیس علیہ ملسکتا ہے - مولوی صاحب کو خدا جزائے خیر دے - واضح ہو کہ قول اڈیٹر صاحب کا کہ وتروں کے لئے ایک جلی مقیس علیہ ملسکتا ہے - یہ قول بہت صحیح ہے اور اسی طرح سے ایک روایت معجم صغیر طبرانی میں ہے - قال انس فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما صلی الغداۃ رفع یدیہ یدعو علیہم ان دونوں حدیثوں سے صبح کی نماز میں ہاتھوں کا اٹھانا ثابت ہوتا ہے - دعا کیوقت میں - لیکن ان دونوں میں کہیں لفظ قنوت کا نہیں ہے - چاہے مراد اس سے قنوت ہی ہو - لیکن ان دونوں کے لئے وہ حدیث تائید کرتی ہے جسکو حاکم نے تخریج کیا ہے وہ یہ ہے چنانچہ سبل السلام میں ہے حدیث ابی ہریرۃ الذی اخرجہ الحاکم وصححہ بانہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع راسہ من الرکوع من صلوٰۃ الصبح فی الرکعۃ الثانیۃ یرفع یدیہ فیدعو بهذا الدعاء اللھم اھدنی فیمن ھدیت الخ یعنی حدیث ابوہریرہ کی جسکو حاکم نے تخریج کیا ہے - اور اسکو صحیح کہا ہے باینطور کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اٹھاتے تھے اپنے سر مبارک کو رکوع سے صبح کی دوسری رکعت سے تو اٹھاتے دونوں ہاتھ مبارک کو پس دعا کرتے تھے - اللھم اھدنی فیمن ھدیت - اس حدیث کو اگرچہ حاکم نے صحیح کہا ہے - لیکن حقیقت میں یہ حدیث ضعیف ہے چنانچہ سبل السلام والے نے اسکی تشریح کردی ہے - تاہم ان دونوں حدیثوں سے یہ حدیث زیادہ واضح ہے - کما لا یخفی - اور جلد ثالث مسند احمد کو حاشیہ پر منتخب کنز العمال میں ہے عن ابی عثمان قال کان عمر یقنت بنا بعد الرکوع ویرفع یدیہ فی قنوت الفجر حتی یبدو ضبعاہ ویسمع صوتہ من وراء المسجد یعنی روایت ہے ابی عثمان سے کہا انہوں نے کہ حضرت عمر قنوت پڑھتے تھے - ہم لوگوں کے ساتھ بعد رکوع کے اور اٹھاتے تھے دونوں ہاتھوں کو قنوت فجر میں یہانتک کہ ظاہر ہوتیں دونوں بغلیں انکی - اور سنی جاتی تھی آواز انکی مسجد کے پیچھے سے اور اسی میں ہے عن مکحول انہ قنت فی صلوٰۃ الصبح بعد الرکوع ورفع یدیہ الخ اور روایت ہے مکحول سے کہ انہوں نے دعا قنوت کو پڑھا نماز صبح میں بعد رکوع کے اور اٹھایا دونوں ہاتھوں کو الخ

کارخانہ عطر
اگر آپکو عمدہ
تو توجہ کر
فرحت افز
روح خوش
طلب کرنے
نرخ قیمت
نام عطر
گلاب
کیوڑہ
موتیا
حنا
چنبیلی
مشک
حدمت
یاندگ
خس
ناگرتا
مینیجر

ahmadimuslim.de

احادیث ثلاثہ اور دونوں آثار مذکورہ بالا سے استدلال کیا جاتا ہے اثبات پر کہ وتر کی قنوت میں رفع الیدین جائز ہے۔ اور اسی طرح سے انہیں احادیث و آثار سے استدلال کیا جاتا ہے۔ اثبات پر کہ کسی حادثہ کیوقت ماسوائے نماز فجر کے ظہر و عصر و مغرب و عشاء کی دعا قنوت میں رفع الیدین جائز ہے۔ اسلئے کہ مطلق قنوت میں رفع الیدین جائز ہی سمجھا جاتا ہے۔ اقوال سے بعض علماء محدثین کے چنانچہ امام نووی نے صحیح مسلم کی شرح باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوٰت الخ میں لکھتے ہیں ویستحب رفع الیدین فیہ یعنی مستحب ہے رفع الیدین کرنا اس میں یعنی جمیع صلوٰت کی قنوت میں کہ اُن میں نماز وتر بھی شامل ہے۔ اور کتاب الکسوف تحت میں حدیث وھو قائم فی الصلوٰۃ رافع یدیہ فجعل یسبح الیٰ قولہ ویدعو کے لکھتے ہیں فیہ دلیل لاصحابنا فی رفع الیدین فی القنوت ورد علی من یقول لا ترفع الایدی فی دعوات الصلوٰۃ۔ اس میں دلیل ہے واسطے اصحاب ہمارے کے رفع الیدین کرنے میں قنوت میں۔ اور رد ہے اُن لوگوں کے جو کہتے ہیں۔ کہ نہ اٹھایا جاوے ہاتھ نماز کی دعاؤں میں۔ اگرچہ اس حدیث میں لفظ قنوت کا نہیں ہے لیکن امام نووی نے اس رفع الیدین کو اسی معنی پر محمول کیا ہے۔ اس حدیث کی شرح سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ دعا قنوت میں رفع الیدین کرنا ماسوائے نماز فرائض کے اور نوافل میں بھی جائز ہے۔ اس بنا پر وتر والے کی قنوت میں رفع الیدین کر سکتے ہیں۔

واضح ہو کہ اس رفع الیدین سے مراد یہ ہے کہ دعا کرتے ہوئے ہاتھوں کو اٹھائے رہے اور دعا قنوت کو پڑھتے جاویں۔ نہ یہ کہ اللہ اکبر کہکر رفع الیدین کر کے ہاتھوں کو باندھ لو اور اس کے بعد دعا قنوت کو پڑھے۔ چنانچہ احیاء العلوم میں ہے ویرفع یدیہم حذاء الصدر ویمسح الوجہ عند ختم الدعاء لحدیث نقل فیہ یعنی اٹھا دیں اپنے ہاتھوں کو مقابلہ میں سینہ کے اور مسح کرے ہاتھوں سے مونہہ کو بوقت ختم کرنے دعا کے بسبب اُس حدیث کے جو نقل کی گئی ہے اس باب میں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۳ فروری سنہ ۱۹۱۰ء کے اہلحدیث میں لکھا گیا ہے۔ سوال نمبر ۲۶۔ عمر کہتا ہے کہ قربانی و عقیقہ و صدقہ کے جانوروں کا چمڑا فروخت کر کے اسکی قیمت سے اینٹ مٹی پتھر وغیرہ خرید کر مسجد میں لگانا چاہئے۔ یا مسجد کے فرش فروش وغیرہ میں خرچ کرنا چاہئے۔ کچھ قباحت نہیں۔ زید کہتا ہے کہ وہ چمڑا قربانی وغیرہ کا حق غرباء و مساکین کا ہے بلکہ یتیم اور مسافروں کو بھی اس میں سے دیا جاوے۔ مسجد میں ہرگز نہ دیا جاوے بلکہ زکوٰۃ و خیرات و صدقہ کا پیسہ تعمیر و مرمت و زینت مساجد میں خرچ کرنا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ بلکہ حق غرباء و مساکین و یتیم ثابت ہے۔ اندونوں میں کون سچا ہے۔ کس کے قول پر عمل کیا جاوے۔

چنانچہ اسی میں ایک مختصر جواب بھی دیا گیا ہے لیکن اس کے آخر میں اڈیٹر صاحب نے اسکو متعلق اور لوگوں کو ترغیب دلایا ہے کہ اپنی اپنی تحقیق سے قوم کو مستفید فرماویں جو لکھیں گے درج اخبار کیا جاویگا۔ اس بنا پر اس حقیر ناچیز کی سمجھ ناقص میں جو کچھ آیا ہے اسکو یہاں پر ظاہر کرتا ہوں۔

الجواب سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ ان دونوں میں سے عمر کی بات صحیح معلوم ہوتی ہے۔ اور زید کی بات غیر صحیح معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ زید نے قربانی کے چمڑے کو زکوٰۃ کے ساتھ تشبیہ دی ہے لیکن یہ تشبیہ کسی حدیث و اقوال صحابہ وغیرہ سے ثابت نہیں ہوئی۔ زکوٰۃ دینے والا اپنی زکوٰۃ کے مال کو اپنے کام میں تصرف نہیں کر سکتا ہے بخلاف قربانی کرنے والے کے کہ وہ اپنی قربانی کے چمڑے کو اپنے تصرف میں لا سکتا ہے چنانچہ منتقی الاخبار میں ایک حدیث مسند احمد کی بروایت ابی سعید لائے ہیں وہ روایت کرتے ہیں قتادہ بن نعمان سے اُس میں یہ الفاظ ہیں ولا تبیعوا لحوم الھدی والاضاحی وکلوا وتصدقوا واستمتعوا بجلودھا ولا تبیعوھا الخ یعنی اور نہ بیچو تم ہدی اور قربانی کے گوشت کو اور کھاؤ تم اور صدقہ کرو تم اور فائدہ اٹھاؤ تم انکے چمڑے سے اور نہ بیچو تم اس کو۔ اس حدیث سے قربانی کے چمڑے سے مشک وغیرہ بنانا اور اپنے کام میں لانا درست و ثابت ہوا بخلاف زکوٰۃ کے کہ زکوٰۃ دینے والا اپنی زکوٰۃ کے مال کو اپنے کام میں نہیں لا سکتا ہے۔ بلکہ اُسپر فرض ہے کہ اُس مال کو مصارف زکوٰۃ میں دیدیوے اور اس حدیث کو ابن کثیر نے سورہ حج کی تفسیر میں بیان فرمایا اور ابن حجر نے فتح الباری میں اسکو مرفوع کہا ہے۔ اور ایسا ہی مرفوع کہا ہے اسکو عون الباری والے نے لیکن نیل الاوطار والے نے اسکو ضعیف قرار دیا ہے۔ اور کہا اُس نے کہ کہا مجمع الزوائد میں یہ حدیث مرسل صحیح الاسناد ہے۔ لیکن تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ حدیث مرسل صحیح الاسناد ہے۔ اسلئے کہ یہ حدیث مسند احمد کی جلد رابع میں ہے۔ زبید نے اس حدیث کو ابی سعید سے روایت کیا ہے۔ زبید اور ابی سعید کے درمیان میں لقاء نہیں ہے۔ اسلئے کہ زبید طبقہ سادسہ میں سے ہے جیسا ہی تقریب التہذیب میں ہے اور ابی سعید کو طبقہ سادسہ کے کسی کی ملاقات کسی صحابہ سے نہیں ہوئی اس بنا پر حدیث مرسل ہوئی۔ لیکن اس حدیث کے لئے ایک قوی شاہد ہے چنانچہ امام مسلم نے باب بیان ما کان من النہی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث الخ میں۔ اور ابو داؤد نے باب حبس

اہلحدیث کا مذہب
فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مذہب کا بیان کہ وہ کن کن مسائل کو مانتے ہیں اور کن کن سے انکاری ہیں۔ مگر بڑی متانت اور بغیر کسی کی دل آزاری کے۔ قیمت ...

لحوم الاضاحی ہیں۔ اور نسائی نے عنوان الادخار من الاضاحی میں اور امام مالک نے موطا کے عنوان ادخار لحوم الضحایا میں۔ اور امام احمد نے مسند میں حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ چنانچہ عبارت مسلم کی یہ ہے تقول دب اهل ابیات من اهل البادیۃ حضرۃ الاضحی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخروا ثلاثا ثم تصدقوا بما بقی فلما کان بعد ذلك قالوا یا رسول اللہ ان الناس یتخذون الاسقیۃ من ضحایاهم ویجملون فیها الودك فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ذاك قالوا نهیت ان توکل لحوم الضحایا بعد ثلاث فقال انما نهیتکم من اجل الدافۃ التی دفت فکلوا وادخروا وتصدقوا۔ ترجمہ یعنی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ بہت سے لوگ دیہات سے آئے قربانی کے دنوں میں زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کرلیو تم واسطے تین دن کے پھر صدقہ کرو تم باقی کو قربانی میں سے۔ پس جبکہ ہوا بعد اسکو۔ کہا لوگوں نے یا رسول اللہ بیشک لوگ بناتے ہیں مشکیں اپنی قربانی کے چمڑے سے اور پگھلا کر ڈالتے ہیں اس میں چربی کو۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کیا ہے یہ (یعنی یہ تو تمہارے واسطے جائز ہے۔ باوجود اس بات کے پھر تم کیوں سوال کرتے ہو) کہا ان لوگوں نے منع کیا آپنے یہ کہ کھایا جاوے گوشت بعد تین دن کے۔ پس فرمایا آپنے منع کیا تھا میں نے تم لوگوں کو بہ سبب ان آنے والوں کے جو آگئے تھے۔ پس کھاؤ تم اور صدقہ کرو تم (یہ حدیث اعلیٰ درجہ کی صحیح ہے اس سے منفعت کیلئے اپنی قربانی کے چمڑے سے مشک وغیرہ بناکر فائدہ حاصل کرنا ثابت ہوا۔ اسکو سبب سے مسند احمد کی حدیث مذکورہ کی تقویت ہوگئی) اور ابن کثیر نے سورہ حج کی تفسیر میں عامر شعبی کے تین قولوں کو نقل کیا ہے منجملہ انکے ایک قول یہ ہے۔ ان شئت فامسك یعنی اگر چاہے تو تو اس چمڑہ سے فائدہ حاصل کر۔ اور قسطلانی صحیح بخاری کی شرح باب صدقہ کرنے چمڑا ہدی کے میں لکھا ہے۔ قال النووی فی شرح مسلم ومذهبنا انه لا یجوز بیع جلد الهدی ولا الاضحی ولا شیئ من اجزائها سواء کانا تطوعا او واجبین لکن ان کانا تطوعا فله الانتفاع بالجلد وغیرہ دبہ۔ قال مالك واحمد ترجمہ کہا نووی نے صحیح مسلم کی شرح میں اور مذہب ہم لوگوں کا یہ ہے کہ نہیں جائز ہے بیچنا چمڑا ہدی اور قربانی کا اور نہ کوئی چیز انکے اجزا میں سے برابر ہے کہ ہوویں یہ دونوں تطوع یا واجب۔ لیکن اگر ہیں تطوع تو ان کے مالک کے واسطے جائز ہے فائدہ

حاصل کرنا چمڑہ وغیرہ سے اور ایسا ہی کہا امام مالک و احمد نے اور عون المعبود شرح ابی داؤد میں ہے قال الخطابی وما کان تطوعا کالضحایا والهدایا کہا خطابی نے اور جو چیز کہ تطوع ہے مثل قربانی اور ہدی کے۔ غرض اس قول سے یہ ہے کہ قربانی کرنے والا اپنی قربانی کے چمڑے سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور قسطلانی میں ہے قال المرداوی من الحنابلۃ فی تنقیح وله ان ینتفع بجلدها وجلها او یتصدق به ویحرم بیعها وشیئ منها کہا مرداوی نے حنبلیوں میں سے اپنی تنقیح میں اور واسطے اس مالک ہدی و قربانی کے جائز ہے یہ کہ نفع حاصل کرے ان کے چمڑے سے اور جھول ان کے سے۔ یا یہ کہ وہ شخص صدقہ کرے ان چیزوں کو اور حرام ہے بیچنا ان دونوں کا یا کوئی اندونوں میں سے۔ اور نیل الاوطار میں تحت میں حدیث قتادہ بن نعمان مذکور کے کہا ہے الاذن بالانتفاع بها بغیر البیع وقد روی عن محمد بن حسن انه ان یشتری بمسکها غربالا او غیرها من التالیت لا شیئا عن الماکول وقال الثوری لا یبیعہ ولکن یجعله سقاء وشنا فی البیت وهو ظاهر الحدیث یعنی اس حدیث میں اذن ہے نفع حاصل کرنے میں ساتھ ان چمڑوں کے بغیر فروخت کے اور تحقیق مروی ہے محمد بن حسن سے بیشک اس مالک چمڑا کیلئے جائز ہے یہ کہ خریدے عوض میں اس چمڑہ کے چھلنی کو یا اور کسی چیز کو گھر کے اسبابوں میں سے اور نہ خریدے کوئی چیز کھانے کی قسموں میں سے (غرض یہ کہ محمد بن حسن چمڑے کو فروخت کرکے اس قیمت سے گھر کے اسباب کو خرید کر فائدہ اٹھانے کے قائل ہیں) اور کہا ثوری نے نہ بیچے اس چمڑے کو اور لیکن بناوے اس چمڑہ سے مشک کو۔ یا پرانا مشک کو گھر کے لئے اور یہ قول موافق ظاہر حدیث کے ہے۔ (یعنی ثوری اس چمڑے کے فروخت کے قائل نہیں ہیں۔ بلکہ بغیر فروخت کے ہی اس چمڑے سے فائدہ اٹھانے کے قائل ہیں)

اور ہدایہ میں ہے ویتصدق بجلدها لانه جزء منها او یعمل منه آلۃ تستعمل فی البیت کالنطع والجراب والغربال ونحوها لان الانتفاع به غیر محرم ولا باس بان یشتری به ما ینتفع به فی البیت بعینه مع بقائه استحسانا وذلك مثل ما ذکرنا لان للبدل حکم المبدل۔ ترجمہ۔ اور صدقہ کرے اسکو چمڑے کو اسواسطے کہ وہ ایک جزء ہے اسی قربانی میں سے یا یہ کہ بناوے اس سے کوئی اسی قسم کا آلہ جو مستعمل ہوتا ہے۔ گھر میں مثل فرش اور جراب یا چھلنی کے اور مانند انکے۔ اسواسطے کہ نفع حاصل کرنا اسکو ساتھ منع نہیں ہے اور نہیں ہے کچھ مضائقہ بایں طور کہ مول لیوے اسکے عوض میں اس چیز کو جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہے

ahmadimuslim.de

گھر میں بعینہ ساتھ باقی رہے تو اُس چیز کے بیچنا استعمال درست ہے اور یہ شکل اُس چیز کے ہے جو ذکر کیا ہے تو اسلئے یہ حکم بدل کا شکل حکم مبدل منہ کے ہے - محمد بن حسن کے قول اور ہدایہ کی عبارت سے فروخت کرنا چمڑا کا ثابت ہوتا ہے - لیکن نہ مطلقاً بلکہ ساتھ شرط مذکور کے - اور جن حدیثوں میں ان چمڑوں کے فروخت کی ممانعت آئی ہے - جیسا کہ حدیث مسند احمد کی قتادہ بن نعمان کی جو مذکور ہو چکی ہے اسمیں یہ الفاظ ہیں ولا تبیعوھا یعنے نہ بیچو تم اس چمڑے کو - اور الترغیب والترہیب حافظ منذری میں ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من باع جلد اضحیۃ فلا اضحیۃ لہ رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد قال الحافظ فی اسنادہ عبداللہ بن عیاش القتبانی المصری مختلف فیہ وقد جاء فی غیر ما حدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم النھی عن بیع جلد الاضحیۃ یعنی روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بیچے چمڑا اپنی قربانی کا تو نہیں ہے اسکی قربانی اس حدیث کو روایت کیا ہے اسکو حاکم نے اور کہا صحیح الاسناد ہے کہا حافظ نے اسناد میں اسکے عبداللہ بن عیاش القتبانی المصری ہے اور مختلف فیہ ہے [illegible] میں کلام ہے اور تقریب التہذیب میں ہے صدوق یغلط اخرج لہ مسلم فی الشواھد) اور بہت سی حدیثوں میں اس چمڑے کے بیچنے کی ممانعت آچکی ہے یہ لوگ یعنی محمد بن حسن و صاحب ہدایہ وغیرہ ان حدیثوں کی اس طرح تاویل کرتے ہیں - کہ اسکو بیچکر اسکی قیمت کو کھالینا نہ چاہیئے - لیکن اسکو بیچکر اس قیمت کو خیرات کردینا - یا اس سے گھر کے کوئی اسباب خریدنا منع نہیں ہے - اب اصل مطلب کی طرف رجوع کرتا ہوں - وہ یہ کہ قربانی کا چمڑہ کسی طرح سے زکوٰۃ کے ساتھ مشابہ نہیں ہے - اسلئے کہ قربانی کے چمڑے سے فائدہ اٹھانا قربانی کرنے والے کو حق ہے ان صحیح حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا - بخلاف زکوٰۃ کے کہ اس سے زکوٰۃ دینے والا اپنے استعمال میں نہیں لاسکتا - اور زید نے اس چمڑے کو خیرات وصدقہ کے ساتھ جو تشبیہ دی ہے اس تشبیہ دینے میں اُس نے دھوکا کھایا ہے کیونکہ جو روپیہ وغیرہ مسجد میں دیا جاتا ہے - وہ صدقہ وخیرات نہیں تو اور کیا ہے ان صدقہ وخیرات کی دو قسمیں ہیں - ایک واجب جیسا زکوٰۃ وکفارہ وغیرہ - اس میں سے مسجد میں دینا منع ہے اور دوسرا تطوع اور اس دوسرے سے مسجد میں دینا منع نہیں ہے - اسی طرح سے اس چمڑے کا حکم ہے - کیونکہ اس چمڑے کا صدقہ کرنا - واجب نہیں ہے - ورنہ پھر اسکا کیا معنے ہوگا - واستمتعوا بجلودھا یا ان الناس یتخذون الاسقیۃ من ضحایاھم وغیرہ وغیرہ اس جگہ پر اگر کسی کو یہ شبہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اسکے قربانی کے چمڑا و جھول و گوشت کو فقرا پر تقسیم کردینے کا حکم دیا تہا - تو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ امر وجوب کے لئے نہیں ہے - بلکہ یہ امر واسطے استحباب کے ہے چنانچہ قسطلانی میں ہے - والظاھر ان ھذا الامر امر استحباب اور کہا ابن حجر نے فتح الباری میں باب الجلال للبدن میں اور قسطلانی نے باب یتصدق بجلال البدن میں قال المھلب لیس التصدق بجلال البدن فرضا کہا مہلب نے صدقہ کرنا جھول اونٹ کا فرض نہیں ہے - ان عبارتوں سے یہ بات ثابت ہوئی کہ صدقہ کرنا اس چمڑے کا فرض نہیں ہے بلکہ اس سے نفع حاصل کرنا اپنے گھر کے درست ہے - تو مسجد میں دینا ان چیزوں کا بدرجہ اولی درست ہوگا - کیونکہ اس قربانی کے ساتھ اور ایک تقرب الی اللہ اسمیں حاصل ہے اور یہی حکم ہے چمڑا عقیقہ وصدقہ تطوع کا - واللہ اعلم -

تارک صلوٰۃ کافر ہے

چونکہ فی زمانہ اکثر لوگ نماز کو مطلق کچھ نہیں سمجھتے اور عشا [illegible]

ہوئی نماز کو کھو دیتے ہیں - دنیا کے دہندوں میں صبح وشام مغروق رہکر نماز کے ترک کو آسان اور خفیف گناہ سمجھ بیٹھے ہیں - ایسے لوگ بیشک کافر ہیں جو ذیل میں بحوالہ احادیث صحیحہ انشاء اللہ معلوم ہوجائیگا - غرضکہ اب زمانہ کی حالت عجب نازک ہے - خدا کی عبادت سے یعنی جو پنجوقتہ ہے غافل ہیں - نفس کے چوہیں ذرا بھی خدا کا ڈر نہیں - نماز تو پڑھتے نہیں پھر مغرور ہیں کہ ہم مسلمان ہیں - مدعی ہیں کہ شفاعت یا بخشش کے مستحق ہیں نعوذ باللہ - خدا کی مخلوق اپنے خالق کی عبادت نہ کرکے اسکے دربار میں دست بستہ نہ کھڑی ہوکے پھر یہ زعم باطل رکھتے ہیں کہ خدا بخشیگا - یہ بڑی ہی تعجب کی گفتگو ہے - کیونکہ صاف قرآنی آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بے نماز کا دوزخ کا لقمہ ہے وہ دوزخ میں جائیگا - جیسے ایک جگہ ارشاد ہے - مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ - یعنی دوزخ والوں کو سوال ہوگا کہ دوزخ میں تم کیوں پڑے وہ کہینگے اسلئے کہ ہم نہ نماز پڑھتے تھے نہ غریبوں کو کھانا کھلاتے تھے بلکہ ہم اوبراوہ ہر کی فضول باتوں میں اپنا عزیز وقت ضایع کیا کرتے تھے"

اور الحمد للہ نیچرل خیال کے جنٹل میلوں کے نزدیک تو نماز پڑھنے والا حقیر سمجھا جاتا ہے اور اسپر ہر طرح کے قہقہے اُڑاتے ہیں - انکی حالت ایسی نازک ہے کہ خود

اہلحدیث امرتسر اس میں مرزا قادیانی کی [illegible] کی [illegible] شرح [illegible] قادیانی [illegible] امرتسر

ترک کریں۔ لیکن دوسروں کو بھی نیک کام سے روکیں۔ اور ان کی مثال ایسی ہے جیسی شیطان لعین۔ کہ غیروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔ او نیچرل خیال والو! ذرہ تو خدا سے ڈرو۔ قیامت میں خدا کو کیا منہ دکھاؤ گے۔ کیا تم اپنی نیچری مشرل خیالیں سمجھتے ہو کہ تم خدا کے سامنے نہ جاؤ گے۔ افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون۔ اگر اسی طرح کا گمان باطل ہے تو تم کو قریب میں معلوم ہو جائیگا۔ کلا سوف تعلمون۔ اور او بے نمازیو! کیا تم نے صرف اسلامی نام و لباس کو اسلام سمجھ رکھا ہے۔ اگر اسی طرح تمہاری سمجھ ہے تو تم نہایت غلطی پر ہو۔ اگر مسلمان بننا چاہتے ہو تو نماز پڑھا کرو۔ نماز کی پابندی رکھو۔ تعجب تو ہے ان مشائخین دنیا داروں پر اور ان تقیہ کرنے والے مولویوں پر جو سلاطین یا لوگوں کو یہ کہا کرتے ہیں کہ ہم تمکو قیامت میں چھوڑا لینگے۔ اور تمکو نماز معاف ہے۔ خدا اور رسول کے احکام کے ساتھ یہ بھی ایک طرح کا تمسخر ہے۔ کاش اگر نمازی لوگ بے نمازیوں سے مخالطت و مجالست نہ رکھتے تو شاید ان بے نمازی عاصیوں باغیوں کو عبرت لینا ہوتا یا وہ عبرت حاصل کرتے۔

حضرات! نماز کیا ہے۔ ظاہری باطنی بیماریوں کو دور کرکے جسمانی روحانی صفائی کرنیوالی ہے نماز کیا ہے سنئے۔ کاہلی کو بھگا کے چالاکی چستی پیدا کرنے والی ہے نماز کیا ہے کفار و مسلمانوں میں فرق رکھنے والی ہے ورنہ بے نمازیوں اور کافروں میں کوئی کسی طرح کا فرق نہیں۔

افسوس تو یہ ہے کہ مسلمانی کا دعویٰ ہے لیکن کوئی بھی بات اسلام کی نہیں نماز تو پڑھتے نہیں پھر دعویٰ اسلام کا ہے ۔ مسلمانان مسلمانان مسلمانی مسلمانی

ازیں آئین بے دینان پشیمانی پشیمانی

اب کئی احادیث صحیحہ پیش ناظرین اپنے اس دعویٰ پر کرتا ہوں کہ تارک صلوٰۃ کافر ہے حضرات علماء و حضرات فقہا ہرگز ان صحیح احادیث میں تاویل نہ کریں جیسے بعض فقہا نے تاویل کیا ہے۔ مگر انکی تاویل محقق علماؤں کے پاس غلط ٹھیر گئی ہے۔ افسوس کہاں ہے وہ زمانہ جسمیں کہ بے نمازیوں کو کافر سمجھتے تھے۔ ان سے مخالطت مجالست ہرگز نہیں رکھتے تھے۔ دیا رھم خالیۃ ومنازلھم بالیۃ وبیوتھم قد عفت وحسومھم قد انطمست ما بقی منھم احد

نظم

فاین کرام الصید من آل ہاشم ۔۔۔ ولا ھاشم باق ولا ابنہم بقوا

تبدلھم ایام البلا فتبددوا ۔۔۔ وفرقھم ریب المنون فتفرقوا

اور ۔۔۔ الیسی حالت ہے فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوۃ واتبعوا الشہوات

۔۔۔ نہ کوئی اسلام کی بات باقی ✦ اگر ہے کسی میں تو ہے اتفاقی

اب ملاحظہ فرمائیے ان احادیث کو جو کھلے بے نمازیوں کو کافر کہہ رہی ہیں۔ ابن ماجہ میں ہے۔ درمیان عبد اور کفر کے فرق یہی ترک نماز کا ہے۔ ابوداؤد و نسائی میں ہے۔ نہیں ہے کفر اور بندہ کے درمیان کچھ فرق مگر ترک صلوٰۃ۔ مسلم میں ہے بین الرجل وبین الشرک او الکفر ترک الصلوۃ یعنی درمیان مرد اور کفر اور شرک کے ترک نمازہی کا فرق ہے۔ ان سب احادیث کا کیا منشا ہے۔ یہی منشا ہے کہ بے نمازی کافر ہے۔ اور کھلی صاف احادیث دیکھو۔ طبرانی کا لفظ ہے۔ جس نے ترک کیا نماز کو عمداً وہ صاف کافر ہو گیا۔ اور اسی میں ہے رسیاں اسلام کی اور دین کے قواعد تین ہیں۔ جنپر اسلام کی بنیاد ہے۔ جس نے اُس میں سے ایک کو بھی چھوڑا کھلا کافر ہو گیا۔ گواہی دینا کلمہ لا الہ الا اللہ کی۔ نماز فرض پڑھنا۔ رمضان کے روزے رکھنا۔ اور اسی میں عبادہ بن صامت سے مروی ہے مت چھوڑو تم نماز کو جس نے عمداً ترک کیا وہ امت سے خارج ہوا۔ بخاری میں ہے من لم یصل فھو کافر ابوالدرداء سے مروی ہے لا ایمان لمن لا صلوۃ لہ اور محمد ابن نصر سے مروی ہے ان تارک الصلوۃ کافر اور ایک جگہ ہے من ترک الصلوۃ متعمداً فقد کفر۔ پس باوجود ان احادیث صحیحہ کی شہادت کے کافر نہ سمجھنا حدیث کا انکار کرنا ہے پس یہ چھوٹی سی تقریر کافی ہے واسطے سمجھانے کے۔ اگر اسپر بھی نہ مانے تو انکا اختیار ہے وما علینا الا البلاغ۔ راقم ابوالنعیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی

شہر خموشاں

ٹھنڈی ٹھنڈی تھی ہوا اور رہی بھی تھی وحشی

رفتہ رفتہ لگیگی یاد عزیزان وطن

قبر میں تھیں کچھ ٹوٹی پھوٹی کچھ تھیں گو کچھ نما

آمد آمد دیکھکر اس مجمع نوخیز کی۔

اس اندھیری گور میں ہے بیکسی تیری رفیق

ہم بھی ہوتے آنا دیوں ہی کل ہوا ہو کر ہوس

تھیں جوانی کی ترنگیں عیش کے دھندے تھے

ٹوٹی پھوٹی قبر میں یاں اب پڑے ہیں ہم

کی خیانت جنکی خاطر جس پہ کھوئی آبرو

پرورش میں جنکی ہوتے تھے ہمیں ہر دم ملال

تھی جدائی جن کی سوہان جگر اور دلخراش

ٹھوکروں سے روندتے ہیں وہ لحد کو بارہا

تارے چھپتے جاتے تھے میلی ہوئی تھی روشنی

مقبرہ میں دوستوں کے مار ہے بے گور و کفن

بیکسی تھی جنکی ہمدم حسرتیں تھیں سوگوار

ٹوٹی سی اک قبر سے آئی صدائے بیکسی

عاجزی و بیکسی میں کون ہے تجھ سا شفیق

خون میں گرمی سر میں سودا دل میں جوش افتخار

موت کا آنا نہ تھا دل میں کبھی بھولے سے فکر

ظلم تھے جانے والوں کے سدا ہوتے ندیم

پوری کرتے تھے خوشی سے جنکی اک اک آرزو

ایک دم راحت سے بیٹھا نہ تھا جن کا خیال

جن کے سر دکھنے سے ہوتا تھا کلیجہ پاش پاش

یاد بھی انکو نہیں دفن ہمیں کل کر گیا

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ بنارس میں باوجود حنفیوں کی مخالفت کے بخیریت تمام ہوا۔ مفصل آئندہ۔

پنجاب گورنمنٹ کے دفاتر ۹ مئی کو لاہور میں بند ہو کر ۱۴ مئی کو شملہ میں پھر کھل جاوینگے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی آمدنی سال ختمہ ۳۱ مارچ گذشتہ میں ۵ کروڑ ۲۷ لاکھ ۱۲ ہزار روپے ہوئی۔

لاہور سے بارہ پٹھانوں نے تھرڈ کلاس کا ٹکٹ کلکتہ کا لیا۔ بکنگ کلرک نے ہر ایک پٹھان سے ٹکٹ کی قیمت کے مقررہ کرایہ سے ایک ایک روپیہ زیادہ لے لیا۔ پولیس کو اس معاملہ کی اطلاع دیگئی۔ بکنگ آفس میں روپے کی پڑتال کرنے پر پٹھانوں کی شکایت صحیح پائی گئی تا انکو بارہ روپے واپس کردئے گئے۔ معلوم نہیں بکنگ کلرک بھی ہرجانہ دہی کے جرم میں گرفتار کیا گیا یا نہیں۔ (بکنگ کلرکوں کی تنخواہ معقول ہونی چاہئے تاکہ ایسی بددیانتی ان سے سرزد نہ ہو)

مرگوئی میں ایک قیمتی موتی سمندر میں سے نکالا گیا۔ مبصرین اسکی قیمت ۱۵ ہزار سے ۳۰ ہزار روپے تک بتلاتے ہیں۔ (خدا کی شان)

کلکتہ میں سہ ماہی مختتمہ ۳۱ ماہ گذشتہ کو متفرق طریقوں سے ۲۸۷۳۸ چوہے ہلاک کئے گئے۔ اول زندہ چوہے کے پکڑنے پر دو آنے فی چوہا انعام دیا جاتا تھا۔ اب صرف ایک آنہ دیا جاتا ہے۔

بمبئی کے بندرگاہ کے پوسٹ ٹرسٹ کی آمدنی سال مختتمہ ۳۱ ماہ گذشتہ میں ۔۔ لاکھ ۲۱ ہزار روپے ہوئی۔ خرچ ۱۰ لاکھ روپیہ ہوا۔ نو لاکھ سے زیادہ روپے بچت میں موجود ہیں۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ بغیر کسی مخالفت کے بخیر و خوبی ختم ہوا۔ چندہ ۳۰ ہزار سے اوپر ہوا۔ اللھم زد فزد۔

پونا کے قریب دریا مولا میں ایک ہندو عورت رادھا بائی نام کپڑے دھوتی ہوئی گہرے پانی میں گر پڑی۔ اسکا خاوند اس کے بچانے کیلئے گیا۔ لیکن وہ تیرنا نہ جانتا تھا۔ عورت نے اسکو پکڑ لیا۔ ڈوبنے سے بچنے کی کشمکش میں دونوں ڈوب گئے۔ کچھ عرصے کے بعد دونوں کی نعشیں پانی پر تیرتی ہوئی پائی گئیں۔ بدریا در منافع بیشمار است۔ اگر خواہی سلامت برکنار است۔ یہ ہے شیرازی پیشگوئی جو حرف بحرف پوری ہوئی۔

قادیانی کیطرح نہیں کہ کاٹنے کو دم کری تو اندھا ہو جاوے۔ اور اگر کسی کے مرنے کی پیشگوئی کرو تو باوجود اختتام عمر طبعی کے مرتے مرتے قادیانی پیشگوئی کی تکذیب کو زندہ رہجائے۔)

ہندوستان میں آجکل ۴ لاکھ ۳۴ ہزار ۴ سو ۳۸ قحط زدے امدادی کاموں پر لگے ہوئے ہیں۔ انمیں سے ایک لاکھ ۱۹ ہزار صوبجات متحدہ میں ہیں۔ باقی دوسرے صوبوں میں۔

ایسٹ انڈین ریلوے کو سنہ رواں کی پہلی سہ ماہی میں بہ نسبت سال گذشتہ کے اسی عرصہ کے پونے ۱۱ لاکھ روپے زیادہ کی آمدنی ہوئی۔

برٹش گیانا کے ملک میں کئی ایسی عورتوں کے سر اس جرم میں مونڈوا دئے گئے کہ وہ دسمبر گذشتہ کے بلوہ میں شریک تھیں۔ لارڈ ایگلن کالونیل سکرٹری نے اب یہ حکم دیا ہے۔ کہ آئندہ سے عورتوں کو ان کے سر مونڈا دینے کی سزا نہ دیجایا کرے۔

جرمن سے ۵۴ متفرق پیشہ ور مرد و عورت ابی سینا کو جاتے ہیں۔ یہ لوگ حرفت اور صنعت کا کام حبش کو سکھلائیں گے۔ یہ اپنے ہمراہ زراعتی آلات بھی لیگئے ہیں۔ یہ سب آدمی تین سال تک ابی سینیا میں رہینگے۔ اس مہم سے آخری مقصد ابی سینیا میں جرمن کی تجارت پھیلانے کا ہے۔

نٹال کا باغی مفسد بم باٹا بھاگ گیا۔ انگریزی فوج نے اس کے دیہات اور زراعت کو برباد کردیا۔ بم باٹا زولولینڈ کے ایسے گنجان جنگل میں بھاگ گیا ہے کہ جہاں اسکا تعاقب مشکل ہے۔ فوج واپس آرہی ہے۔

روس ۵ کروڑ پونڈ کا اور نیا قرضہ لینے والا ہے۔ جرمنی کے بینکوں نے روس کو اور قرضہ دینے سے انکار کردیا۔ (جو شخص اپنی چادر سے زیادہ پاؤں پھیلائے اس کا اسکے سوا اور کیا حشر ہوگا)

روس نے روپیہ کی طرف سے پریشان ہو کر اب رعایا پر انکم ٹیکس لگانے کا اعلان کیا ہے۔ بیچارے ہندوستان میں یہ ٹیکس ۱۵ سال سے قائم ہے۔

مدناپور میں کھودی رام باکو نامی ایک ۱۵ سالہ طالب علم گرفتار ہوا ہے۔ یہ بنگالی بابوں میں ایک پمفلٹ بانٹتا پھرتا تھا۔ جس کا عنوان کیا ہم بھی بادشاہ ہیں؟ تھا۔ ایک کنسٹیبل نے اسکو گرفتار کیا جس سے وہ چھوٹ کر بھاگ گیا۔ مگر بابو نایشیندر کرجی انسپکٹر نے مجسٹریٹ کے حکم سے اسے پھر گرفتار کرلیا۔ ضمانت منظور نہیں ہوئی۔ مدناپور میں اس سے بڑا جوش پھیل رہا ہے۔

مدراس میں بھی ندواتی بنک کھولنے کی تجویز ہو رہی ہے۔

اسلام اور برٹش لاء
یعنی مسائل محمدیہ اور قوانین انگریزیکا مقابلہ جنمیں فوجداری دیوانی و مالگزاری وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قوانین کا مقابلہ کرکے بدلائل واضح ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش و فلاح رعایا ہے
قیمت ۸
مینیجر اہلحدیث امرتسر

سامان تندرستی

برقی سٹ برائے دفعیہ نامردی

اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی نسبت رگوں کا پانی ذائل ہو جاتا ہے دوسری ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے اور ایک شیشی برقی پلنگ کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ مختصر یہ کہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے۔ **قیمت** [illegible]

معجون تیرہ رتن

نزلہ۔ کھانسی ضعف دماغ اور نسیان کے دفعیہ کے لئے از حد مفید ہے۔ طالبعلموں وکلاء و دیگر دماغی محنت کرنے والے کو ضرور اسکا استعمال کرنا چاہئے۔ **قیمت** [illegible]

مومیائی مقوی باہ

یہ دوائی ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ دماغی و بدنی کمزوری۔ درد کمر جریان منی کے دفعیہ اور کمزوری کو دور کرنے کیلئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگتی ہی اسکی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے بچوں کو ہر روز کھلانے سے تھوڑے عرصہ میں فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے جن لوگوں کا سینہ چھوٹا اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو انکے لئے محافظ صحت ہے جماع کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے اور جن اشخاص کے ہاں بسبب رقت نطفہ اولاد نہیں ہوتی ہو۔ وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں۔ الغرض مومیائی ہذا ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ ویدک اور یونانی طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی زود اثر اور قوی دوا شائد ہی ہو۔ ایک دفعہ آزمائیو اور فائدہ اٹھائیے۔ **قیمت** فی پیکٹ [illegible] (جس سے کم روانہ نہ کیجائیگی) مع محصول [illegible]

ممسک جریان

اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی بند ہو جاتا ہے اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہوتی جاتی ہے۔ **قیمت** ۲۸ خوراک دو مس سے کم روانہ نہ کیجائیگی، مع محصول [illegible]

صغر سنی شادی

کے نقصانات اور مضرات سے بچنا چاہو تو کتاب داغ دل کا مطالعہ کرو۔ **قیمت** [illegible]

المشتہر

علم الدین مینیجر دی ہیلتھ ایجنسی۔ کٹڑہ [illegible]۔ امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں ملسکتا ہے اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے اور مال قیمت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

ٹوپی سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی عدد	کلاہ سادہ [illegible] سے [illegible] تک
" زرین [illegible] سے [illegible] " "	" زرین [illegible] " [illegible] "
پیٹی دیسی اونی [illegible] سے [illegible] فی جوڑہ	پیٹی سیج [illegible] سے [illegible] فی جوڑہ
" پشمینہ [illegible] " [illegible] " "	" بڑھیا [illegible] " [illegible] "
کمبل دیسی [illegible] " [illegible] " فی عدد	کمبل فوجی [illegible] " [illegible] "
لوئی سفید [illegible] " [illegible] " "	چادر پشمینہ [illegible] " [illegible] " "
جراب و دستانہ اونی [illegible] سے [illegible] تک فی جوڑہ	بنیان و پاجامہ اونی [illegible] سے [illegible] "
" سوتی [illegible] سے [illegible] تک فی درجن	" سوتی [illegible] سے [illegible] تک
فوجی زین خاکی ۱۲ [illegible] گز سے [illegible] تک	پٹی بنائی کوٹ فی تھان [illegible] سے [illegible] تک وگز
صافہ ٹسری اودہ [illegible] سے [illegible] تک	رومال سوتی [illegible] سے [illegible] تک فی درجن
ازار بند سوتی [illegible] سے [illegible] تک فی عدد	صافہ ٹسری خاکی [illegible] سے [illegible] تک
" ریشمی [illegible] سے [illegible] تک	رومال ریشمی [illegible] سے [illegible] تک فی عدد
تھان گبرڈن باریک موٹا [illegible] سے [illegible] تک	جوتی [illegible] " [illegible] "
جوتہ سادہ ساخت لدھیانہ [illegible] سے [illegible]	دری برائے پلنگ [illegible] سے [illegible] تک
" زرین [illegible] سے [illegible] "	دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے
لنگیاں [illegible] سے [illegible] "	
نگین لوئی [illegible] سے [illegible]	باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ انکے ہر قسم کا مال۔ فوجی اسباب۔ لنگیاں۔ کمربند۔ سیٹل۔ زین۔ بٹن۔ جھالر سوتی و زرین۔ پیچ اونی و سنہری و روپہری۔ لیس اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ۔ سوداگران کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپے آنے پر ارسال کیا جائیگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول ملٹری کنٹریکٹرز لودھانہ

مطبع اہلحدیث امرتسر میں [illegible] ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) کے حسب الارشاد چھپکر شائع ہوا۔

یہ اخبار نہایت آب و تاب سے ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R.L.N. 352

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے عہ

والیان ریاست سے ہے

رؤسا و جاگیرداران سے لعہ

عام خریداروں سے

چھ ماہ کے لئے

ممالک غیر سے سالانہ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونا چاہئے۔

اخبار اہلحدیث

امرتسر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

نمبر ۲۵ | امرتسر مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۶ء عیسوی مطابق ۲ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ | جلد ۳

میرا سفر اور ندوۃ العلماء کا جلسہ

حسب اطلاع ۱۰ اپریل کو چلکر

کھگول ضلع پٹنہ کے جلسہ پر ۱۲ تاریخ کو پہونچگیا۔ اہالی جلسہ نے اشتہار دیا تھا کہ کسی آریہ مہاشہ کو اسلام پر کوئی شبہ ہو۔ ایک دو روز پہلے اطلاع دیں تو جلسہ میں اُن کے لئے وقت نکالا جائیگا۔ لیکن خوشی کی بات ہے کہ چند ایک مباحثات سے اب یہ نوبت آگئی ہے کہ باوجود اشتہار دینے کے سامنے کوئی دوست پیش نہیں ہوئے۔ اسکی وجہ یا تو یہ ہے کہ آریوں کو اب اسلام پر کوئی شبہ ہی نہیں۔ یا یہ ہے کہ وہ اب جانتے ہیں کہ مسلمان ڈیفنس (مدافعت) پر قدرت رکھتے ہیں۔ خیر بہر حال جلسہ میں بہت سے علماء شریک تھے۔ زمانہ حال کے ابراہیم ادہم جناب مکرم شاہ محمد عین الحق صاحب ساکن پھلواری۔ علماء آرہ ہمارے مکرم دوست شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی۔ جناب مولوی شاہ علی نعمت صاحب پھلواروی۔ مولوی عبد الہادی صاحب وغیرہ شریک جلسہ تھے اور اپنے اپنے وقت میں سب حضرات نے حاضرین کو محظوظ فرمایا جزاہم اللہ خیر الجزاء۔

جلسہ کھگول سے فارغ ہو کر سیدھا بنارس ندوۃ العلماء کے جلسہ میں پہونچا۔ ندوۃ کا جلسہ بظاہر تو خیر و خوبی سے تمام ہوا۔ چندہ بھی ۱۲ ہزار سے زائد لکھوایا گیا۔

ندوہ کے طلباء نے بھی خوب نمونہ دکھلایا۔ علمی نمائش بھی کامیابی سے ہوئی جس میں پرانی پرانی کتابیں دکھا کر مولانا شبلی نے حفاظت اور حمایت علم کی ترغیب دی۔ صاحب کمشنر اور کلکٹر صاحب وغیرہ بھی اس جلسہ میں شریک تھے۔ مزید خوشی کی یہ ہے کہ نمائشی کتب میں اہلحدیث کے فخر جناب مولانا محمد شمس الحق صاحب عظیم آبادی کی بہت سی کتابیں تھیں۔

لیکن بغور دیکھا جائے تو ہمارے خیال میں ندوہ نے گو اس اجلاس کو نئے دور سے موسوم کیا تھا۔ لیکن اتفاقی حیثیت سے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ دور ندوہ دور اول کا تفصیل ہے۔ اجمال کی یہ ہے کہ بنارس کے حنفیوں نے شور اُٹھایا کہ اہلحدیث کو عموماً اور خاکسار ابو الوفاء کو خصوصاً شریک نہ کیا جاوے۔ اگر یہ لوگ شریک ہونگے تو ہم نہ ہونگے کیونکہ

غیرت از چشم برم روی تو دیدن ندہم
گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندہم

اس شور و غوغا کی خبر مجھکو کھگول جاتے ہوئے اسٹیشن بنارس پر احباب کے ذریعہ سے ملی جو غالباً مجھکو بھی شرکت سے مانع تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ جماعت اہلحدیث بنارس آپ کی منتظر ہے۔ میں نے اُن سے کہا جب ارکان ندوہ ہم کو چاہتے ہیں تو شریک

ہونا چاہیئے اور مفسدین معاندین کی باتوں کا خیال مت کیجیئے انہوں نے کہا کہ ہمارے علماء کو بیان کرنے کا موقع نہ دینگے۔ میں نے کہا دیں یا نہ یہ انکا اختیار ہے اس سے ہم کو سروکار نہ رکھنا چاہیئے۔ خیر یہ تو ان حضرات سے یہ گفتگو ہوئی۔ وہاں سے علماء آرہ کی خدمت میں شرکت کی تحریک کی چنانچہ انہوں نے منظور فرمایا اور قرار پایا کہ ایک ٹرین حضرات علماء آرہ مجھ سے پہلے چلیں۔ وہ آرہ آکر اپنا انتظام کر کے دوسری ٹرین پر مجھ سے آملیں۔ لیکن ناظرین افسوس سے سنیں گے کہ جب میں آرہ کے سٹیشن پر پہنچا تو علماء آرہ کا خط مجھے ملا کہ ہم ان مرسلہ دو خطوں کیوجہ سے نہیں آسکتے ان دونوں میں ایک خط تو جماعت اہلحدیث کا تہا کہ یہاں کے حنفی شور و غل کرتے ہیں دوسرا خط جناب مولانا شبلی کا تہا۔ کہ آپ (حضرات علماء آرہ) سے تو کسی کو پرخاش نہیں۔ البتہ مولوی ثناء اللہ کو لوگ ناراض ہیں (کیونکہ انہوں نے ایکدفعہ لکہا تہا۔ کہ یا رسول اللہ کا وظیفہ پڑھنا منع ہے) اس خط سے حضرات علماء آرہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ علت چونکہ سب اہلحدیثوں میں مشترک ہے اسلئے ہم نہیں جاتے۔ تاہم میں اس کوشش میں رہا کہ کسی طرح علماء آرہ شریک جلسہ ہوں۔ چنانچہ بنارس پہونچکر معززین اہلحدیث سے ایک خط لکہوایا اور ایک تار دیا کہ آپ حضرات (علماء آرہ) ضرور تشریف لاویں۔ جناب مولوی شبلی سے بھی بتاکید کہا کہ آپ بھی تار دیں انہوں نے وعدہ بھی کیا دینے کا علم نہیں) بارے الحمد للہ کہ کوشش کامیاب ہوئی۔ جناب مولانا حافظ عبداللہ صاحب مع دیگر علماء کے تشریف لائے مگر کمال ہی افسوس سے ناظرین سنیں گے کہ شریک جلسہ نہوئے کیونکہ انہوں نے آتے ہی یہ دریافت کیا کہ علماء اہلحدیث کو بیان کرنیکا موقع ملا ہے۔ جواب میں کہا گیا نہیں بس انہوں نے شرکت جلسہ سے انکار کر دیا۔ اس افسوس پر ڈبل افسوس یہ ہے کہ اس کارروائی اور شور و غل کے بانی مبانی جناب مولوی شاہ ابوالخیر صاحب غازیپوری تھے۔ جو ندوۃ العلماء کے رکن رکین بلکہ تیسرے جلسہ کے صدر انجمن تھے۔ اللہ رے

کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگا۔

آپ کو یہ بیچ تہا کہ انجمن تائید الاسلام بنارس کے جلسہ پر بھی آپ صدر انجمن تھے اور قرار پاچکا تہا۔ کہ کوئی فریق کسی فریق کے برخلاف عقاید تقریر نہ کرے مگر آپ نے باوجود صدر جلسہ اور ذمہ دار انتظام ہونے کے اپنے وعظ میں بڑے زور سے چلا چلا کر کہا۔ لوگو! کہو یا رسول اللہ ہماری فریاد سنیئے! اسپر اہلحدیث میں جلسہ مذکورہ کی کیفیت لکہی ہوئی بحیثیت اڈیٹری یہ ریمارک کیا گیا تہا۔ کہ آپکو یہ طریق زیبا نہ تہا کیونکہ اس طرح کے کلمات سلف صالحین صحابہ تابعین سے منقول نہیں اور اگر آپکے خیال میں جائز تہا تو بھی چونکہ جلسہ میں اہلحدیث بھی شریک تہے۔ جو ایسے طریق سے ندا کرنا جائز نہیں جانتے اسلئے حسب قرار داد جلسہ جسکے آپ ذمہ دار تہے آپ کو ایسے الفاظ کا استعمال مناسب نہ تہا۔ اسپر بجائے اس کے کہ جناب شاہ صاحب نادم ہوتے اور اپنا معذرت نامہ اہلحدیث میں شایع کراتے انکا ندوۃ العلماء کے جلسہ پر جس کے آپ رکن رکین بلکہ صدر نشین تہے، نزلہ گرایا اور وہی اوس اور خزرج کی پرانی لڑائی کو سر نو تازہ کر دیا۔ آہ ؎

کیا نصیبا ہے ترا بلبل شیدا او ٹہا + رحم کی جا اونہیں آجاتا ہے غصہ اٹہا

بارے شکر ہے کہ آپنے اڈیٹر اہلحدیث کو بخشوانے کی ضمانت بھی دی وعظ میں فرمایا کہ امام ابو حنیفہ صاحب کو کسی شخص نے دوپٹہ مارا تہا۔ تو امام صاحب نے فرمایا میں تجھے بھی مار سکتا ہوں اگر میں تجھکو ماروں تو تیرا مغز نکال دوں اگر میں اپنے شاگردوں کو بلاؤں تو تیری وہ خبر لیں کہ بلا ہی ہو۔ اگر میں حاکم وقت سے کہوں تو تجھے گرفتار کرا دوں اور اگر میں خدا سے دعا کروں تو تیری بدی ہو مگر میں ایسا نہیں کرتا۔ بلکہ وعدہ کرتا ہوں کہ جب روز خدا مجھکو جنت میں بھیجنے کا حکم دیگا تجھے بھی ساتھ لیجاؤں گا اسپر حاضرین نے جھٹ سبحان اللہ پکارا۔ تو جناب نے فرمایا اسی طرح میری جو کچھ جن دوستوں کو رنج آیا ہے میں انکا مشکور ہوں مگر میں بدلہ لینا نہیں چاہتا۔ بلکہ وعدہ کرتا ہوں کہ جب خدا مجھے کہیگا کہ اے ابوالخیر جا جنت میں تو میں عرض کرونگا۔ اس صاحب اخبار کو بھی میرے ساتھ بھیجیئے۔ واہ وا! کیا کہنے ہیں معلوم نہیں ایسی زبردست روائیت کو علامہ شبلی نے امام ابو حنیفہ صاحب کی سوانح عمری میں کیوں درج نہ کیا۔ نہیں معلوم ان لوگوں نے وعظ گوئی کو دروغ گوئی کے مرادف یعنی ہم معنی جانا ہوا ہے۔ امام ابو حنیفہ صاحب کی کتب فقہ میں تو یہ لکہا ہو کہ دوپٹہ اور تہپڑ کا قصاص و دیت کچھ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس میں برابری نہیں ہو سکتی اور قصاص میں برابری شرط ہے۔ مگر امام صاحب اس شخص کو دہمکا دیں کہ میں تجھے ہلاک کرا دونگا۔ کس جرم پر؟ ایسی ہی ایک روایت آپنے جلسہ خاص میں فرمایا کہ امام رازی کا جب انتقال ہونے لگا تو شیطان نے آکر ان سے خدا کے وجود کی دلیل مانگی امام ممدوح نے سات سو دلیلیں دیں مگر ساری کی ساری شیطان نے توڑ دیں اسپر قریب تہا کہ امام ممدوح خدا سے شک ہو کر انتقال کرتے۔ فوراً دو سو کوس کے امام صاحب کے پیر نے پکارا کہ اے رازی تو شیطان کو کہدو کہ خدا کا وجود بے دلیل ہے پر کیا دلیل ہو۔ میں نے خدا کو بے دلیل مانا ہے۔ کوئی پوچھے اس روایت کا علم آپ کو کیسے ہوا۔ امام ممدوح تو انتقال کر گئے تہے۔ ان پیر صاحب نے کہا تو

ahmadimuslim.de

اُن کس سے کہا؟ اور وہ سات سو دلائل کیا تھے - جو ایک دو تو بیان کرتے ہوتے پھر وہ جواب شیطان نے دئیے تھے وہ بھی سنائے ہوتے تاکہ اندازہ ہو سکتا [پہلا پھر کیونکر] ممکن ہے کہ ایسی گپ گوئی کے جلسہ میں اہلحدیثوں کو وعظ گوئی کا موقع مل سکے - جنکا حال ہے ؎ العلم ما كان فيه قال حدثنا ۞ وما سوى ذاك وسواس الشياطين

لیکن سوال یہ ہے کہ ارکان ندوہ نے جبکہ علمائے اہلحدیث کو بتقاضا شدید طلب کیا چنانچہ خاکسار کے نام بھی چار خط آئے تھے - اور بنارسی اہلحدیثوں کے ہمراہ پر وقت پہنچنے کا وعدہ بھی کیا پھر کیوں علماء اہلحدیث کو وعظ کا موقع نہ دیا جس سے تمام اہلحدیث سخت کشیدہ خاطر تھے - تو اسکا جواب یہ ہے کہ ندوۃ العلماء کو یقین ہے کہ اہلحدیثوں کی طرف سے ندوہ کو کبھی ضرر نہ پہنچیگا - اور نہ کبھی پہنچا ہے یہ صلح جو اور امن پسند قوم تو ایسی ہے کہ جس مجمع یا انجمن کی نسبت انہیں [illegible] ہو جائے کہ ہمیں اس سے گو فائدہ نہیں مگر ضرر بھی نہ ہوگا - تو یہ اس کے بھی حامی ہیں یہی وجہ ہے کہ سالہا سال ہوگئے ہیں [illegible] مولانا [illegible] اور کریم [illegible] صاحب مرحوم آروی سے [illegible] کی مسجد کلاں میں [illegible] پوچھا کہ [illegible] دفعہ آپ ندوہ کے جلسہ میں نہ جائینگے؟ تو آپنے فرمایا کچھ ادھر سے بھی اہمال ہے کچھ ادھر سے بھی دخالت ہے - مگر تاہم مجھ اور میرے دوستوں کو ندوہ کی محبت میں کمی نہیں ہوئی یہانتک کہ امرتسر کے جلسہ میں خاص مجھکو بے وجہ تکلیف پہنچی تاہم میں نے اس کی بھی پرواہ نہ کی اسی لئے ارکان ندوہ اہلحدیثوں کی طرف سے مطمئن ہیں - کیونکہ انکو یقین ہے کہ ان سے ہمیں ضرر نہ ہوگا - پس سچ ہے ؎

وہ کب خاطر میں لاتا ہے مرے آزردہ ہونے کو ۞ سمجھ رکھا ہے ظالم نے ہمیشہ دل کبھی کا ہی

بہر حال یہ تو ندوہ کے جلسہ کا مجمل مذہبی پہلو تھا - اب ہم ذرہ اخلاقی کیفیت بھی بتلاتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ ندوہ جو اصلاح کا مدعی ہے ہنوز خود کہاں تک اصلاح طلب ہے پہلا اعلان جو ندوہ کے متعلق شائع ہوا تھا - اس کے دو ایک جملے یہاں نقل کرتے ہیں -

"یہ جلسہ خاص ٹاؤن ہال کے اندر ہوگا - جلسہ خاص کے روزانہ دو اجلاس ہوا کرینگے - ایک ساڑھے چھ بجے صبح سے ساڑھے دس بجے تک دوسرا بعد نماز مغرب ۷ بجے شام سے ۹ بجے تک"

حالانکہ تمام کارروائی اسکے برخلاف ہوئی پہلے ہی روز کے پروگرام میں لکھا تھا - ساڑھے چھ بجے شام سے ۹ بجے تک جلسہ ہوگا -

حالانکہ مسلمان اپنے اپنے مقامات پر نماز مغرب سے فارغ ہوکر ساڑھے چھ بجے مقام جلسہ پر پہونچ ہی نہ سکتے تھے - جسکا لحاظ رکھنا ندوہ کا فرض تھا - پھر لطف یہ کہ جلسہ بھی ساڑھے سات بجے شروع ہوا - کیوں ہوا کیا حاضرین نہ آئے تھے نہیں حاضرین تو بیچارے خوشی کے مارے کسی نہ کسی طرح وقت پر پہونچ ہی گئے تھے - بلکہ ارکان ندوہ ہی تشریف نہ لائے تھے - پھر جو آخر کار خراماں خراماں تشریف لائے تو حسب پروگرام صدر انجمن صاحب جناب شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی بنائے گئے آپکی تقریر کے لئے ایک گھنٹہ تھا جو قریبًا پونے دو گھنٹوں میں ختم ہوئی - اس کے بعد رپورٹ کا سنانا تجویز تھا - جو بلا وجہ ملتوی کیا گیا - اس کے بعد جناب مولوی حبیب الرحمن صاحب رئیس بھیکن پور کی تقریر کا وقت تھا - جو تشریف نہ لائے تھے - خیر جلسہ برخاست ہوا -

جناب صدر انجمن کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا - کہ پرانے اور نئے تعلیمیافتہ دونوں غلط راہ چل رہے تھے ان دونوں کو ملانے کیلئے ندوہ کی ضرورت تھی - پرانے علم دار یعنی مولوی صاحبان پر بہت افسوس ظاہر کیا - جسکے ہم بھی قائل ہیں مگر ایک دو آپنے جماعت اہلحدیث پر بھی جھاڑ دئیے جو خاص تشکیہ کے ساتھ ذکر کئے جاتے ہیں آپ نے فرمایا غضب ہے مسجدوں کی بابت مقدمہ بازی کرتے ہیں بلکہ ان مقدمہ بازیوں کا شرعی ثبوت دیتے ہیں - ایکدفعہ اخبار اہلحدیث میں ایک آرٹیکل اس مضمون کا نکلا تھا لیکن اسپر تو آپنے افسوس کیا - مگر یہ نہ سوچا کہ ان فسادوں کی ابتدا کن کی طرف سے ہوتی ہے کیا کبھی کسی اہلحدیث کی مسجد سے بھی کسی حنفی کو اس وجہ سے نکالا گیا کہ آمین اونچے کیوں نہیں کرتا - یا کسی شیعہ کو بھی اس وجہ سے نکالا ہو کہ یہ ہاتھ چھوڑکر نماز کیوں پڑھتا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ ہمیشہ ان مظالم کی ابتدا برادران حنفیہ کی طرف سے ہوتی ہے جنکے مظالم کو روکنے کے لئے لاچار عدالتوں میں چارہ جوئی کیجاتی ہے پس اگر فضل ربا ہے تو یہ جب حدیث نبوی المستبان ما قالا فعلى البادى منهما ما لم يعتد المظلوم یعنی گالی گلوچ کرنے والے دو آدمی جو کچھ بھی بکیں اس سب کا گناہ شروع کرنیوالے پر ہے جبتک مظلوم حد سے نہ بڑھے - فرمائیے اس حدیث کے مطابق یہ سب گناہ کس فریق پر ہے؟

پھر لطف یہ کہ اعلان اول میں تو لکھا گیا تھا کہ جلسہ خاص کے روزانہ دو اجلاس ہوا کرینگے - حالانکہ ایک ہی ہوا - اگر عام وعظ کی خاطر جلسہ خاص کو بجائے دو کے ایک کر دیا تھا تو اعلان اول دیتے ہوئے کیوں نہ اس خطرہ پر کامل غور کیا گیا - افسوس ہے کہ ہم مسلمان نہیں جانتے کہ جلسوں کے اشتہارات اور پروگرام پبلک سے ایک قسم کا معاہدہ ہوتا ہے - پھر اسے بے سوچے سمجھے جاری کرنا اور بار بار بدلنا ایسا ایک اخلاقی جرم ہے جو ناقابل معافی ہے - خیر یہ تو جو ہوا سو ہوا پر کہ جماعت

دلیل الفرقان
بجواب
اہل القرآن
مولوی [illegible]
حکیم [illegible]
قرآن [illegible]
مفصل [illegible]
نا [illegible]
جواب [illegible]
دیا [illegible]
قیمت
جلد [illegible]
مینیجر
اہلحدیث
امرتسر

اہلحدیث کو عموماً اور اڈیٹر اہلحدیث کو خصوصاً ندوہ سے دلی ہمدردی ہے اسلئے مثل سابق چند ایک تجاویز پیش کرنے کی معافی چاہی جاتی ہے - چونکہ ہمیشہ ندوہ کے جلسوں پر علماء حنفیہ کیطرف سے کسی نہ کسی پیرایہ میں فساد ہوتا رہتا ہے - ادہر اہلحدیث کو بھی پورے حقوق نہیں ملتے - اس لئے اگر مناسب ہو تو عام اعلان کردیا جائے - کہ آئندہ کو سوائے علماء حنفیہ کے کسی مذہب کے عالم کو شریک نہ کیا جائیگا - بلکہ ندوۃ العلماء کی بجائے ندوۃ الحنفیہ نام رکھا جائے اور اگر یہ تجویز ندوہ کے سابقہ اصولوں کے خلاف ہو - تو پھر جھجھک جھجھک کر کام نہ کریں کھلے بندوں علماء اہلحدیث کو شریک کیا جائے ارکان انتظامیہ ندوہ کی روز بروز کمی ہوتی جاتی ہے - یہانتک کہ جناب مولانا ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی بھی کسی وجہ سے علیحدہ ہو رہے ہیں معلوم ہو مگر ہم اظہار کرنا مناسب نہیں سمجھتے کیونکہ دونوں فریقوں کی اس میں سبکی ہے - پس آئندہ کو ندوۃ العلماء اہلحدیث کے علماء (جناب مولوی سید عبدالسلام صاحب نبیرہ حضرت میاں صاحب مرحوم مغفور دہلوی - جناب مولوی شمس الحق صاحب عظیم آبادی - جناب مولوی حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری - جناب مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی - جناب مولوی محمد بشیر صاحب دہلوی جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی - جناب مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہوشیارپوری - جناب مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری - جناب مولوی محمد حسن صاحب آنریری مجسٹریٹ لودہانہ وغیرہ) کو ارکان انتظامیہ میں شریک کریں - اگر ان میں سے کوئی صاحب از خود شریک نہ ہوں تو انکی جگہ کوئی اور ہو سکتا -

دوسری تجویز یہ ہے کہ ندوہ اپنا اجلاس سالانہ اول تو کرے ہی نہیں بلکہ وفد دورہ کیا کریں - اور اگر کرے تو مثل انجمن حمایت اسلام لاہور کے اپنے ہی صدر مقام پر کرے -

تیسری بڑی ضروری تجویز یہ ہے کہ جلسہ کو مثل جلسہ حمایت اسلام لاہور و دیگر انجمن ہائے اسلامیہ کے بلا ٹکٹ عام کیا جائے - اگر علماء کے کسی خاص مشورہ کی ضرورت ہو - تو نوٹس دیکر بشرکت کوتوال شہر خاص مشورہ بھی کیا جائے تو حرج نہیں مگر ٹکٹ وغیرہ کا اس میں بکھیڑا نہ ہو - بلکہ صرف تعارف اور معمولی بات چیت اور دردمندی کا اظہار یا کوئی مفید تجویز - پھر دیکھیں کہ ندوہ کیسے سرسبز ہوتا ہے -

ارکان ندوہ اس بددلی کا اندازہ نہیں کر سکتے جو بوجہ ٹکٹ کے عوام میں پیدا ہوتی ہے - ندوہ کانفرنس کی ریس نہ کرے انکی حمایت میں تعلیم جدید بلکہ خود گورنمنٹ ہے - مگر ندوہ چونکہ مذہبی مجلس ہے اسلئے گورنمنٹ کا فرض نہیں کہ اسکی امداد پر کمربستہ ہو اور نہ ندوہ کو گورنمنٹ سے کسی خاص امداد کی توقع کرنی چاہئے -

ندوہ شکایت کیونکہ گورنمنٹ انگریزی کوئی مذہبی گورنمنٹ نہیں بلکہ اپنے کاموں کو نتیجہ میں لاکر ایسے طریق سے کیا کریں جس سے مسلمانوں کو ندوہ کی طرف خود رغبت ہو -

من آنچہ شرط وفا بود با تو میگویم - تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

بعد جلسہ ندوۃ العلماء کے اہلحدیثوں کے شوق سے خاکسار کے دو لیکچر ہوئے لیکچروں کا مضمون تھا اسلام اور آریہ سماج اشتہار میں لکھا گیا تھا کہ لیکچر کے مضمون پر کوئی آریہ صاحب اعتراض کرنا چاہیں گے تو موقع دیا جائیگا چنانچہ چند ایک آریہ آئے اور ایک بڑے لالہ صاحب کھڑے بھی ہوئے - مگر یہ پیچ لگائی کہ سوال وجواب تحریری ہوں - جواب دیا گیا کہ لیکچر تقریری ہے جیسا اعتراض ویسا جواب بھی تقریری ہوگا - اور یہ سماج کا بھی قاعدہ ہے کہ دھرم چرچہ میں تحریر نہیں ہوتی - پانچ پانچ منٹ کا وقت ہے اس میں کیا تحریر ہو کیا نقل ہو کیا سنایا جائے کیا لکھا جائے - اسلئے اگر آپ کو کوئی سوال ہے تو زبانی کرو - مگر آریوں نے آخر تک نہ مانا لیکچر میں جناب مولوی غلام [illegible] صاحب قصوری اور جناب مولانا حفیظ اللہ صاحب مدرس اعلیٰ دارالعلوم ندوۃ العلماء بھی تشریف رکھتے تھے - جناب مولوی غلام محمد صاحب نے ارکان ندوہ کی طرف عدم شرکت کا عذر کیا اور نصف گھنٹے تک وعظ بھی فرمایا -

بنارس

میں ابکی دفعہ ہندو کالج بھی دیکھا گیا - جو ایک امریکن لیڈی اینی بیسنٹ کی کوشش سے قائم ہے - کالج کی عمارت نہایت خوشنما ہے - مگر علی گڈہ کالج سے اسے کوئی نسبت نہیں - ہاں ایک بات قابل یا موجب فخر اس کالج میں ایسی ہے جو علی گڈہ کالج کو نصیب نہیں اور نہ نصیب ہو سکتی ہے اور نہ اسکو زیبا ہے وہ کیا ہے؟ وہی ہندو مذہب کا پوتر معبود مہادیو جی کا لنگ اور پاربتی کی بھگ کالج کے وسیع میدان میں دونوں کو نمایاں طور سے نصب کیا گیا ہے جو کالج سے علمی کالج ہونے کا سیاہ ٹیکہ اتار کر ہندو مذہبی کالج کے نام سے مزین کرتا ہے -

پھلواری

اب ہم اپنے ناظرین کو پھلواری شریف کی سیر کراتے ہیں - لکھنؤ ہی میں ہمارے مکرم دوست جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب کے بھائی مولوی ایوب صاحب اور صاحبزادہ حسن میاں نے پھلواری چلنے پر اصرار کیا - چنانچہ خاکسار بہمراہی جناب شاہ محمد عین الحق صاحب پھلواری پہونچے - پہونچکر سنا کہ سجادہ نشین جناب شاہ بدرالدین صاحب ملنا چاہتے ہیں مگر قانون سجادہ نشینی کی پابندی سے خود نہیں آسکتے - اسلئے میں بھی یہ شعر پڑھتا ہوا پہونچا - کہ ع

ahmadimuslim.de

وہ نہ آئیں تو تو ہی چل عاجز + اس میں کیا بڑی شان جاتی ہے

سجادہ نشین صاحب بہت ہی متواضع روشن ضمیر ہیں بخلاف صوفیا زمانہ کے آپ میں ایک وصف خاص ہے کہ آپ کو کتب اور اخبار بینی کا بہت شوق ہے یہانتک کہ لاہور کے چکڑالوی صاحب کی کتابیں بھی آپ کے پاس موجود ہیں۔ بلکہ مطالعہ بھی کر چکے ہیں مگر ایک بات بادب کہنے کی ہم اجازت چاہتے ہیں کہ حضرت کے مزاج مبارک میں جیسی اپنے منصب کی وضعداری کی پابندی ہے۔ اتباع سنت کی نہیں۔ مثلاً ملاقات کے وقت مسنون طریق تو یہ ہے کہ آنیوالا السلام علیکم کہے اور سننے والا وعلیکم السلام مگر حضرت کی درگاہ میں یہ طریق میں نے نہیں دیکھا۔ بلکہ یہ دیکھا ہے کہ جب کوئی آتا تو لکھنؤ والوں کی طرح ہاتھ اور سر سے آداب بجا لاتا۔ اور حضرت صاحب بھی اسی طرح نصف قد کھڑے ہو کر تعظیم دیتے۔ میں حیران تھا کہ آپکی یہ تو یہ وضعداری ہے کہ کسی معزز سے معزز مہمان کو بھی جا کر نہ ملنا اور کہاں اسقدر بے حد تواضع جسکی شریعت بھی اجازت نہیں دیتی۔ اسلئے حضرت ممدوح کی خدمت میں بادب عرض ہے۔ کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز کے مکتوبات متعلق اتباع سنت کو ملاحظہ فرمایا کریں خصوصاً وہ مکتوب جس میں حضرت ممدوح فرماتے ہیں:۔

"الان آرزوئے کہ دارم اینست الا آنکہ احیاء سنت کردہ آید از سنن نبویہ"

جب مشائخ ہی ایسے بیجا تکلفات کرینگے تو مریدین کیا کچھ نہ کرینگے ؎

بہ نیم بیضہ جو سلطان ستم روا دارد + زنند لشکریانش ہزار مرغ بہ سیخ

بنارس کا ایک عجیب واقع لکھنا رہ گیا۔ ایک شخص کا بٹوا گر گیا جس میں ۱۸۔ اشرفیاں تھیں۔ اتفاقاً وہ کسی دوکان دار نے اٹھا لیا۔ جب مالک تلاش کرتا آیا تو نیک نیت دوکاندار نے بعینہ وہ بٹوا اُسے دیدیا۔ مالک نے دو اشرفیاں اُسکو انعام دیں مگر گھر پر جا کر از خود یا کسی کے بہکانے سے اُس نے دعویٰ کر دیا کہ میری بٹوے میں ۲۲۔ اشرفیاں تھیں ۴۔ اس نے رکھ لی ہیں۔ حاکم اصلیت سمجھ گیا۔ اس لئے اُس نے فیصلہ دیا کہ یہ بٹوا جس میں ۱۸۔ اشرفیاں ہیں تمہارا نہیں یہ تو دوکاندار کو دیدو۔ اور اپنا بٹوا جس میں ۲۲۔ اشرفیاں ہیں تلاش کرو جہاں ملے۔ بالو واہ!

کلجگ نہیں کرجگ ہے یہ یہاں دن کو دے اور رات لے ؎

کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے

بنارس میں رہ کر مسلمانوں کی شومئی قسمت کا یقین اور بھی زیادہ ہو گیا۔ پنجاب میں تو ہم محرم کے تعزیوں ہی کو روتے تھے مگر بنارس اور لکھنؤ وغیرہ مقامات پر شہادت

کی چہلم بھی بڑے زور و شور سے ہوتی ہے الامان والحفیظ ہزار ہا روپیہ اس قوم کا اٹھتا ہے جس قوم کو دشمن لوگ محتاج اور بھکے کہتے ہیں واللہ ایسی فضولیاں دیکھ دیکھکر بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے ؎

گر مسلمانی ہمیں است کہ واعظ دارد + وائے گر از پس امروز بود فردا۔

امرتسر میں آمین کا مقدمہ

از حکیم محمد الدین صاحب سکرٹری انجمن نصرت السنہ

امرتسر میں آجتک اس قسم کا مقدمہ نہوا تھا۔ کیونکہ بفضلہ تعالیٰ اہلحدیثوں کی کثرت ہے تو مساجد بھی انکی اپنی بہت ہیں۔ مگر مسلمانوں کی خوش قسمتی جو تمام عالم کے مسلمانوں پر تقسیم ہو رہی ہے امرتسر اس سے بے نصیب کیسے رہ سکتا تھا۔ کٹرہ رامگڑھیاں میں ایک مسجد ہے جہاں چند ایک اہلحدیث ہیں باقی حنفی کچھ مدت سے آپس میں ملے جلے نمازیں پڑھتے تھے آمین بالجہر بھی کرتے تھے۔ نہ کوئی فساد تھا نہ کوئی رنج کہ یکایک برادران حنفیہ کو جوش آیا اور اہلحدیثوں کو نکالدیا اُن میں سے ایک نے حفظ امن کی درخواست دی مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ سردار جیون سنگھ صاحب آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے ہاں پیش ہوا۔ سردار صاحب نے فریقین سے کہا کہ اپنے اپنے مولویوں کو لاؤ چنانچہ ۲۰۔ اپریل کو اہلحدیث کی طرف سے جناب مولوی احمد اللہ صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب اور حنفی بھائیوں کی طرف سے مولوی عبد الصمد صاحب پیش ہوئے جنسے مولوی ثناء اللہ صاحب کا ایک زمانہ میں علم غیب پر مباحثہ ہوا تھا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے عدالت میں جا کر حاکم کے آنے سے پہلے کئی ایک آدمیوں سے مصالحت کی بابت کہا۔ یہانتک کہ مولوی محی الدین صاحب حنفی کی وساطت سے مولوی عبد الصمد صاحب کو بھی کہلوایا کہ آپس میں فیصلہ کر لیجئے مگر مولوی عبد الصمد صاحب نے جواب دیا کہ اب آپس میں کیا ہوگا۔ عدالت ہی فیصلہ کریگی۔ آخر کار عدالت میں پیش ہوئے تو سردار صاحب نے محض نیک نیتی سے فرمایا کہ میں نے آپ لوگوں کو اسلئے بلوایا ہے کہ ان لوگوں کی مصالحت کرا دیں۔ پس آپ لوگ خوب کوشش کر کے ان میں مصالحت کرا دو۔ چنانچہ سردار صاحب کے حکم کے مطابق تینوں مولوی صاحبان ایک محفوظ مکان میں بغرض مصالحت بیٹھے۔ خاکسار بھی وہاں جا حاضر ہوا مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا معاملہ بالکل سہل ہے ہر ایک فریق اپنے اپنے مذہب پر عمل کرے۔ اہلحدیث کے مذہب میں آمین بالجہر کہنا سنت ہے وہ بالجہر کہیں حنفیوں کے مذہب میں گو بالجہر کہنا سنت نہیں۔ مگر سننا حرام بھی نہیں۔ پس دونوں فریق اپنے اپنے مذہب پر رہیں۔ اسی کی تائید جناب مولوی احمد اللہ صاحب نے بھی فرمائی

مگر مولوی عبدالصمد صاحب حنفی نے فرمایا آمین بالجہر سننے سے حنفی کی نماز میں قصور آجاتا ہے کیونکہ خشوع میں فرق آجاتا ہے۔ اسپر مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا کوئی نقلی روایت اس دعوے پر فرمائیے۔ فرمایا یہ تو بدیہی ہے بدیہی پر کیا روایت۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا کسی علم کے مسائل بدیہی نہیں ہوتے۔ بدیہی کسی علم کا مسئلہ نہیں ہوتا۔ علاوہ اسکے مکہ شریف میں جب شافعیوں کے ساتھ حنفی شریک ہو کر نماز پڑھتے ہیں تو کیا وہاں خشوع نہیں جاتا؟ اسکا جواب مولوی عبدالصمد نے دیا وہ شافعی کے مقلد ہوتے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا گو وہ مقلد ہیں مگر فعل تو وہی ہے جو یہاں مخل خشوع ہے۔ پھر وہاں کیوں نہیں۔ غرض اسی قسم کی باتیں خوب ہوئیں آخرکار اہلحدیث علماء نے تو یہی لکھا کہ ہر ایک فریق اپنے اپنے مذہب پر عمل کرے مگر حنفی مولوی صاحب نے لکھا چونکہ آمین بالجہر حنفی مذہب میں منع ہے اہلحدیث جب حنفیوں کی جماعت میں شریک ہوں تو آمین بالجہر نہ کہیں اور جب اکیلے پڑھیں تو کہہ لیا کریں۔ چنانچہ تینوں علماء کی رپورٹ حاکم کی خدمت میں بھیجی گئی۔

ناظرین انصاف! اس امر پر غور کریں کہ کون فریق دوسرے پر ناحق کا دباؤ خلاف مذہب ڈالتا ہے۔ اور کون انصاف سے کہتا ہے کہ اگر تم ہمارے مذہب پر عمل نہیں کرتے تو نہ کرو۔ مگر ہمیں کیوں تنگ کرتے ہو۔ گروہ فریق ثانی یا بضد ہے کہ ہم تمہیں کرنے نہ دینگے۔ اس ظلم اور بیجا ضد کا اندازہ ناظرین خود ہی لگالیں۔

آخرکار عدالت میں جب تینوں علماء کی رائیں پیش ہوئیں تو عدالت نے فریقین نامہ لکھوایا کہ اہلحدیث اگر الگ نماز پڑھیں تو بیشک مسجد میں جماعت کریں۔ لیکن اگر حنفیوں کی جماعت میں ملکر پڑھیں تو آمین بالجہر کہیں مگر بہت بلند نہ ہو۔ بہت خوب گو یہ تجویز بھی کوئی قانونی تجویز نہیں۔ بلکہ ایک مصالحت کی صورت ہے ورنہ قانون نے بمنابہ تمام حقوق دے رکھے ہیں اور چیف کورٹ اور ہائیکورٹ کے فیصلے موجود ہیں کہ جتنی بلند آواز سے اہلحدیث کا مذہب ہدایت کرتا ہے کہیں۔ گو چونکہ مسلمانوں میں مقدمہ بازی کوئی خوش آئند نہیں اہلحدیث نے جتنے پر مصالحت ہوئی بحکم الصلح خیر ہم بھی اسی پر خوش ہیں امید ہے کہ امرتسر کے حنفی علماء آئندہ کو ایسی مقدمہ بازی تک نوبت نہ پہنچنے دیا کریں گے۔ خدا مسلمانوں کو نیک توفیق دے۔

(حکیم محمد الدین از امرتسر)

میرے سماجی دوستو!

مذکار۔ خدا اس سوال کا دیسے جواب دیجئے گا۔ اور تحیف و خفیف ہو جائیگا

سوال۔ فرمائیے کسی ہاشمی کی ایک عورت تین چار آدمیوں سے زنا کراتی ہو جسکا علم اس ہاشمی کو اب پوری طرح سے ہو گیا۔ پس دریافت طلب یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں دیدہ کا کیا پرمان ہو؟ اسکا شوہر اسکو طلاق دیدے۔ یا چپکا بیٹھا شمار میں مصروف رہے گو یہ بھی واضح ہو کہ تین چار کچھ بچے بھی رکھتی ہے نیوگ کا بھی حاجت نہیں تمہارا مسافر پھیکرا باز گالیاں دے رہا۔ مگر جواب بھی عنایت ہو تو جانیں۔ ۹

ہم بھی ہیں سینہ سپر تیغ ستم کے روبرو * آج دیکھیں کاٹ تیری ابروئے خمدار کا

راقم سماجیوں کا ادنا متر محمد عبدالہادی ہلسوی عظیم آبادی

کرشن قادیانی کی دھوکا دہی

روایت ہے بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ یعنی قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بیشک اتریگا تم میں ابن مریم حکم کریں گے۔ نہ ذرا کرینگے۔ توڑینگے صلیب کو اور قتل کرینگے خنزیر کو اور موقوف کرینگے جزیہ لینا۔ ایک حدیث صحیح مسلم میں بروایت ابوہریرہ یوں بھی آئی ہے۔ واللہ لینزلن ابن مریم حکما عدلا فلیکسرن الصلیب یعنی قسم ہے خدا کی البتہ اتریگا عیسیٰ ابن مریم حاکم کرینگے انصاف کرینگے پس البتہ توڑینگے صلیب۔ ان حدیثوں میں مخبر صادق نے خدا کی قسم کھا کر اترنا عیسیٰ علیہ السلام کا بیان۔ کچھ باتیں ان حدیثوں کی قابل غور ہیں (۱) رسول خدا کا عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے کیواسطے قسم کھانا۔ نہ کہ مرزا صاحب کیواسطے (۲) عیسیٰ ابن مریم کیواسطے تاکیدی الفاظوں میں امت کو جتلانا (۳) حکم کرنا عیسیٰ علیہ السلام کا انصاف و عدل کے ساتھ امت محمدیہ کو نہ کہ روٹی کمانے کے واسطے مرزا صاحب کی طرح (۴) توڑنا صلیب نصاریٰ کا جس صلیب کو نصاریٰ نیک اور شرف سمجھتے ہیں نہ کہ مرزا صاحب کی جھوٹی تاویلیں اور زبانی گٹر پٹ (۵) قتل کرنا خنزیر کا وہ خنزیر جسکو کل بنی آدم خنزیر سمجھتے ہیں (۶) ناجائز ہونا جزیہ کا لینا جائز ہونا تو مرزا صاحب کے کچھ مفید نہیں۔ نہ صلیب کا توڑنا رسول خدا کا الفاظ ابن مریم کا بیان کرنا اور امت کو یقین قسمیں کھا کر دلانا خنزیر کا حقیقتاً قتل کرنا اور صلیب وہ صلیب جسکو آنحضرت کے وقت میں صلیب کہتے تھے۔ وہ مراد ہونا البتہ قابل غور ہے۔ کیا مرزا صاحب اپنی نسبت اتنی باتیں حقیقتاً ثابت کرسکتے ہیں کہ ہاں میں نے حقیقت میں یہ کام دنیا میں آکر پورے کئے۔ ویسے تو ہمارے ناظرین اخبار اہلحدیث کو ہمیشہ اور ہر ہفتہ مرزا صاحب کا فوٹو کھنچا ہوا دیکھتے ہونگے۔ مگر چند باتیں بندہ بھی آپ کی ذات ستودہ صفات سے دریافت کرنا قابل صواب سمجھتا ہے۔ پہلے اس کے کہ میں کچھ کہوں یہ بات قابل غور ہونا چاہئے کہ کلام کے

کارخانہ فرحت ... قنوج

اگر آپ کو عمدہ تیل ... تو قنوج کے مشہور ... فرحت افزائے نسیم روح خوش ہو جائیگا ... طلب کرنے پر ارسال ...

مختص ...

قیمت	نام عطر
۶/	گلاب
۶/	کیوڑہ
۶/	موتیا
۶/	حنا
۶/	چنبیلی
۶	مشک عنبر
۶	عدتمت
۶	باندی
۶	قفس
[illegible]	ناگر تیل

المشتہر مینجر کارخانہ ...

معنے کرنے میں ہمیشہ دو حال ہوا کرتے ہیں۔ ایک حقیقی۔ دوسری مجازی
یہ اصول کا قاعدہ ہے کہ جب معنے حقیقی نہ بن سکیں اُسوقت مجازی معنے
اور ویسے ہی حقیقت مقدم ہوتی ہے مجاز پر۔ اب مجازی معنے بہت سے
ہیں۔ چنانچہ انہیں سے ایک معنے استعاری بھی ہوتے ہیں۔ تمام
مرزا صاحب کا استعاری حالت کا ظاہر ہونا۔ ناظرین جان سکتے ہیں
کو حقیقت سے کچھ غرض نہیں مگر دہوکہ دینے کو اصطلاحی مجازی معنے
خواہ مخواہ استعمال کرتے ہیں۔ کیا مرزا صاحب ظاہر الفاظ سے
کر سکتے ہیں نے فلاں فلاں مقام پر صلیب کی تکسیر کی۔ کیا خنزیر کا قتل کرنا ظاہر
طور پر مرزا صاحب ثابت کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اگر مرزا صاحب نے
خنزیر مراد رکھا ہے تو استعارۃً اور تاویلاً کسی دوسرے پہلو سے مان رکھا ہے
ہے مگر ... اونکا قتل خنزیر ... صلیب ... نہیں ہو سکتا۔ کیا مرزا صاحب بتا سکتے
[redacted]
کا ماں کی نسبت سے کلام خدا و رسول میں الفاظ ابن مریم سے ظاہر و متعین ہونا کیا
معنے رکھتا ہے۔ اگر حدیث کے راوی باپ کا نام بھول گئے تھے۔ تو کیا خدا وند کریم بھی
بھول گیا تھا۔ کہ انکو ماں کے نام سے مشہور کیا۔ اور باپ کے نام کو چھپایا نعوذ باللہ
یا تو مرزا صاحب کہدیں کہ کلام خدا و رسول میں غلطی واقع ہوئی ہے۔ یا صاف
الفاظ میں اپنی غلطی کا اقرار کریں۔ افسوس تو ہم کو یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنی ہمیشہ دعاوی
میں کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ اس پر خود انکی تحریر قدیم و جدید شہادت دے رہی ہے
کہ وہ ہمیشہ پبلک کے دہوکہ دینے کو اصطلاحی استعاری اور مجاز اختیار کیا ہی کرتے
ہیں۔ ان ہر دو حدیث کے معنے اگر لفظی ہی کر کے عوام الناس کو سنائے جائیں تو سبکو
یقین ہو جاویگا کہ بیشک ابن مریم جنکا ذکر قرآن پاک میں ہے مراد ہیں اور مرزا صاحب
ہرگز ہرگز مراد نہیں ہو سکتے۔ مگر چند مولوی جو مرزا صاحب کے گرویدہ ہیں وہ کیوں جان
جان بوجھکر مرزا صاحب کے جال تزویر میں آگئے۔ یقین ہے کہ ہمارے ناظرین ان
حدیثوں کو غور سے پڑھینگے۔ اور مرزائی دوستوں کو سمجھاوینگے۔

راقم محمد شفیع الحسن سکندر آبادی

قابل توجہ افسران محکمہ ڈاک

سرکاری محکموں میں یہ محکمہ ایسا ضروری اور مفید ہے
اور گورنمنٹ نے بھی جسقدر اس میں اہتمام کیا ہے۔ اور حکام اعلیٰ نے جسقدر ... لیتیں
کی ہیں کسی سے مخفی نہیں ہے۔ مگر افسوس کہ اہل اخبار و رسائل و نامہ نگاران جنکا تمام تر
تعلق محکمہ ڈاک سے ہے۔ اسقدر نالاں ہیں جسکی کوئی حد نہیں۔ ہم اپنے ذاتی تجربہ اور
محدود تعلقات پر کہہ سکتے ہیں کہ حکام بالادست نے ہماری شکایتوں کو اس قابل ہی
نہیں رکھا کہ اُس پر کوئی خاص توجہ کی جائے۔ شاید ہی کوئی مہینا ایسا گذرتا ہو جسمیں ہمیں
پرچہ نہ پہونچنے کی شکایت نہ کرنی پڑتی ہو اور خواہ جگہ نہ پیدا ہوتا ہو۔ ہم تو آسانی ایک پائی
خرچ کر کے مطبع میں اطلاع کر سکتے ہیں اور مجبوری کہتے ہیں۔ مگر ہماری ایسے ہزار ہا
خریدار ہیں سب کی ہی ناگفتہ بہ حالت ہوگی۔ پھر کارخانہ اسقدر کثیر پرچہ مکرر کہاں سے
فراہم کر سکتا ہے۔ آخر اسکا نتیجہ یہی ہے کہ ہم کارخانہ کو بے مروت و بے حمیت کہیں
اور کارخانہ انکو بے ایمان اور جھوٹا سمجھے کیونکہ ہم سے ممکن ہے کہ وہ بدگمان ہو اور خیال
کرے کہ پرچہ ... ہو یا کسی دوست کو دیدیا ہے۔ یہ سب ... انکو
[redacted]
کر دیتے ہیں۔ یا چٹھی رساں عمداً یا سہواً دوسروں کو دیدیتے ہیں جو اسکو اپنا سمجھتے ہیں۔ کم
اخبار رجسٹری تو ہوتے ہیں جسکی جواب دہی ہے۔ یہ تو پرچوں کی حالت ہے اب ہماری نامہ نگاری
کی کیفیت سنئے۔ متعدد تحریریں میں نے بغرض اشاعت بذریعہ پیڈ خط کے بھیجیں بعد انتظار
کافی مجھے یقین ہو گیا۔ کہ وہ کل تحریریں ضائع ہو گئیں۔ بعد ازاں میں نے اُن سب
تحریروں کو بذریعہ پیکٹ بک روانہ کیں اُس میں بھی اکثر ضائع ہوئیں تحریر سے
اڈیٹر صاحب اہلحدیث کے معلوم ہوا کہ صرف میری ایک تحریر انکو ملی ہے۔ ہم
دیکھتے ہیں کہ ہمارے اعزہ و اقارب کے خطوط وغیرہ نہایت بدخط و ناخواندہ یہانتک کہ ہم
بمشکل پڑھ سکتے ہیں۔ وہ کہیں ضائع نہیں ہوتے۔ جسقدر کچہری میں صرف اخباری کو شکوہ
ہیں اس سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ پیڈ لفافہ بر طبع ... جو مطبع سے آتا یا جاتا ہے ...
تلف کر دیتے ہیں یا تحریریں بنظر ملاحظہ مضامین وغیرہ بعض کلرک صاحب کی نذر ہوتی
ہیں جسکو باعث مجھے اپنی کل تحریروں کو جو تلف شدہ ہیں کر بذریعہ رجسٹری کارخانہ میں بھیجنا
پڑی۔ یہ دکھ درد کی کہانی چھٹی تحریر ہے جو پانچ تلف شدہ تحریروں کے ساتھ
رجسٹری ہوئی ہے۔ افسوس ہے کہ اہلکاران ڈاک اپنے فرائض منصبی کی کچھ بھی پروا
نہیں کرتے جس سے ہمیں سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر جناب صاحب

مباحثہ
دلپوریا
یہ وہ مباحثہ
ہے جس نے
پورب میں
اسلام کا سکہ
...
قیمت

ahmadimuslim.de

پوسٹ ماسٹر بخود ہی چشم نمائی کر دیتے تو غالباً ہماری تکلیفیں کم ہو سکتی تھیں یا دیہ مصیبت ہم لوگوں پر سے ٹل سکتی ہے مگر افسوس اگر ہم شکایت کرتے ہیں تو شکایت کرنے پر وہاں سے ایسا نام آتا ہے کہ اسکو بھرتے بھرتے ہم تھک جاتے ہیں۔ وہ ہرگز پورا نہ ہوگا اس کو دیکھنے سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ انکی تحقیقات میں گرما گرمی اور شور و غل بہت ہوگی کہ گویا دو چار مغلان ہو گیا ہے۔ مگر ہوتا ہواتا کچھ بھی نہیں اور سوائے رونے دھونے کے ہمارے اخبارہی میں کیا ہے افسوس کہ ہمارے آہ و نالوں کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ نہیں نہیں ہماری گورنمنٹ و حکام رعایا پرور ضرور ہیں انکو شکایت کا موقع نہیں دینگے۔ ہم کو اپنا کام کئے جانا چاہیئے ؎

آمد و شد کو ہو جاناں سے نہ غابد باز آ + مہرباں آکلن کبھی وہ ماہرو ہو جائیگا

جاپان میں اشاعت اسلام ہویا ہند میں؟

بسملہ و سلام
مسلمان اہل اسلام

آنکر ہر جگہ کے مسلمانوں کی جہالت اور ضلالت کی کیفیت اگر لکھنا چاہیں تو اس کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔ صلوٰۃ و صوم کی پابندی تو درکنار انکو نام بھی مسلمانوں کے سے نہیں۔ انکی نسبت ہمارے معزز دوست منشی غلام محمد صاحب پرتنری سوداگر شال کے دو خطوط اخبار ضیاء الاسلام امرتسر مطبوعہ یکم مارچ میں شائع ہوئے تھے۔ اور امید تھی کہ جاپان وغیرہ غیر ممالک میں اشاعت اسلام کے حامی ان خطوں کو ملاحظہ کر کے بجائے جاپان کے پہلے اپنے ملک (خصوصاً ضلع پورنیہ) کے مسلمانوں کی اصلاح کیطرف توجہ دینگے۔ مگر افسوس کہ ہماری یہ تمنا خاک میں ملگئی جبکہ اس کے بعد بھی ہم دکن وغیرہ بعض اسلامی پرچوں کو اسی امر پر سرد مہری ہوئی دیکھتے ہیں۔ بارے خدا اپنی درماندہ قوم پر رحم فرما کر سعادت دارین حاصل کریں۔ (خاکسار رجب علی سوداگر شال از مدہونی ضلع پورنیہ)

ایک مرزائی کی توبہ

ماہ فروری ۱۹۰۶ء میں اتفاقاً میری کم بختی جو آئی تو یہ ہوا کہ مرزا صاحب کا ایک الہام اخبار الحکم میں پڑھا کہ اب میرا وقت نزدیک آگیا۔ میرے دل میں وسوسہ پڑ گیا کہ اب مرزا صاحب کا آخری وقت ہے ایسا نہ ہو کہ میں محروم رہ جاؤں۔ میں نے اس خیال کے آتے ہی بلا سوچے سمجھے بیعت کا خط لکھدیا۔ جسکا مضمون یہ تھا۔ کہ مجھ کو کوئی دنیا کی ہوس نہیں صرف یہ چاہتا ہوں کہ روحانی فیض حاصل ہو اور قرآن شریف کے معارف مجھ پر کھل جاویں۔ اسوقت سترہ پارے ختم کر چکا ہوں۔ وہاں سے جواب آیا کہ تقویٰ اور طہارت میں کوشش کرو۔ اب جسوقت میں نے بیعت کا خط لکھا اس روز سے میری یہ حالت ہوئی کہ وہی بے قراری اور اضطرابی۔ میں پہلے نقشبندی

کی بیعت میں تھا اور میرا قلب جاری تھا۔ وہ بھی بند ہو گیا۔ اور وہ جو اسرار دیکھا کرتا تھا۔ بند ہو گئے۔ اور قرآن شریف کے پڑھنے سے بھی جو لذت نماز میں یا رات کے جاگنے میں ملتی تھی۔ وہ بھی نہ رہی کیوں رہتی ... والے تھے۔ چنانچہ ۱۱-۱۲ مارچ ۱۹۰۶ء کی درمیانی رات ... دیکھتا ہوں۔ کہ میں ایک ایسے مکان میں ہوں جو بہت روشن ہے۔ اسکی ... ایک مکان ہے جسمیں ایک چراغ ہلکا سا ٹمٹما رہا ہے۔ میں اس روشن ... نکلا اور ایک گنجان شہر میں ہوں۔ وہاں سرگردان اور حیران ہوں کہ ... نہیں ملتا۔ آخر پھرتا پھرتا باہر کی طرف آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کھنڈرات سے ... میں کچھ مقبرے بھی ٹوٹے ہوئے ہیں۔ ایک طرف ایک زمین تردد کی ہوئی ہے ... جگہ ہے جہاں سے دور معلوم ہوتا ہے۔ وہاں سے پیچھے نظر کر کے اس شہر کو دیکھا ... تو اس شہر میں بھی اجاڑ نظر آتی ہے۔ اور بہت سا معلوم ہوتی ہیں پھر ... بانگ آئی میں نے خیال کیا کہ مرزا صاحب کی بیعت سے میرا نور ایمان جاتا رہا ہے۔ اسی وقت آنکھ کھلی اپنے عقیدہ سے توبہ کی اور ایک خط فسخ بیعت کا ... آج ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء کو لکھدیا۔ استغفار کر رہا ہوں۔ تمام مومن بھائیوں سے میری عرض ہے کہ میرے حق میں دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہی تسلی جو میرے دل میں تھی عطا فرماوے۔ اور سابقہ عنایات سے ممتاز کرے۔ (راقم محمد الدین مدرس از ... ضلع سیالکوٹ)

اڈیٹر۔ آپ کی طرح کئی ایک مرزائی بھی اپنے خوابوں پر اعتقاد کر کے مرزا سے بیعت کر لیتے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ اصل ہی کو غلط فرمایا ہے اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ۔ خوابوں پر کسی دینی مسئلہ کی تحقیق کا انحصار سمجھنا ضمناً اپنے دعویٰ نبوت کے برابر ہے۔ خیر بہرحال آپ کا خواب مرزائیوں کے خیالوں کے لئے آہن با آہن زد کا مصداق ہے۔

تفسیر ثنائی اردو

یہ تفسیر بطریق جدید نہایت ہی لطیف پیرایہ میں لکھی گئی ہے زمانہ حال کے الحاد و ارتداد کا کافی علاج ساتھ ساتھ کیا گیا ہے۔ جلد اول سورۃ فاتحہ و بقر قیمت ۱۲ جلد دوم سورہ آل عمران نساء ۱۲ جلد سوئم مائدہ انعام اعراف ۱۲ جلد چہارم تا سورۂ نحل ... چاروں جلدوں کی خریداری یکبارگی پر محصول ڈاک معاف ہے۔

تقابل ثلاثہ۔ توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ ۴

المشتہر مینجر مطبع اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

فتویٰ

سوال نمبر ۹۴ ۔ اس سود کی تشریح کی ضرورت ہے جو مذہب اسلام کے ہر فرقہ کے رو سے دینا لینا جائز نہیں ۔ (خریدار نمبر ۵۴۴۴ از کوٹہ ریاست)

جواب نمبر ۹۴ ۔ قرآن شریف میں تو یہی حکم ہے ذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَوٰا یعنی جو چیز سود کی تمہاری کسی کے ذمہ باقی رہ گئی ہو ۔ اسے چھوڑ دو ۔ یہ بھی فرمایا فَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ یعنی اگر تم توبہ کرو تو صرف اصل مال تمہارا حق ہے اسکے علاوہ زیادہ تشریح کسی صاحب کی سمجھ میں آوے تو مدلل کر کے بھیجیں شائع کر دیا جائیگا ۔

سوال نمبر ۹۵ ۔ مسمی محمد بخش کی ایک منکوحہ عورت ... جس سے اسکا ایک فرزند و دختر بھی ہیں محمد بخش نے ایک اور بیوہ عورت ... سے نکاح کیا ... از روز محمد بخش فوت ہو گیا ہے ۔ اب انکی وراثت سے عورت کے علاوہ مہر کیا حق ہے بذریعہ اخبار تحریر فرمائیے ۔

آپ کا خادم خریدار نمبر ۶۵۰

جواب نمبر ۹۵ ۔ اگر دونوں عورتیں زندہ ہیں تو ہر ایک کو سولہواں حصہ یعنی ہر ایک عورت کو علاوہ مہر مقررہ کے فی روپیہ ایک آنہ ملیگا ۔ اور اگر ایک زندہ ہے تو فی روپیہ ۲ آنہ اسکو ملیگا ۔

سوال نمبر ۹۶ ۔ بندہ بضرورت بمبئی روانہ ہوا جہاں کہیں کے مومن بعد نماز فرض کے امام کے ساتھ دعا نہیں مانگتے ۔ نہ امام مقتدیوں کے ساتھ اکیلے اکیلے دعا مانگتے ہیں میں نے مولوی محمد جعفر سے کہا انہوں نے کہا کہ امام کیساتھ مقتدیوں کا دعا مانگنا اس ہیئت کذائی سے ثابت نہیں بلکہ امام ابن تیمیہ نے بدعت لکھا ہے اور میں نے بزرگان سلف جناب میاں نذیر حسین و نواب قطب الدین خاں و مولوی رشید احمد و مولوی محمد قاسم صاحبان مرحومین و دیگر علماء کو مقتدیوں کے ساتھ دعا مانگتے دیکھا ہے ۔ سوائے اسکے سورۃ فاتحہ کے بعد امام کے ساتھ آمین کہتے ہیں اور دعا قنوت کیساتھ امام کے پیچھے سب آمین کہتے ہیں ۔ اوقات دعا میں بعد فرضوں کے قبولیت کا ذکر آیا ہے برائے خدا جواب بذریعہ اخبار تحریر فرمائیے ۔

عبد اللطیف ظریف تاجر کتب بڑودہ محلہ سوسائٹی مسجد

جواب نمبر ۹۶ ۔ احادیث میں آیا ہے ذکر آتا ہے کہ بعد فرضوں کے دعا قبول ہوتی ہے ۔ یہ بھی آتا ہے کہ ذکر دعا کموقع میں قبولیت ہے یہی وجہ ہے کہ عیدگاہ میں حائضہ عورتوں کو بھی شریک ہونے کے لئے حکم دیکر فرمایا کہ یشھدن جماعت المسلمین و دعوتھم یعنی حائضہ عورتیں مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں ۔ اس سے معلوم ہوا ہے کہ دعا جماعت کی بہتر اور اولیٰ بالقبول ہے منفرد سے ۔ اس مسئلہ میں حضرت میاں صاحب دہلوی مرحوم مغفور کا بھی ایک فتویٰ ہے جو کتاب میزان الاعتدال کے اخیر پر لگا ہوا ہے ۔

سوال نمبر ۹۷ ۔ ذوی القربیٰ کون لوگ ہوتے ہیں ۔ ماں کے علاقہ دار کہاں تک اور باپ کے علاقہ دار کہاں تک ۔ اور ان لوگوں کو کتنا حصہ دینا چاہئے اور ذوی القربیٰ کی تشریح فرمائیے ۔

سوال نمبر ۹۸ ۔ ایک شخص نے قبل از فصل کے روپیہ دیکر فصل پر اجناس خرید کیا ۔ مثلاً اسوقت فی روپیہ دس ثار ہے اور فصل پر بیس ثار کے حساب سے لیا تو یہ سود میں داخل ہو گیا ۔ مثلاً جنس آج ایک زراعت کنندہ کو ایک من گندم دیا اور فصل پر دو من لیا تو اسکا شمار سود ہو گیا ۔

سوال نمبر ۹۹ ۔ چچیری ہمشیرہ کی بیٹی سے نکاح جائز ہے یا نہیں ۔

سوال نمبر ۱۰۰ ۔ اذان شریف میں جو کان میں انگلیاں رکھتے ہیں ۔ یہ کیا وجہ ہے اور اگر کانوں میں انگلیاں نہ رکھیں تو درست ہے یا نہیں ۔

فقیر محمد مشن والا زاہدوالا روڈ ڈاکخانہ ... ڈسٹرکٹ مومن آباد ضلع شولا پور

جواب نمبر ۹۷ ۔ حدیث شریف میں آیا ہے اپنی نسب سے اتنے رشتے یاد کیا کرو جنسے سلوک کرسکو اسکی تعیین نہیں کہ ایک پشت تک ذوی القربیٰ ہیں یا دو تک ہاں الاقرب فالاقرب یعنی قریب بعید سے زیادہ مستحق ہے مثلاً دادا کی نسبت باپ زیادہ حق رکھتا ہے اور پردادا کی نسبت سے دادا زیادہ احسان کا حق رکھتا ہے اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ

جواب نمبر ۹۸ ۔ سود ہے ۔ ہاں اگر پیشگی بھاؤ مقرر کرکے مع تعیین جنس روپیہ دیا جائے خواہ وہ بھاؤ موسم سے زیادہ ہی ہو ۔ تو بھی جائز ہے جسکا نام بیع سلم ہے حدیث میں

جواب نمبر ۹۹ ۔ چچیری بہن خود جائز ہے تو اس کی لڑکی کیوں جائز نہیں ۔ جائز ہے ۔ شرعی مخالفت نہیں ۔

جواب نمبر ۱۰۰ ۔ اسکی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ انگلیاں کانوں میں رکھنے سے آواز دور تک جاتی ہے ۔ نہ رکھے تو خلاف سنت ہے ۔

سوال نمبر ۱۰۱ ۔ خالد نے بکر کی وراثت سے جو محض سود کی آمدنی رکھتا تھا وفات کے بعد حصہ پایا ۔ اگر خالد اس مال موروثی کو جو اسکو بکر کی وراثت سے ملا ہے فرائض حج ۔ زکوٰۃ وغیرہ میں صرف کرے تو آیا وہ فرائض سے سبکدوش ہو سکتا ہے اور اگر خالد اس مال موروثی سے کوئی مسجد تعمیر کرا دے یا کوئی چاہ نصب کرا دے تو آیا مسجد میں نماز پڑھنا کیسا ہے ۔ اور چاہ کا پانی پینا جائز ہے یا نہیں ۔ اور خالد کو

ahmadimuslim.de

اس مال سود وغیرہ کو کس جگہ صرف کرنا واجب ہے۔ بینوا توجروا

احقر محمد عمر نقلنویس از فیروزپور

جواب نمبر ۱۰۱ - اگر خالد مال متروکہ کو بہیں کوشش سے تمیز کر سکتا ہے کہ کتنا حلال مال ہے اور کتنا سود ہے تو وہ سود کو الگ کر کے باقی مال سے سب نیک کام کر سکتا ہے۔ سود سود دہندوں کو واپس کر دے اور اگر ایسا نہیں کر سکتا۔ تو اندازا ہی تمیز کر دے۔ اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو تمام مال فقراء و مساکین کو دیدے اور خود کو ایسے مشتبہ مال سے بچائے تو بہتر ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے الحلال والحرام بین وما بینہما مشتبہات فمن اتقی الشبہات فقد استبرأ لدینہ یعنی حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے ان دونوں کے درمیان امور مشتبہ ہیں لیکن جو کوئی ان مشتبہ امور سے بچیگا وہ اپنے دین کو بچا لیگا۔ ایسے روپیہ کی مسجد مشتبہ ہے۔ نماز پڑھنے سے فرضیت تو شاید ادا ہو جائیگی۔ مگر مسجد کا ثواب نہ ملیگا۔ ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب خدا پاک کمائی ہی قبول کرتا ہے۔

سوال نمبر ۱۰۲ - کیا فرماتے ہیں علمائے اہلحدیث اس مسئلہ میں کہ اسماء وصفات باری تعالیٰ عین ذات ہیں یا غیر ذات اور حادث ہیں یا قدیم اسکا جواب شافی بحوالہ آیات قرآنی و احادیث نبوی تحریر فرماویں۔ بینوا توجروا

حفیظ اللہ از بنارس

جواب نمبر ۱۰۲ - اسماء وصفات شاید غلطی سے لکھا گیا ہے یوں چاہئے تھا کہ صفات باری۔ خیر۔ مسئلہ ہذا میں قدیم الایام سے اختلاف چلا آیا ہے۔ چونکہ شریعت نے ہمکو اس میں کوئی تکلیف نہیں دی اسلئے اہلحدیث کا مسلک تو وہی ہے کہ ؎

آنچہ نہ قال است نہ قال الرسول
فضل بود فضل بخواں کہ فضول

ہاں کتب مناظرہ کے لحاظ سے فقیر کی رائے صوفیا کے مشرب پر ہے کہ صفات باری عین ذات ہیں۔ بلکہ صفات کوئی الگ چیز ہی نہیں وہی ذات باری من حیث الانکشاف علم ہے وہی ذات بحث من حیث التکوین خالق ہے۔ یہی معنی ہیں اس روایت کے کہ کان اللہ ولم یکن معہ شئی علماء کرام اس مسئلہ کے متعلق اگر کچھ فرماوینگے تو بخوشی درج کیا جائیگا۔ پس خدا اور خدا کی صفات سب قدیم ہیں۔

سوال نمبر ۱۰۳ - زید گاہے گاہے نماز پڑھتا تھا کبھی قصداً اور کبھی سہواً اور گاہے غفلت سے نماز نہیں پڑھتا تھا۔ مگر چند روز سے تائب ہو کر پابند نماز پنجگانہ ہو گیا ہے امر دریافت طلب یہ ہے کہ زید اس نماز فائتہ کی تلافی کس طور کرے یا بعد توبہ کر لینے کے بدا خذہ نماز قضا شدہ کا زید کے ذمہ سے ساقط ہو گیا۔ جواب مدلل بدلائل صحاح ابن تحریر فرمائیگا۔ خاکسار محمد اسمٰعیل خریدار نمبر ۳۰۶ از راولپنڈی

جواب نمبر ۱۰۳ - قرآن حدیث سے یہ مضمون ملتا ہے کہ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ یعنی گناہ سے توبہ کرنیوالا بے گناہ جیسا ہو جاتا ہے۔ نماز فائتہ کی قضا اگر انکو معلوم ہو تو قضا پوری کرے اور اگر معلوم نہیں تو اندازہ سے ہر نماز کے ساتھ ۰۰ الگ الگ قضا بھی کرتا جاوے کیونکہ فائتہ نمازوں کی قضا شرعاً ثابت ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ خندق کے روز جہاد میں مصروف رہنے کیوجہ سے نمازیں فوت ہوئی تھیں تاہم قضا کیں۔

سوال نمبر ۱۰۴ - ہمارے ہاں بعض یہی اجارہ رواج ہے کہ نمک کو غلہ کیواسطے نسیئۃً بیچتا ہے وہ جائز ہے یا نہیں۔ مال کیا کم مرزا

سوال نمبر ۱۰۵ - اکثر اشخاص کو روپیہ تو نہیں۔ مگر زمین اور باغات اور درخت مویشی وغیرہ مال ہے بیچ کر حج کو جاوے تو صحت ہو سکتی ہے مگر پھر پیچھے کیواسطے کوئی صورت معاش نہیں رہتا۔ کیا اسکو حج فرض ہوتا یا نہیں بیان فرماویں۔

سوال نمبر ۱۰۶ - نماز مغرب کو نماز عشاء کے ساتھ اقتدا کر سکتا ہے یا نہیں اگر اقتدا کر سکتا ہے تو کس طرح پڑھی جاوے۔ تو تم تو یہ ہے کہ خلاف امام معلوم ہوتا ہے توضیح فرماویں

سوال نمبر ۱۰۷ - کوئی شخص اہلحدیث محمدی ہو گیا تو باپ اسکا بحق ہے اپنی عطیہ اور مقبوضہ زمین و مکانات وغیرہ سے محروم سکتا ہے اور دادا کی کو جو بہ زمین و دکان تھا اسکو بھی باپ نے ضبط کیا ہے۔ اب بیٹا اہلحدیث باوجود فرزند ہونے کے در بدر حیران پریشان پھرتا ہے کیا وہ بذریعہ عدالت دعویٰ کر سکتا ہے یا نہیں۔ یا کسی کو مختار دیکر مقاطعہ کر سکتا ہے یا نہیں۔ (ابوالحسن تبتی از مسجد مسو بر ضلع کوہاٹ)

جواب نمبر ۱۰۴ - دونوں حال بدو یہ میں سے ہیں جنکی بابت حکم ہے فبیعوا کیف شئتم اذا کان یداً بید یعنی نقد سے نقد کو بیچا کرو۔ پس صورت مذکورہ کی بیع ناجائز ہے۔

جواب نمبر ۱۰۵ - ایک حدیث شریف میں (جو مشکوٰۃ میں بھی ہے) آیا ہے کہ جو شخص جائداد وغیر منقولہ کو بیچکر اسی قسم کی جائداد غیر منقولہ نہ لے تو اسمیں برکت نہیں کرتا پس شخص مذکور کو زمین بیچکر حج کو نہ جانا چاہئے۔ اگر بہت ہی شوق ہو تو کسی مہربان سے قرض حسنہ لیکر چلا جائے مگر اس طریق سے نہ جائے کہ زمین بیچکر ایک عتاب نہ بری لے۔ دوئم آئندہ کے لئے بے روزگار ہو جائے میرا علم ناقص ہے اسلام ایسی تعلیم نہیں دیتا۔ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا علاوہ اسکے یہی مسئلہ متعلق علیہا ہے

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

امرتسر میں آج کل طاعون کی شدت ہے۔ اللہم الارحمٰن اپنے بندوں کے گناہ معاف فرمائے۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی ہمشیرہ فوت ہو گئی۔ مولوی صاحب ممدوح ناظرین اہل حدیث سے جنازہ غائب کی استدعا کرتے ہیں۔ امرتسر میں پڑھا گیا۔

عجیب موت: مولوی نبی بخش صاحب مدرس اسلامیہ سکول امرتسر جو دفتر اہل حدیث میں لیتے تھے سکول جو جاتے تھے کہ راستہ میں سینہ کو دبا کر بیٹھ گئے۔ بیٹے نے دریافت کیا کہ درد سینہ میں ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی روح پرواز کر گئی۔ مرحوم پرانے موحد تھے۔ اہلحدیث کے ناظرین سے استدعا ہے کہ مولوی محمد ابراہیم کی ہمشیرہ کے ساتھ ہی مرحوم کا جنازہ غائب بھی پڑھیں۔

جناب مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری کی آنکھ نزلہ سے ماؤف ہو کر بگڑ گئی تھی [illegible]

نواب صاحب ڈھاکہ کی خواہش کے مطابق محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علیگڑھ کا آئندہ اجلاس اس سال ماہ دسمبر میں ڈھاکہ میں منعقد ہوگا۔

اسلامیہ کالج لاہور سے اس سال بی۔اے کے امتحان میں گیارہ طالب علم شریک ہوئے۔ ان میں سے آٹھ بی۔اے کے امتحان میں کامیاب ہوئے۔ یہ نتیجہ بہت اچھا ہے۔ بی۔اے میں اسلامیہ کالج سے کسی سال اتنے طالب علم آج تک پاس نہیں ہوئے تھے۔ بلحاظ نتیجہ اسلامیہ کالج اس سال تمام پنجاب میں اول نمبر پر رہا۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں اس سال ۱۲ ہزار روپے نقد چندہ جمع ہوا اور بارہ ہزار روپے کا چندہ دینے کی اقرار ہوئے۔ (اللہم زد فزد)

پنجاب میں شراب کی دوکانیں کس قدر ہیں اور کہاں کہاں ہیں۔ اس بات کی تحقیقات ہو رہی ہے اغلباً شراب کی دوکانوں پر شراب لے کر پینے کے رواج کو گورنمنٹ بند کر نیوالی ہے۔ (خدا کرے بالکل بند ہو)

ترکوں کو بے بنیاد رپورٹوں پر یہ شبہ ہو گیا تھا کہ انگریز وں کا مصریوں کا ارادہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر قبضہ کر لینے کا ہے اسلئے انہوں نے طابہ پر قبضہ کر لیا۔

طابہ کے متعلق مختار پاشا، ترکی ہائی کمشنر متعینہ مصر خدیو مصر سے ذاتی طور پر گفتگو کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ خیال ہے کہ خدیو اپنا علاقہ چھوڑ دینے پر شاید رضامند ہو جائیگا۔

تباہ کن زلزلہ۔ امریکہ کے کئی شہروں میں زلزلہ سے سخت ہولناک صدمات محسوس ہوئے۔ شہر سان فرانسسکو میں ۱۸ ماہ حال کو ۵ بجے صبح کے زلزلہ آیا۔ اور تین منٹ تک رہا۔ مارے خوف کے لوگ مکانات کو چھوڑ کر بازاروں اور کوچوں میں نکل گئے۔ ہزار ہا مکانات گر گر مسمار ہوگئے۔ تمام شہر میں مکانات کے گرنے اور لوہے کو رگڑ پہونچنے سے آگ لگ گئی۔ ایک ہزار سے زیادہ آدمی کچلکر مر گئے۔ اور ایک ہزار سے زیادہ کے چوٹیں آئیں۔ تار اور اخبار کے دفتر جل گئے۔ دو لاکھ آدمی بے گھر ہو گئے۔ تمام شہر جل رہا ہے۔ امریکہ کی فوج کی دو پلٹنیں باشندوں کے مال کی جو گلیوں میں پڑا ہوا ہے حفاظت کر رہی ہیں۔ اندازاً تیس کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔ باشندوں کے لئے خوراک اور خیموں کی نہایت سخت ضرورت ہے تار کا دفتر جل جانے سے خبریں ابھی کم آئیں ہیں بعد کو مفصل جان و مال کے نقصان کی خبریں معلوم ہونگی۔ (کیا مرزا صاحب قادیانی اس سے فائدہ نہ لینگے)

طاعون ہفتہ مختتمہ ۱۴ ماہ حال کو طاعون سے ۵۵۸۲ اموات کل ہندوستان میں ہوئیں۔ منجملہ ان اموات کے پنجاب میں ۵۵۱۹ موتیں ہوئیں۔ شکر ہے کہ گزشتہ سال کے ماہ اپریل میں طاعون کی جس قدر شدت تھی وہ اس سال نہیں ہے۔

قادیانی گورنمنٹ جی کو تازہ الہام ہوا کہ زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا۔ آرنے بے دخبری کی خبر کہاں؟

آنریبل مسٹر گوکھلے گزشتہ ہفتہ کو بمبئی سے انگلستان کو روانہ ہو گئے ستمبر تک واپس نہیں آئینگے۔

تھوڑا عرصہ ہوا گورنمنٹ چین نے چند نوجوانوں کو بے تار کی تار برقی کا کام سیکھنے کے لئے بھیجا تھا جو اب کام سے بخوبی واقف ہو کر اپنے وطن میں لوٹ آئے اور ایک سلسلہ بے تار کی تار برقی کا قائم ہونیوالا ہے۔

سلطان المعظم نے ولایات رومیلیا میں ۲۴ نئے ٹیلیگراف آفس قائم کئے جانے کا حکم صادر فرمایا ہے۔

حجاز ریلوے کے ٹریفک منیجر اور بحر سفید کے گشتی جنگی جہازوں کے کمانیر کو حکم دیا گیا ہے کہ ریلوے مذکور کا جس قدر سامان یورپ سے جہازوں پر بار ہو کر بندرگاہ بیروت میں پہنچ گیا ہے وہ تمام جہازات بندرگاہ حیفا کو روانہ کر دئے جائیں۔

ڈھاکہ کالج کے متعلق ہوٹل وغیرہ کیلئے نواب صاحب ڈھاکہ نے ایک لاکھ ۴۰ ہزار اور نواب سید علی چودھری نے ۳۵ ہزار دئے۔ نواب محسن الملک بہادر نے ایک پر زور لیکچر دیا۔

شملہ کے رومن کیتھولک گرجا کے لئے وزیر ہند نے ۲ ہزار کی امداد منظور کی ہے۔

ahmadimuslim.de

سامانِ تندرستی

برقی سٹ برائے دفعیہ نامردی

اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکو استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاکی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی حالت اصلی پر آجاتا ہے۔ اور ایک شیشی برقی پلک کی ہے۔ جنسی و اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ مختصر یہ کہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت سے

معجون تیز ذہن

تراہ۔ کمھانسی۔ ضعف دماغ اور نسیان کے دفعیہ کے لئے از حد مفید ہے۔ طالب علموں۔ وکیلوں اور دیگر دماغی محنت کرنے والے اصحاب کو ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت عہ

مومیائی مقوی باہ

یہ دوائی ابتدائی سل و دق اور دماغی و بدنی کمزوری درد کمر جریان منی کے دفعیہ اور کرم منی کو بڑھانے کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگتے ہی دو رتی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بچوں کو ½ رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑی عرصہ میں فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ جن لوگوں کا سینہ چھوٹا اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو انکے لئے محافظ صحت ہے۔ بلاغ کے بعد ۲ رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے اور جن اشخاص کے ہاں بسبب ضعف قوت لطفلہ اولاد نہ ہوتی ہو۔ وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں۔ الغرض مومیائی ہذا ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ ویدک و یونانی طب کی کتابیں اس کی توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی زود اثر اور مقوی دوا شائد ہی کوئی ہو۔ ایکدفعہ آزمائیے اور فائدہ اٹھائیے قیمت فی چھٹانک جس سے کم روانہ نہ کیجائیگی، مع محصول عسم

ممسک جریان

اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی بند ہو جاتا ہے۔ اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہوتی چلی جاتی ہے۔ قیمت ۴۸ خوراک دعہ جس سے کم روانہ نہ کی جائیگی) معہ محصول عسم

صغر سنی شادی

کے نقصانات اور مضر سے بچنا چاہو تو کتا چراغ دل کا مطالعہ کرو۔ قیمت معہ محصول ۸ر

المشتہر

علم الدین منیجر دی ینڈ سن ایجنسی۔ کٹرہ قلعہ شہر امرتسر۔ پنجاب

مفصلہ ذیل مال

ہماری کارخانہ سے نہایت عمدہ دارنال ملسکتا ہے اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کی جاتی ہے اور [illegible] وقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ [illegible] سے صہ تک فی عدد
" زری دار للعہ سے عسہ "
پٹی دیسی [illegible] ۱۲ ار " ۱۳ " فی جوڑہ
" پشمینہ ۔بعہ " صہ "
کمبل دیسی سے ۸ر مقبرلعہ " فی عدد
لوئی سفید ۸ر " عسہ "

کلاہ سادہ ۲ر سے ۶ر تک
" زری عہ " صہ "
پٹی سرج للعہ " للعہ " فی جوڑہ
" بہرسیا عہ " للعہ "
کمبل فوجی للعہ " عسہ "
چادر پشمینہ عسہ " صسہ "

جراب ودستانہ اور کوٹ اس شہر میں بہی اجازت سے لازم ہو دیا جا رہا ہے اونی بیچے سے عمر "
" سوتی ۸ر سے بے [illegible] خیال کریں سوتی ۲ر سے عا تک

فوجی زین خاکی ۱۲ ار گز سے عہ تک
صافہ لسری اددہ ۸ر سے صہ تک
ازار بند سوتی ۲ر سے ۴ر تک فی عدد
" ریشمی ۱۲ ار سے ۸ر تک
تہان گبرڈن بار یکے موٹا للعہ سے بعہ تک
جوتہ سادہ ساخت لدہانہ ۸ر سے للعہ
" زری ہوشیار پوری ۸ر سے عسہ
لنگیاں اور پنکہی عہ سے " "
بگین لوئی ۳ گز طول ۲ گز عرض صہ سے "

پٹی برائے کوٹ فی تہان ۸ر سے ۸ر تک ۹ گز
رومال سوتی عہ سے عا تک فی درجن
صافہ لسری خاکی ۸ر سے صہ تک
رومال ریشمی ۸ر سے ۸ر تک فی عدد
چرچی دو تہی سے " ۸ر "
دری برائے پلنگ عا سے ۸ر تک
دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے
باقی فہرست منگوا کر دیکھو

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال۔ فوجی اسباب۔ لنگیاں۔ کمربند۔ سیٹل۔ زین۔ بٹن۔ جھالر سوتی و زریں۔ بیج اونی و سنہری و روپہری و لیس اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بلطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرما دیں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی

نوٹ

سوداگران کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جائیگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹر یکٹر لودہانہ۔ پنجاب

مطبع اہلحدیث امرتسر میں مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) کے حسب الارشاد چھپکر شائع ہوا۔

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے۔

R.L.No. 352

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔۔ عہ
والیان ریاست سے ۔۔ لعہ
رؤسا وجاگیرداران سے ۔۔ للعہ
عام خریداروں سے ۔۔ ۲ روپے ۱۲ آنے
چھ ماہ کے لئے ۔۔ [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ ۔۔ [illegible]

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر
ہونا چاہئے۔

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی تقویت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

نمبر ۲۶ | امرتسر ۴ مئی سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ ہجری المقدس | جلد ۳

معذرت خلافت کا مضمون آئندہ درج ہوگا۔ انشاء اللہ۔

کھسیانی بلی کھنبہ نوچے

یہ ایک مثل ہے کہ جب بلی تنگ آتی ہے تو ستون کو نوچنے لگتی ہے یہی حال آج کل ہماری قادیانی پارٹی کا ہے۔ جب سے اہلحدیث میں انکا باقاعدہ تعاقب شروع ہوا ہے۔ کئی ایک پہلوؤں سے انہوں نے اس مثل کو پورا کیا ہے۔ مگر خدا کے فضل سے ایک بھی نہیں چلا۔ اب ایک تازہ کرنکالا ہے۔ ۱۰ اپریل کے الحکم میں ایک مضمون نکلا ہے جسکا عنوان ہے "اہلحدیث امرتسری سے استفسار" ہم نے جب اس عنوان کو دیکھا تو خیال ہوا کہ شائد کوئی معقول سوال ہوگا۔ مگر افسوس کہ زنگ آلودہ قادیانی مشین میں کسی معقول بات کا خیال "جیسے کہ دو نسلوں سے ماس کی تاثیر" [illegible] ہوا معقول ہو یا نامعقول جواب تو دینا ضروری ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

اہلحدیث امرتسری سے استفسار قبل ازیں ہم نے ثناء اللہ امرتسری کو اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء کے سوال نمبر ۴ کے جوابات بغرض تحریر جواب بجواب بھیجا تھا جسکو آجتک فاضل صاحب نے ہضم کر کے ڈکار تک نہ لیا پھر ہم امرتسری ٹھیکہ دار سے مطالبہ اس مضمون کے جواب کا کرتے ہیں اور وہ امور اور استفسار پیش کرتے ہیں۔ دیکھیں کہ ایمانداری سے اسکا بھی کوئی جواب دیتے ہیں یا حسب عادت خود دم سادھ لیتے ہیں۔

سنئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۴ پر یہ تحریر فرمایا تھا۔ کہ "یہ میرے منشاء ہو بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جسمیں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور سے فیصلہ کے لئے بدل خواہشمند ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے [illegible]

وہ مضمون وفات مسیح کے متعلق تھا۔ چونکہ میں تحقیق جان چکا ہوں کہ مرزائیوں کو وفات مسیح کے متعلق مباحثہ کرنا بالکل بے سود ہے۔ بلکہ تضیع اوقات ہے اسلئے جواب نہیں دیا۔ کیونکہ وفات مسیح سے مرزا کے صدق وکذب کو کوئی بھی تعلق نہیں۔ مرزا صاحب کا صدق یا کذب تو انکی پیشگوئیوں اور الہاموں پر ہے۔ چنانچہ وہ خود بھی رسالہ شہادت القرآن کے صفحہ ۷۰ پر یہی لکھتے ہیں کہ ہماری پیشگوئیوں کو دیکھو پھر نہیں معلوم مرزائی لوگ ایسے بیہودہ اور فضول مسئلہ کو کیوں پیش کرتے ہیں۔ اور پیشگوئیوں کی تحقیق سے کیوں بھاگتے ہیں جیسے عیسائی تثلیث سے اور آریہ نیوگ سے۔

مسیح قادیانی کا مضمون مندرجہ بدر ۲۶ اپریل کا جواب بھی یہی ہے (اہلحدیث)

سا۔ جو ۲۶ اپریل کے پرچہ میں چھپی ہے۔ اسکا جواب تا کچھ [illegible] ہی ہوگا۔

میں ہی جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو گا'' انتہی بقدر الحاجۃ (مکتوب ص ۲)

پھر آگے چلکر تحریر فرمایا ہے ''اور چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تحریر کر دستخط ایسے چیلنج کے لئے طیار بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ پس ہمیں اس کو کوئی انکار نہیں کہ وہ ایسا چیلنج دیں۔ بلکہ ہماری طرف سے انکو اجازت ہے کیونکہ انکا چیلنج ہی فیصلہ کے لئے کافی ہے'' صفحہ ۱۲ سطر ۱۱

''مولوی ثناء اللہ اگر چاہیں تو بات خود آزمالیں۔ آنکھ غلام دستگیر ہی کیا کام ہے کیونکہ وہ خود ہی اس کے لئے مستعدی بھی ظاہر کرتے ہیں'' صفحہ ۱۵- ۳۰ سطر ۲۰

''میں یہ بھی ان کی درخواست فرما دی ہے کہ (۲) اگر اس چیلنج پر وہ (ثناء اللہ) مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مرجائیگا تو ضرور وہ (ثناء اللہ) پہلے مرینگے''

یہ عبارات صاف طور پر اپنا مدعا اور مطلب بیان کر رہی ہیں۔ کہ حضرت اقدس نے لوگوں کی زبانی بھی سنا ہے کہ ثناء اللہ ایسے مباہلہ کے لئے مستعد ہے اور خود ثناء اللہ کے دستخطی تحریر بھی ملاحظہ فرمائی ہے کہ وہ ایسے مقابلہ کے دعوے لیا ہے۔ نیز یہ بھی ان سے صاف عیاں ہے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے بڑی فراخ حوصلگی سے ایسے مقابلہ کو منظور فرمالیا ہے اور ثناء اللہ کو اجازت بھی دیدی ہے۔ کہ وہ ضرور ایسے میدان میں نکلو اور یہ بھی علی الاعلان فرمادیا ہے کہ اگر ثناء اللہ اس چیلنج پر آمادہ ہوگیا تو ضرور پہلے مرجائیگا۔ اب اسکا جواب بصورت اقرار سندرجہ ذیل ہونا چاہیئے تھا۔ کہ بیشک میں (ثناء اللہ) اس مقابلہ کیواسطے طیار ہوں اور اشتہار حسب تصریح مندرجہ ص ۱۱ (اعجاز احمدی) شایع کرتا ہوں''

غنیمت ہے کہ جو جواب اہلحدیث کی طرف سے اس غلط گوئی کا ہونا تھا وہ راقم مضمون نے خود ہی لکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

''اور بصورت انکار یہ جواب ہوتا (۱) کہ میں نے آجتک کبھی ایسا ارادہ ظاہر نہیں کیا۔ نہ کسی کے سامنے یہ ذکر آیا۔ مرزا صاحب نے کس سے سنا ہے اس کا نام بتلادیں ورنہ یہ غلط بیانی تصور ہوگی۔

(۲) میری کوئی تحریر دستخطی نہیں ہے جس میں میں نے ایسے مقابلہ کیواسطے مستعدی دکھلائی ہو۔ اگر میری ایسی تحریر ہے تو مرزا صاحب پیش کریں۔ ورنہ یہ بھی جھوٹ سمجھا جاویگا''

تس پر بھی یہ مرید بھی منتظر ہیں کہ یہ سب کچھ کارستانی تمہارے پیر مغاں کی ہے جس نے سب سے اول خدا پر افترا کیا اس کے بعد اس کے رسولوں پر، اس کے بعد مولوی اسماعیل مرحوم علیگڈہی اور مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری پر بہتان باندھا کہ وہ میرے ساتھ مباہلہ کر کے مر گئے۔ جنکا ثبوت دینے پر حضرت کو پانسو روپیہ کا انعام ملتا ہے اور مرزائیوں کو ۲ سو کا اشتہار ہے۔ لیکن افسوس کہ ؎

چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند۔

اب یہ نیا شگوفہ خاص میری ذات سے متعلق ہے۔ پس اگر تم اپنے باپ کے سپوت اور پیر کے مخلص مرید ہو تو میری تحریر بحروف بحرف کرشن جی سے شائع کراؤ۔ پھر ایک عام مجمع میں جو تمہاری خاطر قادیان کے قریب بٹالہ ہی میں کیا جائیگا۔ اس تحریر کا معائنہ ہوگا۔ اس سے بعد جواب دونگا۔ لیکن یاد رکھو ایسی تحریر کو میری دستخطی نہ ملیگی بلکہ یہ سب کرشمے اسی دجال اکبر کے ہیں جسکی شان میں بالکل صحیح ہے ؎

جفا جو۔ سنگدل۔ بے رحم۔ کاذب + لقب جتنے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو۔

پس تمہارا پہلا فرض ہے کہ تم اپنے بوڑھے باپ کی اور اپنے پیر مغاں کی عزت بچالو ورنہ دنیا جان جائیگی۔ کہ قادیانی مشن میں بجز اس کے کچھ نہیں کہ ؎

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ان سے سیکھ جا

ویدوں کی ابتدا

ناظرین آگاہ ہونگے کہ اہلحدیث مورخہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء میں ایک مضمون نکلا تھا۔ جو دراصل آریہ اخبار پرکاش میں آریوں پر سوال کیا گیا تھا۔ اسکا جواب اخبار مذکور میں ایک آریہ صاحب نے دیا ہے آج ہم اس سارے مضمون کو مع جواب اپنے ناظرین کے لئے درج کرتے ہیں اخبار گو میں بھی چھپا ہے امید ہے اس میں بھی درج ہوجائیگا۔

اسلامی سوال کا جواب

آپ کے قیمتی اخبار میں سوالکالم کا کھلنا ہی تھا کہ دھڑا دھڑ بحث شروع ہوگئی۔ تعجب ہے کہ جب سوالکالم محدود اور مقصد تو ایک ہی وقت میں بہت سے مضامین پر کیونکر بحث ہوسکیگی۔ لالہ رادھا کشن صرف لالہ اکبیر کا ہے اور مہیال کے ساتھ ایک مضمون پر مباحثہ شروع ہوا تھا بہتر ہوتا کہ اس مضمون کے متعلق کل تحریرات نکل چکتیں تو پھر کسی دوسرے مضمون پر بحث اٹھائی جاتی۔ لیکن ابھی تک تو انکی وہمی الفس کشی کا خاتمہ بھی نہیں ہوا کہ لالہ رادھا کشن بائیبل کے باب پیدائش پر تلاش کر کے آدم اور حوا کی فلاسفی پر بحث کرنے لگ گئے۔ ناظرین اب اس قسم کے سوادسے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا کیونکہ ابھی تک ایک مضمون پر بحث جاری ہے اور اس کے ختم ہونے پر جب کوئی صاحب آورا

ملہ غلطی ہو گئی ایک پرچہ پرکاش کے خالی بھی گزری ہیں۔ (اہلحدیث)

نیا علاج
لی پول
مصنفہ بابو
لال اصیدیا
جگہ جہاپہ
جیسوں اور
مصنف سے
سوامی بانند کی
غلطیاں نمایاں
کرکے دکھائی
ہیں۔ بہت بڑی
ضخیم کتاب ہو
قیمت ۱۲ عہ
ترک وید یم ۲ لا
۱ ر
تکذیب وید یم علا
۲ ر
دونوں کتابوں
میں بابو صاحب
نے آریہ مت
چھوڑنے کی
وجوہات بھی
ہیں۔
مینیجر
اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

متعلقہ انکار پر بحث اُٹھانے کا قصد کرینگے تو اُسوقت تک لالہ رادھاکشن کا مضمون مطبوعہ ۲۷ مارچ ناظرین کے دماغ سے مفقود ہو چکا ہوگا - اور یہ امر ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ دونوں انکاروں پر ایک ساتھ بحث ہو سکے کیونکہ اخبار میں اتنی گنجائش کہاں ؟ لیکن خیر جو باشد ہر مپال لالہ رادھاکشن نے ساتھ ہاتھ ملا چکے ہیں اسلئے اُن سے وہ خود ہی نپٹ لیں گے - میں اسوقت اسلئے حاضر ہوا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ جن کی طرف سے اسلامی سوالات آپ کی ۲۷ مارچ کے پرچے میں شائع ہوئی ہیں کچھ گفتگو کروں - میرے خیال میں مولوی ثناء اللہ کے لئے بھی یہی مناسب تہا کہ وہ اپنے سوالات اُس وقت پیش کرتے جبکہ قرآن کی الکرت نفس کشی پر بحث ختم ہو لیتی - لیکن چونکہ وہ اپنے سوالات پیش کر چکے ہیں - اسلئے اُنکا جواب دینا لازمی ہے - مولوی صاحب نے اپنے سوالات پیش کر چکنے کے بعد خوف ظاہر کیا ہے کہ آریہ سماج کی طرف سے اُن پر کئی قسم کے حملے ہونگے - سو اُنکا یہ خوف بے بنیاد نہیں ہے - کیونکہ جبتک وہ دل رابدل رہوست - جب وہ خود سوالات کے شروع میں ہی آریہ سماج پر چوٹیں کرنے سے باز نہیں رہ سکے - تو آریہ سماجیوں کے حملوں سے وہ کیوں خائف نہ ہوں - مولوی صاحب کے لیکچر کو بغور پڑھا جائے تو صاف معلوم ہوگا کہ وہ شروع میں ہی آریہ سماج پر حملہ آور ہوئے ہیں - پہلے تو آپ فرماتے ہیں کہ یہ شاید کوئی کان حق شنو اور کوئی دل حق جو نکل آئے جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ آریہ سماجیوں کو عام طور پر حق شنو اور حق جو نہیں سمجھتے - جو اُن پر نہایت ہی بے رحمانہ حملہ ہے - دوسرے مقام پر آپ یوں رقمطراز ہیں کہ " یہ تو میں نہیں پوچھتا کہ ویدوں کے لانے والے کون تھے - کیونکہ سالہا سال کا تجربہ بتلا رہا ہے کہ اس کا جواب آریہ سماج کے پاس کچھ نہیں - اسلئے اس سوال کا پیش کرنا خواہ مخواہ کی تضییع اوقات ہوگا " اس کے جواب میں اگر یہ لکھا جائے کہ مولوی صاحب نے صریحًا ایک جھوٹا الزام آریہ سماج پر لگایا ہے - تو شاید مولوی صاحب کی دلآزاری ہوگی - اسلئے صرف اتنا کہنا کافی ہوگا - کہ مولوی صاحب کا یہ خیال بالکل غلط اور بے بنیاد ہے - آریہ سماج ملہمان وید کے نام ہر وقت بتانے کیلئے تیار ہے - جس شخص نے ستیارتھ پرکاش کا مطالعہ کیا ہو وہ اس معمولی سوال کا جواب نہایت ہی تسلی بخش دے سکتا ہے - مگر تعجب ہے کہ جب مولوی صاحب ستیارتھ پرکاش کے مطالعہ کا دعوےٰ رکھتے ہیں - تو وید اُتپتی کا حصہ اُن کی نظر سے کیونکر غائب ہو گیا - ہی اگر پیدائش وید کے متعلق ستیارتھ پرکاش کے لیکچر کا مطالعہ فرمائیں تو اُن پر ملہمان وید کے نام بخوبی روشن ہو جائینگے - مگر یہ تو اُنکا تجاہل عارفانہ ہے - اُن کو تو آریہ سماج پر حملہ کرنا مقصود تہا - سو اُنہوں نے کر دیا - لیکن اگر مولوی صاحب کا تجربہ کچھ اسی قسم کا ہو کہ کسی چیز کی موجودگی پر بھی وہ اُس کی وجود سے انکار کرتے ہی رہیں گے - تو اُن کے سوالات کے جواب دینے کی کوشش کرنا فضول ہے - ہاں اگر اُنہیں حق و باطل کا فیصلہ منظور ہو اور تعصب اور ہٹ دہرمی سے کام نہیں تو اُن کی تسلی کرنے کی کوشش کیجائیگی - ایسی صورت میں لازم ہے کہ وہ ادہر اودہر کی باتوں کو چھوڑ کر صاف طور پر سوال کریں - " اُنکی یہ دھمکی کہ جواب میں جیسے جوشیے اختیار کی اُسپر اعتراض ہی ہوگا " سراسر بے سود ہے کیونکہ اُنہیں اعتراض کرنے سے کوئی نہیں روکتا - علاوہ اس کے مجھے بڑی حیرانی ہے کہ مولوی صاحب اپنے سوالات پیش کر چکنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ابھی اصل سوال اُنکا باقی ہے - میں مولوی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو کسی نے اصل سوال پیش کرنے سے منع کیا ہے - یا آپنے اُسکو بطور توپ کے گولے کے بعد میں کہنے کے لئے رکھا ہوا ہے ؟ کیا اس سے بھی کوئی دھمکی مقصود ہے ؟ اگر آپ حق و باطل کے فیصلہ کے طالب ہیں تو کیوں نہیں اصل سوال ہی پیش کرتے تاکہ آپ کے تمام سوالات کے جواب اُسکو دیئے جا سکیں - میں مولوی صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر وہ خود حملوں سے اجتناب کرینگے - تو آریہ سماج کی طرف سے اُنپر کسی قسم کا حملہ ہرگز نہیں ہوگا "

مسلمان بھائیوں کا سچا خیر خواہ ہر چند داس شرما بی اے -

اسلامی جواب

ڈیر ایڈیٹر تسلیم - ۱۰ اپریل کے پرکاش میں میرے سوال کا جواب نکلا - گو چونکہ میں سفر میں تھا - اسلئے ۲۲ کو دیکھا - مجیب صاحب بی اے نے اپنے مضمون کا نام جواب تو رکھا ہے - مگر ناظرین خود ہی بتلا سکتے ہیں کہ میری کس بات کا جواب ہے - پہلے تو آپ کہتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کو چاہئے تھا کہ اپنے سوالات اُسوقت کرتے جبکہ قرآن کی نفس کشی کی بحث ختم ہو لیتی " کیوں صاحب یہ مجیب واجب کیوں کیا جاتا ہے اگر ایک بحث کے دوران میں دوسری بحث کو درج کرنا منع ہے تو ایڈیٹر کا فرض تہا کہ میری سوالات کو شائع نہ کرتے مگر آریوں کا سچا لیکچر مسلمانوں کو اس بحث سے کوئی سروکار نہیں پھر آپنے ملہمان وید بتلانے کا بڑا دعوےٰ کیا ہے مگر مجھے افسوس ہے کہ آپنے میرا مطلب نہیں سمجھا - جناب من ! آپ یہ خیال کر سکتے ہیں ؟ کہ ایک مسلمان عالم جو آریہ سماج کے بڑے بڑے مباحثوں میں مقابل ہوا ہو - آریہ سماج کے بہروں کو نہ جانتا ہو - کہ

آریہ سماج ملہمان وید کے نام اگنی - وایو وغیرہ بتلایا کرتا ہے - میرا مطلب صرف نام پوچھنے سے نہ تھا - بلکہ اُن ناموں کے ثبوت سے تھا -

پھر آپ لکھتے ہیں کہ " مجھے بڑی حیرانی ہے کہ مولوی صاحب پانچ سوالات پیش کر چکنے کے بعد فرماتے ہیں - کہ ابھی اصل سوال اُنکا باقی ہے - آپ کو کسی نے اصل سوال پیش کرنے سے منع کیا ہے "

جناب من! کسی آدمی نے تو منع نہیں کیا - البتہ علمی قواعد نے منع کیا تھا - آپ بی اے ہیں آپ کو تو قاعدہ (اقلیدس کا) آپ کو خوب یاد ہوگی - جبتک اصل موضوعہ نہ بیان ہو لیں یا جبتک ایک شکل نہ بیان ہو لے - دوسری کا ذکر نہیں کیا جاتا - اسی طرح میری اصلی سوالات کو اس سوال سے نسبت ہے جسکا جواب دیکر آپ اُٹھے مگر کچھ بھی نہ دیا -

تحریر میں آپکی خاطر اصل سوال ہی پیش کئے دیتا ہوں پس غور سے سنئے! مگر اس سوال کو مختصر لفظوں میں پھر دہرا دیتا ہوں تاکہ ناظرین کو اصل مضمون مستحضر ہو جائے -

ویدوں کے نزول کے وقت زبان (سنسکرت) مقدم تھی یا ویدوں کا الہام؟ اگر زبان مقدم تھی تو آریہ سماج کا اصول کہ سب علموں کا مخزن وید ہیں غلط ہوا - کیونکہ زبان مقدم ہے جسمیں ملہمان وید اپنے الہام کو اظہار کرتے تھے - اور اگر زبان (یعنی سنسکرت جو کہ اس وقت تھی) مقدم نہ تھی بلکہ ویدوں کے الہام ہی سے زبان جانتے ہوئے تو سوال یہ ہے کہ ویدوں کے ملہموں نے ویدوں کو کیسے سمجھا ہوگا - اگر ایشوری گیان اور تفہیم سے سمجھا تھا تو سامعین کو جو اسوقت بقول سوامی دیانند جی ہزاروں کی تعداد میں تھے - کیسے سمجھایا ہوگا - پس آپ مہربانی کر کے ادھر ادھر کے الا بلا چھوڑ کر اصل سوال کا جواب دیں مگر پہلے اس بات کے اقرار سے کہ زبان مقدم تھی یا الہام -

یار زندہ صحبت باقی

آریوں کا بہی خواہ ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) امرتسری

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

قرآن مجید کہ جو مسلمانوں کو عقیدہ میں کلام ربانی ہے اور ہم خود بحیثیت مسلمان یہی عقیدہ رکھتے ہیں - خداوند تعالیٰ ہمارے اسی عقیدہ کو قائم رکھے وہ زبان عربی میں ہے اور علمائے یورپ کی حالت یہ ہے کہ عربی زبان جاننے والے ولایت میں بہت کم تھے - اور اس لئے بہت کم لوگوں میں صلاحیت قرآن مجید کے سمجھنے کی تھی - اس صدی کے قبل جو صدی گذری - اسمیں علماء یورپ نے عربی زبان کی طرف توجہ کی اور اب جرمن کے ملک میں خصوصاً بہت سے علمائے جرمن عربی دان ہیں - اور عربی زبان کی کتابوں کی بہت قدر ہے - خصوصاً قدیم کتب کی بہت تلاش ہے اور اس کی فراہمی میں کوشش کر رہے ہیں - گیٹی ایک بڑا جرمن فلسفی نپولین کا معاصر تھا - اور یہ عربی مطلق نہیں جانتا تھا - اس نے قرآن کے ترجمہ کو لیٹن زبان میں جو پیرس پر بھی شیرین دنکون نے کیا تھا پڑھا - یہ فرقہ سخت متعصب نصرانی تھا اور ترجمہ میں انواع فطور کئے تھے - گیٹی کہتا ہے کہ جب ہم نے اسکو پہلی مرتبہ پڑھا تو میرا جی بہت گھبرایا کہ یہ ایک عجیب غیر مسلسل کتاب ہے - اُس کے بعد میں نے ایکدفعہ پھر غور سے پڑھا - تب میری گھبراہٹ ذرا کم ہوئی - تیسری دفعہ میں نے اس کو بڑے غور و خوض سے پڑھنا شروع کیا - تو میں نے دیکھا کہ یہ ایک بڑی عظیم الشان کتاب ہے - اس رائے کو گیٹی کو روڈول نے اپنے ترجمہ قرآن کا عنوان کیا ہے - ہیوز نے ایک لغت مصطلحات شرعیہ اسلام پر لکھی ہے اس میں لفظ قرآن بھی آیا ہے - تحت میں اس لفظ کے چند علماء کی رائے لیکر چھاپی ہے - اسٹین گیس ایک بڑا عالم عربی زبان کا کہتا ہے - کہ جب گیٹی قرآن کا ترجمہ لیٹن زبان میں پڑھکر متاثر ہوا اور وہ وہ شخص تھا کہ جسکی بچپن سے تعلیم مذہب نصرانی کی ہوئی تھی - جب اُس کے دل پر ترجمہ قرآن نے جو لیٹن زبان میں تھا - اس قدر عظمت اور شان قرآن کی پیدا کی تو اُن لوگوں کا حال کیا ہوا ہوگا - جن لوگوں نے زبان سے رسول اللہ کے قرآن کو سنا جو اُن کی زبان مادری میں تھا خود قرآن کے دیکھنے سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ رسول اللہ اگر رسول نہیں تھے - تو قریب بدرجہ رسالت تھے - اسٹین گیس بھی خود نصرانی ہے - اور اُس کے دل پر بھی نقش مسیحائی کا ایام طفولیت سے جما ہوا تھا - باایں ہمہ اس نے رسول اللہ کو ایک سچا نیک نیت آدمی خدا کی راہ بتلانے والا سمجھا ہے - اس سے تو بالاتفاق لوگ قائل ہیں کہ سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص کا جواب کسی کتب مقدسہ متقدمہ میں نہیں ہے - اب میں یہ دکھلانا چاہتا ہوں کہ قرآن مجید کی جو یہ آیت ہے کہ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ اس سے اس بات کو ثابت کر دیا کہ رسول اللہ کی ذات مقدس باعث رحمت کی عالم پر ہوئی - ناظرین کتب تاریخ پر نظر ڈالیں گے - تو یہ بات بخوبی ثابت ہو جائیگی - کہ حقوق انسانی رومیوں کے وقت میں ساسانیوں اور کیانیوں کے وقت میں کیا تھے اور اسلام نے کس آسانی کے ساتھ عرب میں اور ان ملکوں میں جن کو فتح کیا بدلے - میں تفصیل اس کی پیچھے عرض کرونگا - اسوقت ایک ادنیٰ سا امر گذارش کرتا ہوں کہ انگلستان کہ جو بڑی سولائیزڈ قوم ہے اُس کو بارہ سو برس کے بعد ایک قانون موجود کو (یعنی بعد از وفات زوجہ ...) [illegible] جب اس قانون پر اعتراض ایک بڑے فلسفی نے انگلستان کے کیا اور اپنے عمر [illegible] میں کامیاب ہوا - بالآخر منسوخ کرنا پڑا - میرا دعویٰ اس تحریر میں یہ ہے کہ یہ آیت قرآنی کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وہ جملہ ہے کہ جس کو میں اگر یہ نہ قبول کریں کہ حضرت جبرئیل باری تعالیٰ کے یہاں سے رسول اللہ کے پاس لائے

ahmadimuslim.de

یہ تو ضرور قبول کرونگا۔ کہ جبلہ پیشگوئی ظاہر ہو اور ضرور ملہم بالغیب ہو کیونکہ یہ وہ پیشگوئی کرتا ہے۔ جس کے قائل سب مورخین ہیں کہ رسول اللہ کی ذات اقدس کی بدولت جو کچھ بھلائیاں مخلوق کے ساتھ ہوئیں۔ وہ سب بنا اُس کی ہیں جن کی بنیاد پر لوتھر نے اصول مذہب عیسائی میں تغیرات کئے۔ اسکوٹ اپنی تاریخ کی جلد اول کے صفحہ ایک سو انیس میں لکھتا ہے

It is accorded to every seeker after truth the inestimable privilege of private interpretation and individual opinion, an inherent right of man refused by Christianity until the time of Luther, who on account of his advocacy of this innovation was himself denounced as a Mohammadan, and in certain countries of Europe not asserted until the seventeenth century, except in secret and under the threatening shadows of the stake and the scaffold.

ملخص اس عبارت کا یہ ہے:-

آئین اسلام نے ہر ایک متلاشی حق کو تلاش کرنے کے لئے گویا یہ حق دیا ہے کہ خانگی طور سے اپنا مطلب نکالو اور اپنی رائے قائم کرو یہ فطرتی حق انسان کا تھا کہ جسکو مذہب عیسائی نے ہر شخص پر بند کیا تھا۔ یہانتک کہ زمانہ لوتھر کا آیا اور اس نے جو اس معاملہ میں تقریریں کیں تو اسپر الزام مسلمان ہونے کا لگایا گیا۔ اور چند ملکوں میں یورپ کی ساتویں صدی تک کسی شخص کو مجال اس کے کہنے کی نہیں تھی۔ دوسرا جملہ سکوٹ کا یہ ہے کہ اسلام نے تجرد کو منع کیا اور دو سو برس تک بعد رحلت رسول اللہ کے فقیر اور درویش اسلام میں نہیں تھے۔ اسلام نے کسی قدر پرانے زمانے کی قواعد کو رکھا مگر جو بری تھے انکو نکالدیا اور جو بھلے تھے انکو رہنے دیا۔ اسلام نے مذہبی خیالات اور نہیں یا نہیں سے قوم کو عقیدت مند کیا۔ خانگی مہمان نوازیوں کا تمام مخلوق کو پابند کیا اور ہر شکل وصورت سے متمتع فرمادیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا پرستوں

کے دلوں میں عزت رحم انصاف اور خدا کے عظیم الشان ہونیکا خیال جما۔ اسکوٹ صفحہ ۱۱۶ جلد اول میں لکھتا ہے۔ کہ مسلمانوں کا خیال واجب الوجود کی عظمت کا ایسا ہے کہ جہاں تک کسی کا خیال نہیں پہونچتا ہے۔ جب اُس کی ذات اُس کی مخلوق کے اوپر ہے تو تعریف اُس کی باوجود خواہشیں اُس کے پاس پیش کیجاتی ہیں۔ وہ بلا وساطت کسی کے یا کسی ذات والے کے جسکو جس کے لئے کوئی حقوق قائم ہیں۔ اب ملاحظہ فرمایا جائے کہ اس مصنف نے کس قدر انصاف کو راہ دی ہے اور اُس کی خوبیاں کن لفظوں میں لکھی ہیں اسی صفحہ کی دوسری دفعہ میں لکھتا ہے۔ کہ اسقدر سرگرمی کے ساتھ باری تعالیٰ کے قوی اور قادر مطلق ہونیکا خیال مسلمانوں کے دماغ میں آیا۔ کہ انہوں نے بت پرستی کی بیخ کنی کردی۔ انہوں نے آدم خوری کی بیخ کنی کردی اور انسانی قربانی کو ناجائز کردیا۔ لڑائی کی سختیوں کو ملایم کردیا۔ قوم مفتوحہ کو آزاد کیا۔ اور آئندہ کے حقوق اُن کو اس شرط پر دئیے۔ کہ وہ اسلام قبول کرلیں۔ اسلام نے اُن قیدیوں پر جنکا کوئی معین نہ تھا تشدد ہونے نہیں دیا۔ اور مقتول کی لاش کو جو ٹکڑے ٹکڑے کیا کرتے تھے موقوف کیا۔ فیوڈل سسٹم (یعنی زمینداری طریقہ) اٹھا کر مخلوق کو آرام پہونچایا۔ عورتوں کی حیثیت کو بلند کردیا۔ اور وہ جو شہوانی طریقہ عورتوں کے ساتھ تعلق کرنے کا ایام جاہلیت میں تھا۔ اسکو مسدود کیا۔ انصافانہ طریقہ طلاق کا بتلادیا۔ اس لئے کہ پہلے عورت کو چھوڑ دینا۔ مرضی پر شوہر کے موقوف تھا۔ زوجہ کو شوہر کی سختیوں اور نا انصافیوں سے بچایا۔ بچیوں کو مار ڈالنے کی جو رسم جاری تھی۔ اسکو بالکل مسدود کالعدم کردیا۔ شراب اور ہر قسم کے نشے کو موقوف کیا۔ اگرچہ غلاموں کا رہنا جائز رکھا۔ مگر غلاموں کی حیثیت بڑھانے کے لئے بہت کچھ کیا۔ غلام اپنے آقاؤں سے بے تکلف تھے اور آقاؤں سے پدرانہ سلوک پاتے تھے۔ غلاموں کی آزادی نہایت محمود کی گئی تھی اور یہ نہایت عمدہ گناہوں سے بچنے کی چیز تھی۔ یہ ایک ضروری امر مسلمانوں کے لئے قائم کیا گیا کہ وہ انکساری کریں اور مرضی باری تعالیٰ پر رضا و تسلیم اختیار کریں۔ وہ قاعدہ عرب کا جو خون کے عوض خون کا تھا۔ یعنی اگر کسی قبیلے کے کسی فرد نے دوسرے قبیلے کے کسی کو مارا تو وہ خون قبیلے کے کل افراد سے طلب کیا جاتا تھا۔ اس کو یہانتک کم کردیا کہ وہ بالکل اُٹھ گیا۔ اور صرف قاتل ہی مستوجب سزا ٹھیرا۔ جائداد کو ضبط کرنے کے جو قبائل عرب بعوض اپنے خزانے کے لیا کرتے تھے اس کو کالعدم کردیا اور جو لوگ تجارت میں تاجروں سے بطور ٹیکس بہت کچھ لیا کرتے تھے اسکو موقوف کرکے تاجروں کے نفع پر عشر مقرر کیا تاکہ تجارت بڑھے اور سود خوب سزا اُن لوگوں کو دی جو بے انتہا سود کھاتے تھے اور ان کے لئے ہمیشگی قواعد جاری کئے

نسبت اسناد اس فرقے کی جو اصحابوں کاروانوں اور مسافروں کو لوٹا کرتے تھے۔ فقتنہ جو
ایک پرانی رسم تھی اس کو جاری رکھا۔ اور وجہ یہ ہے یہ ایک نہایت مفید چیز ہے۔ اسلام
اصول کے ساتھ مجموعہ اچھو کا اصل کا ہو۔ اسلام میں ایسا کوئی فرقہ نہیں تھا۔ جو مذہبی امور کو
اپنا پیشہ کرتا۔ اور مذہبی کل امورات مذہبی کو انجام دو۔ جیسا کہ مندروں اور معبدوں
میں لوگ بیچ میں دیتا تاکہ سردار مذہب سب کو نفع اٹھاویں۔ قرآن پڑھنے والوں کو منع
کیا گیا۔ کہ اسکا معاوضہ لیں اور مذہبی امورات یا امورات میں ترقی کی خواہش اور تجرد کا
خیال کرنا دیسا کہ جو عیسائی معبدوں میں موجود ہو وہ سب اسلام ہو دور کئے گئے بعض لوگوں
نے اپنا مذہب چھوڑنا پسند نہیں کیا۔ اُن کے ساتھ کوئی مخاصمہ نہیں کیا گیا۔ مگر جو لوگ کہ
دوسرے مذہبوں کے سردار تھے تو اُن کے حقوق لوگوں سے ٹیکس لینے کے بند کر دئیے گئے
نوجوان مسلمانوں پر جس حیثیت اور عزت کا ہو۔ یہ لازم کیا گیا کہ لوگوں سے باخلاق
ملے اور باپ کی اطاعت کرے۔ دیکھو صفحہ انکیسوان ہسٹری آف دی مورشن امپائر
مصنفہ اسکوٹ جو کتاب فیلاڈلفیا اور لنڈن میں ۱۹۰۴ء میں چھپی ہے۔ اب ناظرین سے
التماس یہ ہے کہ جو اصول ہمارے بانی اسلام نے قائم کئے۔ انہیں پر ہماری حکمران قوم
کا ہے۔ جسکو دعویٰ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی توجہ اور عنایت سے یہ اصول قائم ہوگئے ہیں۔
کہاں ہیں اقوال پیغمبران مرسل کے جو ان اقوال کے عملی اثر کے مقابلہ میں ہوں۔ اب فرمائیے
کہ انہیں اقوال کے اوپر عمل تمام یورپ کا ہے کہ نہیں؟ اور لوتھر صاحب جو بڑے مجدد
اور عیسائی کہلاتے ہیں بحسب رائے اسکوٹ صاحب کے انہوں نے کل اصول
مذہبی اسلام سے لئے ہیں۔ بیچارے اسکوٹ نے اس کتاب کو لکھکر سخت بدنامیاں
حاصل کیں اور اسپر علماء یورپ معترض ہیں مگر بقول شخصے سچ تو یہ ہے کہ حق در مذہب ما نگنجد
است۔ اسی اصول پر اسکاٹ نے عمل کیا ہے۔ اب ناظرین سے عرض یہ ہے کہ یہی ایک
آیت قرآن مجید کی کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کافی اور بس ہے اس بات
کے باور کرنے کے لئے کہ رسول اللہ کے پاس حضرت جبرئیل اس آیت کو نہ بھی لائے
ہوں۔ تو بھی یہ معجزہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم بالغیب تھے جسکو میرا خیال
یہ ہے کہ یہ معجزہ ہے کہ عالم مانیگا۔ میں اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی شخص اس کا
قائل بھی ہو کہ آپکے معجزے جو آپ کی طرف نسبت کئے جاتے ہیں۔ وہ سب صحیح نہیں یا
سارا قرآن حضرت جبرئیل بارگاہ احدیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک لائے۔ مگر
یہ ماننا ضرور ہوگا کہ ابتدائے آدم تا ایندم کوئی شخص ریگستان میں بلا کسی قسم کی تعلیم کے
ایسا پیدا ہوا ہو باستثنا مسیح کے کہ پوپ اور قیصر ایک ذات میں مجتمع ہو۔
پوپ بلا مذہب ـــــــ کے اور قیصر بے فوج قیصری حضرات غور کیجئے۔ اگر قرآن ہوا

اللہ ہی نے نہ بنایا تو دوسرا کوئی کہہ سکتا تھا جبتک بڑا کاہن یا نجومی قہر کہ میں رحمۃ
للعالمین ہونے والا ہوں۔ اس کے بعد یہ سچ تو یہ ہے کہ نہ کسی مولوی کی تفسیر کی حاجت
ہے اور نہ کسی محدث کی حدیث کی۔ مسلمان ہونے کے لئے اسی قدر کافی ہے کہ اپنے
صدق دل سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہیں۔ اسلام نے نہ کسی کو پرسیٹ
بنایا نہ کسی کو امام بنایا۔ اب جو جیسا جی چلہے منجا تحیٰ یا جسکو چاہے بنا دے۔

انسٹیٹیوٹ گزٹ

بجواب استفسار مندرجہ اہلحدیث نمبر ۲۰ جلد ۳ مطبوعہ ۲۳ مارچ ۱۹۰۶ء اظہار
ہے کہ مانعین کی جانب سے صدہا کتب تردید مولود مروجہ میں شایع ہو چکی ہیں چنانچہ ۲۴
میرے پاس موجود ہیں لیکن وہ مجموعہ ایک ہی دو مرتبہ چھپی ہیں فی الحال کسی پریس سے سب کا
دستیاب ہونا محال ہے ہاں رسالہ تردید دافع الاوہام مولوی حاجی علاؤ الدین صاحب
رامپوری سے ملسکتا ہے اور ایک رسالہ قانون شریعت محمدی مطبع یوسفی دہلی میں چھپا ہے جو
مطبع سے ملسکتا ہے اور حال میں ایک ضخیم کتاب انوری پریس لکھنؤ میں شایع ہوئی ہے
جسکا نام فتح الموحد ہے یہ ایک جامع کتاب ہے جو مجوزین مولد کے تمام رسائل سیف الاسلام
وہادی المضلین و ذو الفقار قاطع کفار و تنبیہ الملحدین و شمشیر بران ورد وہابیہ و سیف
المسلمین و نبیر الناس و کید لا مذہبان و انوار ساطعہ و دافع الاوہام و اشباع الکلام
و نتو یعرب و لامع النور وغیرہ کا اسمیں نہایت تحقیق سے جواب دیا گیا ہے۔ بعد
ہزاروں دلائل سے مولد و قیام کا عدم جواز ثابت کیا گیا۔ میرے خیال میں ایسی جامع کتاب
ابتک شائع نہیں ہوئی۔ اصل قیمت اسکی ایکروپیہ تھی لیکن جناب مولینا ثناءاللہ صاحب امرتسری
دام مجدہ کی سفارش سے ۸ مقرر کردی ہے اور حافظ سید سردار حسین صاحب تاجر کتب
رائے بریلی بازار گنج سے ملسکتی ہے۔ علاوہ اسکے انوار ساطعہ کے دو جواب ہیں ایک جو
کا نام براہین قاطعہ ہے ایک نسخہ ہندوستان میں ہے اور دوسرا مولوی محمد یحییٰ تاجر گنگوہ
ضلع سہارنپور سے ملسکتا ہے اور ڈپٹی امداد اللہ صاحب کی تالیفات بھی مولوی محمود بحشہ
صاحب سے ملسکتی ہیں۔ کلمۃ الحق مطبوعہ کا ملنا اب شاید محال ہے۔ اگر آپ
دیکھیں تو میں نقل کرکے بھیج سکتا ہوں۔ المجیب محمد شیر خاں رائے بریلی

کیا اللہ تعالیٰ کو خدا یا پرمیشور یا گاڈ کہنا جائز نہیں؟

امرتسر کے ایک مولوی صاحب نے جو اس سوال کا
سے ضرور متحیر ہونگے۔

کارخانہ عطر
اگر آپکو عمدہ
ہو تو فوج کے
فرحت افزا
روح خوش
طلب کیجئے
نام عطر
گلاب
کیوڑہ
موتیا
حنا
خس
مشک فقہ
مد قیمت

ahmadimuslim.de

یہاں پر ہم ایک تمہیدی مضمون لکھ کر وہ موعودہ جواب مولانا امرتسری کا سنا دیں گے
جب نعرۂ اللہ اکبر ہندوستان کے قلعوں کی چار دیواریوں سے گونج نہ اُٹھا تھا اور اسلامی جھنڈا اور ہلالی پھریرا ہندوستان کے قلعوں کی فصیلوں پر لہریا نہ ا[illegible] تھا اسوقت ہندوستان بحیرۂ عرب سے خلیج بنگال تک اور بحر ہند سے کوہ ہمالیہ تک کفرستان ہی کفرستان تھا۔ جب لوگوں نے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا اور ان الدین عند اللہ الاسلام وغیرہ جیسی آیتوں کو قبول کیا تو اس ملک نے بجائے کفرستان کے "ہندوستان جنت نشان" کا لقب پایا اور چار طرف توحید و سنت کی بو پھیل گئی اور ہر فرد بشر احد کا شیدائی اور محمد کا فدائی نظر آنے لگا۔
درمیان میں اہل اسلام ہندوستان کی حالت ردی ہو گئی تھی جسکا اثر ابتک موجود ہے۔ شرک و بدعت میں سب مبتلا تھے۔ توحید و سنت کو بھول گئے تھے۔
اسی زمانہ میں ایک بزرگ جس کے خاندان کو یہ فخر حاصل تھا کہ اپنے خاندان کے سوا کسی دوسرے سے الف بے تک بھی نہ پڑھا تھا (یعنی انتہائی کتابوں تک ایک حرف بھی نہ پڑھا تھا) یعنی مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید محدث دہلوی نے اہل اسلام کی حالت پر رحم کھا کر اصلاح کے لئے بیڑا اُٹھایا اور وہ آیات اور وہ حدیثیں مع ترجمہ سنائیں جن سے اُن کے کان نا آشنا تھے۔ عوام کا تو کیا ذکر ہے بعض خواص بھی برافروختہ ہو کر انکی مخالفت میں یہ شعر پڑھتے ہوئے کمربستہ ہو گئے ؎

ہم بھی ہر چند سپر قابل لگا جو ہو سو ہو ٭ آج دیکھیں کاٹ تیرے ابروئے خمدار کا

اور انپر کفر کا فتویٰ لگایا۔
القصہ یہی وہ ہندوستان ہے جسمیں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو کافر بنوایا اور جب اسکا خمیر زور کرتا گیا گاہ گاہے وقتاً فوقتاً بڑے بڑے اولیاء کبار و بزرگان اطہار کو کافر بنوا کے بغیر نہ چھوڑا۔ اب چودھویں صدی میں بھی شمس العلماء شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی پر کفر کا فتویٰ لگایا جس نے کہ آپکی کتاب "معیار الحق" کے دیکھنے والے پڑھنے والے اور شائع کرانے والے سب کو کافر ٹھہرایا۔ مولانا شبلی پر ۱۸۲ ہر شاہجہت کرائی۔ ندوۃ العلماء کے شریک و ارکان حتےٰ کہ ندوۃ العلماء کے سیکرٹری پر بیٹھنے والے کو بھی کافر کہدیا۔ ابھی ہندوستان نے مقدمہ ڈالنے میں حاکم وقت کی زبان سے مبارک اہلحدیث کے حق میں یہ الفاظ کہلوایا کہ "اہلحدیث مسلمان ہی نہیں ہیں"
[illegible] مولوی [illegible] امرتسری کا ایک تغیر [illegible]
[illegible] لگایا۔

انہی زمانہ میں مولوی صاحب موصوف کے مکفرین سے ایک مولوی صاحب (جو سوال عنوان کے مجیب ہیں) نے ایک کتاب لکھی جسمیں یہ اعتراض کیا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب مباحثہ آریہ میں جو اللہ تعالیٰ کو پرمیشور و ایشور وغیرہ کہتے ہیں اور اسکو جائز جانتے ہیں یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نام غیر عربی زبان میں لینا جائز نہیں"
مولانا صاحب موصوف صرف علامہ ہی نہیں ہیں بلکہ عالم ہونیکا مادہ بھی رکھتے ہیں آپ مباحثہ آریہ میں بھی شریک ہو کر انکے اعتراضوں کے جواب دینے میں دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں۔ آپکے ان مباحثوں میں پرمیشور وغیرہ الفاظ کے آپکی زبان سے نکلنے پر اہلحدیث کے ایک نامہ نگار نے یہ اعتراض کیا کہ آپ "دیگران را نصیحت خود را فضیحت" کے پورے مصداق بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسم پاک غیر عربی زبان میں لینے سے مولوی ثناء اللہ صاحب کو غلطی پر قرار دیتے ہیں۔ اور خود اسکو مرتکب ہیں"
اس اعتراض کے جواب میں مولانا مختصر تبلیغ کے بعد ضیاء الاسلام امرتسر میں لکھتے ہیں کہ "میں اب بھی اسی کا قائل ہوں کہ اسماء الٰہی توقیفی ہیں۔ ائمہ اہلحدیث و جمہور محدثین کا بھی مذہب ہے کہ خدا کے نام جو شریعت میں آئے ہیں انہی ناموں سے اللہ کو پکارنا چاہئے۔ اور مباحثہ میں جو لفظ پرمیشور میری زبان سے نکلا تھا وہ ستیارتھ کی نقل تھی"
مجھے مولاناؤں کی طرح یہ فتویٰ دینا نہیں ہے کہ جو پرمیشور کا کہنے والا کافر ہوگا۔ یا فاسق بلکہ مقصود یہ ہے کہ مولانا صاحب اور دیگر علماء "دیگران را نصیحت خود را فضیحت" کو مسلک نہ بنائیں۔ آخر مضمون: جس اللہ کا نام غیر عربی زبان میں لینے پر دیمارک کرونگا۔ یہاں پر ہمیں یہ بھی دکھلانا چاہتا ہوں کہ جن حضرت نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے اللہ کو پرمیشور کہنے پر کتاب لکھی ہے انہوں نے اپنے اس مضمون میں جسمیں اہلحدیث کے نامہ نگار کے اعتراض کا جواب دیا ہے اپنے اعتراض کا کہاں تک خلاف کیا ہے
وہ لفظ جو میرے مضمون میں مسئلہ زیر بحث ہے لفظ "خدا" ہے۔ مولانا صاحب اس لفظ کو شرعی لفظ سمجھتے ہیں۔ مگر شرعی لفظ وہ نہیں ہے۔ جو وہ کہتے ہیں بلکہ شرعی لفظ وہ ہیں جو دلائل شرعیہ قرآن۔ حدیث۔ اجماع صحابہ۔ قیاس مجتہدین سے ثابت ہوں "خدا" اور "خداوند کریم" فارسی زبان کے الفاظ ہیں جیسے کہ "پرمیشور" "رب" کہتے ہیں جیسے پرمیشور سنسکرت زبان میں اور گاڈ انگریزی زبان میں اللہ کو کہتے ہیں ویسے ہی خدا فارسی زبان میں اللہ کو کہتے ہیں۔
ان کے مضمون میں بفصلہ ذیل مقامات میں "خدا" اور "خداوند کریم" کے الفاظ ہیں
[illegible] اللہ [illegible] ایشور [illegible] کم نہیں۔

فرحت افزا گولی
مشروح
[illegible]
قیمت فی تولہ
[illegible]
فرحت افزا گولی
ahmadimuslim.de

(۱) آپ نے کہ خدا کو کون ضرورت پیش آئی۔

(۲) اور حضرت جبرئیل کو خدا نے القا کیا اور نیز خداوند تعالیٰ میں کوئی واسطہ نہیں

(۳) علاوہ بریں جبرئیل کا سدرۃ المنتہیٰ سے اوپر نہ جانے سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ قرآن شریف خدا کا کلام نہیں۔

(۴) آریہ صاحبان جانتے ہیں کہ خدا دانا اور بڑا حکیم ہے۔

(۵) یہ تو روز روشن کی طرح ہر ایک کو معلوم ہے کہ خدا دانا اور بڑا رحیم اور مہربانی کرنیوالا ہے۔

(۶) لیکن کیا اس سے آپ کے خدا کی (نعوذ باللہ) یا وید کے مصنف کی جہالت اور عدم واقفیت ثابت نہیں ہوتی ضرور ہوتی ہے۔

(۷) اگر خبر نہ تھی تو خدا کا علم ازلی ابدی نہ ہوا۔

(۸) کہ وید خدا کا الہام نہیں۔

(۹) اور ہمارے مسلمات سے یہ ہے کہ خداوند کریم قادر مطلق بالاختیار ہے نہ بالاضطرار۔

(۱۰) اب یہی اگر خدا کو یکش پاتی کہیں تو آپ کا اختیار ہے۔

(۱۱) میرے خیال میں خدا کے فعل کو عبث کی طرف منسوب کرنا بہت ہی برا ہے۔

(۱۲) کہ یہ الفاظ کسی آدمی کے ہیں جو خدا کو یا دوسرے انسان کو مخاطب کر کے کہتا ہے ان الفاظ کے ہوتے ہوئے پھر بھی ویدوں کو خدا کا کلام اور آسمانی کتاب کہتے جائیں۔

(۱۳) لہذا یہ وید خدا کا الہام اور کلام نہیں ہو سکتا۔

(۱۴) اگر اس جز کو واجب الوجود اور قدیم کہیں تو خداوند تعالیٰ اور جوہر فرد دونوں واجب الوجود اور قدامت میں شریک ہونگے۔

(۱۵) لہذا خداوند تعالیٰ مرکب نہیں ہو سکتا۔ اور جزو لایتجزیٰ یا مادہ کو قدیم اور واجب الوجود ماننے سے یہ محال لازم آتا ہے۔ کہ خدا مرکب ہو۔

(۱۶) خدا میں پہلی تینوں صورتیں باطل ہیں پس ثابت ہوا کہ خدا کا قبضہ روح اور مادہ پر بالجبر ہے۔

(۱۷) کیا آپ کا خدا ایسا کمزور ہے اور ضعیف القویٰ ہے کہ بدون مادہ کے کچھ کر ہی نہیں سکتا۔ تو پھر وہ خدا کہاں رہا! خدا میں تو یہ بڑی شکتی اور طاقت ہے کہ جو چاہے کر سکتا ہے۔

(۱۸) یعنی خداوند کریم سے تمام مادیات وغیر مادیات پیدا ہوئی۔

(۱۹) کہ خدا کے نام جو شریعت میں آئے ہیں اُن ہی ناموں سے اللہ کو پکارنا چاہیے

(۲۰) اسی طرح سے میں نے جو خدا کا نام پرمیشور سنسکرت بولا تھا۔ وہ تقاضہ تجاہل تھا۔

ضیاء الاسلام میں مولانا کا وہ مضمون دیکھنے سے ایک بات اور پیدا ہوگئی جس پر ہمکو لکھنا ضرور ہوا لہذا ہم اللہ کا نام غیر عربی زبان میں لینے پر پیمارک کر کے اس مسئلہ پر بحث شروع کرینگے۔

الغرض خیر۔ اس مسئلہ میں ہمارا قول فیصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام بطور عبادت غیر عربی زبان میں لینا جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا نام اُن ہی الفاظ میں لینا چاہیے جو قرآن و حدیث سے ثابت ہیں اور جو اسماء حسنیٰ کے نام کے ساتھ موسوم ہیں لیکن بطور تذکرہ مباحث وغیرہ میں فارسی۔ عربی۔ سنسکرت۔ اردو۔ انگریزی وغیرہ زبان میں لینا جائز ہے ۔ سے

خدا کا نام بھی نام خدا کیا راحت جاں ہے + عصائے پیری تیغ جواں ہے حرز طفلاں ہے

موحدانہ غزل

از سید محمد فرخ

دل سے مضمون طرح سنت نکلنا چاہیے — تابع قرآن کا اس سے جی بہلنا چاہیے
ہمکو بخشا ہے خدا نے شافع احمد رسول — مومنو! تم کو مسرت سے اچھلنا چاہیے
اہل بدعت! خوف محشر کی نہیں کچھ ہے تم — ڈر سے محشر کے تمہارا دل دہلنا چاہیے
دور ہے جنت کی منزل اور رستہ پرخطر — رستہ تحقیق کر کے ہم کو چلنا چاہیے
ہمکو خارستان بدعت میں ہوا ہے دل ملول — گلشن سنت میں ایدل اب ٹہلنا چاہیے
واسطے اصحاب دیں کے سرمہ اتحاد ہے — مصطفے کی خاک پا آنکھوں سے ملنا چاہیے
شاہ کو ترنے کہا جب بدعتی کو دور دو — راہ سنت سے بھلا پھر کیوں پھسلنا چاہیے
حشر کے نزدیک اب ہے کا ذب تکو — کلمہ اسلام والو! اب سنبھلنا چاہیے
امت احمد خدایا ہے گناہ میں مبتلا — تیر دریائے مراحم اب ابلنا چاہیے
نادل ورنا کے دل کو مت لگا [illegible] — سنت و قرآن سے جی کو بہلنا چاہیے

کرشن قادیانی سے ہم کیوں بیعت کریں؟

جناب اڈیٹر صاحب! السلام علیکم کرشن جی مہاراج یہ طمع دیتے تھے۔ کہ میری بیعت کرنیوالوں کو آسمان پر طاعون کا ٹیکہ ہو جاتا ہے۔ مگر جب ہم نے دیکھا تو یہ ثابت ہوا کہ بس مرزائی کو طاعون ہوا وہ نہ بچا۔ یہانتک کہ کرشن جی کے دائیں ہاتھ پر بیٹھنے والا اخبار البدر کا اڈیٹر محمد افضل قادیان میں مرا اور امرتسر میں بھی جس مرزائی کو طاعون ہوا نہ بچا۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ میری بچی کو طاعون ہوا لیکن محض خدا کے فضل سے بچ گئی اب سوال یہ ہے کہ ہم کرشن جی کی کیوں بیعت کریں؟ امید ہے کہ مرزائی اسکا جواب دینگے۔

خاکسار محمد بخش امرتسر کٹڑہ خزانہ

فتویٰ

سوال نمبر ۱۰۸ - بزرگوں کی وفات مولود کی تاریخ تقرب الیہم مقرر کیا تھا - بعد معلوم ہونے شرک و بدعت ہونے کے بہ نیت ایصال ثواب کے انہیں تاریخ مقررہ پر کر سکتا ہے یا نہیں؟

ابوالحسن تبتی خریدار نمبر ۳۲۲

جواب نمبر ۱۰۸ - تقرر تاریخ کو امر شرعی نہ جانے یعنی اس تاریخ سے کوئی مزید ثواب کا خیال نہ ہو تو کر سکتا ہے -

سوال نمبر ۱۰۹ - زید نے بکر سے دو پونڈ چار روپیہ خریدی مگر بکر نے تین پونڈ بھیجکر قیمت دو پونڈ کی وصول کی - ایک پونڈ زائد کو کیا کرنا چاہئے؟

حافظ رکن عالم از مانگرول

جواب نمبر ۱۰۹ - بکر سے دریافت کیا جاوے کہ اس نے تیسرا پونڈ غلطی سے بھیجا ہے یا دانستہ - غلطی سے بھیجا ہے تو واپس لینا چاہیے تو واپس کرو - معاف کرنا چاہے تو معاف - بہرحال بکر سے دریافت ہو -

سوال نمبر ۱۱۰ - کفار اہلکتاب وغیرہ یعنی نصاریٰ و یہود و مجوس و ہنود کے ابدان نا پاک ہیں یا نہیں؟ اور ان لوگوں سے اہل اسلام کو مصافحہ و معانقہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۱۱۱ - نصاریٰ و یہود و مجوس و ہنود کے ساتھ اکل و شرب کا کیا حکم ہے؟ درحالیکہ ماکول ان کا محرم شرعی نہ ہو اور نیز خمر و مردار و لحم الخنزیر سے پاک ہو - پس درینصورت ان کافرین و مشرکین کے ساتھ اہل اسلام کو کھانا پینا اور ان کی دعوتوں اور ضیافتوں میں شریک ہونا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۱۱۲ - ذبیحہ اہل کتاب کا اہل اسلام کے لئے جائز ہے یا نہیں؟ اور عند الذبح تسمیہ کہنا ضروری ہے یا غیر ضروری؟ یعنی اہل کتاب نصاریٰ و یہود کا ذبیحہ جو بدون تسمیہ کے ذبح کیا گیا ہو تو اس کا کھانا اہل اسلام کو روا ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۱۱۳ - جواز استعمال ادویہ انگریزی کا کیا حکم ہے کہ اس کے بعض اجزا کو گو حرام اور الکحل وغیرہ سے مرکب ہوتا ہے لیکن وہ ادویہ نشہ نہ لاتی ہوں خصوصاً اُن مواقع میں کہ جہاں اور کوئی طبیب سوائے ڈاکٹر انگریزی کے میسر نہ آتا ہو -

سوال نمبر ۱۱۴ - اہل اسلام کو دنیوی معاملات میں کفار اہل کتاب اور غیر اہل کتاب کے ساتھ میل جول رکھنا اور نوکری نصاریٰ وغیرہ کفرہ کی اہل اسلام کو اختیار کرنی شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۱۱۵ - اہل اسلام کو علم و زبان انگریزی و ہندی سیکھنا درست ہے یا نہیں اور بعد تحصیل علوم دینی دیگر علوم - تاریخ - جغرافیہ - ریاضی - منطق و فلسفہ وغیرہ کی تعلیم حاصل کرنی جائز ہے یا گناہ؟ اور اس شعر کا کیا مطلب ہے؟ ~

علم دین ست فقہ و تفسیر و حدیث + ہر کہ خواند غیر ازیں گردد خبیث

اور اس شعر پر عمل کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

سوال ۱۱۶ - بعض علماء کہتے ہیں کہ اس ملک ہندوستان میں جمعہ کی نماز ادا کرنی جائز نہیں ہے - کیونکہ ملک ہندوستان میں حکومت اسلامیہ مفقود اور سلطنت کفار موجود ہے - بعض علماء اس کے برعکس حکم دیتے ہیں - کہ گو کہ ہند میں حکومت اسلامیہ مفقود ہے - لاکن نماز جمعہ ادا ہو جاتی ہے - اور ضرور نماز جمعہ ادا کرنی چاہئے - بعض حضرات نماز جمعہ و ظہر دونوں ادا کرتے اور ادا کرنیکا حکم دیتے ہیں - پس عوام اہل اسلام کو کس کے قول پر عمل کرنا چاہئے؟

سوال ۱۱۷ - اذان اور اقامت میں آنحضرت کا نام مبارک سنکر انگوٹھے چومنے کا رواج عام ہو گیا ہے - اور اسکو باعث محبت رسول مقبول اور کار ثواب سمجھا جاتا ہے - پس یہ فعل ابہامین کار ثواب ہے یا مباح یا بدعت؟

سوال ۱۱۸ - بعد ادائی نماز پنجگانہ و جمعہ باہم مصافحہ اور نماز عیدین کے بعد مصافحہ اور معانقہ کیا جاتا ہے پس یہ مصافحہ اور معانقہ درست و مباح ہے یا نہیں؟ اور مصافحہ و معانقہ کا محل اور موقع کونسا ہے - اور مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا چاہئے یا صرف ایک ہاتھ سے - اور ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے میں نصاریٰ کے ساتھ مناسبت و مشابہت ہے یا نہیں؟

السائل عبداللطیف از باسم ملک برار

جواب نمبر ۱۱۰ - قرآن شریف میں ہے - اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ یعنی مشرک ناپاک ہیں۔ اس آیت کی تفسیر میں اختلاف ہے کہ انکو بدن ناپاک ہیں یا دل ناپاک ہیں اس میں علماء کے دو گروہ ہیں لیکن قرآن شریف کی دوسری آیت میں یوں آیا ہے كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ یعنی کفار جو کچھ کرتے ہیں اُن کے کاموں نے اُن کے دلوں پر زنگ لگا دیا ہے - اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار مشرکین کی نجاست قلبی ہے نہ بدنی پس مصافحہ معانقہ میرے علم میں ناجائز نہیں - واللہ اعلم عند اللہ

جواب نمبر ۱۱۱ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں یہودیوں کی دعوت قبول فرمائی تھی - بلکہ کھانا بھی کھایا اسلئے اسلام میں ممانعت نہیں -

جواب نمبر ۱۱۲ - قرآن شریف میں ہے - وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ یعنی اہل کتاب کا طعام تمکو حلال ہے - اس طعام کی تفسیر میں علماء مفسرین نے گوشت وغیرہ مراد لیا ہے - اور لکھا ہے کہ اگر غیر اللہ (مسیح وغیرہ) کے نام پر ذبح نہ کریں تو جائز ہے -

ahmadimuslim.de

جواب نمبر ١١٣ - شراب کا استعمال تو کسی طرح جائز نہیں - حدیث شریف میں آیا ہے - ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام یعنی جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ دے وہ تھوڑی بھی حرام ہے پس جس دوا میں شراب ہوگی خواہ کم ہو یا زیادہ وہ حرام ہے - ایسی کوئی جگہ نہیں جہاں کوئی نہ کوئی دیسی طریق علاج کا نہ ہو -

جواب ١١٤ - جائز ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ یہودی کی زمین کو اجرت پر پانی دیا تھا - حضرت یوسف علیہ السلام نے کافر بادشاہ کی نوکری کی -

جواب ١١٥ - جائز ہے - چونکہ علوم عربیہ کی تحصیل میں منطق فلسفہ پڑھایا جاتا ہے تاریخ جغرافیہ سے کیا گناہ کیا ہے - جیسا کہ محدثین نے بھی علم حدیث کے لئے تاریخ دانی کو ضروری کہا ہے - شعر مذکور کا مطلب یہ ہے کہ دینی ضرورتوں کے لئے علم حدیث تفسیر اور فقہ پڑھنی چاہئے - دینی ضرورتوں یعنی مسائل کی انکے سوا اور کسی علم سے متعلق نہ کہنی چاہئیں - ہاں اگر کوئی دنیاوی مطلب کسی علم سے حاصل کرنا ہو تو جائز ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عبرانی سیکھنے کیلئے مامور فرمایا تھا -

جواب ١١٦ - معتبر عالم کی بات کہ شہادت قرآن و حدیث دیں کسے قبول کریں جبکہ شہر اقدس میں مسلمان بادشاہ کا ہونا بیان کیا جاتا ہے مگر ثبوت اسکا نہیں پس جو شخص مدعی ہو اس سے ثبوت طلب کریں اگر کافی ثبوت دے تو خیر ورنہ دعویٰ غلط مگر ثبوت مشکل بلکہ محال ہے -

جواب ١١٧ - بے ثبوت ہے - کسی آیت یا حدیث میں نہیں آیا - اسلئے بدعت ہے

جواب نمبر ١١٨ - مصافحہ عام طور پر تو سنت ہے مگر ان مواضع کی خصوصیت سے کرنا بدعت ہے ہاں اگر کوئی شخص ان مواضع کو بھی اسی عموم میں سمجھ کر کرے تو جائز بلکہ سنت ہے مصافحہ ایک ہاتھ سے ہی ہے دو سے بھی ہے (بخاری)

سوال نمبر ١١٩ - زید اپنی عورت ہندہ کو نکاح کر کے نو سال کا زمانہ ہوتا ہے - مذکور نے نو سال تک اس زوجہ کو اچھی طرح سے نہ رکھا اور تکلیف بھی دیتا تھا - اور نان و نفقہ سے تنگ کر رکھا تھا - اور بسبب دشنام اور مار شروع کر کے گھر سے چلدیا - ہندہ اپنے والدین کے گھر کو گئی - اسنے کیونکہ ہندہ کو حمل تھا - تولد ہونے کی پیشتر ہی ایک دفعہ شوہر کے مکان کو اپنی والدہ کو ساتھ لیکر گئی - ہندہ کو دیکھتے ہی زید نے کہا تو کیوں آئی میرے گھر کو میں تجھ سے راضی نہیں چلا جا اپنے گھر کو - ہندہ شوہر کے مکان سے آکر چار سال کا عرصہ ہوتا ہے - تولد ہونے کی کیفیت بھی لکھکر روانہ کی - نہ تو خطوط کا جواب دیتا ہے نہ تو بلاتا ہے - نہ تو نان و نفقہ کی خبر لیتا ہے - اب ہندہ نکاح ثانی کرنا چاہتی ہے - اس باب میں قرآن و حدیث سے کیا حکم ہے درج اخبار فرماکر جواب باصواب سے بندہ کو ممنون و مشکور فرماویں - اس شہر کا قاضی فسخ نکاح کرکے دوسرے کوئی شخص کو نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

راقم صوبیدار محمد زین العابدین پنشنر خریدار ٥٦ از پرلاکمڈی ضلع گنجام

جواب نمبر ١١٩ - قرآن شریف میں فرمایا ہے عاشروھن بالمعروف یعنی عورتوں سے حسن سلوک سے نباہ کیا کرو - حدیث شریف میں آیا ہے لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام یعنی اسلام میں ضرر رسانی کسی طرح جائز نہیں - اسی لئے علماء میں ایسی عورت کے حق میں (جسکو خاوند بوجہ ناداری کے نان نفقہ نہ دے سکے) اختلاف ہوا کہ اسکا نکاح فسخ ہو جائیگا - یا نہیں - علماء حنفیہ اسکے مخالف تھے کہتے تھے لا یفرق بینہما لعجزہ عنہا ولکن یؤمر بالاستدانۃ علیہ یعنی فسخ نکاح نہ کیا جائے - بلکہ عورت کو حکم دیا جائے کہ خاوند کے نام پر قرض اٹھا کر کھائے - مگر چونکہ یہ تجویز بالکل ناپائدار تھی اسلئے کہ جو شخص نادار ہو اسکو خود تو قرضہ ملتا نہیں اسکے نام پر اسکی عورت کو کون دیگا اسلئے علماء حنفیہ نے خود اس رائے کو چھوڑ دیا چنانچہ شرح وقایہ میں ہے - اصحابنا لما شاھدوا الضرورۃ فی التفریق لان دفع الحاجۃ الدائمۃ لا یتیسر بالاستدانۃ والظاھر انہا لا تجد من یقرضہا وغنی الزوج امر متوھم استحسنوا ان ینصب القاضی نائبا شافعی المذھب یفرق بینہما یعنی ہمارے علماء نے جب علیحدگی کرا دینے ہی میں ضرورت سمجھی کیونکہ دائمی حاجت قرض لینے سے پوری نہیں ہوسکتی اور ایسا کوئی شخص مل ہی نہیں سکتا جو ہمیشہ عورت کو قرض دیتا جائے اور خاوند کی آسودگی اور غنا ایک موہومی امر ہے اسلئے یہ بات پسند کرلی گئی ہے کہ قاضی اگر حنفی مذہب ہے - تو اپنا نائب کسی شافعی کو کردے جو ان دونوں میں تفریق کردے" (باب النفقہ)

جب نادار کے حق میں یہ حکم ہے جو ایک حد تک قدرتی معذور بھی ہے اور نان نفقہ کے علاوہ باقی حقوق زن و شوئی ادا کرتا ہے - تو جو ظالم نہ نان نفقہ دے نہ حقوق زن و شوئی ادا کرے - تو ایسے ظالم کے پنجہ سے عورت مسکینہ کو بہت جلد چھڑا لینا چاہئے - پس شہر کے قاضی یا مفتی صاحب عورت مذکورہ کا شرعی طور پر فسخ نکاح کرا سکتے ہیں -

سوال ١٢٠ - ایک کس عورت مسلمان نے مذہب عیسائی اختیار کر لیا - اور اپنے خاوند مسلمان سے علیحدہ ہو کر عرصہ چھ سات ماہ تک عیسائیوں میں رہی اب پھر عورت مذکورہ مذہب عیسائی سے تائب ہو کر مشرف باسلام ہو گئی ہے - آپ یہ فرماویں - کہ کیا بدون طلاق دینے خاوند اول مسلمان کے کسی دوسرے شخص سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں -

سوال ١٢١ - ایک شخص نے ایک عورت بیوہ سے نکاح کیا - مگر بعد نکاح ہو جانے کے

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

لالہ تاراچند صاحب آریہ اپدیشک نے تین سال کی کامل تحقیقات کے بعد مذہب اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام شیخ عبدالرحمن رکھا گیا ہے۔ ۲۷ کو ۴ بجے شام منٹگمری میں قبول اسلام پر ۲ گھنٹہ لیکچر دیا۔ آریہ مت اور اسلام کی تعلیم کا مقابلہ کیا تھا

بابو عبدالعزیز صاحب نجیب آبادی (سابق بابو پرشاد) آجکل پنجاب کا دورہ کر رہے ہیں۔ لاہور۔ میانمیر۔ لودھانہ میں لیکچر ہوئے۔ مگر کوئی آریہ مہاشہ نہ بولا۔

امرتسر میں مسلمانوں نے عیدگاہ میں جمعہ کے روز ملکر دفعیہ طاعون کے لئے دعا کی۔

کہتے ہیں ترکوں اور انگریزوں میں مصر کی وجہ سے کشیدگی ہوتی جاتی ہے۔ (خدا شر سے بر انگیزد کہ خیر ما در آن باشد)

امریکہ کے علاقہ میں جو زلزلہ شدید آیا ہے۔ کرشن قادیانی اسکو اپنا اثر بتلاتے ہیں کیوں نہو۔ آپ کے وجود بے جود سے خیر کہاں ؟)

دہلی میں مرزائیوں اور عیسائیوں میں مسئلہ صلیب مسیح پر بحث ہوئی۔ ناصہ نگار لکھتا ہے کہ مرزائی مسیح کی صلیبی موت سے منکر تھے۔ غالب رہے۔ مگر ان کے دلائل کا ذکر نہیں کرتا جن سے وہ غالب ہوئے۔ مرزائی اور کسی کام میں غلبہ امر مشتبہ ہے۔

کلکتہ میں بدمعاشوں کا ایک گروہ گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ گروہ متفرق ریلوی لائنوں پر دیسی مسافروں کو زہر دیکر ان کا مال و اسباب چرا لیتا تھا۔ (نتیجہ نکلا کہ مسافر کسی کے ہاتھ سے کوئی چیز کھانے سے احتیاط کریں)

اس گروہ کا سرغنہ رام سہائی ہے یہ شخص گذشتہ نومبر ہی میں جیلخانہ سے رہا ہوا تھا۔ اور اس نے رہائی پاتے ہی دیسی مسافروں کو دھتورا پلاکر بیہوش کرکے انکا مال اور اسباب لوٹنا شروع کردیا۔

ہندوستان کے کئی شہروں میں گذشتہ ہفتہ سخت آتش زدگی ہوئی۔ لاکھوں روپے کا نقصان ہوگیا۔

کلکتہ کے جس شخص نے قیصر ہند کا تمغہ عجائب خانہ میں سے چرا لیا تھا۔ اسنے اپنے جرم سے اقبال کرلیا۔ مجسٹریٹ نے اسکو ۶ ماہ قید بامشقت کی سزا دی۔

کابل میں گذشتہ ماہ ۱۶ انچ برف باری ہوئی۔

روس کا پادری فادر گیپن جو اول انقلاب پسندوں کا سرغنہ تھا۔ روسی پولیس کا جاسوس بن گیا تھا۔ اسلئے روسی انقلاب پسندوں نے فادر گیپن کو خفیہ طور سے مار ڈالا

(ایسے کو ویسا)

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۲۱ ماہ اپریل و تمام ہندوستان میں ۱۴۶۷۹ طاعونی اموات بمقابلہ ہفتہ سابقہ کی ۱۵ ہزار موتوں کے ہوئیں۔ ان میں سے پنجاب میں ۲۹۳ ۷ ممالک متحدہ میں ۳۸۱۲ بنگال میں ۳۵۱۸۔ احاطہ بمبئی میں ۱۹۱۳ اور بہار میں ۱۸۵ موتیں ہوئیں۔ (خدا اپنے بندوں پر رحم فرمادے)

بابو سریندر ناتھ بیرجی کو جرمانہ ہونے سے ہندوؤں میں عموماً اور بنگالیوں میں خصوصاً نیا جوش پھیل گیا ہے۔

بندروں کی زبان۔ شکاگو یونیورسٹی میں بندروں کی زبان سیکھنے کی کوشش ہوری ہے۔ اس غرض کے لئے بہت سے بندر پنجروں میں رکھے گئے ہیں۔ (شاید یہ ان لوگوں نے تحریک کی ہوگی۔ جنکا خیال ہے کہ انسان پہلے بندر تھا۔ ترقی کرتا کرتا انسان بن گیا اب ابتدائی زبان سیکھنے کا پھر شوق ہوا)

اگرچہ جاپانی عورتیں اپنے سر کے بالوں کی نہائیت شائق ہوتی ہیں۔ پھر بھی بہت سی عورتوں نے بالوں کے سنگار کا خرچ کاٹ کر وہ رقم خرچہ جنگ کے چندہ میں دینی شروع کی ہے۔

پشاور کی سرحد پر شب قدر کے قریب دجاہ میں ڈاکوؤں نے حملہ کیا چار دیہاتی مارے گئے۔ ڈاکو اپنے ساتھ کچھ مال بھی لے گئے۔ اور باوجود سخت تعاقب کے ہاتھ نہیں آئے۔

سانفرانسسکو (امریکہ) میں صبح ۵ بجے زلزلہ آیا۔ لوگ گھروں سے نکلکر باہر بھاگے۔ زلزلہ تین منٹ تک رہا۔ شمال مشرقی اوکلاہانہ کے حصہ میں بہت نقصان پہونچا۔ تمام ضلع میں بہت نقصان ہوا۔ ایک سو آدمی مرگئے۔ اور تقریباً ایکہزار زخمی ہوئے۔ گری ہوئی عمارتوں میں آگ لگ گئی۔ تمام شہر میں پھیلنے کا اندیشہ بھی ہوا۔ اور گیس کی نالیوں کے پھٹنے اور پانی کی نالیوں کے سبب سے آگ بجھانے میں بڑی دقت پیش آئی۔

بابعالی نے مہاجرین کی خبرگیری مجلس سے ہجرت کرکے آنیوالوں کی بابت معلوم کرنا طلب کی ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ گذشتہ چھ سال کے عرصہ میں کس قدر تارک الوطن مسلمان بلاد عثمانیہ میں آکر آباد ہوئے ہیں اور حکومت سنیہ نے انکی امداد پر کس قدر رقم خرچ کی ہے۔ احکام سلطانی صادر ہوئے ہیں کہ مہاجرین کو جو زمینیں دی گئی ہیں ان میں سے جہانتک ممکن ہو کوئی قطعہ غیر مزروعہ نہ رہنے پائے تاکہ آبادی کا فائدہ فوت نہ ہو۔

جموں۔ گوجرانوالہ میں طاعون زوروں پر ہے۔ اور اس نے پلیگ کے ساتھ ملا کر [illegible]

سامان تندرستی

بھتی سٹ اکسیر دفعیہ نامردی

اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی بتی روغن کی جسکو استعمال سے مریض بارہ گھنٹہ کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی بتی پڑیکی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا۔ اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ مختصر کہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت ...

[illegible] تیرہ رتن

نزلہ۔ کھانسی۔ ضعف دماغ۔ اور نسیان کے لئے از حد مفید ہے۔ طالبعلموں۔ وکیلوں اور دیگر دماغی محنت کرنے والوں کو ہمیشہ استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت ۱۲

مومیائی مقوی باہ

یہ دوائی ابتدائی سل و دق اور دماغی و بدنی کمزوری درد کمر۔ جریان منی کے دفعیہ اور کرم منی کو بڑھانے کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگنے پر بھی دودھ کے ساتھ کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بچوں کو چاول رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑے عرصہ میں فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے جن لوگوں کا سینا چھوٹا اور نزلہ زکام کی شکایت ہو انکے لئے محافظ صحت ہے جماع کے بعد ۲ رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ اور جن اشخاص کے ہاں بسبب رقت نطفہ اولاد نہ ہوتی ہو۔ وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں الغرض مومیائی ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ ویدک و یونانی طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی زود اثر اور مقوی دوا شاید ہی کوئی ہو۔ لیکن آزمائش ... قیمت فی چھٹانک ... (جس سے کم روانہ نہ کیجائیگی) محصول ...

ممسک جریان

اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی بند ہو جاتا ہے اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہوتی جاتی ہے۔ قیمت ... (جس سے کم روانہ نہ کیجائیگی) محصول ...

صغر سنی شادی

کے مضرات اور نقصان سے بچنا چاہو۔ تو کتاب داغ دل کا مطالعہ کرو۔ قیمت ...

المشتہر

علیم الدین مینیجر دی میڈیسن ایجنسی

کٹڑہ قلعہ۔ امرتسر (پنجاب)

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ مل سکتا ہے اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ ... سے ... تک فی عدد
" زین ... " ... " "
پٹی دیسی اونی ۱۲ ر " ۱۴ ر " فی جوڑہ
" پشمینہ ... " ... " "
کمبل دیسی ... " ... " فی عدد
لوئی سفید ... " ... " "
جراب و دستانہ اونی ۸ ر " ... " فی جوڑہ
" سوتی ... سے ... تک فی درجن
فوجی زین خاکی ۱۲ ر گز سے ... تک
صافہ قسری اودہ ... سے ... تک
ازاربند سوتی ۲ ر سے ... تک فی عدد
" ریشمی ۱۲ ر " ... تک "
تہبند گبرون باریک و موٹا ... سے ... تک
جوتہ سادہ ساخت لدھیانہ ... سے ... "
" زین ہوشیارپوری ... سے ... "
لنگیاں اوڑھنی کی ... سے ... "
رنگین لوئی ... گز طول ... گز عرض ... سے ... تک

کلاہ سادہ ۲ ر سے ۹ ر تک فی عدد
" زین ... " ... "
پٹی سرج ... " ... " فی جوڑہ
" جربیا ... " ... " "
کمبل فوجی ... " ... " فی عدد
چادر پشمینہ ... " ... " "
بنیان و پاجامہ اونی ... " ... " "
" سوتی ۲ ر سے ... تک "
پٹی براؤن کوٹ فی تھان ... سے ... تک ۹ گز
رومال سوتی ... سے ... تک فی درجن
صافہ قسری خاکی ... سے ... تک
رومال ریشمی ... سے ... تک فی عدد
چوتہی و دوتہی ... سے ... تک "
دری برائے پلنگ ... سے ... تک
دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے
بڑی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ انکے ہر قسم کا مال۔ فوجی اسباب لنگیاں۔ کمربند۔ سیٹل۔ زین۔ بٹن۔ جہالر سوتی و زین۔ بیج اونی و سنہری و بیج بیری ویس اونی و سنہری و بیج بیری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمائیں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ

سوداگران کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو پیشگی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جاویگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ۔

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے ...

R.L. No. 352

اخبار اہلحدیث

امرتسر

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن ۔ پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

گر نباشد قول و فعل مصطفیٰ ۔ ... کہوں حدیث کیا ہے

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے عہ

والیان ریاست سے ...

رؤسا و جاگیرداران سے للعہ

عام خریداروں سے عہ

چھ ماہ کے لئے ...

مالک غیر سے سالانہ ...

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام

مالک مطبع اہلحدیث امرتسر

ہونا چاہئے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

... کی عموماً اور اہلحدیث کی ... دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

... مسلمانوں کے تعلقات کی ...

... ضوابط

... ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

... خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

... نگاروں کی خبریں اور مضامین

... مفت درج ہونگے۔

جلد ۳	امرتسر مورخہ ۱۱ مئی سنہ ۱۹۰۶ء عیسوی مطابق ۱۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ ہجری	نمبر ۲۷

معذرت اس ہفتہ بھی بوجہ دیگر مضامین کے خلافت کا مضمون درج نہو سکا - آئندہ ہفتہ سے ضرور مسلسل درج ہوگا۔ انشاء اللہ

امرتسر میں ایک ہندو رئیس کے ہاں شادی

ہم نے سمجھا تھا کہ حالی کا شعر مسلمانوں ہی کے حق میں ہے کہ ؎

نہیں راس یاں جا پہ بیجا کسی کو + مبارک نہیں جا بیجا پہ چھینی کو

مگر اس ہفتہ امرتسر میں ایک ہندو رئیس کے بھتیجے کی شادی سے معلوم ہوا کہ شعر مذکور ہندوستان کی بدقسمتی سے کل ہندوستانیوں پر چسپاں ہے - شہر کی تمام طوائف اس شادی میں کیا کفایت کر سکتی تھیں بنارس ۔ لکھنؤ ۔ دہلی ۔ میرٹھ تک بھی کفایت نہ ہوئی تو کلکتہ کی مشہور طوائف مسمات گوہر جان کو بھی دعوت دی گئی اور گیارہ سو روپیہ روزانہ ایام اقامت کے اور ساڑھے پانسو روپیہ روزانہ ایام سفر کا مقرر ہوا۔ جس روز سٹیشن امرتسر پر طوائف مذکورہ آئی تو سٹیشن پر لوگوں کا اتنا ہجوم تھا ۔ جتنا گرو ... غم کے گرد پروانوں کا بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

سنا جاتا ہے کہ جب وہ کوٹھی کے اندر کو ... جہاں بڑے بڑے معزز رئیس ...

... اس زمانہ کی آزادی اور عمدہ دانشمندی ہے۔ سب کے سب سر و قد تعلیم کو کھو بیٹھے ہو گئے ۔ کا نہیں بلکہ تعلیم کا نتیجہ ہے۔ جس نے دہرم۔ مذہب۔ اور اخلاق کو بالکل ایک بیکار چیز بنا دیا ہے۔ افسوس!

دجاجلہ قادیانی کی حرکت مذبوحی

مراسلہ ...

مرزائی قادیانی کے چیلے چانٹے اہلحدیث کے تعاقبات سے تنگ آکر ادھر ادھر کی باتیں بنا رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اہلحدیث انکو سبز باغ میں سیر کرنیکو آجائے ۔ ... اپریل کے اہلحدیث میں ناظرین نے ایک مضمون پڑھا ہوگا جس میں جناب مولانا محمد بشیر صاحب بھسوانی کا ایک خط درج تھا - کہ قادیانی اخباروں نے انکی نسبت نہ یات بکا ہے - محض قادیانی اخلاق کا اظہار ہو ورنہ دراصل بات کچھ بھی نہیں - انکو جواب میں پھر قادیانی اخبار الحکم ۲۴ اپریل میں ایک مضمون نکلا ہے - جسکی تعمیل پر رقم مضمون نے جناب مولانا ممدوح کے لئے مبلغ پچاس روپیہ اور اڈیٹر اخبار ... سے مبلغ سو روپیہ انعام بھی مقرر کیا ہے - کام کیا ہے؟ جسپر اتنی بخشش بہار قسم قادیان کے روحانی خزانہ سے دیجائیگی - دو ہیں - ایک تو دہلی میں مرزائی جلسہ کرینگے اس ...

جلسہ میں مولوی محمد بشیر صاحب حلف اٹھا دینگے ۔ کہ جو خط میری طرف سے مرزائیوں نے شائع کیا ہے وہ میرا نہیں ۔ دوسرا کام جسپر اڈیٹر الحکم نے مبلغ سو روپیہ دینا کہا ہے یہ ہے کہ امرتسر میں مولویصاحب کو بلوائیں اور وہ جلسہ میں کھڑے ہو کر کہیں کہ قرآن اور احادیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح زندہ بجسد العنصری آسمان پر گیا اور پھر بھی اُتریگا اور جناب مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعوٰی مسیح موعود میں جھوٹے مفتری علی اللہ ہیں ۔ اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو جھوٹے پر خدا کی لعنت ہو ۔"

واہ واہ ! بعض بھولے ناظرین کہینگے کہ کام تو بالکل مختصر ہے ۔ پھر مولانا ممدوح بلا علاوہ ڈیڑھ سو کی رقم کے اعلائے کلام سمجھکر ہی اگر کریں تا کہ ایک کاذب ہمیشہ کے لئے خاموش ہو تو بہتر ہے ۔ سو ایسے دوست جواب کو غور سے سنیں ۔ ان دجالوں کے راز اہلحدیث سے پوچھیں ۔ پہلا کام تو فضول ہے کیونکہ مولانا موصوف نے اُس خط سے انکار ہی نہیں کیا ۔ تو جلسہ میں اقرار کیا ۔ بلکہ اُس خط کی توجیہ بیان کی ہے ۔ اُس خط میں یہ لکھا ہے کہ مجھ کو بھی ملاقات کا شوق ہے اور خط مندرجہ اہلحدیث ۱۵ اپریل میں لکھا ہے کہ میں نے ملاقات سے انکار کیا ۔ اس میں کوئی تعارض نہیں ۔ بسا اوقات طبعی طور پر کسی کام کے کرنیکا شوق ہوتا ہے یا کسی شخص کے ملنے کا اشتیاق ہوتا ہے مگر ضرورت یا مصلحت دینی کے لحاظ سے انکار کر دیا جاتا ہے اس میں تعارض سمجھنا قادیانی دجال کی خوش فہمی ہے دوسرا کام بھی بظاہر تو آسان ہے ۔ ہر ایک عالم کا فرض ہے کہ جو بات قرآن و حدیث سے ثابت ہو وہ کہے چنانچہ مولانا محمد بشیر صاحب نے بھی یہ باتیں جو جلسہ میں ان سے کہلوانی چاہتے ہیں چھاپ کر مشتہر کر دی ہوئی ہیں مگر پھر بھی اُن سے جلسہ پر یہ کیوں کہلوایا جاتا ہے سو اس راز کے سمجھنے کے لئے لعنت کے فقرہ کا مطلب سمجھنا مقدم ہے پس سب کچھ اسی میں راز مضمر ہے ۔ کیا معنے ؟ معنے یہ کہ اس جلسہ کے بعد اگر مولانا موصوف کو ذرہ زکام بھی ہوا تو یہ ذات شریف کہدینگے کہ یہ بھی اُس لعنت کا اثر ہے ۔ جو جلسہ میں جھوٹے پر کہی گئی تھی ۔ ہاں اگر یہ لعنت کا جملہ چھوڑ دیں یا اگر انکو لعنت ہی سے محبت ہے تو ذرہ اس لعنت کی تشریح کر دیں ۔ کہ اسکا اثر کیا ہوگا ۔ مگر وہ تشریح بدستخطی کرشن جی کے ہو ۔ ایسا نہو کہ آئندہ کو حضرت صاحب کو کوئی الہام ہو جائے کہ مولانا ممدوح کو جو فلاں روز نزلہ یا زکام ہوا تھا ۔ پس یہی اُس لعنت کا اثر ہے جو جھوٹے پر ہوئی تھی ۔ اور چیلے چانٹے بھی سبحان اللہ جل جلالہ کہتے ہوئے آمنا و صدقنا کہنے لگ جائیں جب وہ ایسا کہینگے تو ہم بھی مولانا ممدوح سے درخواست کرینگے کہ اس مضمون کا ایک قلمی خط بھیجدیں جو اہلحدیث میں شائع کیا جاتا ہے امید ہے کہ مولانا ممدوح بھی منظور فرماوینگے ۔

ناظرین ! آپ لوگ یہ باتیں کوئی فرضی نہ جانئے ۔ ان ذات شریفوں سے اسی قسم کی نظائر پہلے ہو چکی ہیں ۔ آتھم عیسائی کی بابت پندرہ ماہ میں مرنے کا الہام ہوا ۔ آخر جب نہ مرا تو منصوبہ گھڑ لیا کہ میری پیشگوئی سے دل میں ڈر گیا اس لئے بچ گیا ۔ اگر نہیں ڈرا تو جلسہ میں قسم کھائے پھر دیکھو سال تک اُسکو کیا ہوتا ہے ۔ اُس بڈھے تجربہ کار نے جانا کہ اس پیشگوئی کے خاتمہ پر جو ان حضرت کو ذلت نصیب ہوئی ہے کہ لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ ؎

مہینے پندرہ جب ہو گئے گذر ی + ہے آتھم زندہ اے غلام مرزا
تری تکذیب کی شمس و قمر نے + ہوا مدت کا خوب اتمام مرزا
ڈبویا قادیاں کا نام تو نے + کہیں کیا اے بد و بدنام مرزا

کوئی یہ کہتا پھرتا ہے کہ ؎

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے + سارے الہام بھولجائیں گے
خاتمہ ہو دیگا نبوت کا + پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

یہ حضرت اس ذلت کو ایک سال تک ملتوی کرنا چاہتے ہیں الٹی انکی بلا کو غرض پڑی تھی کہ وہ جلسہ میں قسم کھاتا ۔ ایسا ہی جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ابو الحسن صاحب تبتی حال مقیم مسوبرہ (شملہ) اور ملا محمد بخش لاہوری کی بابت متفقہ پیشگوئی کی تھی کہ اگر یہ توبہ نہ کرینگے اور میری مخالفت نہ چھوڑینگے تو تیرہ ماہ کے عرصہ میں ان کو سخت ذلت پہونچیگی ۔ آخر کیا ہوا ۔ میعاد گذرنے کے بعد جب سوال ہوا کہ کیا ذلت پہونچی تو بہت سی ذلتیں گنوا دیں منجملہ اُن کے ایک بڑی ذلت یہ پہونچی کہ سرکار کی طرف سے مولویصاحب کو چار مربع یعنی دو تین سو بیگھہ جو زمین ملی ہے بس یہی ذلت ہے کیونکہ زمینداری کا پیشہ ذلیل ہے ۔ اسپر بھی سوال ہوا کہ اچھا مولویصاحب کو تو یہ ذلت پہونچی (خدا کرے سب مومنوں کو ایسی ذلت پہونچے ۔ کہ سینکڑوں بیگھوں اراضی کے زمیندار بنجائیں) مگر باقی اور شخصوں کو کیا ذلت پہونچی ؟ تو اسکا جواب دیا کہ انکی ذلت اصلی نہ تھی تبعی تھی جب مولوی صاحب کو پہونچگئی تو بس وہ بھی ذلیل ہوگئے واہ کیا کہنے ہیں ؎

این کرامت ولی ما چہ عجب + گربہ شاشید و گفت باران شد

مرزائیو ! کرشن پنتھیو ! تم تو ایک فضول کام کے لئے جلسہ کرنا چاہتے ہو ۔ مگر ہم تمہیں ایک ضروری کام کے لئے جلسہ میں بلاتے ہیں ۔ اور انعام بھی دیتے ہیں ۔ پس سنو ! تمہارے پیر و مرشد بلکہ مجدد بلکہ مہدی بلکہ مسیح بلکہ کرشن گوپال قادیانی نے اپنی تصنیفات میں اپنی نبوت کے دلائل میں ایک دلیل یہ بھی دی ہے کہ کوئی

ahmadimuslim.de

غلام دستگیر مرحوم اور مولوی اسماعیل مرحوم علی گڈھی نے دعا کی تھی کہ خداوندا! جو ہم دونوں (مولویصاحبان اور مرزا صاحب) میں سے جھوٹا ہے وہ سچے سے پہلے مرے۔ چنانچہ وہ مرگئے" اس مضمون کی دعا دونوں مرحوموں کی کتابوں سے دکھادو تو مبلغ پانسو نقد ہم سے انعام لو دیکھو ہم اس میں کوئی بحث نہیں کرتے کوئی لعنت نہیں کرتے نہ کہاتے۔ صرف اس مضمون کا جو تمہارے مسیح نے لکھا ہے مولوی صاحبان کی کتابوں سے ثبوت چاہتے ہیں۔ وہ بھی اسلئے کہ تمہارے مہدی اور مسیح نے اس دعا کو اپنی نبوت کی صداقت پر بطور دلیل کے پیش کیا ہے۔ تمہاری خاطر جلسہ بٹالہ میں ہوگا۔ جو قادیاں سے سات آٹھ کوس ہے اور امرتسر سے اٹھارہ کوس۔ تین معزز غیرجانبدار اشخاص اُس عبارت کا فیصلہ کرینگے اور سب حاضرین کے سامنے مرزا صاحب کی عبارت اور مولوی صاحبان کی عبارتیں سنا کر اپنا فیصلہ دینگے

مرزائیو! حوصلہ ہے تو یہ کام کرو ؎

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

اوڈیٹر الحکم! تمہارا تو مقدم فرض ہے کہ تم اس جلسہ میں آؤ۔ تمہیں یاد نہیں کہ تم نے جناب حافظ عبد القدوس صاحب سہارنپوری کو لکھا تھا۔ کہ میں حتی المقدور اس امر کے متعلق کوشش کرونگا۔ کیا تمہاری کوشش کا نتیجہ یہی ہے کہ دم بخود ہو رہے ہو ؎

چنیں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند۔

مرزائیو! کیا تمہاری غیرت کا یہی تقاضا ہے کہ ایک مخالف تم سے ایک ایسی بات کا ثبوت مانگتا ہے جسکو تمہارے نبی نے اپنی صداقت کی دلیل پیش کیا ہے مگر تم ہو کہ کروٹ ہی نہیں لیتے۔ سچ پوچھو تو ایسی بے حمیت اور بے غیرت زندگی سے تمہارے لئے مرجانا بہتر ہے کیا تم اتنی کو کافی جانوگے۔ اور ثبوت دینے کو آؤگے؟ ہرگز نہیں کیونکہ تم جانتے ہو کہ اہلحدیث کی پکڑ ایسی ویسی نہیں ؎

نازک خیالیاں مری توڑیں عدو کا دل + میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

بابو عبد العزیز صاحب (جگدمبا پرشاد) لودہانہ میں

از بابو برکت علی صاحب پنشنر لودھانوی

جناب شیخ عبد العزیز صاحب (سابق بابو جگدمبا پرشاد صاحب) دہرم آریہ پرچارک ملک برہما، معہ جناب مولوی عبد المجید صاحب لاہور سے واپس ہوتے ہوئے راستہ میں اتفاقًا لودہانہ میں بھی ایک روز کے لئے قیام فرمایا۔ اور ۲۲ اپریل ۱۹۰۶ء سے ۲۶ تک وعظ و لیکچر ہوتے رہے۔ اہل اسلام لودہانہ کو خصوصًا و دیگر عام شائقین کو عمومًا محظوظ فرمایا۔ ہر روز ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک شام کیوقت لیکچر ہوتے اور رات کے ۹ بجے کے قریب سے گھنٹہ دو گھنٹہ وعظ مختلف احباب کے مکان پر۔ دو موقعوں پر ہوتی رہی۔ لیکچر شیخ عبد العزیز صاحب متعلق آریہ سماجی تعلیم اور الہامی کتب مسلمہ سے انکو تعلق ہے جیسا کچھ ہے لیکچر دئے گئے مولوی عبد المجید صاحب نے بدستور سابق چیلنج دیا کہ یوں تو بحثیں ختم نہ ہونگی جواب الجواب چلے ہی جاویں گے۔ اور سلسلہ چلا ہی جاویگا۔ صورت تصفیہ کی یہ ہے کہ ایک میز پر سب کتابیں جنہیں آسمانی کتب ہونیکا دعوٰی ہے رکھی جاویں۔ یا جو کہ خدا کی طرف سے مانی جاتی ہیں وہ باہم مقابلہ کے لئے ایک میز پر رکھی جاویں۔ میرے پاس تو قرآن مجید ہوگا۔ اور جو جو خوبیاں اور مضامین بیان کروں۔ بالمقابل دوسرے صاحب بھی ویسا ہی بیان بالترتیب سناتے جائیں۔ پھر دیکھا جاویگا۔ کہ کون سی کتاب غالب ہے۔ اور کونسی کتاب لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے جو کتاب اپنی طرف خلق اللہ کو زیادہ لاوے وہی سچی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ دہرمپال نو آریہ کو عربی سے اس قدر مس نہیں ہے۔ جسقدر شیخ عبد العزیز صاحب کو سنسکرت سے ہے۔ اگر انکو عربی لٹریچر کا دعوٰی ہے تو جن شرائط سے ہم چاہیں عربی عبارت کی ترکیب اور بے اعراب عربی عبارت یا اشعار کو پڑھ جائیں۔ تب ہم انکی عربیت کے قائل ہونگے ورنہ زبانی لاف زنی سے کیا فائدہ اگر عربی توجہ سے پڑھی ہوتی اور نئی فلسفی روشنی کا چسکا نہوتا۔ تو تبدیل مذہب کی ضرورت ہی کیا تھی۔ عربی میں وہ فلسفہ اور سائنس موجود ہے جو موجودہ اور پہلے فلسفیوں کی اصلاح کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ مہاتما جگدمبا پرشاد یعنی شیخ بابو عبد العزیز صاحب نے آپ شعلوں سے دو لیکچر دیون کا مسئلہ بیان کیا کہ اس سے قدامت مادہ ثابت ہی نہیں اور یہ بھی دکھلایا کہ یہ بھی محض سوامی جی کی بنا دلیں ہیں جو کہ لفظی ترجمہ سے علیحدہ ہو کر گئی ہیں اور کہ کتاب آریہ سماج کی پول موسوم بہ تحفۂ آریہ سماج میں انہیں مسائل کو درج کر کے تین ہزار دو سو کا چیلنج دیا ہے کہ جو کوئی ان سوالوں کا جواب دیگا اسکو وہ روپیہ دیا جاویگا۔ چنانچہ روپیہ شیخ محمد صدیق صاحب خلف محمد عمر صاحبان تاجران دہلی کے پاس جمع کرا دیا گیا ہے۔ بشرطیکہ جواب صحیح ہو سکے۔ منصفان مسلمہ فریقین کی رائے سے روپیہ دیدیا جاویگا۔ اور ہر ایک جلسہ میں یہی مشتہر ہوتا رہا۔ اور آریہ صاحبان عام اہل مذہب و ملت کو شمولیت جلسہ اور تحقیقات علمی کی عام اجازت تھی۔ آریہ صاحبان نوٹ تو کرتے رہے سوال کوئی نہیں اوٹھایا۔ حالانکہ مسائل کی علمی تحقیق

ـــــــــــــــــــــــــــــ

؎ امرتسر میں عیسائیوں سے ہمارا ایک دفعہ ایسا مقابلہ ہوا تھا۔ (اڈیٹر)

؎ یہ کتاب دفتر اہلحدیث سے مل سکتی ہے۔ (اڈیٹر)

مباحثہ دیوریا

یہ وہ مباحثہ ہے جسنے پورب میں اسلام کا سکہ بخالفون کے دلوں پر جمایا تھا آریوں کی امیدوں کو خاک میں ملا دیا تھا۔

قیمت ۶؍

مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

کی صاف اجازت تھی مگر اب سنا جاتا ہے کہ آریہ صاحب بحث کو فضول جانکر
لگے گو بعض تحقیق حق و باطل کا طریق جو بحث کے ذریعہ ہوا کرتا ہے اسکو ترک
کرنیکا مشورہ کرتے ہیں۔ دیکھنا چاہئے کہ یہ بات کہاں تک سچ ہے بعض آریہ
صاحبوں نے شیخ صاحب کو الزام دیا کہ ... روپیہ نہ ملنے پر مسلمان ہو گئے۔
چونکہ بالکل بے بنیاد نکلا یہ جو تحریر کا حوالہ دیتے ہیں اسکی تحریری جواب مانگتے ہیں اس کا
جواب بھی شائع ہو چکا ہے۔ آخر شب کو حلوہ مچھووپیں مولوی عبد المجید صاحب کا وعظ
اور دو طالب علموں کی نظمیں سنائی گئیں۔ اور انہوں نے نہایت خوش لہجہ سے پڑھ کر
سامعین کو محظوظ کیا۔ بابو صاحب شیخ عبد العزیز نے بھی معمولی اخلاق انعام کا دیا
اور کسی قدر اختلافات لفظی کا حال سنایا کہ سوامی دیانند جی کیا کر گئے ہیں بابوجی
صاحب کے وعظ کا خلاصہ تھا کہ مسلمانو! آپس میں اتفاق رکھو۔ ورنہ تمہاری عزت
غیر قوموں کے نزدیک ہوگی اور تم ذلیل ہو جاؤ گے۔

ہائے ندوہ!

از مولوی عبد السبحان صاحب نیپالی

اف ری گرمی محبت کہ ترے سوختہ جان
جس جگہ بیٹھ گئے آگ لگا کے اٹھے

اہلحدیث میں ندوہ کے متعلق مضمون دیکھکر کہ ندوۃ
العلماء پر اس تھوڑی سی مدت میں تین دور گذر گئے ہیں۔ ایک اسکا آغاز۔ دوسرا
اسکا ضعف۔ تیسرا دور ۱۳۲۳ھ سے شروع ہوتا ہے۔ اور اسی دور میں ...
اور بنارس میں سالانہ جلسہ کی تحریک شروع ہوئی اور بالآخر قرعہ فال بنارس کے
نام پر نکلا اور یہ بھی ہو گیا کہ ۱۴-۱۵-۱۶ اپریل ۱۹۰۶ء مطابق ۱۹-۲۰-۲۱ صفر
۱۳۲۴ھ روز جمعہ۔ یکشنبہ۔ دوشنبہ انشاء اللہ تعالیٰ ندوۃ العلماء کا گیارہواں سالانہ
جلسہ منعقد ہوگا) مجھے بھی اسوجہ سے کہ ندوہ ایک اصلاحی جلسہ ہے انکی برکات و
فیوض سے مستفید اور انکی زیارت سے مشرف ہونیکا شوق پیدا ہوا اور بنام خدا
ہرچہ بادا باد کہکر بنارس پہنچا۔

یہاں پہنچکر ندوہ کی کیفیتیں ملاحظہ کرکے ندوہ کے متعلق جو خیال پیدا ہوا
اسکا اظہار قوم پر عموماً اور اراکین ندوہ پر خصوصاً مناسب بلکہ انسب معلوم ہوا
قبل اظہار یہ گذارش کر دینا بھی ضرور ہے کہ مجھکو ندوہ کے ساتھ اسکے اصلاحی جلسہ
ہونے کیوجہ سے وہی تعلق محبت۔ ہمدردی ہے جو ایک سچے خواہ اسلام خیر اندیش
ہمدرد مسلمان کو ہونا چاہئے اسلئے ندوہ کے متعلق میری خیالات کا اظہار اسی ہمدردی
و محبت کے اعتبار سے صرف بہی خواہی خیر اندیشی۔ اصلاح پر مبنی ہوگا ان ارید
الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ

میرا تو یہ خیال تھا کہ ندوہ کا یہ نیا (تیسرا) دور جو شروع ہوا ہے وہ
ضرور تلافی مافات کریگا۔ اور قوم کے حق میں پہلے کے اعتبار سے زیادہ مفید ثابت
ہوگا۔ اراکین ندوہ کی سرگرمی قابل قدر ہوگی۔ مگر افسوس خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم
غالباً ہر اسلامی جلسہ کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہوتے ہیں۔

بے رونق اسلام کے رخ انور سے گرد افشانی کرنا۔ قوم کو موعظہ حسنہ سے بہرہ ور
فرمانا۔ انکی صلاح و فلاح کی ترکیبیں سوچنا۔ باہمی نفاق و شقاق کے دور کرنے
کی کوششیں کرنا۔ تمدن و معاشرت کے طریق بتانا۔ خوابیدہ قوم کو خواب غفلت
سے بیدار کرنا۔ قرآن مجید۔ حدیث شریف کی اشاعت کرنا اور ان اغراض کے
ساتھ لازمی طور پر جلسہ کا ایسے عنوان سے ہونا کہ اگر قوم انکی طرز و اوضاع سے
سبق نہ لے تو اسکو برا اثر پڑنے کا بھی موقع نہ ملے۔ اور ان اغراض کے حاصل کرنے
کے لئے ہی مسلمان قوم کی شرکت کو ضروری سمجھنا جو لا یخافون لومۃ لائم
کے سچے مصداق ہیں اور انکو مجوزہ اغراض و مقاصد پر آزادی کے ساتھ تقریر
کرنیکا موقع دینا وغیرہ وغیرہ

بحیثیت اصلاحی جلسہ ہونے کے ندوہ کے اندرونی اغراض بھی یہی ہونگے
گو ان اغراض و مقاصد اور ان کے لوازم کے انجام دہی میں ندوہ کو کہاں تک فروغ
حاصل ہوئی اسکو اہل بنارس و شرکاء جلسہ ہی خوب جانتے ہیں۔

اگر میں مجنوں کی چشم لیلیٰ بین سے کام لوں تو اس میں شک نہیں کہ یہ جلسہ
ندوۃ العلماء قوم کی بیجان قالب میں اتحاد کی روح پھونکنے والا اور اسکو تنزل کے
نہایت عمیق گڑھے سے ترقی کرکے اعلیٰ اوج پر پہونچانیوالا ہے۔ مگر افسوس اگر
میں ایسا کروں تو مجھے نئی تہذیب کو خائن کے بڑے لقب سے ملقب ہونے کے لئے
آمادہ ہو جانا چاہئے۔

منتظمان ندوہ کی غیر معمولی زینت و جلسہ گاہ میں شرکت کے لئے ایک روپیہ
فیس کا وصول کرنا اور پہرہ کا وہ حسن انتظام جس سے اصلاحی جلسہ کی شان ابھرا
ہے۔ اور جسکی نظیر سلف صالحین سے آجتک نہیں ملتی۔ یہ سب ایسی باتیں ہیں
کہ میں نہیں چاہتا کہ انکا تذکرہ کرکے قوم کے دل کو ندوہ کی جانب سے برا کروں
کم مایہ اور غریب مسلمان جو محصول ادا کرنے کی لیاقت نہیں رکھتے تھے۔ اور ندوہ
کے مبارک جلسہ کو فیوض و برکات حاصل کرنے کیلئے واویلا کرنا اور اس خاص جلسہ
کے منظر اور سین دیکھنے کے شوق میں بیتابانہ ہجوم کرنا اور اسپر انکا پہرہ والوں
سے دھتکار دیا جانا کہا کر مایوسی کے ساتھ آہ کرتے ہوئے وہاں سے پلٹنا پلٹے

ahmadimuslim.de

پُر درد واقعات ہیں جو ایسے شخص کو بھی آٹھ آٹھ آنسو رلا سکتے ہیں جس کے دل میں ذرا سا بھی رحم نہ ہو۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ بے عنوانیاں بھی ندوہ کے اغراض میں سے تھیں یا ارکین ندوہ کے حسن انتظام کا نمونہ تھا۔

ایسے جلسہ سے جسکے حسن انتظام کا یہ حال ہو اور اس کے اراکین اسکو ان اغراض کے انجام دینے میں جن میں سے ایک باہمی اتحاد بھی ہے جانبداری اور تعصب سے کام لیں، قوم کہاں تک بہرہ مند ہو سکتی ہے۔ یہ فیصلہ میں انکو اراکین ندوہ ہی کے انصاف پر چھوڑتا ہوں۔

اسلام! تو اچھا ہے مگر افسوس صد افسوس تیرا اس زمانے کے نام لیوا اچھے نہیں ہیں۔ ہماری بے عنوانیوں سے جو تیری شان کے خلاف ہیں۔ تیرا بارونق چہرہ ہرگز بے رونق نہیں ہو سکتا۔

اسلام! تیرا چہرہ آفتاب سے بھی زیادہ روشن اور تاباں ہے۔ ہماری بد اتفاقیاں ہزار گرد اڑائیں۔ مگر تیرا منور اور درخشاں چہرہ ہرگز غبار آلودہ اور بدنما نہیں ہو سکتا۔

اسلام! تیرے اصول پاک ہیں ہماری شامت سے تیرے پاک اصول پر دھبا نہیں آسکتا۔

اسلام! تو وہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگلے جانشین سے تیری خاطر کیا کیا اٹھائی تھی۔

اسلام! ابتداءً تو نے ایسے لوگوں کے کنار عاطفت میں پرورش پائی تھی جنہوں نے تیرے حقوق کے ادا کرنے میں اپنی جان تک کی پرواہ نہیں کی

اسلام! تیری سادگی اور مبارک صورت نے تھوڑے عرصہ میں تمام جہان کو اپنا شیدا اور فریفتہ بنا لیا تھا۔

اسلام! تو نے قلیل عرصہ میں ایک عالم کی کایا پلٹ دی۔

اسلام! اب بھی تو وہی اسلام ہے۔ تیرے وہی پاک اصول ہیں۔ تیرے اگلے قدردان اور جان نثار قبروں پر بیٹھے ہوئے اس طرح خواب عدم کے مزے لے رہے ہیں کہ شور حشر ہی انکو جگائیگا تو وہ جاگینگے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جزاھم اللہ خیر الجزاء

مگر افسوس! تیرے موجودہ جان نثار (الا ماشاء اللہ) اگرچہ بہت کچھ تیری جان نثاری کا دم بھرتے ہیں۔ مگر درحقیقت وہ اس مصنوعی جان نثاری کے پردے میں اپنی ذاتی غرضوں کے پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے ہے

لاکھ وہ چھپتے گئے چال سے پہچان گئے + اسکو دا رفتہ قیامت کی خبر کہتے ہیں

ناظرین! تو اسلامی جلسہ ہونے کی حیثیت سے اہل اسلام کے حق میں ایک لہلہاتا ہوا باغ تھا۔ اور جس طرح نوجوانان چمن سے چمن کی زینت ہوتی ہے۔ اسی طرح تیرے پاکیزہ اصول اور تیری مصالح آمیز اغراض اور تیرے اعلیٰ مقاصد تجھکو زینت بخشنے والے تھے مگر ہائے افسوس کہ تیرے اراکین کی کارروائیاں تیرے لئے باد سموم کے جھونکے ثابت ہوئیں۔ ہے

دوست ہی دشمن جاں ہو گیا اپنا حافظ + نوش دارو نے کیا اثر سم پیدا

حسب قرارداد پروگرام جو صاحب تقریر کرنے کیلئے اسٹیج پر تشریف لانے تھے۔ انکی تقریر ان کے بیان ان کے محدود خیالات نے باہمی اختلاف اور عداوت کی ترقی اور قوم کے اشتعال طبع پیدا ہونے میں سہاگہ کا سا کام کیا۔ وفاق کی بیخکنی کی گئی اور نفاق کی بنیاد ڈالی گئی۔ اتحاد کو خیرباد کہا گیا اور اختلاف کو مرحبا۔

منجملہ اغراض ندوہ ایک غرض باہمی اتفاق و اتحاد بھی ہے جن اصول پر ندوہ قائم ہوا تھا۔ ان کے خلاف تقریر کرنا ندوہ کے حق میں بد اندیشی، تنگ دلی اور سر سے اسکی بیخ کنی کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ندوہ بنارس ایسے نذیر شہر میں (اور شہروں کے اعتبار سے جہاں جہاں ندوہ قائم ہوا) ناکام رہا۔ جو ندوہ ایسے بانشان و شوکت جلسہ کے لئے غایت درجہ کی ہزیمت ہے۔ اسلئے میری رائے ہے کہ ندوہ کو پر شان و شوکت جلسہ کل مکروہات سے پاک کر کے اسلامی طریقے پر قائم کیا جائے تا افسردہ قوم میں دم مسیحائی کا اثر دکھائے اور اس میں شرکت کے لحاظ سے ایسے مصلحان قوم کا خیر مقدم کیا جائے اور انکو آزادی کے ساتھ تقریر کرنے کا موقعہ دیا جائے جو اسلام کے حق میں لومۃ لائم کی اصلاً پرواہ نہیں کرتے ورنہ یاد رہے کہ انہیں کانوں سے ایک دن سننا پڑیگا۔ کہ ندوہ ہو گیا ہے

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد + بے دولتی از نفاق خیزد

شاید میری یہ تحریر اراکین ندوہ کے ملال طبع کا باعث ہو۔ مگر چونکہ مجھے یہ نہیں چاہتا کہ ندوہ کو بکام دشمنان دیکھوں اسلئے میں نے اسقدر لکھنے کی جرات کی۔ اور آپ امید ہے مجھے معاف فرمائیں گے۔ فقط

راقم بہی خواہ اسلام ع - س - ن - از ریاست نیپال

اہلحدیث کی فتح

گو عدالت ہائے عالیہ چیف کورٹ و پریوی کونسل کے فیصلوں کے بعد ابتدائی عدالتوں کے فیصلوں کی اشاعت چنداں ضروری نہیں۔ مگر یہ خیال ہو کر ہمارے ناواقف مشفق جو جماعت اہلحدیث کو مقدمہ بازی کا الزام لگایا کرتے ہیں ... [illegible] ... فیصلہ ... [illegible] ... اہلحدیث کو ... [illegible] ... فیصلوں کو ... [illegible] ... مزاحمت بیجا کریں وہ عدالت کے ... [illegible] ... کی مدافعت ... [illegible] ... کے لائق ہیں ... [illegible] ... دیکھ کر ... [illegible]

اڈیٹر

ترجمہ فیصلہ جناب منصف صاحب بہادر ... [illegible]

مابین اہلحدیث وحنفیہ بابت مسجد صدر بازار قصبہ چانگی بانہ

بعدالت منصف چانگی بانہ ... بتاریخ ... ۱۹ فروری ... [illegible]

عبداللطیف مدعی (اہلحدیث) **بنام** میرا دلی و دیگر اشخاص مدعا علیہم (حنفی)

قصبہ چانگی بانہ کے صدر بازار میں ایک مسجد واقع ہے۔ وہی مسجد کے مقدمہ کے بارہ میں مدعی کا یہ بیان ہے کہ وہ اور دوسرے مسلمانان سنی فرقہ اہلحدیث برابر اس مسجد میں بطریق فرمان خدا و رسول اور اپنے طریقہ پر آمین بالجہر اور رفع الیدین کے ساتھ نماز ادا کیا کرتے ہیں۔ بتاریخ ۳ ماہ نومبر ۱۹۱۰ جبکہ مدعی وہاں نماز پڑھنے کے لئے گیا۔ تو مدعا علیہم نے اوسکو روکا۔ اور یہ مدافعت خلاف قانون سرزد ہوئی کس لئے کہ مسجد ملک خدا ہے۔ جہاں ہر فرد مسلمان کو استحقاق نماز پڑھنے کا ہے۔ فلہذا مدعی نے یہ مقدمہ دائر کیا۔ بایں اغراض کہ چونکہ از روئے شرع محمدی اوسکو حق آمین بالجہر اور رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھنے کا ہے۔ اس لئے اوسی مسجد متنازعہ میں واسطے نماز و دیگر مذہبی فرائض اپنے طریقہ سے ادا کرنے کی اجازت دیجاوے اور حکم امتناعی دوامی بغیر کسی قسم کی مزاحمت منجانب فریق مدعا علیہم کے۔ اور ... جاری کیا جاوے۔ کہ مدعا علیہم مزاحمت کرنے سے باز رہیں۔

مدعا علیہم کا عذر ہے۔ کہ مدعی کا ظہور دعویٰ نہیں ہے۔ اور یہ مقدمہ قابل چلنے کے نہیں ہے۔ کیس لئے کہ مدعی نے حسب دفعہ ۳ ... ضابطہ دیوانی اجازت حاصل نہیں کی۔ اور اس غرض سے دعوی ... [illegible] ... ہے۔ اور اہل حنفی سنی ساکنان چانگی بانہ کو فریق بنانا ... [illegible] ... نیتی پر مبنی نہیں ہے۔ اور یہ مسجد تعمیر کردہ ایک شخص ... غلام ... درگاہی نامی کی ہے جس نے خاص حنفی مسلمانوں کے استعمال کے لئے بنائی تھی۔ اور اب یہ ذاتی ملکیت اس کے وارثوں کی ہے۔ اور بمقام ... ایک مسجد بڑے بازار میں متصل مکان ... [illegible] ... جو خاص فرقہ اہلحدیث کی ہے۔ اور مدعی ... [illegible] ... نہیں ہے۔ اور اس کو اجازت مسجد ... [illegible] ... غلط فہمی سے دیگئی تھی۔ بایں خیال ... [illegible] ... مگر جب یہ غلطی ظاہر ہوئی تو وہ اس مسجد ... [illegible] ... منع کر دیا گیا۔

تجویز

اشو نمبر ۱ ۔ اس اشو کی تجویز منحصر ہے اور فیصلہ اشو نمبر ۹ کے ... [illegible] ...

اشو نمبر ۲ ۔ مدعی نے دعوی بغرض استقرار حق ادائے نماز خاص اپنے لئے کیا ہے۔ نہ کسی جماعت عام کے اشخاص کے لئے اور اسی وجہ سے یہ مقدمہ قابل سماعت ہے۔

اشو نمبر ۳ ۔ چونکہ ... [illegible] ... کی درخواست کی گئی ہے جس لئے اس میں ... [illegible] ... کورٹ فیس کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ اور ہم تجویز کرتے ہیں کہ اس میں اشٹامپ فیس کافی ادا کیا گیا ہے۔

اشو نمبر ۴ ۔ صفائی کی طرف سے یہ عذر ہے۔ کہ اور دوسرے مسلمانان فرقہ حنفیہ کو بھی فریق بنانا چاہئے تھا۔ مگر چونکہ اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ دوسرے حنفیوں نے مدعی کو مزاحمت کی۔ اس لئے یہ اعتراض بے جا ہے۔

اشو نمبر ۵ و ۶ ۔ یہ دونوں اشو بہت آسانی سے ایک ساتھ تجویز کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ مسجد متنازعہ خاص اون مسلمانوں کے استعمال کے لئے بنائی گئی ہے جو فرقہ حنفیہ سے ہیں۔ سابق میں یہ مسجد بہت چھوٹی سی تھی۔ اور اس مقام پر جہاں غلام درگاہی نے

ahmadimuslim.de

تعمیر کی تھی یہ بعد ازاں وہ توڑ دی گئی۔ اور وہاں اسی جگہ پر ایک بہت بڑی مسجد اوٹھائی گئی۔ مگر کس کے صرفہ سے تعمیر کی گئی شہادت سے یہ امر ظاہر نہیں ہوا۔ وارثان غلام درگاہی کا کوئی حق اس ملکیت پر نہیں ہو سکتا ہے۔ نہ وہ عدالت میں حاضر ہوئے۔ اور نہ کوئی دعویٰ کیا۔ یہ صحیح ہے کہ مسلمانان حنفیہ نے بہت دنوں سے اس میں نماز پڑھی ہے مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ مسجد خاص انہیں لوگوں کے لئے مخصوص ہے۔ ایسی کوئی شہادت مسل میں نہیں ہے۔ کہ یہ مسجد خاص کسی فرقہ کے مسلمانوں کے لئے وقف کی گئی ہے۔ علاوہ بریں حسب قانون شرع محمدی ایسی پابندی ہو نہیں سکتی ہے۔ بمقدمہ عطا و الہ بنام عظیم الدین (انڈین لاء رپورٹ جلد ۱۶ الہ آباد صفحہ ۴۹۴) یہ بات قرار پا چکی ہے کہ بموجب شرع محمدی کوئی مسجد کسی خاص جماعت یا فرقہ سنی مسلمانوں کے لئے وقف بالخصوص نہیں کیجا سکتی ہے۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں کل مسلمان جا سکتے ہیں اور اپنے عقیدہ کے مطابق مستحق اتفاق عبادت کر سکتے ہیں۔ کوئی ایک فرقہ یا حصہ جماعت مسلمانوں کا کسی دوسرے فرقہ کو اس حق کے استعمال سے باز نہیں رکھ سکتا ہے۔ اسی قسم کی نظیر کلکتہ ہائی کورٹ نے بھی قائم کی ہے بمقدمہ آدم شیخ بنام عیسیٰ شیخ (جلد ۱ کلکتہ ویکلی نوٹس صفحہ ۲۶۲) اوس میں لکھا ہے کہ کوئی مسلمان کسی فرقہ کا ہو۔ کسی مسجد میں اپنے طریقہ پر نماز ادا کرنے کا مستحق ہے اسوقت تک جب تک کہ وہ عمداً خلل انداز یا تکلیف دہ کسی دوسری جماعت کا نہ ہو۔ کوئی عمارت جو عبادت خدا کے لئے وقف بالخصوص کیجاوے۔ وہ کسی خاص فرقہ کی ملک ہو نہیں سکتی ہے۔ بحیثیت پیرو اسلام طریقہ عبادت کے اختلاف کی وجہ سے جماعت کے کسی شخص کو مسجد میں نماز پڑھنے کا حق جو ہر مسلمان کو حاصل ہے زائل نہیں ہو سکتا۔"

ایشو نمبر ۴ ۔ مدعا علیہ کا ایجاب ہے۔ کہ شافعی مذہب والے لفظ آمین بہ آواز بلند کہتے ہیں اور رفع الیدین بھی کرتے ہیں یعنی ہاتھ اشارہ سے خاص موقع نماز پر کانوں تک ہاتھ اٹھاتے ہیں جیسا کہ اہلحدیث کرتے ہیں۔ مدعا علیہم کو مسجد میں شافعیوں کے ساتھ ہی نماز پڑھنے میں کوئی عذر یا اعتراض نہیں ہے۔ انہیں وجوہات سے یہ قابل سماعت دلیل اونکے انکار کرنے کی مدعی کے ساتھ اسی مقام پر نماز پڑھنے کیلئے نہیں ہو سکتی ہے۔

اور یہ ساری باتیں ہمارے نزدیک محض بے سند معلوم ہوتی ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اہلحدیث خاص سنی مسلمان ہیں باستثنیٰ بعض فرقے سنیوں کے ایسے ہیں کہ چاروں اماموں کی پیروی (یعنی تقلید) سے باہر ہیں۔ اہلحدیث بھی انکی قسم شہادت صفائی منجانب مدعا علیہم پیگذری ہے کہ کوئی مسلمان کیا اور استعمال آمین بالجہر و رفع الیدین متعلق ایک اصل سنی فرقہ سے ہے اور یہ دونوں فعل آمین بالجہر اور رفع الیدین ایک یا زیادہ ان چاروں اماموں سے ثابت ہے جنکی سنی پیروی کیا کرتے ہیں۔ کوئی سند بہ نسبت اہل حدیث کے ایسی نہیں دکھائی گئی کہ وہ جو اپنے طریقہ پر فرائض مذہبی و نماز ادا کرنے کے کسی متعصب مسلمان نے ایسا سمجھا ہو کہ وہ لوگ پیرو پیغمبر (خدا صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں ہیں۔ اور چونکہ کوئی مسجد مسلمانوں کے کسی خاص فرقہ کے استعمال کیلئے وقف بالخصوص نہیں ہو سکتا ہے۔ لہذا مدعی کو مطابق اپنے طریقہ عقیدہ کے اسی مسجد متنازعہ میں نماز پڑھنے و عبادت کرنے کا حق حاصل ہے۔ پس ایشو نمبر ۴ اسطرح پر فیصل کیگئی۔

ایشو نمبر ۱ ۔ یہ بات تردید ہو گئی کہ مدعی اس مسجد متنازعہ میں سالہا سال سے عبادت کرتا چلا آتا ہے اور چونکہ اب وہ اس عبادت گاہ سے نکالدیا گیا اسلئے اوسکو نوبت نالش اور چارہ جوئی کی ہے۔ یہ بیان کہ ایک علیحدہ مسجد اہلحدیث کی شہر بنارس میں ہے پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچا۔ شہادتیں جو پیش کی گئیں ان سے صرف یہی ثابت ہوتی کہ جب مقدمہ فوجداری میں حسب مفتنوت ۔ اور اکثر اہلحدیث کسی مکان میں یکجا جمع ہوتے اور نماز ادا کرتے ہیں۔ انہیں حالات و وجوہات سے غور کرنے سے ہم تجویز کرتے ہیں کہ یہ مقدمہ نیک نیتی پر مبنی ہے۔ اور مدعی کو حسب استدعا حق حاصل ہے کہ ہمیشہ کیلئے اوسکو عبادت کرنے سے امتناع نکرے۔

ایشو نمبر ۵ ۔ وجوہات بالا سے مدعی کو چارہ جوئی و رد اوسکی کا حق حاصل ہے لہذا یہ حکم دیا جاتا ہے کہ یہ مقدمہ ڈگری کیا جاوے اور یہ ظاہر کیا جاوے کہ مدعی کو نماز مع آمین بالجہر و رفع الیدین کی اور دیگر فرائض مذہبی ادا کرنے کا حق اسی مسجد متنازعہ میں حاصل ہے۔ اور مدعا علیہم کو کسی طرح کا استحقاق اوسکو روکنے اور ادائے نماز و فرائض مذہبی سے باز رکھنے کا نہیں ہے اور نیز یہ بھی حکم دیا جاتا ہے کہ مدعی کو خرچہ مدعا علیہم سے دلوا دیا جاوے۔

[illegible]
منصف چائی باسہ

دستخط

ahmadimuslim.de

مجھے بھی دیکھئے

ماہ مئی میں جن احباب کی قیمت ختم ہے انکے نمبر ذیل میں ہیں آئندہ کو انکار ہو تو مہربانی کرکے انکاری اطلاع فرمادیں وی پی کرکر انکار کرینگے تو ناحق نقصان ہوگا اور انکو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ مینیجر

۱۰۷	۳۰۰	۳۱۵	۳۱۷
۳۲۰	۳۶۳	۴۱۰	۴۱۷
۴۵۰	۵۲۴	۵۳۲	۵۳۵
۵۴۰	۵۴۲	۵۴۳	۵۴۴
۵۴۵	۵۴۷	۵۵۰	۵۵۱
۵۵۲	۵۵۳	۵۵۵	۵۵۶
۵۵۷	۵۵۸	۵۶۰	۵۶۱
۵۷۱	۱۹۰	۱۶۱	۱۴۴
۹۵	۵۹	۶۶۳	۱۱۳
۵۳	۱۰۵	۶۷	۵۱
۴۲۸	۲۸	۷۱	۷۰
۸۷	۱۵۱	۱۰۶	۱۲۲
۲۰۳	۲۸۱	۴۹۹	۵۹۶

۱۸۵

جوابات علماء حنفیہ

۶ اپریل کے اہلحدیث میں ایک نامہ نگار نے کئی ایک سوالات علماء حنفیہ سے کئے تھے جنکے جوابات مرسلہ مولوی امام الدین صاحب کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ آج درج ہوتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہی سوالات ہیں جنکی وجہ سے امرتسر میں سخت آتش فساد بھڑکی تھی کیونکہ عوام میں یہ شہرت ہوگئی تھی کہ غلاک رسنے ایسی فتوی دیتے ہیں کہ شعرا سب حلال ہے اور مال جس سے نکاح جائز ہے چنانچہ اس واقعہ کیلئے مضمون مذکور بذریعہ اشتہار شہر میں شائع کیا گیا۔ مگر افسوس کہ امرتسر کے علماء حنفیہ نے جواب تو ندیا البتہ عوام میں جوش پھیلادی اور ایک روز ایک بہت بڑی جماعت کے ساتھ دفتر اہلحدیث میں آگئے اور خواہ مخواہ ادھر ادھر کی چند باتیں کرکے چلائے جب کہا گیا کہ کتابوں کے حوالے تو دیکھ جاؤ تو بولے دیکھے ہوئے ہیں بہرحال مولوی امام الدین صاحب نے وہ کام کیا جو کرنا چاہئے۔ اسلئے ان کا جواب درج کیا جاتا ہے ناظرین بغور ملاحظہ فرمادیں۔ (اڈیٹر)

جواب استفتاء ۔ متوکل کیا فرماتے ہیں علماء و فقہاء حنفیہ ذیل کے فقہی مسائل کے بارہ میں کہ آیا ان مسئلوں پر عمل کرنا اور مذہب حنفیہ کے موافق تقلید کرنا ہر مقلد کو واجب ہے۔ یا کہ نہیں اور اگر وہ مقلد ان مسئلوں پر عمل و تقلید نکرے بلکہ برا سمجھے تو وہ غیر مقلد ہے یا نہیں بینوا توجروا۔ **اقول** ذیل کے فقہی مسائل پر عمل کرنا اور مذہب حنفیہ کے موافق تقلید کرنا ہر مقلد کو واجب ہے بلکہ فرض ہے اور جو شخص انکو برا سمجھے وہ غیر مقلد ہے اور سواد اعظم سے خارج ہے۔

قولہ فقہ غایت الاوطار ترجمہ اردو در المختار مطبع نولکشور کی جلد چہارم کے صفحہ ۱۹۶ میں لکھا ہے کہ اگر جانور نجاست وغیرہ نجاست دودہ کہاتا ہو اس طرح کہ اسکا گوشت گندہ نہو تو حلال ہے جیسے وہ حیوان حلال ہے جو پالا گیا دودہ سے سور کی سو واسطے کہ اسکا گوشت متغیر نہیں ہوتا اور جو دودہ اسکا نیست و نابود ہوجاتا ہے اسکا کچھ اثر باقی نہیں رہتا۔ اقول۔ دیکھو شامی جلد ۵ کے صفحہ ۲۱۲ میں لکھا ہے کہ عبد اللہ ابن مبارک نے کہا ہے کہ اسکی یہ معنے ہیں کہ ایسا حیوان اسوقت حلال ہے کہ جب وہ اسکے بعد چند روز تک مثل بکری وغیرہ غلافت نجاست کی چارہ کہاتا رہے اور شرح وہبانیہ میں قنیہ سے منقول ہے کہ تب وہ حلال ہے کہ جب بہت دنوں کے بعد ذبح کیا جاوے ورنہ نہیں انتہی پس اس مسئلہ پر عقلاً و نقلاً کوئی اعتراض وارد نہیں ہوسکتا ورنہ لازم آئیگا کہ آپ مرغابیاں وغیرہ نہ کہایا کریں کیونکہ ان میں بھی غلاظت وگوہ سے کہایا ڈالا جاتا ہے مگر انکو تو آپ حلوا کی طرح بڑے مزے سے نوش جان کر لیتے ہیں اور فقہ کے بیان پر اعتراض کرتے ہیں۔ افسوس کہ آپکو رسالہ فتح المغیث بفقہ الحدیث کی بھی خبر نہیں کہ اسکے صفحہ ۵ میں لکھا ہے کہ اصل ہر چیز میں حلت ہے اور نہیں حرام مگر وہ چیز جسکو حرام کیا خدا اور رسول نے اور جس چیز سے سکوت کیا خدا اور رسول نے وہ معاف ہے اب آپ فرمادیں کہ خدا و رسول نے ایسے حیوان کو جو سور کے دودہ سے پلا ہے اور بہت عرصہ کے بعد ذبح کیا گیا ہے کہ جب اسکے دودہ کا اثر زائل ہوگیا ہے کہاں حرام کیا ہے

دلیل کیا ہے (اڈیٹر) اسکے مصری مطبع کی پانچویں جلد صفحہ ۲۱۲ میں تو یہ مسئلہ نہیں ہے بہت خوب پھر آپ نے یا آپکے اسلاف نے چند روز تک چارہ کہانیکی قید کیوں لگائی اسکے لئے بھی کوئی حدیث ہے (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

فتوے

سوال نمبر ۱۲۲۔ ایک لڑکی نے اپنی نانی کے پاس پرورش پائی اور بعض دفعہ نانی کی پستان میں منہ ماری تو ایک قسم کی رطوبت جسکا رنگ سفید نہ تھا۔ پستانوں سے چوستی اس لحاظ سے دودھ کی حرمت اس پر ثابت ہوتی ہے یا نہیں بذریعہ اخبار اس کے جواب سے اطلاع بخشیں۔ عبدالعزیز از لاہور کا ضلع فیروزپور

جواب نمبر ۱۲۲ جبتک دودھ نہ پیئے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ حدیث شریف میں آیا ہے پانچ دفعہ دودھ پینے سے دودھ کی حرمت آتی ہے۔ صورت مرقومہ میں تو دودھ کا وجود ہی نہیں۔

سوال نمبر ۱۲۳۔ ایک ہندو عورت اپنے خاوند کی سختی کے سبب ایک اور ہندو کے ساتھ نکل آئی۔ اور پھر وہ دونو مسلمان ہوگئے۔ لیکن پہلا خاوند زندہ ہے انکا آپس میں نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں۔ بقلم عبدالعزیز۔ از لاہور کا ضلع فیروزپور

جواب نمبر ۱۲۳۔ اگر صدق دل سے مسلمان ہوگئے ہیں۔ اور زناکاری سے تائب ہیں تو نکاح جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب له

سوال نمبر ۱۲۴۔ بعد ادائے نماز ہر ایک مصلی درود شریف کا ورد اور ذکر کرتا ہے۔ صف اول کے بعد صف ثانی پس پشت ہوجاتی ہے اور صف ثالث بھی علیٰ ہذا القیاس تینو یا چار دل صفوں کے نمازی اپنی اپنی جگہ درود شریف پڑھ رہے ہیں۔ پس اس صورت میں کوئی شرعی ممانعت بھی ہوسکتی ہے یعنی کیا حالت میں بیٹھے پیچھے ایک دوسرے کے درود شریف پڑھنا جائز ہے یا نہ۔ جب کہ وہ تمام ایک ہی کام میں مشغول ہیں۔ قاضی کرم الدین ستلی جبرہ

جواب نمبر ۱۲۴ درود پڑھنے والا کسی کے آگے بیٹھے پیچھے ہونے سے درود پڑھنے میں کوئی خلل نہیں نہ بیٹھ کرنے والے تو گناہ ہے۔

سوال نمبر ۱۲۵۔ ہمارے کل شہر میں ختنہ کے وقت لوگوں کو جمع کرکے بعد ختنہ ہونے کے بطور تواضع پان سپاری اور شیرینی تقسیم کرتے ہیں۔ آیا یہ جائز ہے یا نہ۔ دیگر کسی کے گھر منگنی کرنا ہو تو لوگ کرنے کے بعد شرط و شروط بابت لین دین کے پان سپاری اور شیرینی تقسیم کرتے ہیں آیا یہ جائز ہے یا نہ۔ عبدالمجید خاں تاجر بریلی ۔

جواب نمبر ۱۲۵۔ جائز ہے ختنہ کی دعوت بھی بعض علماء نے مسنون دعوتوں میں شمار کی ہے۔ بیل الاوطار بابن الالئی تو کوئی دعوت بھی نہیں معمولی تواضع ہے۔

سوال نمبر ۱۲۶۔ ایک شخص کی ایک سالی ہے اور دونوں کی طبیعت دونوں پر ہے۔ جو بیوی اسکے گھر میں پہلے ہے اسکی وہ حقیقی ہمشیرہ ہے۔ گویا سالی اور وہ چاہتا ہے۔ اگر جائز ہووے تو اس سے بھی نکاح کر لوں نکاح وہ بھی چاہتی ہے کہ ہو جاوے اور مرد بھی چاہتا ہے کہ ہو جاوے۔ اور بیوی اسکی نہ معلوم کہ راضی ہو یا نہ ہووے

جواب نمبر ۱۲۶۔ جبتک پہلی عورت نکاح میں ہے سالی سے نکاح جائز نہیں۔ خدا فرماتا ہے وان تجمعوا بین الاختین دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔

سوال نمبر ۱۲۷۔ اکثر علماء کی زبانی سنا گیا ہے کہ بعد وفات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت جبرئیل علیہ السلام کا آنا دنیا میں بند ہوگیا مگر قریب قیامت پھر آئیگا اسکی کیا دلیل۔ فیاض الدین از دہلی

جواب نمبر ۱۲۷۔ نبوت کا چونکہ خاتمہ ہوگیا ہے پس جبرئیل کا بغرض تبلیغ رسالت آنا بند ہے۔ ولیکن رسول اللہ وخاتم النبیین

سوال نمبر ۱۲۸۔ اکثر علماء کی زبانی یہ بھی سنا گیا ہے کہ جناب خضر علیہ السلام زندہ ہیں بھولے ہوئے مسافر کو راستہ بتاتے ہیں یہ روایت صحیح ہے یا غلط۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے خضر حیات علیہ السلام کی ملاقات ہوئی یا نہیں جواب ساتھ بحث طویل یا دلیل قوی سے ہو۔ فیاض الدین از دہلی

جواب نمبر ۱۲۸۔ حضرت خضر کی زندگی پر کوئی دلیل (آیت یا حدیث) نہیں ہے۔ بلکہ ایک روائت میں آیا ہے لوکان الخضر حیا لزارنی یعنی حضرت فرماتے ہیں اگر خضر زندہ ہوتا تو میری زیارت کرتا۔ شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی مرحوم نے یہ حدیث نقل کی ہے۔

سوال نمبر ۱۲۹۔ عصر کی جماعت ہو رہی ہے ایک شخص یعنی زید دو رکعت گذر جانے پر شامل ہوا۔ اسکے بعد ایک شخص یعنی عمر آیا۔ جس سے تین رکعت فوت ہوئیں ایک رکعت پائی جبکہ امام نے سلام پھیرا تو عمر نے زید کو اپنا امام بنایا۔ اب عمر کو موافق تعداد رکعت کے جلسہ استراحت دوسری رکعت میں کرنا چاہیے تہا۔ جو زید

دلیل الفرقان
بجواب
اہل القرآن
مولوی عبداللہ
چکڑالوی اہل قرآن
کے رسالہ مفصل
متعلق نماز کا
کامل جواب جابر
دیا
قیمت
۴/
جملہ ۲ روپیہ
مینیجر
اہلحدیث
امرتسر
آئی جو

ahmadimuslim.de

کی اقتدا میں فوت ہوگیا۔ اس صورت میں عمرو کو سجدہ سہو کرنا لازمی ہے یا نہیں ایسی صورت سے ہر شخص اپنا امام شرعاً بنا سکتا ہے یا نہیں۔ جواب عطا ہو۔

جواب نمبر ۱۲۹۔ جلسہ استراحت کو ترک سے گو قصداً بھی ہو سجدہ سہو لازم نہیں آتا کیونکہ یہ ایک مستحب امر ہے واجب یا سنت موکدہ نہیں خصوصاً صورت مذکورہ میں تو وہ امام کی اقتدا کی وجہ سے معذور بھی ہے صورت مرقومہ میں زید کی امامت کے مسئلہ میں اختلاف ہے۔ اہلحدیث اور شافعیہ کے ہاں جائز ہے حنفیہ مانع ہیں کہتے ہیں کہ دونوں نے مگر تیسرے شخص کی جو پہلے امام تھا اقتدا کی تھی یعنی دونوں تیسری علت کے معلول ہیں پس اب وہ ایک دوسرے کے لئے علت معلول نہیں ہو سکتے۔ اسکے جواب میں کہا جا سکتا ہے جتنے وقت تک امام کیساتھ ملکر نماز پڑھتے تھے۔ وہ معلول او تابع تھے جب امام نے سلام دیا اور یہ کھڑے ہوئے تو اپنی اپنی نماز میں مستقل ہوگئے۔ یہی وجہ ہے کہ حنفیوں کے نزدیک بھی اب انپر قرأت فاتحہ واجب ہے اور اگر بھول جائیں تو سجدہ سہو بھی لازم آئیگا۔ حالانکہ مقتدی پر دونو نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ بقیہ نماز میں یہ مقتدی نہیں بلکہ مستقل ہیں لہذا انکی اقتدا مانع نہیں ہوگی۔

سوال نمبر ۱۳۰۔ ایک شخص کرشن نبھی یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید ملا۔ اور بہت کچھ بعد گفتگو کہنے لگا کہ ہم کلمہ گو ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہیں۔ البتہ مسیح موعود جناب مرزا صاحب کو جانتے ہیں جسے ہماری مسلمانی میں کچھ فرق نہیں آسکتا ہے اور تم بھی اگر مسیح موعود مانو تو ایمان نہیں تمہارا کچھ ضرر نہ ہوگا۔ مہربانی فرماکر دلیل قویہ سے مفصل جواب دیں کہ کرشن قادیانی کی بابت کیا اعتقاد ہونا چاہئے اور انکی مریدوں سے میل جول رکھنا اور انکو مسلمان سمجھنا چاہئے یا نہیں۔ فقط (فیاض الدین دہلی حیدر خریدار اخبار ۱۸۱ از دہلی)

جواب نمبر ۱۳۰۔ کرشن قادیانی کی بابت ہم اپنے کچھ نہیں کہتے جو اس نے اپنے لئے خود کہا ہے۔ وہی کہتے ہیں عبداللہ آتھم عیسائی کے مباحثہ کے خاتمہ پر آپ نے ایک پیشگوئی کی تھی اور لکھا تھا کہ اگر یہ جھوٹی نکلے تو مجھے لعنتیوں کا لعنتی اور شیطانوں کا شیطان جانو۔ سو چونکہ وہ غلط نکلی اسلئے جو کچھ کرشن جی نے کہا تھا ہم بھی وہی کہتے ہیں ہاں جس کسی کو اس پیشگوئی کے کذب میں شک ہو وہ رسالہ انعامات مرزا دیکھ لے پس مرزائیوں سے مسلمانوں کی طرح میل جول کرنا نہ چاہئیے

خریدار نمبر ۹۲۳ کے سوال کی عبارت نہیں پڑھی گئی۔

سوال نمبر ۱۳۱۔ اہل شریعت کا حکم کسی ایسی رسم کی بات جو بعضوں کو قبیح اور بعض اسکو اچھا خیال کریں اور اسکے جائز یا ناجائز ہونیکی لئے فرمایا جاوے۔ آپکی اسمیں کیا رائے ہے۔ مثلاً تعزیہ بنانا۔ اہل شیعہ اسکو کار ثواب سمجھتے ہیں اور اہل حدیث اسکو بت پرستی اور بدعت خیال کرتے ہیں۔ آپ براہ مہربانی قرآن اور حدیث سے ثابت کر کے مشکور فرماویں کہ یہ کس طرح بت پرستی اور بدعت ہے جواب سے مفصل طور پر فرماویں۔ سید محمد حنیف بہرام پور۔

جواب نمبر ۱۳۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ الحلال بین والحرام بین وما بینہما مشتبہات۔ یعنی حلال بھی واضح ہے حرام بھی واضح ہے۔ انکے درمیان بعض باتیں مشتبہ ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شریعت میں حرام حلال کا مسئلہ واضح ہے۔ اور جو بعض لوگ محرمات میں اختلاف کرتے کرتے ہیں۔ یہ انکی کج فہمی ہے۔ تعزیہ ہو یا بت ہو ان سب چیزوں کو قرآن شریف نے ایک ساتھ رد فرمایا ہے۔ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم مشرکو! تم اور اللہ کے سوا جن چیزوں کی تم عبادت کرتے ہو سب کے سب جہنم کے ایندھن ہو۔ پس جو چیز اللہ کے سوا پرستش کی جائے اسکا یہی حکم ہے اسلئے کہا گیا ہے۔

تعزیہ والا ہیں تو بتخانہ اجاڑ — مسجدیں مضبوط کر شل پہاڑ
تعزیہ قندیل کو لاتوں سے بگاڑ — دین احمد میں جو ہیگا خار ہے

اسلامی خوشخبری

یہ کتب بارہ سی تک رعایتی قیمت پر فروخت ہونگی۔ — قیمت اصل / قیمت رعایتی

بالکل قلیل نسخے باقی ہیں

قرآن شریف مع دو ترجمہ بین السطور فارسی شاہ ولی اللہ صاحب اردو شاہ عبد القادر صاحب دہلوی جو بقلم مسطور حاشیہ بر حاشیہ تفسیر موضح القرآن و کامل تفسیر عباسی عربی۔ — للعہ / صہ

تفسیر حسینی فارسی جلد مطبوعہ بمبئی۔ نہایت عمدہ۔ — عا / ۸

مفصل فہرست درخواست آنے پر مفت ارسال ہوگی

پتہ۔ مولوی عبد الرحیم خلف مولوی رحیم بخش صاحب
لاہور مسجد چینیانوالی

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

افسوس۔ مولوی سلیمان صاحب وکیل جہپرہ جو بڑے جوشیلے موحد تھے عالم شباب میں طاعون سے شہید ہوئے۔ مرحوم کے بھائی اور دوست ناظرین اہلحدیث سے التجا کرتے ہیں کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھکر مرحوم کے پس ماندگان کو ممنون فرمادیں امرتسر میں پڑھا گیا۔ اللھم اغفرلہ۔

امرتسر۔ میں ابھی طاعون کی شدت ہے۔ اللھم ارحم

ولیعہد بہادر حضور نظام دکن کا نکاح شرع شریف کے مطابق بالکل سادہ طور سے ہوا۔ ایک لاکھ روپیہ چھ ہزار اشرفی اور سات ہزار دینار شرع مہر معجل باندا جو دلہن کو اسی وقت ادا کردیا گیا۔

تمام متمول مسلمانوں کو جو شادی اور بیاہ کے موقعوں پر ناچ رنگ اور خلاف شرع باتوں پر لاکھوں روپیہ برباد کر دیتے ہیں اس سادہ شادی کی تقلید کرنا چاہیئے

ریاست جاورہ کے نواب صاحب بالغ ہو گئے انکی عمر ۲۱ سال سے زیادہ ہو گئی اسلیئے حضور وائسرائے نے انکو اختیارات حکمرانی عطا کر دیے۔

ہز ہائینس نواب صاحب جاورہ نے مسند نشینی کی خوشی میں اپنی رعایا کو بقایا لگان کے ۲ لاکھ روپیہ معاف کر دیا۔

جاورہ کی ریاست سے علیگڈہ کالج کو ۶۰۰ روپیہ سالانہ ملا کرتا تھا اب نواب صاحب نے علیگڈہ کالج کو ۱۲ سو روپیہ سالانہ کا عطیہ دینا منظور کر لیا۔

بابعالی نے صاف طور سے کہدیا ہو کہ جب تک مشترک طور سے حد بندی نہ ہوگی طابہ سے ترکی فوج ہٹائی نہیں جائیگی

ایرانی سفیر کو بابعالی ذریعہ اطلاع دی ہے کہ ایران اور روم دونوں اسلامی ممالک ہیں اسلیئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ دونو ملکوں میں جو تنازعہ ہو وہ نہایت جلد رفع ہو جائے اسلیئے ایرانی گورنمنٹ کو چاہیئے ایک کمیشن حد بندی کے لیے سرحد پر بھیجدے۔

مصر کی مجلسوں میں ترکی اور مصری سرحد کے متعلق انگریزی گورنمنٹ کو برا کہا جاتا ہے اور مصری اسلامی اخبارات نہایت سخت آرٹیکل برٹش گورنمنٹ کی کاروائی کے خلاف لکھ رہے ہیں۔

برٹش گورنمنٹ نے ۳ ماہ حال کو ترکی گورنمنٹ کو الٹی میٹم دیدیا ہے کہ دس روز کے اندر اندر ترکی فوجوں کو مصری علاقہ سے ہٹا لیا جائے (ایسا کئی دفعہ ہوا ان دونو سلطنتوں کے تعلقات ایسے پیچ دار بستہ ہیں کہ جنگ کا احتمال بھی نہیں)

مصر و ترکی۔ ایڈورڈ گرے نے ہوس آف کامنز میں بیان کیا کہ باب عالی نے اب تک طابہ کے دعوے سے ہاتھ نہیں اٹھایا۔ باہمی قرارداد سے حد بندی ہو جانے کی توقع ہے۔

دہلی میں ایک لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے دہلی بنک کھلنا قرار پایا ہے

سلطان المعظم نے حکم دیا ہے کہ محرم آئندہ تک ریلوے مدینہ منورہ تک پہونچ جائے

ایک ڈاکٹر کا ارادہ ہے کہ برٹش پارلیمنٹ میں اس مضمون کا مسودہ پیش کریں کہ بچے تمباکو نہ پینے پائیں۔ اور جو شخص ۱۶ سال سے کم عمر بچے کے ہاتھ تمباکو بیچے اس پر جرمانہ ہو (سب پر ہونا چاہیے)

پچھلے ہفتہ وبا طاعون سے ہندوستان میں ۱۷۰۶۲ اموات بمقابلہ ۱۵ ہزار ہفتہ سابقہ کے واقع ہوئیں جسکے منجملہ صرف صوبہ پنجاب میں ۱۳۰۹۳ اموات ہوئی ہیں۔

امریکن گورنمنٹ اس بات پر غور کر رہی ہے کہ غیر ملکوں کے تارکان وطن کو اپنے وطن میں آنے سے بند کرے کیونکہ تعداد زیادہ بڑھتی جاتی ہے وہ نکموں آدمیوں کو ساحل پر اترنے سے روکیگی۔

گورنمنٹ ہند نے اجازت دیدی ہے کہ اگر کوئی ہندوستانی چینی پاگر یا میں خلاف قانون کام کرے تو جیلخانے میں بھیج دیا جاوے

انگریزی سپاہ کے مصر میں زیادہ تعداد میں جانے سے ترکی سپاہ زیادہ تیز ہو گئی ہے۔

ٹیونس سے ایک خبر پیرس کی اخبار ٹیمس میں شائع ہوئی ہے کہا جاتا ہے کہ قیصر جرمنی مسلمانوں کے اصلی محافظ ہیں لہذا سلطان ترکی ٹیونس واپس لینے والے ہیں کہا جاتا ہے کہ مغلبی ماریطنیا کا کمشنر جرمن اقتدار سے مارا گیا تھا سکوٹو کی بغاوت بھی جرمنی کی سازش سے ہوئی تھی۔

رڑکی میں موڈل انجنیرنگ کالج کی تعمیر پر اندازاً ۶ لاکھ ۳۵ ہزار روپیہ خرچ ہوگا

ahmadimuslim.de

سامانِ تندرستی

پھکی سٹ برائے دفعیہ نامردی | اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی میں روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف ایک بار نکلنے کی اندرونی رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی میں گولیاں ہیں کہ جس سے اعصابی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا ہے۔ اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ مختصر یہ کہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت ۵ روپے

معجون تیرہ تن | نزلہ کو، نسیان، ضعف دماغ اور نسیان کے لئے از حد مفید ہے۔ طالبعلموں، وکیلوں اور دیگر دماغی محنت کرنے والے اصحاب کو اسے ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت ۱۲

مومیائی مقوی باہ | یہ دوائی ابتدائی سل و دق اور اندرونی کمزوری دور کر، جریان منی کے دفعیہ اور کرم منی کو بڑھانے کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگنے کی دو رتی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بچوں کو ایک رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑے عرصہ میں فربہ کرتی ہے۔ بوڑھوں کو عصا کی ضرورت نہیں رہنے دیتی۔ جن لوگوں کا سینہ چھوٹا اور منزلہ و زکام کی شکایت ہو ان کے لئے محافظ صحت ہے۔ جماع کے بعد ۲ رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے اور جن اشخاص کو بسبب رقت نطفہ اولاد نہ ہوتی ہو وہ اسے استعمال کر کے قدرت الٰہی کا تماشہ دیکھیں۔ الغرض مومیائی ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ وید، ڈاکٹری، یونانی طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں ہمارے نزدیک ایسی زود اثر اور مقوی دوا شاید ہی کوئی ہو۔ ایکدفعہ آزما کر فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی چھٹانک [illegible] سے کم روانہ نہ کیجائیگی۔ معہ محصول [illegible]

ممسک جریان | اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی بند ہو جاتا ہے اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہو جاتی ہے۔ قیمت ۱۰ خوراک [illegible] سے کم روانہ نہ کیجائیگی [illegible]

صغرسنی شائع کی | کے مضرات اور نقصان سے بچنا چاہو۔ تو کتاب داغ دل کا مطالعہ کرو۔ قیمت ۱۰

المشتہر

حکیم الدین منیجر دی میڈیسن ایجنسی

کٹڑہ قلعہ امرتسر۔ (پنجاب)

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے۔ اور حکم کی تعمیل فوراً کی جاتی ہے۔ فرمائش آنے پر مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

ٹوپی سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی عدد

ٹوپی زرین [illegible]

پٹی دیسی اونی ۱۲ سے ۱۴ فی جوڑہ

پٹی پشمینہ [illegible]

کمبل دیسی [illegible]

لوئی سفید [illegible]

جراب و دستانہ اونی [illegible] تک فی جوڑہ

جراب سوتی [illegible] تک فی درجن

ٹوپی زرین خاکی ۱۲ گرہ سے [illegible] تک

ازار بند ریشمی [illegible] تک

ازار بند سوتی [illegible] تک فی عدد

ازار بند ریشمی [illegible] تک

تھان گردن باریک و موٹا [illegible]

جوتہ سادہ و ساخت انگلش [illegible]

جوتہ زرین ہوشیارپوری [illegible]

لنگیاں [illegible] [illegible]

رنگین لنگیاں [illegible]

کلاہ سادہ [illegible] سے ۹ تک

کلاہ زرین [illegible]

پٹی سرچوسی [illegible] فی جوڑہ

پٹی بڑھیا [illegible]

کمبل فوجی [illegible]

چادر پشمینہ [illegible]

بنیان و پاجامہ اونی [illegible]

بنیان سوتی [illegible] تک

پٹی برائے کوٹ فی تھان [illegible] تک ۹ گز

رومال سوتی [illegible] تک فی درجن

صافہ لٹھی خاکی [illegible] تک

رومال ریشمی [illegible] تک فی عدد

جوتیاں و دھوتی [illegible]

دری برائے پلنگ [illegible] تک

دری و فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ ازیں ہر قسم کا مال۔ فوجی اسباب لنگیاں۔ کمر بند، سیکل، زین۔ بٹن۔ جمالر سوتی و زرین، بیج اونی و سنہری و روپہری دیسی اونی و سنہری روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگران کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمادیں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی

نوٹ

سوداگران کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپے آنے پر ارسال کیا جاویگا اور خرچہ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودیانہ

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R. L. No. 352.

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے عہ
والیان ریاست سو معہ
رؤسا و جاگیر[illegible]
عام خریداروں [illegible]
چھ ماہ کے لئے [illegible]
ممالک غیر سے [illegible]
اُجرت [illegible]
کا فیصلہ بذریعہ
جبکہ خط و کتابت [illegible]
مالک مطبع [illegible]
ہونا چاہئے۔

اہلحدیث
جناب مولوی عبدالحمید
سوہدرہ ۔ ضلع گوجرانوالہ
[illegible]

لہ الملک
اخبار
اہلحدیث
امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

ضروری اطلاع

اخبار برابر ہر جمعہ کو ہر ایک کو نام پر جاتا ہے تاہم اگر کسی صاحب کو نہ ملے تو ایک روز انتظار کرکے اطلاع دیا کریں۔ زیادہ دیر نہ لگایا کریں ورنہ شکایت معاف۔ اور اپنے پوسٹ ماسٹر کی خدمت میں شکایتی خط لکھ کر ڈاک خانہ کا انتظام بھی کرائیں

مینیجر

نمبر ۲۸	امرتسر مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۰۶ء مطابق ۲۳ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ ہجری	جلد ۳

خلافت و امامت

۶۔ اپریل کے اہلحدیث میں ہم نے اس بحث کو یہاں تک پہنچایا تھا کہ شیعوں نے جو اس آیت قرآنی سے استدلال کیا ہے لاینال عہدی الظالمین کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و ارضاہ کو امامت نہیں پہنچ سکتی تھی کیونکہ وہ (بقول شیعہ) ظالم تھے) یہ استدلال غلط ہے۔ آج ہم اُن کے باقی حصہ کا جواب دیتے ہیں۔ جسمیں شیعہ راقم نے جناب صدیق کا ظالم ہونا ثابت کیا ہوا کرنا چاہا ہے۔

راقم مضمون نے اس دعوے پر دو قسم کی آیات سے استدلال کیا ہے۔ پہلی قسم کی آیات وہ ہیں جو عموماً کفار کے حق میں ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"چونکہ معنے ظلم میں بحث طولانی ہے لہذا ہم اسکی تحقیق کو بھی قرآن شریف ہی کیطرف رجوع کرتے ہیں۔ آیت والکافرون ہم الظالمون سے کافر کا ظالم ہونا ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بالحق (ای بمحمد صلعم) لما جاءہ الیس فی جہنم مثوی للکافرین سے مفتری و کذاب علی اللہ و علی الرسول کا ظالم تر ہونا ثابت ہے" (رسالہ اصلاح کھجوہ۔ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ)

قرآن مجید میں ایسی دلیل پر ہیچ ہو مدت کیا نہیں کرتا۔ ناظرین کی خاطر آیکی اس دلیل کی ذرہ تشریح کرنی بھی مناسب ہے۔ آپکا مطلب ہے کہ کفار مشرکین کو اللہ تعالیٰ نے ظالم کہا ہے چونکہ ابوبکر بھی اسلام لانے سے پہلے ضرور کافر تھے مشرک تھے۔ پس ظالم ہوئے اور ظالموں سے امامت کی نفی قرآن شریف میں کیگئی ہے۔ لیکن اگر بغور دیکھا جائے تو یہ دلیل اُس دلیل سے بھی کمزور ہے جو فلسفی کم مخبوط الحواس نے اپنے دعوے پر بیان کی تھی۔ کہ چونکہ چاول سفید ہیں لہذا زمین گول ہے۔ واہ سبحان اللہ! افسوس ہے اگر آپ کو قرآن شریف پر عبور نہ تھا۔ تو منطق دانی ہی سے کام لیتے کہ مطلقہ عامہ مطلقہ عامہ کی نقیض نہیں ہوتا۔ یہ ممکن ہے کہ ایک وقت میں ایک شخص کافر ہونے کیوجہ سے ظالم ہو۔ مورد عتاب الٰہی ہو۔ دوسرے وقت میں توبہ کرنے سے مورد رحمت الٰہی ہو جائے۔ اس میں کیا خرابی؟

اور سنو! مشتق پر حکم لگانے سے مبدا اُسکی علت ہوتا ہے جسکو معقولی اصطلاح میں شرطیہ عامہ کہنا چاہئے۔ پس ظالم سے نفی امامت کرنے کے یہ معنے ہوئے کہ ظالم جبتک ظالم رہے امامت اُس سے مسلوب ہے۔ لیکن جب ظلم کا وصف اُس سے مسلوب ہو جائے تو امامت کی نفی بھی اُس سے مسلوب ہو جائیگی۔ اب ہم آیات قرآنیہ سے آپ پر یہ امر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام میں داخل ہوکر بھی ظالم رہے تھے یا عادل۔ جسکو پیش نظر

لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوءٍ فَإِنِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ یعنی
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی ظلم کرے پھر توبہ کرے اور برائی کے بعد نیکی کرے تو میں اسکو بخشنے والا ہوں
کیونکہ میں بخشنہار مہربان ہوں۔ ایک اور بھی سنئے! إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا
فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۔ جو کوئی توبہ کرکے
ایمان لائے اور نیک اعمال کرے تو خدا اس کی برائیوں کے بدلے میں نیکیاں دیتا ہے اور
اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔"

دوست ان آیات کو غور سے دیکھو کہ رب العالمین نے وعدہ کیا ہے اور تم
لوگوں کی تنگدلی اور بخل کیا ہے۔ علاوہ اسکے یہ تو سب جانتے ہیں کہ مسلمانوں میں سب سے
اعلیٰ طبقہ اور خیر القرون صحابہ کرام کا ہے۔ حالانکہ صحابہ کرام اکثر ایسے ہی تھے کہ بعد کفر و
شرک کے مسلمان ہوئے تھے جنکو پہلے ہی یہ پہونچا تھا۔ کہ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ
يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا یعنی خدا کی رحمت سے بے امید مت ہو۔ اللہ تعالیٰ سب گناہ بخشدیگا۔
جب انہوں نے اس نوید پر عمل کیا تو مژدہ پہونچا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ خدا ان
سے راضی ہوا یہ خدا سے راضی ہوئے۔ اب کسی متعصب کا ایسے بزرگوں کو ظالم کہنا جنہوں نے
اسلام میں آکر جب آیات مرقومہ رحمت خداوندی سے حصہ وافر پایا۔ حقیقت میں
خدا تعالیٰ کی شان میں بڑی گستاخی ہے۔

اس سے آگے راقم مضمون نے دوسری قسم کی آیات نقل کی ہیں جو یہ ہیں
۱ اور آیت فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ
و آیت لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ۔

سے مغرورین جہاد کا ظالم ہونا بنص قطعی ثابت ہوا اب واقعہ سقیفہ اور شمائل خلیفہ
سے خواہ اقسام ظلم کو منطبق کرنا چاہئے یہ امر مسلم ہے کہ حضرت ابوبکر قبل از
بعثت منزہ مصداق اِنَّہٗ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ کے تھے اور قرآن سے کہیں انکی اسلام کی
صحت نہیں ہوئی بلکہ انکو فرارات احد و خندق و خیبر و حنین سے ظالم ہونا بنص
قرآن ہی ثابت ہو گیا ہے جو بعد اس کے عدم قرار جسر انکو اسلام کا قرار ہونا پایا
نہیں گیا۔ اور کوئی آیہ عفو فرار حنین پر جو آخر غزوات ہیں پیش آیا یا نہیں آیا؟
عربی میں ایک مثل ہے الغریق یتشبث بالحشیش جسکو اردو میں یوں مثل بنایا گیا ہے
"مرتا کیا نہیں کرتا" وہی حال ہمارے نامہ نگار اور شیعہ پارٹی کا ہے۔ افسوس ہے کہ
آپکی تقریر بھی ماشاء اللہ ایسی ہے کہ بقول "گونگے کی بولی کو گونگے کی ماں سمجھے" اسلئے ہمیں
بھی انکی تشریح کرنی پڑتی ہے۔ آپ کا مطلب ہے کہ آیات مرقومہ میں جہاد سے منہ پھیرنے والوں
کو ظالم کہا گیا ہے۔ اور ابوبکر صدیق بھی جنگ حنین کے روز روگردان ہوئے تھے؟

اب سنو! جواب۔ پہلی آیت میں تو بنی اسرائیل کے ایک واقعہ کی حکایت
ہے کہ انہوں نے جنگ کرنے سے روگردانی کی اور ظالم بنے۔ دوسری آیت میں
مشرکین کا ذکر ہے۔ کہ خدا چاہیگا تو انہیں بخشیگا۔ چاہیگا تو عذاب دیگا تمہیں اس
امر میں اختیار نہیں۔ چنانچہ آپ کے منقولہ الفاظ سے پہلے یوں ہے لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ
الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ
أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دانتوں پر زخم لگے
تھے تو آپ نے فرمایا کیف یفلح قوم دموا نبیهم یعنی جس قوم نے اپنے نبی کو ہی خون
آلود کر دیا وہ کس طرح نجات پاویگی اس پر آیت مرقومہ نازل ہوئی تھی کہ اے نبی تجھے اس
میں کچھ اختیار نہیں خدا چاہے تو معاف کرے چاہے تو عذاب کرے۔ فانهم ظالمون۔
اس میں شک نہیں کہ ظالم تو بیشک ہیں۔ بتائیے اسے ابوبکر سے کیا تعلق۔ سوائے اسکے
کیا کہا جائے کہ ؎ گلست سعدی و در چشم دشمنان خارست

شیعہ کو اہل بیت کی محبت نے ایسا غالی کر دیا ہے کہ خواہ مخواہ صحابہ ثلاثہ
خصوصاً حضرت ابوبکر پر الزام لگاتے ہیں جیسے مسیح کی محبت غالیہ میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات پر عیسائی بیجا نکتہ چینی کرتے ہیں۔ مگر اس سے کیا
فائدہ! مناسب ہے کہ حنین کی کیفیت بھی وہ قرآن شریف سے بتائی جائے۔ پس سنو!
لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ
شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ
عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْزَلَ جُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَذَٰلِكَ
جَزَاءُ الْكَافِرِينَ۔ (پ ۱۰ ع ۱۰) یعنی خدا نے کئی ایک مواقع پر تمہاری مدد کی خاصکر
حنین کے روز بھی تمہاری مدد کی۔ جب تم اپنی بہتات پر نازاں تھے پس وہ بہتات
تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور زمین باوجود فراخی کے تم پر تنگ ہو گئی۔ پھر تم پیٹھ دیکر
بھاگے۔ پھر اللہ نے اپنی تسلی رسول پر اور مومنوں پر نازل کی اور فوج بھیجی جسکو تم نے
نہیں دیکھا اور کافروں کو عذاب کیا اور یہی بدلہ کافروں کا ہے۔"

جنگ حنین میں صحابہ کرام بارہ ہزار تھے اتنی کثرت کبھی نہ ہوئی تھی چونکہ جماعت
کثیر تھی اور ساز و سامان بھی خوب تھا۔ اسلئے فتح کا خیال لازم تھا۔ اتنے میں کفار نے
ایکدم شدت سے حملہ کیا تو مسلمانوں کے پیر اکھڑ گئے اور سب بھاگ گئے اسکے بعد پھر جمع
ہو کر حملہ آور ہوئے تو فتح پا گئے۔ یہ ہے مختصر کیفیت حنین کی جسکی طرف راقم مضمون نے
اشارہ کیا ہے کیا مجمع ہر کا یہ جو کبھی جنگ میں شریک ہوا ہو یا شیعے کے ذریعہ سے
واقف ہیں وہ جان سکتے ہیں کہ اس قسم کی ہزیمت فتح کی [illegible]

اسلامی نحو
یہ کتاب ماہ مئی
فروخت ہونگی با
قرآن شریف
فارسی شاہ ولی
عبدالقادر
حاشیہ برحاشیہ
و کامل تفسیر عبا
قیمت اصل
تفسیر حسینی
نہایت عمدہ
مفصل فہرست
مفت ارسال
پتہ مولوی
مولوی حکیم
لاہور

بلکہ ہوا گبڑا جانے سے ایسی بے ترتیبی ہو جاتی ہے کہ بسا اوقات افسر بھی ایسی ہزیمتوں سے چشم پوشی کر جاتے ہیں۔ علاوہ اسکے جبکہ قرآن شریف کی اسی آیت میں ارشاد ہے کہ خدا نے رسول پا اور مومنوں پر تسکین نازل فرمائی۔ تو اب کسی کے اعتراض کیا موقع۔ ایسا ہی احد کے متعلق بھی فوج میں سے بے ترتیبی ہو گئی تھی۔ مگر آخر کار ایک جا جمع ہو گئے۔ اور رب العالمین نے بھی یہ قصور سب مومنوں کا معاف فرمایا۔ کیونکہ کسی بے فرمانی کیوجہ سے نہ تہا۔ چنانچہ ارشاد ہے وَلَقَدْ عَفَى اللّٰهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ (پ ع ۵) پس بتائیے خدا کی معافی پر کون ناراض ہوتے ہیں؟ اسکا جواب خود طلب ہے۔

ہاں یہ خوب کہی کہ ابو بکر کے اسلام کی صحت قرآن سے نہیں ہوئی ہم یہ سوال سن کر بہت خوش ہوئے۔ خدا آپکو راہ راست دکھا کر خوش کرے ؎

ای وقت تو خوش باش کہ وقت ما خوش کردی

اگر سچے مومن ہو تو غور سے سنو! لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ خدا مومنوں سے راضی ہوا جب انہوں نے حدیبیہ کے روز نبی کے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کی؟ بتلائیے حدیبیہ کے روز حضرت صدیق اکبر بھی موجود تھے یا نہیں۔ موجود کیا تھے۔ تمام کارکن ہی وہی تھے پس انصاف سے کہنا کہ اس آیت سے صدیق کے ایمان کے ثبوت کے علاوہ رضا الٰہی کی سند کا ثبوت بھی ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر یہ منظور نہ ہو تو آپ ہی ذرہ حضرت علی کے ایمان کی کیفیت قرآن شریف سے بتلا دیجیے۔ ایسا نہو کہ کوئی خارجی آپ پر بھی یہی اعتراض کر دے۔ تو آپکو لینے کے دینے پڑجائیں۔ باقیدارد

شہادت امام حسین علیہ السلام اور مرزا حیرت دہلوی

اگرچہ ہمارے خیال میں امام ممدوح کی شہادت کا واقعہ ایک متواتر ہو جس کے لئے کسی لمبے چوڑے مضمون یا کتاب کی ضرورت نہیں۔ اور جو مرزا حیرت دہلوی انکاری ہوئے ہیں۔ تو یہ انکی ایک حکمت عملی ہے ورنہ بقول معزز ڈیٹر اخبار وطن مرزا صاحب کا دل اس واقعہ سے انکاری نہیں۔ مگر چونکہ یہ مضمون ہمارے ایک دوست مولوی عبد اللطیف صاحب ساکن بینہ ورجا ضلع امراوتی کی محنت کا نتیجہ ہے اسلئے درج کیا جاتا ہے۔ (اڈیٹر)

بخدمت مخدوم و مکرم مولانا ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب مدظلہ کو بعد سلام مسنون کے واضح ہو کہ ایک مضمون نصیحت آمیز و فرحت انگیز سیدھا سادہ رنگ میں بیکا ورانہ خدمت بابرکت کرتا ہوں براہ کرم اپنے اخبار گہربار کے گوشہ میں جا دیجئے کر کے ممنون فرمائیے اور ضرور ضرور شایع کر دیجیے۔ اجر سے خالی نہوگا حضرت من میں نہ عالم ہوں نہ منشی کامل نہ شاعر ہوں نہ نرا جاہل ایک دیہاتی معلم ہوں۔ علماء دین متین اہل سنت والجماعت کی کفش برداری اور صحبت کیمیا خاصیت کے اثر سے میری تقریر و تحریر میں کسی قدر رنگت آگئی ہے۔ امید ہے کہ کوئی صاحب فصیح و بلیغ میری انشا و املاء و محاورہ و غیر محاورہ پر طعنہ زن نہوں۔ نفس مضمون و منشا خاکسار کو ذرہ سیدھی اور گہری نظر سے ملاحظہ فرمائیں۔ کیونکہ بقول دستگیر ؎

قیمع کے دیکھنے والے تو بہت ہیں ہے پر یہاں حسن شناسان سخن تھوڑے ہیں

بس میں اپنی کیفیت بیان کر چکا۔ لیجیے اب سنیے عرصہ چند روز سے مرزا حیرت دہلوی کے مضامین کرزن گزٹ میں نظر سے گذرے کبھی تو ہنسی آتی ہے اور کبھی مرزا صاحب کے حال پر افسوس آتا ہے۔ مرزا صاحب کی کسی عبارت سے رافضیت ٹپکتی ہے اور کسی تقریر سے خارجیت مگر ہم انکو نہ بالکل رافضی کہ سکتے ہیں نہ سراسر خارجی اور مرزا صاحب سنی[1] تو کسی حالت میں رہ ہی نہیں سکتے۔ ہم مرزا صاحب ہی کی تحریر سے رافضیت اور خارجیت دونوں ثابت کر دکھائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ دو تین باتیں ہماری اور سن لیجیے جو عبارتیں اس مضمون مرزا صاحب کتب شیعہ بحار الانوار و کلینی وغیرہ وغیرہ سے نکالکر شیعوں کو نیچا دکھا رہے ہیں اور تعزیہ ہندی۔ شدہ و پنجہ علم وغیرہ کی مذمت کر رہے ہیں اسپر تو ہم بھی صاد کرتے ہیں کہ طریقہ سلف صالح و اہل سنت کا یہی تہا۔ مگر کوئی نئی بات نہیں کی کیونکہ علماء سلف و خلف اہل سنت اس بدعت ناخلف کی ہمیشہ سے بیخ کنی کرتے ہی چلے آئے ہیں اور مستونکر رہی ہیں۔ مگر اسوقت میں تا دامد اخبار نہ تہا کہ مجدد دہلوی کی طرح شہرت پاتے۔ تعزیہ داری تابوت پرستی ہمایوں کے وقت سے ہندوستان میں جاری ہوئی ہے۔ جب ہی سے عالموں نے انکی مذمت شروع کر دی ہے۔ ذرہ ان کتابوں کو ملاحظہ فرمایئے تحفہ اثنا عشریہ مولانا شاہ عبد العزیز کا رسالہ سیف المسلول قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح کا منتہی الکلام مولانا حیدر علی کا و بالہ سیف قاطع مولانا امداد حسن قنوجی کا رد مذہب شیعہ میں امسکوٹی کے ڈھائچوں اور کہیں کا ننہ وغیرہ سب کی ہجو اور مذمت میں بہت کچھ لکھا ہے۔ وہ ہندی سے آٹھ دس برس پہلے سیف قاطع کے آخر ورق میں یہ چند شعر اب دیکھو تھے وہ مجھ کو یاد ہیں ؎

حرم ہو گئے عالم تمام بکڑی سے جو جا پاؤں پڑے تکو مسیح تباہ کو
لہذا تو خوں کر دل میں کیا وہ کیا نار کو۔ جو تکو جلتے ہو آگے طہ مسلکی کے

[1] منشی سے نکالو سکو جو منشی کی تا سم اپنے تعریف بہی کر لیتا تھی۔ (اڈیٹر)

مباحثۂ دیوبند
یہ وہ مباحثہ ہے
جس نے پورب کے
اسلام کا سکہ
مخالفوں کے
دلوں پر جمایا تہا
آریوں کی شیطنت
کو خاک میں ملا دیا تہا
قیمت ۱۹ر
مینیجر
اہلحدیث
امرتسر

ahmadimuslim.de

ایک صاحب تحفۃ الاحباب نے کہ سنہ ۱۳۰۴ھ میں لکھا تھا اس میں تفریر اور تعزیہ پر بہت سا بیہودہ طبع فکر ارشاد ہے - یہ چند حالے اہل سنت کے ہیں کہ مرزا صاحب کے ہم مسلک و معتقدین اُن کی تحریر پر ناز کر رہے ہیں کہ صحابہ ہماری پیری صاحب مجدد دہلوی کے کسی اور عالم سنی نے تعزیہ کی مذمت نہیں کی - مگر ہاں یہ بات ضرور ہے کہ سوائے قادیانی اور مجدد ثانی کے اور کسی نے مامور من اللہ ہونیکا دعویٰ نہیں کیا - اگر غور کیا جائے تو ہر عالم دیندار مامور من اللہ ہے ؎

ہر کسے را بہر کارے ساختند ✤ میلِ او را در دلش انداختند

مگر افسوس کہ حیرت صاحب تو قادیانی سے کبھی گذر نہ ہو گا - بہ خوش یک نقطہ خود شد جیتھر دشمن دل باشد - اب کیا تھا جھٹ اور وہ روح القدس سے تو بچہ صاحب کو تعلیم روحانی ہوتی ہے ورنہ ظاہری کی کیا ضرورت ہے معراج دو بھی دفتہ رفتہ ہو جائیگی حضرت صاحب کے ہم مسلکو خوشیاں کرو - تمہارے واسطے آسمانی سڑک تیار ہوتی ہے - بیچارہ کیوں کہ ہم ار نہیں کہ جب چاہو تب سیر آسمان کر لیا کرو - بقول شخصے ؎

ادعائے علم کی تو نے نکالی ہیں ضخیم کتابیں ... جو بیت ہے تیرا یہ تقریر بیکار ہے

اے مرزا صاحب زمانہ کا اور بھی لاؤ - لیکن نہیں بلکہ اپنے ہم مسلکوں اور ہم عقیدوں سمیت تمہارا خوکا بھی نہیں - کیا جھوٹا ہو سکتا ہے کیونکہ جو ابھی روایت بیان کرنا کافی نہیں ہم کہتے ہیں ضرور کافی ہے - حدیث نبوی اسپر دال ہے کیونکہ مجدد صاحب جیسا ایسے شخص اور نے لسان زبان دراز فضول از صحابی و تابعی و محدثین با تمکین و ائمہ مجتہدین و جمیع علما راسخ رسول امین کو حق سے ناواقف اور بیجا بلکہ نادان و نا سمجھ کہ اور کچھ اور تو ہین علما و صلحا و اولیاء اللہ میں زبان کھولے اور برخلاف جمہور علما ان کی عزت کے نئی بات ہے سند جہان میں مشہور کرے اور اسلام میں تفرقہ ڈالے اور علما امت کو غلط فہم قرار دے - وہ شخص دیندار ہے یا بیدین - واللہ بڑا بیدین منہ زور و مرتد و گمراہ ہے اور ناواقف نا سمجھ محض ہے - بلکہ مسیلمہ کذاب کا چھوٹا بھائی ہے اسنے تکذیب رسالت کی - اس نے تکذیب شہادت کچھ کم تیرہ سو برس سے تمام علمائے اہل سنت امت محمدی المحدیث و متعلقین المجاہدہ شیعہ و خوارج واقعہ کربلا شہادت امام حسین علیہ السلام کی تصدیق کرتے چلے آئے ہیں اور مجدد دہلوی فرماتے ہیں کہ امام مظلوم خفیہ قسطنطنیہ کو بھاگ گئے شہید نہیں ہوئے - و دلیل و برہان ہیچ نیست - واہ حضرت کیا کہنے ہے - ایسا منہ زور مردان میں علم کے بعد دیکھنے میں نہیں آیا نہ سنا گیا - مرزا صاحب[1]

اپنی حد سے جو بڑھا اُسکی خرابی آئی - ✤ خاک میں ملتے ہیں یار کے گیسو ہو کر

معلوم ہوا کہ آپ بڑے سچے محدث اور بڑے پکے باسند مورخ اور بڑے گہرے مفسر ہیں اگر معنے تو آپ نے سنے ہی ہونگے لعنت اللہ علی الکاذبین اب سچے آپکی ہمہ دانی اور تعلیم روحانی کی کشف و کرامتیں بیان کیجاتی ہیں اچھی طرح نوٹ نوٹ کر گہری نظر سے غور فرمائیے - آپنے جو صحیح بخاری شریف کا ترجمہ کرایا ہے اسکے صفحہ ۲ میں امام بخاری رحمۃ اللہ کے حالات سعادت آیات لکھے ہیں کل عبارت بسبب طول کے نہیں لکھتا اسکا خلاصہ لکھتا ہوں - آپ لکھتے ہیں کہ صحاح کی سب کتابوں میں صحیح بخاری اول درجہ کی معتبر ہے اسمیں کوئی حدیث ضعیف نہیں - کتاب اللہ کے بعد یہ کتاب رسول اللہ ہے - جملہ محدثین کا اسپر اتفاق ہے - کہ محمد اسماعیل بخاری سب جماعت محدثین میں افضل ہیں انکو اساتذہ نے اُن سے علم حدیث پڑھا ہے صرف چار حدیثوں میں اختلاف تھا - مگر ترجیح امام بخاری ہی کے قول کو رہی - اب وہ چاروں بھی صحیح رہیں پھر اس کتاب کے صحیح ہونے میں کیا شک رہا - آپکے اس دلیرانہ حملوں کی توصیف ممکن نہیں - آفریں باد بریں ہمت مردانہ تو - باوجود صحیح تسلیم کر لینے کے پہلو تو آپنے امام بخاری پر ہی ہاتھ صاف کیا - کہ حدیث حضرت انس کو غلط ٹھیرا کر ایسے جلیل القدر صحابی کو کہ اک مدت دراز تک حضور انور کی خدمت بابرکت میں فیضیاب رہے نامرد بیکا دھبہ لگا دیا اور شہادت کے متعلق جتنی حدیثیں ہیں سب کو بزعم خود موضوع کر دیا نعوذ باللہ منہا اگر آپ سر پیٹ کر رُوئیں اور روح القدس فرشتی سے امداد چاہیں - مگر آپ حدیث مذکور کو غلط نہیں کر سکتے - کیوں جناب مرزا صاحب امام اعظم نے کہ تبع تابعی تھے بسبب قتل کرنے امام مظلوم کے یزید پلید پر کفر کا فتویٰ نہیں دیا بلکہ اسپر لعنت کا بھی حکم نہیں دیا علیہ ما علیہ کا لفظ فرمایا - کیا اس قول سے شہادت امام مظلوم کی ثابت نہیں ہوتی - امام بخاری ایسے بڑے محدث محقق غلط قول کو درج بخاری کر کے اپنی صحیح کو کیوں بٹہ لگا لیتے - روضۃ الشہداء ملا حسین کاشفی مفسر تفسیر حسینی کے الصواعق محرقہ و شواہد النبوۃ کہ جنمیں احوال پر ملال شہادت حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کا بتفصیل تحریر ہے - ذرہ ان کتب متبرکہ کا مطالعہ تو کیا ہوتا - مولانا مخدوم قدس سرہ سراج ہدایت دانا اسرار معرفت اپنی مثنوی میں فرماتے ہیں ؎

در جہال ہستند بسیاران یزید ✤ کو حسینا تا کند اور اشہید

اور حضرت شاہ بوعلی قلندر عارف باللہ حقیقت آگاہ اپنی مثنوی کے صفحہ ۱۶ میں فرماتے ہیں ؎

[1] مکمل مضمون پر لکھنا چاہیے - ادہر ادہر کی باتیں خوب نہیں - (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

این سخن در گوش دانا سے جواں — مولوی گفتہ زدد ئے امتحاں
ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں — این خیال ست محال ست جنوں
بہر دنیا آب پاکیزہ ناخلف — دین خود کردہ برائے او تلف
زال دنیا چوں درآمد در نگاہ — کرد بر خود خون آں سید مباح
داو بازی ہمچو کس را پیر زال — کرد اورا در دو عالم پائمال

اور مذہبہ عقاید و اقوال علماء خلف کو ملاحظہ کیجئے اور گوش دل سے سنئے! مولانا محمد حسین گلزار ابراہیم کے صفحہ ۹۰ میں فرماتے ہیں ؎

کربلا میں قرۃ العین نبی — لال زہرا کا حسین ابن علی
قتل ہوا کچھ ہاتھ سے ولیوں کے شہید — دوسرا ہا کام دل پاوے یزید

اور نواب سید صدیق حسن خاں مرحوم عالم بیعدیل فاضل جلیل مجدد بیعدیل قال وقیل اپنے رسالہ تثبیت المصائب کے صفحہ ۵۵ میں فرماتے ہیں کہ قصہ پرغصہ حضرت امام حسین علیہ السلام کا بہت طول طویل ہے۔ مگر ہم مختصر لکھتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام کربلا میں ہاتھ سے لشکریان یزید کے مع اپنے ہمراہیان شہید ہوئے قاتل وہی لوگ تھے جو اپنے کو مسلمان کہتے تھے جب نام کے مسلمان اولاد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بضعہ رسول خدا سے اس طرح پیش آئے حالانکہ زمانہ انکا عہد نبوت سے بغایت قریب تھا۔ تو بقیہ نسل امام حسین علیہ السلام کو اگر ہاتھ سے ایسے مسلمانوں کے ہر زمانہ میں تکلیف پہونچتی رہی تو کیا بعید ہے۔

اترجوا امۃ قتلت حسینا — شفاعۃ جدہ یوم الحساب

لیکن اللہ تعالیٰ نے بعد شہادت امام حسین کے بہت جلد انتقام دنیاوی لے لیا اور انتقام عقبیٰ باقی رہا۔ بعد چھ ماہ کے یزید پلید مرض استسقاء میں مبتلا ہو کر مرگیا۔ اور ستر ہزار آدمی جو اس معرکہ کربلا میں شریک یا راضی بقتل امام مظلوم تھے مختار وغیرہ کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اور نزدیک اکثر اہل علم کے یزید پلید مستحق لعنت ٹھیرا کما قال اللہ تعالیٰ لعنۃ اللہ علی الظالمین۔

کہ کردہ ہمہ عالم گمان ظلم بزہ + کہ تیر لعنت جاوید را نشانہ شد

جناب مرزا صاحب! ان بزرگان دین و شیفتگان رسول امین کے عقاید اور تحریر و تقریر کے مقابلہ میں آپ کے عقیدہ اور مسلک سے سر دیا ہے اہل کو ہزلیات میر افضل اور جعفر کی زٹل سمجھنا چاہئے اس پر بھی بعض ناواقف دین اسلام سے بیخبر آپکی طول طویل تحریر کے دام تزویر میں پہنسکر دین و ایمان کہو بیٹھے اور کہو بیٹھینگے۔

گر ہمی بیخبری حضرت والا ہو گی + تاہ و پوہ دیدی سب تہ و بالا ہوگی

یہ تو فرمائیے! اقرار و انکار شہادت امام حسین کو صفت ایمان کس اہل سنت نے لکھا ہے۔ اور کون کہتا ہے یہ تو آپکی خانہ ساز باتیں اور شعبدہ بازیاں ہیں چالاکی اور دہوکا دہی تو آپکا مسلک ہے بعض شیعہ تو اصحاب کبار سے سوء ادبی کرتے ہیں وہ بھی ادہر ادہر دیکھو۔ مگر آپنے تو غضب کر ڈالا کہ تمام علماء کرام کے مسلک کو ملیامیٹ کر دیا انا للہ وانا الیہ راجعون ؎

وہ مست ناز ہو کہ کسی کی خبر نہیں — اپنے بھی حال پر تمہیں اب تو نظر نہیں

لیکن یہ تو فرمائیے کہ حدیث صحیح کو بے دہڑک غلط کر دیا اور اقوال مستند علماء سلف و خلف کو جہوٹا بتایا اور جس شخص کو تمام امت محمد فخر پہلوانان جہان اور امام زمان سمجھیں اور منصف مزاج مو۔رخ نصاریٰ وغیرہ انکی جرأت اور بہادری و استقلال کی نظیریں دیں اور مرزا صاحب! دکھو بزدل بناکر کسی تنگ کوچہ سے قسطنطنیہ بہگا دیں اور پھر بھی آپ محب حسین ہونیکا دعویٰ کریں ؎

دل میں تو کفر تیرے تجھ پر غضب خدا کا — او داغ سوگ کعبہ پھر مانگنا دعا کا
کم ہوگا داغ سا بھی مکار اتنا بڑ — جو بت کا شیفتہ ہو اور نام لے خدا کا

مرزا صاحب آپ کو آپکے بدظنی کی قسم اور تعلیم روحانی اور روح القدس کی اور تحریر مسلسل و تقریر بے سود کی قسم بھلا کوئی شخص تو ہم کو مانند حضرت امام حسین علیہ السلام کے مستقل مزاج تکلیف و مصیبت میں صابر و شاکر بھوکا پیاسا اور جسکے تمام رفیق اور نور چشم گلشن نبوت کے پہول اور ہمراہی بیکسانہ ظالموں کے ہاتھ سے ٹکڑے ٹکڑے ہوں اور خدا ہمراہ ہو اور وہی طمطراق قائم ہو۔ اور ہزاروں دشمنوں سے عاجز ہو اور بیعت فاسق کر کے اپنے دین و ایمان کو ہاتھ سے نہ دے۔ اور تن تنہا ہزاروں اشقیا سے مقابلہ کرے اور شہید ہو۔ آدم علیہ السلام سے آجتک۔ تو بتا دیجئے لیکن آپ کیا بتائیں گے آپ تو امام مظلوم کی عدم شہادت اور نامردی کے مدعی ہیں۔ مرد خدا ذرا تو خدا سے ڈرے ہوتے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا پاس عزت کیا ہوتا اپنے زور میں آپ بھی گر پڑے نہ گرتے دیکھا نہ خندق نہ نیچا دیکھا نہ اونچا نہ کانٹا دیکھا نہ پتھر۔ آنکھیں میچ دہڑام سے گر ہی پڑے اللہ تعالیٰ آپ کو کانٹوں اور پتھروں سے بچاوے اور توبہ کی توفیق دے۔ حضرت من! دوسروں کی بدشگونی کے واسطے اپنی ناک کٹا لینا وہ جو کی نادانی ہے لیکن کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ بھول چوک سے تو انبیا علیہم السلام بھی نہیں بچے ؎

گرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں + وہ طفل کیا گریگا جو گھٹنوں کے بل چلے

فرا دہر دیکھئے ہم آپ کی رافضیت اور خارجیت آپکی تحریر سے ثابت کرتے ہیں

[illegible]

ahmadimuslim.de

اگر آپ منصف مزاج ہیں تو تسلیم کرینگے لیکن یہ آپکی عادت شریف کہاں ہیں [illegible]
کی ایک شان تک آپکا شعار ہو [illegible]

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو ✤ اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

با قیدار ج

بقیہ جوابات منجانب علمائے حنفیہ

[illegible] اہلحدیث میں چند سوال دو اپنی نام [illegible] کے چھپے تھے سوالات کا مضمون گو فقہ حنفیہ کی کتابوں میں ملتا ہو مگر چونکہ بعض ایسے ایسے سوالات کا [illegible] موجب فتنہ وفساد جانتے ہیں اور امرتسر میں تو بہت ہی شور شرہ ہوا تھا [illegible] ناظرین اہلحدیث مطلع رہیں کہ آئندہ کو اس قسم کے سوالات درج نہ ہونگے گو اخبار اہل حدیث ایک خاص مذاق کا پرچہ ہے جیسا کہ نام ہی سے ظاہر ہے [illegible] کو درج ہونا ضروری تھا لیکن تحقیق اور [illegible] کو جواب [illegible] کے ارادہ سے کہ [illegible] اور نہیں تو [illegible] حدیث [illegible] سے احتیاط ہوگی ہاں حسب وعدہ جوابات درج ہوتے [illegible]

(اڈیٹر)

قولہ فقہ کی معتبر کتاب ہدایہ جلد اول چھاپہ مصطفائی کے صفحہ ۹۹ میں لکھا ہے کہ جو شخص اپنی محرمات ابدی مثل ماں اور بہن اور بیٹی وغیرہ چودہ محرمات ابدی سے جانکر نکاح کرے اور ان سے صحبت کرے تو امام اعظم کے نزدیک اسپر حد نہیں آتی۔

اقول کیوں جھوٹ بولتے ہو کچھ تو خدا کا خوف کرو۔ کہاں ایسا لکھا ہے کہ جو شخص ماں اور بہن اور بیٹی وغیرہ محرمات ابدی سے جانکر نکاح کرے بلکہ وہاں تو صرف اتنا ہی لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت ایسی سے نکاح کرکے وطی کر بیٹھے جس سے اسکا نکاح حلال نہ تھا تو ایسے شخص کا امام اعظم کے نزدیک حکم یہ ہے کہ حد نہ ماری جاوے لیکن تعزیر دیجاوے اگر اسکو اس بات کا علم تھا کہ میرا اس سے نکاح جائز نہیں اور صاحبین و امام

[illegible]

ﻟﻪ مولانا صاحب نے فرمایا کہ ہم نے تو سمجھا تھا کہ آپ بڑے بہت علوم کے واقف ہونگے مگر آپکی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ امام ابوحنیفہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی علاوہ مولوی [illegible] مصنف رسالہ آفتاب [illegible] کو [illegible] آپ نے ساری عبارت صفحوں کے صفحے بلکل تحریر حرف بحرف رسالہ مذکورہ کی نقل کرکے اپنی طرف نسبت کر لی ہے جیسا کہ [illegible] ان [illegible] ناز یبا بلکہ ناجائز فعل ہے مولوی [illegible] موصوف نے آپکو اور عوام کو دھوکہ دیا ہے [illegible] ہدایہ کی منقولہ عبارت کا یہی مطلب ہے مگر تعجب [illegible] کی طرف نہیں جاتا بلکہ نص صریح دکھاتا ہوں [illegible] فتاویٰ قاضیخان [illegible] کتاب المحدود [illegible] بذات محرم نحو البنت والاخت والام والعمۃ والخالۃ [illegible] لاحد في قول ابی حنیفۃ وان قال علمت انہا علی حرام فرمایئے یہ تمام کافی ہیں یا نہیں۔ ہاں ہم [illegible]

شافعی کہتے ہیں کہ اگر وہ جانتا تھا تو اسکو حد ماری جاوے چنانچہ عبارت بعینہ یہ ہے [illegible] تزوج امرءۃ لا یحل لہ نکاحہا فوطئہا لا یجب علیہ الحد عند ابی حنیفۃ [illegible] یعزر اذا کان علم بذلک وقال ابو یوسف ومحمد والشافعی علیہ الحد [illegible] عالما بذلک [illegible] دیکھو اس عبارت میں کہاں محرمات ابدیہ مثل ماں بہن بیٹی کو ذکر کیا بلکہ نکاح کا ہی ذکر کیا ہے تو آپنے کچھ کا کچھ ظاہر کردیا ہے

[illegible] ✤ جلد کیا دکھ دنیا باشد

آپ کا جو [illegible] لا یحل لہ نکاحہا سے جھٹ ماں بہن بیٹی کی طرف خیال جا [illegible] یہ [illegible] فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ ہے مگر آپ [illegible] کہ مسلمانوں میں ایسا غافل کوئی ہوگا جو ماں بہن اور بیٹی سے نکاح کرنیکی جرأت کرسکے۔ اگر [illegible] کوئی آپ جیسا ہم خیال [illegible] جرأت کر بھی سکے تو وہاں نکاح کی قید لگی ہوئی ہے اور نکاح بغیر دو عاقل بالغ مسلمانوں کی گواہی کے ہو ہی نہیں سکتا۔ پس ظاہر ہے کہ گواہ کیونکر ایسی حرکت کرنیکی اجازت دینگے [illegible] گواہ بلکہ خسر الدنیا والآخرۃ ہونگے پس یہاں مراد [illegible] عورتوں [illegible] جنکی حرمت کا حال بہ کردہ کو معلوم نہیں۔ مثلاً کسی کی لونڈی سے بغیر اجازت [illegible] کے نکاح کرلینا یا کسی غلام کا بغیر اذن اپنے مولیٰ کے کسی عورت سے نکاح کرنا یا سالی سے نکاح بحیات اسکی بہن کے یا کسی عورت ایسی سے نکاح کر بیٹھنا جسکی والدہ سے اس نے زنا کیا ہو یا شہوت سے اسکے [illegible] لگایا ہو یا اسکو فرج داخل پر شہوت سے نظر کی ہو۔ یا بہن نسبی کی رضاعی بیٹی سے یا [illegible] بیٹی سے علی ہذا القیاس اور بہت سی عورتیں ہیں جن سے نکاح ناجائز ہوتا عوام کیا بلکہ بعض خواص کو بھی معلوم نہیں اور انہیں عورتوں سے نکاح کی یہاں مراد ہے اور ایسی عورتوں سے نکاح کا [illegible] وقوع میں آجانا قریب الفہم ہے نہ وہ جو آپنے براہ عداوت یا [illegible] سمجھا ہو کیونکہ ایسی صورت کا وقوع میں آنا گو محال عقلی نہیں مگر محال عرفی میں تو کوئی شبہ نہیں اور صاحب امام صاحب کے نزدیک ایسی [illegible] نہیں کہ نکاح کرنے سے شبہ پیدا ہوا ہے اور نکاح کے شبہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے

چنانچہ ترمذی وغیرہ میں حضرت عائشہ سے روایت ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرءۃ نکحت بغیر اذن ولیہا فنکاحہا باطل فنکاحہا باطل فنکاحہا باطل فان دخل بہا فلہا المہر بما استحل من فرجہا الی آخر الحدیث

یعنی ہر ایک بالغہ عورت جو نکاح کرے بغیر اذن اپنے ولی کے پس نکاح اسکا باطل ہے باطل ہے باطل ہے پس اگر ایسے خاوند نے اسکو دخول کیا ہو پس واسطے اسکے ہے مہر اسکا بسبب اسکے جو فائدہ پکڑا ہے اس نے اسکی فرج سے۔ پس دیکھو حدیث اس بات

ایں سخن در گوش دار ای بے جواں … مولوی گفتہ زدودے امتحاں
ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں … ایں خیال ست و محال ست و جنوں
بہر دنیا آں یزید ناخلف … دین خود کردہ بہ بانگِ او تلف
زال دنیا چوں بہ آمد در نکاح … کرد بر خود خونِ آں سید مباح
داد بازی ہمچو کس را پیر زال … کرد او را در دو عالم پائمال

اور یہ عقاید و اقوال علماء خلف کو ملاحظہ کیجئے اور گوش دل سے سنئے! مولانا محمد حسین گلزار ابراہیم کے صفحہ ۔۔ میں فرماتے ہیں ؎

کربلا میں قرۃ العین نبی … لال زہرا کا حسین ابن علی
ظلم سے ہو کے ہوئے شہید … اور اپنا سلام دل پاد یزید

اور نواب سید صدیق حسن خان مرحوم عالم بے عدیل فاضل جلیل مجدد یہ قال و قیل اپنے رسالہ تسلیت المصاب کے صفحہ ۵۵ میں فرماتے ہیں کہ قصہ پرغصہ حضرت امام حسین علیہ السلام کا بہت طول طویل ہے۔ مگر ہم مختصر لکھتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام کربلا میں ہاتھ سے لشکریان یزید کے معہ اپنے ہمراہیان شہید ہوئے قاتل وہی لوگ تھے جو اپنے کو مسلمان کہتے تھے جب نام کے مسلمان اولاد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بضعہ رسول خدا سے اس طرح پیش آئے حالانکہ زمانہ آنکا عہد نبوت سے بغایت قریب تھا۔ تو بقیہ نسل امام حسین علیہ السلام کو اگر ہاتھ سے ایسے مسلمانوں کے ہر زمانہ میں تکلیف پہنچتی رہی تو کیا بعید ہے۔

اترجوا امۃ قتلت حسینا … شفاعۃ جدہ یوم الحساب

لیکن اللہ تعالیٰ نے بعد شہادت امام حسین کے بہت جلد انتقام دنیا وی لیلیا اور انتقام عقبیٰ باقی رہا۔ بعد چھ ماہ کے یزید پلید مرض استسقا میں مبتلا ہو کر مر گیا۔ اور ستر ہزار آدمی جو اس معرکہ کربلا میں شریک یا راضی بقتل امام مظلوم تھے مختار وغیرہ کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اور نزدیک اکثر اہل علم کے یزید پلید مستحق لعنت ٹھیرا کما قال اللہ تعالیٰ لعنت اللہ علی الظالمین

کہ کرد وہ ہمہ عالم گمان ظلم بزہ … کہ تیر لعنت جاوید را نشانہ شد

جناب مرزا صاحب! ان بزرگان دین و شیفتگان رسول امین کے عقائد اور تحریر و تقریر کے مقابلہ میں آپ کے عقیدہ اور مسلک سے سر دیا و بے اصل کو ہزلیات میر انیس اور جعفر کی زٹل سمجھنا چاہئے اس پر بھی بعض نادان دین اسلام سے بیخبر آپکی طول طویل تحریر کے دام تزویر میں پھنسکر دین و ایمان کھو بیٹھے اور کھو بیٹھینگے۔

گر یہی بیخبری حضرت والا ہوگی … تا دو پو دیدی سب تہ و بالا ہوگی

یہ تو فرمائیے! اقرار و انکار شہادت امام حسین کو صفت ایمان کس اہل سنت نے لکھا ہے۔ اور کون کہتا ہے یہ تو آپکی خانہ ساز باتیں اور شعبدہ بازیاں ہیں چالاکی اور دہوکا دہی تو آپکا مسلک ہے بعض شیعہ تو اصحاب کبار سے سو ادبی کرتے ہیں وہ بھی ادہر اودہر دیکھکر۔ مگر آپنے تو غضب کر ڈالا کہ تمام علماء کرام کے مسلک کو ملیا میٹ کر دیا انا للہ و انا الیہ راجعون ؎

وہ مست ناز ہو کہ کسی کی خبر نہیں … اپنے ہی حال پر تمہیں اب تو نظر نہیں

لیکن یہ تو فرمائیے کہ حدیث صحیح کو بے دہڑک غلط کر دینا اور اقوال مستند علماء سلف و خلف کو جہوٹا بتانا اور جس شخص کو تمام امت محمد فخر سلطانان جہان اور امام زمان سمجھیں اور منصف مزاج مورخ نصاریٰ وغیرہ انکی جرات اور بہادری و استقلال کی نظیریں دیں اور مرزا صاحب انکو بزدل بنا کر کسی تنگ کوچہ سے قسطنطنیہ بہگا دیں اور پہر بھی آپ محب حسین ہونیکا دعویٰ کریں ؎

دل میں تو کفر تیرے تجھ پر غضب خدا کا … او داغ سوئے کعبہ پہر مانگنا دعا کا
کم ہوگا داغ سا بھی مکار اب زمانہ … جو بت کا شیفتہ ہو اور نام لے خدا کا

مرزا صاحب آپ کو آپکے یدطولیٰ کی قسم اور تعلیم بیحقانی اور روح القدس کی اور تحریر مسلسل و تقریر بے سود کی قسم بہلا کوئی شخص تو ہم کو مانند حضرت امام حسین علیہ السلام کے مستقل مزاج تکلیف و مصیبت میں صابر و شاکر بہوکا پیاسا اور جسکے تمام رفیق اور نور چشم گلشن نبوت کے پہول اور ہمراہی بیکسانہ ظالموں کے ہاتھ سے ٹکڑے ٹکڑے ہوں اور فقط ہمراہی ہو اور وہی طمطراق قائم ہو۔ اور ہزاروں دشمنوں سے عاجز ہو اور بیعت فاسق کر کے اپنی دین و ایمان کو ہاتھ سے نہ دے۔ اور تن تنہا ہزاروں اشقیا سے مقابلہ کرے اور شہید ہو۔ آدم علیہ السلام سے آج تک۔ تو بتا دیجئے لیکن آپ کیا بتائیں گے آپ تو امام مظلوم کی عدم شہادت اور نامردی کے مدعی ہیں۔ مرد خدا ذرا تو خدا سے ڈرتے ہو تے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا پاس عزت لیا ہوتا اپنی زد میں آپ بہی گر پڑے نہ گڑہا دیکھا نہ خندق نہ نیچا دیکھا نہ اونچا نہ کانٹا دیکھا نہ پتھر۔ آنکھیں بیچ دہر ظلم سے گر ہی پڑے اللہ تعالیٰ آپ کو کانٹوں اور پتھروں سے بچاوے اور توبہ کی توفیق دے۔ حضرت من: دوسروں کی بدشگونی کے واسطے اپنی ناک کاٹ ڈالنا درجہ کی نادانی ہے۔ لیکن کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ بہول چوک سے تو انبیا علیہم السلام بہی نہیں بچے ؎

گرتے ہیں شاہسوار ہی میدان جنگ میں … وہ طفل کیا گریگا جو گھٹنوں کے بل چلے

ذرا ادہر دیکھئے ہم آپ کی رافضیت اور خارجیت آپکی تحریر سے ثابت کرتے ہیں[*]

[*] مولوی صاحب! کیا آپکو یقین ہے کہ جو شخص حضرت انس کو چشم دید حالات بیان کرتے ہیں۔ میں باور ہی نہیں مانتا۔ وہ نواب مرحوم کی کیا سنیگا۔ (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

اگر آپ منصف مزاج ہیں تو تسلیم کرینگے لیکن یہ آپکی عادت شریف کو [illegible]
کی ایک مانگ آپکا شعار ہو سے
ہمارا کلام سمجھانا ہے یا رو … اب تک جا ہو تم [illegible]

باقیدارد

بقیہ جوابات بجانب علما حنفیہ

[illegible] اپریل کے اہلحدیث میں چند سوال دانا پوری نامہ نگار کے چھپے ہیں۔ سوالات کا مضمون گو فقہ حنفیہ کی کتابوں میں ملتا ہو مگر چونکہ بعض احباب ایسے سوالات کا [illegible] موجب فتنہ وفساد جانتے ہیں اور امرتسر میں تو بہت ہی شور شر ہوا اسلئے ناظرین اہلحدیث مطلع رہیں کہ آئندہ کو اس قسم کے سوالات درج نہ ہونگے گو اخبار اہلحدیث ایک خاص مذاق کا پرچہ ہے جو اسکے نام ہی سے ظاہر ہے اسلئے ایسے سوالات کا درج ہونا خصوصاً نیک نیتی اور سائل کو جواب لینے کے ارادہ سے کچھ معیوب نہیں مگر بحکم حدیث شریف [illegible] آئندہ کو ایسے مضامین سے احتیاط ہوگی ہاں حسب وعدہ جوابات درج کئے جاتے ہیں جو سابقہ پرچہ کا بقیہ ہے۔

(اڈیٹر)

۴۔ قولہ۔ فقہ کی معتبر کتاب ہدایہ جلد اول مجتبائی مصطفائی کے صفحہ ۴۹۶ میں لکھا ہے کہ جو شخص اپنی محرمات ابدی مثل ماں اور بہن اور بیٹی وغیرہ چودہ محرمات ابدی سے جا کر نکاح کرے اور ان سے صحبت کرے تو امام اعظم کے نزدیک اسپر حد نہیں آتی۔

اقول۔ کیوں جھوٹ بولتے ہو کچھ تو خدا کا خوف کرو۔ کہاں ایسا لکھا ہے کہ جو شخص ماں اور بہن اور بیٹی وغیرہ محرمات ابدی سے جا کر نکاح کرے بلکہ وہاں تو صرف اتنا ہی لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت ایسی سے نکاح کر کے وطی کر بیٹھے جس سے اسکا نکاح حلال نہ تھا تو ایسے شخص کا امام اعظم کے نزدیک حکم یہ ہے کہ حد نہ ماری جاوے۔ لیکن تعزیر دیجاوے اگر اسکو اس بات کا علم تھا کہ میرا اس سے نکاح جایز نہیں اور صاحبین و امام شافعی کہتے ہیں کہ اگر وہ جانتا تھا تو اسکو حد ماری جاوے چنانچہ عبارت بعینہ یہ ہے ومن تزوج امرءۃ لا یحل لہ نکاحہا فوطیہا لا یجب علیہ الحد عند ابی حنیفۃ [illegible] عقوبۃ اذا کان علم بذلک وقال ابو یوسف ومحمد والشافعی علیہ الحد [illegible] عالما بذلک انتہی دیکھو اس عبارت میں کہاں محرمات ابدیہ مثل ماں بہن بیٹی کا ذکر ہے کیا بلکہ کتاب تو بتا ہی ذکر آیا ہے جو آپنے کچھ کا کچھ ظاہر کر دیا ؎

وانچہ بر قرطاس [illegible] ✣ جملہ کیا دی ودغا باشد

آپ کا جو لفظ امرءۃ لا یحل لہ نکاحہا سے جھٹ ماں بہن بیٹی کی طرف خیال جا دوڑا یہ وجہ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ہے مگر آپ تسلی رکھیں کہ مسلمانوں میں ایسا غافل کوئی ہوگا جو ماں بہن اور بیٹی سے نکاح کرنیکی جرأت کر سکے۔ اگر شاذ و نادر کوئی آپ جیسا ہم خیال ایسی جرأت کربھی سکے تو وہاں نکاح کی تیاری ہوئی ہو اور نکاح بغیر دو عاقل بالغ مسلمانوں کی گواہی کے ہو بھی نہیں سکتا۔ پس ظاہر ہے کہ گواہ کیونکر ایسی حرکت کرنیکی اجازت دینگے اور خود گواہ بنکر خسر الدنیا والآخرۃ ہونگے پس یہاں مراد اس عورت سے ہے کہ نکاح سے اسکی حرمت کا حال ہر کس ومہ کو معلوم نہیں مثلاً کسی کی لونڈی سے بغیر اجازت اسکے مولا کے نکاح کر لینا یا کسی غلام کا بغیر اذن اپنے مولی کے کسی عورت سے نکاح کرنا یا سالی سے نکاح بحیات اسکی بہن کے یا کسی عورت ایسی سے نکاح کر بیٹھنا جسکی والدہ سے اس نے زنا کیا ہو یا شہوت سے اسکے ہاتھ لگایا ہو یا اسکی فرج داخل پر شہوت سے نظر کی ہو۔ یا بہن نسبی کی رضاعی بیٹی سے یا رضاعی بیٹی سے علی ہذا القیاس اور بہت سی عورتیں ہیں جن سے نکاح ناجائز ہوتا عوام کیا بلکہ بعض خواص کو بھی معلوم نہیں اور انہیں عورتوں سے نکاح کی یہاں مراد ہے اور ایسی عورتوں سے نکاح کا معاملہ وقوع میں آجانا قریب الفہم ہے نہ وہ جو آپنے بماہ عداوت یا قصور عقل کے سمجھ لیا ہے کیونکہ ایسی صورت کا وقوع میں آنا گو محال عقلی نہیں مگر محال عرفی ہونے میں تو کوئی شبہ نہیں اور امام صاحب کے نزدیک اس لئے حد نہیں کہ نکاح کرنے سے شبہ پڑ گیا ہے اور نکاح کے شبہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے چنانچہ ترمذی وداری میں حضرت عائشہ سے روایت ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرءۃ نکحت بغیر اذن ولیہا فنکاحہا باطل فنکاحہا باطل فنکاحہا باطل فان دخل بہا فلہا المہر بما استحل من فرجہا الی آخر الحدیث یعنی ہر ایک نابالغہ عورت جو نکاح کرے بغیر اذن اپنے ولی کے پس نکاح اسکا باطل ہے باطل ہے باطل ہے پس اگر ایسے خاوند نے اسکو دخول کیا ہو پس واسطے اسکو ہے مہر اس سبب سے کہ اسکو جو فائدہ پہنچا ہے اس نے اسکی فرج سے۔ پس دیکھو حدیث اس بات

ملہ مولانا سابق نمبر ایسی ہم نے تو سمجھا تھا کہ آپ بڑا بہت علوم سے واقف ہونگے مگر آپکی تحریر سے ثابت ہوتا ہو کہ آپ امام ابو حنیفہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو علاوہ مولوی فقیر محمد مصنف رسالہ [illegible] کے مقلد ہیں آپ نے ساری عبارت صفوں کے صفحے بلکل تحریر حرف بحرف رسالہ مذکورہ کی نقل کر کے اپنی طرف نسبت کیا ہو جیسے بحکم [illegible] ایک ناز یبا بلکہ ناجائز فعل ہے مولوی فقیر محمد موصوف نے آپکو اور عوام کو دہوکہ دیا ہے سنئے! ہدایہ کی منقولہ عبارت کا یہی مطلب ہو مگر [illegible] استنباط کی طرف نہیں لیجاتا بلکہ نص صریح دکھاتا ہوں درہ فتاویٰ قاضیخان کتاب الحدود دیکھئے۔ لو تزوج بذات رحم محرم نحو البنت والاخت والام والعمۃ والخالۃ ووطیہا معہا لا حد فی قول ابی حنیفۃ وان قال علمت انہا علی حرام فرما ئیے یہ نام کافی ہیں یا نہیں۔ ہاں ہم یہ تو ہرگز نہ کہیں [illegible]

[illegible]

پر نص بھی ہے کہ جب کسی مرد و عورت میں نکاح کا معاملہ وقوع میں آجائے اور گو اُس نکاح سے نفس الامر میں وہ عورت مرد پر حلال نہو۔ مگر تاہم اگر وہ اُس سے وطی کر بیٹھے تو مرد پر کوئی حد نہیں ورنہ وطی کرنے سے جس طرح حضرت نے مرد کو اُس کے مہر ادا کرنیکا مستوجب قرار دیا ہے اسی طرح اگر وطی سے کوئی وبال بھی اُسپر عائد ہوتا تو ضرور اسکی بھی حضرت ساتھ ہی تصریح فرما دیتے اور نیز شبہ کی نسبت حضرت نے فرمایا ہے کہ شبہ سے حدود ساقط ہو جاتی ہیں۔ گو وہ شبہ برائے نام ہی ہو چنانچہ ابن عباس سے روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادرءوا الحدود بالشبہات اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے ادفعوا الحدود عن عباد اللہ ما وجدتم لہ مدفعا اور ترمذی نے عائشہ سے روایت کی ہے فرمایا رسول اللہ نے ادرءوا الحدود عن المسلمین ما استطعتم اور حضرت علی نے حیلتًا ایک عورت سے فرمایا کہ شاید سوتے ہیں وہ تیرے اوپر آپڑا یا زبردستی کی ہو یا تیرے مولیٰ نے تیرا نکاح کر دیا ہے اور اسکو چھپاتی ہے جیسا کہ فتح القدیر میں ہے لیکن اگر وہ جانتا تھا تو اسکو تعزیر دیجاویگی اور تعزیر تین سوط سے لیکر انتالیس سوط تک قاضی کی رائے پر ہے جیسا گناہ اسکی رائے میں ہو اتنے لگائے اور کبھی گناہ سخت میں تعزیر ساتھ قتل کے بھی دیجاتی ہے۔ جیسا کہ شامی کی جلد ثالث کے صفحہ ۱۷۹ میں اور صاحبین کہتے ہیں کہ اگر وہ جانتا تھا کہ وہ عورت مجھپر حرام ہے تو اسکو حد ماری جاوے اور اکثر علماء کا اسی پر فتویٰ ہے چنانچہ در المختار میں لکھا ہے۔ وقالا ان علم الحرمۃ حد وعلیہ الفتوی اور شامی میں حضرات سے منقول ہے قال: اذا تزوج محرمہ یحد عندھما وعلیہ الفتوی وکذا قال فی الفتح نقلا عن الخلاصۃ ان الفتوی علی قولھما انتہی یہاں سے صاف ثابت ہوا کہ جب عمدًا غیر حلال عورت سے نکاح کرکے اُس سے صحبت کرنے پر اسکو اہل حنفیہ کے نزدیک حد ماری جاویگی تو محرمات ابدی سے ایسی حرکت کرنے پر تو وہ ضرور مستحق حد ہوگا خصوصًا جبکہ صاحبین کہتے ہیں کہ نکاح محرمات پر اگر اسکو حرمت کا علم تھا تو حد واجب ہے اور صاحبین کا ایسا قول خود امام صاحب کا قول ہے جیسا کہ میزان شعرانی کے صفحہ ۴۲ میں لکھا ہے ونقل الشیخ کمال الدین بن الہمام عن اصحاب ابی حنیفۃ کابی یوسف ومحمد وزفر والحسن انہم کانوا یقولون ما قلنا فی مسئلۃ قولا الا وھو روایتنا عن ابی حنیفۃ واقسموا علی ذلک ایمانا مغلظۃ فعلم ان من اخذ بقول واحد من اصحاب ابی حنیفۃ

لہ یہ حدیث مسند امام اعظم کے صفحہ ۱۸۱ میں ہے۔ ۲ یہ حدیث ابن ماجہ کے باب الحدود میں ہے۔ ۳ یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب الحدود کے فصل دوم میں ہے (منہ)

فہو آخذ بقول ابی حنیفۃ انتہی ملخصًا [*] (باقی آئندہ)

مولوی احمد رضا بریلوی مکہ شریف میں

(نامہ نگار ذمہ دار سے)

ہمارے ناظرین ان مولوی صاحب کو جانتے ہونگے جو نہ جانتے ہوں انہیں اتنی خبر تو ہوگی کہ ندوہ کے مقابلہ میں ایک جدوجہد ہوا کرتا ہے جنکا فتویٰ ہے کہ ندوہ میں شریک ہونیوالے کافر ہیں۔ اُس جدوجہد کے بانی مبانی یہی حضرت ہیں آپکے نزدیک مسلمان وہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب جانے وغیرہ بس یہ ہے ان حضرت کا مختصر سا تعارف (اڈیٹر)

بخدمت شریف محی السنۃ وقامع البدعۃ جناب مولانا مولوی ابو الوفا محمد ثناء اللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ملتمس ہوں کہ آپ مہربانی فرماکر اس خبر کو جسے میں اب لکھتا ہوں اپنے پرچہ میں جگہ دیں۔ وہ خبر یہ ہے کہ مولوی عبد الغفور صاحب[1] لکھتے ہیں کہ مکہ معظمہ سے چلتے وقت ایک واقعہ ہوا کہ احمد رضا خان بریلوی نے مفتی کلاں کو جو اب معزول ہیں ملایا اور عبد القادر شیبی کو اپنے ساتھ متفق کرکے شریف مکہ کے یہاں یہ استغاثہ پیش کرایا کہ مولوی خلیل احمد سہارنپوری جنہوں نے رسالہ براہین قاطعہ بجواب رسالہ براہین ساطعہ لکھا ہے اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ہونا یعنی امکان کذب فعلی اور مدینہ جانے کو حرام اور درود پڑھنے کو ناجائز کہتا ہے۔ شریف نے یہ کہکر ٹالدیا کہ جو مسلمان ہوگا اُسکا ہرگز عقیدہ ایسا نہ ہوگا۔ اتفاق سے ملا تعیب مغربی مالکی شریف کے ہاں موجود تھے انہوں نے کہا کہ اگر بیان مستغیث سچ ہے تو قائل کے کلام کا مطلب فلاں فلاں ہو سکتا ہے مولوی خلیل احمد کو ملا تعیب سے نہ دید ہے نہ شنید ہے مگر یہ تائید غیبی ہوگئی۔ اسی اثنا میں ایک خط ہندوستان سے اسوقت بذریعہ شیبی بنام شاہ محمد معصوم صاحب آیا جبکہ شاہ صاحب شیبی کے پاس بیٹھے تھے شیبی نے کہا یہ خط کیسا ہے شاہ صاحب نے کہا کہ اسکا مضمون یہ ہے احمد رضا گیا ہوا ہے۔ اُسکا شیوہ بزرگان دین واکابر اسلام کو برا کہنے اور کافر بنانے کا ہے۔ وہ مولوی رشید احمد مرحوم گنگوہی اور مولوی محمد قاسم صاحب مغفور نانوتوی حتیٰ کہ مولوی اسماعیل شہید اور شاہ ولی اللہ کو کافر کہتا ہے اُس خط کو سنکر شیبی نے شریف کے یہاں پیش کیا اُسمیں یہ بھی لکھا کہ جو شخص رسول اللہ کو مثل باری تعالیٰ کے عالم الغیب عالم الکلیات والجزئیات ما کان وما یکون نہیں کہتا ہے

---

[1] مولوی عبد الغفور صاحب ساکن رمضان پور ہیں وہ حج کرنے کے لئے مکہ معظمہ گئے ہیں وہاں سے بہت واقعات لکھتے ہیں چنانچہ یہ خط انکا موصوف ہو چکا جسمیں یہ واقعات لکھے ہیں

ahmadimuslim.de

اسکو بھی کافر کہتا ہے پس شریف نے احمد رضا کو طلب کرکے کہا کہ تم شاہ ولی اللہ کی تکفیر ثابت کرو۔ وکہا ہے مکہ نظر بند رہو۔ کہیں جانے نہ پاؤگے۔ مولوی خلیل احمد نے اپنا رسالہ مفتی کو دیا اور کہا کہ اسکا ترجمہ کسی شخص معتمد سے کرا کے غور کریں۔ چنانچہ انہوں نے اس کام کے لئے مولوی محمد کوثر علی کو تجویز کیا۔ مولوی خلیل احمد یہاں مدینہ میں موجود ہیں۔ روز چہارشنبہ انکی ملاقات کو گیا۔ وہ ابن ماجہ تین چار طالب علموں کو پڑھا رہے تھے انہوں نے کہا کہ واقعہ صحیح ہے کہ ہم بعد دو تین دن کے قافلہ مکہ سے آچکے ہیں۔ مگر احمد رضا خاں ہنوز نہیں آیا۔ اس زمانہ میں ایک شیوہ ہو گیا ہے کہ جب کوئی اہل حق کہتا ہے۔ تو خواہ مخواہ اسکو ایذا پہنچانے میں ہمارے حنفی بھائی کمر کس تعاقب کرتے ہیں اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ انتہی بلفظہ۔ اسکے بعد مولوی صاحب نے ایک خط مدینہ سے روز جمعہ ۲۶ صفر کو لکھا جسمیں واقعہ مذکور و اسکا متعلق یہ ہے کہ مکہ معظمہ سے آتے ہوئے لوگوں سے جو جدہ سے آگبوٹ پر ہمراہ ہوئے معلوم ہوا کہ شریف مکہ نے احمد رضا خاں سے دوبارہ سمیع ہونے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب طلب کیا۔ انہوں نے دلائل لکھ کر جو دئیے انہیں شریف صاحب کے مجلس میں ملا شعیب مغربی مالکی نے شریف نے تردید پوچھی لانے ۴۰ حدیثیں و چند آیات قرآنی جو انکی شریف کے سامنے پڑھیں۔ حرمین شریفین میں ایسے عقیدہ پر نفرین کرتے ہیں حتی کہ جدہ لوگوں نے جو سنا تو استغفر اللہ پڑھنے لگے بعوض الزام دینے تھے قصور اپنا نکل آیا، مولوی خلیل احمد صاحب سہارنپوری حاجی واپسی کے بعد ایک ہفتہ وہ مدینہ طیبہ میں ٹھہر کر ینبوع میں پہونچ گئے تھے۔ دوسری آگبوٹ میں آتے ہونگے۔ احمد رضا خاں جو اُن کے پھنسانے کو گیا تھا وہ خود ہنوز مکہ معظمہ میں پھنسا ہوا ہے۔

(مولوی) عبدالرحمن از گیلان ضلع مونگیر

اسی مضمون کا ایک اور خط

جناب اڈیٹر صاحب! السلام علیکم۔ عاجز مع الخیر والعافیت ۷ مئی سنہ ۱۹۰۶ء روز یکشنبہ کو سفر حج سے غریبکدہ پہونچا ہے بعض وقائع صادقہ مکہ معظمہ کو درج اخبار کے لئے تحریر کرتا ہوں۔

مولوی احمد رضا خانصاحب نے مفتی کمال مکی سے (جو اب عہدہ افتاء سے معزول ہیں) ربط قائم کرکے بوساطت انکے جناب شریف صاحب کے یہاں اطلاع کی کہ خلیل احمد سہارنپوری جناب باری عز اسمہ کی کذب فعلی کا قائل ہے اور عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ تعالی جھوٹ بولا کرتا ہے؎۔ شریف صاحب نے یہ کہکر ٹالدیا کہ ہمارے دانستہ مسلمان خصوصاً جو حج کرنیکو آیا ہو ہرگز ایسا عقیدہ نہیں رکھتا ہوگا۔ اتفاقاً اس مجلس میں مولانا محمد شعیب صاحب مغربی مالکی جو امام و خطیب حرم محترم ہیں موجود تھے اگرچہ وہ مولوی خلیل احمد کو جانتے بھی نہ تھے مگر بتائید مولویانہ کے شریف صاحب سے کہا کہ اگر بالفرض کوئی قائل بھی ہو تو اسکا مطلب اور انکی غرض کذا وکذا ہوگی۔ الغرض شریف صاحب نے خبر رساں کو تہمت دہندہ معاند و ذب سمجھا اور جھوٹے اتہام کی طرف توجہ نہ کی۔ بیچارے مولوی خلیل احمد کو قبل سے کوئی خبر نہ تھی جب خبر ہوئی تب مفتی کمال کے یہاں جاکر اپنی برات کے لئے اپنا رسالہ براہین قاطعہ پیش کیا۔ چونکہ وہ رسالہ اردو زبان میں تھا مفتی صاحب نے مولوی کوثر علی صاحب سے (جو ان کے نزدیک معتمد اور زبان عربی و اردو کے ماہر تھے) تمامی مضمون رسالہ کو اول تا آخر سنکر و سمجھکر خاموش ہو رہے۔ اور مولویصاحب سے معافی چاہی۔

اور اخیر ذیحجہ میں مولوی خلیل احمد روانہ مدینہ طیبہ ہوئے اور پچیس روز وہاں قیام رکھکر روانہ وطن براہ ینبوع ہو گئے۔

بعد چند روز کے اتفاقاً جناب شاہ محمد معصوم صاحب مجددی حنفی سید عبدالقادر شیبی کے یہاں بیٹھے تھے کہ ایک خط ہندوستان سے بنام شاہ صاحب موصوف بذریعہ شیبی صاحب کے پہونچا۔ شیبی صاحب نے پوچھا کہ یہ کیسا خط ہے۔ شاہ صاحب نے کہا کہ اس میں چند مسائل اعتقادیات کے درج ہیں۔ ازانجملہ یہ ہے کہ احمد رضا خاں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سمیع ہونیکا قائل ہے اور وہ اعتقاد راسخ رکھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دور اور نزدیک سے یکساں سنا کرتے ہیں۔ شیبی صاحب کو اس عقیدہ پر بہت تعجب ہوا اور اس خط کو شریف صاحب کے یہاں پیش کردیا۔

شریف صاحب نے مولانا محمد شعیب سے اس عقیدہ کی تحقیق کی آپنے اس عقیدہ کے بطلان میں چالیس دلیلیں فی البدیہہ زبانی پیش کیں۔ شریف صاحب نے سنتے ہی احمد رضا خاں کو باضابطہ طلب کرکے اولاً اس عقیدہ جدیدہ کی تصدیق کرائی بعدہ اسکی دلیل پوچھی اور اس عقیدہ کی اصل اور اسکا ثبوت طلب کیا۔ جب خانصاحب بروقت دلیل و ثبوت دینے سے مجبور ہوئے تو نظر بند کرکے یہ حکم نافذ کیا کہ تا پیش کرنے دلیل اور دکھلانے ثبوت اپنے عقیدہ کے خانصاحب نظر بند ہیں اور مکہ معظمہ سے باہر جانے نہ پائیں اس عقیدہ جدیدہ کو جب اہل عرب حتی کہ بدو لوگوں نے سنا تو سبھوں نے نفرین کیا اور کر رہے ہیں۔ از آنجا کہ راقم ۱۹ اپریل کو جدہ ہوکر غریبخانہ چلا آیا۔ مابعد کی مجھکو خبر نہیں کہ آیا خانصاحب نے دلائل پیش کیں یا نہ۔ والسلام

راقم زیارت حسین بہاری تازہ وارد از عربستان

؎ اسی اصول پر حضرت میاں صاحب محدث دہلوی مرحوم و مغفور کو ایام حج میں تکلیف پہونچانے کا ارادہ کیا گیا تھا۔ جسمیں آخر کار حضرت ممدوح بحکم كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ اعداء کے شر سے محفوظ رہے تھے۔ (اڈیٹر)

فتوے

سوال ۱۳۲ - ایک شخص کا کسی کمپنی معتبر سے یہ وعدہ ہوا ہے کہ تین برس بیس سال میں بحساب خفیف اقساط ایک ہزار پچاس روپے تمہارے پاس جمع کراؤنگا - کمپنی اس شرط پر لیتی ہے کہ روپیہ جو تم جمع کراتے رہو - یا امانت رکھتے رہو - کمپنی کو اس کے برتنے کی اجازت ہو - اور نیز قریب آٹھ آنہ سالانہ حفاظت کا بھی کمپنی لیگی - مگر میعاد مقررہ کے بعد سب کا سب روپیہ فوراً ادا کر دیگی - امانت رکھنے والا منظور کرتا ہے - کمپنی یہ رعائیت بھی کرتی ہے - کہ اگر خدانخواستہ تم اس عرصہ میں مرگیا اور روپیہ جتنا جمع کرایا تھا - نہ کرا سکا تو بھی کمپنی تمہارے بال بچوں کو پورا روپیہ ادا کر دیگی - یہ معاہدہ از روئے شرع جائز ہے یا نہیں -

بندہ محمد فاضل ہاسپٹل اسسٹنٹ سول ہسپتال سیالکوٹ

جواب نمبر ۱۳۲ - اس قسم کی کمپنیاں جتنی بنتی ہیں اصل غرض انکی مردگان کے ورثا سے سلوک کرنے کی ہوتی ہے یہ نہیں ہوتا کہ کچھ رقم وصول کر کے کچھ بطور سود کے ملائینگے کیونکہ بانیان کمپنی پہلے ہی اس بات کو سوچ لیتے ہیں کہ اپنی گرہ سے کچھ نہ نکلے جہانتک ہو سکے شرکا ہی سے پوری رقم مع سارے اخراجات کے لیجائے نہ کہ تھوڑی لیکر سود دیا جائے اگر وہ ایسے قواعد بنائیں اور پہلے ہی سے سود دینے کی نیت کریں تو کمی کہاں سے پوری کریں - البتہ بعض صورتوں میں کمپنی کو کمی پوری کرنی پڑجاتی ہے سو ایک لازمی امر ہے - اصل بنا و کمپنی اس غرض سے نہیں نہ عقد اس مقصود سے ہے - پس میرے علم ناقص میں ایسی کمپنیوں کی شرکت مباح ہے - اگر علماء کرام اس کو غلط سمجھیں تو با دلیل مطلع فرما دیں -

سوال نمبر ۱۳۳ - ایک شخص نے ایک جانور کو تلوار سے دو ٹکڑے کر دیا ابھی وہ جانور تڑپتا ہے اور جس میں باقی ہے یا جس نے سر جانور کا الگ کیا ہے اور باقی تمام تڑپتا ہے اسکو ذبح کر کے کھایا جاوے - یا نہ؟ (خریدار ۲۳ ملتان شہر)

جواب نمبر ۱۳۳ - قرآن مجید میں ہے الا ما ذکیتم یعنی جس جانور کو درندہ کھا جائے اسکو اگر تم ذبح کر لو تو جائز ہے پس جانور مذکور کو اگر ذبح کیا گیا ہے - تو جائز ہے -

سوال ۱۳۴ - زید اپنی منکوحہ بیوی کے ساتھ رات کو ایک چارپائی پر سویا جب شہوت نے زور دیا - تو اس نے عضو مخصوص کے کچھ حصہ کا دخول کرنے کے بعد پھر نکال لیا اور اپنا آزار بند باندھ کر سو گیا - تو کیا اب اسکو نہانا فرض ہو گیا یا نہ ! صرف صبح کو اٹھکر استنجا وضو کر کے نماز پڑھ لے یا نہائے -

عضو کا انتشار ہو کر فرو ہونے کے بعد اس کے سرے پر کسی قدر رطوبت نمودار ہو کر پاجامہ کو لگ گئی تو کیا اب اسکو دھونا چاہئے یا بغیر دھونے کے نماز ہو سکتی ہے -

سوال ۱۳۵ - زید جمعہ کی نماز کیواسطے نہانیکو تیار ہوا اس نے خیال کیا کہ یوں بھی نہانا ہے چلو طبیعت کو بھی خوش کر لو چنانچہ اس نے اسی وقت عیال خود کے ساتھ جماع کیا - اور پھر نہا کر جمعہ کی نماز کو چلا گیا - کیا یہ جماع اسکا جائز تھا یا منع ہے - (خریدار ۵۲۲)

جواب ۱۳۴ - حدیث شریف میں آیا ہے اذا جلس بین شعبها الاربع ثم جهدها فقد وجب الغسل وان لم ینزل (مسلم) یعنی جب عورت مرد جمع ہو کر خاص کام کرنے لگیں - تو گو انزال پورا نہو یا عضو پورا داخل نہو غسل واجب ہو جاتا ہے - عضو پر جو رطوبت لگی ہو اسکو غسل سے پہلو دھو ڈالے -

جواب ۱۳۵ - جائز بلکہ مستحب ہے ایک حدیث میں جمعہ کی بابت ہے من غسل واغتسل یعنی جو شخص خود نہائے اور دوسرے کو نہلائے اسکو اتنا ثواب ہے " اسکے کئی ایک مطلب علماء نے لکھے ہیں ایک ان میں سے یہ ہے کہ دوسرے کو نہلانے کے معنے یہ ہیں کہ جمعہ کے روز بیوی سے ملاپ کرے تو خود بھی نہائے اور اسکو بھی نہلائے پس یہ کام زید کا جائز ہے -

سوال ۱۳۶ - روز جمعہ کے قبل الجمعہ پڑھنے کے پہلے الصلاۃ قبل الجمعہ سنت رسول اللہ باواز بلند پکار کے صلاۃ دیتے ہیں وہ کیسا ہے اہلحدیث سے اور حنفی مذہب سے خلاصہ کرنا -

سوال ۱۳۷ - اگر یہ ایک بکرا بت کے نام سے کنڈوری کرنیکو خرید ا اور دو تین ماہ تک اس بت کے نام سے پکارا گیا - اب وقت ذبح اگر ایک مسلمان متقی اسکو ساتھ بسم اللہ اکبر کہکر ذبح کرے تو وہ اہلحدیث کے مذہب میں حلال ہے یا نہیں اور حنفی مذہب کیا ہے اطلاع کرنا -

سوال ۱۳۸ - احتیاط الظہر بعد الجمعہ چار رکعت پڑھنا درست ہے یا نہیں اس نماز کو حنفی نہیں پڑھتے اور بعض اہلحدیث پڑھتے ہیں اور بعض نہیں پڑھتے - جلد بجلد خلاصہ کرنا - (محمد عزیز الدین ولد نجم الدین قاضی ازمیل گاؤں ضلع خاندیس)

جواب ۱۳۶ - یہ بدعت ہے کسی حدیث نبوی میں اور آثار صحابہ میں کہیں ثابت نہیں ہوتا -

جواب ۱۳۷ - اس مسئلہ میں اختلاف ہے خاکسار کی ناقص تحقیق میں حرام ہے قرآن شریف میں ہے - ما اهل به لغير الله جس چیز کو غیر اللہ کے نام پر بطور تقرب پکارا جائے یا مقرر کیا جائے - اس آیت میں اس چیز کو حرام فرمایا ہے نہ فقط ما

الاسلام اور ... لاء ... یعنی سیاست ... محمدیہ قوانین ... انگریزیہ کا ... مقابلہ مسیحہ ... قدیم پاکیزہ ... ذخیرہ میں ... انگریزی اور ... اسلامی قوانین ... کا مقابلہ کر کے ... بدلائل واضح ... ثابت کیا گیا ... کا اسلامی قانون ... ہی موجب ... و فلاح دارین ...
قیمت
عمر
مینیجر
اہلحدیث
امرتسر

ahmadimuslim.de

مرجو ذبح ہونے تک اسی وصف سے موصوف رہی یہ مسئلہ بالخصوص تو اہلحدیث اور حنفیوں میں مختلف فیہ نہیں ہے البتہ رجالم کی تحقیق اور رائے الگ ہو۔

جواب نمبر ۱۳۸ - احتیاط النظر کا پڑھنا بدعت ہے کسی آیت حدیث میں نہیں آیا فقہ کی معتبر کتاب درمختار میں بھی اس سے منع کیا ہے - یہ آپ نے غلط لکھا کہ حنفی نہیں پڑھتے اہلحدیث پڑھتے ہیں - بلکہ اسکے برعکس ہے کہ بعض حنفی پڑھتے ہیں اور اہلحدیث کوئی نہیں پڑھتا۔

سوال نمبر ۱۳۹ - اگر طرہ سے کسی قصور کی وجہ سے اسکا بزرگ ناراض ہو گیا ہو اور خورد معافی طلب کرے اور رضا کا واسطہ بھی ڈالے لیکن بزرگ معاف نہ کرے تو اس بارہ میں خدا اور رسول کا کیا حکم ہے - (خریدار ۳۶۶)

جواب نمبر ۱۳۹ - قرآن شریف میں ہے وان تعفوا اقرب للتقویٰ (پ ۲ ع ۱۵) معاف کرنا پرہیزگاری کے بہت قریب ہے۔ درعفو لذتیست کہ در انتقام نیست

سوال ۱۴۰ - زید نے اپنی عورت کو طلاق دی - اس کے بعد عدت میں رجوع کیا - پھر آٹھ نو ماہ کے بعد طلاق دی - اور عدت کے اندر رجوع کیا - پھر دو سال کے بعد طلاق دی - اب وہ اس اپنی عورت سے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں ؟

حافظ خدا بخش از بٹالہ

جواب ۱۴۰ - چونکہ تین طلاقیں اپنے اپنے وقت پر ہو چکی ہیں اسلئے تو اب رجوع نہیں ہو سکتا - لاتحل له حتى تنكح زوجا غيره جبتک دوسرا خاوند سے نکاح کرکے باقاعدہ طلاق لیکر عدت گذار کر نکاح نکرے جائز نہیں -

سوال ۱۴۱ - نکاح کے بعد شادی کے کھانے کو تقویۃ الایمان میں بیہودہ لکھا ہے اور قرض لیکر مکان باغ وغیرہ گروی رکھکر یا بیچکر کھانے کو حرام لکھا ہے - ہمارے یہاں لوگ ایسے ہی قرض لیکر یا مکان وغیرہ گروی رکھکر شادی کے بعد کھانا پکایا کرتے ہیں کوئی بخوشی قرض لے کر کرتا ہے لیکن کرتا ہے شادی کے بعد ایک شخص ان کھانوں سے انکار کرتا ہے لوگ اسپر طعن کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو کھانا نہیں کھاتا تو مت کھا لیکن ہمارے ساتھ کھانے میں شریک رہ یعنی ہمارے ساتھ فقط بیٹھ تو کیا ان کے ساتھ بیٹھنے میں کچھ برائی ہے یا نہیں -

سوال ۱۴۲ - نکاح میں دولہ کو پانچ کلمے پڑھانا اور دعا قنوت اللهم انا نستعينك ونستغفرك پڑھانا سنت ہے یا بدعت -

سوال ۱۴۳ - ایک شخص کہتا ہے کہ فرض اور نفلوں کے بعد دعا میں پہلے یا پیچھے درود نہ پڑھنے سے وہ دعا مردود ہے اور دلیل اسکی یہ حدیثیں ہیں جو کہ مشکوٰۃ کے باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہیں کیا ان حدیثوں سے دعا کا مردود ہونا ثابت ہوتا ہے اور فرضوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے یا نہیں -

سوال ۱۴۴ - ایک شخص اپنی بیوی کو سسرال سے اپنے مکان کو لیجاتا تھا - نصف راستے میں رات کو مقام ہوا - خاوند رات کو اس عورت کو وہیں چھوڑ کر اپنے مکان کو چلا گیا وہ عورت صبح کو اپنے والدین کے مکان کو چلی گئی - عورت کے والدین نے اسکو نامرد خیال کرکے کچھ دنوں بعد اس شخص نے طلاق لیکر دوسرے شخص سے نکاح کر دیا - عدت گذرنے کے پہلے کیا یہ نکاح صحیح ہے اور عدت کا گذرنا ضروری نہیں - ان سوالوں کے جواب ساتھ دلیل کے ہوں - (خریدار ۳۶۰)

جواب نمبر ۱۴۱ - بری رسوم میں بیٹھنا الا بھی خواہ خود شریک نہو تو بھی گناہ ہے خدا فرماتا ہے لا تركنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار یعنی ظالموں کی طرف میلان اور زیل بکرو ورنہ تمکو بھی عذاب پہنچیگا - جتنے درجے کوئی مخالفت شریعت کی کرتا ہے اسی قدر ظالم ہوتا ہے پس ایسے لوگوں کے ساتھ جو شادی میں خلاف سنت دعوتیں کرکے رسوم قبیحہ کے بانی یا مروج ہوتے ہیں اس کام یا مجلس میں شریک ہونا جائز نہیں -

جواب نمبر ۱۴۲ - یہ بھی ایک قابل ترک رسم ہے شریعت کا تو حکم نہیں - ملانوں کی ایجاد ہے -

جواب ۱۴۳ - بغیر درود کے دعا کا معلق ہونا تو آیا ہے اگر مردود کے لفظ سے یہی مراد ہو تو ٹھیک ہے اور اگر کوئی اور مراد ہے تو نہیں - بعد فرضوں کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کی ایک دو ضعیف حدیثیں آئی ہیں حضرت میاں صاحب دہلوی رحمہ اللہ کا ایک فتویٰ ہے جو میزان الاعتدال کے ساتھ ملحق ہے -

جواب ۱۴۴ - نکاح عدت کے پورا ہونے سے پہلے صحیح نہیں - خدا فرماتا ہے لا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب اجله یعنی جبتک عدت پوری نہ ہو نکاح کا قصد بھی نہ کرو -

سوال نمبر ۱۴۵ - جناب مولانا مصافحہ ایک ہاتھ سے سنت ہے یا دونوں ہاتھوں سے جس طرح سنت ہو اسکی دلیل تحریر فرمائیے - اگر دونوں طرح سے سنت ہے - تو دونوں دلیلیں تحریر ہوں -

جواب نمبر ۱۴۵ - ایک ہاتھ سے سنت ہے دو سے بھی جائز ہے صحیح بخاری میں حدیث ہے - صحابی کہتے ہیں کہ آنحضرت کا ایک ہاتھ میرے دو ہاتھوں میں تھا -

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

پورنیہ میں ژالہ باری ہے یا قہر باری - کل شام کو جبکہ دھیمی دھیمی رفتار سے سرد ہوا کے خوشگوار جھونکے پژمردہ دلوں کو تازگی بخشتے تھے - اور دن بھر کی شدت گرمی سے تھکے ماندے مزدوروں کو ابر رحمت کی آمد آمد کے خوشگوار نظارے وصال یار کی خوشی سے زیادہ مسرور کر رہے تھے - تو فلک کج رفتار کو یکایک انکی خوشنودی پر حسد ہوا اور ان پژمردہ دلوں کی تازگی اسے ناگوار گذری - یعنی دفعۃً وہ ٹھنڈی ٹھنڈی مرطوب ہوا سخت آندھی بنکر اس زور سے چلی کہ اس نے تمام راحت و آرام کو خوف و ہراس سے بدل دیا - اور یہی معلوم ہوتا کہ عنقریب یہ آندھی تمام مکانات کو صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹا دیگی - علاوہ ازیں بجلی کی چمک اور بادل کی گرج کا یہ زور تھا کہ انسان تو کیا شیر بھی جنگلوں میں اس کی ہیبت سے کانپ رہے تھے - اسپر بھی اکتفا نہوئی بلکہ اس غضب کی ژالہ باری شروع ہوئی کہ جسکو دیکھکر ہر فرد بشر الامان والحفیظ پکارتا تھا - اور بڑے بڑے سن رسیدہ کہتے ہیں کہ انہوں نے آجتک کبھی اتنا اتنا بڑا اولہ پڑتے نہیں دیکھا - یعنی ہر ایک اولہ ڈیڑھ ڈیڑھ سیر دو دو سیر کے قریب وزن میں اور کرکٹ بال (گیند) سے دگنا چوگنا حجم میں تھا اور اس زور سے پڑتا تھا کہ مکانات کے کھپریل چور چور ہو گئے -

قریباً بیس منٹ تک یہ عالم محشر برپا رہا - جس سے صدہا درخت جڑ سے اکھڑ گئے اور ہزارہا پرندے اپنے آشیانے چھوڑ کر جنگلوں اور راستوں میں خواب عدم کی گہری اور میٹھی نیند سو گئے - الغرض طوفان کیا تھا - ہم گنہگاروں کی تنبیہ کیواسطے یہ دکھا عالمین کی قدرت کاملہ کا ایک کرشمہ تھا - مگر وائے برحال ما کہ ہم اسپر بھی نصیحت نہیں پکڑتے اور بدستور دنیا وی لہو و لعب میں مصروف ہیں -

خاکسار غلام محمد امرتسری از پورنیہ - ۴ مئی سنہ ۱۹۱۲ء

مرزا صاحب قادیانی کو الہام ہوا لولاک لما خلقت الافلاک (تو نہ ہوتا تو خدا آسمان پیدا نہ کرتا) واہ کیا کہنے ہیں -

ترکوں اور انگریزوں میں مصر کی وجہ سے کشیدگی بڑھتی جاتی ہے مسلمانان ہند کو چاہیئے کہ فوراً اپنے بادشاہ کی خدمت میں عرضداشت بھیجیں کہ ترکوں اور انگریزوں کی لڑائی میں مسلمان سخت شکستہ خاطر ہونگے - اور خدا سے بھی دعا کریں کہ وہ جو ہمارے لئے بہتر ہو -

امرتسر میں طاعون کا زور ہے گو روبتنزل ہے -

کلکتہ میں ایک لاکھ ۵۰ ہزار کے جعلی نوٹ تین شخص بنگال بینک میں فروخت کرتے پکڑے گئے اور سیشن سپرد ہیں -

ترکی محکمہ فوج میں جس قدر کاریگر کام کرتے تھے انکی بڑی تعداد حال میں حجاز ریلوے لائن پر کام کرنے کے لئے بھیجدی گئی ہے مقصود یہ ہے کہ کسی طرح یہ لائن اس سال کے اختتام پر مدینہ منورہ تک تیار ہو جاوے - لوہار معمار اور بڑھئی وغیرہ کاریگروں کی بھاری جماعت بھی بھیجی گئی ہے -

۱۲ اپریل کو ایرانی سفیر نے باب عالی کو ایک سخت لہجہ کی یادداشت بھیجی جس میں تصفیہ سرحد کے متعلق بہت جلد رضامندانہ والا فیصلہ کرنے پر زور دیا ہے - باب عالی کے پاس سرحدی افسروں کے جو تار آتے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ممالک ایران میں ترکی افواج کے طویل قیام نے خلیج فارس کے کئی قبیلوں میں بغاوت اور سرکشی کے آثار عیاں کر دئے ہیں -

اخبار رماتان لکھتا ہے کہ شمالی ایران میں مدت سے دبی ہوئی آتش فساد اب یکایک شعلہ زن ہو گئی ہے جسکے اسباب مذہبی تعصب اور قحط کی سختی کہے جاسکتے ہیں - شہر مشہد میں بیس یورپین قتل کر دئے گئے - جو نگمان غالب یہی عیسائی تھے اور ممکن ہے کہ اس ہنگامے کی وجہ سے روسی حکومت کو سرحدوں پر اپنی فوج بڑھانے کی ضرورت لاحق ہو ورنہ قیام امن کی کوئی صورت نہیں بن پڑیگی -

امیر صاحب افغانستان کی بابت یہ افواہ ہے کہ وہ آئندہ موسم سرما میں ہندوستان کی سیر کے لئے تشریف لائیں گے - انکی خاطر و مدارات کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا نے پانچ لاکھ روپئے کی رقم منظور کی -

آنریبل ملک عمر حیات خاں نے اسلامیہ کالج لاہور میں ایک بڑے کمرے کو ۲۰ ہزار روپے کے صرف سے تعمیر کرادینے کا اقرار کیا - ایسے دو کمرے آٹھ آٹھ ہزار روپے کے صرف سے آنریبل نواب فتح علی خاں قزلباش نے بنوا دینے کا وعدہ کیا ہے - اب چار بڑے بڑے کمروں میں سے صرف ایک کمرہ بنوانے کیلئے کسی اور اولوالعزم کی ضرورت ہے -

سررشتہ ڈاک کے مسلمان ملازمین دو ہزار روپے کے صرف سے اسلامیہ کالج لاہور میں ایک کمرہ بنوانے کے لئے چندہ جمع کر رہے ہیں - جو شخص پچاس روپے سے زیادہ چندہ دیگا - اسکا نام کمرہ کی دیوار پر کندہ کیا جائیگا -

مصر اور شام کی سرحد پر ترکی گورنمنٹ نے ایک لاکھ ایکڑ مصری زمین پر قبضہ کر لیا ہے -

دلیل القرآن بجواب اہل القرآن مولوی ... حافظ ... اہل قرآن کے رسالہ ... کا کامل جواب ... قیمت ... اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

قابل دید کتب

الہامی کتاب جس میں وید اور قرآن کو الہام بتانیوالے مسلمان و آریہ عالموں کی مفصل بحث ہے۔ تمام مباحث کا فیصلہ ہو کر قرآن مجید کا الہامی ہونیکا کامل ثبوت دیا ہے۔

حق پرکاش جس میں آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر جو اعتراضات کئے ہیں سب کا نہ صرف مفصل اور مکمل جواب دیکر اسے [illegible] ثابت کیا ہے قیمت (۱۰/)

آیات متشابہات اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق

تعلیمات ... واضح طور پر بتلائے گئے ہیں (۲/)

ترک اسلام بابو عبد الغفور (دھرم پال) کے رسالہ ترک اسلام کا مکمل اور مفصل جواب ... نبوت محمدیہ کا ثبوت اور الہیت قرآن مجید کے دلائل قیمت (۶/)

النحو ... صرف نحو عربی کو ایسی آسانی سے لکھا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد کے مطالب سمجھ سکتا ہے اور کامیاب ہو سکتا ہے ... نے پسند فرمایا ہے قیمت (۸/)

اسلامی تاریخ جس میں آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات ... حکایات بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت (۱۰/)

خصائل النبی جو شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزانہ حالات مبارکہ معلوم ہوں بچوں کے لئے مفید ہے ...... قیمت ...... (۱۰/)

تغلیب الاسلام جو بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (نو آریہ دھرم پال) ہے

جلد اول قیمت ... ... (۱۲/)

" دوم " ... ... (۶/)

" سوئم " ... ... (۵/)

مناظرہ نگینہ جو مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۱۵ء میں بمقام نگینہ ہوا تھا۔ نہایت عمدہ قابل دید ہے قیمت ۸/

مینیجر اہلحدیث امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کا مال ... اور حکم کی تعمیل بلا تاخیر ... اسی وقت بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لونگی سادہ ... فی عدد	کارڈ سادہ ... ایک
" زرین ...	" زرین ...
پٹی دیسی اونی ... فی جوڑہ	پٹی ... فی جوڑہ
" پشمینہ ...	" ...
کمبل دیسی ... فی عدد	کمبل فوجی ... فی عدد
لوئی سفید ...	چادر پشمینہ ...
جراب دستانہ اونی ... فی جوڑہ	بنیان ...
" سوتی ... فی درجن	" سوتی ...
فوجی زرین خاکی ...	پٹی ...
عمامہ ...	...
ازاربند سوتی ... فی عدد	رومال سوتی ... فی درجن
" ریشمی ...	" ...
تھیلی گردن ...	رومال ریشمی ... فی عدد
جوتہ سادہ ...	جوتی ...
" زرین ...	دری ...
تکیاں اور ...	دری فرشی نمائش ... تیار ہو سکتی ہے
...	باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ ازیں ہر قسم کا مال فوجی اسباب تکیاں کمربند ... زرین ... وغیرہ ... دیگر سوداگروں سے ... ارزاں ملیگا ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگا کر ملاحظہ فرمائیں پھر خود دیکھو کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی

نوٹ

... کو خاص رعایت کے ساتھ مال بھیجا جاتا ہے عام خریداروں کو بذریعہ وی پی ... نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جاویگا اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ

مطبع اہلحدیث امرتسر میں مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) کے حسب الارشاد چھپکر شائع ہوا۔

ahmadimuslim.de

فتویٰ

سوال ۱۴۶ - بھیڑیا بکری کی چیتا یا شیر ایک رگ یا دو رگ کاٹ جاوے بسبب درد کچھ قدرے ہوش ہووے - اسکو ذبح کرنے میں کیا حکم ہے - اور اگر اسکا گوشت کھانا جائز ہے تو قرآن اور حدیث سے مطلع فرما دیں -

سوال ۱۴۷ - اگر کسی خشک چھپڑی میں سوئر کا خون ایک قطرہ یا زیادہ پڑ جاوے اور پھر بارش سے وہ چھپڑی پر ہو جاوے - تو اس کے پانی کے استعمال کا کیا حکم ہے -

جلال الدین گوجر از سروٹ علاقہ جسوٹہ ڈاکخانہ ریاسی ریاست جموں

جواب نمبر ۱۴۶ - اسکا جواب نمبر ۱۳۳ میں ہو چکا ہے - کہ ذبح کر سکیں تو جائز ہے -

جواب نمبر ۱۴۷ - کوئی حرج نہیں - ایک تو خشک ہے - دوم چھپڑی میں پانی بہت کثیر ہے اسلئے پاک ہے -

سوال نمبر ۱۴۸ - زید عمرو کا چچا زاد بھائی ہے - زید کی زوجہ عمرو کے دوسرے چچا کی بیٹی ہے - کیا زید کی لڑکی جو رشتہ میں عمرو کی ممنوعی بھتیجی اور بھانجی ہے شرعاً عمرو سے منسوب ہو سکتی ہے -

سوال نمبر ۱۴۹ - حقہ پینے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں اور حقہ پینا شرعاً کیسا ہے -

سوال نمبر ۱۵۰ - محفل میلاد یا محرم کی محفل میں صرف محفل کا حال دریافت کرنے کے لئے شریک ہونا کیسا ہے -

سوال نمبر ۱۵۱ - وتر کسطرح پڑھنے چاہئے کیا سبب ہے کہ اہلحدیث وتر علیحدہ طرز سے پڑھتے ہیں اور حنفی جدا - (راقم شیخ عبد الرحمن از جالندھر)

جواب نمبر ۱۴۸ - ہو سکتی ہے جب اسکی ماں سے (جو زید کی چچا زاد بہن ہے) زید کا نکاح ہو سکتا ہے تو اس سے کیوں نہ ہوگا -

جواب نمبر ۱۴۹ - حقہ پینا برا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکر اور مفتر دونوں سے منع فرمایا تنبا کو مسکر نہیں مفتر تو ضرور ہے مگر وضو نہیں ٹوٹتا - مفتر اسے کہیں جو نہ عادت والے کے دماغ کو چکرا دے - یہ تنباکو میں ہے

جواب نمبر ۱۵۰ - حدیث شریف میں آیا ہے انما الاعمال بالنیات اعمال کا بدلہ نیتوں پر ہے - پس جس نیت سے جائیگا ویسا بدلہ پائیگا -

جواب نمبر ۱۵۱ - وتروں کی بابت روایات متعددہ آئی ہیں کسی نے کسی روایت پر عمل کیا ہے کسی نے کسی پر اہلحدیث اور حنفیہ میں وتروں کی بابت تعداد رکعات کا اختلاف ہے یعنی اہلحدیث کہتے ہیں ایک رکعت بھی جائز ہے چنانچہ صحیح مسلم کی زیر روائیت ہے - امام احمد کہتے ہیں ایک رکعت والی روایت سب سے زیادہ قوی ہے تین بھی جائز ہیں پانچ بھی درست ہیں - سات بھی - نو بھی - گیارہ رکعتیں بھی وتر ہو سکتی ہیں - حنفیہ کے نزدیک وتر صرف تین رکعتیں ہیں کم و بیش نہیں - مگر احادیث میں آتی ہیں -

سوال نمبر ۱۵۲ - وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ الآیۃ تابوت سے کیا مراد ہے اکثر مفسرین مثلاً معالم التنزیل موضح القرآن وغیرہ نے تابوت سے مراد صندوق لی ہے جسمیں تبرکات اور تصاویر پیغمبران مثلاً موسے و ہارون و دیگر پیغمبران علیہم السلام کی تہیں - اب ہمارا مدعا یہ ہے کہ مفسرین علیہم الرحمۃ نے تصویریں کہاں سے مراد لیں - اگر درحقیقت تصویریں تہیں تو مسئلہ توحید تو سب پیغمبروں پر یکساں تہا - فرق تو صرف عبادات میں تہا - تصویر کا رکھنا کیوں عبادت اور نزول رحمت میں دخل تہا - اور اس تابوت کو کیوں اس زمانہ میں پیغمبر اور بادشاہ اعدا کے مقابلہ کی فتح یابی کے لئے پیش رکھتے تہے - اور بنی اسرائیل ان مقدس تصویروں کے گم جانے سے تکلیف میں پڑے تہے براہ نوازش جواب واضح دیں اور قرآن و حدیث سے ہو - (بندہ غلام حیدر سوداگر چرم از احمد پور)

جواب ۱۵۲ - معالم التنزیل میں تصویروں کا ذکر نہیں - آپ غور سے دیکھیں میں صرف بَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ ہے یعنی اس صندوق میں وہ چیزیں تہیں جو حضرت موسیٰ اور ہارون کی قوم نے یا خود انہوں نے چھوڑی تہیں - اسی کی تفسیر میں صاحب معالم نے لکہا ہے کان فیہ لوحان من التوراۃ وکان فیہ عصا موسیٰ ونعلاہ وعمامۃ ہارون وعصاہ وقفیز من المن یعنی اس صندوق میں تورات کی دو لوحیں اور حضرت موسیٰ کا عصا اور دو جوتیاں اور حضرت ہارون کا عمامہ اور عصا اور من میں سے کچھ تہا - پس قصہ ہی ختم ہے ہاں اگر کوئی مفسر تصویر کا ذکر بھی کرے تو اس کا ثبوت دیکھنا چاہئے کیونکہ وہ خود تو اس واقعہ کے چشم دید حالات بتلاتا ہی نہیں - کہیں سے ثبوت دے تو اس ثبوت کو دیکھو کیسا ہے اگر اس ثبوت کی انتہا قرآن و حدیث صحیح پر ہو پہنچے تو مان لو نہیں تو ضرور نہیں - یہی عام فیصلے کی صورت ہے -

آنچہ نہ قال ست ونہ قال الرسول ✦ فضل بود فضل مخوان اے فضول

سوال ۱۵۳ - ذوی القربیٰ کون لوگ کہلاتے ہیں باپ کیطرف سے کون ہوتے ہیں اور ماں کی طرف سے کون ہوتے ہیں اور کہاں تک ذوی القربیٰ کہلائینگے یعنی باپ کے کون سے رشتہ تک اور ماں کے کہاں تک اس مسئلہ کو اچھی طرح

ahmadimuslim.de

اردو زبان میں تشریح کے ساتھ تحریر فرما دیں۔

سوال نمبر ۱۵۴۔ ایک شخص نے قبل از فصل کے زراعت کنندہ سے گندم خریدا اب بازار میں دس سیر فی روپیہ فروخت ہو رہی ہے اور جو فصل پر بیس سیر کے حساب سے اس زراعت کنندہ سے لیا تو جائز ہے یا کیا۔

سوال ۱۵۵۔ اذان شریف کہتے وقت کان میں انگلیاں رکھکر کہتے ہیں اسکا کیا سبب ہے اگر کان میں انگلیاں نہ رکھکر کیا جائے تو درست ہے یا نہیں۔

سوال ۱۵۶۔ ایک زراعت کنندہ کو جو قبل از ... کے ایک من گندم دیا اور بوقت فصل کے دو من لیا تو درست ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۱۵۷۔ نماز جمعہ میں خطیب منبر پر چڑھکر خطبہ پڑھنا شروع کرے اسوقت خواہ اوّل خطبہ ہو خواہ ثانی خطبہ ہو۔ نماز سنت و نوافل پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۱۵۸۔ صاحب نصاب شخص کتنے مال ہونے پر کیا دیگا۔

سوال نمبر ۱۵۹۔ اور قربانی ایک شخص اپنے مکان دینا یا فطرہ کے جیسا آدمی کیطرف سے دینا یہ کونسا درست ہے۔

سوال نمبر ۱۶۰۔ قربانی کا گوشت و فطرہ کا اجناس سیدوں کو دینا درست ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۱۶۱۔ لباس کچھ رنگ پر نماز درست ہے یا نہیں اگر ... سر پر ہو تو نماز جائز ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۱۶۲۔ بچوں کو بعد عمر چار سال و چار مہینے کے بسم اللہ خود ہی پڑھا کر طعام پختہ کر کے لوگوں کو کھلایا جاتا ہے یہ مسئلہ حدیث سے درست ہے یا مروجی بات ہے؟

سوال نمبر ۱۶۳۔ نماز جمعہ جامع مسجد میں پڑھا جائے اور دوسری مساجد میں پڑھنا افضل ہے یا پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ (راقم فقیر محمد شاہ والا ڈاکخانہ مومن آباد ضلع ...)

جواب نمبر ۱۵۳۔ حدیث شریف میں آتا آیا ہے کہ اپنے رشتہ میں سے اتنے لوگوں کو ضرور جان رکھا کرو جتنے سلوک کر سکو۔ تفسیر ابن جریر میں آتا ہے وہم ذوو قرابة احد نامن قبیل ابیہ او امہ ممن قربت منہ برحمہ من احد الطرفین احسانا بصلة رحمہ۔ تفسیر فتح البیان میں ہے صاحب القرابة ہو من یصح اطلاق اسم القربی علیہ وان کان بعیدا یعنی جن تعلقات پر قرابت کا لفظ بولا جاسکے پس ذوالقربی ہے کسی آیت یا حدیث میں ذوالقربی کی حد نہیں آئی معلوم ہوتا ہے کہ اس بیان کو عرف عام میں چھوڑ گیا ہے یعنی جن تعلقات کو عرف عام میں رشتہ کہتے ہیں وہی ذوالقربی ہے ... [illegible]

جواب ۱۵۴۔ اگر قبل از فصل بھاؤ مقرر کیا گیا ہے۔ خواہ موسم کے بھاؤ سے زیادہ ہو یا کم جائز ہے۔

جواب ۱۵۵۔ انگلیاں رکھنے سے آواز اونچی نکلتی ہے اگر کان میں انگلیاں نہ رکھیگا تو خلاف سنت ہوگا۔

جواب ۱۵۶۔ ناجائز ہے۔ غلہ کی بیع برابر برابر ہونی چاہیے۔

جواب ۱۵۷۔ جو شخص مسجد میں آئے اور خطبہ ہوتا ہو۔ اسے دو رکعت بنیت تحیة المسجد پڑھنی جائز ہیں۔ حدیث شریف میں ہے اذا جاء احدکم والامام یخطب فلیرکع رکعتین خفیفتین یعنی جب کوئی آدمی آوے اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو دو رکعتیں خفیف سی پڑھ لیا کرے اس سے زیادہ نہیں اور ... پڑھکر بیٹھا ہوا کچھ نہ پڑھے بلکہ خاموش ہو کر خطبہ سنے۔

جواب نمبر ۱۵۸۔ وہ سو درم نقرہ ہیں جو آجکل کے حساب سے قریبا پچاس پچپن روپیہ ہوتے ہیں۔ جو حاجات ضروریہ سے بچتے ہوں۔

جواب نمبر ۱۵۹۔ یہ سوال سمجھا نہیں گیا۔

جواب نمبر ۱۶۰۔ قربانی کا گوشت تو ... [illegible] ... ہے اسکو [illegible] دینا جائز ہے ... اور صدقہ [illegible]

جواب نمبر ۱۶۱۔ کچا رنگ منع نہیں البتہ زعفرانی رنگ منع ہے۔

جواب نمبر ۱۶۲۔ مذہبی طریقہ تو نہیں ہے اسلئے اگر کوئی شخص ثواب کی نیت سے کریگا تو بدعت ہوگی اور اگر عرفی لحاظ سے کرے تو خیر۔

جواب ۱۶۳۔ نماز جمعہ جامع مسجد میں افضل ہے باقی مساجد میں بھی جائز ہے کوئی آیت یا صحیح حدیث صریح منع پر نہیں آئی۔

سوال نمبر ۱۶۴۔ بیت

تیرھویں چن ستھویں سورج گرہن ہوسی اسی سالے۔ اندر ماہ رمضانے لکھیا بعض روایت والے یہ میرے استاد لکھوی نے احوال الآخرة میں قول لکھا ہے اور مرزائیوں نے اسکو حدیث کہا ہے۔ آپ اخبار میں جواب درج فرما دیں (حافظ غلام محمد از ... ضلع ملتان)

جواب نمبر ۱۶۴۔ اس مضمون کی کوئی حدیث مرفوع نہیں آئی محمد بن علی کا قول ہے جو بسند صحیح نہیں جسکے الفاظ یہ ہیں۔ ان لمهدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینخسف القمر فی اول لیلة من رمضان والشمس فی النصف منہ یعنی محمد بن علی جو بہت نیچے طبقہ کا راوی ہے کہتا ہے کہ ہماری مہدی کی دو نشانیاں ہیں جب سے آسمان زمین بنے ہیں کبھی نہیں ہوئیں وہ یہ ہیں کہ چاند کو رمضان ...

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

ترکوں اور انگریزوں میں جو مصر کے متعلق کشیدگی تھی الحمد للہ فیصلہ ہو گیا۔ یا ہونے کو ہے۔ ہمارے بھی جو سلطان اعظم کہتے تھے یعنی انگریزوں کے دخل بغیر ترکی اور مصری کمیشن حد بندی کا فیصلہ کریگی۔

امرتسر میں ۱۰ مئی کو بعد دوپہر ۴-۵ بجے کے درمیان زلزلہ کے تین جھونکے آئے (خدا رحم کرے)

افسوس اس ہفتہ الحدیث کے قدردان کئی ایک فوت ہو گئے۔ جناب مولوی زین العابدین صاحب پرلاکھڑی (مدراسی)۔ منشی حیات محمد ساہو والہ ضلع سیالکوٹ طاعون سے فوت ہو گئے۔ منشی موصوف نے پہلو والدہ کے انتقال کی خبر لکھکر جنازہ پڑھنے کی التجا کی تھی۔ خدا کی شان تھوڑے ہی روز بعد آپ چل بسے۔ مولوی عبد الرحیم صاحب ساکن موضع انبوہ ضلع بیر بھوم بنگال کے والد ماجد بھی طاعون سے فوت ہو گئے۔ جماعت اہلحدیث سے درخواست ہے کہ مرحومین کا جنازہ پڑھیں۔

بنگال میں آجکل بلیں مقدمات چل رہی ہیں۔

شہر گوجرانوالہ طاعون کیوجہ سے سنسان پڑا ہوا ہے۔

امرتسر میں طاعون اب تنزل پر ہے۔ ۵۰-۶۰ کے درمیان فوتیدگی کا نمبر تھا اب ۳۰-۴۰ کے درمیان ہے۔ خدا سب بندوں پر رحم فرماوے۔

کرشن قادیانی کا ایک راسخ مرید ڈاکٹر عبد الحکیم خان (پٹیالہ) برگشتہ ہو گیا (مفصل آئندہ)

رنگون کے قریب گورنمنٹ برما انجنیری کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ جاری کرنے والی ہے۔ اس مدرسہ کیلئے ۳۹ ایکڑ زمین لیگئی ہے۔ زمین کی قیمت و تعمیر کا خرچ ملکر ۲ لاکھ روپے صرف ہونگے۔

برہما میں آجکل بھی سخت اور شدید گرمی پڑ رہی ہے۔ ایسی سخت گرمی ہاں کبھی نہیں پڑی۔ برہمی لوگ اس غیر معمولی گرمی کی شدت سے سخت نالاں ہیں۔

اڑیسہ میں ہاتھ سے بنے ہوئے تسر اور روئی کے کپڑے بہت بنے جاتے تھے۔ لیکن کلوں کے بنے ہوئے کپڑوں کا وہ ارزانی میں مقابلہ نہیں کر سکتے۔

احاطہ بمبئی کے جن جن اضلاع میں خشک سالی ہے وہاں اب مویشیوں کے لئے چارہ بالکل نہیں ملتا۔ ہزارہا مویشی مر رہے ہیں اگر جلد بارش نہ ہوئی تو بڑی کثرت سے مویشی ضائع ہونگے۔

بے تار کے برقی پیغام رسانی کے ذریعہ سے ہندوستان سے پورٹ بلیر اپریل گذشتہ میں ۳۶۳ پیغام بھیجے گئے اور ۳۲۸ پیغام پورٹ بلیر سے ہندوستان کو آئے۔

افواہ ہے کہ چھاؤنی ملتان میں آئندہ موسم سرما میں فوج کم کردیجاویگی صرف ایک توپخانہ کی بیٹری اور ایک دیسی پلٹن مقیم رہیگی۔

روسی مجلس نیابی (پارلیمنٹ) کے لئے جن مسلمان ممبروں کا انتخاب ہوا ہے ان میں بارہ ممبر وکیل اخبار نویس۔ ڈاکٹر اور علماء کی جماعت میں سے ہیں۔ اور یہ لوگ قوم کی بہبود و فلاح کے دلدادہ ہیں۔ جس سے امید ہوتی ہے کہ روسی مسلمانوں کی آئندہ سدھر جائیگی۔ پہلے بھی ان لوگوں نے اسلامی خیر خواہی میں بہت کچھ سرگرمی دکھائی ہے (خدا کرے کہ ہمارے ہاں کے ہمدردان اسلام جیسے ہوں جنکی تشکیلیں بھی مسلمانوں کی سی نہیں)

حکومت عثمانیہ نے محکمہ تار و ڈاک کے دو قابل افسروں کو اس غرض سے جرمنی روانہ کیا ہے کہ وہ بے تار کی تار برقی کا استعمال سیکھ آئیں۔

حجاز ریلوے کی سرعت آمیز ترقیاں صاحب ہمت اہل ہمت کو عطا ... جوش پیدا ہو گیا ہے۔ ... یہ ولایت دیار بکر سے ۵۷ کی رقم آئی ہے اور دوسری ولایتوں سے بھی رقمیں آ رہی ہیں۔

اہل مصر میں آجکل مجلس نیابی (پارلیمنٹ) قائم کرنے کا جوش بہت ترقی پر ہے اخبارات میں اس موضوع پر بہت پر زور بحث ہو رہی ہے۔ اور ملک کے اہل علم کے طویل مضامین مراسلات میں شائع ہو رہے ہیں۔

بلغاریہ کے علاقوں میں زلزلوں کی شدت بہت بڑھ گئی ہے تشبیلا نامی ایک مقام کے اطراف میں لوگوں نے گھروں کی سکونت ترک کر دی ہے۔

بستی غزال ضلع جالندھر میں اس ہفتہ اسلامی جلسہ تھا۔ مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب بھی مدعو تھے۔ خاکسار بھی ہمراہ تھا اور علماء کرام (مثل مولوی عبد القیوم صاحب جالندھری۔ مولوی حکیم فضل محمد صاحب۔ مولوی افتخار الحق صاحب پھگلی وغیرہ) بھی تھے۔ جناب ابو الوفا نے ایک جوش دلا کر حاضرین سے مختصر سا وعدہ لیا کہ جھوٹ کبھی نہ بولینگے۔ یہ وعدہ بظاہر تو تھوڑا سا ہے حقیقت سب خرابیوں کے لئے بیخ کن ہے۔ خدا ان کو توفیق دے۔

(خاکسار محمد امرتسری)

ahmadimuslim.de

قابل ملاحظہ کتابیں

تسلیم علیکم ﴿ اسلامی سلام کی احکام اور دیگر مذاہب کی سلاموں سے مقابلہ آریوں کے متعلق خاص نوٹ ہے۔ قیمت ۱/

اہل حدیث کا مذہب ﴿ فرقہ اہلحدیث (موحدین) کے مسایل کا بیان کہ وہ کن کن مسایل کو مانتے ہیں اور کن سے انکاری ہیں مگر بڑی متانت اور بغیر کسی کی دل آزاری۔ قیمت ۲/

ذرایعہ ﴿ کر اسلامی نماز کی احکام اور مذاہب اربعہ اسلام اور ہنود۔ آریوں کی عبادتوں کا مقابلہ۔ قیمت ۲/

اسلام اور برٹش لا ﴿ یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ (دیوانی مالگذاری) کا مقابلہ یعنی فوجداری۔ دیوانی انگریزی اور اسلامی قوانین کا مقابلہ دکھا کر بدلایل واضح کا ثبوت دیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب آسائش و فلاح رعایا ہے

سوال تناسخ ﴿ تناسخ اور مادہ کا ابطال قیمت ۳/

ہدایت الزوجین ﴿ نکاح و طلاق کے مسایل اور میاں بیوی کے حقوق کا بیان قیمت ۱/

رسوم اسلامیہ ﴿ رسوم قبیحہ متعلقہ شادی بیاہ کی تردید اور سنت نبویہ کی تاکید۔ قیمت ۱/

الہامات مرزا ﴿ مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کی تردید بڑی شرح و بسط سے کیگئی ہے یہ رسالہ قادیانی نبوت توڑنے کو کافی ہے۔ قیمت ۵/

حدوث وید۔ وید کی قدامت کا ابطال دیا ہے قیمت ۱/

سوامی دیانند کا علم و عقل۔ قیمت ۱/

چودھویں صدی کا مسیح ﴿ مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات تمام قیمت ۔

المشتہر منیجر کتب خانہ اہل حدیث امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں ملسکتا ہے۔ اور حکم کی تعمیل فوراً کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ سے ۔ رنگ فی عدد ۔ گلاہ سادہ ۔ رنگ

" زردین " " " زردین " "

پٹی دیسی اونی ۱۲/ ۱۲/ فی جوڑہ ۔ پٹی سرج " " فی جوڑہ

" پشمینہ " " " " بڑھیا " "

کمبل دیسی " " فی عدد ۔ کمبل فوجی " " " فی عدد

لوئی سفید " " " ۔ چادر پشمینہ " " " فی جوڑہ

جراب دو رستانہ اونی " " فی جوڑہ ۔ بنیان و پاجامہ اونی " " "

" سوتی " " رنگ فی درجن ۔ " سوتی " " رنگ

فوجی زین خاکی ۱۲/ گز سے ۔ رنگ ۔ پٹی برائے کوٹ فی تہان سے

صافہ ٹسری اور ڈی سے ۔ رنگ ۔ رنگ فی گز

ازار بند سوتی " سے رنگ فی عدد ۔ صافہ ٹسری خاکی سے ۔ رنگ

" ریشمی ۱۲/ سے " " ۔ رومال سوتی سے رنگ فی درجن

تہان گردن بار یک و مٹی للعہ سے " " ریشمی " " فی عدد

جوتہ سادہ و ستا لود رانہ " ۔ دری برائے پلنگ " " رنگ

لنگیاں اوڑہنی کی " " ۔ چوتہی دوتہی " " "

جوتہ زردین ہوشیار پوری " ۔ دری فرشی فرمایش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

رنگین سوزنی ۳ گز طول ۲ گز عرض " ۔ باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ ازیں ہر قسم کا مال۔ فوجی اسباب۔ لنگیاں۔ لکر شید۔ سیداں زین بٹن۔ جراب سوتی و زین ہیچ اونی و سنہری و روپہری دلیسی اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایکبار بطور آزمایش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرما دیں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہوجائیگی

نوٹ۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے تمام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جاویگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔ پتہ خوشخط لکھیں

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ۔

ہر ایک ہفتہ وار پرچہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپ کر شائع ہوتا ہے

شرح قیمت سالانہ
[illegible]

اغراض و مقاصد
(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً تمدنی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔
[illegible]

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

مالک مطبع اہلحدیث امرتسر
[illegible]

نمبر ۳۰ امرتسر جمعہ ۲۶ جون ۱۹۰۶ء مطابق ۸ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ جلد ۳

خلافت کا مضمون بوجہ اور ضروری مضامین کے درج نہیں ہو سکا۔
آئندہ درج ہوگا۔ انشاء اللہ

کیا مرزا قادیانی اور رسولوں کی طرح ہیں؟

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر ✣ گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

ہمارے حضرت مرزا صاحب پنجابی نبی کا ہمیشہ سے دعویٰ ہے کہ میں مثل اور رسولوں کے رسول ہوں چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا ✣ منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

بلکہ انکا یہی قول ہے کہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ✣ اس سے بہتر غلام احمد ہے

آپ اس بات پر بھی زور دیا کرتے ہیں کہ میری نبوت اور رسالت کو منہاج نبوت پر جانچو۔ ہر چند کئی ایک دفعہ ان حضرت کی نبوت کو منہاج نبوت پر جانچا گیا۔ جسکا نتیجہ یہی نکلا کہ

معول قادیانی کی رسالت ✣ جہالت پر جہالت ہے ضلالت

مگر آج جس طریق اور منہاج نبوت سے ہم آپ کی نبوت کی جانچ کرنا چاہتے ہیں وہ سابقہ منہاجوں سے نرالا ہے پہلے وہ منہاج بتلا دینا ضروری ہے۔ حدیث ہرقل بخاری کی بہت مشہور ہے جب آنحضرت کے ایلچی ہرقل کے دربار میں پہنچے تو ہرقل نے ان سے بہت سے سوال کئے منجملہ ان کے ایک یہ تھا کہ [illegible] کیا اس نبی کے ماننے والوں میں سے کوئی اس کے دین کو برا جانکر مرتد بھی ہوتا ہے؟ جواب ملا کہ نہیں۔ ہرقل بادشاہ نے کہا کہ ہمیشہ سے نبیوں کا یہی دستور چلا آیا ہے کہ [illegible] کوئی نہیں پھرتا۔ اب [illegible] منہاج نبوت ہے کہ نبی کے اصحاب میں سے کوئی مرتد نہیں ہوتا [illegible] خالص دل سے قبول کیا ہو۔ اب ہم اسی منہاج سے مرزا جی کی نبوت کو جانچتے ہیں [illegible] واقعات بتلاتے دیکھیں کہ [illegible] قادیانی نبی سے برگشتہ ہوئے [illegible] آپ کا ایک راسخ الاعتقاد مرید جس نے مرزا صاحب کی تائید میں تصنیفات کر کے اپنی جیب خاص سے چھ ہزار روپے لگا کر ان کو شائع کیا ہے [illegible] مرزا صاحب کے جنکو بجا طور پر ایک قسم کے اولوالعزم [illegible] شہادت کے ملنے کا [illegible] دیا ہوا ہے جنکا نام ڈاکٹر

عبدالحکیم خاں اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ ہے۔ سالہا سال کے تجربہ کے بعد آپ مرزا صاحب سے علیحدہ ہوگئے ہیں۔ چنانچہ خود حضرت نے انکی علیحدگی کا اعلان اپنے اخباروں میں دیا ہے۔

"چونکہ ڈاکٹر عبدالحکیم اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے جو پہلے اس سلسلہ میں داخل تھا نہ صرف یہ کام کیا کہ ہماری تعلیم سے اور ان باتوں سے جو خدا نے ہم پر ظاہر کیں منہ پھیر لیا۔ بلکہ اپنے خط میں اس قدر سختی اور گستاخی دکھلائی اور وہ گندے اور ناپاک الفاظ میری نسبت استعمال کئے کہ بجز ایک سخت دشمن اور سخت کینہ ور کے کسی کی زبان اور قلم سے نکل نہیں سکتے اور صرف اسی پر کفایت نہیں کی بلکہ بہت سی تہمتیں لگائیں اور اپنے صریح لفظوں میں مجھکو ایک حرام خور اور بندۂ نفس اور شکم پرور اور لوگوں کا مال فریب سے کھانے والا قرار دیا۔ اور محض تکبر کی وجہ سے مجھے پیروں کے نیچے پامال کرنا چاہا اور بہت سی ایسی گالیاں دیں۔ جو ایسے مخالف دیا کرتے ہیں جو پوری جوش عداوت سے بھرے ہوئے دوسرے کی ذلت اور توہین چاہتے ہیں اور یہ بھی کہا کہ پیشگوئیاں جنپر ناز کیا جاتا ہے کچھ چیز نہیں۔ مجھکو ہزارہا ایسے الہام اور خوابیں آتی ہیں۔ جو پوری ہو جاتی ہیں۔ غرض اس شخص نے محض توہین اور تحقیر اور دل آزاری کے ارادہ سے جو کچھ اپنے خط میں لکھا ہے اور جس طرح اپنی ناپاک بدگوئی کو انتہا تک پہونچا دیا ہے۔ ان تمام تہمتوں اور گالیوں اور عیب گیریوں کے لکھنے کی اس اشتہار میں گنجایش نہیں۔ علاوہ اس کے میری تحقیر کی غرض سے جھوٹ بھی پیٹ بھر کے بولا ہے مگر مجھے ایسے مفتری اور بدگو لوگوں کی کچھ پرواہ نہیں کیونکہ اگر جیسا کہ مجھے اس نے دغاباز۔ حرام خور۔ مکار فریبی اور جھوٹ بولنے والا قرار دیا ہے اور طریق اسلام اور دیانت اور پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر مجھے ثابت کرنا چاہا ہے اور میرے وجود کو محض فضول اور اسلام کے لئے مضر ٹھیرایا ہے بلکہ مجھے محض شکم پرور اور دشمن اسلام قرار دیا ہے اگر یہ باتیں سچ ہیں تو میں اس کیڑے سے بھی بدتر ہوں جو نجاست سے پیدا ہوتا اور نجاست میں ہی مرتا ہے۔ لیکن اگر یہ باتیں خلاف واقعہ ہیں تو میں امید نہیں رکھتا کہ خدا ایسے شخص کو اس دنیا میں بغیر مواخذہ کے چھوڑے گا۔ جو مرید ہو کر اور پھر مرتد ہو کر اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو ذلیل سے ذلیل زندگی بسر کرنے والے جیسے چوہڑے اور چمار اور جو شکم پرور کہلاتے ہیں اور مردار کھانے سے بھی عار نہیں رکھتے ان کی مانند مجھے بھی محض شکم پرست اور بندۂ نفس اور حرام خور قرار دیتا ہے۔ اب میں ان باتوں کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتا اور خدا کی شہادت کا منتظر ہوں اور اس کے فعل کو دیکھ رہا ہوں۔ اور اسی اشارہ پر ختم کرتا ہوں۔ انما اشکوا بثی وحزنی الی اللہ واعلم من اللہ ما لا تعلمون۔"

(بدر ۲۳ مئی صفحہ ۱)

اس اعلان سے بلا کسی بیان کے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب پہلے مرزا جی کے راسخ الاعتقاد مرید تھے مگر اب جو ہیں وہ ظاہر ہے۔ اب خود ڈاکٹر صاحب کا بیان بھی پڑھئے جو قلمی خط میں ہمکو پہونچا ہے۔

مدیر جناب من! تسلیم۔ جس خط و کتابت کا نتیجہ ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مجھکو اپنی جماعت سے خارج کیا وہ میرے پاس ہے۔ یہ چھپوانی شروع کر دی ہے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہو جاویگا۔ کہ مرزا صاحب کیسے علم و عقل اور کیسے اخلاق کے انسان ہیں۔ میں کہتا کچھ ہوں اور وہ سمجھتے کچھ ہیں۔ میں ہزار میں بینات قرآنی پیش کرتا ہوں اور وہ انکو رد کرتے اور ہوائی قول بتا دیتے ہیں۔ میں حضرت مسیح الزمان کہتا ہوں اور وہ مجھکو مرتد بتاتے ہیں۔ خداوند عالم قرآن مجید۔ اسلام اور تمام انبیاء کی توہین کر رہے ہیں۔ کروڑہا مسلمانوں کو بلا وجہ خارج از اسلام اور غیر ناجی قرار دیتے ہیں اور تمام عالم کو جہنمی قرار دیتے ہیں۔ وباؤں اور حوادثات کو خواہ امریکہ میں ہوں یا اٹلی میں یا فارموسا میں یا سانفرانسسکو میں خواہ ان کو حضرت جی کی خبر بھی ہو یا نہ ہو اپنی تکذیب کا ہی نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ خداوند عالم کو ایک بالا جلا اور دلی سمجھ لیا ہے جو جوش خیال میں از خود رفتہ ہو کر مرزا کی خاطر دنیا کو تباہ کرتا پھرتا ہے۔ اور اتنا بھی نہیں سوچتا کہ انکے اصل مکذب اور دشمن کون ہیں۔ دنیا میں کیسی تباہی آوے تو خود مرزا اور انکے مرید بغلیں بجاتے اور عید مناتے ہیں کہ یہ ہمارے خدا کا ایک نشان ظاہر ہوا ہے اور ہر وقت اسی ہوس اور انتظار میں ہیں کہ دنیا تباہ ہو۔ فلاں ہلاک ہو جسقدر زیادہ تباہی آوے اسی قدر انکی گھر میں عید ہو وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ وہ میرے خلاف البدر اور الحکم میں اعلان شائع کر چکے ہیں اور میرا آخری خط شائع نہیں کیا۔ اسلئے اصل خط و کتابت آپکی خدمت میں بھیجکر ملتمس ہوں کہ بغرض بہبود عام آپ اس تمام خط و کتابت کو تھوڑی تھوڑی کرکے اپنے اخبار میں شائع کرنا شروع کریں یا بطور ریویو کچھ عبارت لکھ کر یہ اعلان شائع کر دیں کہ کل خط و کتابت ایک رسالہ میں جمع ہو گئی ہے جسکا نام الذکر الحکیم نمبر ۴ ہے وہ ایک آنہ کا ٹکٹ بابت محصول ڈاک بھیجنے پر مفت پتہ ذیل پر مل سکتی ہے۔ مینیجر مطبع عزیزی

مرزا جی کے اڈیٹرو! اور لنگ کے ساتھیو کیا کہتے ہو۔ اب بھی سمجھ جاؤ۔ ورنہ یاد رکھو یوم لا ینفع الظالمین معذرتہم ولہم اللعنۃ ولہم سوء الدار سے

لوان صدق رالفضل بمدان للفیء کا عقابہ لہ تلفہ یتہ ۳

ڈاکٹر صاحب اور مرزا صاحب کا جس مسئلہ میں اختلاف ہوا ہے وہ یہ ہے کہ نبوت محمدیہ کے منکر عمل صالح کر کے مستحق نجات ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ مرزا صاحب منکر ہیں اور ڈاکٹر صاحب قائل ہیں۔ مسئلہ کے متعلق تو جمہور کا خیال مرزا صاحب کے ساتھ ہو گا مگر ہم نے صرف یہ دکھانا ہے کہ مرزا جی کا دعویٰ مثیلیت انبیاء کا غلط ہے۔ رسول قادیانی کی رسالت، ابطالت ہے بطالت ہے بطالت

غزل اول در ذکر میرزا قادیان

از نتیجہ طبع جناب مولوی عبدالعزیز صاحب خلف الصدق حضرت مولانا غلام رسول صاحب مرحوم ساکن قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ بجواب اشعار مندرجہ لوح اخبار الحکم قادیان

چہ گویم با تو گر زینجا درین قادیان بینی دو باشد شفا درینجا غرض دار الامان بینی

الا اے میرزا آخر ز دین کفران یاران بینی
گفتہ دینی از کبر و خود فعلی کن برملا از سر
نو زینبد بجائی ز تو اے کا ذب دغدغہ
کجا معصوم رسول اللہ کجا دجال مرجوی
چو با آں کلمۃ الرحمن نہ گونہ نسبتو داری
کجا مرسل کجا کافر چہ باہم نسبتے دارد
بکن اثبات یا بانت ورا اول بازکن دعوے
چو شر زد رو جعتنے چہ شر زود کا فوقہ
بخواں شرف الملہاد بالکفر کاہی قول معقولات
نعلی سایہ برطانیہ ہر قصبہ و شہری
دگر چہ بی کعبہ دار الامان باشد مراد تو
ندا ری شرم از دار الامان گفتن تو خود را
ہرانکو رفت نزد تو و بیعت کرد برستت
بکفر خویش مینازی مگر مرگت نیاد آید

بیاہ کستی بازآ کہ از دوزخ امان بینی
چو زیں دنیا روی بیرون ازیں تیغ آں نبیی
تا آں تو سزد زاین امر خود ار کر ان بینی
دریں امر نیست گمدی اندریں تائیں سما بینی
نبیدا نم چرا خود را باو ہم سر ان بینی
مثیلش گشتہ شوی خود را چرا ایا تو نشان بینی
روا نبود بجز ایمان تو خود را اہل آن بینی
کجا دار الامان گفتن بجعتش شایگان بینی
کجونہ چوں شرف نبود کجا آں و مکان بینی
شدہ دار الامان لکنہ نہ تنہا قادیاں بینی
معاذ اللہ کجا کعبہ کجا دیر مغاں بینی
مگر آں دار کفراست و شبہ و گماں بینی
شدہ از اسلامیاں مرتد بسلک کافراں بینی
چو روز مرگ پیش آید تو خود را مستہاں بینی

ورا تو قادیان رحمت را بلا نکچوں باجو برزنہ
برزن محشر چوں قلبنہ بر السنے بریع عوکو
ورد کار بو نباشد اندراندم از مریدانت
نہ نور الدین بکار آید نہ برہان نہ مرا مرہی
(برہان الدین جہلمی)
چو آں ساعت بہر اہت بعد فرح و در فردو کرند
کنند اظہار رنج و غم زکیت ازتہ دلہا
بگو بنمت کہ اے مرزا چو ما را کردہ گمراہ
تو گوئی می نبی موم شما باشید ہمراہم
ہمیگویم ترا از بہر نصحت بگذر از الحاد
بباغ اینجہاں گرچہ دو روزی گشتہ سردر
بہار گل ساغر نخواہد ماند این رونق
نہ یاقوت مفرح حافظت از مرگ خواہد شد
بوقت کوچ ازیں دنیا نہ حالت بیچار آید
نہ فرزندان خویشانت نہ یاقوت نا صری آیم
چو بگذشت مرو بال از زمانہ سوئے مقبرہ گردند
چو در زیر لحد بنہادہ سوئے خانہ باز آیند
ملائک چوں بپرسند ت زاسلام و رسوخ دین
چو در دنیا ندانستی چہ اسلام ست مذہب چیست
ندا آید بقبر آنگہ کہ ایں کاذب بقول آمد
بگیر د تنگ چوں قبرت بیازی از گلو زیاد
مرا از جانبت رنجی بجا طریست اے مرزا
ہمیگوید ترا عبد العزیز از صدق و اخلاص

برائے روح خود مفتوح نہ باب آسماں بینی
ورا آنجا در جواب خویش با عجم اللساں بینی
گہر ہر یک بحال خویشتن حسرت کناں بینی
غرض ہر یک ز قرب خود دل نفرت کناں بینی
برائے ہر یکی آنجا زیتی چوں خزاں بینی
برائے خویشتن ہر یک ازاں طعنہ زناں بینی
چہ تدبیر نجات اکنوں دریں رنج گراں بینی
نہ خود را اندراں زندہ ونے از مردگاں بینی
گزیں الحاد روز خویشتن را مر گراں بینی
ولیکن اندریں بستاں تو روزے ہم خزاں بینی
نہ مرغان نوا سنجاں پس از گلستاں بینی
اگر چہ چند روزے آزمائی تفرقہ جاں بینی
اگر چہ در دل خود عزتے آں بے کراں بینی
بفکر قسمت اموال ہر یک را ازاں بینی
برائے نصرت آندم نہ کس از مرد ماں بینی
نہ از اتباع خود یاری ورا آنجا امتحاں بینی
ندانم در جواب شاں چہ چیزیں بر زباں بینی
جوابی بر زباں خود مگر ہا ہا و واں بینی
بجز آتش نہ فرش و دیگر از پرنیاں بینی
ورا آنجا مغیثے نے نہ خود را مہرباں بینی
مگر گویم مسلماں باش تا روئے جناں بینی
بکن توبہ کہ خود را در حشر از اجیاں بینی

اڈیٹر:۔ سعدی لودھانوی سلمہ سے امید ہے کہ مرزا جی کے حقوق ادا کرنے کی نیت سے اس نظم کو مخمس یا مسدس اردو میں کرینگے کیونکہ اُن کو مرزا صاحب سے قدیمی ایک تعلق ہے بس سے ع

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

ہمارے دوست

کچھ دنوں سے اہلحدیث کی اشاعت میں شست ہے ہی مگر بعض دوست مدت سے متقاضی تھے کہ مطبع کی طرف سے کارڈ چھپوائے جائیں جن پر اخبار کا اشتہار ہو انہی کارڈ کو ہم استعمال کرینگے۔ مطبع میں بھی یہ تجویز مدت سے زیر غور تھی آخر کار وہ کارڈ

چھپوائے گئے [illegible] اخبار اہلحدیث کا اشتہار [illegible] اہلحدیث کے مذہب
کی ہی ایک نظیر ہے [illegible] اور وہی دین ہے۔ ذاتی فیدہ کا
کہ ہے قیمت [illegible] پیش اہلحدیث کی قدر دانی ان
کارکنوں کو [illegible] کے کاروبار میں استعمال کرینگے۔ تو [illegible]
نہیں بلکہ [illegible] دوم مذہب اہلحدیث کی اشاعت
ہوگی۔ سوم [illegible] ناظرین سے [illegible]
[illegible]

ایک درخواست

گذارش ہے کہ سال گذشتہ ایک صاحب نے
دار السلام تبارک و تعالیٰ انکو جزائے خیر دیوے) میری
بجائے قیمت اخبار اہلحدیث ادا کی تھی۔ خاکسار اجتک مطالعہ پرچہ سے
مستفیض ہوتا رہا۔ مگر اب بوجہ [illegible] سے ظاہر و باہر کرتا ہوں کہ اب مجھکو

فیض سے خواص و عوام یکساں فائز المرام ہوتے تھے مسجد بالکل بند پڑی ہے۔ کیونکہ سابق
میعاد چندہ ختم ہوگئی ہے۔ لہذا بھائی مسلمانوں کیخدمت بابرکت میں لِلّٰہ فی اللّٰہ
سائل ہوں کہ اگر کوئی بھائی ازراہ کرم و عنایت صدقہ جاریہ جانکر میرے نام
اخبار ہدایت یا اہلحدیث جاری فرما دیں تو عند اللّٰہ ماجور و عند الناس مشکور ہونگا
خاکسار عبید اللّٰہ امیر ابن حنفی عنہ از موضع عدالت گڈہ ڈاکخانہ صدر یا کوٹ

بقیہ جوابات منجانب علماء حنفیہ

قولہ کتاب فتاوی قاضی خان کی جلد اول کے صفحہ ۱۱۰ میں لکھا ہے کہ جبکہ سوئی ہوئی عورت اور مجنونہ عورت سے صحبت کرے خاوند اسکا تو ان دونوں پر روزہ کی قضا ہے نہ کفارہ اور زفر امام اعظم کے شاگرد نے کہا ہے کہ نہیں ٹوٹتا روزہ اُن دونوں کا۔ **اقول** جب سوئی ہوئی اور مجنونہ عورت کو یہ خبر نہیں کہ اُن سے جماع کیا گیا ہے تو پھر اونپر کیا رہ گیا ہاں اگر مرد وطی کنندہ کی نسبت یہ کہا جاتا کہ اُسپر قضا ہے نہ کفارہ تو البتہ جائے اعتراض تھی حالانکہ اُسپر قضا کفارہ دونوں ہیں چنانچہ شامی میں لکھا ہے واما الواطی فعلیہ القضاء والکفارۃ انتہی اور یہ حکم یعنی قضا و کفارہ دونوں دینی کہنا کہ بھی قیاسی لگایا گیا ہے ورنہ حدیثوں میں تو اس کو بھی قضا و کفارہ دونوں نہیں اگر ہیں تو بیان کرو۔ اور بخاری میں ہے قال سعید بن المسیب والشعبی وابن جبیر وابراھیم وقتادۃ وحماد یقضی یوما مکانہ صفحہ ۲۵۹ چھاپہ مصطفائی یعنی سعید بن مسیب اور شعبی و ابن جبیر و ابراہیم و قتادہ و حماد فرماتے ہیں واس شخص کے حق میں جو بغیر عذر و مرض کے عمداً روزہ کو توڑ دے خواہ کسطرح توڑے) ایک روزہ قضا کرے یعنی اُسپر قضا ہی کفارہ نہیں۔ جو فتاوی میں لکھا ہے کہ سوئی ہوئی اور مجنونہ عورت سے صحبت کرے قضا ہے کفارہ نہیں ان دونوں مسئلوں کو صحیح بخاری کا یہ مسئلہ شامل ہے۔

قولہ کتاب فقہ ہدایہ چھاپہ مصطفائی کی جلد اول کے صفحہ ۵۷۰ میں اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق میں لکھا ہے کہ ذمی جزیہ دینے والا اگر ہمارے پیغمبر خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو گالیاں دے تو اسکو امام اعظم اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک عہد ذمی اوسکا نہیں ٹوٹتا اسکو قتل نہ کرنا چاہئے **اقول** اسکی وجہ یہ ہے کہ جب ذمی ظاہر میں یا باطن عادت کے گالیاں نہیں دیتا کیونکہ حضرت کو گالی دینا کفر ہے اور ذمی میں پہلے ہی کفر ہے یعنی پہلے ہی کفر موجود ہے پس جب اسکا کفر قدیم مانع اُس کے ذمی ہونے نہوا تو کفر طاری جو بحالت ذمی اُس سے صادر ہوا وہ کیوں اُس کے عہد کو توڑ دیگا لیکن باوجود اسکے بھی امام صاحب قائل ہیں کہ اسکو تعزیر دیجاوے۔ چنانچہ درمختار میں ہے

ویوجب التعزیر ویعاقب علی سب دین الاسلام او القرآن او النبی حاوی خیر [illegible]
وقال العینی واختیاری فی السب انہ یقتل وتبعہ ابن الہمام وبہ افتی شیخنا
الخیر الرملی انتہیٰ شامی [illegible] لا یلزم من عدم النقض عدم القتل وقد صرحوا
فالحاجۃ بانہ یعزر علی ذلک ویؤدب وھو یدل علی جواز قتلہ زجرا لغیرہ اہ
یجوز الترقی فی التعزیر اذا عظم موجبہ انتہیٰ لیکن اگر ذمی ظاہر میں گالی دے یا
گالی دینے میں معتاد ہو گیا ہو تو بالاتفاق قتل کیا جاوے چنانچہ شامی میں لکھا ہے فلو
اعلن بشتمہ او اعتادہ قتل ولو امرأۃ وبہ یفتی الیوم انتہیٰ **قولہ** غایۃ الاوطار
جلد سوم کے صفحہ ۵۰ میں لکھا ہے کہ اگر مسلمان نے وکیل کیا ذمی کو شراب یا سور
کے بیچنے یا خرید نے کو اطلو تو یہ توکیل اور بیع و شرا امام اعظم کے نزدیک
صحیح ہے۔ **اقول** اس عبارت کے آگے کا فقرہ مع اشد کراہت لکھتا آپکی
قلم ٹوٹ جاتی تھی جو آپنے دیدہ و دانستہ چھوڑ دیا لیکن اگر آپ لکھدیتے تو اعتراض
کس طرح ہو سکتا یہاں تو آپنے بعینہ لا تقربوا الصلوٰۃ پر عمل کیا ہے جس سے آپ
کی دیانتداری خوب پاک ہو رہی ہے خلاصہ یہ کہ ایسی توکیل و بیع و شرا امام اعظم
کے نزدیک جائز ہے مگر سخت کراہت یعنی کراہت تحریمی کے ساتھ ہو اس سے
زیادہ کسی حدیث سے ثابت نہیں۔
قولہ منیۃ المصلی فقہ حنفی کی کتاب جو لاہور میں طبع ہوئی ہے اس کے صفحہ ۳۲
میں لکھا ہے کہ خنزیر کا چمڑا دباغت دینے سے پاک ہو جاتا ہے اور بیع اسکی جائز
ہے۔ **اقول** حکم بیع غیر ظاہر روایت کے ہے اگر آپ سب عبارت لکھدیتے اور سمجھتے
تو امید تھی کہ یہ اعتراض آپکو نہ پیدا ہوتا مگر دل مقصود کے واسطے [illegible] ذکر کیا اور وہ
یہ تھا کہ لوگوں کو فقہی مسائل پر بدظنی ہو جاوے اور اصل عبارت اسکی یہ ہے نفی ظاہر
الروایۃ عن اصحابنا انہ لا یطہر وعلیہ عامۃ المشائخ اور فتوی بھی اسی پر ہے
اور معترض نے اسطرح کیا ہے جیسا کہ کوئی شخص یہ کہدے کہ فلاں بیمار ہے اور فلاں
رکوع اور فلاں آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم فرمایا ہے لا تقربوا الصلوٰۃ فافہم
راقم امام الدین امام مسجد کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ۔
اڈیٹر۔ جن سوالات کے جوابات یہ ہیں وہ ۲۶۔ اپریل کے پرچہ میں بعنوان علمائے
حنفیہ سے چند سوال ایک نامہ نگار کی طرف سے چھاپے گئے تھے۔ یہ سوالات اس
خیال سے چھپے تھے جیسے کہ خود اسی مضمون کے نیچے نوٹ سے ظاہر ہے کہ انکے جوابات
جو آئینگے وہ بھی بذریعہ اخبار مشتہر ہونگے چنانچہ مولویصاحب کی طرف سے جوابات
بھی چھپ چکے ہیں۔ ابھی اتنا ہی نہیں دریافت ہوا کہ اس قسم کے حنفیوں کو خیال پیدا
ہوا ہے کہ یہ سوالات اڈیٹر نے بہ نیت دل آزاری از خود شائع کئے ہیں۔ ہم صدق
دل سے اس بات سے [illegible] انکار کر چکے ہیں اور اب بھی کرتے ہیں
کہ یہ سوالات نہ ہمارے ہیں نہ کسی بد نیتی سے چھپے ہیں۔ ہم کو نہایت افسوس ہے کہ اس
تحریر سے حنفیوں کے دل رنجیدہ ہوئے۔ نامہ نگار مذکور نے جہاں کہیں یہ لکھا ہے
کہ فلاں امر کی نسبت امام ابو حنیفہ صاحب کے نزدیک کوئی حد نہیں یہ چاہئے تھا کہ
یہ شعر پڑھتا کہ تعزیر اور [illegible] امید ہے کہ ہمارے بھائی ٹھنڈے دل سے اصل واقع
پر غور کرینگے تو ہمیں اس معاملہ میں بے قصور پا دینگے۔ اسی کے پرچہ میں یہ بھی لکھا تھا
کہ آئندہ کو اس قسم کے سوالات و مضامین درج اخبار نہ کرینگے۔ اسلئے آئندہ کو اس
مضمون کا سلسلہ بند کیا جاتا ہے مولوی امام الدین صاحب کا مذکورہ بالا مضمون
ہمارے پاس آیا تھا اگر بقیہ آیا تو درج کیا جائیگا۔ مگر اس سے زیادہ اس مضمون کو طول
نہ دیا جائیگا۔ نہ کوئی اور جواب چھپیگا نہ جواب الجواب۔

شہادت امام حسین علیہ السلام اور مرزا حیرت دہلوی

گذشتہ سے پیوستہ

افسوس ہے کہ مخاطب مرزا صاحب کو چھوڑ کر ادھر ادھر بہک گیا۔ وہ میری باتوں کو
منتظر ہونگے۔ ہاں جناب مجدد صاحب آپنے اس نوایجاد مسئلہ نے ہندوستان پر
تہلکہ ڈالدیا۔ بہولے بھالے سیدھے سادھے سنیوں کے عقیدہ بگڑ رہے [illegible]
ہے نرم حشت کو پچھاڑی نے ظالم اک جہاں پہونچا۔
ادھر جھکی ادھر سلگی یہاں پہونچا وہاں پہونچا۔
کیا انکار شہادت میں آپ فتحیاب ہو سکتے ہیں کیا اس فضیلت آپ [illegible]
ہو سکتے ہیں میاں اللہ تعالیٰ رازق ہے کوئی اور ڈھنگ نکالا ہوتا۔ آپ جو دنیا
بھر کے خلاف نئی نئی قاشیں کے مضمون تراش رہے ہیں اور کتاب شہادت مکرر ہو رہی
انکو نام رکھتے ہیں تو آپنے غلطی کی ہے اسکا نام کتاب انکار یا ابطال شہادت
رکھا ہوتا تاکہ آپ [illegible] مسلک پہلی فی جلد دس روپیہ پیشگی وصول کرکے آپکا غرض
پورے ہوتے آپکی دانائی اور دور اندیشی کے تو ہم بھی قائل ہیں الدنیا [illegible]
الا بالزر کے معنے آپنے اچھی طرح سمجھ لئے ہیں۔ والدنیا جیفۃ
طالبہا کلاب کو ابھی اچھی طرح نہیں سمجھا۔ مرزا صاحب میں آپکا ہر طرح خیر خواہ
ہوں مجھے آپ اپنا بدخواہ نہ سمجھیں بلکہ آپکی مدد کو تیار ہوں لیکن ایک بات نہایت مجھکو
ناگوار گذری۔ پیسہ اخبار میں ایک حادثہ نیک بی بی بیوہ نے ایک مضمون نصیحت آمیز آپکی

ahmadimuslim.de

[illegible] ہوگر [illegible] سرورق مضمون [illegible]

[illegible] شگفتہ [illegible]

[illegible] آپ [illegible]

[illegible] آپ [illegible] جل شانہ

اور [illegible] سے [illegible] ہو۔ اور [illegible]

[illegible] طلب کریں اور [illegible]

[illegible] مقام [illegible]

[illegible] ونہی النفس عن الہوی فان

الجنۃ [illegible] اگرچہ ایک ادنیٰ دیہاتی آدمی ہوں۔ مگر

[illegible] وہ مضامین [illegible] کہ شیعوں [illegible] چھپا ہو اور

[illegible] ہر طرف سے [illegible] اکثر علماء اہل حق

[illegible] فلاں مسئلہ میں غلطی ہوئی

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

راقم عبد اللطیف [illegible]

مسلمان اور آریہ میں مکالمہ

(اہلحدیث مجریہ [illegible] اپریل میں مولوی عبد اللہ [illegible] نے آریوں سے سوال [illegible])

از [illegible]

کیا [illegible] کسی [illegible] عورت [illegible] چار آدمیوں سے زنا کرتی ہے جسکا [illegible]

[illegible] پورا [illegible] ہوگیا پس دریافت طلب یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں

[illegible] بیان ہے آیا [illegible] اسکو [illegible] مشہور ہیں [illegible]

ہے۔ [illegible] ہیں نیوگ کی حاجت نہیں ۔

[illegible] مسافر [illegible] اپنی [illegible] عادت کا ثبوت دیتے ہیں [illegible] کی

[illegible] دیا ہے اور کیا ہی معقول دیا ہے۔ آپکے [illegible]

[illegible] ویدک تعلیم شرک و زنا سے مبرا ہے اسکی بنیاد برہم چریہ جیسے متبرک اصول

پر [illegible] خلاف ہے ویدک دھرمیوں سے اس گناہ عظیم کا سرزد ہونا ناممکن [illegible]

[illegible] آپکے سوال کا جواب ہمیں [illegible] دینا تھا

[illegible] آریہ [illegible] نام کی برکت

ہے [illegible] مشکل رہی نہیں بلکہ

محال ہے۔

آپ [illegible] سے ایسے فعل کا سرزد ہونا ناممکن ہے محض

فضول اور [illegible] آریہ [illegible] کا کوئی اور [illegible] اسکا ثبوت نہیں ہے

[illegible] آپکے سوال سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوئیں۔

۱۔ زنا و شرک کے علاوہ [illegible] خیال [illegible] کی تعلیم سے وید [illegible]

اور جتنے گناہ آریہ [illegible] کرتے ہیں وہ سب ویدک تعلیم ہی سے کرتے ہیں۔ [illegible]

کی تعلیم ویدوں میں موجود ہے [illegible] کہ آریہ گناہ کرتے ہی نہیں [illegible] بجواب

دینگے کہ اگر آریہ معصوم ہیں تو یہ تمام سزائیں جو منوسمرتی اور منوسمرتیات سے اخذ کرکے

ستیارتھ پرکاش میں درج کی گئی ہیں کن گناہ گاروں کے واسطے ہیں کیا منو مہاراج

کے زمانہ میں (بقول آریہ) بجز آریوں کے کوئی اور قومیں مسلمان عیسائی وغیرہ

[illegible] صاحب [illegible] میدان میں تشریف لائیگا۔ موجودہ آریہ تو

[illegible] ہوں کہ وہ بھی معصوم نہیں

[illegible] آریہ [illegible] ماسٹر [illegible] صفات [illegible] ہیں

۱۔ بت پرست [illegible] کے پجاری وہ ہے۔

۲۔ دعوی الوہیت اُن سے سرزد ہوا۔

۳۔ والدین کی نافرمانی اُنہوں نے کی۔

۴۔ بھنگ اُنہوں نے نوش فرمائی۔

۵۔ جھوٹ وہ بولے۔

۶۔ دھوکہ بازی اُنہوں نے کی۔ وغیرہ وغیرہ مفصل دیکھو میرا مضمون پنڈت

دیانند بانی آریہ سماج کے چند صفات مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء

موجودہ آریوں کی معصومیت کا ثبوت یہ کوئی تو سوامی جی کی تصویر کو پوجتا ہے کوئی

آتش پرستی میں مشغول کوئی گوشت خوری میں محو۔ کہاں تک ۔ لاکھوں کوئی سماجی روپیہ غبن

کررہا ہے۔ کوئی سرکاری روپیہ ہضم کررہا ہے (دیکھئے) کوئی جرمانہ دے رہا ہے

کوئی قید میں پڑا ہے۔ زنا تو زنا۔ اکثر خلاف وضع فطری کے ارتکاب کرنے

سے بھی نڈر۔ گو انکا یہ فعل منو مہاراج کے فرمان مندرجہ ذیل کے بموجب جائز نہیں

[illegible] کو چھوڑ کرکے اور حیوان سے اغلام کرنا یا حیض والی عورت سے

بھوگ کرتے یا پانی میں بیرتے ڈالنے سے سانپ سن کر چھ برت کو پراشچت کے واسطے دھارن کرے ۱۱/۱۲۳

برہمن کشتری ویش اگر گاڑی میں سوار ہو کر یا پانی میں داخل ہو کر یا دن کے وقت مرد یا عورت سے جماع کریں تو معہ کپڑوں کے اشنان کرنا چاہیے ۱۱/۱۲۴"

لیکن اخلاق اور قانون انگلشیہ کے بموجب ضرور گناہ عظیم ہے۔

اگر ایڈیٹر صاحب کو ظلم اور اہلحدیث کے گندہ ہونیکا خیال ہوتا تو ضرور نام بنام گنا دیتے کہ فلاں آریہ فلاں گناہ کا مرتکب ہے اور فلاں فلاں کا دل دادہ۔ پس ایسی حالت میں مسافر کے دعوے کو بجز ڈسمس کرنے کے اور کیا کیا جا سکتا ہے (۲) مسافر نے آپکے سوال کا جواب وید میں مفقود ہے لکھکر آریہ سماج کے اس دعوے کو وید مخزن العلوم والفنون ہے توڑ دیا۔ اجی مسافر صاحب! کیا زانیہ عورت اور زانی مرد کی سزا وید میں نہیں۔ واللہ آپنے خوب بتلایا معلوم ہوا کہ اسی طرح دیگر باتیں بھی وید سے مفقود ہونگی۔

ناظرین! اصل یہ ہے کہ چونکہ مسافر بیچارہ سفر کا تھکا ماندہ ہے اسلئے شاید مولوی صاحب کے سوال کو سمجھا نہیں۔ مولوی صاحب تو زانیہ عورت کی سزا وید سے دریافت کرتے ہیں۔ اور مسافر صاحب کہتے ہیں کہ وید میں زنا کی تعلیم نہیں ہے ماشاء اللہ اگر تعلیم ہوتی تو پھر کیا فکر۔ مگر نہیں معلوم ہوا کہ وید میں سزا کے زنا نہیں ہے خوب بہر کیا ہے مرضی کرو۔ شمار کرید یا نہ کرو۔ واہ سبحان اللہ۔

مولوی عبدالہادی صاحب کا سوال نہایت عمدہ اور معقول ہے گو غیر ضروری تھا۔ کیونکہ جہاں طلاق نہیں اور کوئی عذر نہیں وہاں بجز شمار قطار کے اور کیا ہوگا۔ گیارہ تک کا شمار تو نیوگ کیا کرتے ہیں۔ اسکو بہت آگے بڑھ کر ہم سے پہلا نہیں ہوتا ہوگا۔ اور اس سے نیوگ کرانی ہے گو شرائط کے خلاف ہے۔ لیکن مسافر کا جواب بالکل لچر اور فضول ہے۔ مہا بھی اگر ہمت ہو تو وید سے بیان کرو کہ ایسی حالت میں انسان کو کیا کرنا چاہیے۔ اسلام تو ایسی حالت میں اگر عورت بدچلنی سے نہ رکے طلاق کا فتوے دیتا ہے مسافر نے جو اہلحدیث سے ایک سوال کا جواب اسکے خلاف نقل کیا ہے وہ اس کے فہم کا قصور ہے۔

وہاں بھی یہی حکم ہے چھوڑ دو طلاق دیدو۔ اگر وہی محبت دامنگیر ہو تو فہمائش کرتے رہتے دو۔ اگر پھر بھی نہ مانے تو وہی طلاق طلاق۔ آریہ مذہب تو ہے نہیں سینکڑوں کی باری آجائے عورت جو چاہے سو کرے خاوند شوہر کی

نافرمانی کرے احکام وید سے انکار ہے اور تمام برائیاں کرے لیکن چھٹکارا بغیر ممکن محال۔ افسوس۔

ہاں کیوں مسافر اگر کوئی عورت آریہ مذہب چھوڑ کر ہندو عیسائی یا مسلمان ہو جاوے تو ایسی حالت میں شوہر کیا کرے طلاق دے یا خود بھی آریہ مذہب چھوڑ دے وید مقدس کا پران ہو۔ ادھر اور ادھر کی غپ شپ نہ ہو۔ آخر میں ہم اپنے دوست مسافر کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی روش کو تبدیل کرے اس بدزبانی اور سخت کلامی کو چھوڑ دے مسافر کے واسطے یہ روش بہت بری ہے۔ مسافر کو ہر دلعزیز ہونا چاہیے۔

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جان دوست تر دارند۔ جوانان سعادتمند پند پیر دانا را۔

قابل توجہ حامیان اشاعت اسلام

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد سلام آنکہ ۲۷۔ اپریل کے اہلحدیث میں ایک مختصر سا نوٹ بعنوان "جاپان میں اشاعت اسلام ہو یا ہند میں" نکلا تھا جو بندہ کی نظر سے گذرا۔ اسکے متعلق یہاں کے مزید حالات لکھکر ارسال خدمت کرتا ہوں امید ہے کہ از راہ ہمدردی قومی ان چند سطور کو اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔

جہاں ملک کے بعض دوسرے اضلاع میں اسلامی انجمنوں اور دینی مدارس کے قائم ہونے کی فرحت بخش خبریں سنکر طبائع کو خوشی ہوتی ہے اور اپنی سوئی ہوئی قوم کے بیدار ہونے کی امیدیں پژمردہ دلوں کو تازگی بخشتی ہیں وہاں تمام درد مند ان قوم یہ خبر سنکر نہایت متاسف ہونگے کہ اس ضلع پورنیہ (ملک بنگال) کے مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو رہی ہے۔ یعنی اسجگہ کوئی اسلامی سکول یا انجمن برائے نام بھی قائم نہیں حالانکہ اس ضلع کے بہت سے مسلمان اسقدر متمول و خوشحال ہیں کہ اگر وہ چاہیں تو فرداً فرداً بھی سکول قائم کر سکتے ہیں مگر سچ ہے کہ توانگری بدل است نہ بمال یہی وجہ ہے کہ یہاں کے مسلمان عموماً جاہل اور طرح طرح کے فسق و فجور میں مبتلا ہیں انکی جہالت کی ادنے مثال یہ ہے کہ اکثر دیہات کے نام بھی مسلمانوں کے سے نہیں۔ یعنی بیاسی۔ گوپال۔ شیخ گوپال۔ شیخ پرتل۔ [illegible] وغیرہ وغیرہ ہیں۔ توکل و استقلال تو انہیں چھو تک نہیں گیا۔ [illegible] ایک مسئلہ نہ دو قسم تحریر کرتا ہوں تاکہ ناظرین [illegible] کا اندازہ لگا سکیں وہ یہ ہے کہ موضع [illegible] کے مسلمانوں نے ایک ہندو [illegible] کو [illegible] کچھ زمین [illegible] کاشت کیلئے چند ماہ دیکر رجسٹری کر دیا جسکے اہم شرائط میں سے

ahmadimuslim.de

ایک شرط یہ ہے کہ وہ مسلمان نہ تو کبھی گائے ذبح کرینگے اور نہ ہی کبھی گائے کا گوشت کھائینگے۔ بصورت خلاف ورزی اس شرط کے گوہر بابو کو اختیار ہوگا کہ وہ ان مسلمانوں کے مکانات کو جلادے اور انکو اراضی سے بیدخل کردے" اس سے میری مراد یہ نہیں کہ مسلمانوں کے لئے گائے کا گوشت کھانا فرض ہے اور اس فرض کے ترک کرنے سے وہ گنہگار ہوتے ہیں بلکہ مجھے اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ ان لوگوں کو دنیاوی خواہشات نے کس قدر اندھا کر رکھا ہے۔

اب خاص شہر پورنیہ کا حال سنئے یہاں (باوجودیکہ کئی متمول مسلمان آباد ہیں) بعض مساجد نہایت ہی خستہ غیر آباد اور کس مپرسی کی حالت میں پڑی ہوئی ہیں اور وہاں حال سے پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ" اے دنیا کے عاشقو! جہاں اپنے رہائشی مکانات کو پختہ و بارونق بنانے میں ہمہ تن مصروف رہتے ہو وہاں ہم خانۂ خدا کی مرمت ہی کرا دو تا بروز حشر اس مواخذۂ عظیم سے مخلصی پاؤ" مگر وہاں تعزیہ داری اور مجالس میلاد کو ہی فرض سمجھا ہو جب شبہات سمجھ کر سینکڑوں اور ہزاروں روپیا اسمیں صرف کیا جاتا ہے۔ ان بے زبانوں کی صدا ہی کون سنتا ہے ؎

کون سنتا ہے فغان درویش ٭ قہر درویش بجان درویش۔

اور ایسا ہی اور بہروز جن میں ہے جو شہر سے تخمیناً چار میل کے فاصلے پر ہے اور جس جگہ عدالت کچہری واقعہ ہونے کے باعث بہت سے ملازمت پیشہ مسلمان رہا کے سب غیر ضلاع برووان۔ مرشدآباد و پٹنہ و مونگیر کے باشندے ہیں رہتے ہیں دو مسجدیں بہ ترمیم مسدود ہیں۔

پس جائے انصاف ہے کہ خود جس ملک کے مسلمانوں کی یہ حالت ہو انکو ایسی ابتری حالت میں چھوڑ کر غیر ممالک میں اشاعت اسلام کے لئے جانا یا دوسروں کو جانیکی تحریک مضحکہ اسا جانا ہے۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

تو کار زمیں را نکو ساختی ٭ کہ با آسمان نیز پرداختی۔

خادم قوم ذاکر غلام محمد امرتسری از پورنیہ

غزل در ترغیب اتباع رسول صلعم

از منشی عبدالرؤف صاحب موحد

دوستوں کو چاہئے خیر الوریٰ کی اتباع
مرسل یزداں محمد مصطفےٰ کی اتباع

لاکھ گر اعمال صالح ہوں تو بیکار جانئے
گر نہ ہو دین میں ختم الانبیا کی اتباع

جنت الفردوس میں پاؤ گے ہی اعلیٰ مقام
یہ کرو گر یار ہو حبیب کبریا کی اتباع

دعویٰ عشق نبی ہے اور سنت سے گریز
کیا اسی کا نام ہے شاہ ہدیٰ کی اتباع

عاشق صادق نبی کا ہے وہی اے جان من
شوق دل سے جو کرے ہر مصطفےٰ کی اتباع

اتباع مصطفےٰ ہے تم پہ یارو فرض عین
جان و دل سے تم کرو اس پیشوا کی اتباع

اتباع مصطفےٰ کے بعد تم پر فرض ہے
دین کے حامی چار یار باصفا کی اتباع

چھوڑ کر اللہ کو قبروں سے چاہتے ہو مراد
کیا یہی ہے خاص اس حاجت روا کی اتباع
(خداوند کریم)

پیرزادے ہیں بہت سے ایسے مکار و خبیث
کرتے ہیں دن رات بس نفس و ہوا کی اتباع

چھوڑ دو تقلید شخصی مولوی صاحب ابھی
بس کرو فخر الرسل بدر الدجیٰ کی اتباع

اے موحد تو کیا کر صدق دل سے روز و شب
ہاں کیوں [illegible] رسول دوسرا کی اتباع

نظام اسلام

مزہ جب ہے کہ ہیں گر ہم دو قالب یکجاں ہو کر
اگر روٹھے کوئی اس کو منالیں مہرباں ہو کر

سکھایا ہے یہی اسلام نے یہ کس وضاحت سے
کہ مسلم سب رہیں آپس میں یکدل یکزباں ہو کر

مگر کچھ بھی نہیں ہے فرق شیعہ اور سنی میں
مٹا دیں مار کر جھگڑے [illegible]

نکالا کرکے جھگڑا ہم کو آپس کی خصومت نے
الگ ہیں دل کی دل ہی میں [illegible]

وظیفہ آج کل یہ ہو گیا ہے قوم کا اپنی
بگڑنا۔ بولنا۔ لڑنا۔ جھگڑنا بدزباں ہو کر

کیا بغداد کو برباد اپنی خانہ جنگی نے
مٹایا نام غرناطہ کا بے نام و نشاں ہو کر

کبھی ہم تھے کہ ڈنکا تھا ہمارا سارے عالم میں
[illegible]

چڑھی جاتی ہیں قومیں غیر معراج ترقی پر
مگر ہم ہیں کہ بیٹھے ہیں [illegible]

خدا حافظ ہے ایسی قوم کا جسکی یہ حالت ہو
سکے کیا ہی کوئی [illegible] پڑا ہے نیم جاں ہو کر

یہی حالت اگر چندے رہی تو دیکھ لیجو گا
یہاں سے [illegible] ہو جائیگا [illegible]

نہیں ان کے بچاؤ کی کہیں صورت اگر کوئی
لحد میں سو رہے ہیں [illegible]

نصیب اپنا تو کچھ گذری جس طرح گذری
خدائی قوم کہلائیں یہ بچے نوجواں ہو کر

[illegible] سعدی مرحوم

کسے را کہ اقبال باشد غلام
نہ لیکن [illegible] روز سیہ نام

مگر کوش و افیون و بادہ خوار
کجا روز محشر شود رستگار

ز مے کش کی ہوگی کبھی بہتری
دگر رو بگا رشک کند چاکری

نکالیں نہ منہ اس کو اہل حرد
[illegible] شہید الملک بود۔

نشوں سے شرارت ز کرا کتاب
مکن خانۂ زندگانی خراب۔

سخن از مسکرات و شرارت مزد
[illegible] شود تا م نیک ابرو بسر

فتاوے

سوال نمبر ۱۶۵ - عورت بلا محرم اور بلا شوہر ایک دن کی مسافت پر اپنے گھر سے جا سکتی ہے یا نہیں؟ (عبداللہ گیلانوی)

جواب نمبر ۱۶۵ - جائز نہیں - حدیث میں منع آیا ہے۔

سوال نمبر ۱۶۶ - تمباکو دراصل نشی و مسکر شئی ہے یا نہیں اور اسکا کھانا یا اسکا دھواں حقہ میں بھر کر پینا مباح ہے یا نہیں - بعض علماء اسکو حرام قرار دیتے ہیں بعض حلال و مباح بتلاتے ہیں پس درینصورت عوام اہل اسلام کو کس کے قول پر عمل کرنا چاہئے - (شیخ محمد ابراہیم ایوت محل)

جواب نمبر ۱۶۶ - تمباکو نشی تو نہیں ہے البتہ مفتر ہے یعنی دماغ کو چکر دیتا ہے اسلئے بحکم حدیث نبوی نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر و مفتر تمباکو نوشی منع ہے۔

سوال نمبر ۱۶۷ - زید نے عمر کا مکان پانچ صد روپیہ میں ۳ سال کیواسطے رہن رکھا اور عمر سے ایک کرایہ نامہ تا میعاد فک رہن مبلغ سیکڑہ کی شرح سے مبلغ ماہوار تحریر کرا لیا کیا یہ زر کرایہ یعنی مبلغ ماہوار شرعاً لینا دینا جائز ہے؟ (صوفی امام)

جواب ۱۶۷ - یہ سود ہے جسکا لینا دینا منع ہے حرم الربوا

سوال نمبر ۱۶۸ - ایک منکوحہ عورت جسکا خاوند حقوق زوجیت میں سے ایک حق بھی ادا نہیں کرتا ہے - آیا وہ اپنا نکاح فسخ کرا سکتی ہے اگر کرا سکتی ہے تو کتنی مدت کے بعد اور آجکل شرعی فیصلہ کرنے والے قاضی نہیں ہیں - تو وہ کس سے فسخ کرا وے

سوال نمبر ۱۶۹ - ایک نابالغ لڑکی کا نکاح جسکا والد فوت ہو چکا ہے اسکی والدہ بغیر دادا کی اجازت کے کرا سکتی ہے یا کہ نہیں - اس سوال کا جواب فقہ حنفیہ کے مطابق ہونا چاہئے۔

سوال نمبر ۱۷۰ - اگر کوئی ہندو طلازم پیشہ مسجد کی تعمیر کیواسطے کچھ روپیہ دے آیا وہ لیکر مسجد پر لگانا جائز ہے یا کہ نہیں۔

جواب نمبر ۱۶۸ - یہ مسئلہ کئی ایک دفعہ اہلحدیث میں آچکا ہے کہ درصورت ادا نہ کرنے حقوق زوجیت کے عورت کو فسخ نکاح کرانے کا اختیار ہے کتب فقہ مثل شرح وقایہ وغیرہ میں یہ بات ملتی ہے البتہ یہ سوال غور طلب ہے کہ آجکل کیا کرے آجکل ڈسٹرکٹ جج ضلع کے ہاں درخواست فسخ نکاح مع وجوہات دینے سے حکم مل سکتا ہے اگر بلا اجازت حاکم کے کریگی تو خطرہ ہے خاوند حسب قانون تعزیرات

اور دوسرا نکاح ثانی ہیں دونوں بیوی اور خاوند ثانی کو تکلیف نہ پہونچا وے۔

جواب نمبر ۱۶۹ - ناجائز ہے اس صورت میں اہلحدیث اور حنفیوں کا اختلاف نہیں لا نکاح الا بولی۔

جواب نمبر ۱۷۰ - حلال کمائی ہو تو جائز ہے مکہ کے مشرکوں نے کعبہ شریف بنا کیا تھا جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فتح کامل کے بھی نہیں گرایا - نہ گرانے کا کبھی خیال فرمایا بدستور اسی کو قائم رکھا - شاید بعض لوگوں کو اس آیت سے اس کے عدم جواز کا شبہ ہو جسمیں ذکر ہے اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ الآیۃ یعنی مسجدوں کو آباد کرنا صرف مذہبی لوگوں کا کام ہے جو سچے مسلمان ہوں تو واضح رہے کہ اس آیت میں مساجد کی آبادی مراد ہے - آبادی اور چیز ہے اور بنا اور چیز - آبادی تو بیشک ایمانداروں ہی کا کام ہے کیونکہ وہی اس میں نماز پڑھتے ہیں اور یہی مساجد کی آبادی ہے کہ جس غرض کیلئے بنائی گئی ہیں وہ ادا ان میں کیا جاوے۔

سوال نمبر ۱۷۱ - ایک شخص مسلمان ہندو لوگوں کے تیوہار ہولی میں اس طرح شریک ہوتا ہے کہ اپنے انتظام سے اس روز ناچ کراتا ہے اور عبیر جو ایک قسم کا سرخ رنگ ہے جسکو ہندو اس روز ایکدوسرے کو لگاتے ہیں لگاتا ہے اور ناچ کے ساتھ ساتھ چلتا ہے جیسا کہ ہندو لوگوں میں رسم ہے گھومتا ہے اور اپنے اس فعل کو صرف لہو و لعب تصور کرتا ہے یہ فعل اسکا گناہ ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو صرف لہو و لعب ہو یا گناہ کبیرہ ہے یا کس قسم کا گناہ ہے؟ (فضل الرحمن از جبہ؟)

جواب نمبر ۱۷۱ - گناہ ہمیشہ ہوتے ہیں تو شک ہی نہیں ایک تو مذہبی بات دوم کفار کی رسم بھی کفر کے طور پر ہے ... حدیث شریف میں ... من کثر سواد قوم فھو منھم یعنی جو کسی وجہ سے کسی جماعت کی تعداد بڑھاوے وہ انہیں میں سے ہے اسلئے ایسے شخص کو تجدید ایمان کرنی چاہئے۔

سوال نمبر ۱۷۲ - سورت فاتحہ کے بیچ الرحمن الرحیم کا اتصال اور انفصال دونوں جائز ہیں یا نہیں۔ (از سلطان سید احمد شاہ پیر از ...)

جواب نمبر ۱۷۲ - حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں میں وصل کیا کرتے تھے یعنی الرحمن الرحیم کو ایک ساتھ پڑھتے تھے۔

سوال نمبر ۱۷۳ - ایک مجلس کی تین طلاق کو ایک ہی طلاق اہلحدیث ... ہیں پس جس حدیث کی بنا پر یہ تین طلاق ایک ہی شمار کی گئی وہ اصل حدیث معہ ترجمہ

ahmadimuslim.de

کتاب تحریر فرمائیں۔ اور قبول کیا اس حدیث کو مذاہب اربعہ کے کسی امام نے یا صرف اہلحدیث ہی کے مذہب میں قابل قبول ہے۔ (محمد سلیمان مختار عدالت از دیناج پور)

جواب نمبر ۱۷۳۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کان الطلاق علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وسنتین من خلافۃ عمر طلاق الثلاث واحدۃ فقال عمر ابن الخطاب ان الناس قد استعجلوا فی امر کانت لہم فیہ اناۃ فلو امضیناہ علیہم فامضاہ علیہم (مسلم) ائمہ اربعہ نے اس روایت کے پچھلے حصے پر عمل کیا ہے یعنی حضرت عمر کے اپنے فیصلے پر عمل کرتے ہیں۔ اور اہلحدیث کہتے ہیں کہ چونکہ اس امر میں پیغمبر خدا کی مرفوع حدیث موجود ہے اسلئے حکم شرعی تو وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ سیاسی ہے جو خلافت کے ساتھ تھا۔ شرعی نہیں کہ دائمی رہتا۔ یہ ہے اختلاف ائمہ اربعہ اور ائمہ اہلحدیث کا

سوال نمبر ۱۷۴۔ اکثر جگہ مسلمانوں میں دستور ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو میت کے وارث ایسا کرتے ہیں کہ قرآن شریف لیکر ایک ملاں کو دیتے ہیں اور چند کلمات اسی قسم کے کہتے ہیں کہ اس مرنے والے کے جتنے گناہ تھے سب تیرے ذمہ میں وہ اقرار کرتا ہے یہ کام جبر کرتے ہیں یہ فعل بدعت ہے یا کیا؟ (محمد ادریس از رنگون)

جواب نمبر ۱۷۴۔ سخت بدعت ہے۔ بلکہ قریب کفر ہے خدا فرماتا ہے ام لہم شرکاء شرعوا لہم من الدین ما لم یاذن بہ اللہ (کیا اللہ کے سوا ان مشرکوں کے اور کوئی معبود ہیں جنہوں نے انکو ایسی باتوں کی اجازت دے رکھی ہے جنکی اجازت خدا نے نہیں دی) اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جن باتوں کی اجازت خدا نے نہ دی ہو۔ انکو شرعی حکم بنا لینا گویا خدا کے ساتھ شریک مقرر کرنا ہے اسی لئے حدیث شریف میں آیا ہے من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد یعنی جو کوئی ہمارے دین میں ایسی بات نکالے جو اس میں نہیں وہ مردود ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ

سوال نمبر ۱۷۵۔ رسول مقبول کے جسم مبارک کا سایہ تھا یا نہیں!

سوال نمبر ۱۷۶۔ افیون کھانے والے کو امام بنانا چاہئے یا نہیں۔ افیونی کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے یا نہیں اور افیون کھانے والا کیا ہے ولد الزنا کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے یا نہیں جبکہ ولد الزنا نمازی اور اہلحدیث ہو؟

سوال نمبر ۱۷۷۔ جو شخص نماز و روزہ ادا نہیں کرتا۔ اور بدکار اور زنا کار ہے اور مر گیا اور توبہ کیا تو جنازہ پڑھانا چاہئے یا نہیں۔ اور اگر بلا توبہ مرا تو جنازہ پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ (خریدار ۳۰۵)

جواب نمبر ۱۷۵۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جمیع لوازمات بشریہ میں بنی آدم کے شریک تھے انما انا بشر مثلکم نص قطعی ہے۔ سایہ نہ ہونے کی روایت صحیح کوئی نہیں آئی اسلئے سایہ کی نفی نہیں کیجا سکتی۔

جواب نمبر ۱۷۶۔ افیون بحکم نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر حرام ہے اور افیون کھانے والا گنہگار ہے مگر نماز اُس کے پیچھے درست ہے۔ حدیث میں آیا ہے صلوا خلف کل بر وفاجر ہر ایک نیک وبد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ حرامزادہ کے پیچھے بھی نماز درست ہے اسکا قصور نہیں۔

جواب نمبر ۱۷۷۔ بے نماز بدکار اگر ایماندار ہو تو جنازہ پڑھا جائے۔ البتہ جو لوگ بے نماز کو کافر کہتے ہیں وہ اُس کے جنازہ سے بھی منع کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۷۸۔ قرآن شریف غیر مخلوق است یا نہ اگر کسے گوید کہ قرآن شریف مخلوق است گوینده چہ حکم دارند۔

سوال نمبر ۱۷۹۔ اہل قبور را استمداد کردہ آید یا نہ؟ (ابو احمد محمد قاسم بخش از جیتپور)

جواب نمبر ۱۷۸۔ نزد فقیر ایں نزاع لفظی ست تا وقتیکہ موضوع بحث قرار یافتہ نشود نزاع لفظی باشد پس نخستین تحقیق مصداق قرآن باید کرد کہ در قضیہ القرآن مخلوق او مخلوق موضوع چیست یعنی از قرآن کلام نفسی مراد ست یا کلام لفظی پس ہرچہ مراد باشد حکم مناسب او باشد۔ قرآن مخلوق ست ایں حکم ہم صحیح ست زیرا کہ ایں حکم بکلام لفظی ست یعنی ایں حروف واصوات کہ بتحریک شفتین حاصل شوند یا بکتابت کاتب پیدا گردند۔ زیرا کہ ایں ہمہ فعل مخلوق ست وفعل مخلوق ہم مخلوق۔ قال اللہ تعالیٰ واللہ خلقکم وما تعملون یعنی خدا شمارا وافعال شمارا پیدا کردہ ست واگر مراد از قرآن کلام نفسی ست کہ صفت باری تعالیٰ شانہ ست پس آن غیر مخلوق قال تعالیٰ وانہ فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم۔ فان لم یستجیبوا لکم فاعلموا انما انزل بعلم اللہ۔ ہمیں فیصلہ امام المتکلمین امام رازی کردہ است۔

جواب نمبر ۱۷۹۔ استمداد از مخلوق حرام ست قال اللہ تعالیٰ ایاک نستعین خاص از تو استمداد کنیم نہ از مخلوقے زندہ باشد یا مردہ۔ البتہ در امور یکہ مقدور بندگان باشد بحکم تعاونوا علی البر والتقوی دراں امور جائز باشد لیکن مردگان دراں امور ہم ہیچ قدرت ندارند۔

سوال نمبر ۱۸۰۔ ایک شخص کا وضو نہیں ٹھہرتا۔ ہر وقت پیشاب کی ریح خارج ہوتی رہتی ہے وہ نماز کی کیا صورت کرے۔ (المستفسر مولوی عبدالحق جوہری)

جواب نمبر ۱۸۰۔ ایسا شخص معذور ہے بحکم لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا ایک دفعہ

انتخاب الاخبار

نیروبی برٹش افریقہ سے نامہ نگار لکھتا ہے کہ:-

یہاں پر اگر کوئی مسلمان عالم شخص اپنا کچھ وقت یہاں کے باشندوں کو اسلامی تعلیم دینے کے لئے وقف کرسکے تو ہزارہا آدمی مشرف باسلام ہوجاویں۔ یہ لوگ بالکل جنگلی ہیں ان کا کوئی مذہب نہیں مگر اتنا ہے کہ جو لوگ ختنہ نہیں کراتے اُن سے نفرت کرتے ہیں۔ اور دوسرے دلوں سے رغبت۔ یہ سب اسلام کی طرف اتفاقاً میلان ہے عیسائی مشنری باوجود ہزارہا روپیہ خرچ کرنے کے بھی ناکام ہیں۔ یہ لوگ جو چند روز تک بھی مسلمانوں کے درمیان نوکری وغیرہ کرتے ہیں تو کلمہ شریف پڑھنے لگ جاتے ہیں گو اُن کا کلمہ زبان تک ہی محدود ہوتا ہے تاہم امید کیجاتی ہے کہ اگر کوئی محنت کرے تو یہ لوگ فوراً اسلام کی طرف راغب ہوں۔ ہزہائینس سر آغا خان صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ وہ یہاں سے جاکر چند عربی زبان دان علما تلقین کیواسطے روانہ کرینگے۔ مگر تا حال کوئی شخص نہیں آیا۔ جاپان وغیرہ میں تو کتابیں وغیرہ شائع کرنی پڑتی ہونگی۔ یہاں تو صرف چند آدمیوں کی ضرورت ہے جو اِن کی زبان سیکھ کر (جو کہ بہت جلدی آسکتی ہے) وعظ کریں۔ یہاں کی زبان عربی زبان کی بگڑی ہوئی شاخ ہے اور ایک عربی دان کو بہت جلد آسکتی ہے۔

امرتسر میں بفضلہ تعالیٰ اب طاعون کی بہت کمی ہے۔

اِس ہفتہ امرتسر میں کئی ایک خون ناحق ہوئے ہیں۔ ایک شخص نے اپنی عورت کو مار کر دفنا دیا مگر پولیس میں رپورٹ ہونے سے نکالی گئی۔ ایک پولیس مین نے ایک گمہار کو ڈنڈے سے دھکیلا بس اتنے ہی سے اسکا کام تمام ہوگیا۔ دو عورتوں کو زیور کے لالچ سے قتل کیا گیا۔ ایک جوان لڑکا تالاب میں تیرتا ہوا ڈوب مرا۔

افسوس اس ہفتہ جماعت اہلحدیث کے ایک بڑے معاون یعنی حافظ امام الدین صاحب رئیس علی گڈہ کے انتقال ہونے کی خبر درحقیقت اثر پہونچی مرحوم عمر طبعی سے اگرچہ متجاوز تھے مگر جماعت اہلحدیث کو جو آپکی ضرورت تھی وہ کبھی بھی ختم ہونے والی نہ تھی۔ خدا مرحوم کو بخشے اور آپکے صاحبزادوں کو آپکا سچا قائم مقام بناوے جماعت اہلحدیث سے التماس ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ امرتسر میں پڑھا گیا۔

شملہ کالکا ریلوے کو گورنمنٹ آف انڈیا ۲۵ لاکھ روپے میں خریدنے والی ہے۔

حضور وائسرائے غالباً موسم سرما کے آغاز میں حیدرآباد دکن میں جاکر نظام دکن سے ملاقات کریں گے۔ اور موسم گرما کے اختتام پر کشمیر تشریف لیجائیں گے۔ گو ابھی یہ دونوں

باتیں بالکل طے نہیں ہوئیں۔

کشمیر میں برقی قوت دریائے جہلم سے پیدا کرنے کی تجویزیں اب کیجارہی ہیں۔ آئندہ جاڑے کے موسم میں ریلوے بنانے کا کام شروع کردیا جائیگا۔

گورنمنٹ کالجوں کے تمام پروفیسروں کو آئندہ سے سرکار کیطرف سے رہنے کے لئے مکانات مفت بلا کرایہ ملا کرینگے۔ اسبارہ میں جلد حکم جاری ہونے والا ہے۔

ہائیکورٹ الہ آباد میں کام کی کثرت ہے نیا ایڈیشنل جج مقرر کرکے ججوں کی تعداد ۶ کردیجائیگی۔

قحط زدوں کی تعداد کل ہندوستان میں اب ۳ لاکھ ۴۷ ہزار رہ گئی ہے سینٹرل انڈیا میں آٹھ ہزار اور ممالک متحدہ میں ۹ ہزار قحط زدے کم ہوگئے۔ راجپوتانہ اور بمبئی میں قحط زدوں کی تعداد زیادہ ہوگئی ہے۔

ہز آنر لفٹنٹ گورنر پنجاب کی یہ ڈیو تجویز ہے جو عدہ ہو کہ نابالغوں کی جس قدر جائدادیں پنجاب میں کورٹ آف وارڈس کی زیر نگرانی ہوں انکی بچت کے نقد روپیہ سے گورنمنٹ کے کاغذات نہ بلکہ زمینیں خرید لیجائیں بلکہ ریلوے لائنوں کے حصے بھی مول لئے جائیں کہ جن سے زیادہ منافع حاصل ہوسکتا ہے۔

طاعون سے کل ہندوستان میں ہفتہ مختتمہ ۲۶ مئی کو ۱۱ ہزار ۲ سو ۱۲ موتیں ہوئیں۔ اس سے پہلے ہفتہ میں ۱۵ ہزار ۶ سو ۳۳ موتیں ہوئی تھیں۔ منجملہ ۱۱ ہزار ۲ سو ۱۲ کے پنجاب میں ۷ ہزار ۲ سو ۹۶ موتیں ہوئیں۔

سلطنت متحدہ امریکہ نے ۳۰ لاکھ پونڈ کی لاگت سے ایک اوّل درجہ کا جنگی جہاز بنانا تجویز کیا۔ (دیکھا کہتے ہیں)

سیالکوٹ میں پلیگ بکثرت پھیل رہا ہے لیکن پیشتر کی نسبت اب کم آدمی مرتے ہیں۔

کشمیر میں ایک مسلمان رضا آغا نامی ہے اسکی عمر ۲۶ برس کی ہے اور کوٹھا ندو کا کام کرتا ہے۔ اسکا قد ۸ فیٹ ۴ انچ ہے اور سینہ کا دورہ ۵۰ انچ ہے۔

تحصیل دہلی میں چارہ کی قلت سے کسانوں کو سخت تکلیف ہورہی ہے

رنگون میں ۲۴ گھنٹوں کے اندر چیچک سے ۱۹ نئی وارداتیں ہوئیں پچھلے مریضوں میں سے دو مرگئے اور چند اچھے ہوگئے۔ ایک واردات ہیضہ کی بھی ہوئی۔

محکمہ زراعت بہار کے متعلق پہلا میں ۳۰ ہزار روپیہ کی لاگت سے ۵۰ ایکڑ پر امتحانی قطعہ اراضی قائم ہونے والا ہے سپرنٹنڈنٹ اور اوورسیروں کے لئے مکانات بہت جلد بنیں گے۔

کلکتہ و بمبئی کے مابین ڈاک گاڑی کیلئے موجودہ راستہ سے زیادہ مختصر راستہ نکالنے کی تحریک ہے۔

ahmadimuslim.de

قابل دید کتب

تفسیر ثنائی اردو — پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمے کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دئے گئے ہیں۔ ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جس میں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی (بشرط انصاف) بجز آمنا بہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو جن میں سے سردست چار جلدیں رہیں۔

جلد اول: سورہ فاتحہ و بقرہ قیمت ...

" دوم: " آل عمران و نساء ...

" سوم: " مائدہ۔ انعام۔ اعراف ...

" چہارم: " تا سورہ نحل یعنی ۱۴ پارہ ...

تقابل ثلاثہ — (توریت انجیل و قرآن کا مقابلہ) مصنفہ ڈپٹی عبداللہ آتھم کا نمونہ ان تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقولہ ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کی گئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ ہے۔ قیمت (...)

حدیث نبوی اور تقلید شخصی — دونوں مضمونوں پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ... ۲

عشرت کی زندگی ... (۱)

سرکوب بدعت۔ مسائل بدعت کی تردید۔ قیمت ۱؍

الہام۔ الہام کی تشریح کی گئی ہے قیمت ۱؍

فیصلہ آرہ۔ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے قیمت ۱؍

مشتہر

مہتمم کتب خانہ اہلحدیث امرتسر

مفید ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ ارزاں شکلماہی اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے اور مال فوراً بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال

لونگی سادہ ... سے ... تک فی عدد	کلاہ سادہ ۶ سے ۹ تک فی عدد
" زرین ... " ... " "	" زرین ... " ... " "
" ادھی کی ... " ... " "	رومال ریشمی ۸ " ... " "
ازاربند سوتی ... " ... " "	کمبل دیسی ... " ... "
" ریشمی ۱۲ " ... " "	لوئی سفید ... " ... " "
تھان گبرون باریک و موٹا ...	پٹی دیسی اونی ۱۲ " ... فی جوڑہ
جوتہ ساخت لدھیانہ ... " ... "	" پشمینہ ... " ... " "
" زرین ہوشیارپوری ... " ... "	جراب دوستانہ اونی ۸ " ... " "
جراب دوستانہ سوتی ... " ... "	پٹی سرج ... " ... " "
رومال سوتی ... " ... "	" بڑھیا ... " ... "
فرش زرین خاکی ۱۲ گز سے ... "	کمبل فوجی ... " ... "
مافوشری کا ... " ... "	چادر پشمینہ ... " ... "
" خاکی ... " ... "	بنیان و پاجامہ اونی ... " ...
رنگین لوئی ۳ گز طول ۱ گز عرض ...	" سوتی ... سے ... تک
دریاں دوتہی ... " ... "	پٹی برائے کوٹ فی تھان ۸ " ... "
دری برائے پلنگ ... " ... "	و گز
" فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے	باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

ہر قسم کا مال۔ فوجی اسباب۔ لنگیاں۔ کمربند۔ سیپل۔ بین۔ بنیان۔ جرابیں سوتی و زرین ... اونی ... دوپٹے ... اونی وغیرہ وغیرہ بنت دیکھ کر سوداگروں کو چاہئے کہ ... ارزاں ... ایک دفعہ بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمادیں۔ ... کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی

نوٹ۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو ... روانہ کیا جائیگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا

المشتہر

شیخ یوسف محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز شہر لودیانہ

محتسب ... ابو الوفا ثناء اللہ ... مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R.L.N. 35

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دو دنیوی خدمات کرنا۔
گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی ... کرنا۔

قواعد و ضوابط

... پیشگی آنی چاہئے۔
... خطوط وغیرہ واپس نہ ہونگے۔
... اخباروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند بصفت طبع ہونگے۔

اخبار
اہلحدیث
امرتسر

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	عہ
والیان ریاست سے	...
رؤسا و جاگیرداران سے	...
عام خریداروں سے	...
چھ ماہ کے لئے	...
ممالک غیر سے سالانہ	...

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر
ہونی چاہئے۔

نمبر ۳۱ امرتسر مورخہ ۸ جون ۱۹۰۶ء مطابق ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۲۴ ہجری جلد ۳

خلافت اور امامت

۱۸ مئی کے اہلحدیث میں ہم نے اس بحث کو یہاں تک پہونچایا تھا کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو جو شیعہ نے ظالم کہا تھا۔ غلط ہے اور حضرات کے ایمان کا ثبوت قرآن شریف سے مانگا تھا وہ بھی دیا تھا۔ اب آج ہم رسالہ اصلاح کی تقریر کے اس حصہ کی اصلاح کرتے ہیں جو شیعہ سنی میں اول باعث فساد ہوئی تھی یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مال کا ورثا میں مثل امتیوں کے تقسیم نہونا۔ اس مسئلہ کی آڑ میں تو جو کچھ شیعہ نے زہر اُگلے ہیں سب جہان کو معلوم ہیں۔ مگر درحقیقت یہ سب غصہ اور زہر انکا محض جہالت اور خود اپنی کتابوں سے ناواقفی پر مبنی ہے۔ ہمیں علماء شیعہ پر اتنا تعجب نہیں جتنا علماء سنت پر ہے کہ آجتک ہم نے کسی عالم سنت کی تصنیف میں اسکا جواب شیعہ کی مستند اور مسلم کتابوں سے نہیں پایا۔ ناظرین! ہمارے ان دونوں دعووں سے تعجب نکریں۔ بلکہ تھوڑی دیر کے لئے ٹھنڈے دل سے غور کریں تو دونوں کا صدق ظاہر ہو جائیگا۔

خیر بہرحال شیعہ جو سلوک مسلمانوں کے اول المحسنین کے ساتھ ہوا ہے اسکا بالاجمال بیان مندرجہ ذیل منقولہ کلام سے ہو سکتا ہے۔

یہاں پر قضیہ فدک کو منضم کر کے معنی ظلم کو منطبق کرنا چاہتے کہ آیا ظلم سابق و حال اور مستقبل بھی بلکہ معنے اس کے صحیح ہوتے ہیں۔ یا کیا۔ ہم اسجگہ پر دعوے فدک کی عظمت اور صحیحہ کی عظمت کو پیش کرنا نہیں چاہتے کہ یہ امر خلاف وعدہ یک ... دیگر تحکم گیر کے ہوگا اور دلائل اس کے کثیر و بسیط بھی ہیں جنسے حذر کرنا اختیار کیا گیا ہے بلکہ ہم بنظر تحقیق حق کے صحاح کی چند حدیثوں کو پیش کرتے ہیں جو بجواب دعوے فدک کی بعد تنقید داخل صحاح ہوئی ہیں اور کتب سیر کی مرویات بھی پیش کیجاتی خالی رد و قدح سے نہیں کہ اکثر مواقع پر انکو نامعتبر ٹھیرایا جاتا ہے۔ اول وہ حدیث مشہور ہے جو بہ تطبیق دعوے فدک کے بروقت حضرت صدیق کے ہمراہ وہ بھی فرما دیتے تھے کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ انما یاکل آل محمد من ھذا المال کما اخرجہ البخاری و مسلم و الجوہری واللفظ للجوہری یعنی بہ تحقیق رسول خدا نے فرمایا کہ ہم گروہ انبیاء وارث نہیں چھوڑتے ہیں جو چیز کہ ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہو اور جز این نیست کہ آل محمد اس مال سے بقدر ماکول کھاتے ہیں۔ وہ کھائینگے۔ اس حدیث میں دو جملے ہیں ایک متروکہ نبی کا صدقہ ہونا۔ دوسرے آل محمد کو صدقہ خوار قرار دینا۔

ahmadimuslim.de

دوسری حدیث نہ ہو جو بعد فراہمی خاطر شورش اور بعد علیحدہ آمد تصرفات صدقہ مذکورہ کے مصارف ذاتی اور اپنے عمال اور اولاد و عیال کی بنا پر فرمائی گئی کہ رسول خدا نے فرمایا کہ لا یقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فھو صدقۃ متفق علیہ کما فی المشکوٰۃ یعنی میرے ورثا دینار میرے ترکہ سے تقسیم نہ کرینگے اور جو میں نے چھوڑا ہے وہ بعد نفقہ ازواج و مایحتاج عمال کے صدقہ ہے۔ اسمیں ازواج و عمال صدقہ خوار گردانے نہیں دئے گئے۔ تاہم تیسری حدیث وہ ہے کہ جو بعد نظر غور فرمانے صدقہ مخصوص دینار مذکورہ اور صدقہ ثابت ہونے باغات و اراضیات کے متروکہ نبی میں ابوبکر صدیق نے ارشاد فرمائی ہے کہ:۔ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ اذا اطعم نبیا طعمۃ فھی للذی یقوم من بعدہ جسکا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ جو نبی کو وجہ معاش بذل فرماتا ہے پس وہ بعد نبی حق انکے قائم مقام کا ہے۔ جو ابوداؤد محدث نے سنن کی کتاب میراث النبی وقصہ فدک میں انکو لکھا ہے جسکا مفاد احکام میراث قرآنی سے بالکل علیحدہ تازہ بتازہ انتقال متروکہ کا بحق خلیفہ ہے اور جو دشواریاں بوجہ خصوصیت صدقہ کے خلیفہ کو بذل و عطا میں پیش آتی تہیں اور بوجہ صدقہ ہونے متروکہ کے کل مسلمان انکو مستحق تہے اور خصوصیت انکی صرف کے مصارف جہاد و تجہیز جیوش پر تہی اور دیگر خواہش خلیفہ میں صرف کیا مثل عطائے فدک عثمان مروان مورث طعن و ملام تہا۔ وہ سب اشکالات اس حدیث نے حل کردئے مگر ساتھ ہی ساتھ انکو تصرف فدک میں جو صدقہ ہونا بیان ہوا تھا۔ وہ اس حدیث متروکہ نبی بحق خلیفہ نے مملوکہ و مقبوضہ ذاتی جتلا دیا جسطرح فی زماننا متولیان اوقاف بہی یہی شعار پیروی خلفاء کبار میں اختیار کئے ہوئے ہیں کہ ابتداء میں تو مقطع حقاظ متولی موقوفہ بنتے ہیں و از خود ل قرنل سے بہی نکالکر اخبار موقوفہ میں شامل کیا کرتے ہیں اور جیتہ جیتہ کا حساب کیا کرتے ہیں بالآخر جب تا بحیات ہو جاتے ہیں سب تہیا لیس بالا تحولاتی ملکر قبضہ املاک میں داخل کر آتے ہیں۔ اسطرح خلیفہ صاحب نے متروکہ نبی کو صدقہ بتلایا اور بنظر تالیف قلب شارکے انکو ہی مستحق ہونا لکھا پھر انمیں صدقہ میں سے نفقات ازواج و مؤنۃ عمال حسب ضرورت عمل مخصوص مستثنیٰ ہونا فرما دیا اور مقدار نفقہ ازواج متروکہ پیغمبر کے خود مالک بلا شرکت غیر ہے بلکہ اور اس دوران میں کبھی بہی دعوی نہ کیا کل ال محمد من ھذا المال کو یاد نہیں کیا۔ حدیث حضرت عائشہ فابی ابوبکر ان یدفع الی فاطمۃ منہا

شیئا فوجدت من ذلک علی ابی بکر وھجرتہ فلم تکلمہ حتی توفیت یعنی ابوبکر نے انکار کیا کہ فاطمہ کو فدک میں سے کچھ بہی حوالہ کریں پس وہ سیدہ ابوبکر سے غضبناک ہوئی اور مہاجرت کی ابوبکر سے یہانتک کہ انتقال فرمایا اس خلف وعدگی شاہد ہے اور یہ علامت اذا حدث کذب واذا وعد خلف واذا اؤتمن خان صحیح مسلم میں مخصوص گروہ نامور کے ماثور ہے جنمیں حضرت خلیفہ نے اپنے اظہار سیرت سے پیشقدمی فرما کر اس گروہ کی پیشوائی قبول فرمائی"

ناظرین اس کلام بے نظام کا خلاصہ سمجھ گئے ہونگے کہ سارا غصہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ سے حصہ کیوں نہ دیا۔ کیوں حدیث مصنوعی بنائی۔ پس تمام مدار کا یہی بات ہے لیکن جب ہم اسکا ثبوت شیعوں ہی کی معتبر کتابوں سے دیکھتے ہیں تو ہمارے ناظرین حیران ہونگے۔ کہ ان علما شیعہ مدعیان علم وعقل کو کیا کسی کی بددعا لگ گئی ہے کہ ایسی بہکی بہلی باتیں کرتے ہیں۔ جنپر مثل صادق آتی کہ اپنا گھر شیشوں کا بنا کر دوسروں پر پتھر برسائیں۔ بخاری و مسلم کی جس حدیث پر راقم مضمون نے اتنی خفگی کی ہے۔ انہی معنے کی حدیث خود شیعہ کی معتبر کتاب کلینی میں موجود ہے۔ پس غور سے سنئے!

قال ان العلماء ورثۃ الانبیاء وذلک ان العلماء لم یورثوا درھما ولا دینارا وانما اورثوا احادیث من احادیثھم فمن اخذ بشیء منھا اخذ حظا وافرا۔ (اصول کلینی کتاب العلم) یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ انبیاء کے وارث علماء ہوتے ہیں کیونکہ انبیاء درہم و دینار تو وراثت میں دیتے نہیں۔ وہ تو علم کی باتیں ورثہ دیتے ہیں۔ پس جو کوئی ان علمی باتوں کو لیتا ہے حقیقت میں وہی کامل حصہ لیتا ہے"

اس حدیث مندرجہ کلینی کے جو معنے علماء شیعہ خصوصاً مجتہد العصر اڈیٹر رسالہ اصلاح کے نزدیک ہوسکیں وہ ذرہ تشریح کے ساتھ شایع کریں۔ مگر جو لفظی ترجمہ ہے وہ تو یہی ہے جو ہم نے لکھا ہے جسکا مطلب صاف وہی ہے جو بخاری مسلم کی متفقہ حدیث میں آیا ہے جسکو راقم مضمون مذکورہ نے حضرت صدیق کی زود فہمی کا نتیجہ قرار دیا ہے مگر نہیں معلوم ہوتا کہ شیعہ نے اپنے سلسلہ روایت سے اسکو اپنی معتبر کتاب کلینی میں کیوں درج ہونے دیا۔ شاید کلینی خلافت صدیقیہ کے زمانہ میں تصنیف ہوئی ہوگی۔ اس لئے مصنف نے از راہ تقیہ حدیث مذکور درج کر دی۔ ولا سبحان اللہ۔ پس جناب شیعہ اس حدیث مندرجہ کلینی کا معقول جواب دیں۔ انکا حق نہیں کہ صدیق اکبر پر عدم تقسیم ترکہ نبوی کی وجہ سے اعتراض کریں۔

ahmadimuslim.de

ایسا ہی حدیث نمبر اول اور نمبر دوئم میں جو تعارض آپنے بتایا ہے یہ بھی آپکی خوش فہمی اور حدیث دانی کی دلیل ہے - سنئے! حدیث نمبر اول میں روایت مجملہ ہے اور نمبر دوئم میں کسی قدر مفصلہ - حدیث نمبر سوئم کی نسبت بھی آپکی محض بدگمانی اور کدورت نفسانی ہے ورنہ مضمون صاف ہے کہ خلیفہ وقت چونکہ کل امور مفوضہ نبی کا نائب ہے اسلئے اسکا ترکہ بھی اسکی تولیت میں ہے اسی لئے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ وارضاہ واکرم نے حضرت علی مرتضیٰ اور عباس رضی اللہ عنہما سے بوقت نزاع فرمادیا تھا کہ تم سے اگر ترکہ نبی کا انتظام نہیں ہوسکتا - تو چھوڑ دو میں خود انتظام کر دونگا مگر یہ خیال ہرگز نہ کرنا کہ میں تقسیم کرکے تمکو حصے بانٹ دوں - باقی جسقدر باتیں ہیں فضول ہیں اور سب کی سب اس غیظ وغضب پر مبنی ہیں کہ حضرت صدیق نے حضرت سیدہ کو ترکہ سے حصہ نہیں دیا لیکن جب خود شیعہ کی حدیث مذکورہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا ترکہ مالی نہیں ہوتا - بلکہ علمی ہوتا ہے تو جبتک اس حدیث کو علماء شیعہ متفق ہوکر حرف غلط کی طرح نہ مٹائیں گے - کوئی جواب انکا قابل جواب نہوگا -

چوتھی حدیث میں جسقدر غلط گوئی آپنے کی ہے مجھو خطرہ ہے کہ آپ کی تمام عمر کی مرثیہ خوانی کا ثواب ضایع ہوگیا ہو - حدیث مذکور کا شروع یوں ہے - کہ :-

ان فاطمۃ والعباس اتیا ابابکر یلتمسان میراثہما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دیکھو بخاری کتاب الفرائض) یعنے حضرت فاطمہ اور عباس دونوں ابوبکر صدیق کے پاس اپنی وراثت طلب کرنے کو آئی جو پیغمبر خدا سے ادنکو پہونچتی تھی - اسپر ابوبکر نے حدیث معلومہ بیان کرکے دینے سے انکار کیا - اس حدیث کا مطلب یہی ہے کہ انکو بطور وراثت دینے سے انکار کیا - جو انکا مقصود تھا - نہ یہ کہ بلاد خرچ خوراک کے بھی نہ دیا - واللہ اگر تم ایسے معنے اس حدیث سے سمجھو تو شیخ سعدی مرحوم کا قول بالکل صادق آئیگا کہ ؎ گلست سعدی و در چشم دشمناں خارست -

پس بخاری میں اس حدیث کا سیاق سباق دیکھو اور اپنے الزامات بیہودہ کو واپس لو ورنہ مجھو خطرہ ہے کہ تم اُن لوگوں میں ہو جاؤ جنکی بابت قرآن شریف میں ارشاد ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا یعنی جو لوگ ایمانداروں کو بغیر کسی گناہ کے ایذا دیتے ہیں وہ بہت بڑے بہتان اور ظاہر گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں - (باقی باقی)

ہمارے حنفی بھائی

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم ✦ کہ بامن کرد ہرچہ آشنا کرد

زمانہ ترقی کرگیا - علمی روشنی نے جہالت کی ظلمت کو فنا کردیا - دینی اور دنیاوی تحقیقات کی انتہا ہوچکی - مگر تاہم ہمارے بعض بھائی ہیں کہ انکو وہی تنگ وتاریک کنواں ہی باغ جنت نظر آرہا ہے انکو زعم میں دنیا ہے تو انکی چار دیواری اگر دین ہے تو معمولی گپ گذاری - ۲۰-اپریل کے اہلحدیث میں ایک امرتسری نامہ نگار کا مضمون چھپا تھا جسمیں نامہ نگار نے لکھا تھا کہ میں نے ایک مسجد میں وعظ سنا ہے کہ حضرت پیر صاحب نے لڑکپن میں بسم اللہ پڑھکر پتھر کو سونا کردیا - ایک مردہ کو زندہ کردیا - پیر صاحب کے والد ایک روز خفا ہوئے اور پیر صاحب قبرستان کی طرف بھاگے اور مردوں کو پکارا - تو سب مردے زندہ ہوکر پیر صاحب کی حمایت کرنے لگے وغیرہ وغیرہ -

ایسی ایک فضول اور سراسر جھوٹی روائیت کا رد بھی ہمارے بھائیوں کو ناگوار گذرا گویا انکے نزدیک اسلام ہے تو یہی ہے کہ جو کچھ وہ کہیں انکو تسلیم کرلیا جائے - چنانچہ انبالہ کا اخبار تیغ اسلام اس مضمون کو دیکھکر آپے سے باہر ہوکر کہتا ہے "قبول وہاب نجدی کی جے" اس عنوان کو قائم کرکے ایک مختصر سی تمہید کے بعد کہتا ہے :-

"یہ بڑی بڑی لیاقت فائق عالم فاضل یہ جھگڑا طے نہ کرسکتی تو پھر ہمارے بیچارے مولنا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کیا کرسکتے ہیں اگر آپکو وہابیت پسند ہے تو آپ شوق سے اس کے پابند رہیں جو آپ سے اُس کے مسائل پوچھیں ذوق سے بتائیں - یہ کیا انصاف ہے کہ خواہ مخواہ بیٹھے بٹھائے اپنے حنفی بھائیوں کے ساتھ چھیڑ خانی کئے جانا - اونکا دل دکھانا - دیگر وہابیوں کی نظروں سے انہیں گرانا - پھر آپس میں نفاق کے شعلوں کا بھڑکنا - کس قدر اسلام کو نقصان دہ ہے اگرچہ ہم خود تو نہیں چاہتے - کہ اپنے وہابی بھائیوں کے ساتھ تیغ وسپر ہوں جسکا نتیجہ سوا اسکے نہیں ہو سکے اور نہ نکلیگا اور جو نکلا ہی تو یہ کہ حنفیوں اور وہابیوں میں نزاع بڑھے - اسلام میں ضعف آئے - مگر آپ کی تحریرات نے آج وہاب نجدی کی جے بلادی کسی تعصب والے وہابی کے چھوکرے نے اہلحدیث ۲۰- اپریل صفحہ ۳ میں بعنوان نشاناتِ دہریت لکھا اور ایک مضمون شائع کرکے اپنے آپ کو آریوں کا ایک گروہ قرار دیا ہے اور حنفیوں کو سناتن دھرمی اور اولیاء کرام کی کرامات کو سناتن دھرم والوں

ahmadimuslim.de

کی کتھا بنائی ہے۔ آخر میں مولوی ثناء اللہ صاحب کی جو یہ عبارت نقل کی ہے جبکہ یہ مضمون ہمارے ہاں پڑھا گیا۔ اسوقت بے ساختہ ہماری زبان سے یہ کلمہ نکلا "بول وہابی نجدی کی جے" زبان سے یہ نکلنا ہی تھا کہ چند اصحاب جو اسوقت موجود تھے سب یکزبان ہوکر کہا "وہابی نجدی کی جے" اس جے کے ساتھ دفتر گونج اٹھا۔ بعد میں وہ سب احباب شرمندہ ہوئے کہ یہ کیسی حرکت ہم سے سرزد ہوئی۔ خیر اب اصل مطلب کی طرف آتا ہوں۔ مولانا موصوف کی ایسی قبیح حرکات کو کون محبت کی نگاہ سے دیکھ سکتا ہے۔ ہم ایسے اخبارات کو جنمیں مسلمانوں کے دل دکھائے جائیں۔ اور آپس ہی میں انکی کشتی کرائی جاوے... دہلی میں مرزا صاحب ہیں اور امرتسر میں مولوی صاحب پس دو چار اور ایسے ہی ہو جائیں تو اسلام کا کام تمام ہے۔ اخبارات فلاح و ملت اور بہبودی قوم کے لئے نکالا جاتا ہے کیا مولوی صاحب کے دل میں یہ سمائی ہوئی ہے کہ ہم ہی ٹوٹا پھوٹا مذہب کو جو ڈالیں... اسی پر ہیں اور شائع کیا۔ بندگان خدا امت رسول اللہ سب پر ظاہر ہے کہ مولوی صاحب کی تمنا یہ ہو کہ حنفیوں اور وہابیوں کا تصفیہ ہو جاوے۔ یہ تو محال ہے۔ جبکہ صدیوں میں شیعوں اور سنیوں کا جھگڑا طے نہ ہوا تو اس مکار بچارہ نجدی بڈھا اس کے پیروں کا جھگڑا کیونکر برسوں میں طے ہو سکتا ہے"

ناظرین! اڈیٹر اخبار مذکور کی دیانت داری دیکھو کہ اخبار اہلحدیث کے مضمون کا خلاصہ تک نہیں دیا۔ تاکہ ناظرین جان لیتے کہ واقع کیا ہے اور اڈیٹر صاحب کس بات پر اتنے خفا ہوئے ہیں۔ **اڈیٹر صاحب!** ہمیں آپ پر نہیں بلکہ آپ کے ناظرین پر رحم آتا ہے کہ آپ اسلام کے وکیل بنکر آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ پر نکلے ہیں اور اپنے ناظرین کو اسلام کی سچی تعلیم پہنچانے کے ذمہ دار ہوئے ہیں مگر غیرت سے آپنے اسلام سمجھا تو یہ کہ ایسی گپوں اور کٹھ مغز ملاؤں کی دل خوش کن زٹلوں کو اور ایسی بیہودہ اور بے ثبوت گپوں کا رد کرنا باعث تفرقہ جانتے ہیں۔

اڈیٹر صاحب! مجھے آپ کی حالت پر بہت ترس آتا ہے کہ آپکو اتنی بھی خبر نہیں کہ دنیا بھر کی غلطیوں کو صاف کرنا اسلام کا پہلا فرض ہے۔ اسلام کہتا ہے کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ سچوں کا ساتھ دو۔ اسلام کہتا ہے وَلَا تَرْکَنُوْۤا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ظالموں کیطرف بالکل نہ جھکو مگر افسوس ہے کہ آپ ایسی دل خوش کن گپوں کے رد کرنے کو دو بیٹ اور کیا نہیں کیا تصور فرماتے ہیں۔ واہ جی اسلامی وکیل آپ کے کیا کہنے ہیں۔

اڈیٹر صاحب! حقیقت میں آپنے جیسا اسلام کو نہیں سمجھا حنفی مذہب کو بھی نہیں جانا کہ کیا ہے۔ حنفی مذہب ان گپوں کا نام نہیں ہے جو آپ سمجھے ہوئے ہیں۔ تحقیق منظور ہو تو علماء دیوبند سے جو اسوقت حنفی مذہب کے گویا مرکز ہیں دریافت کریں۔ اگر دور جانے یا پہنچنے کی تکلیف ہو تو آپ کے قریب انبالہ میں جناب مولوی نور الحسن صاحب حنفی مدرس ہیں ان ہی سے دریافت کریں کہ ایسی گپوں کے رد کرنے سے حنفی مذہب کی کونسی چول ڈھیلی ہوتی ہے۔

علاوہ اس کے آپ کی سادگی پر یہی دلیل ہے کہ آپ جماعت اہلحدیث کو عبدالوہاب نجدی کے پیرو کہتے ہیں۔ جیسے عام جاہل لوگ کہا کرتے ہیں۔ حالانکہ آپ ہی کی مذہبی اور فقہ کی مستند کتاب رد المحتار میں لکھا ہے کہ عبدالوہاب حنبلی مذہب کا مقلد تھا (دیکھو رد المحتار باب البغات) اور مولانا رشید احمد صاحب مرحوم حنفی گنگوہی اپنے فتاوی میں فرماتے ہیں کہ محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں انکے عقائد عمدہ تھے اور مذہب انکا حنبلی تھا۔ (دیکھو فتاوی رشیدیہ جلد اول صفحہ ۸) دیکھو آپ نے اپنے ہی بزرگان کی مخالفت کس طرح سے کی ہے۔ ایک تو آپنے عبدالوہاب نجدی کی تحقیر شان کی حالانکہ مولانا رشید احمد صاحب مرحوم انکی مدح فرماتے ہیں۔ دوئم آپنے کیسا سفید نہیں بلکہ سیاہ جھوٹ بولا کہ اہلحدیث کو عبدالوہاب کے پیرو کہا۔ حالانکہ وہ حنبلی مذہب کا مقلد تھا۔ اور اہلحدیث تو جیسے حنفی مذہب کے مقلد نہیں حنبلی کے بھی نہیں۔ انکے نزدیک یہ دونوں برابر ہیں۔ انکا مذہب ہے تو بس یہ ہے کہ ؎

ہوتے ہوئے مصطفٰے کی گفتار ✦ مت دیکھ کسی کا قول و کردار

پس میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ آریوں کے مقابلہ پر ایسا اسلام اور ایسا حنفی مذہب لیکر نہ نکلیگا۔ ورنہ آریہ تو کیا سناتنی ہندوؤں کے مقابلہ میں بھی آپ ٹہیر سکینگے

؎ نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوست تر دارند

جوانان سعادت مند پند پیر دانا را

میں جانتا ہوں کہ آپ یا آپ کے حوالی موالی ہم پر خفا ہونگے اور خفگی میں شاید جواب بھی کچھ لکھیں۔ مگر سب سے مقدم فرض آپ کا یہ ہونا چاہئے کہ اس گپ کی سند بتا کر صحت کو پہنچادیں یا محققین علماء حنفیہ سے استصواب کریں ورنہ سمجھا جائیگا کہ آپ بھی انہیں میں سے ایک ہیں جنکے حق میں کہا گیا ہے ؎

ہر کہ بقرآن و خبر زو نہ رہی ✦ آنست جوابش کہ جوابش نہ دہی

رسالت محمدی کا ثبوت

از مولوی ابو النعیم محمد عبد العظیم صاحب حیدرآبادی

ناظرین! فی زمانہ مخالفین اسلام نے ایسا سر اٹھایا کہ مسلمانوں کے منہ تکتے

ahmadimuslim.de

یہاں تک نوبت پہونچائی کہ ہمارے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فعوذ باللہ رسالت کے انکار پر جہوٹی دلیلیں باطل خیالات عقلی واہیات تقریریں کرتی اور تحریریں لکھتی ہیں مگر خدا کا فضل ہے اور سچ ہے کہ اسلام روز افزوں ترقی کرتا جائیگا۔ ایسے موذیوں کے سر اوٹھانے سے ہرگز ممکن نہیں کہ اسلام پر ذرا بھی دہبا آئے یا ترقی میں فرق ہو۔ اور بڑا رحم ہے خدا کا اسلام پر کہ انکی سرکوبی اور رد کرنے والے بھی موجود ہی رہتی ہیں۔ جب وہ سر اوٹھاتے ہیں تو اُن کے سر کو تحریر و تقریر سے کچل دیتی ہیں فالحمد للہ۔

پیارے ناظرین! چونکہ یہ لوگ رسالت کے انکار پر تحریر و تقریر سے گمراہ کرنے پر مستعد ہیں اسلئے مسلمانوں کا فرض ہے کہ انکا رد کیا کریں اسی وجہ سے میں ثبوت رسالت پر میرے سردار خاتم النبیین شفیع المذنبین ماحی الشرک والکفر افضل الانبیاء والرسل کے اس تقریر کو ختم کرونگا۔ اور آپ ہی کے حالات طیبات سے رسالت کا ثبوت دونگا۔ اور آپ ہی کی حالتوں کو بتلا کر یہ ثابت کرونگا۔ کہ بیشک آپ مبعوث من اللہ ہیں اور انکا پورا ثبوت صرف عقلی دلیل سے دل پر جماؤنگا۔ یوں کہ جلاؤں گا۔ اور نیز دوسرے منکران رسول کو۔ ناظرین! پہلے میں اُن منکران رسول اللہ سے پوچھتا ہوں۔ جیسے عیسائی یا یہودی کہ تمہیں عیسےٰ موسےٰ کو کس طرح نبی مانا اور کیوں؟ جواب اگر یہ دیا جائے کہ انکے معجزات سے جیسے موسےٰ کا عصا کو سانپ کردینا اور انکا جادوگروں کے سانپوں کو نگل جانا۔ اور جیسے عیسےٰ علیہ السلام کا مردوں کا جلانا تو پھر صریح کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو کئی ایک معجزے بتلائے تہے جیسے انشقاق قمر اور سفر کے راہوں میں پانی نہ ملنے پر آپکے مبارک انگلیوں سے پانی اتنا جاری ہوتا جس سے کروڑوں لوگ سیراب ہوکر اپنے حوائج وغیرہ سے فارغ ہوتے اور دوسرے کثیر معجزے ہیں جنکی تفصیل ذکر کے لئے اہلحدیث کے چار پرچے بھی بس نہونگے۔ لوگو اسی وجہ سے اسلام لانے میں تامل ہو تو پھر ان معجزات رسول اللہ پر غور کرکے کیوں مشرف باسلام نہیں ہوتے۔ چلو خیر اگر ان معجزات کا بھی تمہیں خیال نہیں ہوتا بلکہ اعوذ باللہ رسالت کا انکار ہی ہے تو اب اس رسالت کا ثبوت دیکھو جو اور طرح سے محض آپکے حالات بتلا کر دیا گیا ہے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اُمی تہے آپنے نہ کبھی کسی اُستاد کی صورت دیکھی نہ کبھی کسی مکتب خانہ کی نہ آپ کبھی کسی عالم یا فاضل یا ادیب یا حکیم کی صحبت میں رہے نہ آپکے سر پر سایہ والدین تہا جو آپ کچھ علم حاصل کرتے۔ اس حالت پر آپ نے اپنی قوم میں رسالت کا دعویٰ کیا جنکا یہ حال تہا وہ قوم ایسی۔ دل انکے ایسے سخت جیسے پتھر۔ جنگجوئی میں ایسے چالاک کہ اگر اتفاق سے دنیا اولٹنا چاہتے تو اولٹ دیتے اور کفر و شرک میں مبتلا۔ بیرحمی۔ بداعمالی۔ بدکرداری رگ رگ میں بھری ہوئی۔ زنا خدا کے یا بالکل نوافل حرام کاری۔ بےحیائی پر نازاں۔ خونریزی کا خاندانی میں بڑے مشتاق۔ رسول کے ہندو ذاتوں کے غلام۔ جہالت کے پتلے۔ ظالم۔ سنگدل۔ سفاک۔ جھگڑالو۔ ہٹیلے۔ ضدیلے۔ غرض ؎

چلن اُن کے جتنے تہے سب وحشیانہ ✤ ہر اک لوٹ مار میں تہا یگانہ۔

ناظرین! ان سب باتوں کے علاوہ ایسی ہی حالت اُس قوم کی تہی۔ اگر کیسے سے کیسا بڑا فصیح و بلیغ انکو سمجھاتا مگر وہ نہ مانتے اس طرح کہ سخت حالت میں بھی آپ نے رسالت کا دعوےٰ کرتے تہے اور اپنے وہ خداداد فصیح تقریر و شیریں بیان و فیض زبان سے انکی جہالت کو چھوڑایا اُن میں مواخات کردیا اور اتفاق کو بڑھا دیا انکو بت پرستی شرک کفر سے بچایا اور وہ جو تماثیلوں کی پرستش کرتے تہے۔ قبور دل کو سجدہ گاہ بنایا تہا۔ اُن سے استغاثہ طلب کرتے تہے۔ اولاد مانگتے تہے۔ ہر قسم کی تمنا بر لانے کی درخواست کرتے تہے چھوڑایا اور یہ نصیحت کرتے تہے علیہ التحیۃ والسلام افتعبدون من دون اللہ ما لا ینفعکم شیئا ولا یضرکم اف لکم ولما تعبدون من دون اللہ افلا تعقلون۔ اور اسی طرح سیکڑوں نصیحتیں کیں۔ حاصل تمام کل جہالت کی باتوں کو مٹایا۔ خیال کرنیکی بات ہے۔ یہ جاہل قوم ان نصائح کو سنکر موم جیسی ہوگئی۔ جہالت۔ خونریزی۔ جنگجوئی باہمی سے باز آئی۔ اتفاق کو بڑہایا اور بدچلنی بدکرداری بداعمالی بت پرستی شرک و کفر سے تائب ہوگئی۔ غرض وہ کیا زبان ہوگی جس سے ایسی جاہل قوم سب اپنے بداطوار سے منہ موڑی وہ کیا فصاحت ہوگی جس سے ایسے اچھے فصحاء قائل نادم ہوتے تہے وہ کیا بلاغت ہوگی جس سے بڑے بڑے بلغاء مطیع ہوگئے۔ عجیب بڑی بات وہ کیسا سمجھانے والا ہوگا جس سے ایسی پوچ ہیچ قوم راہ راست پر آئی۔ چلو۔ نعوذ باللہ حضرت کی رسالت کے قطع نظر یہ بتلاؤ کہ ایسا شخص کون ہوگا۔ جو ایسے بڑے جاہل قوم کو اُن کے بداطواروں سے اپنی تہوڑی مدت عمر رسالت میں بچایا یہی کہوگے کہ ایسا شخص بڑا ہی فصیح و بلیغ ہے بلکہ سید الفصحاء والبلغاء کہیں تو بجا ہے اور عجب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اُمی تہے اور اُمی ہو کر اتنی فصاحت و بلاغت جسپر بڑے بڑے فصحاء بلغاء شیدا۔ یہ حالت سوائے خدا کے رسول کے کسی کی نہیں ہوسکتی یہی بڑا ثبوت آپکی رسالت کا۔ مگر منکروں کو کہاں یہ عقل کہ یہ سمجھیں اے منکران محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمکو ایسے نبی کی طرف بلاتے ہیں جنکی پیاری حالتیں بھی ظاہر ہوچکیں۔

پہر اب اُن مسلمانوں کے فرقوں پر افسوس کرتا ہوں جنہوں نے ایسے رسول کی اتباع

ahmadimuslim.de

کو کافی نہ سمجھا اور وید دیکر کو شریک کیا۔ دوسرا نہ کیا اپنے نبی کے اقوال جو اپنے سنت قوم کے لئے کافی تھے۔ ہم بیسوں سے نتو کافی نہ تھے جو زید بکر عمر کے اقوال و قیاسات کی ضرورت ہوتی ہے۔ خدایا افسوس ہے انکی زندگی پر کہ وہ دلیں رطب الشکی اتباع میں چور ہیں ؎

نا حق تجھو اور کچھ ہوس ہے ✦ قرآن و حدیث تجھ کو بس ہے
ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار ✦ مت دیکھ کسی کا قول و کردار

آریوں سے چند سوال

(از نامہ نگار) ۔ چونکہ بزعم خود آریہ سماج ایک آسمانی کتاب کا پیرو ہے انکا عقیدہ ہے کہ چار وید چار رشیوں اگنی وایو۔ ادتیہ۔ انگرہ کو شروع دنیا میں الہام ہوئے تھے۔ لہذا آج ہم اس جانب بھی قطع نظر اس سے کہ یہ کون لوگ تھے کہاں کے باشندے تھے کسی تاریخ میں انکا کچھ ذکر ہے یا نہیں حقیقت میں انکا وجود تھا یا غلطی سے عناصر اربعہ کو رشی مان لیا ہے آریہ صاحبان سے طریقہ الہام وغیرہ کی نسبت چند سوال کرتے ہیں۔ امید کہ متعصب اور ہٹ دھرم حضرات اپنے قیمتی اوقات کا خون کرنیکی طرف نہ متوجہ ہوں۔ ہاں وہ حضرات جن کے دل میں کسی قدر انصاف ہے ضرور اس طرف رخ کریں۔

۱ ویدوں کے الہام کی کیا صورت تھی۔ آیا ایشور نے خود کسی شکل میں آکر رشیوں سے کلام کیا تھا یا کسی دوسرے وجود کے ذریعہ سے۔ اگر دوسرے کے ذریعہ سے کلام کیا تھا تو وہ کون تھا۔ جواب وید سے عنایت ہو۔

۲ اگر ایشور نے خود کلام نہیں کیا تھا اور نہ کسی کے ذریعہ سے تو کیا رشیوں کو پردہ غیب سے کوئی آواز آتی تھی۔ اگر آتی تھی تو کس طرف سے۔ پیچھے سے اوپر سے داہنے سے بائیں سے آگے سے یا نیچے سے اور یہ کس طرح معلوم ہوا تھا کہ یہ ایشور بانی ہے۔ کیا ایشور نے بتلادیا تھا کہ میں متکلم ایشور ہوں۔ جواب وید سے تحریر ہو۔

۳ اگر آواز تھی تو کیسی تھی سائیں سائیں اور دائیں دائیں کی صدا تھی یا صاف صاف الفاظ۔ جواب کسی معتبر کتاب یا وید سے ہو۔

۴ یہ تو عجیب بات ہے کہ جو شخص جن الفاظ سے نا واقف ہو وہ اسکی زبان سے متعدد مرتبہ بتلانے سے بمشکل ادا ہوتے ہیں لہذا عرض ہے کہ وہ الفاظ رشیوں کی سمجھ میں جلدی سے آگئے تھے یا ایشور کو بار بار بتلانے پڑے تھے۔

۵ اگر بار بار بتلائے تھے تو بامعنے بتلائے تھے یا بے معنی۔ اگر بے معنی بتلائے گئے تو رشیوں نے انکے مفہوم کو کیسے سمجھا تھا۔ جواب وید سے ہو۔

۶ اگر یہ دونوں غیب سے کوئی آواز بھی نہیں آتی تھی تو کیا رشیوں نے اپنے ان خیالات کو جو ان کو عموماً آیا کرتے ہیں۔ الہام سمجھ لیا تھا۔ اگر ایسا تھا تو ہر فرد بشر ملہم ہوگا رشیوں کی خصوصیت مفقود۔

۷ چار وید ایک ہی زمانہ میں ظاہر ہوئے تھے۔ یا بزمنہ مختلف اگر ایک ہی زمانہ تھا تو چاروں رشیوں کو ایک ہی قسم کی آواز یا خیالات آتے تھے یا جدا جدا اگر ایک ہی قسم کی آواز یا خیالات تھے تو چار وید کیوں ہوئے۔ اور اگر خیالات نہیں بلکہ آواز ہی تھی تو یہ کیسے معلوم ہوتا تھا کہ ایسا فلاں کی پکار ہے۔

۸ ہر رشی کو اس کے شنیدہ مجموعہ کا نام ایشور نے بتلایا تھا یا خود رشیوں نے رکھا تھا۔ جواب وید سے مرحمت ہو۔

۹ وید کے چار حصے کرنیکا حکم ایشور نے دیا تھا۔ یا خود رشیوں نے چار حصوں پر منقسم کیا تھا۔ ہاں یا کسی اور نے۔ اگر کسی اور نے تو کس زمانہ میں۔ جواب وید سے مسطور ہو۔

۱۰ رشیوں نے وید کو زبانی یاد کیا تھا یا کوئی اور طریقہ حفاظت کا معلوم تھا۔

۱۱ مجموعہ حال رشیوں کا جمع کردہ ہے یا کسی دوسرے کا۔ آیا رشیوں نے اسی طریق پر جمع کیا تھا۔ یا کسی دوسری صورت میں۔

۱۲ رشیوں کی تبلیغ و اشاعت کی کیا صورت تھی صرف ویدوں کے الفاظ کی اشاعت کرتے تھے یا مطالب سے بھی آگاہ کرتے تھے۔

۱۳ نزول وید سے پیشتر رشیوں کی کون زبان تھی وہ اپنے مطالب کو کن الفاظ میں ادا کرتے تھے۔ جواب کسی معتبر تواریخ یا وید سے ہو۔

۱۴ جبکہ رشی لوگ سنسکرت سے ناواقف تھے تو ایشور نے وید کو ان ہی کے الفاظ اور انہیں کے مفہوم میں کیوں نہیں پرکاش کیا۔ (ایک مرتبہ انگریزی میں کہنا اور دوسری مرتبہ اردو میں بہانا کہاں کا اصول ہے) جواب وید سے ہو۔

۱۵ رشیوں سے وید کس نے پڑھا اور پھر اس سے کس نے اور اس سے کس نے علیٰ ہذا آجتک کا سلسلہ روایت مطلوب ہے اگر یہ سلسلہ نہیں ہے تو کیسے معلوم ہوا کہ یہ وہی وید بلا ترمیم و تنسیخ موجود ہیں جواب وید سے ہو یا کسی معتبر تواریخ سے۔

۱۶ جبکہ سوامی دیانند کوئی ملہم نہیں تھے تو ان کے بتلانے سے کیسے مانا جاسکتا ہے کہ یہ وہی وید موجود ہے۔

عجیب صاحب سے عرض ہے کہ جواب میں کسی رشی کی لیتک سوامی دیانند و لیکھرام وغیرہ کی تصانیف کی نقول سے احتراز کریں انکی حقیقت خوب معلوم ہے۔ ہر سوال کا

جواب وید مقدس یا کسی معتبر تواریخ سے مثبت یا منفی میں عنایت ہو خیالی ڈھکوسلہ گری بازی بھی نہ ہو۔ اگر ایسا ہوا تو اینجانب کی تسلی نہ ہوگی۔

اب دیگر سوالات ملاحظہ فرمائیے اور انکا جواب نہایت عاقلانہ خواہ وید سے یا کسی دیگر معتبر تواریخ سے تحریر کیجئے۔

دیگر سوالات

۱۔ سور۔ کتے۔ شیر۔ بلی۔ بھیڑیئے۔ گیدڑ وغیرہ کا دودھ کھانا آریوں میں جائز ہے یا ناجائز اگر ناجائز ہے تو کیوں؟

۲۔ قانون قدرت کیا چیز ہے آیا محدود ہے یا غیر محدود عقل انسانی اُسپر احاطہ کر سکتی ہے یا نہیں۔

۳۔ انسان کو ایشور کے ہر کام کرنیکا قانون معلوم ہے یا نہیں۔

۴۔ ایشور اس سنسار کو کتنے مرتبہ بنا اور بگاڑ چکا ہے کچھ ویدوں میں ہے یا نہیں۔

۵۔ روحوں کی تعداد کس قدر ہے کچھ وید نے بتلائی ہے یا نہیں

۶۔ روحوں کی تعداد ایشور کو معلوم ہے کچھ ویدوں سے پتہ لگتا ہے یا نہیں۔

۷۔ کیا تناسخ کا ظہور برسات ہی میں ہوتا ہے کہ ہزاروں قسم کے کیڑے کوڑے چھوٹے چھوٹے بڑے بڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔

۸۔ کس عمل کے کرنے سے کونسا جنم ملتا ہے اسکی کچھ تشریح ویدوں میں ہے اگر کوئی چاہے کہ میں دوسرے جنم میں گھوڑا بنوں یا استری تو کون سا عمل کرے۔

۹۔ ایشور کہاں ہے کس حالت میں ہے۔ ایسے وقت میں جیسا کہ یہ ہے کہاں رہتا ہے وید مقدس میں کچھ ذکر ہے۔

۱۰۔ وید مقدس کے ذریعہ سے یہ بتلائی کہ سوامی دیانند اور پنڈت لیکھرام اپنے اعمال کے باعث آج اور اسوقت اس زمانہ میں کس جون میں ہیں۔

تلک عشرۃ کاملۃ

دیکھئے آریہ اخبار تو خیر لیکن ہمارے ناظرین یاد رکھیں کہ مسافر والے ان سوالات کو دیکھکر بہت کچھ بلبلائیگا لیکن فضول۔ ہاں اگر کوئی معقول مہذب جواب دیگا۔ تو اینجانب بھی سمجھنے کی تکلیف کرینگے۔ لیجئے رخصت۔

استفسار حضور انور فداہ روحی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مفصل اور معتبر سوانح عمری مطلوب ہے۔ مکرر عرض ہے کہ معتبر سوانح مطلوب ہے ورنہ یوں تو صدہا موجود ہیں۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو اطلاع دیں۔

(احمد اللہ)

ہم اور ہمارے ناظرین

آجکل اخباروں میں ڈاکخانہ کی عام شکایت چھپتی ہے کہ اخبار نہیں پہنچتا اسی لئے اہلحدیث میں ہمیشہ سرورق پر نوٹس ہوتا ہے کہ فوراً اطلاع کرو اور اپنے ہاں کے ڈاکخانہ والوں کو بھی شکایتی خط بیرنگ بھیجکر انتظام کراؤ۔ مگر ناظرین تعجب سے سنینگے کہ ہر ہفتہ یہ ہدایت ہوکر بھی بعض دوست دو تین مہینوں کے بعد خط لکھدیتے ہیں کہ اتنے ہفتوں سے اخبار نہیں آیا چنانچہ خریدار ۷۴۳ ۲۷ مئی کو لکھتے ہیں کہ ۱۳ اپریل کے بعد کوئی اخبار آپ نے نہیں بھیجا۔ ایسا ہی خریدار ۳۶۹ لکھتے ہیں کہ چار ہفتے گذرے ہیں کہ اخبار اہلحدیث نہیں ملا۔ بتائیے! جبکہ خریدار ہی ایسے خاموش ہیں کہ کئی کئی ہفتوں تک لب نجنبد تو ہم ڈاکخانہ یا مینجر کیونکر انتظام کر سکتے ہیں اسلئے التماس ہے کہ اگر اخبار باقاعدہ ملنا چاہتے ہیں۔ تو جس ہفتہ اخبار نہ پہنچے فوراً ایک کارڈ کی پیشانی پر شکایت ڈاکخانہ لکھکر جسکے اندر کی طرف مضمون ہو بیرنگ اپنے ڈاکخانہ کو بھیجدیں۔ وہ کچھ نہ کریں تو صوبہ کے جنرل پوسٹ ماسٹر کو لکھیں اور ایک کارڈ مینجر کے نام لکھیں ایکدو دفعہ ایسا کرنے سے خاطر خواہ انتظام ہو جائیگا۔

حساب دوستان در دل

ماہ جون میں جن اصحاب کی قیمت ختم ہے ان کے نمبر معہ نشان کے درج ذیل ہیں مہربانی کرکے اگر وی پی وصول کرنے میں کوئی عذر ہو تو اطلاعی کارڈ لکھ دیا کریں۔ بڑا افسوس ہے کہ بعض دوست اطلاع پاکر بھی اطلاع نہیں دیتے مگر وی پی سے انکار کر دیتے ہیں۔ بعض دوست بعد میں عذر کرتے ہیں کہ ہمارے پاس اسوقت روپیہ نہ تھا۔ اسلئے وی پی واپس چلا گیا۔* سو ایسے دوستوں کو واضح رہے کہ اگر لینا ہو تو روپیہ نہ ہونے سے انکار نہ کیا کریں بلکہ فارم یا اخبار پر لکھ دیا کریں کہ امانت رکھو اور نمبر وی پی کا جو ڈاکخانہ کی طرف سے سبز کاغذ پر لگا ہوتا ہے یاد رکھیں دو چار روز میں جب روپیہ میسر ہو۔ ڈاکخانہ میں نمبر وی پی بتا کر لے آیا کریں انکاری کرنے کی حاجت کیا ہے۔

بہرحال جس صاحب کو آئندہ اخبار خریدنا منظور نہ ہو وہ مہربانی کرکے کارڈ لکھ دیا کریں تو انکی بڑی عنایت ہو۔ انکا تو ایک پیسہ جائیگا۔ مگر انکو سکوت پر اعتبار کرکے وی پی کرنے میں تو ہمارا قریباً ۲؍ کا حرج ہو جاتا ہے۔ پس اس التماس کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ شرط دوستی یہ نہیں کہ آخر علیحدہ ہوتے

ahmadimuslim.de

وقت تکلیف دیگر علیحدہ ہوں سے دوستی را نشاید ایں غدار

مینیجر اہلحدیث امرتسر

۱۱۶	گورداسپور	۵۷۵	الور
۱۵۴	کیتھل	۵۷۶	مولا پور
۲۱۷	ہاسم	۵۷۸	نیرولی
۲۵۳	بھیرہ	۵۷۹	ٹنڈو محمد خان
۳۲۴	جالندھر	۵۸۰	بیلی بہیت
۳۲۹	ہوتی	۵۸۱	پھلواڑہ
۳۳۰	چک دیوپور	۵۸۲	اکوٹہ
۳۳۳	داود باڑی	۵۸۴	دودہ
۳۳۴	مانہ	۵۸۶	ٹھٹھی
۳۴۰	دارو	۵۹۳	چند گھچہ
۳۴۶	دیودہا	۵۹۴	نیپر
۳۴۹	جاکے	۵۹۵	نوشہرہ فیروزپور
۵۳۷	امرتسر	۵۹۸	اگرہ
۵۶۴	ڈیرہ اسمٰعیل	۵۹۹	ہلیال
۵۶۵	ڈولہ پختہ	۶۰۰	سامانہ
۵۷۴	لائل پور	۶۰۸	سٹیشن کیویین
۵۸۵	الور	۶۲۱	فیروزپور
۶۹۷	نوشہرہ	۶۶۱	ہنگولی

طریقہ پرورش اطفال

از انسٹیٹیوٹ گزٹ:۔ پرورش و تربیت اطفال تعلیم اطفال

سے جدا گانہ ہے اور تربیت و پرورش معقول اطفال کی ضروری اور مقدم ہے اس لئے کہ ان میں قبول تعلیم کی صلاحیت پیدا کردے۔ ہمارے خیر خواہان قوم انجمنیں کرتے ہیں اور نزدیک و دور سے علماء کو مدعو فرماتے ہیں اس غرض سے کہ مسلمانوں کے اطفال کی معقول تعلیم کی صورتیں نکلیں۔ اسمیں شبہ نہیں کہ یہ بھی قوم کی ایک بڑی بہی خواہی ہے مگر یہ واضح رہے کہ اگر ابتدا ہی ہی قواے روحانی یا جسمانی میں نقصانات آگئے ہیں تو یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ اُس نقصان کے ہوتے ہوئے بچوں کی طبیعت میں اخذ علم کی معقول طور سے صلاحیت پیدا ہو۔

پہلے ہمارے بہی خواہان قوم کو لازم ہے کہ جب بچہ چار برس کا ہو تو اُس کی پرورش کے اسلوب پر غور کی نگاہ ڈالیں۔ ہندوستان کا ملک گرم ہے۔ ابتدا میں بچوں کو ایسی غذائیں ہرگز نہ دی جائیں جو بوجہ حرارت کے قبل از وقت قویٰ میں تحریک پیدا کردیں۔ ہندوستان میں اسوقت بھی ایک بڑی اور نہایت ذی فروغ قوم موجود ہے یعنی بنگالی۔ ان کے بچوں کو گوشت اور ایسی قوی غذائیں جو قویٰ کو قبل از وقت حرکت میں لائیں نہیں دیجاتیں۔ اپنی ہمسایہ ہندوؤں کی حالت دیکھو۔ اقسام گوشت کا استعمال ہندو گھروں میں بہت کم ہو۔ غرض ہر شخص کو جس امر کا لحاظ سب سے پہلے کرنا چاہئے وہ یہ ہے کہ بچوں کو ایسی گرم غذائیں نہ دیں جن سے قبل از وقت بلوغ ہو یا جو تیرہ چودہ برس کے لڑکوں کے انتشار دماغی کا باعث ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری قوم کے والدین اپنے بچوں کی تن پروری کی فکر میں اُن کے قویٰ طبعی اور قواے روحانی کو برباد کردیتے ہیں۔

مجھکو اسوقت نیپولین کا ایک قول یاد آگیا نیپولین جب سربرآوردہ ہوا اور تمام فرانس اُس کے قبضہ میں آیا اور تمام یورپ پر اُس کا بڑا دبا دبیٹا۔ تو اُس کا بعد از تجربہ کثیر یہ قول تہا کہ افسوس فرانس میں بچوں کی پرورش کے لئے مائیں نہیں ہیں اس میں کچھ شک نہیں کہ بچوں کی پرورش اور نگرانی خصوصاً اسوقت تک کہ وہ پانچ چھ برس کی عمر کو پہونچیں ماؤں سے بڑھکر کوئی نہیں کرسکتا۔ ہماری ہندوستان کی عورتیں عدم تعلیم اور پردہ نشینی کے باعث سے دنیا سے بالکل بے خبر ہیں وہ بالکل اس قابل نہیں کہ کسی عمل کے نتیجہ کو سمجھیں ایسی حالت میں اسکی شدید ضرورت ہے کہ باپ خود بچوں کی نگرانی کرے اور اسکو متعلق بچوں کی ماؤں کو ہدایت معقول دیا کرے۔ جب بچہ دائی کی گود سے الگ ہو تو پھر اسکو ہرگز عورتوں میں نہ رہنے دینا چاہئے۔ ہم ہندوستانیوں کے گھروں میں لونڈیاں دائیاں مغلانیاں کثرت سے رہا کرتی ہیں۔ والدین کو ہمیشہ یہ چاہئے کہ بچوں کو اس فرقہ سے الگ رکھیں بعد مکتب بچوں کو مہذب لوگوں کی مجلس و صحبت میں بٹھائیں اور ہمیشہ اسکا لحاظ رکھیں کہ خانہ زاد چھوکرے بچوں کے ساتھ نہ رہیں کیونکہ یہی چھوکرے اکثر بہت سی بُری خصلتیں پیدا کردیتے ہیں۔ جو طلبا بچوں کے ساتھ پڑھتے ہیں جیسا کہ عموماً مسلمان گھروں میں دستور ہے تو انکی چال چلن کو بھی زیر نگرانی رکھیں۔ بچوں کو ہمیشہ ایسو اسکولوں میں دینا چاہیے کہ جو اُنہیں سلامت روی پیدا کردیں اور اُن کے اخلاق حمیدہ کو بڑھائیں۔ ماسٹروں اور مدرسوں کو تو اسکو فرض منصبی سمجھنا چاہئے۔ مسٹر یونگ سررشتہ تعلیم کے ایک پرانے تجربہ کار آدمی تھے انہوں نے پٹنہ کالج کی ایک

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

سوال نمبر ۱۸۱ - کوئی شخص کا نام محمد ہے تو کنیت ابوالقاسم رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ سننے میں آتا ہے کہ شاید صرف آنحضرت کی حیات تک منع تھا۔ بعد وفات آپ کے جائز ہے تو آیا یہ ٹھیک ہے یا نہیں اگر صواب یا ناصواب کی دلیل حدیثوں سے عنایت فرماویں۔

راقم خریدار نمبر ۲۰۲۔

جواب نمبر ۱۸۱ - حدیث میں آیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ بازار میں تشریف لے جا رہے تھے۔ کہ ایک شخص نے ابوالقاسم کہکر آواز دی آپ نے پھر کر دیکھا اُسنے عذر کیا کہ حضرت میں آپ کو نہیں بلاتا بلکہ کسی دوسرے آدمی کو بلاتا ہوں اسپر آپ نے فرمایا:- سمّوا باسمی ولا تکنوا بکنیتی یعنی میرا نام (محمد) تو رکھ لیا کرو۔ مگر میری کنیت (ابوالقاسم) نہ رکھا کرو۔ بعض علماء نے اس حدیث کے ظاہری مفہوم کو لیکر نفی عام کی ہے کہ کسی زمانہ میں بھی کنیت ابوالقاسم جایز نہیں۔ بعض کی رائے ہے کہ چونکہ عرب کے لوگ اکثر کنیت سے بلایا کرتے ہیں اسلئے آنحضرت کے حین حیات میں اشتباہ ہو سکتا تھا۔ مگر اب نہیں اسلئے جایز ہے فقیر کے نزدیک رائے ثانی معقول ہے مگر رائے اول احوط ہے۔

سوال نمبر ۱۸۲ - کوئی مرض متعدی بھی ہے۔ اگر متعدی نہیں تو کیا وجہ ہے کہ مثل ہیضہ۔ چیچک۔ خارش۔ طاعون وغیرہ پہلے ایک کو ہوتا ہے پھر دوسرے کو ہوتا ہے حتیٰ کہ پھیل جاتا ہے اور سوا ایسے مرض کے دوسرا مرض ایسا نہیں پھیلتا از روئے قرآن حدیث جواب دیں۔

سوال نمبر ۱۸۳ - زید کہتا ہے کہ پھل جیسے آم۔ لیچی۔ امرود۔ ناشپاتی وغیرہ بلا اذن مالک اُس کے باغ یا پیڑ سے توڑ کر کھا سکتے ہیں اور جائز ہے مگر جب مالک اُسکا آیا تو منع کیا تو یہ جائز نہیں۔ اگر جائز ہے تو عمر کہتا ہے کہ ہم لوگوں کی غذا اکثر غلہ سے ہے یعنی چاول گندم وغیرہ اور پھل تو کبھی کبھی ملتا ہے۔ اور روزی ہم لوگوں کو غلہ کے ذریعہ ہے اور اللہ برتر فرماتا ہے کہ من الثمرات رزقا لکم یعنی پھلوں سے روزی دیا۔ تو زیادہ تر غلہ شامل ہو تو کیا یہ بھی جائز ہے۔ زید نے کہا کہ ثمرات غلہ کو نہیں کہتے عمر نے کہا کہ پھر اللہ برتر نے رزق میں صرف ثمرات یعنی پھلوں سے خاص فرمایا۔ اسکا کیا وجہ جواب قرآن و حدیث سے عنایت فرماویں۔

جواب نمبر ۱۸۲ - حدیث میں آیا ہے لا عدویٰ یعنی کسی کا مرض کسی کو نہیں پہنچتا یہی سوال جو سائل نے کیا ہے کہ ایک کو ہیضہ ہونے سے سب میں پھیل جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی نے کہا تھا کہ حضرت ایک اونٹ کو خارش ہونے سے سب میں پھیلجاتی ہے حضور نے فرمایا من اجرب الاول یعنی پہلے کو کس نے کی تھی پس جبر نے پہلے کو کی اُسی نے پچھلے کو کی۔ اگر سائل کی تشفی نہو۔ تو یوں سمجھیں کہ جو لوگ بیماریوں کو متعدی کہتے ہیں اور انکار در جو لوگ انکار کرتے ہیں اُنکا مطلب ایک ہی ہے جس یہ ہے کہ جو بیماریاں بظاہر متعدی معلوم ہوتی ہیں وہ وبائی ہیں اور وبائی بیماری اُنکو کہتے ہیں جو ہوا میں سمیت پیدا ہونے سے ہوتی ہے۔ جیسے طاعون۔ ہیضہ۔ خارش وغیرہ اور اس قسم کی بیماری کے بعض ڈاکٹر جو متعدی مرض کے قائل ہیں خود ہی کہتے ہیں کہ صرف بیمار کے ساتھ ملنے سے نہیں ہوتی بلکہ جس وقت انسان میں اُس کے اثر قبول کرنے کی قابلیت بھی ہو یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ طاعون زدوں کے ساتھ رہتے بلکہ لیٹ جاتے ہیں مگر اُنکو نہیں ہوتا اور بعض ذرہ سے قرب و جوار سے مبتلا ہو جاتے ہیں پس حضرت نے جو فرمایا کہ من اجرب الاول (پہلے کو کس نے خارش کی تھی) آجکل کا تجربہ اُسکے خلاف نہیں مختصر یہ ہے کہ کوئی ایسا مرض متعدی کوئی نہیں جو متعدی معلوم ہو وہ مرض کا تعدیہ نہیں بلکہ ہوا کی سمیت کا اثر ہے۔ خواہ وہ ہوا اُس مریض کے اتصال سے زیادہ معتبر ہو گئی ہو۔ اگر کوئی شخص اسی کو تعدیہ مرض کہتا ہے تو خیر یہ ایک اصطلاح ہے۔

جواب نمبر ۱۸۳ - بلا اجازت مالک کے کوئی چیز لینی یا کھانی جایز نہیں۔ خدا فرماتا ہے لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل ایک دوسرے کے مال ناجائز طریق سے مت کھاؤ۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک لڑکا درختوں پر سے پھل مار مار کر کھایا کرتا تھا۔ مالکوں نے پکڑ کر حضور نبوی میں پیش کیا تو آنحضرت نے فرمایا جو نیچے گرا ہو وہ کھایا کر اوپر سے مت مار مار کر۔ یہ حکم بھی حضور عرب کے عرف عام پر مبنی تھا کہ مالکان باغ نیچے گرے ہوئے پھلوں سے منع نہ کرتے تھے۔ لیکن جہاں کا عرف ایسا نہ ہو بلکہ گرے ہوؤں سے بھی منع کرتے ہوں تو وہاں گرا ہوا بھی نہ کھایا جائے۔

سوال نمبر ۱۸۴ - ایک عورت نے اپنی عمر میں یکے بعد دیگرے تین خاوند کئے اور وہ سب کے سب مومن تھے تو بہشت میں وہ عورت کس کو ملیگی۔ (چودھری جمعیت خان ساکن ... ڈاکخانہ ... تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

جواب نمبر ۱۸۴ - جس خاوند کے نکاح میں مریگی اسی کو ملیگی۔ نکاح ثانی ہونے سے پہلوں سے اُسکا تعلق ٹوٹ گیا۔ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ - قیامت کے روز کہا جائیگا کہ تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ۔

سوال نمبر ۱۸۵ - مورث نے یک قطعہ مکان و کچھ زمین چھوڑ کر انتقال کیا اُسکو ایک لڑکا ہے اور چار لڑکی از روئے قرآن و حدیث لڑکیوں کو کس قدر حصہ ملیگا۔

سوال نمبر ۱۸۶ - مورث کچھ جائداد اور ایک لڑکا و چار لڑکی چھوڑ کر انتقال کیا بعد تھوڑے زمانہ کے لڑکے نے ایک مہاجن کے یہاں جائداد مشترکہ کو مکفول کیا اور روپیہ سے خاص فائدہ حاصل کیا اسی درمیان میں دو لڑکی مورث کے انتقال کیا۔ اُس لڑکی کو ایک لڑکا زندہ

ahmadimuslim.de

ہے۔ بالغ ہے اور شوہر بھی اسکا انتقال کر گیا۔ اور بیٹی جب لڑکی فقط شوہر چھوڑ کر انتقال کیا۔ اور دو لڑکی بیچ شوہر خیال کے زندہ ہے۔ اور ان کے جو بھائی تھے جنہوں نے جائداد کنٹرول کیا تھا۔ وہ بھی انتقال کیا فقط ذکور ایک لڑکا نابالغ ہے اور بھائی کی بی بی دوسرا عقد کیا۔ اندرو قرآن حدیث کے جو لڑکی زندہ ہے انکا دادا کے یہاں کیا حصہ ہے اور اس کے ترجمہ کا کتنا یعنی بھائی کے لڑکیکا اور بہن کے لڑکیکا اور بہن کے شوہر کا بیٹا ہے اور بھائی کی بیوی کا کچھ حق ہے یا نہیں۔ اور جائداد کو ردیہ کون ادا کریگا۔ (خورشید احمد از ...)

جواب نمبر ۱۸۵- کل جائداد کے چھ حصے ہونگے۔ تین سے دو حصے لڑکے کو اور ایک ایک حصہ لڑکیوں کا ہے۔

جواب نمبر ۱۸۶- کل جائداد کے چھ حصے ہونگے جتنا لڑکوں نے ادا کیا۔ وہ انکے حصے سے وضع کیا جاویگا جس لڑکی کا لڑکا زندہ ہے وہ انکا وارث ہے اور جس کا کوئی نہیں رہا اسکا حصہ اس کے بعد زندہ بھائی بہنوں کو تقسیم کیا جاویگا۔ اور بیوی کے مال سے شوہر کو چوتھا حصہ ملتا ہے اگر اس بیوی کی اولاد ہو۔ اور اگر اولاد نہ ہو تو نصف ملتا ہے۔

سوال نمبر ۱۸۷- کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ ہذا میں کہ سود بنک یا دیگر بنک سے نصرانیوں یا ہنود سے سود لینا اور اپنے مشروع مصرف میں شامل خورد و نوش کے صرف کرنا جائز ہے یا نہیں اور اگر مشروع مصرف میں صرف کرنا جائز ہے تو نامشروع کام میں شامل مقدمہ بازی وا ... ٹیکس رشوت وغیرہ کے صرف کرنا یعنی مال حرام ہو وہ بسوئے حرام رفت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ مسئلہ مذکورہ بالا میں محدثین کیا فرماتے ہیں اور حضرات فقہاؔ کی کیا رائے ہے۔ ائمہ مجتہدین و محدثین متعلق الرائے ہیں یا نہیں۔ آیات قرآنی یا احادیث و اقوال فقہا سے ہو دیا نصرانیوں سے سود لینے کے بارہ میں جو ہوں بجنسہ جواب میں درج ہونا چاہئے۔

جواب نمبر ۱۸۷- علماء کرام توجہ کر کے جو جواب بھیجینگے درج کیا جاویگا۔

سوال نمبر ۱۸۸- امام ناپاک یا بے وضو نماز پڑھا دی۔ بعد فراغت نماز مقتدیوں کو معلوم ہو جاوے کہ امام ناپاک یا بے وضو تھا۔ تو کیا مقتدیوں پر بھی نماز کا اعادہ لازم ہو؟ حدیث یصلون لکم فان اصابوا فلکم وان اخطأوا فلکم وعلیہم سے یہ دلیل پکڑنا کہ مقتدیوں کو امام کے محدث یا جنبی ہونے کی علم کی حالت میں بھی اعادہ لازم نہیں صحیح ہے یا نہیں۔ حدیث الامام ضامن قابل حجت ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو ضمانت سے کیا مراد ہے۔ حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو کہ دار قطنی میں ہے۔ بمقابلہ حدیث مذکورہ الامام ضامن قابل حجت ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ المستفتی ... از ...

جواب نمبر ۱۸۸- اعادہ لازم ہے کیونکہ امام مقتدی کے درمیان رابطہ فی الثبوت ہے جب امام کی نماز نہ ہوئی تو مقتدی کی کیسے ہوگی۔ حدیث الامام ضامن کے معنی ہیں کہ امام ادا کیا ہوں دلیل ہے یعنی ارکان اچھی طرح ادا کرے۔ کیونکہ مقتدیوں نے اسی کی اقتدا میں کرنے ہیں لیکن صورت مرقومہ میں تو اس نے جو کچھ کیا حقیقتاً عدم کے حکم میں ہے۔ پس حدیث مذکور کو اس مطلب سے کیا تعلق۔ کیونکہ صورت مسئولہ میں تو امام حقیقتاً امام ہی نہیں۔ بلکہ نمازی ہی نہیں تو پھر امام والی حدیث سے میرا استدلال کرنا کیونکر صحیح ہو سکتا۔ حدیث ان اخطأوا والی سے بھی ہمارے برخلاف استدلال نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ حدیث اُن امور کے لئے ہے جو حد اولویت سے اتر کر جواز کے درجہ پر آگئے ہوں۔ جیسے اول وقت چھوڑ کر اخیر وقت نماز پڑھنا۔ چنانچہ حدیث مذکور کے سیاق میں یہ بیان مذکور ہے۔ نہ یہ کہ ایسے امور میں بھی جو سرے سے نماز کے منافی ہوں۔ حضرت عمر کا قول مسند جو دار قطنی مجھے یاد نہیں۔ غرض اس مضمون کے خلاف کوئی آیت یا حدیث نہیں ہے پس اعادہ لازم ہے۔

سوال نمبر ۱۸۹- جس غرض کیلئے نکاح منعقد کیا جاتا ہے اور طرفین کے جو جو حقوق نکاح کے بعد قرار پاتے ہیں۔ اگر ایک جانب سے وہ پورے کئے نہ جاویں۔ تو دوسری جانب کو نکاح فسخ کرنے یا کرانے کی کوئی سبیل ہو یا نہیں خصوصاً ایسی عورت کے لئے جسکا شوہر مدت سے پاگل ہے۔ اور بیچاری نان و نفقہ اور دیگر حقوق زوجیت سے محروم ہے۔ تاکہ دوسرا نکاح کر کے بآرام اپنی زندگی بسر کرنے کا سامان کر سکے۔

سوال نمبر ۱۹۰- خاتون کا نکاح بولایت اپنی ماموں کے صغر سنی میں ساتھ زید نابالغ کے ہوا۔ بعد بلوغت کے اب خاتون وہ عقد فسخ کرنا چاہتی ہے۔ یہ جائز ہے یا نہیں؟ جواب قرآن و حدیث صحیح سے عنایت ہو۔

سوال نمبر ۱۹۱- نابالغ لڑکی کے نکاح کے بارہ میں خدا و رسول سے کیا حکم ہے۔ اور نابالغ لڑکا کے نکاح خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا کسی صحابی نے کیا ہے یا نہیں اسا ... فعل کا کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جواب قرآن و حدیث صحیح سے عنایت ہو۔ (خریدار ۲۶۶۰)

جواب نمبر ۱۸۹- یہ مسئلہ کئی دفعہ اہلحدیث میں چھپ چکا ہے کہ عورت مذکورہ ڈسٹرکٹ جج کو ہاں درخواست دیکر فسخ نکاح کی اجازت لے سکتی ہے۔

جواب نمبر ۱۹۰- لڑکی جب بالغ ہو تو اُسے فسخ نکاح کا اختیار ہے حدیث میں آیا ہے۔

جواب نمبر ۱۹۱- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ کا نکاح سات سال میں کر دیا تھا جو نابالغی کا زمانہ ہے۔

سوال نمبر ۱۹۲- اگر صحبت کے وقت خاوند اپنی بیوی کے پستان چوستا ہے۔ تو نکاح میں کچھ خلل ہوتا ہے یا نہیں۔ بشرطیکہ وہ خاوند اپنی بیوی کے پستان اُن دنوں میں کبھی کبھی چوستا ہے جب کوئی بچہ دودھ پینے والا نہیں ہوتا۔ پستان میں دودھ ہوتا ہے بلکہ پستان وہ ... ہے جسمیں دودھ نہیں ہوتا۔ ... **جواب نمبر ۱۹۲**- ... میں ... دودھ ...

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

بریلی سے نامہ نگار لکھتا ہے کہ مولوی خلیل احمد صاحب سہارنپوری وطن پہونچ گئے ہیں مگر احمد رضا خاں کا ابھی پتہ نہیں ملا - نہ معلوم کیا گذری - (چاہ کندرا چاہ در پیش)

پنجاب میں اس سال گیہوں کی پیداوار بڑی کثرت سے ہوگی - اب تک کسی سال اتنی پیداوار نہیں ہوئی معمول سے ۱۰ لاکھ ایکڑ زیادہ زمین پر اس سال گیہوں بوئے گئے - اندازاً معمول سے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ من گیہوں زیادہ پیدا ہوگا۔

شمالی ہند میں دو تین ہفتہ سے غیر معمولی شدت سے گرمی ہو رہی ہے - کوہ ہمالیہ پر برف غیر معمولی طور سے جلد جلد پگھل رہا ہے - برف کے پگھلنے سے پنجاب کے دریاؤں میں پانی زیادہ ہوتا جاتا ہے - اس سبب سے آبپاشی کی نہروں میں اس سال پانی بکثرت موجود رہیگا -

شدت گرمی کی وجہ سے پنجاب کے طاعون زدہ اضلاع میں طاعون کم ہوتی جاتی ہے - امرتسر میں خاصکر کمی ہے - (فالحمد للہ)

ایک آنہ والا ٹکٹ جو ڈاک کے ٹکٹ اور رسید کے ٹکٹ دونوں کا کام دیگا انگلستان میں بن رہا ہے - یہ ٹکٹ ماہ نومبر آئندہ تک بن کر ہندوستان آجائیگا -

صوبہ مشرقی بنگال اور آسام کے لفٹنٹ گورنر نے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کو ہدایت کردی ہے کہ آئندہ جتنی منظور شدہ پڑہائی کی نئی کتابیں چہپیں وہ ہندوستان کے بنے ہوئے کاغذ پر چہپیں اور ہندوستان کے چھاپہ خانوں ہی میں شایع ہوں -

بمبئی کے جمشید جی بندر میں دبی ہوئی روئی کی ۲ ہزار بوریاں آگ لگنے سے جل گئیں اندازاً ۲ لاکھ کا نقصان ہوا -

رنگون پیرو م بانچ ریلوی کے اسٹیشن میں آگ لگ گئی - تمام اسٹیشن جلکر خاکستر ہوگیا

بھامو اور چین کے تجارتی راستہ پر دریائے شویلی کا معلق لوہے کا پل گذشتہ سال بہ گیا تھا چینیوں نے اس پل کو اب پہر بنالیا -

پیر کی شب کو میسور میں زور کی بارش ہوئی - تین دفعہ بجلی گری جس سے شہر کے کئی مکانات کو نقصان پہونچا -

برٹش گورنمنٹ ترکی اور مصری تعلقات کا مسئلہ اٹھانا نہیں چاہتی تھی اور نہ مقدونیہ کے معاملہ میں برٹش گورنمنٹ کا ارادہ تنہا کارروائی کرنیکا ہے - جو کارروائی سب سلطنتیں کرینگی انگلستان بہی اسمیں شریک رہیگا -

لاہور میں عنقریب ایک زنانہ ہائی اسکول قایم ہونیوالا ہے جہاں لڑکیوں کو پردہ کے ساتھ اسلام کے ساتھ تعلیم دیجائیگی -

لودہانہ میں چند روز سے گرمی کا زور شور ہے - مطلع گرد آلود رہتا ہے - شہر میں اب مرض طاعون اور ہیضہ سے امن ہے -

ایک ہولناک طوفان چاند پور میں آیا - جہاز گہاٹ سے اڑکر کہیں کے کہیں جا پڑے - لنگر کھودئے اور کئی جہازوں کی چہتیں بہی کہو گئیں - ایک جہاز کا تختہ سمن اڑ گیا - خوش قسمتی سے وہاں کوئی افسر نہ تہا - ورنہ بہت سی جانیں ہلاک ہو جاتیں - ساحل پر جسقدر بنگلہ اور دفتر تہے - وہ سب برباد ہوگئے - ۲۴ ریل گاڑیاں اڑکر دور جا پڑیں - بنگال آسام ریلوے کے دفتر کی چہت اڑ گئی - مسٹر یہ ٹوائیڈ کمپنی کے عمارات کا ایک حصہ برباد ہوگیا - اور ایک ہیڈ بابو ہلاک ہوگیا - طوفان ایک محدود علاقہ ہی میں آیا - ورنہ بہت نقصان ہوتا - (خدا کی پناہ)

ایسا ہی ۲۲ مئی کو پٹنہ میں سخت طوفان باد و باران آیا - بجلی گرنے سے ایک آدمی مرگیا - اور ایک سخت زخمی ہوا -

کالنز نامی ایک انگریز کو جو روسی جاسوس تہا - آغاز سال گذشتہ میں گیارہ سال کی سزا ہوئی تہی - مگر اب وہ رہا کر دیا گیا ہے - کیونکہ پرنس آرتہر آف کناٹ کی سیاست کے موقعہ پر ٹوکیو کے اخبارات میں ایک چٹھی شایع ہوئی تہی - اور اس میں سفارش کیگئی تہی - کہ جاپانیوں اور انگریزوں کے تعلقات کے اظہار کی خاطر کالنز کو رہا کر دیا جائے چنانچہ حکام نے اس تجویز کو منظور کرلیا -

گورنمنٹ ہند نے پچہلے ہفتہ میں ضرب سکہ کے لئے ۳۲ لاکھ تولے چاندی خریدی - ایک کروڑ ۹۹ لاکھ کی زیر ضرب اور ۶۲ لاکھ ولایت سے آرہی ہے -

ہفتہ مختتمہ ۲۸ مئی کے اندر سوا ضلع سیالکوٹ کے تمام اضلاع میں خفیف بارش ہوئی - نرخ ارزاں ہو چلا ہے - فصل خریف کی تخم ریزی جاری ہے - فصل زائد کی حالت اچھی ہے - دہلی کی غیر سیراب زمینوں پر فصل ربیع کا پیداوار اوسط سے کم ہے - خصوص ضلع جالندہر میں بہنے کو کیڑے سے نقصان پہونچا - مویشیوں کی حالت اچھی ہے - صوبہ بہر میں اب چارہ کافی ہے - پانی کی کچھ شکایت نہیں -

ہندوستانی ریلوں کیلئے سامان خریدنے کی تجویز ہو رہی ہے کہ کام ہندوستان کے اندر ہی ہونا قرار پایا ہے -

بمبئی اور کلکتہ کے مابین تار بذریعہ آلہ جنٹ ٹائپ رائیٹر چہپکر شایع ہوا کریں - اس طریقہ کو چونکہ نہایت کامیابی ہوگی - اسلئے محکمہ تار کا ارادہ ہے کہ اسے وسیع پیمانہ پر جاری کیا جائے -

گورنمنٹ ہند آئندہ سال مدراس ریلوی اور سدرن مرہٹہ ریلوی کو خریدیگی -

ahmadimuslim.de

قابل دید کتب

الہامی کتاب - ویدا ور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریوں کی مفصل بحث - بحث کیا ہے تمام مباحث کا فیصلہ ہے - قرآن مجید کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت قیمت ۱۰/

حق پرکاش - آریوں کے گورو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراضات کئے ہیں جنکا یہ مفصل اور مکمل جواب ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے قیمت ۱۲/

آیات متشابہات - اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق ۳/

تہذیب - مہذبوں کو فرائض واضع طور پر بتائے گئے ہیں ۱/

ترک اسلام - بابو عبد الغفور (نو آریہ دھرمپال) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول جواب بشروع میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے دلائل - قیمت ۶/

ادب العرب - صرف نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد بھی طالب سمجھ سکے اور کامیاب ہوسکے نامی گرامی علما نے پسند فرمایا ہے - قیمت ۸/

اسلامی تاریخ - آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات بطرز حکایت بچوں کے لئے بہت مفید ہے - قیمت ۱/

خصائل النبی - شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزانہ حالات مبارکہ معلوم ہوں - بچوں کیلئے مفید ہے - قیمت ۱/

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (نو آریہ دھرمپال)

جلد اول - قیمت . . . . (۵/)
" دویم - " . . . . (۶/)
" سویم - " . . . . (۵/)
" چہارم - " . . . . .

مناظرہ نگینہ - مشہور و معروف مباحثہ جو ماہ جون ۱۹۱۳ء میں بمقام نگینہ ہوا تھا - نہایت عمدہ قابل دید ہے - قیمت ۸/

منیجر اہلحدیث امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ وارزاں مال ملسکتا ہے - اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے - اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لونگی سادہ ۱۲ سے ۲ تک فی عدد کلاہ سادہ ۶ سے ۹ تک
" زرین ۸ سے ۱۲ " " زرین ۱۲ " ۲۰ "
پٹی دیسی اونی ۳ سے ۵ تک فی جوڑہ پٹی سرخ ۳ " ۱۲ " فی جوڑہ
" پشمینہ ۸ " ۲۰ " " بڑھیا ۲۴ " ۴۰ "
کمبل دیسی ۸ " " " فی عدد کمبل فوجی ۲۰ " ۱۲ " فی عدد
لوئی سفید ۱۴ " ۱۲ " " چادر پشمینہ ۱۲ " ۱۵ " فی جوڑہ
جراب و دستانہ اونی ۸ " ۱۲ فی جوڑہ بنیان و پاجامہ اونی ۱۲ " ۲۰ "
" سوتی ۱۴ " ۱۲ فی درجن " سوتی ۶ " ۱۴ تک
فوجی زرین خاکی ۱۲ اور گز سے ۱۴ تک پٹی برائے کوٹ فی تہان ۱۲ " ۲۰
صافہ ململ اودہ ۸ " ۲۰ " ۹ گز ازاربند سوتی ۲ سے ۴ تک فی عدد
" فلکی ۸ " ۱۵ " " ریشمی ۱۲ " ۲۰ "
رومال سوتی ۲ " ۸ " بٹن جس پر نام کمپنی یا نشان ہو فی ۱۰۰ ۱۲
" ریشمی ۸ " ۲۰ فی عدد جوتہ سادہ ساخت لودہانہ ۲ " ۸ فی جوڑہ
دری برائے پلنگ ۱۲ سے تک لنگیاں اوڑھنے کی ۲ " ۸ تک
جوتی دونی ۲ " ۸ " جوتہ زرین ہوشیارپوری ۲ " ۱۵ "
دری بہ نقش فرمائشی آپ کی حسب منشا تیار ہوسکتی ہے - رنگین لوئی ۳ گز طول ۱ گز عرض ۱۰ سے ۱۲ تک
باقی فہرست منگوا کر دیکھو -

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال فوجی اسباب - لنگیاں کمربند سیٹ زرین بٹن چپڑاسی سوتی وزرین پیچ اونی و سنہری و روپہری و لیس اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزان ملیگا - ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں - پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی ; **نوٹ** سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جاوے گا خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا - پتہ خوشخط لکھیں - المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ

حسب الارشاد مولینا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.L. № 352.

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند ملت مفت درج ہونگے۔

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR.

لمن الملک

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ...

والیان ریاست سے ...

رؤسا و جاگیرداران سے ...

عام خریداروں سے ...

چھ ماہ کیلئے ...

ممالک غیر سے سالانہ ...

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام

مالک مطبع اہلحدیث امرتسر

ہونی چاہیے۔

نمبر ۳۳ امرتسر مورخہ ۲۲ جون ۱۹۰۶ء مطابق ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ ہجری جلد ۳

خلافت کا بقیہ آئندہ ہفتہ ختم کیا جاویگا۔ انشاءاللہ

بقیہ تصدیق الاحادیث

گزشتہ پرچہ میں ہم نے اس مضمون کو آرٹیکل کے جواب پر ختم کیا تھا۔ آج ہم اُن سوالات کے جواب دیتے ہیں جو امرتسر کے ایک حنفی مذہب نیچری مذاق شخص نے شائع کر کے بذریعہ اخبار اہلحدیث جواب طلب کئے ہیں۔ یہ اشتہار چونکہ طول طویل ہے اسلئے نمبر وار کر کے جواب دئے جائینگے۔ آپ فرماتے ہیں:-

معیار چند سوال ارباب دانش جو اپنے آپ کو اہلحدیث خیال فرماتے ہیں۔ انکی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ وہ سوالوں کا جواب قرآن و احادیث صحیحہ سے نکالکر شفقت سے مل ہوا تقام فرمائیں۔

(۱) اقسام احادیث میں سے کس قسم کی حدیث پر عمل کرنا ہم ہے..... جواب صحیح حدیث پر۔

جواب نمبر ۱۔ آپکے اس سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اپنے کہے کی خود ہی خبر نہیں کہ کہتے کیا ہو جناب من! آپکی لیاقت علمی تو اسی سے ظاہر ہے کہ آپ جواب کی نوعیت مقرر کرتے ہیں کہ صحیح حدیث سے جواب دو جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحیح حدیث آپکے نزدیک قابل سند او حجت ہے۔ پس آپکے سوال کا جواب یہی ہے کہ اقسام احادیث میں سے صحیح حدیث واجب العمل ہے اس سے بعد حسن بھی اُسی کے حکم میں ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے انزلوا الناس منازلہم یعنی جو شخص جس جگہ کے لائق ہو اُسکو وہاں ہی بٹھایا کرو۔ چونکہ صحیح حدیث کے راوی اعلیٰ درجہ کے صادق ہوتے ہیں اور اُنکی سند کا اتصال وغیرہ بھی کامل ہوتا ہے لہذا وہ حسن سے مقدم ہے جس میں یہ صفات علی الکمال نہیں ہوتیں۔ آگے چلو۔

سوال نمبر ۲۔ سب کتابوں سے افضل کون کتاب تصور کیجاتی ہے؟ جواب صحیح حدیث کی۔

سوال نمبر ۳۔ مراتب احادیث کا قانون کس حدیث سے مرتب ہوا؟ جواب صحیح حدیث سے۔

جواب نمبر ۲-۳۔ بعد قرآن مجید کے صحیحین یعنی بخاری مسلم افضل ہیں۔ دلیل اس دعوے کی وہی روایت مذکورہ بالا ہے۔ اور اسی سے مراتب حدیث کا بھی ثبوت ہوتا ہے کیونکہ اس میں انسانوں کے ساتھ حسب مراتب برتاؤ کرنے کا حکم ہے جو درحقیقت اگر کسی سے یکسانی نہیں ہے۔

سوال نمبر ۴۔ خیر القرون کس زمانہ تک تصور ہے؟ جواب صحیح حدیث سے۔

جواب نمبر ۴۔ بعض علماء خلافت راشدہ تک فرماتے ہیں اور حدیث صحیح سے بھی

ahmadimuslim.de

اسی کی تائید ہوتی ہے جس میں مذکور ہے کہ خلافت نبوت تیس سال تک رہیگی۔

سوال نمبر ۵۔ ان زمانوں میں کون اور کس قدر کتابیں تالیف ہوئیں؟ جواب صحیح حدیث سے "

جواب نمبر ۵۔ موجودہ کتب مصنفہ میں سے بصورت کذائی کوئی کتاب نہ تھی البتہ اتنا تھا۔ یعنی ہر ایک محدث اور عالم کے پاس مسودات میں احادیث لکھی ہوئی تھیں۔ ان واقعات تاریخیہ کا ثبوت حدیث صحیح سے مانگنا جتلا رہا ہے کہ آپکو یہ لفظ بے سمجھی سے سکھنا ہو رہا ہے۔ تمہارے جیسے کسی حدیث خوان کا قصہ ہے۔ کہ گفتگو یہ تھی کہ حسن بصری کی ملاقات ابوہریرہ سے ہوئی تھی یا نہیں۔ اس نے مجلس میں جھٹ سے روایت بیان کردی کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الحسن لم یلق اباھریرۃ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن بصری ابوہریرہ سے نہیں ملے۔ یہی حال آپکی لیاقت اور دیانت کا ہے کہ مابعد کے واقعات کا ثبوت آنحضرت کی حدیث سے مانگتے ہو۔ اور اگر آپ کہیں کہ میری مراد حدیث سے آنحضرت کی حدیث نہیں بلکہ محض روایت مراد ہے خواہ تاریخی ہو۔ تو اول تو یہ خیال غلط ہے کیونکہ شروع سوالات سے آپ یہ لفظ بولتے چلے آئے ہیں اور محدثین کے عام محاورہ میں بلا قرینہ حدیث کا لفظ جب بولا جاتا ہے تو آنحضرت کا فرمان یعنی مرفوع حدیث مراد ہوتی ہے۔ اور اگر تاریخی شہادت ہی تم کو کافی ہے تو کتب طبقات ملاحظہ کرو (بشرطیکہ سمجھنے کی لیاقت ہو)

سوال نمبر ۶۔ جس زمانہ میں جو کتاب تالیف ہوئی اسکا یقینی ثبوت۔ جواب صحیح حدیث سے۔

جواب نمبر ۶۔ آپکی اس مخبوط الحواسی پر رحم آتا ہے کہ آپکا زبانی دعویٰ تو ہمہ دانی کا ہم سنتے تھے مگر اس تحریر سے اصل ثبوت کو پہونچ گیا۔ لیکن آپ کو مبارک ہو کہ اس خبط میں آپکے شریک ایک اور صاحب بھی ہیں یعنی دہلی کے مرزا حیرت جو کہا کرتے ہیں کہ امام حسین کی شہادت کا ثبوت کسی مرفوع حدیث سے دکھاؤ۔ سنو واقعات تاریخیہ کا ثبوت تاریخ سے ہوتا ہے اور انکی تسلیم کے لئے قاعدہ کلیہ کے طور پر آیت اور حدیث ہمارے پاس موجود ہے اِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا اور حدیث مذکورہ بالا انزلوا الناس منازلهم۔

آپکے اس سوال سے ہمیں خطرہ ہے کہ آپ امام ابوحنیفہ صاحب کے وجود کی نسبت بھی یہ سوال نہ کریں کہ کسی صحیح حدیث میں بتاؤ۔ امام ممدوح کب پیدا ہوئے تھے۔ مہربان من! کتب مصنفہ کا ثبوت تاریخی بیان اور علم طبقات سے ہوتا ہے نہ کہ صحیح حدیثوں سے۔

سوال نمبر ۷۔ نماز سری میں اگر مقتدی جو ولا الضالین انعمت علیہم پڑھ رہا ہو۔ امام نے رجوع برکوع کیا۔ تو مقتدی الحمد پڑھے یا تابعت امام کرے جواب صحیح حدیث سے "

جواب نمبر ۷۔ حدیث میں آیا ہے کہ اذا رکع فارکعوا یعنی جب امام رکوع کو جائے تو تم بھی رکوع کو جاؤ۔ پس شخص مذکور امام کے ساتھ ہی رکوع میں جائے۔

سوال نمبر ۸۔ امام کا الحمد بغیر ٹھیر کر پڑھنا یہانتک کہ مقتدی الحمد پڑھ سکیں اور ان سکتات کی حد مقرر کرنیکا ثبوت۔ جواب صحیح حدیث سے "

جواب نمبر ۸۔ اہلحدیث انکو قائل نہیں۔ البتہ امام شافعی کہتے ہیں سو ان سے پوچھو۔ اگر ہماری وکالت منظور ہو تو ہم ہی بتلاتے ہیں۔ امام شافعی کے اس مسئلہ میں کئی ایک قول ہیں۔ یہ قول بھی ہے اور یہ قول قرآن شریف اور حدیث کو جمع کرنے کی بنا پر ہے کیونکہ قرآن شریف میں آیا ہے جب قرآن سنو تو خاموش رہو اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اسلئے ان دونوں میں تعارض رفع کرنے کو امام شافعی نے ایک قول میں یہ کہا تھا۔ مگر اہلحدیث نے یہ نہیں کہا۔

سوال نمبر ۹۔ نماز مغرب کی دوسری رکعت کے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے مقتدی امام کے ساتھ شامل ہوا۔ امام کے ساتھ التحیات پڑھا۔ اور یہ رکعت اس مقتدی کی محسوب نہیں۔ پھر دوسری رکعت میں التحیات پڑھا۔ اور امام فارغ ہوا نماز سے اس مقتدی کی یہ پہلی رکعت ہے۔ اب وہ مقتدی جو امام سے علیحدہ ہوکر یعنی دوسری اور تیسری رکعت میں بھی التحیات پڑھیگا۔ پس چار دفعہ التحیات کا پڑھنا کسی صحیح حدیث سے ایک نماز میں پڑھنا ثابت ہے یا نہ۔ جواب صحیح حدیث سے "

جواب نمبر ۹۔ حدیث میں آیا ہے اذا اتی احدکم والامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام یعنے جب کوئی شخص جماعت میں آ کر ملے تو جس حال میں امام ہو اور جو کچھ کرتا ہو وہی کرے کہ اس حدیث کے حکم کے مطابق تو شخص مذکور کو امام کے ساتھ جہاں وہ ہو ملنا ضروری ہے پھر جو کچھ امام کرتا جائے۔ کرے۔ اخیر خاتمہ پر جو کچھ اسکی رہ گئی ہوں بحکم اتقضوا ما سبقتم جو رہ گیا ہو انکو پورا کرو، انکو پورا کرے گو اخیر سے قعدہ ہوگا۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کان یختم الصلوٰۃ بالتسلیم یعنی آنحضرت نماز کو سلام کے ساتھ ختم کرتے تھے۔ اور سلام کا محل تو احادیث میں صاف لفظوں میں آیا ہے۔ کہ التحیات اور درود اور دعا کے بعد ہے۔ پس شخص مذکور نے جتنے التحیات امام کے ساتھ پائے۔ حسب احادیث کے مطابق پائے اور جو اکیلے اس نے ادا کیا وہ بھی حدیث کے مطابق کیا۔

سوال نمبر ۱۰۔ مسلم میں روایت ہے۔ طلحہ بن مصرف سے۔ اس نے کہا میں نے پوچھا عبد اللہ بیٹے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے۔ کیا وصیت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ بس کہا اس نے نہیں۔ میں نے کہا۔ کس طرح

ahmadimuslim.de

مسلمانوں پر وصیت کی یا کس طرح امر کیا وصیت کے ساتھ اُس نے کہا اللہ عزوجل کی کتاب کے ساتھ۔ اسی میں ابو سعید خدری سے روایت ہے۔ تحقیق سے کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہ لکھو تم مجھ سے (دین کے بارے میں) کچھ اور جو کوئی لکھیگا مجھ سے سوائے قرآن کے پس چاہیئے کہ مٹا دے۔ زبانی مجھ سے حدیث بیان کرنے میں حرج نہیں"

جواب نمبر ۱۔ اس سوال کی تقریر راقم مضمون نے ہم سے بالمشافہ کی تھی کہ احادیث کا لکھنا منع ہے۔ میں نے کہا اگر کہو تو بحث کر دوں تو تم کو اپنے مذہب سے توبہ کرنی ہوگی۔ آؤ تحریری اقرار کر دیں اتنا سنتے ہی بھاگ گئے۔ خدا کی شان مثل مشہور ہے من جہل شیئا عادا۔ جو کوئی کسی چیز کو نہیں جانتا اُس سے عداوت رکھتا ہے۔ اسی شخص پر صادق ہے۔ اس شخص کے دل و دماغ میں سمایا تو یہ ہے کہ علم منطق میں میں ارسطو سے بڑھکر ہوں۔ طبابت میں تو جالینوس میرا شاگرد ہے۔ فن حدیث میں (جسکا ایک سبق بھی کسی محدث سے آپنے نہیں پڑھا ہوگا) تو آپکے پایہ کو کوئی بڑا محدث بھی کیا پاسکتا ہے۔ گویا انا خیر کا قول من کل الوجوہ اسی شخص پر ہم نے صادق آتے دیکھا ہے۔ مگر خیریت سے کیفیت یہ ہے کہ عربی میں اپنا نام بھی پورا صحیح نہیں لکھ سکتے۔ اگر کسی کو شک ہو۔ تو انکے رسالہ التحقیق کا سرورق ملاحظہ کرے کہ دونوں عربی سطریں ہیں جنمیں صرف اپنا اور اپنے استاد و شہر کا نام آپنے لکھا ہے مگر غلطیوں کا عشرہ کاملہ ہوگا۔ خیر ہمیں اس سے مطلب نہیں ہم نے جواب دینا ہے ممکن ہے آپ کو ان جوابات ہی سے ہدایت ہو جائے۔ پس سنو! آپکے سوال کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ حدیثوں کا لکھنا منع ہے۔ مگر آپ کو معلوم نہیں کہ یہ ممانعت اُسی وقت تک تھی جبتک لوگوں کو قرآن و حدیث میں خاص تمیز حاصل نہ ہوئی تھی۔ یعنی کلام الٰہی اور واقعات رسالت پناہی میں جب تمیز ہو گئی تو حضور نے خود لکھنے کی اجازت فرمائی تھی چنانچہ امام بخاری نے ایک باب بھی کتابۃ العلم کا لکھا ہے اور اُس میں کئی ایک حدیثیں مرفوع لکھی ہیں۔ جو احادیث منع سے بعد کی ہیں۔ پس اسکی مثال یہ سمجھو جیسے حضور نے شراب سے قطعی نفرت دلانے کو فرا انکے برتنوں میں کھانا پینا بھی منع فرما دیا تھا۔ مگر آخر کار جب لوگوں کو کامل نفرت ہو گئی تو حضور نے فرمایا کہ یہ برتن کسی چیز کو حلال و حرام نہیں کر سکتے۔ پس تم انہیں کھاپی لیا کرو۔

(باقی باقی)

مرزا صاحب قادیانی سے مباہلہ

جناب مولانا صاحب دام فیضانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب نے جو مضمون بابو علی احمد میانمیر کلرک کے جواب میں اخبار اہلحدیث میں شائع کیا ہے۔ وہ خاکسار نے اسکو حرف بحرف سنا دیا۔ اصل سوال صرف اتنا ہی تھا کہ جناب مرزا صاحب سے مباہلہ کی درخواست کریں۔ جس پر جناب نے جواب میں تحریر فرمایا کہ **مباہلہ شریعت میں جائز نہیں**۔ اسپر بابو علی احمد نے قرآن شریف کی یہ آیت پیش کی ہے جس سے جواز مباہلہ کا پایا جاتا ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ یعنی یہودیوں کو ارشاد ہے کہ موت کی آرزو کریں۔ اور پھر پیشگوئی ہے کہ کبھی نہیں کرینگے۔ اسی طرح مرزا صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ موت کی آرزو کرو۔ اور پھر اگر مولوی کتنی ہی دعائیں کریں۔ مگر میں ہی کامیاب رہونگا۔ قرآن شریف کی ایک اور آیت سے بھی مباہلہ ثابت ہوتا ہے۔ جہاں ارشاد ہے کہ ہم اپنی اولاد کو بلاتے ہیں اور تم بھی اپنی اولاد کو بلاؤ اور پھر دعا مانگو۔ فقط اخبار مذکورہ بالا آیات پر روشنی ڈالیں۔

ثناء اللہ کلرک از میانمیر

جواب:۔ اسی مضمون کا ایک کارڈ حافظ عبد القدوس صاحب بہانپوری کا بھی آیا ہے۔ پس واضح ہو کہ میں نے یہ نہیں لکھا کہ مباہلہ شریعت میں جائز نہیں۔ اگرچہ مرزا صاحب اسکو ناجائز لکھتے ہیں۔ دیکھو ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۲۶۲ میں نے تو یہ لکھا تھا کہ ہمکو تحقیق مذہب کیلئے تو اس قسم کے مباہلوں کی تعلیم نہیں آئی کہ ہم اس قسم کی دعا کریں کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے" (دیکھو اہلحدیث ۱۵ مئی صفحہ ۴ کالم ۲)

آپکی پیش کردہ آیت اول پر مرزا صاحب عامل نہیں۔ آپ غور کریں۔ کہاں یہ مضمون کہ مخالفوں سے کہا جائے۔ تم اپنے لئے موت چاہو جسکی کوئی قید نہیں کہ کتنے دنوں تک مروگے اور کہاں یہ مضمون کہ جھوٹا سچے سے پہلے مریگا۔ ان دونوں مضمونوں میں جو فرق ہے وہ اہل علم اور اہل زبان پر مخفی نہیں۔ ہاں اگر مرزا صاحب اس آیت پر عمل کرکے اپنے مخالفوں کو موت مانگنے کی درخواست کرتے تو مسلمان مخالف کہہ سکتے کہ ہمیں موت مانگنے سے چونکہ منع کیا گیا ہے۔ اسلئے ہم تحقیق مذہب کیلئے خلاف تعلیم مذہب نہیں کر سکتے حدیث صحیح میں ہے جو بخاری کی روایت سے مشکوٰۃ کتاب الجنائز باب تمنی الموت میں بھی ملتی ہے۔ لا يتمنى احدكم الموت اما محسنا فلعله يزداد خيرا واما مسيئا فلعله ان يستعتب (کوئی تم میں سے موت نہ مانگا کرے۔ کیونکہ اگر وہ نیک ہے۔ تو نیکی زیادہ کرے اور اگر بد ہے تو شاید توبہ کر لے) پس اس حدیث کے مطابق ہر ایک مسلمان خصوصاً اہلحدیث مسلمان مرزا صاحب کی درخواست کا جواب دے سکتا ہے کہ موت کی تمنا ہمارے مذہب میں منع ہے یہی سبب ہے کہ آجتک مرزا صاحب نے بھی اس قسم کی درخواست نہیں کی جو آیت مرقومہ میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں سے کی تھی۔ کیونکہ مرزا صاحب جانتے ہونگے کہ میں اپنے مخالف مسلمانوں کو یہ دعوت دونگا تو وہ یہ حدیث پیش کرینگے۔ ہاں یہودیوں میں چونکہ یہ ممانعت نہ تھی۔ نیز وہ اپنے بلکہ

چودھویں صدی کا مسیح
مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۲۱۵ قیمت مجلد عہ

الہامات مرزا
مرزا قادیانی کی نبوت کی پولیس اسی سال نے ڈھیلی کردی اسکی بڑی بڑی مشہور پیشگوئیوں کی لاجواب تکذیب کی
قیمت ۵
مینیجر اہلحدیث امرتسر

سے کہ خود معترف تھے اور دل سے پیغمبر خدا کے صدق کے اقراری تھے چنانچہ ارشاد ہے یَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ یعنی پیغمبر علیہ السلام کو ایسا سچا نبی جانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو اپنے بیٹے جانتے ہیں اسلئے انکی خاموشی اس بنا پر نہ تھی۔ کہ انکو ایسی درخواست کرنے سے ان کا مذہب مانع ہے۔ جیسا کہ عبداللہ آتھم عیسائی کو جب مرزا صاحب نے بعد گذر جانے میعاد پیشگوئی کے قسم کھانے کو کہا تھا۔ تو اس نے عذر کیا تھا کہ انجیل متی میں قسم کھانے سے منع آیا ہے۔ اسلئے میں بتصدیق مذہب کی خاطر مذہب کے خلاف نہیں کر سکتا جسکا کوئی معقول جواب مرزا صاحب سے بن نہ پڑا تھا۔ غرض یہودیوں کا قسم سے انحراف کرنا باوجودیکہ ان کے مذہب میں منع نہ تھا۔ صاف نبوت محمدیہ کے صدق اور انکی بد اعمالی کا ثبوت ہے چنانچہ ارشاد ہے وَلَن يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ یعنی یہودی اپنی بد عملی کے خوف کیوجہ سے ہرگز ہرگز کبھی موت کی خواہش نہ کرینگے اور اللہ بھی ظالموں کو جانتا ہے۔ پس آیت اول کا تو جواب ہو لیا۔ کہ ہم اس آیت کے مخاطب نہیں ہو سکتے۔ نہ مرزا صاحب اس کے قائل ہو سکتے ہیں۔ جبتک کہ احادیث نبویہ کو ایک دم منسوخ نہ کر دیں۔

البتہ آیت ثانیہ پر عمل کرنے کے لئے ہم طیار ہیں چنانچہ کئی مرتبہ کہہ چکے ہیں اس قسم کا مباہلہ خود مرزا صاحب سے ہو بھی چکا ہے جسکا نتیجہ الحمد للہ تعالیٰ ایسا ہوا کہ سب دنیا نے جان لیا کہ مرزا صاحب کا انجام بخیر نہیں۔

مگر میں اب بھی ایسے مباہلہ کے لئے طیار ہوں۔ جو آیت مرقومہ سے ثابت ہوتا ہے لیکن ساری آیت کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مباہلہ سے پہلے مباحثہ بھی ہو چکا دلائل سے سمجھا کر پھر کہا گیا تھا کہ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ الآیۃ یعنی یہ دلائل سنکر اور مباحثہ کر کے بھی تم سے جھگڑا کریں۔ تو تم ان سے مباہلہ کرو۔ غرض مباہلہ سے پہلے مباحثہ کا ہونا ضروری ہے چنانچہ مرزا صاحب خود بھی اس کو مانتے ہیں کہ مباہلہ میں یہ بھی ضروری امر ہے کہ اول ازالہ شبہات کیا جائے (دیکھو ازالہ طبع اول صفحہ ۶۳۸) پس میں ایسے مباہلہ کے لئے بالکل طیار ہوں جو آیت مرقومہ سے ثابت ہوتا ہے جسے مرزا صاحب نے خود تسلیم کیا ہے۔

واضح ہے کہ یہ میری طیاری آج ہی سے نہیں ہوئی بلکہ ۱۳۱۴ھ میں جب مرزا صاحب نے رسالہ انجام آتھم میں مجھکو مباہلہ کے لئے مدعو کیا تھا۔ تو میں نے ایک خط اس مضمون کا آپکو بھیجا تھا۔ جسکا ذکر مرزا صاحب نے ضمیمہ انجام آتھم میں حسب عادت شریفہ ادھورے طور سے گالیوں کی بوچھاڑ کے ساتھ کیا ہے جسکو ہم نے بھی اسی اصول پر مبنی سمجھا تھا جو سعدی مرحوم نے بتایا ہے ۔۔۔

چو حجت نماند جفا جوئے را ✤ بپیکار گردن کشد روئے را۔

مختصر یہ کہ جو طریق مباہلہ کا قرآن و حدیث سے ثابت ہے اسکے لئے تو ہم طیار ہیں اور مرزا صاحب جو کہتے ہیں اسکا ثبوت قرآن و حدیث میں نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ حوصلہ سے کہتے ہیں کہ آؤ یہ کہو کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اول تو کوئی مسلمان اہل علم ایسا کریگا نہیں۔ دوم اگر کسی نے کیا اور اتفاقاً وہ مجھ سے پہلے مر گیا۔ تو میری چاندی تو کھری ہے اور اگر میں مر گیا تو کوئی کیا میری قبر پر الزام دینے آئیگا۔ مرے سو گئے۔ الزام کسکو؟ یہ ہیں آپکی وجوہات مخفیہ جو بقول شخصے

سر ستان منطق الطیر ست جامی ✤ که جز سلیمانی نشاید فہم این گفتار را۔

اہلحدیث کے سوا کوئی کم سمجھتا ہے۔

ہندوستانی نام

معزز دوستو! ایک مدت سے یہ خیال دامنگیر تھا کہ ہندوستان کے ناموں کی اصلاح کی نسبت ایک مختصر تقریر لکھوں۔ مگر اسکو ساتھ ساتھ یہ خیال بھی تھا کہ اور دوسرے مضامین ہی لکھے جائیں۔ جب عاجز نے ان مضامین سے فراغت حاصل کی تب اپنے خیال کو عام پر ظاہر کرنا مناسب سمجھا۔ اب آپ حضرات غور و فکر سے ملاحظہ فرمائیں۔

ناظرین! ہمارے زمانہ کا رواج ناموں کے متعلق بہت برا ہے۔ اس طرح کے مرید ان پڑھ ہی نہیں ہیں۔ بلکہ اچھے اچھے علماء ان مروجہ ناموں کے مقلد ہیں۔ خود کے بھی وہی مروجہ بُرے نام ہیں اپنے ناموں کو بدل نہیں دیتے۔ اور طرفہ اپنی اولاد اپنے بیٹیاں وغیرہم کا نام وہی مروجہ تجویز کرتے ہیں۔ افسوس ہے جب علماء ہی اس رواج کے قائل ہیں۔ تو عامی کب چھوڑنے چلے۔ سچ ہے ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔

حضرات علماء بنظر انصاف سے اس ہیچمدان کی تقریر کو ملاحظہ فرما دیں اور اپنے اپنے ہاتھ پر بیعت کرنیوالوں نو مسلموں کا نام مروجہ نام تجویز نہ فرماویں۔ بلکہ عمدہ نام توحید سے پُر شرک سے خالی تجویز کئے اور لکھے جائیں کیونکہ توحید اسلام کا رکن اعظم ہے اور جب مسلمانی کا دعویٰ ہے تو کوئی فعل یا نام بھی توحید سے خالی نہ ہونا چاہئے۔

حضرات دیکھئے۔ ہمارے مروجہ نام جو ہمارے ملک ہند میں رکھے گئے ہیں۔ یا رکھے جاتے ہیں۔ وہ دو حال سے خالی نہیں ہوتے۔ یا تو وہ شرک پر مبنی ہوتے ہیں یا مہمل شرک یہ جیسے غلام جیلانی۔ عبد العلی۔ غلام احمد وغیرہ۔ یعنی احمد کا غلام نعوذ باللہ غلام تو خدا کے ہیں اور اپنے کو غلام غیروں کا بناتے ہیں۔ یہاں آپ حیران ہونگے کہ غلام احمد جو نام ہے وہ کیسے برا کہا جاتا ہے اور یہ نام تو مدعی مسیحیت مرزا جی کا ہے۔ اب ناظرین کو ہم سمجھاتے ہیں سمجھنے والوں کو مرزا صاحب کے بطلان دعوی پر انکا خود نام کافی ہے۔

ahmadimuslim.de

اگر مرزا جی مبعوث من اللہ ہوتے تو ضرور خدا پہلے اُن کے نام کی اصلاح کرتا اور اپنی عبدیت میں کوئی نام تجویز کرتا جیسے کفار آں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو مذمم کہتے تھے۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے آپکا اسم شریف محمد رکھا۔ چونکہ مرزا صاحب بھی جھوٹے ہیں اور انکا دعوے بھی باطل اُنکی وحی بھی غلط اسی وجہ سے نام وہی غیروں کی غلامیت کا رہا العاقل تکفیہ الاشارۃ۔

آدمیوں جیسے شیخ بدھن۔ پیر دتاں۔ مدار صاحب وغیرہ کا نام ہم میں اس قسم سے مجاز رواج مروج ہے۔ جو اچھی طرح اصلاح طلب ہو۔ یارو مسلمانوں کے نام تین حال سے خالی نہونا چاہئے۔ اور ضرور تو یہی ہے کہ شرک کا نام نہ ہو بلکہ توحیدی نام رکھا جائے جیسے عبدالصمد۔ عبدالرحیم۔ عبدالکریم۔ وغیرہ سبحان اللہ جیسا بندہ خدا کا بندہ ہے اُسکا اعتراف بھی ایسے ناموں سے اسی کی عبدیت کا رہیگا۔ یا نام شرک کے نہوں اور ثنا باری پر مبنی ہوں جیسے ثناء اللہ۔ انشاء اللہ۔ احسان اللہ وقس علیٰ ھذا البواقی۔ یا انبیاء کے نام رکھے جائیں۔ مگر کسی طرح سے شرک کی بو نہ آوے [illegible] بھی خیال نہ کیا۔ اگرچہ میں اپنی تقریر میں دوسری بحث چھیڑ رہا ہوں۔ مگر یہاں اسکا بھی کچھ ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے اور نیز وہ کب انکے مضمون کے ضمن سے خالی ہے۔ پیارے دوستو! اسوجہ سے میری تقریر ان حضرات کو بُری لگیگی۔ کہ جب وہ لوگ یا رسول اللہ کے وظیفہ کو سنت سمجھتے ہیں تو یہی وہ عبدیت رسول اللہ اور غیروں کی غلامیت کے نام تجویز کرنے میں کب رک سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ میرے کو انکی عداوت مقصود نہیں صرف ہم یہی ان وظیفہ خوانوں سے پوچھتے ہیں کہ کہیں اس وظیفہ کا اصل یا حکم یا سنت یا مستحب قرآن و حدیث سے ثابت کریں۔ یا بزرگان سلف اور ائمہ کی کتب سے۔ اگر کسی کتاب میں لکھا ہے تو ہمیں واقف کر کے داخل حسنات ہوں۔ کیا ظلم ہے اور کیا سفاہت ہے۔ علماء حنفیہ سلف لکھ گئے ہیں کہ جب کسی کا عقد ہو۔ اور کوئی گواہ موجود نہ ہو تو اگر کوئی یہ کہے کہ خدا گواہ اور رسول یعنی اگر رسول کو بھی شاہد کیا۔ تو وہ کفر کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔ کیونکہ وہ شخص رسول اللہ کے ساتھ علم غیب ہونیکا خیال کیا (قاضی خاں وغیرہ)

خیال کرنا چاہئے جب گواہی رسول اللہ کی موجب کفر ہے تو بدرجہ اعلیٰ یا رسول اللہ کر کے پکارنا علم غیب کا خیال کرنا ہے۔ اور یہ خیال کرنا ہی کہ رسول اللہ

جو اس نام کو سنتے ہیں موجب و باعث کفر ہوگا۔ حاصل ایسے میری دوست بھی جہل نہ پڑیں ضرور انصاف سے ملاحظہ فرمائیں۔ میری تقریر سے متفق ہوں۔ اس رسم رواج کے اکھاڑنے میں کوشاں رہیں۔ اور نیز پھر عام علماء سے عموماً اور حضرات علماء اہلحدیث سے خصوصاً بصد عجز و ادب عرض کرتا ہوں کہ ضرور اپنی اپنی اولاد اور اپنے مریدوں کے نام اسلامی توحیدی تجویز کرتے رہیں نہ تو شرک کے جال نہ ڈالیں۔

ابوالقاسم محمد عبدالعظیم عفی عنہ

علماء حنفیہ سے سوال

سائل خود ذمہ دار ہے

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ بندہ کو عرصہ دس سال سے آمین خفا کی بابت تحقیق کا خیال تھا سو بعد تحقیق معلوم ہوا کہ ہمارے حنفی بھائیوں کے پاس بجز رسم و رواج اور اجتہاد کے کوئی دلیل قرآن و حدیث سے نہیں۔ لہذا اب بذریعہ اشتہار کے عام حنفی لوگوں کو مطلع کرتا ہوں کہ اگر کسی بھائی کو اصحاب میں کو بحکم آمین خفا کی بابت معلوم ہو تو بطریق [illegible]

حضرات علماء وکلاء اور عہدہ داران اہل اسلام کی خدمت میں اپیل

از جناب میر مصطفیٰ علی صاحب از ناگپور

جملہ ناظرین اہلحدیث خصوصاً اصحاب قانون دانان و عہدہ داران کی خدمت شریفہ میں عرض یہ ہے کہ آجکل ہر طرف سے یہی سنائی دیتا ہے۔ کہ خاوندوں نے اپنی عورتوں کو بہت ہی تکلیف دینا شروع کی ہے۔ اور کسی قسم کے خبرگیران نہیں ہیں۔ اسوجہ عورتیں عاجز آکر طلاق بھی مانگتی ہیں۔ لیکن طلاق بھی نہیں دیتے۔ امر مجبوری جب برداشت نہیں ہوتی تو کوئی اپنے والدین کے یہاں اور کوئی بھائی وغیرہ کے یہاں چلی جاتی ہیں اور ایں جھگڑے میں کئی ماہ گذر جاتے ہیں مگر خاوند کی طرف سے یہی جواب ملتا ہے کہ ہم تا زندگی ہرگز طلاق نہ دینگے۔ اگر انکو سمجھایا جاوے کہ نا اتفاقی کی حالت میں اللہ و رسول کا یہی حکم ہے کہ طلاق دیدیا جاوے یا خلع کرلیا جاوے اور مسلمان کا کام ہے کہ اپنے مالک کے حکم کی تعمیل بسروچشم خوشی سے قبول

دلیل الفرقان
بجواب
اہل القرآن
مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی اہل قرآن کے رسالہ مفصل متعلقہ نماز کا کامل جواب [illegible] ۲ر
درخواست بنام مینجر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئیے

ahmadimuslim.de

کرے انکار کرنا بہتر نہیں۔ انکو جواب میں کہتے ہیں کہ جو کوئی کافر سمجھے تو قبول ہو مگر طلاق دینا منظور نہیں۔ یہ شرعی جزئیہ بذریعہ اخبار اہلحدیث جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل سے دریافت کیا۔ میرا سوال اور مولوی صاحب کا جواب برائے ملاحظہ درج ذیل ہے:۔

سوال ایک ظالم اپنی عورت کو بلا سبب از حد تکلیف دیتا ہے کھانا کپڑا بھی نہیں دیتا۔ اور عورت کو اس کے پاس رہنے میں جان کا خوف ہے۔ مالک طلاق بھی نہ دیتا ہو ایسی صورت میں شرعاً کیا حکم ہے کیا وہ عورت تمام عمر یونہی بیٹھی رہے یا کبھی اس کے نکاح سے باہر بھی ہو سکتی ہے۔

جواب مسمات مذکورہ اپنے شہر کے کسی نیک بخت متقی عالم سے طلاق کا فتویٰ لیکر بعد عدت نکاح ثانی کر سکتی ہے قرآن شریف میں حکم ہے لَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا یعنی عورتوں کو تکلیف رسانی کے لئے مت روک رکھا کرو۔ بلکہ فرمایا عَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ یعنی اُن سے نیک برتاؤ کیا کرو۔ شرح وقایہ میں ہے یعنی جو خاوند محتاج ہو۔ عورت کو نان و نفقہ نہ دے سکے۔ اُسکی عورت کو قاضی خاوند سے جدا کر دے۔ یہ امام شافعی کا مذہب ہے یہ امام شافعی کا مذہب ہے۔ پھر صاحب شرح وقایہ لکھتے ہیں یعنی علماء حنفیہ نے بھی یہ امر پسند کیا ہے کہ قاضی دونوں میں جدائی کر دے۔ اور اگر قاضی حنفی مذہب کا ہو تو اپنا نائب شافعی مذہب کا مقرر کر کے تفریق کرا دے یہ حکم اُس صورت کا ہے۔ کہ خاوند نادار و مفلس قلاش ہو چہ جائیکہ دانستہ تکلیف دیتا ہے تو ایسے ظالم کے لئے تو بطریق اولیٰ یہی حکم ہے۔ چونکہ آجکل ایسا قاضی کوئی نہیں جو اسلامی احکام میں دست اندازی کر سکے۔ لہٰذا کسی دیندار عالم سے فتویٰ لیکر فیصلہ کیا جاوے لیکن قانون کا بچاؤ ہر حال میں مقدم ہے۔ (اہلحدیث ۲۲ اپریل ۱۹۰۳ء)

چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے فتویٰ کے موافق عاجز نے جناب مولوی حمید اللہ صاحب ساکن قصبہ سراوہ ضلع میرٹھ کی خدمت شریف میں سوال روانہ کیا۔ اور شہر میں کوئی مفتی نہ ہونے کی وجہ دوسری جگہ سے فتویٰ لینے کی ضرورت ہوئی۔ خدا مولوی صاحب کو ہمیشہ خوش رکھے۔ انہوں نے بہت کوشش سے جواب لکھا جناب مولانا مولوی حمید اللہ صاحب کا بھی فتویٰ مع سوال کے برائے ملاحظہ درج ذیل ہے۔

سوال جس عورت کا خاوند موافق اقرار و نوشتہ کے اپنی منکوحہ کے ساتھ برتاؤ نہ کرے اور طرح طرح کی ایذا میں دے۔ و نان نفقہ وغیرہ بھی برابر نہ دے۔ اور جو عورت اپنے والدین کے مکان میں آ جاوے۔ اور از حد تکلیفوں و مار پیٹ وغیرہ کے باعث خاوند سے طلاق

[illegible]

نان نفقہ وغیرہ بھی کچھ نہیں دیا۔ اور نہ ملاقات ہوئی خاوند کے یہاں جانے میں جان کا خوف ہے کیونکہ ایک عورت نے کنوئیں میں جان دیدیا اور دوسری ۱۲-۱۳ سال سے والدین کے یہاں بیٹھی ہے اور تیسری کا احوال آپکے سامنے پیش کیا۔ ایسی صورت میں شرعاً کیا حکم ہے آیا ایسے شوہر سے وہ عورت علیحدہ کرائی جا سکتی ہے اور اس کا نکاح دوسرے سے ہو سکتا ہے یا نہیں۔

جواب جس طرح اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو یہ حکم فرمایا ہے کہ خاوندوں کی تابعداری و اطاعت کریں۔ اسی طرح خاوندوں کو یہ حکم فرمایا ہے کہ اپنی منکوحہ کو عزت و آرام سے رکھیں۔ سورہ نساء رکوع ۳ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ یعنی اپنی منکوحہ کے ساتھ اچھا سلوک اور خوش گذرانی کرو۔ اور سورہ بقرہ کے رکوع ۲۹ میں ہے۔ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ یعنی پس رکھو انکو دستور کے موافق ورنہ رخصت کر دو دستور کے موافق اور اسکی اگلی آیت میں ہے وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا یعنی مت روک رکھو ان کو ستانے کی غرض سے۔ پس جب قرآن مجید میں صاف حکم آ گیا کہ رکھو تو دستور کے موافق رکھو ورنہ رخصت کرو۔ اور ستانے کی غرض سے انکو اپنی قید میں مت رکھو تو مسلمان کو ہرگز جائز نہیں کہ جب زوجہ سے موافقت نہیں ہے اور جھگڑا رہتا ہے اور زوجہ تنگ و ناراض ہو کر طلاق بھی مانگتی ہے اور بہت عرصہ سے اپنے باپ کے گھر پڑی ہے۔ خاوند کے گھر جانے میں ایذا پہونچتی ہے یہانتک کہ جان کا بھی خوف رکھتی ہے۔ تو ایسی حالت میں اُسکو طلاق نہ دے اور خواہ مخواہ قید نکاح میں لئے رکھے اور صحیح بخاری کی روایت سے روضۃ الندیہ صفحہ ۲۱۸ میں یہ حدیث موجود ہے۔ کہ ثابت ابن قیس کی زوجہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اپنے خاوند سے جدائی چاہنے کی درخواست کی تو آپنے ثابت بن قیس کو بلا کر فرمایا کہ جو مہر تم نے دیا ہے وہ واپس لے لو اور اسکو چھوڑ دو۔ ان آیتوں سے اور اس حدیث سے یہ مسئلہ صاف طور پر ظاہر ہو گیا۔ کہ جب خاوند اور زوجہ میں صلح اور موافقت نہ ہو سکے اور زوجہ تنگ ہو کر طلاق مانگے۔ تو خاوند کو لازم ہے کہ اسکو طلاق دیدے۔ ہاں زوجہ کی طلاق مانگنے کی وجہ سے اتنی بات ضرور ہے کہ جو کچھ مہر زوجہ کا ہے اگر ابھی دیا نہیں ہے تو زوجہ کو اُس کا چھوڑنا لازم ہوگا۔ یعنی جب زوجہ جدائی چاہے۔ خاوند کو اتنا حق تو ہے کہ مہر چھوڑا لے۔ اور اگر دے چکا ہے تو واپس لے۔ یہ حق ہرگز نہیں کہ زوجہ کو باوجود طلاق مانگنے کے طلاق نہ دے۔ اور ہمیشہ ستاتا رہے۔ اگر وہ قرآن و حدیث کی مخالفت کرتا ہے تو وہ آیتوں اور حدیثوں کو سنکر فوراً اُس زوجہ کو طلاق دے اور اپنا دیا ہوا مہر واپس لے اور اگر وہ قرآن و حدیث کی تعمیل سے روگردانی کرے اور حاکم قاضی شرع

[illegible] حدیث کی تعمیل کرائے اور [illegible]

ahmadimuslim.de

فی الواقع سخت تکلیف میں ہو تو انکو صرف اپنے دل میں نہ کرو کیونکہ کئی طرح کا شبہ اور خدشہ ہے لہذا یوں کرے کہ بموجب قاعدہ قانون بادشاہ وقت انکو ایک نوٹس اس مضمون کا دو کہ میرے تیرے درمیان اتنے عرصہ سے مخالفت ہو اور صلح اور موافقت کی صورت نہیں ہوئی پھر میں نے لاچار ہو کر تجھسے طلاق بھی مانگی مگر تم نے طلاق بھی نہیں دی اور میں سخت تکلیف میں ہوں اور اس حالت میں مجھ کو شریعت کیطرف سے نکاح کے فسخ کرنیکا اختیار ہے لہذا میں نے اپنے نکاح کو جو تم سے ہوا تھا فسخ کر دیا - میں نے نکاح کو توڑ دیا اطلاعاً تمکو یہ نوٹس دیا گیا - اسکے بعد ۳ حیض یا ۳ ماہ تک عدت کر کے جہاں مناسب جانے اپنا نکاح کرلے - اس صورت میں مہر کا واپس کرنا بھی لازم نہیں آتا ہے - واللہ اعلم -

حررہ العاجز حمید اللہ عفی عنہ ساکن قصبہ سرداوہ ضلع میرٹھ -

اس کے بعد مولوی صاحب سے میں نے دریافت کیا کہ نکاح کو فسخ کرنے کی کیا دلیل ہے اسکے جواب میں مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ زوجہ کو نان نفقہ کی تکلیف میں اور مخالفت و نفرت طبع یا اندیشہ ضرر شدید میں اپنے نکاح کو فسخ کر دینے کا اختیار حاصل ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا یعنے اور مت روک رکھو انکو ستانے کے واسطے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا ضرر ولا ضرار یعنی نہ کوئی کسی کو ستا دے نہ ستایا جاوے - روضہ ندیہ صفحہ ۲۱۳ اور فرمایا رسول اللہ نے یعنی جس شخص نے کوئی کام ہماری شریعت کے خلاف کیا وہ کام رد ہے یعنی باطل و نامقبول ہے رابو داؤد جلد ۲ صفحہ ۲۷۹ پس جب قرآن و حدیث نے صراحتاً اس بات کو منع کر دیا کہ کوئی شخص اپنی زوجہ کو ستانے کیواسطے روک رکھے تو شریعت کی رو سے اسکو روک رکھنے کا اختیار مرد کو نہیں رہا - اور جب وہ اپنی بے وقوفی کے سبب یا شرارت کے سبب عورت کو طلاق نہ دے تو اس صورت میں اگر یوں فتویٰ دیا جاوے کہ مرد کے طلاق دئے بدون زوجہ علیحدہ نہیں ہو سکتی تو یہ مطلب ہوا کہ شریعت کا حکم لوگوں کے تابع ہے وہ چاہیں تو جاری ہوگا - اور نہ چاہیں تو جاری نہ ہوگا - حالانکہ حدیث ابو داؤد کی جو اوپر لکھ چکا ہوں - اس میں صاف مذکور ہے کہ شریعت کے خلاف کوئی عملدرآمد صحیح نہیں اور مقبول نہیں ہے - اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ - یعنی منصب نہیں ہے کسی ایمان والے مرد کا یا عورت کا کہ جب کسی کام میں اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول کوئی فیصلہ کردیں پھر انکو اپنی مرضی کا اختیار باقی ہے - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس کو طلاق مانگنے پر ان کے خاوند سے فوراً طلاق دلا دی تو اب کسی حاکم کو یا مفتی کو ایسا حکم یا فتویٰ دینا جائز نہیں کہ خاوند طلاق دینا نہ چاہے تو عورت کو مجبوراً اسکی قید میں رہنا پڑیگا بلکہ یہی فتویٰ اور حکم دینا لازم ہے کہ اگر خاوند نہیں مانتا تو عورت نکاح کو فسخ کرے چنانچہ نفقہ نہ دینے والے کے بارے میں رسول اللہ نے فرما دیا کہ انمیں جدائی کرادیجاوے - روضہ ندیہ صفحہ ۲۱۳ اور جدائی یا طلاق سے ہو سکتی ہے یا فسخ سے اور فسخ یہ ہے کہ عورت اپنا نکاح فسخ کردے یعنی توڑ دے - اور نوٹس یا اطلاع لینے کو میں نے اسواسطے لکھا تھا کہ بدنیتی کا الزام یا ناجائز کارروائی کا الزام شرعاً یا قانوناً عورت پر یا دوسرے نکاح کرنیوالے پر قائم نہو -

حررہ العاجز حمید اللہ عفی عنہ ساکن سراوا ضلع میرٹھ

اب جملہ ناظرین اہلحدیث خصوصاً اصحاب قانون دانان و عہدہ داران کیخدمت میں نہایت عاجزی سے عرض ہے کہ اگر مولویصاحب کے فتوے کے موافق عورت اپنا نکاح فسخ کر کے اپنے خاوند کو نوٹس دیکر بعد ۳ ماہ کے نکاح کرے تو قانوناً مدت ہے یا نہیں کیونکہ قانون کا بچاؤ بھی مقدم ہے اگر شرعی فیصلہ کے موافق قانونی فیصلہ بھی ہو تو بہت بہتر ہے - امید ہے کہ ہماری گورنمنٹ کا بھی ایسا ہی فیصلہ ہوگا - کیونکہ وہ بھی کسی پر زبردستی نہیں چاہتی اور کسی کے مذہب میں دخل نہیں دیتی - اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مذہبی فیصلہ سرکار میں منظور ہو سکتا ہے - اگرچہ مولویصاحب کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ نوٹس دینے سے قانون کا بچاؤ ہو جاتا ہے کیونکہ مولویصاحب پہلے فتوے میں تحریر فرماتے ہیں کہ بموجب قاعدہ قانون بادشاہ وقت انکو نوٹس دو اور دوسرے سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں نوٹس یا اطلاع دینے کو میں نے اسواسطے لکھا تھا کہ بدنیتی کا الزام یا ناجائز کارروائی کا الزام شرعاً یا قانوناً عورت پر یا دوسرے نکاح کرنیوالے پر قائم نہ ہو - تاہم مجھ کو شبہ رہا اگر مولویصاحب کے کہنے کے موافق ہی قانون کا بھی منشا ہے یعنی اس میں کچھ حرج نہیں تو بہت بہتر ہے مگر حوالہ موجود ہو کہ کس جگہ یہ لکھا ہے شاید خدانخواستہ کسی نے آئندہ دعویٰ کیا تو کام آوے اور دقت نہ ہو - اگرچہ آپکو قانون کی تلاش میں دقت ہوگی مگر ثواب سے خالی نہیں - آپ سب صاحبوں کی خدمت میں یہ معاملہ اسوجہ پیش کیا گیا ہے کہ کس قسم کی کارروائی کیجاوے کہ جسمیں ظالم اور سنگدل خاوند کے پنجہ سے عورت مسکینہ کا چھٹکارا ہو - میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس طرف ضروری متوجہ ہونگے - اور بموجب قانون معہ حوالہ بذریعہ اہلحدیث جواب سے مشرف فرماوینگے - افسوس ہے کہ مسلمانوں کو شرعی فیصلہ جو سب سے بڑھ کر ہے وہ منظور نہیں - اسوجہ آپ صاحبوں کو

تحفہ آریہ سماج یعنی

آریہ سماج کی پول

مصنفہ بوجکمہا پرشاد (عبدالعزیز) جنمیں بابو صاحب موصوف نے سوامی جی اننند کی غلطیاں نمایاں کر کے دکھائی دیا۔ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے

قیمت حصہ اول

حصہ دوم

ملنے کا پتہ
منیجر اہلحدیث امرتسر سے طلب

ahmadimuslim.de

تکلیف دی گئی کیونکہ میں قانون سے واقف نہیں ورنہ تکلیف دینے کی کچھ ضرورت نہ تھی۔ امر مجبوری سے معاف فرمادیں۔

دیگر عرض یہ ہے کہ کوئی مسلمان کسی جھگڑے کو مذہبی طور پر اپنے عالم سے فیصلہ کرالے اور اس فیصلہ پر عمل کیا جاوے تو اس طرح کے فیصلہ کو سرکار منظور کریگی یا نہیں اور اسکے بارہ میں کیا قانون ہے۔

اڈیٹر۔ کئی دفعہ اہلحدیث میں لکھا گیا کہ ڈسٹرکٹ جج کے ہاں درخواست دیکر نکاح فسخ ہو سکتا ہے تاہم مزید اطمینان کیلئے کسی قانون دان صاحب سے عموماً و جناب خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب پنشنر ڈسٹرکٹ جج اور جناب شیخ رکن الدین صاحب ڈسٹرکٹ جج کانگڑہ سے خصوصاً درخواست ہے کہ توجہ فرما کر اس بارے میں اطلاع بخشیں۔

تقریظات (ریویو)

حل نکات بیدل۔ حضرت بیدل کی نازک خیالیاں کسی سے مخفی نہیں۔ مگر ہر ایک کا ان نکات تک پہونچنا مشکل ہی نہیں بلکہ محال تھا۔ اسلئے ایک ایسے ہی لائق استاد نے انکی شرح کی جو ویسا ہی قابل تھا۔ یعنی ہمارے مکرم معزز دوست جناب مولوی احمد حسن صاحب شوکت اڈیٹر شحنہ ہند میرٹھ نے نکات بیدل کو حل فرمایا۔ جو حقیقت میں حل نہیں کیا بلکہ ان میں جان ڈالدی ہے۔ شوکت صاحب کی شاعرانہ لیاقت ہی اس کتاب کی خوبی کی کافی شہادت ہے۔ قیمت لکھی نہیں غالباً ایک روپیہ ہوگی

پتہ۔ شوکت المطابع میرٹھ

السیف المسلول علی اعداء اہل بیت الرسول — اس کتاب میں مصنف نے شیعوں کے کئی ایک سوالات کے جوابات دیئے ہیں خلافت کے مسئلہ پر بھی کسی قدر بحث کی ہے۔ لکھائی چھپائی اچھی ہے۔ قیمت ۴ر

پتہ۔ حاجی حفیظ الدین احمد سوداگر بنارس محلہ سرائے میراں

تصدیق شہادت — حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے اثبات اور مرزا حیرت دہلوی کی ابطال میں یہ کتاب لکھی گئی ہے کتاب کے صفحات ۱۰۴ ہیں ۱ر کا ٹکٹ محصول بھیجنے پر منشی عبد الصمد خان صاحب کارندہ مقام موانہ کلاں ضلع میرٹھ سے مفت مل سکتی ہے۔

طرد المسعود فی بحث المولود — اس مختصر سے رسالے میں مولود کے عدم جواز پر بڑی خوبی سے بحث کیگئی ہے اور نہایت وضاحت کے ساتھ اپنا مدعا بغیر کسی ایچ پیچ کے ثابت کیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی بہت عمدہ ہے۔ قیمت مرقوم نہیں غالباً ۱ر محصول بھیجنے پر مفت ملتا ہے۔ پتہ۔ ڈاکٹر عبدالرزاق خانصاحب صوبہ دار سینیر ہاسپٹل اسسٹنٹ پلٹن گورکھا مقام ایبٹ آباد

خطبات — یہ خطبے سید عبد الحق صاحب بغدادی حال مقیم بمبئی نے عربی میں تصنیف کئے ہیں۔ عربی زبان نہایت صاف ہے احکام دینی اور اخلاق سے پر ہیں مگر جبتک دیسی زبان میں ترجمہ نہوگا۔ کچھ فائدہ نہیں۔ اور اگر بغور دیکھیں تو جو طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا کہ خطبے میں قرآن پڑھکر وعظ فرماتے تھے اور بس تو ایسی خطبوں کی کتابوں کی حاجت ہی نہیں رہتی۔ مگر چونکہ زمانہ رواج میں ہمارے امامان مساجد بھی خیریت سے قرآن شریف سے ناواقف ہوتے ہیں اسلئے علما کو ایسے خطبوں کی ضرورت محسوس ہوگی قیمت ۱۰ر

پتہ۔ سید عبد الحق بمبئی مسجد منارہ عالی۔

دہلوی سائل کا جواب

۲۵ مئی کے اہلحدیث میں جو جلد فرقہ اسلام سے ایک سوال چھپا ہے کہ تین مرقومہ آیات میں اختلاف کا شک ہوتا ہے۔ حالانکہ خدا نے قرآن میں اختلاف کی نفی کی ہے؟ تو اس کا ایک جواب گمنام ناظر پرچہ کی طرف سے یہ ہے کہ پہلی دونوں آیتوں میں سے ایک میں خدا نے اپنے اور اپنے رسولوں کے غلبہ کا۔ اور دوسری میں رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کی مدد کا وعدہ فرمایا ہے۔ قتل کے لفظ کیوجہ سے اختلاف کا شبہ ہوتا ہے۔ مگر رسولوں سے یہاں مقصود ہیں اہل صحیفہ و اہل کتاب و اولو العزم پیغمبران جو مشرکین کی جانب شریعت لیکر بھیجے گئے تھے جیسے حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ۔ حضرت داود۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب پیغمبروں کی اگر ایسی نصرت نہ کیجاتی تو شریعت خداوندی جاری ہی نہ ہو سکتی۔ سو جتنے انبیاء کہ شہید کئے گئے (جنکی طرف تیسری آیت میں اشارہ ہے) وہ سب اگلے پیغمبروں کی تائید میں بھیجے گئے تھے۔ نئی شریعت نہ لائے تھے۔ اور بنی اسرائیل جو خود موسوی شریعت کے پیرو تھے۔ مگر جادۂ اعتدال سے ہٹ گئے تھے انکی اصلاح و ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اور ان کے قاتلین بھی بنی اسرائیل ہی تھے نہ مشرکین کفار۔ پس تیسری آیت میں بنی اسرائیل نافرمانوں کا بیان احوال ہے اور پہلی آیتوں میں بمقابلہ مشرکین کے پیغمبروں کی مدد و نصرت کا بیان ہے لہذا ان تینوں آیتوں میں کسی طرح کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کما بینہ واللہ اعلم (ایک ناظر پھلواری)

فتاویٰ

سوال نمبر ۲۰۹ - خدا تعالیٰ عزوجل قرآن شریف میں ارشاد فرماتا ہے۔ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ۔ جسطرح تم منہ کرو اسی طرف ہی اللہ ہے۔ اس آیت سے ہمیں معلوم ہوا کہ جسطرف ہم چاہیں خدائے وحدہ لاشریک کو سجدہ کر سکتے ہیں۔ تو پھر ہمیں کیوں مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ ہم کعبۃ اللہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً کی طرف چہرہ کو پھیریں امید واثق ہے۔ کہ آپ بہت جلد وضاحت سے بدلائل میرے شک کو دور کریں گے۔

(خواجہ محمد عبد الحی منیقش از گوردا سپور)

جواب نمبر ۲۰۹ - کعبۃ اللہ کیطرف منہ کرنیکا حکم بھی صریح آئت میں ہے وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ یعنے جہاں کہیں تم ہو نماز کیوقت کعبہ شریف کی طرف منہ کیا کرو۔ یہ آیت تو صریح اس امر کیلئے ہے۔ کہ کعبہ شریف کیطرف رخ کرنا چاہیئے رہی وہ آئت جو سائل نے نقل کری ہے۔ اسکے دو معنے ہیں ایک تو یہ کہ نماز کے علاوہ دعا وغیرہ کیوقت جدہر کو تم منہ کرو گے خدا کی توجہ پاؤ گے یعنی خارج از نماز جو عبادت کرو۔ جدہر کو رخ کرو برابر ہے۔ دوئم یہ کہ جب کعبہ شریف کی سمت معلوم نہو تو جدہر کو رخ ہو۔ جائز ہے۔ پس دونو آیتوں کا مطلب بجائے خود صحیح ہے۔ کوئی تناقض نہیں

سوال نمبر ۲۱۰ - ایک شخص دوکان شراب کی کرتا ہے۔ اور اسی میں دوکان پان کی وہی شخص خاص فروخت کرتا ہے۔ تو ایسی حالت میں اسکے ہاں سے پان خرید کر کھانا جائز ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۲۱۱ - زید کو عرصہ آٹھ برس کا ہوا کہ اپنے مکان کو نہیں گیا اور خط و کتابت و خرچ اپنی زوجہ کو حسب خواہش دیتا رہتا ہے۔ اور بعد آٹھ سال کے زید اپنے مکان کو جاوے تو ایسی حالت میں زید کا دوسرا نکاح ہونا چاہیئے یا وہی سابق کا نکاح

(محمد حسین خان ٹھیکیدار چمار ی ضلع علیگڑھ)

جواب نمبر ۲۱۰ - شراب حرام ہے۔ پان حلال ہے شراب نہ پیا کیجئے تو کوئی حرج نہیں۔

جواب نمبر ۲۱۱ - پہلا نکاح قایم ہے اسلئے دوسرے نکاح کی حاجت نہیں۔

سوال نمبر ۲۱۲ - جمعہ کے بعد کی رکعت سنت پڑھنی چاہئیں۔

سوال نمبر ۲۱۳ - اپنے امام کو لقمہ دینا یعنے بھولا ہوا بتلانا چاہیئے یا نہیں نماز فریضہ میں۔

سوال نمبر ۲۱۴ - اذان ہو کر تکبیر ہوئی اور جماعت ہو چکی پھر دو چار نمازی جمع ہوئے اور جماعت کرنا چاہتے ہیں۔ تو پھر تکبیر کہی جاویگی یا نہیں۔ (خریدار نمبر ۵۹)

جواب نمبر ۲۱۲ - حدیث شریف میں آیا ہے۔ من کان مصلیا بعد الجمعۃ فلیصل اربعا یعنے جمعہ کے بعد جو سنتیں پڑھنا چاہے وہ چار پڑھے۔ دو بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ پس چار افضل ہیں اور دو جائز۔

جواب نمبر ۲۱۳ - جائز ہے۔

جواب نمبر ۲۱۴ - کہہ لیں کوئی حرج نہیں۔

سوال نمبر ۲۱۵ - ایک شخص ایک عورت کیساتھ زنا کرتا رہا ہے وہ اس عورت کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۲۱۶ - ایک شخص ایک عورت کیساتھ زنا کرتا رہا ہے اب وہ عورت حاملہ ہے۔ کیا وہ عورت حالت حمل میں اس شخص کے ساتھ یا کسی اور شخص کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۲۱۷ - ایک لڑکی کے والد نے اپنے داماد سے قبل نکاح اپنی دختر کے ایک سو روپیہ نقد لیلیا نکاح کیوقت بھی مبلغ ایکسو روپیہ مہر مقرر ہوا بعد چند یوم کے لڑکی نے اپنے شوہر سے مہر طلب کیا۔ مرد نے کہا کہ تمہارے باپ نے مجھ سے لیلیا ہوا ہے۔ تو اپنے والد سے طلب کر اب اس عورت کا مہر باپ کے ذمہ ہے یا خاوند کے ذمہ ہے۔ (الٰہ دتا از جھنگ)

جواب نمبر ۲۱۵ - حنفیہ کے نزدیک منع ہے۔ شافعیہ اور اہلحدیث کے نزدیک جائز ہے۔ کیونکہ زنا سے کوئی رشتہ قایم نہیں ہوتا۔ بس وہ لڑکی مرد مذکور سے اجنبی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لڑکی شخص مذکور کی کسی طرح وارث نہیں۔

جواب نمبر ۲۱۶ - حدیث شریف میں اتنا آیا ہے۔ کہ غیر کی کھیتی کو پانی نہ دیا کرو۔ یعنی کسی حاملہ عورت سے نکاح مت کیا کرو اس سے دوسرے کے ساتھ نکاح کرنا۔ تو منع ثابت ہوتا ہے۔ اور امام ابو حنیفہ صاحب کا قول بھی یہی ہے قرآن شریف کی آیت بھی یہی کہتی ہے۔ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَھُنَّ۔ یعنے جبتک حمل وضع نہو نکاح جائز نہیں ہاں اسی زانی کی ساتھ بعض لوگوں کے خیال میں کرنا جائز ہے۔ مگر صحیح بات یہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ جائز نہیں کیونکہ شریعت مطہرہ نے اپنے حکم میں اس حمل کو نسب کے ثبوت کیلئے اسکا قرار نہیں دیا۔ لہذا وہ اسکے حق میں بھی وہی حکم رکھتی ہے۔ جو دوسرے کے حق میں ہے۔

جواب نمبر ۲۱۷ - نکاح کیوقت اگر تشریح ہو چکی ہے۔ کہ سو روپیہ جو قبل از

ahmadimuslim.de

نکاح ہوگیا ہے وہی مہر ہے۔ تو وہی سمجھا جائیگا۔ نہیں تو مہر اگر جھگڑا ہو خاوند کے
ذمہ ہوگا۔ اور عورت اوس سے لے سکیگی۔ تشریح ہوچکی ہے تو خاوند [illegible] ہے
باپ نے دینی ولایت سے وصول کیا ہے۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وصول کرلیا تھا۔

سوال نمبر ۲۱۸۔ زید کا بھانجا عمر نابالغ ہے۔ اور بجز زید کے اور کوئی اوسکا قریبی
نہیں اور عمر کا مال تقریباً تین سو کے ہے حال مال مذکورہ لوگوں کی حفاظت میں ہے
لوگ زید کو مجبور کرتے ہیں کہ اس مال کو اپنی حفاظت میں رکھو۔ زید غریب ہے اسلئے
اوسکو اپنی خانگی اخراجات میں خرچ کر لینے کا خوف ہے سو مال اپنی حفاظت میں
نہیں لیتا۔ اور اگر وہ مال زید بھی نہ لیوے تو اوسکے ضائع ہوجانیکا خوف عظیم ہے۔
اور نگرانی کرنا ناممکن ہے۔ اور اگر زید اوسکو یعنی مال کو اپنی حفاظت میں لے تو اوس کو
کوئی کسی طرح کا فائدہ حاصل کرسکتا ہے یا نہیں اگر نہیں تو کسطرح کیا جاوے۔ جسطرح
کہ مال یتیم کا ضائع نہو جواب بذریعہ اہلحدیث دیکر مشکور فرماویں۔ بینوا توجروا۔
الراقم محمد یار خاں طبیب ساکن موضع [illegible]

ج نمبر ۲۱۸۔ یتیموں کا مال سرکاری خزانہ میں امانت رہ سکتا ہے۔ ڈسٹرکٹ
جج کے ہاں درخواست دیکر رکھوادو۔ یا ڈاکخانہ کے بنک میں جمع کرادو۔ اگر ماموں لڑکا
امین ہے۔ تو اوسیکے پاس رہے۔ اور وہ اوس روپیہ کو تجارت میں لگا کر نفع میں سے
اپنی محنت جتنا لے سکتا ہے خدا فرماتا ہے۔ ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف یعنے یتیم
کا متولی اور امین اگر غریب ہے۔ تو دستور کے مطابق لے لیا کرے۔

س نمبر ۲۱۹۔ زید کا نکاح ہندہ سے ہوا۔ اور زید اپنی زوجہ کو اپنے مکان کو لیگیا۔
اور چند روز ہندہ کے والد نے اپنے مکان کو زید کے گھر سے رضامندی سے لیلیا۔
اب ہندہ کا والد اپنی لڑکی کو نہیں روانہ کرتا لوگوں کے سمجھانے سے راضی ہوا
اس شرط پر کہ ایک اقرارنامہ زید تحریر کردے تو روانہ کرتا ہوں اقرارنامہ یہ کہ
کہ زوجہ اپنے والدین سے کچھ واسطہ نہ رکھے۔ بلکہ بات تک نہ کرے جب روانہ کرتا
ہوں۔ یہ اقرارنامہ شرعاً جائز ہے قرآن وحدیث سے اطلاع فرمائے خدا اجر
دیگا۔
(خریدار اہلحدیث نمبر ۲)

ج نمبر ۲۱۹۔ یہ جائز نہیں حدیث شریف میں آیا ہے الا شرطا احل حراما او حرم حلالا
یعنے جو شرط ایسی ہو کہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام کرے وہ جائز نہیں اگر ایسا
اقرارنامہ لکھا جاوے تو اوسکا پورا کرنا لازم نہیں ماں باپ کی اطاعت فرض ہے۔
ایسی کہ اگر وہ کہیں کہ بیوی کو چھوڑ دے تو چھوڑ دینے کا حکم ہے۔ پھر یہ اقرارنامہ
کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔

س نمبر ۲۲۰۔ عرصہ تقریباً ایک سال کا گذرا کہ اس جانب نے دریافت کیا تھا۔ کہ
جس عورت کا خاوند طلاق نہ دیتا ہو اور طرح طرح کی ایذائیں اپنی عورت کو دے
اسوجہ عورت والدین کے گہر آجاوے اور خاوند کیطرف سے نان نفقہ بھی نہ
ملا ہو۔ اس صورت میں عورت کیا کرے۔ تمام عمر یوں ہی بیٹھی رہے یا
اوس کے نکاح سے باہر ہوسکتی ہے۔
جواب میں آپنے تحریر فرمایا تھا۔ کہ اپنے شہر کے مفتی سے اجازت لیکر بمشورہ
قانون دانان نکاح ثانی کرسکتی ہے۔ اب عرض یہ ہے۔ کہ اگر شہر میں کوئی مفتی
نہو۔ تو دوسرے شہر کے مفتی سے فتوی لے سکتی ہے یا نہیں اور دوسرے
شہر کے مفتی کے فتوے پر عمل ہوسکتا ہے یا نہیں جواب ازراہ نوازش
اہلحدیث میں درج فرماویں۔
(خریدار اہلحدیث نمبر ۸)

ج نمبر ۲۲۰۔ ہاں دوسرے شہر کے مفتی سے بھی اجازت لیکر کرسکتی ہے
مگر بہتر یہ ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ جج سے درخواست کرکے فسخ نکاح کی اجازت
لیکر نکاح ثانی کرے۔

س نمبر ۲۲۱۔ جب کوئی مومن قرآن شریف پڑہتا ہو اور اوسمیں کوئی سجدہ
آجاوے اور اسوقت پڑہنے والا بے وضو ہو تو وہ سجدہ وضو کرکے کردیوے
یا بے وضو کردے اور اگر وہ بے وضو کردے تو اوسکو کوئی گناہ ہے یا نہیں
(ایک سائل از پٹیالہ اسٹیٹ)

ج نمبر ۲۲۱۔ قرآن شریف میں جو سجدے آئے ہیں حدیث کے مطابق
اونکا کرنا مستحب ہے۔ فرض واجب نہیں اگر قرآن پڑہتے وقت وضو ہو تو بہتر
وضو کرکے سجدہ کرے۔ بے وضو بھی کرے تو جائز ہے۔ حدیث شریف
میں آیا ہے۔ انما امرت بالوضوء للصلوۃ یعنے وضو کا حکم صرف نماز کیلئے ہے۔

س نمبر ۲۲۲۔ اگر کوئی شخص ہمیشہ ٹخنہ چھپا کر پاجامہ پہنا کرے صرف نماز کیوقت کھول
لیوے تو وہ کس درجہ کا گنہگار ہے۔ (عبدالرحمن وفضل الرحمان پٹنہ)

ج نمبر ۲۲۲۔ ٹخنوں کو پاجامہ یا تہبند سے ڈھانپنے سے منع آیا ہے گو تکبر کا ارادہ نہو
تو بھی ایسا نہ چاہئے حضرت ابوبکر صدیق کو ایکدفعہ حضرت پیغمبر علیہ السلام نے
ڈھیلا تہبند باندہے ہوئے دیکھا تو منع فرمایا گو تیرا ارادہ تکبر کا نہیں تاہم اونچا کیا کر
اسلئے باوجود اطلاع ہونے کے ایسا کرنیوالا گنہگار ہے۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

اجمیر میں گذشتہ ہفتہ بکثرت بارش ہونے سے نہایت فائدہ ہوا۔ خشکسالی کی وجہ سے ضلع اجمیر میں کنوؤں میں پینے کا پانی بھی بہت کم رہ گیا تھا۔ اور مویشیوں کو پانی کی سخت تکلیف تھی۔ یہ سب تکلیفیں بارش ہونے سے رفع ہوگئیں۔

افواہ ہے کہ امیر صاحب کابل سے ایک اخبار عنقریب جاری کرنیوالے ہیں۔

امرتسر میں ۱۹ جون کو خوب بارش ہوئی۔

ڈسٹرکٹ جج بارلیسال نے بابو سرچندرا ناتھ بنرجی پر توہین عدالت کے جرم میں دو سو روپے جرمانہ کی سزا بحال رکھی۔ اور انکا اپیل نامنظور کیا۔ بابو مذکور نے ہائیکورٹ کلکتہ میں ڈسٹرکٹ جج کے فیصلہ کے خلاف اپیل مزید دائر کیا۔

الہ آباد میں گذشتہ ہفتہ آندھی کا سخت طوفان آیا۔ سینکڑوں درخت جڑ سے اکھڑ کر ٹوٹ گئے آندھی کے بعد ۳ منٹ میں ڈیڑھ انچ بارش ہوئی۔

آگرہ میں گذشتہ ہفتہ کی صبح کو سرخ گھٹا آئی اور پھر یکایک تمام بادل اسقدر تاریک اور سیاہ ہو گئے کہ گویا بالکل رات ہو گئی چنانچہ لیمپ اور چراغ روشن کئے گئے کچھ عرصہ کے بعد تاریکی جاتی رہی زرد رنگت کے بادل رہ گئے پھر ہوا سے سب بادل اڑ گئے خفیف ترشح بھی ہوا۔

خدیو مصر ۹ ماہ حال کو قسطنطنیہ میں پہنچے اور سلطان المعظم سے ملکر اور انکو ساتھ کھانا کھا کر اپنے محل واقع باسفرس میں مقیم ہوگئے۔

ٹمپرنس ایسوسی ایشن اینگلو انڈین ٹمپرنس ایسوسی ایشن لنڈن کا جلسہ بصدارت مسٹر سیموئیل آسمتھ ۲۳ مئی کو ہوا تھا۔ رپورٹ سے معلوم ہوا کہ ۱۹۰۳ء میں ہندوستان کے اندر شراب کی دکانوں کی تعداد (۱۸۴۳۷۲) تھی جو ۱۹۰۴ء میں (۵۸۷۲۰۱) تک پہنچ گئی۔ سالہائے مذکور کے مابین محصول آبکاری بجائے (۴۷۴۱۰۰) پونڈ کے (۲۹۱۰۰۰۵) پونڈ ہو گیا۔ گورنمنٹ ہند نے اس کے متعلق تحقیقات کرنے کیلئے ایک کمیٹی مقرر کی تھی اس ایسوسی ایشن کی ہندوستان میں (۳۰۰) شاخیں ہیں ایسوسی ایشن کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند شراب خواری کا سدباب کرنے میں حتے الامکان کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتی ہندوستان میں ایسوسی ایشن کا کام صرف (۳۰۰) پونڈ سے چلتا ہے۔

ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ جو مرزا صاحب قادیانی کے بیس سال مرید رہے۔ اور بڑے فنافی المرزا تھے۔ ۱۹ جون کو امرتسر میں رونق افروز ہوئے انجمن نصرت السنہ کے زیر اہتمام آپکا لیکچر ہوا بمضمون لیکچر یہ ہیں نے مرزا کو کیوں چھوڑا۔ آپ نے بڑی وضاحت سے مرزا صاحب کی قلعی کھولی۔ ثابت کیا کہ مرزا صاحب جھوٹ۔ دغا۔ فریب۔ خلافت وعدہ کر چکے ہیں۔ اہالی امرتسر کی درخواست پر چند روز کے بعد پھر آنے کا وعدہ کر گئے ہیں۔

پنڈت ہری سنگھ آریہ کو دہلی میں بدگوئی کرنے پر ایک سال تک سو روپیہ کی ضمانت اور پچاس پچاس کے مچلکے لئے گئے۔ ڈکرٹے کی وادیاں

نیلگری ریلوے اور کونور ٹا لکمنڈ ریلوے کو برقی طاقت سے چلانیکی تجویز ہے اندازاً جس قدر خرچ ہوگا۔ اسپر گورنمنٹ آجکل غور کر رہی ہے۔

ہندوستان کی تمام ریلوے لائنوں پر یکم جنوری گذشتہ کو تمام ملازمین کی تعداد ۴ لاکھ ۵۲ ہزار ۱۵۸ آدمی کی تھی ان میں سے ۶ ہزار پانسو ۳۵ یورپین ہیں اور ۹ ہزار ایکسو ۷۵ یوریشین ہیں باقی سب دیسی ہیں۔

مدراس میں دو مہینے سے زائد سے طاعون کا کوئی کیس نہیں ہوا آٹھ جون کو یہ بندرگاہ اب طاعون سے پاک و صاف قرار دے دیا جائیگا۔

ہندوستان کی ریلوے لائنوں سے ششماہی ختمہ یکم ماہ حال میں ۶ کروڑ ۷۶ لاکھ ۲۹ ہزار دو سو ۱۱ روپے کی آمدنی ہوئی یہ آمدنی بمقابلہ گذشتہ سال کے اسی عرصہ کے بقدر ۵۱ ہزار نو سو ۹۴ روپے کم ہے۔

میڈیکل سکول لاہور کے اور ۱۱۷ طلبا پھر اگر اسکول میں داخل ہوگئے ۱۲۴ طلباء کالج میں ابھی تک واپس آکر داخل نہیں ہوئے۔

سندھ میں مصری روئی کی زراعت میں بڑی کامیابی ہوئی اسلئے اس سال ۶ ہزار ایکڑ پر مصری روئی وہاں کاشت کرنیکی تجویز ہے۔

جرمنی گورنمنٹ بغداد ریلوے کے علاوہ بغداد ریلوے کی ایک شاخ ایرانی سرحد تک بنانے اور خلیج ایران میں ایک بندرگاہ خریدنے کی تدبیر میں مصروف ہے۔

نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم مسٹر سیڈن مرگئے یہ بادشاہت کے بڑے طرفدار اور نہایت عقلمند مدبر تھے ملک معظم قیصر ہند نے لارڈ پلنکٹ گورنر نیوزی لینڈ سے مرحوم کے انتقال پر دلی افسوس اور ہمدردی ظاہر کی

ahmadimuslim.de

قابل دید کتابیں

الہامی کتاب } دید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث بحث کیا ہے۔ تمام مباحث کا فیصلہ ہے۔ قرآن مجید کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت۔ قیمت ۱۰/

حق پرکاش } آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے آخیر تک اعتراضات کئے ہیں جیکا یہ مفصل اور مکمل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ قیمت ۱۲/

آیات متشابہات } اصول تفسیر آیات متشابہات کی تحقیق قیمت ۳/

تہذیب } ہندوں کے فرائض واضح طور پر بتلائے گئے ہیں قیمت ۲/

ترک اسلام } بابو عبدالغفور (دہرم پال آریہ) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب شروع میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے دلائل قیمت ... ... /۶

ادب العجب } صرف ونحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے۔ کہ اردو خوان بلا مدد استاد بھی مطالب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علما نے پسند فرمایا ہے۔ قیمت ... ... /۱

اسلامی تاریخ } آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات طیبہ بطرز حکایات بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ... ... /۱

خصائل النبی } شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ہے جسمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روزانہ حالات مبارکہ معلوم ہوں بچوں کیلئے مفید ہے

قیمت ... ... /۱

تغلیب الاسلام } بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور (دہرم پال آریہ)

جلد اول ... قیمت ... ... /۵
" دوم ... " ... ... /۶
" سوم ... " ... ... /۵
" چہارم ۔ چھپ رہی ہے۔ ناظرین منتظر رہیں۔

المشتہر
مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

مفصل ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ وارزاں مل سکتا ہے خریداروں کی تعمیل فرمائش آرڈر فوراً کی جاتی ہے اور مال فوراً روانہ کیا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ عمہ ۔ ۔ ۔ فی عدد
" زرین " ۔ ۔ ۔ "
" اور ہنی کی " ۔ ۔ "
ازار بند سوتی ۳ / " " "
" ریشمی ۱۲ / " " "
تہمان گبرون باریک نہ موٹا للعہ " "
جوتہ ساخت لدھیانہ " " "
" زرین ہوشیار پوری " " "
جراب دو ستانہ سوتی " " فی درجن
رومال سوتی " " "
فوجی زین خاکی ۱۲ / گز " "
صافہ شربتی دودہ " " "
" خاکی " " "
رنگین لوئی سوگز مطول ۱۰ گز عرض ۔ ۔ ۔
جوتہی دو دتہی " " "
دری براے پلنگ " " "
" فرشی فرمائشی آرڈر پر تیار ہو سکتی ہے

کلاہ سادہ ۔ ۔ ۹ رنگ فیعدد
" زرین " " "
رومال ریشمی ۸ / " " "
کمبل دیسی " " "
لوئی سفید " " "
پٹی دیسی ادنی ۱۲ / " " فی جوڑہ
" پشمینہ " " "
جراب دو ستانہ ادنی ۸ / " "
پٹی سرج " " "
" بڑھیا " " "
کمبل فوجی " " "
چادر پشمینہ " " "
بنیان ۔ پاجامہ اونی " " "
" سوتی ۶ / " " "
پٹی براے کوٹ فی تہان ۸ / " ۱۰ گز
باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ انکے ہر قسم کا کار زاری اسباب۔ لنگیاں بکرسید میڈل۔ زین۔ بٹن۔ جھالر سوتی و نیلی ادنی و سنہری ۔ ۔ وغیرہ وغیرہ بنسبت دیگر سوداگروں کی ہمارے مال سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمادیں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ۔ سوداگران کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جائیگا۔ اور خرچ ارسال وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر
شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ۔

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R. L. № 352.

THE AHL-I-HADIS AMRITSAR.

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

پس حدیث مصطفیٰ بجاں مسلم دار — اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ و مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں و مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے ...

والیان ریاست ...

رؤسا و جاگیرداران ...

عام خریداروں سے ...

چھ ماہ کیلئے ...

ممالک غیر سے سالانہ ...

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام

مالک مطبع اہلحدیث امرتسر

ہونا کرے۔

ضروری اطلاع

اخبار برابر ہر جمعہ کو ہر ایک کے نام جاتا ہے تاہم اگر کسی صاحب کو نہ ملے۔ تو ایک روز انتظار کر کے اطلاع دیا کریں زیادہ دیر لگایا نہ کریں۔ ورنہ شکایت معاف اور اپنے پوسٹ ماسٹر کی خدمت میں شکایتی خط لکھوا کر ڈاکخانہ کا انتظام بھی کرالیں۔

مینجر

نمبر ۳۴ امرتسر ۲۹ جون ۱۹۰۶ء مطابق ۶ جمادی الاول ۱۳۲۴ ہجری المقدسہ جلد ۳

بقیہ خلافت و امامت

۲۲ جون کے پرچہ میں یہ بحث یہاں تک پہونچی تھی کہ شیعہ کی مستند کتاب کلینی میں روایت ہے کہ انبیاء علیہم السلام وراثت میں مال و دولت نہیں چھوڑا کرتے بلکہ وراثت میں علم دیا کرتے ہیں۔ اس حدیث کے عربی الفاظ میں کتاب کی ایک غلطی رہ گئی تھی۔ گو ترجمہ صاف ہے یعنی عربی الفاظ یوں لکھے گئے ذلک ان العلماء لم یورثوا مالا انما چاہئے یوں تھا۔ ذلک ان الانبیاء لم یورثوا اس لفظی غلطی کو علاوہ ایک صاحب نے لکھا ہے کہ اس حدیث کلینی سے انبیا کی مالی وراثت کی نفی کیونکر ہوئی۔ بعنوان صاحب اور انکے دیگر ہم خیال حضرات پر واضح ہو کہ روایت مذکور عربی الفاظوں میں ذلک ان الانبیاء لم یورثوا درھما ولا دینارا یعنی انبیاء درم و دینار کی وراثت نہیں چھوڑا کرتے۔ اس نفی کو پھر یوں موکد بتاکید فرمایا ہے انما اورثوا العلم۔ قاعدہ نحو کے مطابق حرف انما حصر کے لئے ہے پس ترجمہ یہ ہوا کہ اس کے سوا کوئی اور بات نہیں کہ انبیاء صرف علم کا ورثہ دیا کرتے ہیں۔ علماء عربی دان خوب جانتے ہیں کہ انما جس کلام پر آتا ہے وہ حقیقت میں نفی اور اثبات سے مرکب ہوتا ہے۔ پس اصل تقدیر کلام یوں ہے ما ورث الانبیاء الا العلم اور ما ورثوا الا العلم پس یہ کلام بلحاظ نفی اور اثبات کے بالکل کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کے مشابہ ہے جس طرح کلمہ طیبہ سے اللہ کے غیر سے معبودیت کی نفی ہوتی ہے اسی طرح روایت مذکورہ میں انبیاء سے بجز علم مالی ورثہ کی نفی ہوتی ہے۔

اصل بحث کا منقطع تو یہی روایت ہے جو شیعہ کی معتبر و مستند کتاب کلینی سے ہم نے نقل کی ہے مناسب تو یہ ہے کہ علماء شیعہ سب ملکر اس حدیث پر متوجہ ہوں اگر یہ روایت انکی کتاب میں نہ ہو تو انکار کریں۔ اور اگر ہو تو اقرار کر کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و ارضاہ کے دشمنوں کو سب و شتم سے باز رکھا کریں۔ یا اس حدیث کی کوئی تشریح کریں مگر ایسی کہ قابل قبول علماء کے ہو۔ ایسی نہیں جو کرشن تا دیان ان احادیث مخالفہ کی کیا کرتے ہیں کہ دمشق سے مراد قادیان ہے۔

تسپر ہم رسالہ اصلاح کے باقی مضمون کا جواب درست نہیں دیتے کیونکہ سارا مدار بحث ہمارے نزدیک حدیث مذکورہ پر ہو نیز بقیہ مضمون اصلاح میں کوئی علمی بات نہیں سوا دشنام دہی یا دل آزاری کے۔ اسلئے اس بحث کو اب ہم یہاں ختم کر کے ٹھنڈے دل سے شیعہ کا جواب خصوصاً روایت مذکورہ کے متعلق سننا چاہتے ہیں۔ علماء شیعہ سے التماس ہے کہ ادھر ادھر کے لاطائل چھوڑ کر صرف حدیث مذکورہ

کا جواب با صواب مرحمت فرماویں ۔

او دسے دیکھو تو جاتا ہے نگاہ دل کا ٭ ہر اک نگاہ پہ ٹھیرا ہو فیصلہ دل کا

بقیہ تصدیق الاحادیث

گزشتہ پرچہ میں یہ مضمون سوال نمبر ۱۰ تک پہونچا تھا ۔ مگر سوال نمبر ۱۰ کا نصف حصہ باقی ہے ۔ وہ بھی سن لیجئے ۔

سوال بخاری کی دوسری جلد میں ابی جحیفہ رضی اللہ سے روایت ہے کہا اُس نے میں نے کہا علی رضی اللہ سے کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے انہوں نے کہا نہیں ۔ مگر کتاب اللہ کی یا سمجھ جو مسلم کو دیگئی یا جو کچھ اس صحیفہ میں ہے ابی جحیفہ نے کہا یہ صحیفہ کیا ہے ۔ حضرت علی نے کہا عقل[1] ۔ اور یہ بھی بروایت ابن عباس کہا اس نے جب مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑھگئی تو حضرت نے فرمایا سرور کائنات علیہ الف الف تحیۃ نے لاؤ میرے پاس کتاب تمہارے لئے لکھوں کتاب ۔ تم اس کے بعد گمراہ نہ ہوگے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض غلبہ کرگئی اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب ہے پس ہمارے لئے کافی ہے ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے اور نیز اس قرآنی آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا کے مطابق درست ہو یا نہ ۔ مجھ ضرورت محسوس ہوئی کہ علماء سے دریافت کروں کہ ایسی احادیث صحیح کے ہوتے ہوئے کیوں کتابیں لکھی گئی ہیں ۔ آپ صاحبان کو لازم ہے کہ جواب قرآن شریف و احادیث صحیحہ سے عنایت فرماویں ۔

جواب ۔ اسکا پہلے پرچہ میں ہوچکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی احادیث لکھنے کی اجازت فرمائی تھی ۔ رہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول حسبنا کتاب اللہ کہ خاص واقع خلافت کے متعلق ہے ۔ جو بالکل ٹھیک ہے کیونکہ کتاب اللہ میں خلافت کے دو اصل بیان کئے گئے ہیں خلیفہ کے متعلق تو یہ ہے کہ زَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ علم میں اسکو فضیلت ہو ۔ یعنی آجکل کے محاورہ کے مطابق پولیٹکل یا پولیٹکل مین ہو جسکو دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ رموز مملکت سے واقف ہو ۔ اور جسمانی ڈیل ڈول اور ظاہری وجاہت بھی رکھتا ہو ۔ نہ کہ ایسا نحیف البدن ہو کہ دیکھنے سے رعب سلطنت ہی نہ ہو سکے اور رعایا کی بابت یہ اصل ہے کہ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ یعنی مسلمانوں کے کام باہمی مشورہ سے ہوا کرتے ہیں ۔ ان دونوں آیتوں سے حضرت عمر اس نتیجہ پر پہنچے کہ خلافت کا فیصلہ قرآن شریف میں ہو چکا ہے ۔ آنحضرت بھی جو کچھ کرینگے اسی

---

[1] حدیث میں بیشک عقل کا لفظ ہے مگر اسکا ترجمہ دیت ہے یعنی خون بہا ۔ بس راقم مضمون نے عقل کا ترجمہ عقل کرکے اپنی عقل کا ثبوت دیا ہے ۔ (اڈیٹر)

اصول سے کرینگے ۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حدیثوں کی کتابیں لکھنی منع ہیں ۔ (تمہارے خیال میں شاید امام ابو حنیفہ نے بھی اسی لئے کوئی کتاب حدیث کی تصنیف کی نہ تحریر فرمائی)

سوال نمبر ۱۱ ۔ مرغی ۔ بطخ وغیرہ جو نجاست خور ہیں ۔ ان کا کھانا درست ہے یا نہ اور یہ جانور جو نجاست کھاتے ہیں ۔ یہ نجاست ان کے جسم کو نجس کرتی ہے یا نہ ۔ اگر کرتی ہے تو ان کا کھانا کیونکر درست ہو سکتا ہے ۔ اگر ان کے جسم کو نجاست نجس نہیں کرتی ۔ تو دلیل کی ضرورت ہے ۔ جواب صحیح حدیث سے ۔

جواب نمبر ۱۱ ۔ یہ سب جانور حلال ہیں ۔ حدیث شریف میں آیا ہے ایک راوی کہتے ہیں ۔ میں ایک صحابی کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ مرغی کا گوشت کھا رہے تھے انہوں نے مجھے کھانے کی تواضع کی ۔ میں نے کہا میں نے اسکو نجاست کھاتے دیکھا ہے ۔ اسلئے میں نہیں کھاتا ۔ صحابی نے کہا آ میں تجھے ایک حدیث بتاؤں میں نے آنحضرت کو کھاتے ہوئے دیکھا ہے ۔ (لیکن تمہارا جواب سوال سے مطلب ہے وہ ثابت نہ ہوگا آگے چلئے)

سوال نمبر ۱۲ ۔ در البہیۃ شرح محمدی واقع لاہور صفحہ ۱۰ و من لاط بذکر قتل ولو کان بکرًا وکذالک المفعول بہ اذا کان مختارًا ترجمہ قتل کیا جائے وہ شخص جو اغلام کرے ۔ اگرچہ کنوارا ہو ۔ ایسا ہی قتل کیا جائے جو رضامندی سے اغلام کرائے کس آیت یا حدیث سے یہ حکم لگایا گیا ۔ اور اسکو شرع میں حد کہتے ہیں یا نہ ۔ شوکانی رحمۃ اللہ نے اس قدر کیا نہیں معلوم ہوا کہ اگر شادی شدہ اغلام کرے اور جو جبرًا اغلام کیا گیا ہو ۔ ایسی حالت میں شریعت غراء مولا الذکر مجرموں کے لئے کیا اجازت دیتی ہے ۔ جواب صحیح حدیث سے ۔

جواب نمبر ۱۲ ۔ در البہیۃ میں جو لوطی کے قتل کا فتویٰ ہے ۔ صحاح کے اسی مضمون کی روایات آئی ہیں اور دیگر قسم کی بھی ہیں ۔ مگر قرآن شریف میں انکی سزا یہ ہے وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا یعنی لوطی فاعل اور مفعول دونوں کو سخت تکلیف پہنچاؤ ۔ جبتک کہ توبہ کرکے صلاحیت اختیار نہ کریں ۔ جب صلاحیت اختیار کریں تو ان کو چھوڑ دو ۔ بس یہی انکی حد ہے ۔ البتہ حدیث کسی کی شخصی رائے کے ذمہ دار نہیں بلکہ جو کچھ قرآن وحدیث میں ہے اسکو پابند ہیں ۔

سوال نمبر ۱۳ ۔ بخاری میں لکھا ہے کہ حضرت کے زمانہ میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے اور مسجد کسی چیز سے دھوئی نہ جاتی تھی ۔ جبکہ اس حدیث کی علت نہیں معلوم ہوتی ۔ بخاری علیہ الرحمۃ کا مطلب کیا ہے ۔ کیا کتا انکے نزدیک نجس نہیں ۔ یا کچھ اور بھید ہے ۔ بخاری علیہ الرحمۃ کو لازم تھا ۔ کہ وہ راوی سے اسکا مطلب دریافت کرتے اور یہ بھی دریافت کرتے وہ کتے شکاری تھے یا نہ ۔ یہ بھی دریافت فرمایا ہوتا کہ کتوں کے پاؤں صاف ہوتے تھے

یا نجاست سمجھی۔ کیونکہ بخاری کی اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تہوک نمازی کا مسجد میں جو بائیں قدم کے نیچے گرایگا۔ اسکا یہ کفارہ ہے کہ بعد نماز کے اس تہوک کو مٹی کے نیچے دبا دے۔ دونوں حدیثوں کو ملا کر ثابت ہوتا ہے کہ کتے کے پاؤں سے نمازی کا تہوک بُرا ہے جواب قرآن و حدیث سے۔

جواب نمبر ۱۳ سے سرستان منطق الطیر ست جابی لب بند۔ جز سلیمانی نشاید فہم این گفتار را۔ صحیح بخاری کا مطلب سمجھنے کے لئے درس میں کچھ وقت لگانا چاہئے۔ یہ نہیں کہ گھر بیٹھے بٹھائے سمجھ آجائے۔ سنو! تہوک کتے کے پاؤں سے بُرا نہیں۔ بلکہ تہوک ڈالنا بُرا ہے۔ نہ سمجھو ہو تو سنو! فعل بُرا ہے مفعول بُرا اور ناپاک نہیں۔ کفارہ بھی فعل کا ہے۔ کتوں کے پاؤں کبھی نہ دہوئے ہوئے نہ ہوتے تھے بلکہ حدیث کا مضمون صاف ہے کہ یہی کتے جو گلی کوچوں میں پھرتے تھے مسجد میں سے بھی ادہر ادہر کبھی آجاتے تھے تو مسجد کو دہونے کا حکم نہ دیا جاتا۔

سوال نمبر ۱۴۔ صحیح مسلم میں جو ابن شہاب نے کہا میں نے سنا نہیں کہ سوا تین جگہ کے جھوٹ بولنے کی اجازت ہو۔ ایک تو لڑائی میں دوسرا باہم لوگوں کے صلح کرانے میں تیسرا عورت مرد آپس میں۔ اس حدیث میں لفظ النّاس آیا ہے اس سے خاص مسلمان مراد ہیں یا عامہ خلائق۔ میرے نزدیک جیسا یٰاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمْ میں عام ہے ویسا یہاں ہے۔ علاوہ اس کے میں نہیں سمجھ سکتا کہ آیت قرآنی کے خلاف کیوں اس حدیث پر عمل کیا جائے۔ چند آیتیں قرآنی لکھی جاتی ہیں چنانچہ ۱؎ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور ۲؎ وانہم یقولون ما لا یفعلون ۳؎ ہل انبئکم علی من تنزل الشیاطین تنزل علی کل افاک اثیم ۴؎ یایہا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون ۵؎ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ۶؎ اور جو قرآن شریف میں اس قسم کی آیات ہیں مطلقاً جھوٹ بولنے سے منع فرماتی ہیں۔

جواب نمبر ۱۴۔ جھوٹ تو ہر حال میں بُرا ہے۔ مگر بعض اوقات عارضی حسن قبح ذاتی پر غالب آکر قبح کو مغلوب کر دیتا ہے۔ مثلاً تجربے اکڑ کر چلنا بُرا ہے مگر میدان جنگ میں ایسا کرنا جائز ہے۔ کیونکہ اس میں عارضی حسن آنے سے ذاتی قبح دب جاتا ہے۔ اسی طرح ان مواضع میں غلط گوئی کا حکم ہے یہ نہیں کہ جھوٹ کا قبح ذاتی معدوم ہوگیا۔ بلکہ عارضہ کیوجہ سے دب گیا جیسے مثال مذکور میں۔ (باقی آیندہ)

تصحیح۔ گذشتہ پرچہ میں صفحہ اوّل پر بضمن سوال نمبر اوّل نقل قسم کی حدیث کو یوں پڑھو۔ کس قسم کی حدیث؟

اہلحدیث کا مذہب ۴؍ حدیث نبوی اور تقلید شخصی ۲؍ دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن ۲؍ فتوحات اہل حدیث۔ اہلحدیث کی نمایاں فتح ۳؍
منیجر اہلحدیث امرتسر

عُرسوں کا ریفارم

ماخوذ از اخبار وکیل امرتسر

فخر توحید پر فخر کرنے والو! کیا یہ سچ ہے کہ تم پنجوقتہ نماز کو وسیلۂ نجات سمجھتے ہو۔ رمضان شریف کے روزوں کو فریضۂ ناگزیر جانتے ہو۔ زکوٰۃ کو دین لازمی خیال کرتے ہو۔ اور سفر بیت اللہ کو ذریعہ مغفرت جانتے ہو؟ اگر جواب اثبات میں ہو تو آؤ اس پریشان کن کشاکش سے تم کو نجات دلا دیں۔ اور مذہبی زندگی کا ایک ایسا کم خرچ بالا نشین نسخہ تبلا دیں جو دلفریبی میں ان خشک مشاغل سے بدرجہا زیادہ دل خوش کن اور دلچسپ ہو۔

اگر تم شیعہ ہو تو امام باڑوں کے منبروں پر ناصیہ فرسائی کرو۔ تا تمہیں صوم و صلوٰۃ فرائض سے سبکدوشی حاصل ہو۔ عشرہ محرم کی گریہ وزاری گیارہ مہینوں میں روزے کے دہانے معصیت کو مہمان حسین کے دامن سے یوں مٹا دیتی ہے جیسے ربر یا اریزر حرف غلط کو سطح کاغذ سے۔ دسویں کا فاقہ رمضان المبارک کے تمام روزوں کا کفارہ۔ محفل عزا کی حاضری حی علی الفلاح کا نعم البدل۔ نیاز حسین اور خمس زکوٰۃ کا جواب اور حاضری عباس کعبۃ اللہ کے حج کی لبیک ہے۔

اگر اہل سنت والجماعت ہو تو مقابر اولیا پر جبہہ سائی کرو۔ تا تمہیں فلاح دارین نصیب ہو۔ سید علی ہجویری حضرت داتا گنج بخش قدس سرہٗ کے دربار میں کس چیز کی کمی ہے! کونسی مشکل ہے جو حضرت محبوب الٰہی سے حل نہیں ہوتی! سنو! پیران کلیر شریف تمہاری دعاؤں کے سننے اور تمہاری مرادوں کے بر لانے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ کیا خواجہ معین الدین کے مزار کا طواف طواف حرم سے کم ہے؟ غور کرو تو بابا فرید شکر گنج کا بہشتی دروازہ جنت الفردوس کا بکنگ آفس ہے جس سے ٹکٹ لیکر چلنے والے مسافران عدم کو نہ قبر کی تنگی و ظلمت کا خوف ہے نہ حشر نشر کے ٹکٹ کلکٹروں کی پڑتال کا اندیشہ؟

عیاذاً باللہ

اسلام پاک نے محض توحید کامل کی بدولت تمام ادیان پر سبقت اور برتری کی ڈگری حاصل کی۔ جتنا قرآن شریف نے موحدانہ تعلیم میں توغل کیا۔ اتنا بلکہ اس سے بھی زیادہ مشرکانہ تعمیل میں ہم نے انہماک کیا ہے۔ اگر مسلمانوں میں نفاق اور حسد نہ ہوتا اور ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کے بزرگوں کو بنظر توقیر دیکھتا تو مشرکہ معبودوں کے ذکر و شغل سے پرستاروں کو مرنے کی مہلت بھی نہ ملتی۔ ہندوؤں کو چھوڑ دو۔ وہ رأس المشرکین ہیں جن کے پچیس کروڑ نفر کا ۳۳ کروڑ دیوتا ہے۔ باقی اہل مذاہب کے مقابلہ

تحفۂ آریہ سماج
یعنی
آریہ سماج کی پول
مصنفہ ذیابوجگن سیاہ (چوہدری عبد العزیز)
حسین پاپو صاحب
موصوف نے سوامی دیانند کی غلطیاں نمایاں کرکے دکہائی ہیں۔ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے۔
قیمت حصہ اوّل ۸؍
حصہ دوم ۸؍
مینیجر اہلحدیث

کرکے دیکھو تم کس نمبر پر کھڑے ہو؟ یہود حضرت عزیر کو مافوق الفطرۃ وجود قرار دینے میں مغضوب ہوئے۔ زرتشتیوں پر یزدان اور اہرمن دو خدا تسلیم کرنے سے تباہی آئی۔ عیسائی الوہیت کے اقنوم ثلاثہ مانے کی وجہ سے ہمیشہ کیلئے علم اور فطرت کے آگے ذلیل ہوگئے۔ صابئین سورج اور چاند کو سجدہ کرتے ہوئے ظلمات میں پڑ گئے۔ گبر آگ کو مظہر خدا سمجھنے میں دوزخ کا ایندھن بنے۔ غرض ایک ایک دو دو معبودوں کی پرستش کرنے والوں پر تو اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ کا فرد جرم قائم ہوا۔ ان مومنوں کا بتاؤ کیا حشر ہوگا۔ جو جابجا قبروں، چبوتروں اور جھنڈوں کے آگے سجدہ کرتے پھرتے ہیں۔ خدا را گریبانوں میں منہ ڈالو۔ کیا تمہارے مفروضہ اسلام اور خود تصنیف کردہ توحید کی وہی فلاسفی نہیں ہے جو مولانا حالی نے بیان کی ہے ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر | جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر | جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں | اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں | شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں

نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

تعجب آمیز نہایت تعجب ہوتا ہے یہ دیکھکر کہ بشر حافی، معین الدین اجمیری اور بابا مبارک جیسے پاک نفس صوفیائے کرام جنکا وجود عبودیت کا اتم نمونہ تھا۔ جنہوں نے تبلیغ دین کی خاطر وطن مالوف کو چھوڑا۔ ناقابل گذر راستوں سے ہزارہا کوس کا پاپیادہ سفر کیا۔ اشاعت اسلام پر راحت و آرام حتی کہ مقدس جانوں کو قربان کر دیا۔ آج انہیں کے مزارات پر شرک و بدعت کے ہولناک سین دکھائی دیتے ہیں۔ طرفہ تر یہ کہ اس شرمناک تھیٹر میں کام کرنے والے ایکٹر وہ ہیں جنہیں ان بزرگان دین کے نقش قدم پر چلنے کا ادعا ہے۔ کونسا فعل شنیع ہے جس کا ارتکاب وہاں نہیں ہوتا۔ لیکن وہی لوگ ان حرکات ناشائستہ کے مرتکب ہوتے ہیں جو اولیاء کرام کو زندہ جاوید اور حاضر و ناظر جانتے ہیں کاش وہ ان مشائخ کرام کی آنکھوں سے عالم کے حوادث اور واقعات سے بے خبر تسلیم کر کے عالم برزخ میں استراحت فرما ہونا تصور کرتے۔ تا انکی نامہ اعمال کا حق تمرد اور شرک جیسی سیہ کاری نہ ہوتا۔ دراصل عجب الجھن ہے وہ جو مردوں کو زندہ سمجھکر شرک سے الصفات کی سیڑھی پر قدم رکھتا ہے۔ دراز گیسو۔ سبز پوش۔ صوفی۔ اور گیروے رنگ

کے خرقہ پوش درویش مہربانی کرکے دیکھیں کہ انکے سامنے سرچشمہ ہدایت پر اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ کا کیسا روشن سائن بورڈ آویزاں ہے۔

اس تخاطب میں میرا روئے سخن بالخصوص ان حضرات کی طرف ہے جو برابر سال سے مروجہ عرسوں کی اصلاح میں انٹرسٹ لیتے رہے ہیں۔ چونکہ یہ رسم شرک فی الصفات کی بسط اکبر ہے۔ میں نے انکی جزوی اصلاح کو بھی بمفہوم SOMETHING IS (BETTER THAN NOTHING) ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ استحسان کی نظر سے دیکھا۔ آخر تیرہ مہینے کی ابوالطلسم ٹوٹا اور کاٹھ کی ہنڈیا کا پردہ فاش ہوا۔ وکیل مورخہ ۲۹ مئی میں "پیران کلیر شریف کا عرس" کے عنوان سے عرسوں کے ریفارمر خواجہ حسن نظامی نے سال بھر کی دماغ سوزی کا دو کالموں میں اقتباس کرکے اپنی دیدہ ریزی کی غرض و غایت کو بیباک پن ظاہر کر دیا ہے۔ اس طائل سلسلے میں وکیل کے کتنے کالموں کا خون ہوا؟ وہ فائل سے معلوم ہو سکتا ہے۔ خریداران اخبار کی کس قدر تضیع اوقات ہوئی۔ یا جنہیں ان مضامین سے دلچسپی نہ تھی۔ ان کی کہاں تک حق تلفی ہوئی؟ اسکا وہ خود اندازہ کرینگے مجھے سردست اپنے ممدوح کے کمال کی داد دینا ہے۔ استاد وہ ہے جو کسی وضع کو اختیار کرے۔ تو اسے نباہ کر دکھائے۔

خواجہ صاحب نے باوصف روشن ضمیر صوفی ہونے کے عرسوں کی اصلاح میں سجادہ نشینوں کی شان کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ بدعت کی اصلاح میں شرک کا ارتکاب ہو جائے تو ہو جائے مگر مطمح نظر سے نگاہ کا چوک جانا غضب ہے۔ فرماتے ہیں۔

"یہ سنا گیا کہ سجادہ نشین صاحب اور شاہ التفات احمد صاحب رودولوی کے ایما سے ناچ میں کمی کی گئی تھی۔ اگر یہ سچ ہے تو ہم کو روح مبارک حضرت مخدوم پاک کا شکریہ ادا کرنا چاہئے جنکی توجہ سے ان غلامان صابر کو ایسے نیک کام کی طرف خیال ہوا۔ اگر اسی طرح رفتہ رفتہ اصلاح کی گئی تو ایکدن ناچ بالکل بند ہو جائیگا۔ اور یہی ہماری مراد ہے جس کو صابر صاحب سے مانگنے ہم امسال پیران کلیر حاضر ہوئے تھے"

عبارت بالا میں زیر خط الفاظ کے جملہ پڑھ کر حلقہ بگوشان توحید کا جگر شق ہوتا ہے اور وہ متحیر ہو کر سوچتے ہیں کہ یہ آواز مکمل توحید پر فخر کرنے والے گروہ کے کسی فرد کی زبان سے نکلی ہے یا رومن کیتھولک چرچ کے گرد و نواح میں رہنے والی جماعت کے کسی رکن کی زبان سے؟ ہاں یہ الفاظ کسی جاہل اور عام آدمی کی زبان کے نہیں بلکہ ایسے روشن دماغ اور صاحب دل کے قلم سے منسوب ہیں جنکی نسبت مجھے حسن ظن ہے کہ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ کی تحدی سے واقف ہو۔ خواجہ حسن نظامی صاحب کو غالباً عَبْدَهٗ[1] کی ضمیر واحد سے شبہ ہوا ہے کہ خدا ایک بندہ کے لئے کافی ہوسکا دعوی کرتا ہے۔ پس ایک سے زائد لوں

[1] ضمیر ہو نہیں بلکہ لفظ عبد ہے جو مفرد ہے۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

پر متصرف ہونا اُس کے حیطۂ اختیار سے باہر ہے۔ الغرض سجادہ نشین اور شاہ التفات احمد صاحب کے خیال کو اس نیک کام پر متوجہ پاکر خواجہ صاحب موصوف کو حضرت مخدوم پاک کی روح مبارک کا شکرگزار ہونا پڑا۔ کیونکہ اگر ضمیر واحد۱؎ کی جگہ تثنیہ کی ضمیر ہوتی تو اس صورت میں ان دونوں صاحبوں کو متوجہ کرنا مقلب القلوب کی قدرت میں ہونا ثابت ہوتا مگر نہیں وہ اپنی ذات خاص کے لئے بھی خدا کو کافی سمجھنے میں شاید ہچکچاتے ہیں ورنہ کیا ضرورت تھی کہ نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ اور وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ کی صداقت پر انگوٹھے کا نشان لگا چکنے کے بعد بھی عابد صاحب سے ایک معمولی سی مراد مانگنے کی دھن میں پیران کلیر تک چلے گئے مجھے خواجہ صاحب سے تھوڑا بہت نیاز حاصل ہے۔ وہ ایک نفس کش اور صاحب حال درویش ہیں اگر یہ کہتا ہوں کہ خاندانی اوراد یا تسخیر ہمزاد میں مستغرق رہنے کی وجہ سے ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ پر انکی نظر نہیں پڑی تو انکی کوتہ نظری کا اقرار کرنا پڑتا ہے اگر یہ کہوں کہ اس وعدہ خداوندی سے انکو تسکین نہیں ہوئی۔ تو اور شامت ہے۔ بہرحال داد باد میں کسی بدگمانی سے اپنے دامن کو آلودہ کرنا نہیں چاہتا۔ وہ خود ہی فیصلہ کرکے دونوں میں سے ایک شق پر ٹک مارک (صاد) کر دیں۔ تا مجھے بھی معلوم ہو جائے کہ دن کی پانچ نمازوں کی چوالیس رکعتوں میں چالیس پر چار مرتبہ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ پڑھنے کا مخدوم کے دل پر کیا اثر پڑتا ہے۔

یہ نمونہ ہے اُس تعلیم کا جو ہمارے روحانی پیشواؤں سے ہمیں مل رہی ہے دوسروں کی قبروں سے مرادیں مانگتے ہیں اور اپنی قبروں کی پرستش کا راستہ صاف کر رہے ہیں ہمیں کیوں نہیں کہہ دیا جاتا کہ يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ کی دفعہ کسی مختص الوقت اور مختص المقام ایکٹ کی طرح منسوخ یا زائد المیعاد ہو گئی ہے۔ یا اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ کا نافذ کرنیوالا احکم الحاکمین معاذ اللہ ڈیڈ ہو گیا ہے۔ الغرض اب انکو احکام واجب التعمیل نہیں رہے۔

اولیا پرستی کے ڈیفنس میں یہ دلفریب عذر پیش کیا جاتا ہے کہ یہ بزرگ بارگاہ خداوندی میں امت کے وکیل ہیں۔ جو ہمارے مفاد اور حقوق کی نگہداشت کرتے ہیں لیکن اس برباد کن خیال کی قرآن پاک نے خود ہی تفہیم کی ہے وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى اور مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ کے الٹیمیٹم سے خدائے تبارک و تعالیٰ توسل اور سفارت کے تمام مفروضہ تعلقات

۱؎ ضمیر واحد کی جگہ تثنیہ کی ضمیر نہیں بلکہ لفظ عبد مفرد کی جگہ جمع کا صیغہ عباد ہوتا۔ کیونکہ یہ ضمیر مفرد اللہ کی طرف پھرتی ہے۔ عبد کی طرف نہیں۔ (اہلحدیث)

کو قطع کرتا ہے۔ اولیاء اللہ بیشک مقربان الٰہی ہیں۔ مگر تقرب الی اللہ تو خشیۃ اللہ عبودیت کا نتیجہ ہے۔ نہ الوہیت کا مبدء۔ ہمارا واجب الوجود خدا وحدہ لاشریک ہے اُسے نہ کسی سفیر کی حاجت ہے نہ مشیر کی ضرورت۔ اُسکی شان پارلیمنٹری گورنمنٹ سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے وہ ایک لازوال مختار کل قلمرو پر فرمانروائی کرتا ہے انکو ہاں جمہوری سلطنت ہوتی تو ہمارے زمانہ کے رسمی صوفی آہستہ کب ہمیں سے بٹھو دیتے! آئے دن خدائی الیکشن کا جھمیلا رہتا اور قرعۂ انتخاب خدا جانے کس کس بزرگ کے نام پڑتا۔

قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ کے تاکیدی ارشاد کی تبلیغ وتعمیل اُس بزرگ ذات والا صفات پر فرض ہوئی تھی جسکی دو حرفی تعریف ہے۔ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ پس جب اعلیٰ ترین نوع انسان کسی کو نفع یا نقصان پہنچانے کی حامی نہیں بھرتا۔ تو انکے خدام سے تم کیوں ناواجب توقعات رکھتے ہو؟ خدائے غیور کی غیرت کبھی پسند نہیں کریگی کہ اُسے چھوڑ کر تم بوسیدہ ہڈیوں سے جا کر مرادیں مانگو جو قبروں کو میلا کرنے والے چیلوں سے اپنی عالی شان مقبروں کو بھی صاف نہیں رکھ سکتیں۔

عبرت کی غرض سے قبروں کی زیارت مسنون ہے (فانها تذكركم الموت) لیکن جس نیت سے آج کل عبادت نما زیارتیں کیجاتی ہیں اور دور دور مقامات سے باقاعدہ سفر کیا جاتا ہے۔ وہ ہرگز قرآن و سنت سے ثابت نہیں۔ جن بزرگان دین کے اعمال حسنہ کی بنا پر یہ علاوہ شرکیہ حرکات وضع کیگئی ہیں۔ انکا عمل اسلام کے دلفریب مگر مقدس چہرہ پر خوشنما خال تھا۔ جو افسوس ہے کہ زائرین کی بے اعتنائی سے ایک بدنما داغ کی صورت اختیار کر رہا ہے۔ یہ دیکھکر اور بھی افسوس ہوتا ہے کہ فقراء کے نام لیوا ہی بتکدہ کی رونق کے مرتکب ہوتے ہیں۔ وہ فقرا نہیں جن کے فقر کے ہر سہ حرف ف ق ر علی الترتیب فاقہ۔ قناعت۔ ریاضت کے معنوں میں لئے جاتے ہیں۔ سبحان اللہ انکی شان میں تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم الفقر فخری فرماتے ہیں۔ بلکہ وہ نمائشی فقراء جنکا فقر عبارت ہو ف سے فسق و فجور۔ ق سے قبر پرستی اور ر سے ریاکاری اور ایسی لئے الفقر سواد الوجہ فی الدارین کا مصداق صحیح ہے۔ ایسی فقر نے اسلام کو مجروح کیا۔ یہی فقر مسلمانوں کے تنزل کا باعث ہوا۔ اسی نے گداگروں۔ پیشہ ور پیروں اور سجادہ نشینوں کے جسم میں سرایت کرکے انہیں مفت خوری کی عادت ڈالی اور قوم پر بیجا قناعت کا فالج گرایا۔

ahmadmuslim.de

اگر کھوج لگایا جائے تو مسلمانوں کے تنزل کا سراغ یقیناً تو ہم پرستی کے یوم ملامت سے چلتا ہے۔ اور تو ہمات کو دینیات میں مخلوط کرنے والے اکثر حالتوں میں وہی حضرات نکلیں گے جو حاملان شریعت کو ظاہر پرست اور خشک ملا کے نام سے پکارتے ہیں۔ سچ پوچھو تو توحید کے رہے سہے خط و خال انہیں ظاہر پرست علماء کے ممنون ہیں جنہوں نے اسلام کو ان صاحبان باطن کی دستبرد سے بچایا۔ مولانا شاہ اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ جیسے خشک ملاؤں کے بار احسان سے ہندوستان کی اسلامی دنیا اسوقت تک سبکدوش نہیں ہو سکتی جبتک کہ احسان شناسی کا رواج قائم ہے۔ اول درجہ کے ظاہر پرست حقیقت میں یہی باطنیت کے مدعی ہیں۔ جو پتھر اور مٹی کے اونچے اونچے ڈھیروں پر پھول چڑھاتے ہیں۔ حالانکہ صحابہ تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے صدہا بزرگ کا غذی خانقاہوں میں مدفون پڑے ہیں جن کی ان ظاہر بینوں کو پرواہ تک نہیں۔ لہذا بڑے وثوق سے کہا جاتا ہے کہ مشائخ عظام کے عرائس سے کسی ثواب کا افادہ یا استفادہ مقصود نہیں ہے جسقدر اس دلچسپ رسم میں مجاوروں اور سجادہ نشینوں کی پرورش مرعی رکھی گئی ہے۔ ان غریبوں نے قناعت کا عملی نمونہ دکھانے کیلئے سعی اور محنت کے ہاتھ پاؤں توڑ کر اس ذریعہ فتوح الغیب کے سوا تمام دروازے اپنے پر بند کرلئے ہیں۔ یہی نکتہ ہے کہ خواجہ حسن نظامی صاحب ان صابری مشائخ سے خوش ہیں جو تمام سال مریدین سے چندہ جمع کرتے اور اس عرس میں لاکر خرچ کرتے ہیں۔" نیز اس وجہ سے کہ وہ دیعنی صابریہ مشائخ) ہر شخص کو حاضری عرس کی تاکید کرتے ہیں۔

آہ! یہ خواجہ صاحب وہی پولیٹکل اکاؤنٹنٹ ہیں جنہوں نے پچھلے دنوں مسلمانوں کی ضروریات زندگی پر تین کروڑ روپیہ یومیہ کا حساب لگا کر تاسف ظاہر کیا تھا۔ کہ غیر قوم کی جیبوں میں چلا جاتا ہے اور شائد اسی طرح عیدین کی فضول خرچیوں کا بھی تخمینہ لگایا تھا۔ وہی حضرت اب پیران کلیر کے ایک معمولی عرس پر ڈھائی لاکھ مرد و عورت کی تعداد پر بھی حق تعالیٰ کی آواز بلند کر رہے ہیں۔ وہ جمع اور ضرب کے قاعدے کیا ہوئے؟ وہ میزان مستوفی کی رقمیں کہاں گئیں؟ خواجہ صاحب! آپ کو فرصت نہیں تو مجھ ہی وہ قاعدہ بتا دیجئے فی نفر اوسط لگا کر میزان کر دوں کہ کس قدر رقم ریلوے کمپنیوں کے خزانے میں چلی گئی اور کتنا روپیہ مجاوروں کی مقدس اور متبرک توندوں میں جمع ہوا۔ اور سب سے آخر یہ کہ کس قدر ارباب نشاط کی نذر ہوا؟

کس برتے پر عرسوں میں انسداد رقص کی تجویزیں ہو رہی ہیں۔ مضامین حسن

ملفوظات حسن۔ آسمانی مدد۔ قاری شاہ سلیمان صاحب کی تحریک وغیرہ کے عنوانوں سے جو اصلاحیں کیجاتی ہیں۔ وہ نہ پیشوایان مرحوم کے لئے خوش آیند ہیں نہ ملت کے لئے مفید خود مصلحین کے نقطہ خیال میں ان بزرگوں کا ظاہری حیات کی قید میں۔ اگر رنگ معمول رہا ہے۔ اور اب بھی وہ جیتے جاگتے ہیں۔ پھر یہ کہاں کی عقیدتمندی ہے کہ یہ **سماع خانے مزارات سے دور بنائے جائیں اور انہیں انکے محبوب اور مرغوب مشاغل سے محروم رکھا جائے**" یاد رکھو! قبروں سے دور ہو یا نزدیک۔ جس جگہ آ محفلیں گرمائو گے۔ وہ اپنی روحانی غذا کی خاطر وہیں موجود ہونگے ؎

گرچہ صد مرحلہ دور است ز پیش نظرم ✦ وجہ فی نظری کل غداۃ و عشی

باقی رہا رقص۔ سو اس میں بھی انہی مزامیر سے کام لیا جاتا ہے جو سرود و قوالی میں استعمال ہوتے ہیں۔ فرق صرف مغنی کی تذکیر و تانیث کا ہے۔ مگر وہ اون ناپاک طبیعتوں کے لئے خطرناک ہے۔ جو یہاں نہ سہی چکلوں میں نفس پروری کریں گے۔ سیاہ نفس خدا رسیدہ اور حقائق و معرفت پرست درویشوں کو کاہیکا خوف ہے۔ وہ صرف معنے کو دیکھتے ہیں۔ اور غلطی کرتا ہے جو سمجھتا ہے کہ صورت پر انکی نظریں رہتی ہیں۔ پس انہیں سب کچھ مباح ہے ؎

تفاوت کند ہرگز آب زلال ✦ گرش کوزہ زریں بود یا سفال

اسلام کی حالت زار اور مسلمانوں کا ادبار تقاضا کرتا ہے کہ ہمدردان قوم کی تمام کوششیں اسپر صرف ہونی چاہئیں کہ **عرسوں کی رسم جس سے شرک و بدعت** کے جرمز (GERMS) یعنی کیڑے پیدا ہوتے ہیں اور مسلمانوں کی پسینہ کی کمائی کا بیدریغ خون ہوتا ہے۔ یک قلم بند کر دیجائے۔ لارڈ کرزن جیسے باتمکنت حاکم کو دو سطروں سے ممنون بنا لینے والے قلم اور پرنس آف ویلز کے ایسے عالیجاہ شہزادہ کو چار لفظوں سے متاثر کر دینے والی زبان سے آئندہ اگر مفید قوم مضامین نہ نکلو تو خواجہ صاحب کی خود غلطی پر مجھ دست تاسف ملکر رہجانا پڑیگا۔

راقم نواب الدین سوداگر چرم از امرتسر۔

سیشن جج امرتسر کا فیصلہ بابت طلاق ثلاثہ

امرتسر میں ایک مقدمہ مدت سے دائر تھا۔ ایک شخص مسمی جلال الدین ولد ساون قوم برہمنی ساکن امرتسر کٹرہ مہاں سنگھ نے اپنی عورت کو مجلس واحد میں تین طلاقیں دیکر بموجب فتوے اہلحدیث پھر ملاپ کر لیا تھا۔ مگر عورت مذکورہ کے والدین نے عورت کو اپنے گھر میں روک لیا۔ اسپر جلال الدین مذکور نے دعوےٰ

ahmadimuslim.de

بازو کیا۔ عدالت میں فریقین کی طرف سے علماء پیش ہوئے جنہوں نے اپنے اپنے مذہب کے مطابق شہادت دی۔ جلال الدین مدعی اہلحدیث ہے اُس نے اپنی طرف سے جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کو اور فریق ثانی نے مولوی نور احمد صاحب حنفی امرتسری کو پیش کرایا۔ مگر ڈپٹی پیر نصیرالدین صاحب نے مدعی کا دعویٰ خارج کر دیا اسپر مدعی نے سشن جج کے ہاں اپیل کیا۔ سشن جج نے بعد دیکھنے مسل اور سننے بیان فریقین کے یکم جون سنہ رواں کو فیصلہ کیا کہ اپیل منظور اور حکم عدالت ماتحت منسوخ۔ گویا سشن جج نے اس بات کا فیصلہ کر دیا۔ کہ مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک ہی ہیں جیسا کہ اہلحدیث کا مذہب ہے۔

اہلحدیث کے قدردان غور سے سنیں

اخبار اہلحدیث میں باوجودیکہ مضامین عموماً ایسے ہوتے ہیں جو سب مسلمانوں کو مفید ہوں۔ تاہم اسکا نام اہلحدیث کیوں تجویز ہوا؟ صرف اسلئے کہ فرقہ اہلحدیث کی نسبت جو غلط خیالات مخالفوں نے پھیلا رکھے ہیں۔ انکی اصلاح اسی نام سے ہوگی۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ سخت مخالف ہیں وہ تو اس نام کے سنتے ہی خریدنا تو کجا ہاتھ سے چھونا بھی کبیرہ گناہ جانتے ہیں۔ انکے مقابلہ پر ارادت مندوں کو انکی تلافی کرنی چاہئے تھی۔ کہ خوب زور و شور سے اہلحدیث کی اشاعت کر کے ایسی حد تک پہونچاتے کہ اخبار اہلحدیث بھی ملک کے ممتاز اخباروں میں شمار ہوتا مگر افسوس کہ بجز معدودے چند احباب کے عموماً اس طرف توجہ نہیں ہوئی۔ اسی غرض سے اہلحدیث کا کارڈ چھپوایا جسکا نمونہ یکم جون کے پرچہ میں چھپ چکا ہے۔ مگر انکی مانگ بھی کوئی جوش و خروش سے نہیں ہوئی۔ اسلئے اب آخری التماس ہے کہ اگر ہمارے دوست اہلحدیث کے قدردان جنکو اہلحدیث کے نام سے انس اور گہری محبت ہو۔ وہ توجہ سے سنیں۔ کہ یا تو ہمت کر کے ہر ایک صاحب کم از کم دو دو مستقل خریدار بنا دیں جو کوشش کریں تو کچھ مشکل نہیں۔ یا اجازت دیں کہ یہ نام تبدیل کر دیا جائے۔ گو مضامین اور پالیسی یہی رہیگی۔ مگر یہی وحشت جس نام سے دور یا کم ہو جائے وہ رکھا جائیگا۔ اب زیادہ کہنے کی حاجت نہیں۔ قدردان خود ہی فیصلہ کر لیں۔

جو صاحب دو خریدار مستقل پیدا کرینگے۔ انکو علاوہ ثواب آخرت کے کتاب **تقابل ثلاثہ یا چودھویں صدی کا مسیح** (جن کی قیمت ایک ایک روپیہ ہے) جو وہ پسند کریں بلا محصولڈاک ۲؍ انعام بھی دیا جائیگا۔ اور اہلحدیث کی رپورٹ میں انکے نام کا اظہار بھی ہوگا۔ یہ مضمون دو تین دفعہ چھپیگا۔

نظم مرزا غلام احمد قادیانی (مندرجہ الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۶ء)

تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں — پھر گئے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانیکے دن
کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو! — ہو گئے ہیں اسکا موجب میرے جھٹلانیکے دن
وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے — اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانیکے دن

جواب

ہے ہمارا حافظ و ناصر وہ رب العالمین — کیسا ڈر ہم کو یہ ہیں عیسیٰ کہلانیکے دن
اپنے قصے کی تمہیں گر خبر ہوتی بے شبہ — پھر نہ یوں آنکھوں کے آگے آتے گھبرانیکے دن
یہ تو واللہ آپکے ہاتھوں کی سب کرتوت ہے — ورنہ کیا معلوم تھے قسمت کے پھر جانیکے دن
خود غضب کے آ ہو تم حق کو نہیں پہچانتے — اسکا موجب ہیں تمہارے کفر پھیلانیکے دن
نام عیسیٰ کے یوں لکھا اسکا دکھایا یہ ادب؟ — ہے یہی ایمان تمہارا ہیں یہ اترانیکے دن؟
اس مسلمانی پہ تم اوتار بھی بنتے ہو بس؟ — ہیں یہی تو آپکے انسان ہو جانے کے دن
کرشن ہو تیرے سوا یوں دشمن ایمان و دین — ڈگمگا کر یوں دکھائے اپنے جھٹلانیکے دن
رو دیا ہر طالب حق سن تری خام زبان — یہ فریب و مکر اور یہ جال پھیلانے کے دن
یہ طریقہ کیا ہی ہے موزوں برائے اخذ فیض — گھر میں بیٹھے بیٹھے ہی لاکھوں کما کھانیکے دن
سچ بتاؤ کیا یہی ہیں شعار اسلام کا؟ — لوٹ کر کھانے کو اور گمراہ کر جانیکے دن
گر یہی حالت رہی تو آ رہے گو عاقلو! — سب سے پہلے قادیاں کے فنا ہو جانیکے دن
تیر وحدت آ لگا جب یوں جگر کو چیر کر — تا ابد کے قائم رہیں پھر فتنہ پھیلانیکے دن
جبتلک دعویٰ نبوت ہے یہ ہیں گو نزد — آپکے گمراہ اور دجال کہلانے کے دن
واہ مسلمانی تمہاری نظم بھی ایسی ہی ہے — جسمیں ساری خلق سے مانگے ہیں جانیکے دن
اسلئے میں چھوڑ کر انکو کروں تجھ سے دعا — فضل سے اور لطف سے اب ... کہلانیکے دن

مناجات

تجھ سا کوئی نہیں ہے اے مرے مولا رحیم — فضل سے اب ختم کر دجال کہلانیکے دن
صد تحیات و سلام اسپر کہ جو بتلا گیا — ایسے دجالوں کے سب آنے کے اور جانیکے دن
ورنہ امت کب سمجھتی ایسے دجالوں کو کر — گر نہ بتلاتا وہ اس گمراہ کے آنیکے دن
ہم تو عاجز ہیں گناہوں کے ہیں اپنے معترف — فضل سے ہی لا مرادیں ساری بر لانیکے دن
اپنے مطلب کیلئے یہ دیں کو کرتا ہے خراب — جلد لا یا رب تو اسکو ٹھیک ہو جانیکے دن

چودھویں صدی کا مسیح
مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ صفحات ۱۴۴ قیمت مجلد عہ
الہامات مرزا
مرزا قادیانی کی نبوت کی چولیں اسی رسالہ نے ڈھیلی کر دیں اور اسکی بڑی بڑی مشہور پیشگوئیوں کی لاجواب تکذیب کی تو اسی رسالہ نے قیمت ۵؍
مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

تیری بندوں کو تو یہ یقین نہیں دیتا ہے چین — اب تو انکی خود خبر لے اور دکھا جا کچھ دن
دے ہدایت تو انہیں چشم بصیرت انکی کھول — سمجھتا ہو سب تیری بندوں کو مر جائیگے دن
گر یہی جاتی تو پھر خس کم جہاں سب پاک ہو — اور چلو جائیں تیری خلقت کو گھبرائیگے دن
ہو یہ وہ دین جسکو تو نے کامل و اکمل کیا — پھر یہ بدخواہ مانگتا ہو انکو مٹ جائیگے دن
یہ تو وہ دین ہے کہ جسکا آپ تو حافظ بنا — پھر یہ دشمن لا رہا ہے انکو مرجھائیگے دن
رکھ ہمیشہ فضل سے اپنے اسے آزادیٔ شر — سبز و شاداں اور نہ آوے اسپہ مرجھائیگے دن

الراقم ایک از سابق رازدانان مرزا ذکرہ

پیدا ہوتے ہی ایک بچہ کا باتیں کرنا

بحوالہ ذیل واقع امریکہ کے ایک کسان کی عورت نے ایک ایسی لڑکی جنی جو پیدا ہوتے ہی ماں سے باتیں کرنے لگی - یہ ولادت ایک زیتون کے درخت کے نیچے ہوئی - جننے کے بعد عورت اپنی لڑکی کو لیکر قریہ کی جانب جہاں اسکا مقام تھا روانہ ہوئی - راستہ میں جب درد سے کراہنے لگی - تو لڑکی یہ کہتی سنائی دی - کیوں اماں کراہ کیوں رہی ہو؟ عورت ڈر گئی اور بچی کو زمین پر پھینک کر بھاگنے لگی کہ کہیں یہ شیطان گلا نہ گھونٹ دے - مگر لڑکی کو روتے دیکھکر پھر ماتا کا جوش ہوا اور سمجھی کہ میرا وہم تھا کہیں پیدا ہوتے ہی بچے بھی باتیں کرتے ہیں - اور اٹھانے آئی جب ذرا نزدیک آئی تو پھر لڑکی کو یہ کہتے سنا اماں جان مجھکو اٹھا لو - کیا میں تمہارا بچہ نہیں - پہلی مرتبہ ایسی بھاگی کہ مکان پر جا کر ہی دم لیا - اور شوہر سے سب ماجرا کہا وہ بھی حیران ہو گیا - گاؤں کے مجسٹریٹ کے پاس گئے اور کیفیت سنائی وہ بھی ہنسا اور کچھ آدمی لڑکی کو اٹھا لانے کے لئے انکے ہمراہ گئے - آدمی آئے اور لڑکی کو اٹھا لے گئے - راستہ بھر لڑکی اسطرح روتی رہی جیسے کوئی نوجوان روتا ہے - مجسٹریٹ بھی اسے دیکھکر حیران ہوا کیونکہ ظاہری بناوٹ کوئی پانچ برس کے بچے کی تھی - جب مجسٹریٹ نے اس سے بات کی تو اس نے جواب دیا "میں کوئی عجیب مخلوق نہیں ہوں" اس کے بعد مر گئی - اور تحقیقات کے لئے لاش ہسپتال میں رکھی ہوئی ہے - اور اطراف و اکناف کے ڈاکٹر تحقیقات کے لئے چلے آتے ہیں کہ وہ کون جدید راز تھا جو اس ننھی جان کی گویائی کا باعث ہوا - اگر اس طرح کی کوئی بات ثابت ہوگئی تو موجودہ علم طب ایک اور بھی نقصان پا جائیگا - (آگرہ اخبار)

(اہلحدیث) سائنس اور نیچری چونکہ حضرت مسیح کی ولادت پر معترض تھے قدرت نے اپنا کرشمہ دکھا دیا -

تفسیر ثنائی چار جلدیں معہ محصول - [illegible] - ہفوات مرزا - رسوم اسلامیہ - السلام علیکم - خصائل النبی - منیجر اہلحدیث امرتسر

مرزا صاحب قادیانی کا پوتہ علیگڈھ کالج میں

اس عنوان سے اخبار الحکم قادیان نے اُن لوگوں کے سوالات کے جوابات دئیے ہیں جنہوں نے مرزا صاحب کے پوتے عزیز احمد کے علی گڈھ کالج میں داخل ہونے پر کئے ہیں کہ اسلامیہ کالج لاہور کو چھوڑ کر علی گڈھ کیوں گیا اور کہ وہاں کی صحبت کا برا اثر اسے ہوگا وغیرہ - مگر اہلحدیث کا اعتراض علیگڈھ کالج کے داخلہ پر نہیں بلکہ سرے سے اس نسبت پر ہے کہ عزیز احمد کو مرزا قادیانی کا پوتا کیوں کہا جاتا ہے جبکہ عزیز احمد کے والد ماجد مرزا سلطان احمد ہی کو مرزا صاحب نے اپنی بیٹوں کی فہرست میں نہیں کہا - تو انکے بیٹے کو پوتہ کیوں کہا جاتا ہے - مرزا صاحب مواہب الرحمن صفحہ [illegible] پر لکھتے ہیں کہ خدا نے مجھکو چار بیٹے دئیے ہیں حالانکہ مرزا سلطان احمد اور انکے بھائی مرزا فضل احمد کو بیٹوں میں گنتے تو چھ ہوتے - پھر یہ آج کیا بات سننے میں آتی ہے کہ مرزا سلطان احمد کے بیٹے مرزا عزیز احمد کو مرزا غلام احمد کا پوتہ کہا جاتا ہے؟ شرم!

شاید ناظرین کو خیال ہو کہ یہ کیا بات ہے کہ جب مرزا سلطان احمد مرزا غلام احمد کا بیٹا ہو - بیٹا بھی ایسا لائق بیٹا کہ آج اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (ڈپٹی) ہے - پھر کیوں ایسے لائق بیٹے کو مرزا صاحب نے بیٹوں میں نہیں گنا - اسکا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب کا من گھڑت اصول ہے کہ جو کوئی میرا مخالف ہے وہ ناجائز مولود ہے اسی غلط اصول پر شاید بنا کر کے لائق بیٹے کو اولاد سے الگ کر دیا ہے - کیونکہ مرزا سلطان احمد مرزا صاحب قادیانی کو مسیح مہدی نہیں مانتے -

بہرحال یہ ایک عقدہ لاینحل ہے کہ جس شخص کو اپنا بیٹا نہیں بنایا گیا اسکے بیٹے کو پوتہ کیوں کہا گیا - کیا الحکم اسکا جواب بھی دیگا؟

شیخ عبدالحق صاحب کا دورہ

جناب مولانا صاحب السلام علیکم - آپ کو معلوم ہو - میں نے آج کل قوم سنتال میں خوب زور کے ساتھ اسلام کو پھیلانا شروع کیا ہے اللہ پاک چند روز میں بہت ہی بڑی میری محنت کا پھل ظاہر کریگا - چار روز تک زبان بھاشا میں ہر دو ادیپ قرآن مقدس کی منادی بڑی زور سے ہوئی - ہزاروں لوگ سنکر خوش ہوئے - یہ اول دفعہ ہوا ہے کہ ہر دو ادیپ میں خالص توحید کا وعظ اللہ نے اپنی مہربانی سے جاری کروا دیا - آپ اور سب پڑھنے والے دعا کریں - اللہ اپنے دین کو ترقی دے - اور سنتال لوگوں میں دین جاری ہو -

(ایڈیٹر) خدا آپکا ساتھی اور حامی ہو -

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۲۲۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ دو فریق اہلحدیث ہی ہیں ایک کہتے ہیں کہ جمعہ میں خطبہ کے اندر وعظ اردو زبان میں ہونا چاہئے۔ اور فریق ثانی کا قول ہے۔ کہ اردو زبان میں اور خطبہ کے اندر وعظ نہیں ہونا چاہئے یہ بدعت ہے۔ اگر وعظ ہو بھی تو بعد نماز جمعہ کے ہو۔ ان دونوں میں کون حق پر ہے۔ اور کون ناحق پر۔ اسکا جواب مدلل ہونا چاہئے۔ اگر مناسب سمجھیں تو مولانا حافظ عبد اللہ صاحب و مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی و مولانا شمس الحق صاحب ڈیانوی بھی کچھ تحریر فرماویں اسلئے کہ یہاں بہت زد و کد ہو رہا ہے ہر دو فریق کیجانب سے۔

(عبد الرحمٰن و فضل الرحمان از پٹنہ)

ج نمبر ۲۲۔ خطبہ میں وعظ ہونا چاہئے۔ بغیر وعظ کے خطبہ ہی نہیں ہوتا حدیث شریف میں آیا ہے۔ کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یقرأ القرآن و یذکر الناس [illegible] یعنی آنحضرت خطبہ میں قرآن پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے تھے۔ یہی مذہب تمام علماء سلف کا ہے حنفیہ میں سے صاحبین [illegible] کی عبارت یوں ہے۔ نزد صاحبین فرض آنست کہ ذکر طویل باشد و دو خطبہ خواندن مشتمل بر حمد و صلوٰۃ و تلاوت قرآن و وصیت مسلمانان را و استغفار برائے نفس خود و برائے مسلمانان نزد اکثر ائمہ فرض سنت و نزد امام ابو حنیفہ سنت است ترک آن مکروہ۔ ایک حدیث میں ہے۔ کہ آنحضرت نے اثناء خطبہ میں فرمایا کہ جب کوئی شخص امام کے خطبہ پڑھنے کے وقت آئے تو مختصر سی دو رکعتیں پڑھ لیا کرے۔ (مسلم) بخاری مسلم کی روایت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خطبہ العید کی کیفیت یوں آئی ہے فیقوم مقابل الناس والناس جلوس علی صفوفهم فیعظهم ویوصیهم ویأمرهم وان کان یرید ان یقطع بعثا قطعه او یأمر بشیء امر به ثم ینصرف یعنی بعد نماز آپ کھڑے ہوجاتے اور لوگ اپنی اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے۔ پس آپ انکو وعظ فرماتے اور نصیحت کرتے اور حکم کرتے اور اگر آپ کسیطرف فوج روانہ کرنے کا ارادہ رکھتے تو اوسی خطبہ کی حالت میں حکم دیدیتے یا کسی چیز کا حکم کرنا چاہتے تو کر دیتے بعد ازاں پھر جاتے۔ اس حدیث سے خطبہ میں وعظ و تذکیر کا مفصل ثبوت ہوتا ہے۔ بلکہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ سیاسی احکام بھی خطبہ میں کہے جا سکتے ہیں۔ اب اگر امیر المومنین ہو یا امیر المومنین کا نائب اور اسلامی فوج کہیں بھیجے جو دیسی زبان کے سوا عربی جانتی نہو تو کیا امیر المومنین اونکو عربی ہی میں کہدیگا کہ اذهبوا الی کذا اذهبوا الی کذا۔ کیا وہ اتنا سنکر تعمیل کر سکینگے یا نکرینگے۔ تو گنہگار یہی ہونگے واللہ۔ اگر امیر المومنین ایسا کریگا تو بڑا ہی فضول گو سمجھا جائیگا۔ کہ اوسکی مثال دنیا میں نہوگی۔ علاوہ اسکے حضرت عمرؓ سے ثابت ہے۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ذرہ دیر کر کے آئے اور حضرت عمرؓ اسوقت خطبہ پڑھ رہے تھے تو حضرت عمرؓ نے کہا ایة ساعة هذا (یہ کیا وقت ہے) حضرت عثمان نے عذر کیا۔ ما ہو الا ان سمعت النداء وما زدت علے ان توضأت (یعنے تو اذان سنکر صرف وضو ہی کیا ہے۔ کوئی دیر نہیں کی) اسپر حضرت عمرؓ نے اور غصہ ظاہر فرمایا۔ والوضوء ایضا وقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بالغسل (ترمذی) کیا تو نے صرف وضو ہی کیا ہے۔ حالانکہ تو جانتا ہے۔ کہ پیغمبر خدا نے جمعہ کے روز غسل کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اس ساری گفتگو سے یہ تو صاف سمجھا جاتا ہے۔ کہ خطیب کسی ایسے شخص کو جو دیر سے آئے خاص خطاب بھی کر سکتا ہے۔ اور وہ بڑا جواب بھی دے سکتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ آجکل اگر [illegible] عربی زبان میں یہ گفتگو ہو یا دیسی میں لیکن عربی زبان مخاطب نہیں جانتا تو کچھ شک نہیں کہ ایسی گفتگو نہ صرف بیکار ہوگی بلکہ تمام دنیا کے عقلا ایسی حرکت کرنے والے خطیب کو پرلے درجہ کا احمق جانینگے اور اگر دیسی زبان میں ہوگی۔ تو پھر وعظ کا ہونا ثابت۔

اسی حدیث سے اوس شبہ کا جواب بھی ہو سکتا ہے۔ جو مانعین ترجمہ کیطرف سے عموماً کیا جاتا ہے۔ کہ اگر خطبہ میں غیر عربی زبان میں وعظ کہنا سنت ہوتا تو صحابہ کرام جب دوسرے ملکوں میں گئے تھے۔ تو انہوں نے کیوں نہ کیا۔ اسکا جواب یہ ہے۔ کہ اول تو یہ قاعدہ ہی غلط ہے۔ کہ ایک کام جو بروایت صحیحہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو تو اوسپر عمل کرنے کیلئے صحابہ کا طریق عمل بھی دیکھا جائے کچھ ضرورت نہیں لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ہاں جو کوئی کسی ایسے کام کو جو آنحضرت سے ثابت ہو ترک کرے اوسکی طرف سے کسی قسم کا عذر ہونا چاہئے۔ کہ اوس نقل کے ثبوت میں شک ہو جاتا ہے۔ دوم صحابہ کرام جب غیر ملکوں میں گئے اول اول تو نہ وہاں کی زبان سے واقف تھے نہ وہاں کے لوگ اس کثرت سے مسلمان ہو کر شریک جمعہ ہوتے تھے۔ کہ اونکو خطاب

ahmadimuslim.de

دیسی زبان میں وعظ کہنے کی حاجت ہوتی جب اس ملک کے لوگ بکثرت مسلمان ہوئے تو وہ عموماً میل جول کیوجہ سے کم و بیش عربی سے واقف ہو گئے تھے - جیسے آجکل چھاونیوں میں رہنے والے معمولی انگریزی بول چال سے واقف ہو جاتے ہیں علاوہ اسکے صحابہ کا طرز عمل غایت الغایت معلوم نہیں کہ دیسی زبان میں وعظ کرتے تھے یا نہیں اور یہ تو ظاہر ہے کہ عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آتا - فافہم -

خطبہ بوقت امام کا پشت بقبلہ اور منہ بروحاضرین اونچے مقام پر کھڑا ہونا تھا جس میں کتاب یکر ایہا الناس کہنا ہی سلیم الفطرت آدمی کو ہدایت کر رہا ہے - کہ یہ کچھ ہم کو سمجھانا چاہتا ہے - اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ خطبہ وعظ ہی کیلئے ہے یہی ایک وقت اسلام نے مسلمانوں میں روح پھونکنے کا رکھا تھا - افسوس کہ مولویوں کی غلط فہمی سے یہ بھی جاتا رہا سا نا اللہ

جہانتک مجھے معلوم ہے - ہر سہ انتخاب جو کہ درسوال یعنی جناب مولوی عبد العزیز صاحب جناب مولوی حافظ عبد اللہ صاحب جناب مولوی ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب بھی خطبہ میں وعظ کے قائل ہیں بلکہ کرتے ہیں -

اس مسئلہ کو مزید تفصیل سے دیکھنا ہو تو رسالہ اہلحدیث کا مذہب دیکھو

س نمبر ۲۲۴ - از روئے عقاید اسلامیہ بندہ کی جزا و سزا یوم الحساب پر مقرر رکھی گئی ہے - روز قیامت میں جناب رب الارباب بندوں کا حساب لیکر اعمال صالحہ و افعال سیئہ کے اعتبار سے جنت و دوزخ میں داخل کریگا اور یہ معاملہ بعث و نشر و حشر پر موقوف رکھا گیا ہے - پس یہ جو بیان کیا جاتا ہے - کہ بندہ گنہگار کو قبر میں عذاب کیا جاتا ہے - یہ کیسی بات ہے - قبل از حساب و انصاف یہ سزا کیسی اور قبر میں تو جسم بے روح رہ جاتا ہے - پس عذاب کی تکلیف بدن بیجان کو کیونکر محسوس ہوتی ہوگی - اور اگر یہ کہا جائے کہ بندہ قبر میں زندہ رہتا ہے - تو اس سے قبر پرستوں کے قول کو تقویت ہوتی ہے کہ کہا کرتے ہیں کہ اہل قبور ہماری التجائیں سنتے اور مرادیں برلاتے ہیں ما سبکا مدلل و معقول جواب انعام فرما کر سائل کی طمانیت کلی کیجائے -

(محمد شیخ احمد از باسم ملک برادم)

ج نمبر ۲۲۴ - جزا و سزا مرتے ہی شروع ہو جاتی ہے - قرآن شریف میں ہے - الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ یعنے متقیوں کو فرشتے جب پاکیزہ حالت میں روح قبض کرتے ہیں - تو سلام کہتے ہوئے عرض کرتے ہیں - کہ آپ جنت میں داخل ہو جائیں - اس آیت اور اس کی ہم معنے اور کئی آیات سے ثابت ہوتا ہے - کہ لیکہ و بد اعمال کا نتیجہ مرتے ہی شروع ہو جاتا ہے - حدیث کا مضمون بھی ہے - من مات فقد قامت قیامته یعنے جو مرا اسکی قیامت تو قایم ہو گئی - یہ آرام یا تکلیف قبر کے حساب کی صفائی یا عدم صفائی پر ہوگا ہیں کے علاوہ محشر میں جو ایک عام یوم الفصل ہے عام فیصلہ کیا جائیگا - اس روز جنت کا داخلہ ان لوگوں کو ہوگا - وہ آخری ہوگا - اور قبر میں جو جنت کا داخلہ ہوگا یہ ایک آسائش کا نام ہے - اسکی حقیقت بیان نہیں ہو سکتی کسی قدر تمثیلاً بیان اسکا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ میں فرمایا ہے - قبر پرستوں کا اس سے کوئی مطلب پورا نہیں ہو سکتا - کیونکہ جو لوگ قبروں میں گرفتار عذاب ہیں ان سے تو انکا بھی کوئی مطلب نہیں - البتہ نیک بختوں سے سو دنیا کی زندگی میں جبکہ وہ ہمارے بیچ میں رہتے تھے - ہماری باتیں سنتے تھے - ہم ان کی سنتے تھے اس حال میں تو انکو یہ قدرت نہ تھی - کہ ہمارا کوئی ادنیٰ کام باختیار خود پورا کر سکیں - خدا تعالیٰ اپنے محبوب سید الانبیاء علیہم السلام کو فرماتا ہے قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا یعنی اے نبی! تو کہہ کہ میں تمہارے نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا - جب سید الانبیاء کو یہ ارشاد ہے تو باقی لوگوں کا کیا شمار ہے -

س نمبر ۲۲۵ - زید نے ہندہ سے نکاح کیا - اور زید کے ایک لڑکی زوجہ اول سے تھی - اور ہندہ کے لڑکا لبطن ہندہ سے شوہر اول کا تھا - ان دونوں کا نکاح جائز ہے یا نہیں -

(محمد یوسف از فیض آباد)

ج نمبر ۲۲۵ - دونوں میں کوئی رشتہ حرمت کا نہیں ہے - اسلئے نکاح انکا جائز ہے - وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ -

س نمبر ۲۲۶ - کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں زید نے ہندہ سے نکاح کرکے تخمیناً پانچ یا چھ سال کا عرصہ ہوا ہندہ بدوں شاید کچھ کم دن اپنے مکان میں ہندہ کو رکھ کے دوسری فاحشہ کے فراق میں مبتلا ہو کر اپنی منکوحہ بی بی کو اپنے مکان سے نکال دیا - اور اس فاحشہ سے بعد چھوڑنے ایک اولاد کے نکاح کر لیا - ہندہ زید سے نفقہ چاہتی ہے - نفقہ بھی نہیں دیتا - طلاق چاہتی ہے تو بھی طلاق نہیں دیتا - ہندہ حاکم کلکٹر کے پاس دعویٰ کرنے سے عاجز ہے - کیونکہ غریب ہے دوسرا

نکاح کرا سکتی ہے یہیں ہو خلع و الستداد کرے اور اسکا نکاح تہ بطریق اولیٰ فسخ ہو سکتا ہے

انتخاب الاخبار

نگینہ اور بجنور میں پھر آریوں نے سر اٹھایا ہے۔ مباحثہ کی تحریکات فریقین (مسلمانوں اور عیسائیوں) میں ہو رہی ہیں۔ مسلمانان نگینہ کہتے ہیں کہ مباحثہ تو پہلے ہو چکا ہے۔ اب اگر ہو تو منصف مقرر ہو۔ لیکن آریہ منصف سے انکار کرتے ہیں۔

مولوی محمد علی واعظ کا لڑکا جو چوری میں پکڑا گیا تھا۔ پولیس نے عدالت میں چالان بھیج دیا۔ ۳۰ جولائی کو پیشی ہے۔ افسوس مولوی صاحب کو اس ضعیفی میں نالائق اولاد سے سخت تکلیف پہنچی۔ اس سے زیادہ افسوس یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف اس نالائق کی حمایت کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا فرماتا ہے۔ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا (یعنی بدمعاشوں کے حمایتی نہ بنا کرو)۔

پٹنہ میں اس ہفتہ دو ہندو مسلمان ہوئے ایک کا نام عبدالرحمٰن اور دوسرے کا نام فاطمہ رکھا گیا۔

مولوی عبدالرحیم صاحب ضلع بیر بھوم بنگال کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا ہے۔ ناظرین سے جنازہ غائب اور دعاء خیر کی استدعا کرتے ہیں۔ اللّٰہم اغفرلہا وارحمہا۔

لاہور میں وبائی امراض چیچک وغیرہ کے علاج کے لئے عنقریب ایک ہسپتال بنایا جائیگا۔ ہسپتال کی عمارت کے نقشہ صیغہ تعمیرات میں بنائے جا رہے ہیں۔

باب عالی نے مزید ترکی فوج اور سامان جنگ روم و ایران کی متنازعہ سرحد پر بھیجدیا۔ ایرانی سفیر متعینہ قسطنطنیہ نے باب عالی سے شکایت کی کہ ایسی کارروائی سے دونوں سلطنتوں کے تعلقات میں کشیدگی ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

طفلس کے قریب سرحد روم و روس پر چند ترک روسی سرحد میں سے لکڑی کاٹتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔ ترکی سپاہیوں نے مداخلت کر کے ترکوں کو چھڑا لیا۔ اس بات پر روسیوں اور ترکوں میں لڑائی ہو گئی۔ ترکوں اور روسی سرحدی گارڈ میں آپس میں بندوقیں چلیں۔ ایک روسی سپاہی اس ہنگامہ میں مارا گیا۔

روس میں یہودیوں کے کشت و خون سے روس کے سرکاری کاغذات کی قیمت بہت ہی کم ہو گئی۔

قیصر جرمنی نے ایک خطبہ میں تقریر کرتے ہوئے جرمن تجارتی جہازات کی تعداد کے بکثرت بڑھ جانے سے بڑی خوشی ظاہر کی اور بیان کیا کہ ہماری خواہش ہے کہ تمام دنیا میں امن و امان رہے۔

قیصر جرمنی نے سلطان روم کے دو بیٹوں کو تمغہ عقاب کے اعلیٰ تمغے عطا کئے۔

ہز مجسٹی امیر حبیب اللّٰہ خان جو افغانی اخبار نکالنا چاہتے ہیں انکے متعلق مزید کیفیت معلوم ہوئی ہے۔ کہ ۱۵ سال قبل امیر عبدالرحمٰن مرحوم نے بھی کابل سے ایک نیم سرکاری اخبار جاری کرنا چاہا تھا۔ اور دہلی سے ایک لیتھو پریس منگا کر منشی عبدالرزاق نامی ایک شخص کو اسکا چارج دیدیا تھا۔ مگر کچھ تو منشی عبدالرزاق کے انتقال اور کچھ نامہ نگاروں کی کمی کی وجہ سے اخبار نہ نکل سکا۔ پریس اسوقت سے جاری ہے۔

ڈیر کی نزاع کی وجہ سے چترال کی سڑک پر آمد و رفت منقطع نہیں ہوئی سمانہ سے خبریں منظر ہیں کہ میاں گل اور انکے معاون خوانین نے بادشاہ خاں کی اطاعت قبول کر لی۔

انجمن حمایت اسلام کا جو ڈپوٹیشن امیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے والا ہے۔ اس کی یہ غرض ہے کہ کالج کی عمارت کے لئے چندہ اور دس سال کا وظیفہ پیشگی طلب کرے۔

ایک جاپانی جہاز باربرداری بحیرہ کوریا میں ایک کان سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔ اور پچاس آدمی ہلاک ہوئے۔ اس کے متعلق اس سے زیادہ ابھی تک اور کوئی اطلاع نہیں ملی۔

جلالتمآب سلطان المعظم نے حکم صادر فرمایا ہے کہ شہر بروصہ جو دولت عثمانیہ کا قدیم مرکز حکومت اور قدیم آل عثمان کی عظمت و جلال یادگار ہے ایک ٹریننگ اسکول کھولا جائے تاکہ مدرسوں کے لئے تجربہ کار معلم اور اعلیٰ تعلیم یافتہ مدرس دستیاب ہو سکیں۔ سکول کے ساتھ ایک ابتدائی مدرسہ بھی کھولا جائیگا۔ اور بروصہ کے مضافات میں ۴۰ ابتدائی مدرسے بھی قائم کئے جائیں گے۔ اس قسم کی مسلسل اور متواتر خبریں پڑھ لینے کے بعد کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ سلطان المعظم ملک کی اشاعت تعلیم سے غافل ہیں؟ ایک بڑی وسیع حکومت کی اصلاح ایک لمحہ میں نہیں ہو سکتی۔ جو تہائی صدی کوشش میں صرف ہو گئی۔ عجب نہیں جا کر اتنا موقعہ ملا کہ مدرسوں کے قیام سے ملک کی جہالت دور کی جائے۔

پال مال گزٹ لنڈن نے "اسلام کی اشاعت افریقہ میں" کے عنوان سے ایک مبسوط مضمون لکھا تھا جس میں اس نے نہایت حیرت کے ساتھ یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ اسلام جس سرعت کے ساتھ افریقہ میں پھیل رہا ہے اسکو دیکھتے ہوئے یہ امید قائم کرنی کہ عنقریب یہ وحشی خطہ اسلام کے زیر اثر آجائیگا۔ غلط نہیں ہو سکتی۔

قلعہ لاہور کے قریب کئی مویشی میدان میں مارے گئے تھے۔ پتہ کچھ نہیں چلا۔ ۲ جون کو پھر سے قریب ایک بھینس کو کسی نے زہر دیدیا جس سے بھینس مر گئی۔ مالک موقعہ پر آ گیا وہ چوہڑے پکڑے گئے۔ اور چار پانچ بھاگ گئے۔ پولیس بھی موقع پر آگئی دیکھیں کیا ہوتا ہے۔

25 انعام پچیس روپیہ

عبدالحمید عمر ۲۲ سال رنگ گندمی۔ بدن گول۔ میانہ قد سر پیشانی کی طرف ایک زخم ضرب کا نشان ہے کرجو طول میں تقریبا ایک بالشت ہے اردو اور کچھ انگریزی بھی جانتا ہے ۲ ماہ کا ناگ سے کلکتہ کی راہ امرتسر کو آتا تھا۔ ابتک یہاں نہیں پہنچا۔ اگر کوئی صاحب لعل بتہ بتلائیں گے اور اس کو امرتسر میں ہمارے پاس پہنچا دینگے تو علاوہ مستحق ثواب عظیم ہونے کے خاکسار سے 25 روپیہ انعام بھی پاوینگے

خاکسار
بخش ساکن امرتسر کٹڑہ مہاں سنگھ کوچہ ...

کتبخانہ اہلحدیث

الہامی کتاب ویدا ور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث بحث کیا ہے۔ تمام مباحث کا فیصلہ ہے۔ قرآن مجید کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت۔ **قیمت** ۱۰/

حق پرکاش آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراضات کئے ہیں جنکا مفصل اور مکمل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے **قیمت** .. ۱۲/

آیات متشابہات اصول تفسیر آیات متشابہات کی تحقیق **قیمت** ۱۲/

تہذیب اہل مذہبوں کے فرائض واضح طور پر بتلائے گئے ہیں **قیمت** ۱/

ترک اسلام بابو عبد الغفور (نو آریہ دہرمپال) کے رسالہ ترک اسلام کا مفصل اور مفصل جواب شروع میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے دلائل **قیمت** ۶/

ادب العرب صرف نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے۔ کہ اردو خوان بلا مدد استاد یہی مطالب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے۔ **قیمت** ۸/

اسلامی تاریخ آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات طبعیہ لطیف حکایات بچوں کیلئے بہت مفید ہے۔ **قیمت** .. ۱/

خصائل النبی شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ہے جسمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روزانہ حالات مبارکہ معلوم ہوں بچوں کیلئے مفید ہے۔ **قیمت** ۱/

تغلیب اسلام بجواب تہذیب اسلام عبد الغفور نو آریہ دہرمپال)

جلد اول .. **قیمت** ۵/

" دوم .. .. " ۶/

" سوم .. .. " ۵/

" چہارم۔ چھپ رہی ہے۔ ناظرین رہیں۔

المشتہر

مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ دارا مل سکتا ہے حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے۔ ڈاک ٹھیک وقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لونگی سادہ ۱/ سے ۱/۲ تک فی عدد	کلاہ سادہ ۲/ سے ۹/ تک فی عدد
" زرین ۲/ سے " ۴/ " "	" زرین ۳/ " ۴/ " "
" اوڑھنی کی ۸/ " سے " "	رومال ریشمی ۸/ " سے " "
ازاربند سوتی ۲/ " ۴/ " "	کمبل دیسی ۱/ سے " ۴/ " "
" ریشمی ۱۲/ " سے ۱/ " "	لوئی سفید ۸/ " ۵/ " "
تہان گبرون باریک و موٹا للعہ " " ۵/ "	پٹی دیسی ادنی ۱۲/ " ۱۴/ فی جوڑہ
جوتہ ساخت لودہانہ ۳/ " ۶/ "	" پشمینہ سے " ۴/ "
" زرین ہوشیارپوری ۴/ " ۵/ "	جراب دوستانہ ادنی ۸/ " ۳/ "
جراب دوستانہ سوتی ۲/ سے ۱۲/ فی درجن	پٹی مسیح ۳/ " ۴/ "
دومال سوتی ۸/ " ۲/ "	" پشمینہ ۴/ " ۸/ "
فوجی زین خاکی ۱۲ گز " ۴/	کمبل فوجی للعہ " ۳/ "
صافہ تشری اوده سے " ۴/ "	چادر پشمینہ ۳/ " ۵/ "
" خاکی ۸/ " ۳/ "	بنیان پاجامہ ادنی ۸/ " ۴/ "
رنگین لوئی ۶ گز طول ۲ گز عرض ۴/ سے تک	" سوتی ۶/ " ۲/ "
چوتہی دوتہی سے " "	پٹی بٹ کی کوٹ فی تہان ۸/ " ۳/ ۹ گز
دری براے پلنگ ۲/ " سے "	
" ریشمی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے۔	باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ انکے ہر قسم کا مال فوجی اسباب لنگیاں کمر بند سیڈل۔ زین پٹش۔ بہار سوتی وزرین پیچ ادنی وسنہری صدیہری ولیس ادنی وسنہری وہ دیہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کو ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمادیں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی بانفد سیپی آنے پر ارسال کیجائیگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرت سر میں چھپ کر شائع ہوا۔

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شایع ہوتا ہے

REGISTERED L. № 352

THE AHLHADIS AMRITSAR

اخبار اہلحدیث امرتسر

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... ۱۰ عہ

والیان ریاست سے ... عے

روساء وجاگیرداران سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ہیعہ

چھ ماہ کے لئے ... ...

ممالک غیر سے سالانہ ...

اجرت اشتہارات کا

فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر

بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر

ہونا چاہئے۔

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خیر خواہی کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط [illegible]

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند درج ہونگے۔

ضروری اطلاع

خریدار زیادہ دیر نہ لگائیں ورنہ شکایت معاف اور ایسی پوسٹ ہنر کی خدمت میں بھیجا جا کر خط بھیجکر ڈاک کا انتظام ہو کرائیں۔

مینیجر

نمبر ۳۵ | مطبوعہ ۱۳ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۶ جولائی ۱۹۰۶ء یوم الجمعہ | جلد ۳

بقیہ تصدیق الاحادیث

(بقیہ نمبر ۳۴ کے مضمون نے)

ایک شخص حنفی مذہب بہجری مذاق کے اشتہار میں سے ۱۴ نمبروں تک جواب لکھے تھے۔ آج بقیہ کا جواب لکھتے ہیں:۔

سوال نمبر ۱۵۔ صحیح مسلم کی حدیث اذا دبغ الاھاب فقد طھر اور ترمذی میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے۔ ایما اھاب دبغ فقد طہر ان دو حدیثوں کے رو سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد دباغت کے ہر حیوان کا چمڑا پاک ہو جاتا ہے اور داؤد ظاہری ولیث بن سعد اور بعض اہل الظاہر اس بات کے قائل ہو گئے ہیں کہ سور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے شاید تمہیں انکا کیا جواب ہو۔ مگر حنفیوں کے نزدیک قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ الا ان یکون میتۃ او دما مسفوحا او لحم خنزیر سے ہر ایک چیز سور کی نجس سمجھتے ہیں اور فانہ کی ضمیر خنزیر کیطرف پھیرتے ہیں۔ بخلاف ان لوگوں کے کہ جنکا ذکر اوپر ہو چکا کیونکہ وہ فانہ کی ضمیر لحم کیطرف پھیرتے ہیں۔ پس ان کے نزدیک صرف سور کا گوشت نجس اور دوسری سب چیزیں سور کی نجس نہیں۔ جیسا کہ ہدایہ میں لکھا ہے کہ صرف سور کا گوشت نجس ہے اور لبس میں منفرد ہوں کہ کسی حیوان کا چمڑا قابل استعمال نہیں رہتا ہے بموجب دو حدیثوں مسطورہ بالا کے اور کس حیوان کا ناقابل ہے فاعتبروا یا اولی الابصار

جواب ۱۵۔ اس مسئلہ میں چند مذہب ہیں جنکا مذہب بروایت صاحب نیل یہ ہے کہ ہر ایک قسم کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے مگر خاکسار راقم کے ناقص علم میں جو لوگ خنزیر کا چمڑا مستثنے کرتے ہیں انکا مذہب صحیح ہے۔ جو گوشت کا حکم ہے وہی کھال کا ہے پس حدیث میں ایما اھاب مخصوص البعض ہے۔ آگے چلئے۔

سوال نمبر ۱۶۔ بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر تیسری دفعہ لونڈی زنا کرے تو اسکا مالک اسے ایک بالوں کی رسی کے عوض میں بیچ دے۔ دوسری حدیث اسی مضمون کی ابوہریرہ اور زید بن خالد نے بیان کی جس میں لفظ ضفیر ہے شاید یہ لفظ ضفر بالفتح نہ ہو۔ کیونکہ اس کے معنے قریبا درست ہو سکتے ہیں بہ نسبت ضفیر کے بخاری نے راوی سے دریافت نہیں کیا۔ کہ اس لونڈی کو کس کے پاس فروخت

سلہ (حاشیہ کالم اول) اشتہار میں ان سوالوں کے نمبر غلط لگائے گئے ہیں جیسے سوال غلط ہیں عبارت بے ڈھب ہے ایسا ہی نمبر بھی غلط ہیں۔ گویا یہ بالکل شیاستہ سے خود غلط املا غلط انشا غلط۔ مگر ہم نے مضمون کے لحاظ سے اپنے نمبر لگائے ہیں تا ناظرین مضمون کا مقابلہ کر سکیں۔ راقم

ahmadimuslim.de

کیا جاتا ہے۔ اگر مسلمان کے پاس بیچی جائے تو خلاف ہے تو اس حدیث بخاری کا من خصائل الایمان ان یحب لاخیہ المسلم ما یحب لنفسہ مرا جو وار مسلمان لونڈی کو مشرک وغیرہ کے پاس فروخت کرنا آپ کے نزدیک درست ہے یا نہیں اس حدیث کی فقہ بیان کرنے سے فقاہت خوب ہی ٹپکیگی۔

جواب نمبر ۱۶ - جس کے پاس چاہے بیچدو مگر عیب ظاہر کرکے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے من غشنا فلیس منا جو کوئی فریب کو کسی چیز کو بے اظہار عیب کے فروخت کرے وہ مسلمانوں سے نہیں۔ مسلمان کے پاس بیچنے سے کسی حدیث کا خلاف نہیں کیونکہ سودا میں یہ ہوتا ہے کہ ایک چیز ایک آدمی کو پسند نہیں ہوتی تو دوسرے کو پسند ہوتی ہے۔ اگر آپ اصول پڑھے ہوتے تو عام اور مطلق کی بحث میں آپکو یہ علم ملتا کہ عموم کی تخصیص اور اطلاق کی تقیید بلاوجہ درست نہیں۔ جیسا کوئی حکم عام ہو ویسا ہی رکھنا چاہئے۔ پس اظہار عیب کیکے جس کے پاس چاہے بیچدے۔

سوال نمبر ۱۷ - بخاری کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکہ گھر میں رکھنا افضل ہے مگر سرکہ جو استعمال کیا جاتا ہے وہ ضرور پہلے خمر میں بدل جاتا ہے۔ بموجب شہادت طبیب ڈاکٹری قرابادین جیبی طبع ہشتم میں لکھا ہے کہ جن جن چیزوں کا سرکہ شراب بنتی ہے۔ ان چیزوں کا سرکہ بنتا ہے اسمیں پہلے کا ہونا ضروری ہے جو پہلے شراب بنتی ہے بعدہ سرکہ بنتا ہے۔ مہربانی کرکے ایسا نسخہ ارقام فرمائیں جو شراب میں بدلنے کے پہلے سرکہ بنجائے۔

جواب - یہ سوال دوا سازی کے متعلق ہے بہتر یہ ہے کہ اسکا جواب کسی کمپونڈر سے پوچھیں۔ جو آپ کو کوئی نسخہ بتلادے۔ اگر شرعی مسئلہ پوچھتے ہو تو سنو! سرکہ بننے سے پہلے گو ایک مرتبہ میں اسکا خمیر ہوتا ہے جسمیں وہ سکر دیتا ہے۔ لیکن اسوقت وہ سرکہ نہیں کہلاتا اور جب سرکہ ہوتا ہے اسوقت اس میں نشہ نہیں ہوتا۔ مختصر یہ کہ مرتبہ سکر مرتبہ سرکہ کے لئے معدات سے ہے جیسے انسان بننے کے لئے مضغہ وغیرہ کا رحم میں بننا ضروری ہے۔ تو کیا جس حال میں انسان مضغہ ہوتا ہے اسوقت بھی اسپر وہ حکم مرتب ہوتے ہیں جو انسانیت کے لباس میں آنکر ہوتے ہیں اور جسوقت وہ انسان ہوتا ہے اسوقت اسپر وہ احکام مرتب نہیں ہوتے ہیں جو نطفہ اور مضغہ پر ہوتے ہیں۔ اگر آپ ایسا کہیں گے تو مجھے خطرہ ہے کہ آپ پر حکما کوئی اور فتوے نہ لگادیں۔

تیرھواں۔ اسی طرح سرکہ کا حکم ہے کہ جسوقت وہ سرکہ ہے اسوقت شراب نہیں اور جسوقت وہ شراب ہو اسوقت سرکہ نہیں فاعتبروا یا اولی الالباب۔

باقی باقی

تعاقب

۲۴ جون ۱۹۱۶ء کو اہلحدیث میں بسوال نمبر ۱۸۱ - ایک عورت نے اپنی عمر میں یکے بعد دیگرے تین خاوند کئے - اور وہ سبکے سب مومن ہیں - تو بہشت میں وہ عورت کس کو ملیگی یہ جواب دیا گیا تھا کہ جس خاوند کے نکاح میں مرگئی اسی کو ملیگی - نکاح ثانی ہونے سے پہلوں سے اسکا تعلق ٹوٹ گیا - ادخلوا الجنة انتم وازواجکم تحبرون قیامت کے روز کہا جائیگا - کہ تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اس جواب میں نظر ہے چنانچہ تفسیر درمنثور تحت میں آیت کریمہ فیہن خیرات حسان کے ہے اخرج ابن جریر والطبرانی وابن مردویہ عن ام سلمة قلت یا رسول الله المرأة تتزوج الزوجین والثلاثة والاربعة فی الدنیا ثم تموت فتدخل الجنة ویدخلون معها من یکون زوجها منهم قال انها تخیر فتختار احسنهم خلقا فتقول یا رب ان هذا کان احسنهم معی خلقا فی الدنیا فزوجنیه - یا ام سلمة ذهب حسن الخلق بخیر الدنیا والآخرة مختصرا - اور ایسا ہی تفسیر ابن کثیر تحت میں قولہ تعالیٰ انا انشأناهن انشاء کے بحوالہ طبرانی - ام سلمہ سے اسی حدیث کو لکھا ہے اور امام ابن القیم نے اعلام الموقعین کی جلد دوم فصل و نختم الکتاب بذکر فصول میں بحوالہ طبرانی ام سلمہ سے اسی حدیث کو لکھا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عورت اس بارہ میں مخیرہ ہے اور جنت میں اپنے شوہروں میں سے اسی شوہر کو اختیار کریگی جو کہ اس عورت کے ساتھ دنیا میں حسن خلق کے ساتھ پیش آتا تھا خواہ وہ اول ہو یا دوسرا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

الراقم محمد معین الدین - از مدرسہ اسلامیہ - پیلخانہ - ہوڑہ -

اڈیٹر - مقابلہ کیا گیا - آپکا بیان صحیح ہے - جزاک اللہ

شیخ عبدالحق (سابق پنڈت تشنداس) صاحب کا دورہ

جناب مولوی صاحب کو میری جانب سے السلام علیکم کے بعد معلوم ہو - میں اب لیشی کس کو جو ہردوار سے ۳۰ کوس پر ہے جاتا ہوں - اس مقام پر بہت تپسی سکونت کرتے ہیں۔ کئی سنیاسی دہو دہنی دنیا کو تیاگ کر بیٹھے ہیں ان کے پاس جاکے ان کا مطلب بنے یعنی سادہ ہو کے اپنا نام محمدی سادہ رکھونگا - اور انکو تعلیم کرونگا - آپ دعا کریں اللہ میری مدد کرے - دین پاک کو پہنچا اور سنانا میرا کام ہے - آگے اپنے دین میں شامل کرنا اللہ کا کام ہے -

عبدالحق عرف تشنداس ڈیرہ دون -

اڈیٹر - سنئے آپ کا ساتھی ہو - آپ انکی کتابت کے لئے ایک جگہ مقرر کر رکھیں پھر ہاں

ahmadimuslim.de

سے جہاں آپ ہوں پہونچا کریں۔ آپ اُس جگہ اپنے انتقال مکانی کی خبر دیدیا کریں۔ میرے خیال میں دو جگہ مناسب ہیں لودہانہ میں بابو برکت علی صاحب اور سہارنپور میں حافظ عبد القدوس صاحب انہیں سے ایک جگہ کو آپ اپنا صدر مقام بنالیں اور انکو اپنے مقامات بدلنے کی اطلاع دیدیا کریں۔ یہ صاحب آپکی ڈاک وہاں پہونچا دیا کرینگے میں امید کرتا ہوں۔ کہ دونوں صاحب بخوشی اس تکلیف کو گوارا فرمادیں گے۔

الحکم قادیان اور وکیل امرتسر

آجکل ہماری قادیانی پہلوان الحکم کی توجہ ہمارے معزز وکیل امرتسر پر ہو رہی ہے۔ آپنے اپنے معمولی مسیحائی رنگ میں آ کر کم زبان وکیل کو خوب سنائی ہیں بے حیا۔ بے سمجھ۔ بے ایمان۔ بے غیرت۔ جاہل وغیرہ تو انکی الہامی مشین میں ہمیشہ چھپتے رہتے ہیں۔ ممکن ہے وکیل ہی انکا جواب دے۔ مگر ہم تو الحکم سے صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ تمہارے مسیح۔ مہدی۔ اور کرشن گوپال جی مہاراج کا سرکلر تو یہ تہا کہ تم اہلحدیث اور دیگر مخالفین میں سے کسی کا جواب نہ دو۔ خدانے یہ فیصلہ خود اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے تمہارا جواب خدا کے جواب سے بڑھکر نہیں ہوگا۔ اسپر تم نے خود ہی قرار کیا تہا کہ آج سے خدا کے ماموروں کا معاملہ ہمیں کسی مخالف کا جواب نہ دینگے۔ اب یہ کیا بات ہو کہ تم نے توبہ توڑ دیا گو اہلحدیث کی نسبت تو ابھی تک یہ توبہ بحال ہے۔ مگر معزز اور شریف وکیل سے کیوں تُو تُو مَیں مَیں پر آ گئے! کیا کہیں کسی اُستاد کا قول تو نہیں سن لیا ؎

شب کو مے خوب سی پی صبح اٹھے توبہ کرلی ٭ رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

کیا الحکم اس حکم مسیحائی کا کوئی ناسخ پیش کرسکتا ہے؟ شائد وہ حکم خاص اہلحدیث کے حق میں تہا۔ بہت خوب!

الاسلام فی عصر العلم

یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جو مصر میں بزبان عربی چھپتا ہے۔ اور اس میں اسلام کی حقیقت اور حقیت بیان کیجاتی ہے اور اسلام کے اصول اور مسلمانوں کے مذہبی خیالات اور موجودہ حالات سے بحث کی جاتی ہے۔ ہم اس کے ایک صفحہ کا ترجمہ شائع کرتے ہیں۔ ہمکو امید ہے کہ ہمارے بہائی مسلمانوں کو اُس کے دیکھنے سے بہت فائدہ ہوگا۔

اسلام کیا ہے؟

اگر تمام لوگوں کو یہ بات معلوم ہوجائے کہ اسلام کے کیا معنے ہیں اور وہ اسکی حقیقت کو سمجھ لیں تو روئے زمین پر کوئی ایسا شخص باقی نہ رہے جو کسی دوسرے مذہب کا پیرو ہو کیونکہ وہ ہر ایک مصلح کا مطلوب۔ ہر ایک اجتہاد کا مقصود۔ ہر ایک احساس کے لئے طمانیت اور روحِ ایمان کے معنوں میں ہر ایک عقل کی انتہا ہے۔ اور قرآن مجید کی اس آیت میں اسی رمز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

اور ہم نے تم کو تمام آدمیوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر آدمی اس بات کو نہیں جانتے۔

اگر اسلام ایسا مذہب نہو تا جو ہر استعداد پر منطبق اور ہر قابلیت کے مطابق اور ہر احساس کے مناسب ہو تو خداوند تعالیٰ اپنی تمام مخلوق جن وانس کو اس کا مکلف نکرتا کیونکہ وہ ارشاد فرماتا ہے لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا خداوند تعالیٰ کسی شخص کو اُسکی وسعت سے زیادہ حکم نہیں دیتا۔

یہ اجمال ہے جس کے لئے کسی قدر تفصیل کی ضرورت ہے ہم اس موضوع میں اختصار کے ساتھ بحث کرتے ہیں جس میں ہم اپنے ناظرین کے سامنے اس امر کی توضیح کرینگے کہ تمام مخلوق کو اس مذہب کا مکلف قرار دینے کے کیا معنے ہیں اور ہم علمائے اسلام کے اس قول کی تفسیر بیان کرینگے کہ عنقریب اسلام تمام مذاہب کا جانشین ہوگا۔ اور تمام نوع انسان اس کی پیروی کے لئے مجبور ہوگی۔ اور وہ ہر ایک استعداد اور قابلیت پر منطبق اور دنیا کی ہر ایک نسل کے مناسب حال ہے۔ یہ بحث نہایت مفید ہے جس سے ہم کو اسلام کی حقیقت نہایت وضاحت کے ساتھ معلوم ہوگی۔

انسانی افراد کی حالت باعتبار تدین کے

آدمی تین قسموں پر منقسم ہیں۔ ایک طبقہ جہال کا ہے۔ جو وجود اور حیات اور عالم کے معنے مطلق نہیں جانتے۔ اگر ان امور کے متعلق کسی کو کچھ علم شناسا یا معلوم بھی ہے۔ تو وہ ناقص ہے۔ دوسرا طبقہ علما کا ہے جو علوم کی غایات پر واقف رہتے ہیں۔ اور حقائق طبعی عقلی اور کائنات کے اسرار اور فطرت کے قوانین خداوند تعالیٰ کی مہربانی سے اب تک دنیا کو معلوم ہوئے ہیں۔ اُن کو جانتے ہیں۔ تیسرا طبقہ اوساط کا ہے جو نہ اسقدر ترقی یافتہ ہیں۔ کہ علما کے طبقہ میں شامل ہو جاویں اور نہ اس قدر پست ہیں کہ جہال کی سطح پر اُتر آویں۔ بلکہ وہ ان دونوں طبقوں کے بین بین ہیں۔ یہ تینوں قسمیں ابتدائی ہیں جن کی درمیان بہت سی قسمیں اور بے شمار طبقے ہیں جن کی تعداد کا ضبط کرنا ناممکن ہے کیونکہ جہال طرح طرح اور قسم قسم کے ہوتے ہیں یہی حال علما اور اوساط کا ہے۔ چونکہ ان تمام بے شمار اقسام کا استقرا کرنا مشکل ہونے کے علاوہ ہماری اس بحث میں کچھ مفید نہیں ہے۔ اسلئے ہم صرف ان قسموں پر اکتفا کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا مقصود یہ ہے کہ ہم ناظرین کے سامنے ایک ایسی عام اور مجمل تصویر پیش کردیں۔ جس کی بیشمار تفصیلی صورتیں ہوں۔ اور جنمیں ہر حالت اور ہر قسم کے لحاظ سے تغیر ہو جاتا ہے۔ اور جو کسی قاعدہ کلیہ کے تحت میں داخل نہیں

٭ ماخوذ از انسٹیٹیوٹ گزٹ۔

تحفۂ آریہ سماج یا آریہ سماج کی پول
مصنفہ بابو عبد العزیز صاحب دیگر بابا پرشاد جس میں بابو صاحب موصوف نے سوامی دیانند بانی آریہ سماج کی بڑی بڑی غلطیاں نمایاں کرکے دکھائی ہیں
قیمت حصہ اول [illegible] ، حصہ دوم [illegible]
مینجر اہلحدیث امرتسر سے طلب کیجئے

ہو سکتیں۔ پس اب ہم ان تینوں قسموں کی نسبت بلحاظ ان کے مذہبی تعلق کی گفتگو کرتے ہیں تاکہ ہمارے ناظرین کو اس اجمال کی تفصیل معلوم ہو جائے جو ہم نے اس بحث کی تمہید میں کی ہے۔

طبقہ جہال کی حالت باعتبار تدین کے

ہم نے بیان کیا ہے کہ جہال کی بیشمار قسمیں ہیں جنکا حصر مشکل ہے اور اس مقام پر ان کے حصر سے کوئی فائدہ نہیں معلوم ہوتا کیونکہ جاہل کا عام مفہوم ہمارے لئے کافی ہے۔

جاہل سے ہماری مراد صرف وہی شخص نہیں ہے جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتا کیونکہ بعض اوقات لکھا پڑھا آدمی اسقدر جاہل ہوتا ہے کہ اسکو اپنی جہالت کا بھی علم نہیں ہوتا۔

اگر ایک عالم کی زندگی کو انسان کی بیداری کی حالت کے ساتھ تشبیہ دینا ممکن ہو جبکہ عالم اس کے سامنے ہوتا ہے اور کائنات کی چیزیں اسکی نظر میں ہوتی ہیں۔ اور وہ علۃ و معلول اور سبب اور نتیجہ کے لازمی ارتباط کا ادراک کرتا ہے اور کائنات کے سلسلے کے تمام حلقے مسلسل اور مرتب اور منتظم طور پر اس کے سامنے ہوتے ہیں۔ تو لامحالہ ایک جاہل شخص کی زندگی کو انسان کی خواب کی حالت کے ساتھ تشبیہ دینا چنداں مستبعد نہ ہوگا۔ خواب کی حالت میں بھی انسان دیکھتا اور سنتا ہے اور تمام امور کو جو حواس سے تعلق رکھتی ہیں محسوس کرتا ہے۔ لیکن یہ احساس ناقص اور نظم و ترتیب سے عاری ہوتا ہے۔ وہ علتوں کو دیکھتا ہے لیکن انکی معلولات کے دیکھنے کی قوت اپنے میں نہیں پاتا۔ اسی طرح معلولات کو دیکھتا ہے مگر ان کی علتیں اسکی نظر سے پوشیدہ رہتی ہیں۔ پس وہ انکو باہم خلط ملط کر دیتا ہے بلکہ بعض اوقات وہ کسی چیز کے وجود کی علت ایسے امر کو سمجھتا ہے جو حقیقت میں اس کے عدم کا سبب ہوتا ہے۔ حادثات پے در پے اور مسلسل اسکی نظر سے گذرتے ہیں۔ مگر وہ ان کے باہمی ارتباط کو نہیں سمجھتا اور انکو کسی قاعدہ اور ضابطہ کے تحت میں داخل نہیں کر سکتا۔ ان کے تسلسل سے جو اثر اس پر ہوتا ہے وہ صرف یہی ہے کہ خوشی یا رنج کی کیفیت اس پر طاری ہوتی ہے۔

جاہل عجائب عالم اور غرائب مصنوعات سے بہت کم تعجب کرتا ہے۔ کیونکہ اسکو حسن و جمال کے حقیقی معنوں کا شعور نہایت ضعیف ہوتا ہے۔ نہ وہ نظم و ترتیب کو جانتا ہے اس کی لذت نہایت پست درجہ کی ہوتی ہے کیونکہ وہ معنوی لذات سے بوجہ اپنی ناقابلیت کے محروم ہوتا ہے۔ وہ صرف جسمانی لذتوں سے بہرہ مند ہوتا ہے بلکہ ان لذتوں کا شعور اسکو ایک عالم شخص کے بہ نسبت زیادہ ہوتا ہے۔

ہم میں سے ہر شخص ذاتی طور پر جہالت سے واقف ہے اور اسکا ذائقہ وجدانی طور پر اچھی طرح چکھ چکا ہے جبکہ وہ بچہ تھا اور اس کی عمر تقریباً ۔ اور ۱۱ برس کے درمیان تھی بعض خاص خاص حالتوں کے لحاظ سے اس اندازہ میں کمی بیشی ہونا ممکن ہے۔ مگر اس کمی بیشی سے نفس موضوع میں کوئی تغیر نہیں ہو سکتا پس ہم میں سے ہر شخص نے جہالت کا ذائقہ چکھا ہے اور اس لئے ہر شخص بقدر اپنے حافظہ کے غور و فکر کرکے جہالت کی اجمالی تصویر اپنے سامنے لا سکتا ہے۔

اس قسم کے جہال کے نزدیک دین کا ماحصل صرف یہی ہوتا ہے کہ وہ انکے آلام و مصائب میں تخفیف کرتا اور بقائے اُخروی کا وعدہ کرتا اور نیز اُس کے دشمنوں کو عذاب میں مبتلا کرنے کی وعید کرتا ہے۔ جو امور اس سطح سے بالاتر ہیں ان کا احساس طبقہ جہال میں نہایت کمزور ہوتا ہے اور انکی طرف رغبت اور بھی زیادہ کمزور ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام مذاہب کے باطل پرست لوگ عموماً جاہل ہوتے ہیں۔ بعض وقات الف و عادت سے متاثر ہو کر اوسط طبقہ کے اشخاص ان کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ شدت کیوقت تسلی اور وعدہ ثواب آخرت کے سوا اور کوئی امید انکو مذہب سے نہیں ہوتی۔ یہ خاصیت تمام مذاہب میں موجود ہے۔ گو وجوہ تسلی اور وسائل ثواب میں اختلاف ہو یہی وجہ ہے کہ کسی جاہل کے دل میں یہ خطرہ بھی نہیں گذر سکتا۔ کہ وہ اپنے دین میں شک و شبہ کر سکے۔ اگرچہ بعض اوقات مذہب کے قواعد کے اختلاف اور انکے اصول کے تناقض کو دیکھکر وہ متفکر اور مغموم ہوتا ہے لیکن جب اس قسم کے خطرات سے اس کے وجدان میں [illegible] پیدا ہونا شروع ہوتا ہے۔ تو وراثت اور تقلید کے حملے سے وہ تمام خطرات کافور ہو جاتے ہیں۔

مگر بہر حال تمام مذاہب کے جہال کی نسبت ایک جاہل مسلمان زیادہ تر خوشحال اور کشادہ دل اور خوش و خرم ہوتا ہے۔ اور خطرات بھی انکو بہت نہیں ستاتے ہیں۔ کیونکہ اس کا مذہب اس کو ایسے اعتقاد کے لئے مجبور نہیں کرتا جو سمجھ میں نہ آ سکے۔ نہ اسکو ایسے کاموں کا حکم دیتا ہے جنکا عمل میں لانا اس پر شاق ہو۔ نہ انکو کسی خواہش اور رغبت کے فنا کر دینے کا حکم دیتا ہے پس وہ اپنے نفس میں ایک قسم کی آزادی محسوس کرتا ہے اور اپنے دل میں ایک ایسی خوشی اور سرور پاتا ہے اور آپ نے انکو دیکھا ہوگا۔ کہ وہ نہایت اطمینان کے ساتھ اپنی نماز روزہ اور رکوع و سجود اور تسبیح و تہلیل دعا اور تضرع میں مشغول رہتا ہے اور دل میں ہزار بار اس بات کا شکر ادا کرتا ہے کہ خدا نے اسکو مسلمان پیدا کیا اور اسلام سے بڑھکر انکے نزدیک دنیا کی کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔ اس کے دل میں اس امر کا خطرہ بھی نہیں گذرتا کہ وہ کسی وجہ سے اپنے دین سے مرتد ہو سکتا ہے حالانکہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کو ہم نے اکثر اوقات مسلمان ہوتے دیکھا ہے۔ اگر ایسے واقعات کی اشاعت کا التزام ہمارے ملک کے اخباروں اور رسالوں میں کیا جاتا تو یقین ہے کہ نو مسلموں کی سالانہ تعداد لاکھوں تک پہونچ جاتی۔ دیگر مذاہب کے بعض پیروں کی نسبت ہم نے سنا ہے۔ کہ وہ اپنے ہم مذہب لوگوں کو یہ کہکر دھمکاتے ہیں کہ اگر انکا مطلب پورا نہ کر دیا جائیگا۔ تو وہ مسلمان ہو جائینگے

ahmadimuslim.de

حالانکہ کسی اجہل سے اجہل مسلمان کی نسبت بھی اس قسم کا واقعہ نہیں سنا گیا۔ اگرچہ وہ کیسی تنگی اور مصیبت میں مبتلا ہو۔ یہ اس بات کی صریح دلیل ہے کہ ایک مسلمان کے دل پر اگرچہ وہ جاہل ہی کیوں نہ ہو ایک قسم کا سکون اور اطمینان طاری رہتا ہے (باقی دارد)

آریہ سماج میں جہاد کی تعلیم

(از اخبار جیون تت لاہور)

جُوں جُوں آریہ سماج کی عملی تعلیم کے نتیجے ہمارے ہموطنوں کے سامنے ظاہر ہوتے جاتے ہیں توں توں کچھ نہ کچھ لوگ اس تعلیم کو اصل رنگت میں دیکھتے جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ ایک نہایت حیرانی اور تعجب کی بات ہے کہ جب آریہ سماج نے اپنا کام بظاہر ملکی ترقی کے نام سے اتفاق کی پکار کے ساتھ شروع کیا تھا۔ اور جس کا دعویٰ تھا۔ کہ اس کے پرچار کئے ہوئے "ویدک دھرم" کے ذریعہ کل ہندوستان ایک ہو جاویگا۔ اور جس فرضی دعویٰ کی بنا پر آریہ سماج کے مرحوم بانی اپنے معاصر ہندو ریفارمروں مثل بابو کیشب چندر سین۔ بابو نوین چندر رائے راؤ بہادر رگھوناتھ راؤ صاحبان وغیرہ سے اپیل کیا کرتے تھے کہ ملکی بھلائی اور قومی اتحاد کی خاطر وہ ایک مفید پالیسی کے ہندوؤں کی پرانی کتابوں یعنی ویدوں کو لوگوں کے سامنے اپنے ایمان کی بنیاد جتلا جاویں۔ تاکہ سب ہندو شامل ہو جاویں۔ اس قومی اتفاق اور اتحاد کی پکار کا عملی نتیجہ ابتک جو کچھ ظاہر ہوا ہے وہ یہ ہے کہ سارے ملک یا ہندو قوم کو ملانا تو کہیں رہا۔ جو لوگ آریہ سماج کے بانی کے تیار کئے ہوئے ویدک عقیدوں اور ویدک معنوں کے سامنے اندھا دھند سر تسلیم خم کر کے بھی آریہ سماج کے اندر آئے ہیں۔ وہ لوگ بھی آپس میں ایک دوسرے سے اسقدر پھٹے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے سے اس قسم کا سلوک کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں کہ جس کی بابت واقفکاروں کو اصل حال معلوم ہونے پر سخت تعجب اور افسوس پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ گھاس پارٹی (یعنی گوشت خور) آریہ پارٹی کے پنڈت کوڑل صاحب پریزیڈنٹ آریہ سماج سبی "آریہ گزٹ" مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۱۶ء میں تحریر کرتے ہیں "میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ یہ مردم خوار مہاتما کالج پارٹی کو اگر ان کا داؤ لگے تو ایک منٹ میں پھانسی پر چڑھا دیں" واہ! کیا خوب قومی اتفاق اور اتحاد کی سپرٹ آ رہی ہے۔ اسی طرح پر مہاتما پارٹی کے مشہور لیڈر لالہ منشی رام صاحب بھی اپنے اخبار ستیہ دھرم پرچارک مطبوعہ ۸ مارچ سنہ ۱۹۱۶ء کے صفحہ ۵ پر دبی زبان سے تسلیم کرتے ہیں کہ "آریہ سماج کے اندر بھی اسی جہادی سپرٹ کا زور کہیں کہیں نظر آتا ہے"۔ لیکن افسوس کہ آریہ سماج کی یہ خوفناک سپرٹ صرف آپکے آپس کے جھگڑوں اور آپس کے فرقوں میں ہی خوب زور دار طور پر ظاہر نہیں ہوتی۔ بلکہ جن اور مذہبی جماعتوں کو بلا لحاظ اس کے کہ وہ کوئی ہندوؤں کی ہی جماعت میں سے ہوں یا ہندوؤں سے غیر کسی قوم کے لوگ ہوں۔ جہاں کہیں ایسی جگہ میں کام کرنا پڑتا ہے کہ جس جگہ کچھ ایسے لوگ موجود ہوں کہ جن پر آریہ سماج کی عملی تعلیم وتربیت کی رنگت نسبتاً کچھ زیادہ گہرا اثر جما چکی ہو۔ تو انہیں ان لوگوں کے اندر کی مذکورہ بالا قسم کی فطرت کا ایک یا دوسری شکل میں ثبوت ملنے کی بنا نہیں رکھ سکتا۔ اور ایسے کتنے ہی آریہ سماجی لوگ پنتھ سے غیر جماعتوں کے لوگوں کے اچھے سے اچھے اور مفید سے مفید کام کو محض اس لئے کہ اسے آریہ لوگ نہیں بلکہ کسی اور جماعت کے لوگ کر رہے ہیں۔ نقصان پہنچانے کے لئے جس طرح پر سرگرم کوشش کرتے ہیں۔ اور کتنی بار اپنی کوششوں میں کامیابی کے لئے جس جس قسم کے وسائل اختیار کرتے ہیں۔ انکو دیکھکر بہت دکھ اور افسوس پیدا ہوتا ہے!!

آریہ سماج کی تعلیم کے اس عملی نتیجہ کو دیکھکر اور ایک جگہ نہیں بلکہ بہت سے مقاموں اور بہت سے واقعات میں آئے دن ظاہر ہوتا ہوا معلوم کر کے نہ صرف ہمیں بارہا بہت سخت افسوس ہوا ہے۔ بلکہ ہمارے اور بھی کتنے ہی ہموطنوں کو آریہ سماج ان عملی نتیجوں کو دیکھکر بہت دکھ اور افسوس ہوا ہے۔ اور ہمارے اور ان کے اندر یہ خواہش پیدا ہوئی ہے۔ کہ کاش آریہ سماج کی یہ خوفناک سپرٹ دور ہو جاتی۔ لیکن ابھی تک ہمارے ایسے ہموطنوں کی تعداد شاید بہت ہی کم ہے۔ کہ جن کی توجہ سے اس بات کا مطالعہ کرنے اور اسکی تہ تک پہونچنے کی طرف گئی ہو کہ وہ یہ معلوم کریں۔ کہ آخر کار اس ساری سپرٹ کی بنیاد دراصل ہماری زمین کی جڑ کہاں سے اور یہ پھل جس درخت سے پیدا ہو رہے ہیں اس کی پرورش کس قسم کے بیج سے ہو رہی ہے اور کیا وجہ ہے کہ ہندوؤں کی مختلف جماعتوں میں سے صرف آریہ سماج کو ہی یہ ناپسندیدہ شرف حاصل ہوا ہے۔ کہ وہ منہ سے اتفاق اتفاق پکار کر بھی نہ صرف یہ کہ ہندوستان کی مذہبی جماعتوں کے ساتھ ہمیشہ الجھتے رہتے ہیں۔ بلکہ دنوں دن خود انکی آپس میں بھی اس قدر پھوٹ اور نا اتفاقی بڑھتی جاتی ہے کہ جسے دیکھ دیکھ کر حیرت اور عبرت پیدا ہوتی ہے۔ ہمیں آریہ سماج کی اصل اور مستند گرنتھوں کا مطالعہ کرنے کے بعد نہایت افسوس اور دلی دکھ کے ساتھ اس نتیجہ پر پہونچنا پڑا ہے۔ کہ علاوہ ان ذاتی اور قومی کمزوریوں اور نقصوں کے کہ جو ہماری قوم کی کثرت سے دیگر لوگوں اور دیگر جماعتوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اور جو نقص اور خرابیاں بھی بے شک ہمارے ملک کے اندر پھوٹ اور نا اتفاقی پھیلانے کا بڑا باعث ابتک رہی ہیں۔ اور اس وقت بھی آریہ سماج میں ہندوؤں کی اور سب جماعتوں کی نسبت یہ ایک بہت افسوسناک خصوصیت پائی جاتی ہے کہ اس میں اپنے سے مختلف مذہبی عقیدہ یا اصول رکھنے والوں سے نہ صرف بیجا نفرت کی

ن
دلیل القرآن
بجواب
ن
اہل القرآن
یہ رسالہ مولوی
عبداللہ صاحب
چکڑالوی اہل قرآن
کے مفصل رسالہ
متعلقہ نماز کا
کامل جواب ہے
قیمت ۲ر
درخواستیں
بنام
مینیجر
اخبار اہلحدیث
امرتسر
آنی
چاہئیں۔

ahmadimuslim.de

بلکہ انہیں جہاں تک ہو سکے بُرے سے بُرے ناموں سے یاد کرنے اور اُن کے ساتھ نہایت متعصبانہ اور ناواجب، ہاں ظالمانہ سلوک کرنے کی مذہبی طور پر باقاعدہ تعلیم دی گئی ہے کہ جو تعلیم ہماری اپنی نگاہ میں مسلمانوں کے اس مسئلہ جہاد کی نسبت کچھ کم خوفناک نہیں ہے کہ جس کے برخلاف بعض آریہ لوگ اپنے گھر کے حال سے ناواقف ہو کر اعتراض کی انگلی اٹھایا کرتے ہیں اور جسے کتنے ہی نسبتاً آزاد خیال مسلمان بھی ترک کرتے جاتے ہیں۔ ہاں ہم آریہ سماج کے ان مسائل گزشتہ کا مطالعہ کرنے کے بعد کہ جن کی آریہ سکولوں اور کالجوں اور آریہ پرچارکوں اور سماجوں میں عورتوں اور مردوں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو تعلیم دی جاتی ہے اور جن کی گھٹی انہیں پلائی جاتی ہے۔ اس نتیجہ پر پہنچنے کی بنا نہیں رکھ سکتے۔ کہ آریہ سماج کے اندر جہاد کی قسم کا کچھ خوفناک مگر باقاعدہ طور سے تعلیم دی گئی ہے اور جس کا مفصل حال ہم آگے بیان کریں گے۔ اسلام کی تعلیم کی نسبت بھی بہت زیادہ خوفناک اور مضر نتیجہ پیدا کرنے کے قابل ہے۔ کیونکہ جہاں اسلام کے عتاب کا نشانہ صرف غیر مسلمان لوگ ہی سمجھے جاتے ہیں وہاں آریہ سماج کی تعلیم خود ہندوؤں کو ہندوؤں سے "دو آریوں" کو آریوں سے ویدک دھرمیوں کو ویدک دھرمیوں سے اس قدر بھاڑ دینے کا اور ایک دوسرے کو اسقدر ستانے اور دکھ پہنچانے کا مصالح بہم پہنچا سکتی ہے جو اس تعلیم کے ماننے والوں کے ہاتھ میں اس قدر خطرناک اور ایک ہتھیار ہو سکتی ہے کہ جس کی نظیر شاید دنیا میں کسی اور جگہ ملنا مشکل ہو۔

بیشک ہم نہیں کہتے کہ آریہ سماج کے بانی نے اس بارے میں خدا اور اس کے الہام۔ وید اور شاستر۔ دھرم اور مذہب کے نام سے جو نہایت متعصبانہ اور غیر معمولی تنگدلی کی تعلیم دی ہے اس کا بیج کسی پرانے ہندو شاستر میں پایا نہیں جاتا۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ زمانہ اپنی ترقی کی رفتار میں ایسی مضر اور دقیانوسی تعلیم کو کبھی کا ترک کر چکا تھا۔ اور تو اور خود ہندو سوسائٹی ایسی تنگدلی کی اور متعصبانہ تعلیم کو کبھی کی ترک اور فراموش کر چکی تھی۔ اور ہندو قوم ایسی متعصبانہ اور انسان کو انسان سے متنفر بنانے اور ان ٹالرینس INTOLERANCE کی سپرٹ کو ابھارنے والی تعلیم کو عملی طور سے نظر انداز کر کے صفحہ دنیا پر سب سے زیادہ بردبار اور سب سے زیادہ ٹالریشن والی قوم کہلانے اور سمجھنے کا فخر حاصل کر چکی تھی۔ اور یہ صرف آریہ سماج کے مرحوم بانی کے لئے فخر حاصل کرنا باقی رہ گیا تھا کہ وہ انیسویں صدی میں ظاہر ہو کر جبکہ مذہبی آزادی کا جھنڈا چاروں طرف آب و تاب سے اگر بہت مضبوطی کے ساتھ نہیں تو کم سے کم عام ذہنی رضامندی اور اقبال کے ساتھ لہرا رہا ہے (وہ جہاد اور مذہبی جنگ یا کروسیڈ کا نعرہ بلند کرنے والوں کی آوازیں مذہبی آزادی کے پرچار کی زبردست رَو کے سامنے بہت کچھ خاموش اور ان کی خونخوار تلواریں بہت کچھ اپنی میانوں میں بند ہو چکی ہیں۔ ہاں یہ فخر آریہ سماج کے بانی کے لئے حاصل کرنا باقی رہ گیا تھا کہ وہ ایسی تہذیب اور ذہنی اور روحانی آزادی کے زمانے میں ظاہر ہو کر نہ صرف پرانے ہندو کتابوں میں سے ایسے تنگدلی کے بیجوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر از سر نو اُن کا پرچار کرے بلکہ اپنی حاشیہ پردازی اور رنگ آمیزی کے ذریعہ اپنی مختلف تحریروں میں اُن کا خوب زور شور سے پرچار کرے کہ جس سے ہندو قوم اور تو اور آپس میں کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ختم ہو سکتی ہے۔ اسلئے وقت ہے کہ آریہ سماج کے بانی کی اس بارے میں خوفناک تعلیم کو نہ صرف اپنے عام سمجھدار ہموطنوں کے سامنے بلکہ خود نسبتاً سمجھدار اور نسبتاً روشن دماغ آریہ سماجی صاحبان کے سامنے بھی اس نیت سے پیش کیا جاوے کہ وہ دیکھیں کہ ایشور اور ویدوں کے نام سے اس پہلو میں آریہ سماج کے بانی صاحب جو تعلیم دے گئے ہیں۔ وہ اور تو اور خود بھارت ورش اور ہندو جاتی کے اس کے لئے ہی کس قدر خوفناک نتیجہ پیدا کرنے کا موجب بن سکتی ہے اور اگر دلوں دماغ پر عمل کرنے کی سپرٹ SPIRIT پیدا ہو گئی اور آریہ سماج کا فاضل مگر غلط راہ پر جانے والا بانی ہمارے آریہ سماجی ہموطنوں کے دلوں اور دماغوں پر وہ جگہ حاصل کر گیا کہ جو وہ اب دن بدن حاصل کرتا جاتا ہے اور اس کی ہر بات میں تقلید کی سپرٹ آریہ سماج میں اسی طرح پر برابر بڑھتی چلی گئی کہ جس طرح پر کم سے کم آریہ سماج کے ایک بڑے فریق میں آجکل وہ بڑھتی گئی ہے تو کسی وقت ایسی حالت کے آنے کا اندیشہ کیا جا سکتا ہے کہ جب باہر کا کوئی رعب داب یا دباؤ اٹھ جانے کی صورت میں اس تعلیم کی بدولت ہمارے قومی ہیولے کی آپس میں ہی اینٹ سے اینٹ بجا دی جاوے اور ہم آپس میں ہی کٹ کٹ کر ختم ہو جائیں۔ اور جس سرچشمہ کو اس کی اصل رنگت میں دیکھ کر ابھی ابھی ترک کر دینا یا اس کے اثر سے ہندو قوم کو بچا لینا ایک آسان کام ہو سکتا ہے۔ یہ اندیشہ کیا جا سکتا ہے کہ اس کے زیادہ بڑھ جانے پر پھر سنبھلنا مشکل ہو جاوے۔ اسلئے ہم اپنے عام ہموطنوں اور سمجھدار آریہ سماجیوں کو اس خطرہ سے بیدار کرنے کے لئے اور اس پہلو میں آریہ سماج کے بانی کی تعلیم کو اندھا دھند مانتے جانے کی بجائے اسکی اصل رنگت میں دیکھ کر اسے ترک کرنے کی ترغیب دینے کی نیت سے ہم آگے چلکر آریہ سماج کے بانی کی تعلیم میں سے مذکورہ بالا قسم کے کچھ انتخاب نیز ضروری ریمارکس کے ساتھ درج کراتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہمارے ہموطن انہیں غور سے مطالعہ کریں۔

(باقی آئندہ)

اعلان حق

۲۲ جون کو مولوی محمد علی واعظ بڑی ساکن حال امرتسر مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی والی مسجد میں وعظ فرما رہے تھے کہ اثناء وعظ میں حسب عادت مولوی صاحب موصوف کی توجہ اُن لوگوں کی طرف بھی پڑ گئی۔ جنہیں حضرات غزنویہ نے کسی وجہ سے کوئی فتویٰ لگا رکھا ہو گا۔ انکو مغلظات سنانے۔ اس پر منشی محمد شریف صاحب متولی مسجد نے روکا کہ ایسے طریق سے وعظ

ahmadimuslim.de

مت کہو تو مگر مولویصاحب نہ رکے - انتے میں شور و شر ہوا جسپر مولویصاحب ممبر سے اتر گئے یا اتار دیگئے - ۲۱ جون کو منشی محمد شریف صاحب نے ایک اشتہار اعلان حق شایع کیا جو حسب ذیل ہے :-

اعلان حق

چونکہ آج کل علماء امرتسر کے درمیان عقاید و مسائل دینی کی بابت سقدر اختلاف بڑھا ہوا ہے کہ علاوہ تحقیق و تردید مسائل کے محض نفسانیت سے اپنے اپنے مقلدین و معاونین میں افتخار و اعزاز حاصل کرنے اور مخالف کو ذلیل و رسوا کرنے کیواسطے دین کو آڑ میں بلا لحاظ قواعد شرعی و قوانین سرکار کے اس طرح مخالفانہ نشانہ بازی و حملہ آوری کرتے ہیں جسکا اثر انکے باہم اور عوام کے اندر سوائے ضلالت و رسوالت کے اور کچھ نہیں پڑتا - اور اسی وجہ سے اکثر علماء با اقتدار کی قدر و منزلت عوام کے دلوں سے اٹھکر بدگمانی اور آزادی کا بازار گرم ہوتا جاتا ہے چنانچہ مسجد محمد عمر صاحب مرحوم واقعہ کٹڑہ جہاں سنگھ میں بعض واعظ اور طالبعلم وہی روش مذکور اختیار کرکے وعظوں اور مجلسوں میں بے اعتدالی اور سختی سے اخلاقی تہذیب اور قوانین مروجہ کی رعایت نہ کرکے حاکمانہ حکم لگاتے ہیں - جس سے دین و دنیا کی ذلت کا سراسر اندیشہ ہے - بعض باہمی صلاحیت اور حفظ امن کی نظر سے یہ اعلان دیتا ہوں کہ مسجد مذکور میں کوئی واعظ یا طالبعلم جن کے پرجوش وعظ و کلمات اخلاقی تہذیب و امن کے مخالف وقتاً فوقتاً میری سماعت میں آئے ہیں - وہ کبھی وعظ او مجلس کے اندر مسائل و عقاید کی تردید سخت الفاظ میں اس طرح نہ کریں جس سے کسی کے نام و ذات پر حملہ اور پرکر اشتعال کا باعث ہو - اگر تہذیب قرآنی کو مدنظر رکھکر مسائل و اصول عقاید پر مخلصانہ عالمانہ تردید و تحقیق کریں تو کچھ اعتراض نہیں - اگر انکو خلاف ظہور میں آنے سے کچھ شور و فساد ہوا تو مجبوراً حکام وقت کو باضابطہ کارروائی و انتظام کیواسطے تکلیف اٹھانی پڑیگی - جناب مولوی عبدالجبار صاحب امام مسجد جو بذات خود اصلاح[1] وعلم سے کام لیتے ہیں - انکو دیگر اہلیان و واعظان مسجد کو بھی بے اعتدالی سے باز رکھنے کے ذمہ دار ہونگے - نیز اگر میرایہ اعلان عام طور پر مبنی بر اصلاح و حق سمجھا جاوے تو کل مساجد کے متولی و امام صاحبان کو اس کی تائید و تعمیل میں کوشش کرکے آجکل کے فحش اور لغو اشتہارات اور فتنہ انگیز وعظوں کو بند کرکے اسلام کی حمایت کرنی چاہئے - ورنہ ناعاقبت اندیش واعظوں اور ملانوں کے نفسانی حملوں و مخالفانہ جنگیوں سے جملہ مخالف مذاہب کے مقابلہ میں سخت ہزیمت و ذلت کا خطرہ ہے - اب وہ وقت نہیں رہا کہ حمیت دین و اسلام کی باگ علماء بے باک کے ہاتھ میں دیجاوے - بلکہ اپنی حفاظت ہمپر خود واجب ہو کیونکہ تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ زمانہ کی آزادی نے اکثر علماء آزادہ منش کے خیالات کو اسلام کی تخریب میں مصروف کیا ہوا ہے -

المشتہر

احقر محمد شریف عفی عنہ ڈپٹی کلکٹر نہر - متولی مسجد دارو غہ محمد عمر صاحب مرحوم واقعہ کٹڑہ جہانسنگھ امرتسر

اڈیٹر :- واقعی ڈپٹی صاحب کا یہ اعلان بہت سے مفاسد کو بند کرنے کے لئے تریاق کا حکم رکھتا ہے لیکن ایسے لوگوں پر اسکا کچھ اثر ہوگا؟ ہم اس سوال کے جواب دینے کو تیار نہیں جو ہوگا - واقعات آئندہ سے خود ہی ثابت ہو جائیگا - ویاتیک بالاخبار من لم تزود

حساب کتاب ضروری ہے

۱۰ جولائی سے جن اصحاب کی قیمت ختم ہے انکی نمبر مع مقام کے ذیل میں درج ہیں - بڑی مہربانی ہوگی - درصورت نامنظوری اطلاع بخشیں - تاکہ آئندہ ہفتہ انکو نام وی پی نہ کیا جاوے -

خاکسار مینیجر اہلحدیث امرتسر

۱۹۳	چونیاں ریوڑ	۳۳۲	امرتسر
۳۸۳	میو ہونگ	۵۱۸	امرتسر
۵۳۲	گوالیر گیریٹ	۵۷۰	گوڑا ہپور
۶۰۲	سرائے سہوہ	۶۰۳	پاک پٹن
۶۰۳	پسرور	۶۱۰	احمد خان جھنڈ
۶۱۱	باندا	۶۱۲	لال کرتی
۶۱۳	چھاؤنی انبالہ	۶۱۴	بڈھ دہ
۶۱۵	سید مٹھ	۶۱۷	اترولہ
۶۱۷	گوندلانوالہ	۶۱۸	تھانہ دھرکوٹ
۶۱۹	حیدرآباد سندھ	۶۲۰	لال کرتی
۶۲۵	گھوگھی (دہرہ)	۷۰۲	امرتسر
۷۰۳	مسورنڈہ	۷۰۶	سیوان
۷۱۲	کھاریاں خرد		

التوحید راس الطاعات

چونکہ فی زمانہ شرک بکثرت ہوگیا ہے اور اسی کی کثرت کیوجہ سواد بار وافلاس قوم میں بڑھتا چلا جارہا ہے اور یہ بڑا شرک بڑے بڑے علماء رشد بڑے متقی لوگوں میں بھی پایا جاتا ہے - افسوس ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی؟

[1] انجمن میں حرکت نہیں تو نا قابلی میں کہاں سے آئی - مثال ہذا خود طلب ہو (اڈیٹر)

+ از مولوی ابو النعیم صاحب حیدرآبادی

چودھویں صدی کا مسیح

مرزا صاحب قادیانی کی سوانح عمری بطرز ناول نہایت دلچسپ حجم ۱۴۰ صفحات قیمت مجلد ۱۲

الہامات مرزا

یہ رسالہ مرزا قادیانی کی نبوت توڑنے کو کافی ہے - اسی رسالہ نے مرزائی مذہب کی چولیں ڈھیلی کردیں - مرزا کی بہاری کا آکی معارکہ پیشگوئیوں کی مدلل طور پر تکذیب کی الیسی کہ منصف مزاج آدمی کو بجز تسلیم کے چارہ نہیں - قیمت ۵ر

مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

اسوجہ سے ہم مسلمانوں پر فرض ہے کہ اپنی قوم کو غفلت سے بیدار کریں اور علماء کو [illegible] مشائخین کو آگاہ کریں اور انکی برائی کہہ کر بتلائیں اسی لئے ذیل میں مختصر تقریر کیجاتی ہے ملاحظہ ہو۔ پیارے ناظرین! ہم ذرا آج اپنی حالت کو غور کریں۔ اپنی طرز عمل پر فکر کریں اپنی روش و چلن کو دیکھیں۔ اپنے اسلام و ایمان پر نظر ڈالیں تو معلوم یہ ہوگا کہ نہ تو ہم میں کوئی اسلامی خصلتیں ہیں نہ عادتیں۔ نہ طرز اچھا ہے نہ روش اور ہماری سب حالت وہی حالت ہے جسکو مٹانے کے لئے آں سرور کائنات سید الانبیاء والمرسلین تشریف لائے تھے یا یوں کہئے ہماری حالت کفار و مشرکین عرب کی ہے جو اہل عرب میں قبل رسالت آں حضرت کے کثرت تھی یا یہی کہا جائے تو ٹھیک ہے کہ ہماری حالت ہندوستان کے تھوڑے زمانہ قبل کی ہے۔

اور غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم علیہ السلام سے لیکر جتنے انبیاء آئے تھے وہ اسی وقت اسی حالت میں جبکہ کسی قوم یا کسی فرقہ میں شرک پھیلتا ہے۔ کثرت سے ہوتا۔ اسی طرح جب شرک اہل عرب میں ترقی کر گیا۔ اور بڑے بڑے احبار میں مروج ہوا کہ کوئی تصاویر انبیاء کی پرستش کرنے لگا۔ اور کوئی لات منات اہل قبور سے استمداد چاہنے لگا اور منتیں مرادیں بیٹا بیٹی مانگنے لگا۔ تب خدا تعالیٰ نے خاتم النبیین کو روانہ کیا۔ آپ نے رسول ہوکر کل کو اسلام کی دعوت دی اور پیارے نصیحت فرمائے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۔ کیونکہ [illegible] اس آیت میں سزا بھی بتلائی گئی کہ انکو مشرک والوں کو کہ وہ انبیاء اولیاء کو بھی خدا کے مانند ذات و صفات میں متعدد سمجھتے ہیں۔ یہ کافی فہمائش کی۔ نصیحت فرمایا اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا۔ جب ان عمدہ نصایح کو عاقلوں نے سمجھ لیا۔ اور سب اونکو [illegible] پیاری سمجھا [illegible] سے یہ یقین ہوگیا کہ سوائے خدائے عزوجل کے اور جس خالق کے جس نے ہم کو پیدا کیا ہے اور پرورش کرتا ہے کسی دوسرے سے خواہ نبی ہو یا ولی مقرب ذرا بھی کام نہیں نکل سکتا۔ توحید باری کو سمجھ گیا اور نیز توحید رسالت کو بھی کیا خوب سمجھے ہیں۔ اسلام کی کیا حالت تھی جب یہ ان دو توحیدوں میں کچھ مستقل ہوگئے۔ تب تو اسلام باذن اللہ وہ ترقی کرنے لگا کہ روم شام مغرب و مشرق میں آفتاب کے مانند چمک گیا۔ اب یہاں بطور جملہ معترضہ توحید رسالت کا دو لفظی مطلب بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ توحید رسالت سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غیر کو اتباع احکام امر و نواہی اور تمام کل چھوٹے بڑے امور میں شریک نہ کرنا خواہ کیسا ہی بڑا عالم ہو۔ یہی حالت تھی صحابہ کی۔ تابعین تبع تابعین کی۔ یہاں سے یہ شرک بھی مروج ہوا۔ چونکہ ہم کو قرون ثلاثہ مشہود بالخیر کی پیروی ضروری ہے۔ اسی وجہ سے دین و دنیا ان انہا کو چاہئے جو صحابہ و تابعین و تبع تابعین کی تھی۔

(خیر آمدم برسر مطلب) اب اپنے اصلی مطلب پر آتا ہوں۔ ناظرین بیشک دنیا میں تو اسلام پھیل گیا۔ مگر ہندوستان میں کسی زمانہ میں اسلام جس طرح عرب کی کثرت سے پھیلا تھا۔ نہیں پھیلا ہاں مسلمان تھوڑے تھے اور اسی زمانہ میں اہل ہنود بکثرت تھے۔ یہ اہل ہنود کی کثرت ان قلیل مسلمانوں کے لئے نہایت مضر تھی مضر یہ تھی کہ ان کی بت پرستی کو دیکھکر یہ قلیل مسلمان بھی اپنے بزرگوں کی قبروں جھنڈوں وغیرہ کی پرستش کرتے رہے۔ تاریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے کے مسلمانوں کی اہل ہنود کی کثرت کی وجہ سے یہ حالت تھی کہ نام تو مسلمانی کا تھا مگر نہیں جانتے تھے۔ کہ نماز کسے کہتے ہیں روزہ کیا ہے حج کیا بات۔ زکوٰۃ کس مولی کا نام ہے۔ اور تمام سب رسوم ہنود کے اونہیں تھے پھر ایک عرصہ بعد خدا کے فضل سے علماؤں کی کوشش کارگر ہوئی اسلام نے ترقی کی۔ ہندوستان کے ہر موضع ہر ضلع ہر تعلقہ میں اچھی طرح پھیل گیا۔ اور کوئی فرد ایسا باقی نہ رہا۔ جو نماز روزہ وغیرہ سے واقف نہ ہو۔ اب رہا شرک بعضوں نے توبہ کر دی۔ مگر اکثروں کی وہ پہلی تیرہی رگ نگئی وہی قبر پرستی جھنڈے پرستی اہل قبور سے منتیں مرادیں مانگنا قائم ہے۔ اب ہماری یہ حالت اصلاح طلب ہے اسی لئے بھائی مسلمانوں کی خدمت میں عرض ہے کہ اپنی حالت کو غور کریں اس بلا میں گرفتار نہ ہوں جس خدا کا ذمہ ہے کہ ہمکو پالیگا اور پالتا ہے اسی کی ہی پرستش عبادت کریں اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کے مصداق ہو جائیں جب منت جب مراد جب مدد چاہیں تو اس ہی وحدہ لاشریک لہ سے اٹھتے بیٹھتے پکاریں تو اسی ایک خدائے عزوجل کو۔ یہاں ایک اور شبہ واقع ہوا اسکا جواب بھی دیدینا اور اس شبہ کا رفع کر دینا مناسب ہے۔

ناظرین! یہ اٹھتے بیٹھتے پکارنے کا رواج اچھے اچھے علماء میں ہے کہ یا رسول اللہ۔ یا علی وغیرہ پکارتے ہیں۔ اب ہم اس رواج کو اپنی دلیلوں سے نہیں توڑینگے۔ بلکہ ایسے علماء کے اقوالوں کو پیش کرینگے جو مشہور ہیں معروف ہیں امام ہیں۔ علماء پر مخفی نہ ہوگا کہ ایک وقت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا گذر ایک قبر پر سے ہوا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص اہل قبر کو مخاطب کرتا ہے۔ پکارتا ہے۔ کہتا ہے کہ اے فلانے تو میرا کام نہیں نکالتا۔ میرا کام پر نہیں لاتا۔ آپ نے فرمایا تبًّا لک وتربت یداک کیف تکلم اجسادا لا یستطیعون جوابا ولا یملکون شیئا ولا یسمعون صوتا وقرء وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ انتہی (کتب فی غرائب تحقیق المذاہب) ترجمہ۔ تو ہلاک ہو جاوے کیا بات کریگا یہ اجسام جو کہ طاقت جواب کی نہیں رکھتے ہیں اور نہ مالک ہیں اچھی چیز کے اور نہ آواز و ندا کو سنتے ہیں۔ پھر آپنے دلیل میں یہ آیت پڑھی وما انت بمسمع من فی القبور۔ جب ہمارے امام نہیں سنتے تو پھر یا علی یا رسول اللہ پکارنا شرک ہوا یا نہیں۔ میں افسوس کرتا ہوں حنفا پر جو اپنے امام کے قول کے بھی پابند نہیں یہ کوئی وہابیوں کے گھر کی بات نہیں پھر ہمکو کیوں اسوجہ سے وہابی کہا جاتا ہے

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

سوال نمبر ۲۲۷ - تمباکو منشی و مسکر شئے ہے یا نہیں؟ اور اسکا کھانا پینا اور گڑاکو بنا کر حقہ کے ذریعہ سے کھینچنا جائز ہے یا نہیں؟ بعض علماء اسکو مباح - بعض فعل عبث اور بعض حرام قرار دیتے ہیں - پس عوام کو کس کے قول پر عمل کرنا چاہیئے؟ امید کہ اسکا جواب خوب تصریح و تشریح کے ساتھ دیا جاوے - تاکہ اختلاف بیانی کی بلا و دردسری سے نجات حاصل ہو - بینوا توجروا - (ابراہیم از ایوت محل ملک برار دکن)

جواب نمبر ۲۲۷ - تمباکو منشی تو نہیں البتہ مفتر ہے یعنی نہ پینے کھانے والے کو پہلی دفعہ سر یا چکر لاتا ہے مگر بیہوش نہیں کرتا - یہی معنے فتر کے ہیں حدیث شریف میں آیا ہے نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر و مفتر (ابو داؤد) یعنی آنحضرت نے نشہ اور فتور آور سے منع کیا ہے - پس تمباکو بحکم حدیث مرقومہ حرام نہیں تو مکروہ تو ضرور ہے - والعلم عند اللہ

سوال نمبر ۲۲۸ - زید مثلاً امام مسجد جامع اور عیدگاہ شہر ہے اور امامت - نکاح خوانی اور ذبیحت جانوران ماکول اللحم کا موروثی حقدار و مختار خود کو سمجھتا ہے - اور اس امر پر بہت زور دیتا ہے کہ بجز میرے کوئی دوسرا شخص جمعہ و عیدین کی نماز و خطبہ نہیں پڑھا سکتا کیونکہ میں موروثی حقدار ہوں - ایک مرتبہ زید کسی وجہ سے نماز عید الاضحیٰ کے موقع پر عیدگاہ میں وقت معینہ پر نہ پہنچ سکا مصلی وقت تنگ ہوتے اور قربانیاں کرنے میں دیر ہو جانے کی وجہ سے بیقرار ہونے لگے - آخرش ایک نووارد صاحب علم اور وجیہ و متقی و پرہیزگار مولویصاحب کو پیش امام بنا کر مصلیوں نے نماز ادا کر لی بعد الفراغ از نماز نووارد مولویصاحب نے خطبہ شروع کیا تھا - کہ زید بھی آن پہنچا - اور اپنی جگہ پر غیر شخص کو کھڑا ہوا دیکھکر سخت غضبناک ہوا اور بحالت غیظ و غضب وارد مولویصاحب کے ہاتھ کو جھٹکا دیکر منبر سے نیچے کھینچ لیا اور بہت سب و شتم کیا - جماعت میں سخت برہمی اور ناراضگی پیدا ہوئی - اور تفرقہ پڑ گیا - بہت لوگ مولویصاحب کے جانبدار ہوگئے - اور بہت سے زید کی حمایت پر آمادہ ہوگئے - پس عرض سائل یہ ہے کہ زید کا یہ دعویٰ کہ میں مختار و موروثی حقدار امامت ہوں سوائے میرے دوسرا اس امر کا مجاز نہیں ہے - صحیح اور درست ہے یا نہیں؟ اور زید سے یہ حرکت ناز یبا سرزد ہوئی یا نہیں اور وہ مورد ملام ہے یا قابل تحسین ہے - اسکا جواب باصواب ارقام فرما کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں (سائل نظام الدین از باسم برار دکن)

جواب نمبر ۲۲۸ - حدیث میں آیا ہے الامام ضامن والمؤذن مؤتمن یعنی امام ضامن ہے اور مؤذن امین ہے امام کی قدر سو انتظاری تو کرنی چاہیئے - لیکن اگر زیادہ دیر کرے تو کسی دوسرے شخص کا کھڑا ہو جانا بھی جائز ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ دیر ہو گئی - تو صحابہ نے عبد الرحمٰن بن عوف کو امام بنا کر نماز پڑھی - ایک رکعت ہو چکنے کے بعد حضور نبوی تشریف لائے اور جماعت میں کھڑے ہو کر نماز بالاقتدا ادا کر لی بعد کسی قسم کی خفگی نہیں فرمائی - امام مذکور کی خفگی کسی دنیاوی نقصان کے خوف سے ہوگی سو اسکا کیا علاج!

سوال نمبر ۲۲۹ - فاتحہ مروجہ فیما بین الناس سنت ہے یا بدعت؟
(محمد بیگ از بنارس)

جواب نمبر ۲۲۹ - فاتحہ مروجہ سے مراد اگر یہ ہو کہ کھانا سامنے رکھکر ہاتھ اٹھا کر قرآن شریف یا اور کچھ پڑھنا اور مردوں کو ثواب بخشنا - سو یہ بدعت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی حدیث میں ثابت نہیں - نہ صحابہ کرام سے آیا ہے اور اگر فاتحہ مروجہ سے مطلب یہ ہے کہ مساکین کو کھانا بغرض ایصال ثواب کھلایا جائے اور اس سے زیادہ کچھ نہ ہو تو جائز ہے حدیث میں آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ایک شخص نے اپنی ماں کے ایصال ثواب کے لئے کنواں لگوایا تھا -

سوال نمبر ۲۳۰ - مرزا قادیانی نے جو تصویر اتروائی ہے انکی نسبت شریعت کیا کہتی ہے اور کیا تصویر اتارنا یا باعزاز رکھنا - گناہ کبیرہ ہے یا نہیں؟ (ابو عبد الحی از کوہاٹ)

جواب نمبر ۲۳۰ - تصویر اترولنے اور رکھنے سے حدیثوں میں سخت منع آیا ہے - بخاری - مسلم کی حدیث ہے اشد الناس عذابا عند اللہ المصورون یعنی قیامت کو روز سخت عذاب مصوروں کو ہوگا - ایک حدیث میں ہے کہ جس گھر میں تصویر ہوتی اس گھر میں خدا کی رحمت خاصہ کا نزول نہیں ہوتا - احادیث میں تو اس سے منع آیا ہے رہے مرزا صاحب قادیانی سو انکو کون منع کرے جبکہ وہ (بزعم خود) مہدی - مسیح - کرشن - نبی - رسول اللہ اور ابن اللہ ہیں - انکا اصول ہے کہ میرا حکم خدائی حکم ہے میں جس حدیث کو غلط کہوں غلط ہے جسکو صحیح کہوں صحیح ہے - پس ایسے شخص کو کون روک سکتا ہے؟ بعض لوگ پیسہ روپیہ وغیرہ کی تصویریں رکھنے سے تصویر کے رکھنے کا جواز سمجھا کرتے ہیں سو اسکا جواب یہ ہے کہ الضرورۃ تتقدر بقدرھا ضرورت اپنے اندازہ ہی پر رہا کرتی ہے مثلاً ایک شخص کسی لق و دق جنگل میں ہے جہاں پر کوئی چیز کھانے کی اسکو میسر نہیں ہو سکتی ہے تو بحکم قرآن اسکو سور مردار وغیرہ کا کھانا جائز ہے - مگر آبادی میں آکر جائز نہیں - اسی طرح روپیہ پیسہ پر جو تصویر ہے سلطنت کے حکم کی مجبوری سے ہے لیکن بااختیار ایسا کرنا جائز نہیں -

سوال نمبر ۲۳۱ - ایک مولوی صاحب نے بڑے فخر سے وعظ میں فرمایا ہے کہ آجتک کوئی

ahmadiyyamuslim.de

اہلحدیث یعنی غیر مقلدین میں سے ولی نہیں ہیں؟ اور جو ولی ہوئے وہ حنفی المذہب ہیں اسکا کیا ثبوت ہے اور ولی کس کو کہتے ہیں۔ کیا خلفاء راشدین و دیگر اصحاب تابعین و ائمہ اربعہ مجتہدین وائمہ محدثین صحاح ستہ و دیگر علماء محدثین وغیرہ بقول مولوی صاحب اولیاء کرام میں شمار ہیں یا نہیں۔ کیونکہ یہ لوگ حنفی و شافعی وغیرہ سے مرسوم نہ تھے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اور حضرت مولانا روم و شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی وغیرہ کا کیا مذہب تھا۔ کیا یہ لوگ بھی تقلید شخصی کے پابند تھے۔ مولوی صاحب نے وعظ میں یہ بھی فرمایا کہ جب امام شافعی امام اعظم کی قبر پر جاتے تھے تو جب وہاں نماز پڑھتے تو بلحاظ امام اعظم کے رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ یہ کہاں تک سچ ہے (محمد سلیم از مونگیر)

جواب نمبر ۲۳۱۔ اس قسم کی باتیں تفرقہ اندازی کی ہوتی ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے خود اسکا جواب قرآن شریف میں دیا ہے۔ لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ یعنی عاقبت کی عزت نہ تمہارے خیالوں پر ہے نہ اہل کتاب کے خیالات پر ہے۔ بلکہ وہاں تو قانون یہی ہے کہ جو کوئی برا کام کریگا۔ بدلہ پاویگا۔ نہ حنفی ہونے سے نجات ہے نہ اہلحدیث بننے سے بلکہ ولایت اور عزت بدرگاہ خداوندی اعمال صالحہ سے ہے جو شرعی تعریف کے مطابق تمام ائمہ دین امام ابوحنیفہ۔ شافعی۔ بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ حضرت پیر جیلانی شیخ سعدی وغیرہ وغیرہ رضی اللہ عنہم ولی اللہ تھے اور یہ سب اہلحدیث تھے۔ انکی کتابیں خود موجود ہیں اذا صح الحديث فهو مذهبي یعنی صحیح حدیث میرا مذہب ہے۔ حضرت پیر صاحب کی کتاب فتوح الغیب موجود ہے جس میں فرماتے ہیں اجعل الكتاب والسنة امامك یعنی قرآن و حدیث کو اپنا امام بنائیو۔ امام شافعی امام ابوحنیفہ کی قبر پر رفع یدین چھوڑ دیتے تھے۔ یہ روایت صحیح غلط ہے۔ اول تو قبر پر نماز ہی درست نہیں۔ تو امام شافعی کو کیا اتنی بھی خبر نہ تھی۔ دوم اگر پڑھتے ہی تو کیا مردہ قبر کے اندر سے دیکھتا ہے کہ امام ابو حنیفہ سے انکو حیا آتی تھی۔ سوم کیا امام شافعی ایسے ہی دین میں مداہن تھے کہ امام ابوحنیفہ کے لحاظ سے ایک ایسے فعل کو چھوڑ دیتے جسکو سنت جانتے تھے۔ قبر تو کیا! امام ابوحنیفہ خود بھی زندہ ہوتے تو امام شافعی کی دینداری اس بات کی مقتضی تھی کہ انکے سامنے بھی رفع یدین نہ چھوڑتے اور امام ابوحنیفہ صاحب سے امید تھی کہ وہ بھی اس پر کسی طرح سے کشیدہ نہ ہوتے۔ (یہ سب یاروں کی گپیں ہیں)۔

سوال نمبر ۲۳۲۔ اگر ایک شخص اپنے خسر کو یہ اقرار نامہ لکھدے کہ اگر میں اپنی عورت کو ماں باپ کے ملنے جلنے سے منع کروں یا کسی کام یا چیز کے نقصان پر عورت کو زدوکوب کروں تو میری عورت کو طلاق۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد ان شرائط کے فسخ کرنے کی نیت سے وہ اقرار نامہ پھاڑ دیا گیا۔ اب اگر وہ شخص شرائط مندرجہ اقرار نامہ میں سے کسی شرط کا مرتکب ہو۔ تو اس عورت کو طلاق واقع ہوگی یا نہیں یعنی اقرار نامہ کے پھاڑ دینے سے شرائط بھی ٹوٹ جاتی ہیں یا برقرار رہتی ہیں۔ دیگر یہ عرض ہے کہ اگر کوئی شخص یہ اقرار نامہ لکھدیوے کہ اگر میں پانچ برس تک اپنی عورت کو مندرجہ بالا شرائط سے کسی شرط کا ارتکاب کروں یعنی زدوکوب کروں یا ملنے جلنے سے منع کروں تو میری عورت کو طلاق۔ اب اگر وہ شخص پانچ برس کے بعد کسی فعل کا مرتکب ہو تو عورت کو طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

جواب نمبر ۲۳۲۔ اقرار نامہ پھاڑنے سے کوئی نقصان نہیں یعنی شرعی طور پر عہد قائم ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ یعنی خدا پکڑیگا ان عہدوں پر جو پختہ کئے گئے ہونگے۔ تحریری ہو یا تقریری۔ البتہ اقرار نامہ میں اقرار کے دو حصے ہیں پہلا حصہ ماں باپ سے ملنے سے روکنے کا اسکا خلاف کرنے سے تو بیشک طلاق ہوگی مگر زدوکوب والے اقرار کا خلاف کرنے سے طلاق ہونے میں اختلاف ہے کیونکہ بوقت ضرورت مرد کو اختیار دیا گیا ہے کہ عورت کو بطور نصیحت مناسب طریق سے زدوکوب کرلے اور حدیث شریف میں الا شرطا احل حراما او حرم حلالا یعنی ہر ایک شرط واجب العمل ہے مگر وہ شرط واجب العمل نہیں جو حرام کو حلال کرے اور حلال کو حرام۔ چونکہ یہ شرط مرد کی خداداد حکومت کے خلاف ہے اس لئے اسکا خلاف کرنے سے طلاق واقع ہونے میں اختلاف ہے خاکسار کے نزدیک بھی واقع نہ ہوگی۔ اگر پانچ برس تک وعدہ ہے اور میعاد کے بعد خلاف ہوا ہے تو طلاق نہ ہوگی۔ مگر ماں باپ کی ملاقات سے روکنے سے گنہگار ہوگا۔

سوال نمبر ۲۳۳۔ جبکہ عورت کا نکاح بغیر ولی کے ہو ہی نہیں سکتا ہے تو اس عورت بالغہ یا نابالغہ کا ولی کون ہوگا جس کا کوئی رشتہ دار ہی نہ ہو۔ حاکم تو کافر ہے اور قاضی قاضی شرعی نہیں رہا۔

سوال نمبر ۲۳۴۔ ہر شخص کے جو جس کے اعزا جیسے ماں باپ بھائی بہن وغیرہ سے کوئی فوت ہو تو مدت عزا تین دن جو مشہور ہیں (جیسے عورت کو خاوند کے فوت ہونے پر چار ماہ دس روز مقرر ہیں) اسکی کیا دلیل ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو یہ مدت ہر رشتہ دار کے لئے ہے یا رشتہ میں کوئی تخصیص ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۱ از مدراس)

جواب نمبر ۲۳۳۔ جسکا کوئی ولی نہ ہو اسکا ولی حاکم وقت ہے اگر حاکم وقت بھی دخیل نہ ہو تو کنبہ اور برادری میں جو بڑا ہو نکاح کرادے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص کے فوت ہونے پر اسکا ترکہ انکی برادری میں سے بڑی عمر والے والی کو دلا دیا تھا۔ کیونکہ قریبی وارث اسکا کوئی نہ تھا۔

جواب نمبر ۲۳۴۔ سوائے خاوند کے ہر ایک میت پر تین روز سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔ اس میں کسی رشتہ دار کی تخصیص نہیں حدیث میں ایسا ہی آیا ہے (مشکوٰۃ باب العدۃ ملاحظہ ہو)۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

دانا پور سے شکایت آئی ہے کہ آریہ سماجی مسلمانوں پر سخت ظلم کرتے ہیں کسی کا شخصی معاملہ بھی کیوں نہ ہو فوراً مذہبی اور قومی رنگت سے مخالفت کرتے ہیں۔ ہمارے دانا پوری دوست اطلاع دیں کہ اصلیت کیا ہے۔

امرتسر میں آجتک تین دفعہ عمدہ بارش ہو چکی ہے۔ الحمد للہ

۳۰ جون کو سید حیدر رضا بی اے دہلوی نے امرتسر میں ہندو وکیلوں کے اہتمام سے سودیشی مضمون پر لکچر دیا۔ لکچر کا مضمون تو وہی تھا۔ لیکن لفظوں میں خلاف معمولی درشتی تھی کئی ایک دفعہ سید صاحب نے یہ لفظ کہا کہ ہم اس میں خوش ہیں کہ ہم کو گولیوں سے مار دیا جائے اس ذلت کی موت سے مرنا بہتر ہے "خطرہ ہے کہ حاکم بیٹیا لا مذہب کا دامن وہ رہا۔ سید صاحب کی تقریر تمام مسلمانوں کو آلودہ نہ کرے۔ سودیشی تحریک بذاتہ ایک مبارک تحریک ہو مگر جس طرز سے اسکو چلایا گیا ہے۔ داناؤں کے نزدیک نہایت نازیبا امر ہے۔

جناب مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہوشیار پور و منشی نواب الدین صاحب مرکسری کا جنکا مضمون گذشتہ ہفتہ عرسوں کا بیفا مرا اہلحدیث میں نقل ہوا تھا بذریعہ اہلحدیث شکریہ ادا کرتے ہیں اور پتہ دریافت کرتے ہیں۔ منشی صاحب کا پتہ معرفت دفتر اخبار وکیل امرتسر ہے۔

امیر ابن رشید کے بعد انکے بیٹے ولایت نجد کے امیر تسلیم کئے گئے ہیں۔ سلطان المعظم نے باضابطہ اپنے حکم خاص سے امیر موصوف کو جانشین قرار دیا اور حکم عالی کے ساتھ تمغہ مجیدی درجہ اول مرحمت فرمایا۔ تمغہ کے علاوہ ۲۵۰ ترکی پاؤنڈ ماہوار وظیفہ بھی مقرر فرما دیا اور جو انعامات بارگاہ سلطانی سے مرحمت ہوتے ہیں ان میں بھی معقول اضافہ کیا ہے۔

تنسیخ قرنطینہ کے متعلق سیکرٹری گورنمنٹ ہند نے آنریری سکرٹری انجمن اسلام بمبئی کو مطلع کیا ہے کہ گورنمنٹ کو حجاج کی تکالیف کا خود خیال ہے اور اسکا انسداد کرنا چاہتی ہے لیکن چونکہ بعض بین الاقوام معاہدہ وغیرہ سے مجبور ہے اسلئے صاحب وزیر ہند کے استمزاج کے بغیر اس معاملہ میں کچھ نہیں کر سکتی۔

محمڈن ڈیفنس ایسوسی ایشن صوبہ جدید نے ہز آنر سر بی فلر کا شکریہ ادا کیا ہے۔ کہ انہوں نے مسلمانوں کو آبادی کے لحاظ سے عہدے دینے کا ارادہ کیا ہے۔

ہر ہفتہ لاہور سے بجائے صرف انبالہ تک کے راولپنڈی تک ایک خاص ڈاک گاڑی ولایتی ڈاک لے جایا کریگی۔

بابو سریندر ناتھ بنرجی پر ناجائز جلوس نکالنے اور پولیس کا حکم نہ ماننے کا جو مقدمہ دوبارہ چلنے والا تھا۔ اس سے گورنمنٹ نے ۲۶ جون کو دست کشی اختیار کرلی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بابو صاحب کو ان کے وکلا کی عدم موجودگی میں جملہ الزامات سے بری قرار دیا۔

پردہ نشین عورتوں کو مفت دوائی دینے کے لئے میونسپلٹی دہلی نے ایک نیا زنانہ ہسپتال قائم کرنا منظور کر لیا ہے۔ اس ہسپتال سے پردہ دار عورتیں روزانہ دوائی مفت آکر لیجایا کرینگی۔

ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں کی میونسپل کمیٹیوں کو زنانہ ہسپتال بنانے چاہئیں۔ انکی سخت ضرورت ہے۔

قلعہ کانگڑہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے صدمہ سے گر کر بالکل منہدم ہو گیا تھا۔ اب اسکی مرمت نہیں کیجائیگی۔ قلعہ کے کھنڈرات آثار قدیمہ کے دلچسپ اور تواریخی یادگار ہمیشہ رہینگے۔

کانگڑہ کا شہر بھی زلزلہ سے تباہ ہو گیا تھا۔ اس میں لوگ اب پھر مکانات بنا رہے ہیں۔ کانگڑہ کا عظیم الشان مندر بھی پھر بنایا جائیگا۔ تمام ہندوستان کے ہندوؤں نے مندر کی تعمیر کے لئے چندہ کر کے ایک معقول رقم مہیا کر دی (شاباش! حسن عقیدت بھی ایک عجیب چیز ہے)

سماوتو نام ایک سنگدل غلام نے ریلوے ٹرین میں ایک مسافر کو شراب پلا کر اور اس کے بیہوش ہونے پر اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر حیدرآباد دکن [illegible] ریلوے سے رات کیوقت دریائے سندھ میں پھینکدیا۔ اس آدمی کو دریا میں گرتے ہی ایک کشتی والے نے بچا لیا۔ سماوتو کو عدالت سشن سے پانچ سال قید با مشقت کی سزا ہوئی (گورنمنٹ توجہ فرما کر کم سے کم ریل میں شراب نوشی تو بند کر دے)

برٹش گورنمنٹ نے ولایات بصرہ و بغداد کی ناقابل اطمینان حالت کا نقشہ نہایت پُر زور الفاظ میں بابعالی کے سامنے پیش کیا۔ اور برٹش رعایا کے متواتر قتل کا ذکر کرکے انتظام کی خرابی بیان کی۔

بابعالی نے ایک ترکی کمیشن کو مقرر کر کے بغداد بھیجنے اور اس معاملہ کی تحقیقات کرنیکا حکم نافذ فرمایا۔

یورپ کے بعض حصوں میں اب بھی کبوتروں سے نامہ بری کا کام لیا جاتا ہے۔

ماہ مئی کے اندر جزیرہ انڈمان کو بے تار کی خبر رسانی کے ذریعہ سے ۲۳ خبریں آئی گئیں

امرتسر سے ترنتارن تک لائین بالکل تیار ہو چکی ہے۔ ہفتہ عشرہ تک جاری ہو گی۔

درخواست قبول

۱۶ مارچ کے پرچہ میں ایک درخواست مفت خریداری کے لئے چھپی تھی۔ سائل نے اپنا نام نہیں لکھا تھا صرف اتنا لکھا تھا میں بندہ آنحضرت تابع رحمۃ للعالمین ڈاکخانہ کی مہر سے نگینہ چھپا ہوا تھا یہ درخواست ہمارے مکرم عبداللہ لال سوداگر امرتسر نے منظور کی ہے۔ سائل اپنا نام و پتہ بتلا دے تو اخبار جاری کیا جاویگا۔

مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

قابل دید کتب یہ ہیں

الہامی کتاب } وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث بحث کیا ہے۔ تمام مباحثہ کا فیصلہ کرکے قرآن مجید کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت۔ قیمت .. .. .. ۱۰؍

حق پرکاش } آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراضات کئے ہیں جنکا یہ مفصل اور مکمل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ قیمت .. .. ۱۲؍

آیات متشابہات } اصول تفسیر آیات متشابہات کی تحقیق قیمت ۳؍

تہذیب } مذہبوں کے فرائض واضح طور پر بتلائے گئے ہیں۔ قیمت .. ؍

ترک اسلام } بابو عبد الغفور (نو آریہ دہرم پال) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب شروع میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے دلائل .. .. قیمت .. .. ۶؍

ادب العرب } صرف ونحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد بھی مطالب سمجھ لے اور کامیاب ہوسکے نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے۔ قیمت .. .. ۸؍

اسلامی تاریخ } آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات خلیفہ الرابع تک بچوں کیلئے بہت مفید ہے قیمت .. .. ا؍

خصائل النبی } شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ہے جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزانہ حالات مبارکہ معلوم ہوں۔ بچوں کیلئے مفید ہے۔ قیمت .. .. ۱۰؍

تغلیب الاسلام } بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور دہرم پال

جلد اول	قیمت .. .. ۵؍
؍؍ دوم	؍؍ .. .. ۱۲؍
؍؍ سوم	؍؍ .. .. ۵؍
؍؍ چہارم	چھپ رہی ہے ناظرین منتظر رہیں۔

المشتہر
مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں ملتا ہے اور حکم کی تعمیل حسب فرمائش آتی ہی فوراً کیجاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ عہ سے عمہ تک فی عدد	کلاہ سادہ ۷؍ سے ۸؍ تک فی عدد
؍؍ زرین ہیہ ؍؍ عہ ؍؍ ؍؍	؍؍ زرین عہ ؍؍ عمہ ؍؍ ؍؍
؍؍ اوڑہنی کی عہ ؍؍ سے ؍؍ ؍؍	رومال ریشمی ۸؍ سے ؍؍ ؍؍
ازار بند سوتی ۴؍ ؍؍ ۸؍ ؍؍ ؍؍	کمبل دیسی سے ؍؍ عمہ ؍؍ ؍؍
؍؍ ریشمی ۱۲؍ ؍؍ سے ؍؍ ؍؍	دہلی سفید عہ ؍؍ عصہ ؍؍ ؍؍
تہان گبرون باریک و موٹا للعہ ؍؍ عہ ؍؍	پٹی دیسی اعلیٰ ۱۲؍ ؍؍ للعہ فی چوبہ
جوتہ ساخت لودیانہ عہ ؍؍ للعہ ؍؍	؍؍ پشمینہ سے ؍؍ عمہ ؍؍ ؍؍
؍؍ زرین پشاوری عہ ؍؍ سہ ؍؍	جراب دستانہ اونی ۸؍ ؍؍ عہ ؍؍
جراب دستانہ سوتی ۴؍ سے فی درجن	پٹی سرج ۴؍ ؍؍ عہ ؍؍
رومال سوتی عہ ؍؍ ۸؍ ؍؍ ؍؍	؍؍ بڑہیا ۸؍ ؍؍ ۸؍
نوجی زین خاکی ۱۲؍ گز ؍؍ ۸؍	کمبل فوجی للعہ ؍؍ عہ ؍؍
صافہ لسری اودہ سے ؍؍ عمہ ؍؍	چادر پشمینہ عہ ؍؍ عہ ؍؍
؍؍ خاکی سہ ؍؍ عہ ؍؍	بنیان پاجامہ اونی سہ عمہ ؍؍
رنگین لوئی سو گز طول اگر عرض عمہ ؍؍	؍؍ سوتی ۶؍ ؍؍ ۸؍ ؍؍
جوتی دہی سے ؍؍ عہ ؍؍	پٹی براکر کوٹ فی تہان ۸؍ ؍؍ عہ
دری برائے پلنگ ۸؍ ؍؍ سے ؍؍	۹ گز
؍؍ فرشی فرمائش پر تیار ہوسکتی ہے۔	باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال فوجی جراب لنگیاں کمربند سینل زین بٹن جھالر سوتی و زرین پیچ اونی و سنہری و ردہپری وبلیس اعلیٰ و سنہری و ردہپری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا ایک دفعہ بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہوجائیگی۔

نوٹ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جائیگا اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار رہیگا۔

المشتہر
شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے۔

Registered No. L352.

اہلحدیث

امرتسر

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے [illegible]
رؤسا و جاگیرداران سے للعہ
عام خریدار [illegible]
ممالک غیر [illegible]
چھ ماہ کیلئے [illegible]
اُجرت [illegible]
کا فیصلہ [illegible]
جملہ خط و کتابت بنام مالک مطبع و اخبار [illegible]

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی [illegible]
گورنمنٹ و مسلمانوں کے تعلقات [illegible] کرنا
[illegible] قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیے
[illegible] خطوط وغیرہ واپس نہ ہونگے
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں [illegible] بشرط پسند [illegible]

نمبر ۳۹	مطبوعہ ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۳ اگست ۱۹۰۶ء یوم جمعہ	جلد ۳

ختنہ

ناظرین کو یاد ہوگا کہ عرصہ ہوا اہلحدیث میں ہمارے مکرم ڈاکٹر راجنداس صاحب اسسٹنٹ سول سرجن پنشنر امرتسر کے مضمون ختنہ کی تائید میں نکلے تھے
بامر دیگر مسلمان ڈاکٹر راما نند صاحب [illegible] اسل میڈیکل ہال جگادری کے مضامین [illegible] ختنہ کی مخالفت میں چھپے تھے۔ اسپر ہمارے دوست بابو شمس الدین صاحب نے نیروبی برٹش افریقہ سے ایک انگریزی کتاب امریکہ کے ڈاکٹر کی تصنیف ختنہ کی تائید میں ہماری معرفت ڈاکٹر راما نند صاحب کے مطالعہ کیلئے بھیجی جسمیں امریکن ڈاکٹر نے بڑی دلیل سے ڈاکٹری طریق پر ختنہ کی تائید کی تھی۔ اس کتاب کو ملاحظہ فرماکر ڈاکٹر راما نند صاحب نے ایک مضمون بھیجا ہے جو درج ذیل ہے۔ امید ہے جناب ڈاکٹر راجنداس صاحب بھی اس مضمون کو دیکھکر اسکی تائید یا تردید جو مناسب سمجھیں [illegible]
مکرم بندہ اڈیٹر صاحب تسلیم۔ از جانب ڈاکٹر راما نند صاحب جگادھری ضلع انبالہ۔
آپ ایک کتاب متعلق ختنہ [illegible] ہر ایک آدمی [illegible] بیشک [illegible] ایک امریکن کے علم و [illegible] فیصلہ [illegible]

کوئی مسئلہ [illegible] قرار نہیں پا سکتی۔
اوّل تو غور کرنا چاہیے کہ یہ پردہ صرف انسان ہی کے حشفہ کے اوپر نہیں [illegible] بلکہ اکثر حیوانات کے حشفہ کے اوپر ہوتا ہے۔ تو کیا اس پردہ سے انکو کسی قسم کی دقت ہوتی ہے اگر ہوتی ہے تو کیا۔
کسی شخص کا یہ بیان کرنا کہ زمانہ سلف میں اسکا رواج تھا۔ تو کیا اگر کسی گروہ میں فضول رواج ہوجاوے اور جسپر کوئی دلیل قائم نہ ہوسکے اسکا انسداد نہ کرنا چاہیے۔ علم طب کی تحقیق ہے کہ حکیم مطلق نے ہر ایک چیز میں ایسی بناوٹ رکھدی ہے کہ اس میں تردید یا ترمیم کرنے کی ضرورت نہیں۔ یعنی ہر ایک چیز دنیا میں اپنے سامان کو اپنی طرف کھینچکر قدرتی طور پر کمال طور سے پرورش پا رہی ہے۔ اگر کہیں پر کوئی زیادتی ہوجاتی ہے تو وہ اس [illegible]

نہ کیوں نہیں۔ آپ اپنے ہی دلیلوں کے [illegible] آگے پیچھے سے دیکھکر جواب دینا۔ معلوم [illegible] ڈاکٹر صاحب نے یا تو امریکن کتاب کا مطالعہ کیا ہی نہیں یا کیا ہے مگر [illegible] جب [illegible] سے اس سرے تک کوئی دلیل نظر نہیں آئی۔ [illegible]

طور پر حشفہ کے اوپر کا پردہ حشفہ کی حفاظت اور اسکی حس قائم رکھنے کے لئے بنایا گیا ہے
اس پردہ کو قطع کرنے سے حشفہ کا چمڑہ بھی سخت ہو جاتا ہے اور حشفہ کی حس بھی کم
ہو جاتی ہے۔ جسکی دلیل ظاہر ہے اور یہ پردہ کا کام کہ جب حشفہ کا چمڑہ کپڑہ سے چھوتا
رہتا ہے تو چونکہ اس کی قوت لامسہ ہر وقت خارج ہوتی رہتی ہے تو اسلئے کچھ عرصہ کے
بعد قوت لامسہ کم ہو جاتی ہے اور حشفہ کی حفاظت کے لئے حشفہ کے اوپر کوئی چیز
قائم نہیں رہتی۔ ماسوا اس کے یہ کتنی بڑی عقل ہے کہ ایک بیٹھے بٹھائے تندرست لڑکے
کو دو تین ماہ کے لئے عضو میں زخم ڈالکر اور بیمار بنا کر اسکا علاج کیا جاوے کہ جو عضو
کاٹنے کے لائق تو ہو کار بلکہ حفاظت کرنے کے لائق ہے۔ شاید کسی خاص فرقہ کا
یہ خیال ہو کہ انسان صرف جہاں تک اس سے ہو سکے خوب تمام عمر جماع کرتا رہے اور
چار چار عورتوں سے دن رات جماع کرے تو اس نے یہ معاشرت زیادہ کرنے

؎۱ اس بارہ میں آپ کی شہادت سے ہماری شہادت زیادہ معتبر ہے۔ کیونکہ آپ پر تو شاید یہ کیفیت گذری نہیں۔ ہم پر تو گذری ہے۔ مگر حس میں کمی نہیں

(اڈیٹر)

؎۲ دو تین ماہ نہیں۔ دو ایک روز میں آرام ہو جاتا ہے۔ علاوہ اس کے کم وقت میں جو ناشدہ زائد کاٹنے کے بعد ناڑ کو زخم اچھا ہو میں لگتا ہے جسکا کاٹنا آپ بھی ضروری جانتے ہونگے۔

(اڈیٹر)

؎۳ ڈاکٹر صاحب کی تحریر بھی کچھ عجیب ڈھنگ کی ہے اپنے دعوی کی دلیل کا آپکے خود پتہ نہیں لگتا بات کو پہلے بیان کرتے ہیں پھر خود ہی اسکی تردید کر دیتے ہیں پہلے تو کہا کہ جب چمڑہ کاٹا جاوے تو حشفہ میں قوت لامسہ کم ہو جاتی ہے جسکا منشا مطلب یہ ہے کہ بلا ختنہ آدمیوں میں قوت رجولیت پوری ہوتی ہے اور وہ خوب اچھی طرح جماع کر سکتا ہے مگر جسکا حشفہ برہنہ ہو انکی قوت مردمی گھٹ جاتی ہے اسلئے وہ کافی طور پر جماع نہیں کر سکتا۔ لیکن آگے چلکر اسکی تردید کر رہے ہیں کیونکہ کہتے ہیں کہ جو لوگ چار چار عورتیں کرتے ہیں انہوں نے کثرت جماع کیلئے ختنہ کی تدبیر نکالی ہے ورنہ جماع تو صرف توالد تناسل کیلئے ہے جو مرد و عورت کو بہت تھوڑا کرنا چاہئے۔ جسکا دوسرے لفظوں میں مفہوم یہ ہے کہ چار چار عورتیں کرنیوالے بلا ختنہ رہکر زن و شوئی کے فرائض کو بوجہ کمی شہوت کے کافی طور پر پورا نہیں کر سکتے اسلئے وہ ختنہ کرتے ہیں جس کے باعث وہ دن رات چار چار عورتوں سے جماع کر سکتے ہیں۔ بتلائیے ڈاکٹر صاحب اس تھوڑی سی عبارت میں اس قدر تناقض صاف دلالت کرتا ہے کہ آپ اس مضمون کو تحقیق سے نہیں بلکہ ضد سے لکھ رہے ہیں اگر صاحب اگر دیکھتے تو انصاف ہوتا مگر جو آپکی تحقیق کا پتہ لگ گیا ہے۔ بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا۔

(اڈیٹر)

کی تدبیر نکالی ہو۔ ورنہ بروئے علم جماع کا سلسلہ صرف نسل انسان یا تسلسل اولاد کے لئے بنایا ہے۔ جا ایک مرد اور ایک عورت کو نہایت کمی کے ساتھ عمل میں لانا چاہئے

؎۴ اس جگہ مسئلہ تعدد ازدواج کا تو کوئی موقع نہ تھا۔ اس کے ذکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ مسئلہ ختنہ کو فن ڈاکٹری سے نہیں لکھتے۔ بلکہ مذہبی رنگت سے لکھتے ہیں جو آپ جیسے محقق کی شان سے بعید ہے۔ آپ کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ ختنہ کرانیوالے جماع میں بجائے معین اور موید ہونے کے بگاڑ کے سبب کیا دلیل ہے کہ جماع نسل انسانی کو قائم رکھنے کے لئے ہے کیا جس شخص کی بیوی بانجھ ہو یا خود اس کے نطفہ میں نقصان ہو تو وہ جماع نہ کرے۔ علاوہ اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ حیوانات کو نسل کے باقی رکھنے کا مطلق خیال نہیں ہوتا گو پرورش کے وقت انہیں بہت محبت ہوتی ہے۔ مگر قبل از ولادت انکو اسکا کوئی خیال نہیں ہوتا۔ تاہم جماع کرتے ہیں اور قدرت نے انکو اس کرنے پر قدرت دی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب! یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ انسان بلکہ کل حیوانوں کو کھانے پینے کی خواہش قدرتی ہے اسی خواہش کے پیدا کرنے سے ایک تیسری خواہش پیدا ہوتی ہے جس کے لئے قدرت نے نر کیلئے مادہ اور مادہ کیواسطے نر پیدا کیا ہے۔ نہ اس میں اولاد کے وجود کو دخل ہے نہ عدم کو۔ کیا آپ ایک ینگ مین (جوانمرد) پچیس سالہ کو جسکی بیوی کو آج حمل ہوا ہے تین سال بند رہنے کا حکم دینگے۔ اور وہ آپکے اس حکم کی تعمیل کریگا جو نو مہینے تک حمل کا انتظار کرے۔ اس سے بعد دو برس تک بچہ کے دودھ کی مدت کرتا رہے۔ بتلائیے اتنے عرصہ میں اسپر کیا کیا آفتیں نہ آئینگی۔ جو لوگ اس بات کے مدعی ہیں کہ جماع صرف نسل انسانی کے قائم رکھنے کے لئے ہے۔ انکا ضمیر (کانشنس) خود انکو ملامت کرتا ہوگا۔ مزید بحث اس مضمون پر ہمارے رسالہ **شادی بیوگان** میں ملسکتی ہے چونکہ آپنے خواہ مخواہ اس مسئلہ کا ذکر ختنہ کے مضمون میں کر دیا ہے حالانکہ ختنہ سے اسکو کوئی تعلق نہ تھا۔ اسلئے جواب دیا گیا۔ رہا تعدد ازدواج کا حکم سو اگر ہندو دھرم کے شاستروں کو مانتے ہیں تو تعدد ازدواج کی اجازت کے لئے منو سمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۱۸۳ ملاحظہ کریں۔ (اڈیٹر)

مفت رسالہ [illegible]

مصنفہ جناب ڈاکٹر رام آنند صاحب پروپرائٹر کارخانہ پنجاب آئل میڈیکل [illegible]
ناظرین یہ وہ رسالہ ہے کہ جسکا مطالعہ کر کے انسان کو فوراً آنکھ کھل جاتی ہے [illegible]
بیاں ختنہ یہ کہ زبان سے نکلتا ہے کہ ہائے میں مارا گیا اور آئندہ کیلئے بچ گیا۔ اب ایسے کام کرونگا
واقعی ایسی نادر کتاب کے مطالعہ سے زندگی [illegible] ہوگی۔ (نوٹ) راجاؤں۔ امیروں۔ بیگموں
عالموں فاضلوں اور عوام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اس اشتہار کو دیکھتے ہی لوگوں کو اکٹھا کر کے
اور ان کو وہ [illegible] کر کے کہ انکو آدمیوں کو کتنی رسالہ دیکا رہیں۔ فوراً جناب [illegible]

ahmadimuslim.de

نواب محسن الملک بہادر نے

ایک چھپی ہوئی تحریر بغرض اندراج اخبار ہمارے پاس بھیجی ہے جس میں نواب ممدوح نے اُن الزامات کے جوابات دئیے ہیں جو کالج پارٹی پر لگائے جاتے ہیں کہ انکو سلطان المعظم شاہ روم سے ہمدردی نہیں چنانچہ آپ کی تقریر کا لب لباب آپ ہی کے الفاظ میں یہ ہے۔

"ہندوستان میں کونسا دیندار اور کونسا پکا مسلمان اور کونسا سلطان کا بڑا خیرخواہ اور مداح اور دعا گو ایسا ہے جس نے ہم سے بڑھکر اس معاملہ میں ہمدردی کا خیال ظاہر کیا ہو؟ ہم نے تو اپنے نام سے صاف صاف یہ لکھکر شایع کر دیا کہ تمام مسلمانوں کو سلطان سے ہمدردی اور محبت ہے اور جو لوگ سلطان سے ہمدردی کا انکار کرتے ہیں وہ یا تو ذلیل خوشامدی ہیں یا اُنکو اسلام سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ باوجود اس کے یہ کہنا کہ کالج نے والسرائے کو تار دیا کہ ہمکو سلطان سے کچھ ہمدردی نہیں ہے ایسا جھوٹ ہے کہ شیطان کو بھی اس سے زیادہ نہ سوجھا ہوگا۔ کوئی ہمکو کالج کی ایسی تحریر دکھائے جسمیں کالج نے سلطان سے ہمدردی نہ رکھنے کا اظہار کیا ہو۔ کوئی ہمکو وہ تار بتائے جو کالج کی طرف سے وایسرائے کے پاس بھیجا گیا ہو۔ کوئی ہمکو شیخ عبداللہ کے تار میں ہمدردی نہ رکھنے کے الفاظ دکھائے اور جو الزام کالج پر لگایا جاتا ہے اُسے ثابت کرے ہم ایسے جھوٹ کہنے والوں اور ایسے جھوٹ بولنے والوں کو امتحان کے میدان میں آنے کی دعوت دیتے ہیں۔ تاکہ وہ میدان میں آئیں اور ایک لفظ بھی اپنی تحریر کا ثابت کریں اور ہم اُنکو سب کے سامنے لعنت اللہ علی الکاذبین کہیں۔ (محسن الملک)"

اہلحدیث: یہ فیصلہ ہونا ضروری ہے سنتا یا ہو کہ دو کو شہد ہر کہ دو غش باشد

حنفی بھائیوں کی بدگمانی

(نامہ نگار ذمہ دار ہے)

بدگمانی حد سے گذری بندہ پرور کبتلک
ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمادینگے کیا۔

ہمارے ناظرین! مثل مشہور ہے کہ ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑھا ہمارے حنفی بھائی کچھ تو جہالت سے ہماری طرف سے بدگمان تھے ہی کچھ غصہ نے انکی ضد اور بڑھا دی۔ اب اگر ہم کوئی مسئلہ موافق فقہ حنفیہ کے بھی بیان کرتے ہیں تو وہ یہی سمجھتے ہیں کہ یہ مسئلہ وہابیوں غیر مقلدوں کا ہے ضرور بالضرور حنفی مذہب کے خلاف ہوگا اور اس کے دو ہی سبب ہیں جہالت اور ضد۔

ہم اپنے ان نادان بھائیوں کی جہالت پر اگر خون کے آنسو روئیں تو بھی بجا ہے اور انکی جاہلانہ ضد پر اگر دن رات اشک بہائیں تو روا ہے۔ مولوی حالی نے بہت خوب فرمایا ہے ؎

جہالت نہیں چھوڑتی ساتھ دم بھر ✦ تعصب نہیں بڑھنے دیتا قدم بھر

عوام کا تو کیا ذکر جو لوگ مولوی بنے پھرتے ہیں اُنکو بھی یہ وقوف نہیں کہ اصول دین کیا ہیں۔ اگر کسی شیعہ سے پوچھئے کہ تمہارے مذہب کا اصول کیا ہے اور کون کون ائمہ ہیں اگرچہ وہ جاہل مطلق ہی ہو۔ مگر بتا دیگا کہ اصول یہ ہیں اور ائمہ فلان فلان لیکن اگر کسی حنفی سے پوچھئے تو فیصدی ۸۰ ایسے ملیں گے جو یہ بھی نہ جانتے ہونگے کہ اصول کسے کہتے ہیں اور امام کسے؟ اور پھر اُسپر یہ طرہ کہ اگر کوئی بتائے تو اُسے کاٹ کھانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

افسوس! اے قوم کبتک غفلت کا پردہ تیرے کانوں پر پڑا رہیگا کبتک نا سمجھی کی گھٹائیں تجھپر چھائی رہیں گی۔ کیا تو کبھی ہوشیار نہ ہوگی۔

حال کا ذکر ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر کسی کو برہنہ دیکھ لیا تو وضو ٹوٹا یا نہیں۔ میں نے کہدیا کہ نہیں۔ باوجودیکہ جماعت فوت ہوگئی۔ مگر اس نے وضو کا اعادہ کیا۔

ہزاروں حنفی اپنے کو حنفی کہتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مگر یہ بھی نہیں جانتے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کون تھے اور سید سالار۔ شیخ سدو۔ میراں جی بلکہ پیر کی پوجا میں تمام سرگرمی کے ساتھ مصروف رہتے ہیں۔ اگر کہو کہ یہ بات تو حنفی مذہب کے رو سے بھی شرک ہے تو فوراً وہابی اور غیر مقلد کا خطاب دیکر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ نذر غیر اللہ کو امام ابو حنیفہ نے شرک فرمایا ہے اگر کہے تو جواب یہی ملتا ہے کہ کیا ابو حنیفہ بھی وہابی اور غیر مقلد تھے۔

نماز میں اطمینان دینا اور ارکان کو تعدیل و طمانیت کے ساتھ ادا کرنا گو اہلحدیث کا خاصہ ہے مگر حنفی مذہب میں بھی افضل اور بہتر یہی ہے کہ نماز اچھی طرح پڑھی جائے چنانچہ منیہ و قدوری وغیرہ میں بھی مرقوم ہے کہ نماز کو اطمینان اور تعدیل ارکان سے ادا کرنا چاہئے اور طول قیام افضل ہے عدد رکعات سے رکوع میں کم سے کم تین تسبیح اور زیادہ سے زیادہ سات اور گیارہ تسبیح ہیں۔ قومہ جلسہ میں دیر کرنا بہت محمود ہے۔

مگر ابھی ایک نوجوان صالح نے (خدا اُس کی عمر میں برکت دے اور اُسے علم دین سے بہرہ ور فرمائے) نماز باقاعدہ پڑھنی شروع کی۔ قیام اور رکوع و سجود میں دیر تک ٹھہرا

ahmadimuslim.de

قعدہ اور جلسہ اچھی طرح ادا کیا۔ گو کہ نہ وہ آمین بالجہر کرتا۔ نہ رفع الیدین مگر صرف مذکورہ بالا جرم پر غل مچ گیا۔ کہ لو غضب ہو گیا۔ لڑکا تو وہابی ہو گیا۔ اب کیا تھا وہابی وہابی کا شور مچ گیا۔

بالآخر ایک صاحب نے مہتمم مسجد سے شکایت کی۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے خاکسار سے وضو ٹوٹنے کا مسئلہ پوچھا تھا۔ مہتمم مسجد نے انکی شکایت پر اُس لڑکے کو بلا کر تنبیہ اور ملامت کرنی شروع کی۔ یہ مہتمم صاحب آٹھویں دن جمعہ جمعہ نماز پڑھا کرتے ہیں۔ اور فاتحہ پنجگانہ نماز پڑھنا بھی وہابیوں کی علامت سمجھتے ہیں۔ لڑکا باوجودیکہ عربی دعائیں پڑھتا ہے مگر کم سخن حد سے زیادہ ہے اُس نے اس شعر پر عمل کر کے اُن کا کچھ جواب نہ دیا ؎

ہماری خاموشی میں بھی نہایت خوش بیانی ہے
برابر سو زبان کے ایک یہ بے زبانی ہے

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کی علامت بیان فرمائی ہے کہ اِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوۃِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَاءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا یعنی منافق جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو کھڑے ہوتے ہیں تھکے ماندے کی طرح۔ دکھاتے ہیں لوگوں کو اور نہیں یاد کرتے اللہ کو مگر تھوڑا۔ مگر اب انکو کیا کہو۔ یہ تو یہی کہیں گے کہ یہ وہابی ہے یا انکی بتائی ہوئی آیت کے خلاف کرنا ہی حنفی مذہب ہونے کی دلیل ہے۔

ٹھیک انکی ہرگز کوئی بات سمجھو
جو دن کو کہیں دن تو تم رات سمجھو۔

خاکسار محمد یوسف مہتمم انجمن محمدیہ فیض آباد۔

اڈیٹر۔ اس بارہ میں حنفیوں کی ہی کیا شکایت ہے۔ عام مسلمانوں کی کم و بیش شکایت ہے کہ دین سے ایسے ناواقف ہیں کہ ہمارے کرم دوست جناب شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی نے کسی ایک جلسہ میں بیان کیا کہ میں تعلیم یافتوں کی مجلس میں تھا کہ ایک بڑے تعلیم یافتہ نے کہا کہ مولوی صاحب میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ پیغمبر خدا کی بیوی فاطمہ بہت پیاری تھی۔

لفظ وہابیت کا مضمون آجکل عرض عام ہو رہا ہے۔ ہم پہلے ہندوستانی وہابی اُن لوگوں کو سمجھتے ہیں جو مولانا رشید احمد صاحب مرحوم کے ہم خیال ہیں۔ حنفی ہیں مگر بدعتی نہیں پنجاب میں وہابی اہلحدیث کو کہتے ہیں۔ مگر لطف یہ ہے کہ وہابی کو اگر لفظی معنے کے اعتبار سے دیکھیں تو نہایت مبارک لقب ہو۔ چنانچہ کسی اہل دل نے کہا ہے ؎

وہابی کا معنے ہے رحمان والا ✤ کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا

اِن معنے سے تو قرآن شریف میں سب مسلمانوں کو وہابی بننے کا حکم ہے چنانچہ ارشاد ہے كُوْنُوْا رَبَّانِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ جسکا مطلب یہی کہ تم لوگ علم پڑھ پڑھا کر اللہ والے (یعنی وہابی) بن جاؤ۔ وہابی اور ربانی کے معنی ایک ہی ہیں اور اگر اس لفظ (وہابی) کو عبدالوہاب یا محمد عبدالوہاب نجدی کی نسبت ہے تو کوئی جماعت (نہ حنفی نہ اہلحدیث) اسکو پسند نہیں کرتی۔ ہندوستان میں کوئی جماعت بھی ایسی نہیں جو عبدالوہاب یا محمد بن عبدالوہاب کو اپنا پیشوائے دین جانتی ہو۔ البتہ مولانا رشید احمد صاحب مرحوم مغفور نے محمد بن عبدالوہاب کو دیندار عالم لکھا ہے (دیکھو مطبوعہ فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۸۹) غرض جہاں تک غور کیا اس لفظ کے استعمال کرنے والے شاید خود بھی اسکا مطلب نہیں جانتے کہ ہم کسی کو وہابی کیوں کہتے ہیں البتہ اس لفظ کے عام استعمال سے اتنا نتیجہ نکلتا ہے جو کسی پنجابی شاعر نے کہا ہے کہ ؎

جو کہندا سچ انہوں کہندے وہابی ✤ ملاّئیں لوک کردے ہیں خرابی

آمین بالسر کا جواب

جناب اڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم آپکو اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۳ جولائی کے پرچہ میں حسن میاں خلف مولوی محمد سلیمان صاحب مدظلہ کی ایک تحریر آمین بالسر کے ثبوت میں میری نظر سے گذری لیکن افسوس ہے کہ بسبب چند خدشات کے میری تشفی نہیں ہوئی ان خدشات کو میں پیش کرتا ہوں اور امیدوار ہوں کہ خود حسن میاں صاحب یا اور کوئی انکا ہمدرد یا ہمسری کی تفسیر انکو دور کر کے میری تشفی کریگے۔ تاکہ تحقیق کے مطابق طرز عمل اختیار کیا جاوے۔

آپ مولوی محمد حسن خوش لیموی مرحوم و مغفور کی تحریر نقل کرتے ہو جو کہ فرماتے ہیں کہ یہ مسلم ہو چکا ہے کہ آمین دعا ہے اور دعا کے اخفا کا حکم قرآن میں موجود ہے مگر یہ کل تبدیل نہ ہو کہ آمین دعا ہے و کل دعاء ملحق بالاخفاء۔ میری عقل ناقص کے نزدیک قیاس کے دونوں مقدمے موجود اور فراغ انکا مشتبہ ہیں۔

آمین دعاء و کل دعاء ✤ فالحاجۃ منہما للتکوین

صغریٰ میں لفظ دعا کا صغریٰ پر محمول ہے اور کبریٰ میں اکبر کا موضوع ہو کر نہیں ہے صغریٰ میں آمین کو دعا مجازاً کہا گیا ہے۔ اور کبریٰ میں حقیقی معنے دعا کے مراد ہیں۔ فاین التکرار و علیہ المدار۔ دلیل یہ ہے کہ آمین اگر حقیقتاً دعا ہوتی اور صرف اسی لفظ سے جناب باری عزاسمہ میں عرض مطلب کرنا کافی ہوتا تو استقلالاً علی الانفراد اسی لفظ کا دعا کے مقام میں تلفظ نقل اور ادعیہ کے ثابت ہوتا۔ لیکن ہرگز ایسا نہیں صرف

ahmadimuslim.de

آمین تمام دعا میں بجائے الفاظ دعا کے کہنا بالکل مہمل و بے معنی ہے بلکہ حقیقت دعا اسکو لازم ہے۔ گویا اسکا حال بعینہ موکدات لفظی و معنوی کا حال ہے جیسے نفسہ عینہ کلہا کلہم اجمعون وغیرہ وغیرہ

تب صاف ظاہر ہوگیا ہوگا۔ کہ آمین پر دعا کا اطلاق مجاز ہے۔ دعا سے توابع دعا مراد ہے۔ آمین دعاء ای متمم الدعا او موکد للدعاء اور تمام مصری اور اہل لغت اسکو اسم فعل بمعنی امر حاضر یعنی اجب دعوتی یا افعل کذا کے لیتے ہیں۔ گویا دعا اسکا لازم معنی ہے اور استعمال لفظ کا معنی لازمی میں بھی مجاز ہی ہے۔ کبریٰ کا بھی یہی حال ہے۔ اسکی کلیت کے نواقض تو اسقدر ہیں جو حد حصر سے باہر ہیں ربنا للہ الحمد ... اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کا جہر جہریہ میں ... بعد خطبہ ہیں ... کا جہر کس پر مخفی ہے۔ استسقاء میں جہر دعا کون نہیں جانتا۔ اب بھی اگر کلیت باقی ہے تو یہ وہ کلیہ نہیں جو کتب متداولہ منطق میں مذکور ہوتا ہے۔

حد وسط حجت کا واضح و جلی ہونا چاہئے۔ آپکے قیاس میں حکمہ الاخفاء میں کس قدر ابہام اور خلط ہے۔ حکم شرعی کا اطلاق مندوب مباح واجب وغیرہ پر ہوتا ہے۔ حالانکہ الفاظ مشترکہ سے تعریفات میں سخت احتراز لازم ہے۔

اب اگر آپ امر کا لحاظ کرکے وجوب کا التزام کرینگے تو بھی استدلال مشکل ہے کل امر للوجوب کے کلیہ کا بھی وہی حال ہے جو کل دعاء حکمہ الاخفاء کا۔ عموم حالات میں تو اسکے کوئی اصولی بھی نہیں قائل ہیں۔

۴ حدیث سمرۃ ابن جندب میں اور آمین بالجہر کے احادیث میں کوئی منافات اور تناقض نہیں۔ وہ تو حضرت علیہ السلام کے سکتہ کا ذکر کرتے ہیں کہ قبل الفاتحہ اور بعد الفاتحہ دو سکتے ہوتے تھے۔ آمین کا ذکر تو نفیاً یا اثباتاً ہے ہی نہیں۔ اگر آپ سکتہ کے لفظ سے استدلال کرینگے تو یاد رکھئے کہ آمین بالسر کا اثبات بھی مشکل ہو جاویگا۔ وھو الذی انت بصددہ۔ اسلئے کہ میں پوچھتا ہوں کہ انصات و سکوت تکلم کے مطلقاً منافی ہے۔ یا نہیں؟ اگر آپنے کہا کہ ہاں تو ثبات بالسر غلط لان تکلم انوع من التکلم وقد ادعیت المنافات مطلقا۔ اور اگر آپنے کہا کہ نہیں تو غایت حق پسندی اور مہربانی سے آپنے اہلحدیث کے ایک دوسرے مسلمہ مسئلہ قرأۃ فاتحہ خلف الامام پر بہت چمکتی ہوئی روشنی ڈالی۔

آپکی انصات سے جو آیت اِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا میں مذکور ہے آپ لوگ عموماً وجوب سکوت مقتدی پر استدلال کرتے ہیں اور قرأۃ سری فاتحہ کے انصات منصوص کا منافی مانکر قرآن کے عدول حکمی کا دفعہ قائلین پر لگاتے ہیں۔

اگر انصات قرأۃ سری کے منافی نہو تو عدم قرأۃ خلف الامام کے استدلال کا لو! لاٹھیہ قلعہ جسکی تعمیر عینی اور ابن الہمام جیسے ہنرمندوں کے ہاتھوں سے ہوئی تھی اور آپ لوگوں کے زعم میں آجتک محفوظ چلا آتا تھا۔ وہ ایک شیشہ کا مکان ٹھیر جائیگا۔

بقیہ استدلالوں پر مجھے خامہ فرسائی کی ضرورت نہیں۔ ناظرین خود غور کرینگے۔

۵ حدیث ابوہریرہ جو حمیدی کے مسند سے نقل کیگئی ہے اُس کے تامین بالجہر پر دال ہونے میں کوئی بھی شک نہیں ہوسکتا۔ لیکن اُس کے معنوں کو کس کس صناعی اور کارستانی سے متن میں ٹھونسا گیا ہے۔ ذرا تکلیف کرکے خود حسن بیان پھر متن سے ملاکر دیکھیں کیا ترجمہ اسی طرح کیا جاتا ہے؟ "بلکہ آہستہ کہتے تھے مگر اس طرح آواز کی سانس کھینچکر آمین کہتے تھے کہ قریب والے سن لیتے تھے"

عبارت حدیث یہ ہے رفع صوتہ وقال آمین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول۔ ناظرین ترجمہ مذکورہ کو اس عبارت سے ملاکر دیکھیں کہ رفع صوتہ۔ اور آہستہ کہتے۔ قال آمین مگر اسطرح آواز کی سانس کھینچکر آمین کہتے۔ حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول کہ قریب والے سن لیتے۔ رفع صوتہ کے معنے میری سمجھ میں تو یہ ہیں کہ بلند کرتے آواز اپنی قال آمین آمین فرماتے یا آمین بولتے حتی یسمع یہانتک کہ سناتے یا سن پاتے صف اول کے قریب قریب والے لوگ۔

اور آپکا یہ کہنا بھی ٹھیک نہیں کہ "مثل تکبیر کے نہیں کہتے" میں تو آمین کو تکبیرات کو قرأت کو ایک ہی درجہ میں کہتا ہوں۔ عموماً حکم ہے لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا۔ ہو سکتا ہے کہ آمین ان ساری جہریات سے اور بھی کم جہر کے ساتھ ہو۔ مگر راوی کے خود حدود بیان کردہ کے تو ضرور اندر ہی اندر ہوگی کہ قول اور تلفظ کے درجہ میں آوے اور آواز بھی ضرور بلند ہو۔ کہ صف اول میں جو لوگ قریب قریب ہوں سن لیں نہ کہ ادنی السر کے ساتھ آہستہ آمین کہے کہ کوئی بھی نہ سنے یا تلفظ بھی ادا نہ ہو مگر سانس کھینچکر کہے۔

اس حدیث میں اور خانہ زاد ہے۔ وہ یہ کہ "یہ بھی تعلیماً تھا" اول تو آپ کو استمرار کی دلیل نفی کرنی تھی۔ پھر تعلیم کے دعوے پر کوئی بین ثبوت پیش کرنا تھا۔ بعض بعض آیتوں کے جہر پر آمین کا قیاس قیاس مع الفارق ہے اُس میں خود ہی نص ہے کہ احیاناً یسمعنا الآیۃ کبھی ایسا ہوتا کہ ایک دو آیت ہمکو سنا دیتے اور آمین والی احادیث میں کہیں احیاناً نہیں ہے تو ایک کو دوسرے پر قیاس کرنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے نہ کوئی لفظی قرینہ ہے نہ معنوی۔

آپ کے دل میں خود ہی یہ سوال کھٹکا کہ صف اول کے لوگ جو قریب ہوں وہ

ahmadimuslim.de

کتب خانہ اہلحدیث

تفسیر ثنائی اردو پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ کے دیئے ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں بکر تشریح کیگئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کی اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ نقلیہ دیگئی ہیں ایسے کہ ہو دشا ید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو جسمیں سے درست چار جلدیں تیار ہیں۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ و بقر قیمت عہ
〃 دوم۔ 〃 آل عمران و نساء 〃 عہ
〃 سوم۔ 〃 مائدہ۔ انعام۔ اعراف 〃 عہ
〃 چہارم۔ تا سورہ نحل ۱۴ پارہ 〃 عہ

تقابل ثلاثہ توریت۔ انجیل۔ اور قرآن کا مقابلہ صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کیگئی ہے۔ عیسائیوں کی بحث کا انفصالی فیصلہ ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت عہ

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب قابل دید رسالہ ہے۔ قیمت ۶/

شادی بیوگان اور نیوگ آریوں کی تردید میں مختصر رسالہ نہایت کارآمد ہے قیمت ۲/

آیات متشابہات اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق

تقابل مذاہب مذہبوں کے فرائض واضح طور پر بتلائی گئی ہیں۔ ۲/

مینجر اخبار اہلحدیث امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں دستیاب ہے اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لونگی سادہ ۱۲ سے ۲ تک فی عدد
〃 زرین ۲ 〃 عہ 〃 〃
〃 اوڑہنی کی عہ 〃 ۲ 〃 〃
ازار بند سوتی ۲ 〃 ۴ 〃 〃
〃 ریشمی ۱۲ 〃 ۲ 〃 〃
تہبان گردن باریک دمونا للعہ 〃 للعہ 〃
جوتہ ساخت لدہیانہ عہ 〃 للعہ 〃
〃 زرین ہوشیارپوری ۸ 〃 عہ 〃
جراب موستانہ سوتی ۲ 〃 ۲ فی درجن
رومال سوتی عہ 〃 ۲ 〃 فی درجن
فوجی زرین خاکی رنگ پختہ ۱۲ 〃 گز 〃 عہ
صافہ لشری اودھ سے 〃 ۲ 〃
〃 خاکی ۲ 〃 عہ 〃
رنگین لوئی ۳ گز طول ۱ گز عرض عہ 〃
〃 بوتہی دودھی سے 〃 ۲ 〃
دری برائے پلنگ ۲ 〃 ۲ 〃
〃 فرشی فرمائش کے موافق تیار ہو سکتی ہے

کلاہ سادہ ۲ سے ۲ تک فی عدد
〃 زرین عہ 〃 ۲ 〃 〃
رومال ریشمی ۸ 〃 ۲ 〃 〃
کمبل دیسی ۲ 〃 ۲ 〃
لوئی سفید ۲ 〃 عہ 〃
پٹی دیسی اونی عہ 〃 ۱۲ 〃 فی جوڑہ
〃 پشمینہ سے 〃 ۲ 〃 〃
جراب دستانہ اونی ۸ 〃 عہ 〃
پٹی سرج ۲ 〃 ۲ 〃
〃 بڑہیا ۲ 〃 ۲ 〃
کمبل فوجی للعہ 〃 عہ 〃
چادر پشمینہ عہ 〃 ۲ 〃
بنیان پاجامہ اونی ۲ 〃 ۲
〃 سوتی ۲ 〃 ۲ 〃
پٹی برائے کوٹ فی تہان ۸ 〃 ۲ فی گز
باقی فہرست منگوا کر دیکہو۔

علاوہ انکے ہر قسم کا فوجی اسباب کمربند، میڈل، بٹن، جہالر سوتی و زرین بیج اونی و سنہری۔ ڈوری سنہری لیس اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایکبار بطور آزمائش کے تہوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرما دیں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بہیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا النقد ویلو پے ایبل ارسال کیا جائیگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لدہانہ

مرزا صاحب قادیانی کا کیا تعلق؟ اس میں تو ایک ایسے بزرگ کی خبر دی گئی ہے جو اخلاق حمیدہ اعلیٰ درجہ کے مثل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے رکھتا ہوگا۔ اور مرزا صاحب کے اخلاق حمیدہ کے تو کیا کہنے ہیں۔ جھوٹ بولنا۔ وعدہ خلافی کرنا۔ جھوٹے الہام گھڑنا وغیرہ وغیرہ تو آپ کے بائیں ہاتھ کے کھیل ہیں۔

علاوہ اسکے شاہ نعمت اللہ مرحوم کے قصیدے کئی ایک مشہور ہو رہے ہیں ایک تو یہی ہے جو اوپر مرقوم ہوا۔ ایک دو اور بھی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

قصیدہ از ولی نعمت اللہ صاحب مرحوم کشمیری

رحمت گرم پادشاہی در جہاں پیدا شود ۔ نام او تیمور شاہ صاحبقراں پیدا شود
بعد ازاں میراں شہی کشورستاں گردد پدید ۔ والی صاحبقراں اندر جہاں پیدا شود
بعد ازیں گردد عمر بن شیخ الاکشیں زمیں ۔ در زمانش عیش و عشرت بیگماں پیدا شود
شاہ بابر بعد ازاں در ملک کابل پادشاہ ۔ ایں بدنیا والی ہندوستاں پیدا شود
اندر سکندر چوں رسد نوبت با براہیم شاہ ۔ زیر تیغش داں فتنہ در ملک آں پیدا شود
بعد نوبت بر ہمایوں میرسد از لایزال ۔ بعد ازاں افغان کئی از آسماں پیدا شود
حادثہ رو آورد سوئے ہمایوں بادشاہ ۔ دانکہ نامش شیر شاہ اندر جہاں پیدا شود
میرود در ملک ایراں پیش اولاد رسول ۔ تاکہ قدر و منزلت آں قدرداں پیدا شود
تا زمانے آنکہ لشکر آورد آں سوئے ہند ۔ شیر شاہ فانی شود پس پسر آں پیدا شود
پس ہمایوں بادشاہ در ہند قابض میشود ۔ بعد ازاں اکبر شہے کشورستاں پیدا شود
بعد ازاں شاہی جہانگیر ست گیتی پادشاہ ۔ اینکہ آمد در جہاں بدر جہاں پیدا شود
چوں کند عزم سفر آں ہم سوئے دار البقا ۔ ثانی صاحبقراں شاہ جہاں پیدا شود
پیشتر از قرن کمتر چوں شاہی میکند ۔ تاکہ پسرش خود بہ پیشش پہلواں پیدا شود
تفرقہ گردد بعالم ملک او گردد خراب ۔ دیں عجبہائی شود کز آنزماں پیدا شود
راستی کمتر شود کذب و دغل گردد فزوں ۔ دوست دشمن گردد و شک اندماں پیدا شود
بعد پسرش دہ آوازہ اندر جہاں ۔ والی در خلق عالم بیگماں پیدا شود
خلق راضی جملہ در دور او گردد فزوں ۔ بر جماعت ہائے عالم مرہماں پیدا شود
ہمچنیں در چند سالے پادشاہی او کند ۔ او فنا گردد ز عالم پسر آں پیدا شود
از طفیل مقدمش آید جہاں در اعتدال ۔ ایں پسر آید پس از سہری ازاں پیدا شود
نادر از ایراں آید او ستاند ملک ہند ۔ قتل دہلی ہم بزور تیغ آں پیدا شود
بعد ازاں شاہ دیگری نزد دستار ہمہ ۔ او بملک ہند آید حکمراں پیدا شود
چوں کند عزم سفر سوئے بقا آں بادشاہ ۔ فتنہ در خاندانش بیگماں پیدا شود
قوم سکھاں چیرہ دستی میکنند بر مسلمیں ۔ تا چہل ایں عہد و بدعت اندراں پیدا شود
بعد ازاں گیرد نصاریٰ ملک ہندوستاں تمام ۔ تا صدی حکمش میاں ہندوستاں پیدا شود
چوں شود دور عہد آنہا جور و بدعت را رواج ۔ شاہ غربی بہر قتلش بیگماں پیدا شود
فتح یابد شاہ غربستاں بزور تیغ و جہد ۔ قوم عیسیٰ را شکستے بیگماں پیدا شود
غلبۂ اسلام باشد تا چہل در ملک ہند ۔ بعد دجال ہم از اصفہاں پیدا شود
از برائے دفع دجالے جو گویم بشنو ۔ عیسیٰ آید مہدی آخر زماں پیدا شود
پانصد و پنجاہ ہجرت بود تا ایں گفتہ شد ۔ در ہزار و سہ صد و ہشتاد آں پیدا شود
آگہی شد نعمت اللہ شاہ را از امر غیب ۔ گفتۂ او بیگماں بر مردماں پیدا شود

یہ سب باتیں حسن عقیدت کی ہیں۔ ورنہ کیا ثبوت کہ نعمت اللہ شاہ کشمیری کون تھے۔ پھر یہ قصیدہ انہی کا ہے۔ اگر ہے تو واقعی الہام سے کہا ہے۔ علاوہ اسکے قصیدہ مذکور اپنی اندرونی شہادت سے بھی غلط ٹھیرتا ہے۔ چنانچہ یہ شعر ؎

بعد ازاں گیرد نصاریٰ ملک ہندوستاں تمام ۔ تا صدی حکمش میاں ہندوستاں پیدا شود

قطع نظر شعر مذکور کی لفظی اور معنوی غلطیوں کے اس کی خبر بھی غلط ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کی حکومت اس ملک میں سو سال تک بھی ہے اس کے بعد زوال ہوگا۔ حالانکہ نصاریٰ کی سلطنت ہندوستان پر سو سال سے پہلے کی ہے۔ سچ ہے ؎

علم غیبی کس نمی داند بجز پروردگار ۔ ہر کہ گوید من بدانم تو ازو باور مدار
مصطفیٰ ہرگز نگفتے تا نگفتے جبرئیل ۔ جبرئیلش ہم نگفتے تا نگفتے کردگار

اسکے علاوہ شاہ نعمت اللہ مرحوم کا قصیدہ ایک اور بھی ہے جو ایک کشمیری کے ذریعہ سے ہمارے پاس پہونچا ہے جسکا مطلع یوں ہے ؎

چوں آخر زمانہ آید بایں زمانہ ۔ شہباز سدرہ بینی در دستۂ زاغ شاہ

اس قصیدہ میں ایک دو شعر یوں بھی ہیں ؎

مردے ز نسل ترکاں ہمراہ شیخ نیچریا ۔ گویدہ مرغ دستاں در ملک ہندیانہ
دو کس بنام احمد گمراہ کنند بے حد ۔ سازند از دل خود تفسیر فی القرآنہ

اس قصیدہ میں مرزا صاحب قادیانی اور انکے پیر و مرشد سرسید احمد خاں علیگڈہی کا نام لیکر رد کیا گیا ہے اور ان دونوں کو گمراہ کنندہ کہا گیا ہے۔ تو کیا مرزا جی ان شعروں کو بھی مانیں گے؟

قصیدہ اول میں ا ح م د سے اگر احمد مراد ہو تو مرزا صاحب پر کسی طرح چسپاں نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ انکا نام غلام احمد ہے۔ احمد نہیں۔ اگر احمد ہے تو پہلے قصیدہ

ahmadimuslim.de

س نمبر ۲۵۹ - ایک رنڈی زانیہ اپنے سن بلوغ سے پیشہ زناکاری کا کرتی رہی - اوسکے بعد ایک زانی مرد سے اوس کو تعلق ہوا جسکے سبب سے اوسکے بعد اوس سے نکاح کیا - اور زانیہ عورت برابر زنا کراتی رہی - اور عورت بازار میں برابر کوٹھے پر جس طرح سے رنڈی رہتی ہے رہی کبھی پردہ میں نہیں رہی - اور اوس مرد کی چند عورت اس طرح سے نکاح میں ہے - اور ایک بی بی بیاہی ہوئی اوسکو ہے - علاوہ اسکے وہ مرد غیر رنڈیاں بازاری کے یہاں بھی جاتا ہے - اور وہ مرد اوس رنڈی کا جس سے نکاح کیا تھا - کمائی بھی کھاتا رہا اور اوس عورت زانیہ کے یہاں آتا جاتا تھا مگر اب عرصہ پانچ برس سے اوس عورت اور مرد سے تعلق نہیں ہے - اور جیسے غیر شخص آتا جاتا ہے - اوسی طرح سے وہ بھی اوس عورت کے مکان میں آتا جاتا ہے - اور خرچ اوس عورت کو پانچ برس سے نہیں دیتا ہے - اور قطع تعلق ہے - مگر وہ مرد ایسے شہر میں رہتا ہے - اور چند نکاح اوس مرد نے اسی طرح سے کیا ہے - اور وہ عورت زانیہ بوجہ نہیں ملنے کچھ خرچ کے اس وقت تک زنا کرتی ہے - اس خیال سے دو نکاح دوسرے سے بغیر طلاق اوس مرد کے کیونکر جائز ہوگا - اور وہ مرد طلاق دینے پر راضی نہیں ہوتا ہے - اوس مرد کا خیال ہے - کہ جس قدر اوس عورت کے پاس زیور وغیرہ ہے - جو اوسنے اپنے رنڈی کے پیشہ سے حاصل کیا ہے بعد مرنے عورت مذکور کے اوسکو حاصل کرے اور لیوے۔

(۱) اب وہ عورت توبہ کرکے نکاح صالح طریقہ سے کر سکتی ہے یا نہیں

(۲) کیا اگر وہ عورت نکاح بغیر طلاق لیے سابق مرد کے جبکا اوپر ذکر ہی کرے تو جائز ہوگا - یا نہیں یا اوسکو طلاق اوس سابق مرد سے لینا ہوگا -

(محمد نعیم خریدار اہل حدیث ازناگپور)

ج نمبر ۲۵۹ - اس قسم کے نکاح جو رنڈیاں کرتی ہیں صرف اسلئے کرتی ہیں کہ کوئی ایک مرد قبضے میں رہے - تاکہ وقت پر کام آئے اور مرد جو ایسی رنڈیوں سے نکاح کرکے زناکاری کی اجازت دیتے ہیں اور اوس پیشہ کی آمدنی سے کھاتے ہیں اونکی غرض بھی وہ نہیں ہوتی جو نکاح سے ہونی چاہیئے - بلکہ شرعی دنیاوی فوائد حالانکہ نکاح کی شرائط میں سے خداوند تعالیٰ نے احصان بھی فرمایا ہے

ارشاد ہے - مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ یعنے نکاح اس مطلب کیلئے کرو کہ باہمی ملکر شریفانہ گھر باریوں کیطرح زندگی گذارو صورت مذکورہ میں چونکہ دونو (مرد عورت) کی نیت فاسد ہے اسلیئے نکاح مذکور نہیں ہوا - پس اب اگر عورت مذکورہ صلاحیت اور نیک نیتی سے نکاح کرنا چاہتی ہے - تو بیشک کرلے - طلاق کی ضرورت نہیں -

س نمبر ۲۶۰ - زید و خالد کی حقیت زمینداری نیلام ہوگئی اور زید کا باغ و درخت مثمرہ بھی ظالموں نے بلا وجہ نیلام کرلیئے زید کو اب باغ مذکور مثمرہ سے پھل کھانا بلا اجازت درست ہے یا نہیں -

س نمبر ۲۶۱ - زید و خالد کی حقیت نیلام ہوئی بکر نے خرید کی اسکے بعد سرکار سے زید و خالد کو ایک ماہ کی مہلت ملی کہ روپیہ تم ادا کردو ورنہ یہ نیلام بحال رہیگا - اسپر عمر نے زید سے کہا کہ تم یہ حقیت ہمکو دیدو ہم تم کو اسکے صلہ میں جو تمہارا باغ قلمی انبہ کا ہے - مع آراضی تمکو چھوڑ دینگے اور تحریر بھی کرادینگے زید و خالد نے عمر کو وہ حقیت دیدی اب جب کام ہوگیا - عمر وہ باغ زید اور خالد کو نہیں دیتا ہے اوس باغ کا پھل وغیرہ کھانا و برتنا درست ہے یا حرام اور زید و خالد یا دونوں کے لڑکے وغیرہ کھاویں جسطرح سے ہوسکے عند اللہ جائز ہے یا نہیں - جائز ہونے کی کیا وجہ ہے - بینوا بالدلیل توجروا من اجر الجزیل

(راقم خریدار اہل حدیث نمبر ۵۱۶)

ج نمبر ۲۶۰ - ظلم سے فیصلہ ہوا ہے - تو کھانا جائز ہے - کیونکہ ہنوز ملکیت اسی کی ہے - حدیث شریف میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اگر کسیکو غلطی سے کسیکا مال دلا دوں تو یہ مت سمجھا کرو کہ رسول خدا نے دلوایا ہے - بلکہ میں اوسکے لئے آگ کے ٹکرے دیتا ہوں - اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے - کہ حاکم کے غلط فیصلے سے مظلوم کی ملکیت زائل نہیں ہوتی - پس اوسکا پھل وغیرہ کھانا اوسکو جائز ہے -

ج نمبر ۲۶۱ - زید و خالد کی ملکیت سے وہ باغ بوجہ انتقال ملکیت کے نکل چکا ہے عمر نے جو وعدہ کیا ہے - وہ بیع نہیں ہے - بلکہ صرف آئندہ کیلئے وعدہ ہے چنانچہ اوسکا صیغہ استقبالیہ ہی کہہ رہا ہے - پس زید خالد اور اونکی اولاد کو اوس باغ کا پھل کھانا جائز نہیں جبتک کے باقاعدہ بیع [illegible]

فتاویٰ

س نمبر ۲۵۳ - زید نے اپنی پچیس سال کی عمر میں عمداً اور بیماری وغیرہ کی مختلف حالت میں نماز پنجگانہ کو قضا کر ڈالا قضا کے ادا کرنے کی کیا صورت ہے - مثلاً ظہر کی چار رکعت سنت پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سنت ہے تو کیا ہر روز پانچوں وقت فرض سنت ادا کرنے کے بعد قضا بھی پڑھ لیا کرے - یا قبل ہی قضا کا ۴ سنت ۴ فرض ۲ سنت پڑھ لے اوسکے بعد روزمرہ کا فرض ادا کرے علیٰ ہذا القیاس اور چار وقتوں میں بھی احوال دصورت مذکورہ میں زید کس طرح پر کیونکر کریگا - جواب واضح اور مبین اور عام فہم حدیث قرآن سے خوب صحیح اور مدلل ہونا چاہیے -

س نمبر ۲۵۴ - بکر جاڑہ کے موسم میں نہایت سردی کیوجہ جب بد خوابی ہوتی ہے اور کمزور بھی ہے - تو صرف کمر سے نیچے تک بدن دھو ڈالتا ہے اور وضو کر ڈالتا ہے - سر میں زلف بھی ہے - غسل سے احتمال ہے نقصان بھی ہو - اور نہیں بھی لیکن غسل کے بعد سردی کیوجہ ۲ - ۳ - گھنٹہ تک اسکو صلاحیت نماز وغیرہ کی نہیں رہتی ہے - صورت مذکورہ میں بکر کو کیا کرنا چاہیے - حدیث قرآن سے تشفی بخش جواب ہونا چاہیے -

س نمبر ۲۵۵ - میں ایک طالب العلم اور متوسط درجہ کا آدمی ہوں اور تحصیل علم عربی کا شوق ہے - نہ یہ صلاحیت کہ معلم مکان پر رکھکر پڑھوں اور نہ یہ طاقت ہے کہ سفر کرکے پڑھوں - اسلئے برادران اہلحدیث کی خدمت میں عرض ہے ہمارے اہل اسلام خصوصاً اہلحدیث پر فرض ہے کوئی صورت معقول پیدا کرکے اجر حسنہ کا اپنے کو مستحق بنائیں فقط والسلام مع الاکرام (محمد حبیب از کٹھونہ - خریدار نمبر ۲۵۴۲)

ج نمبر ۲۵۳ - قضا کے وقت سنتوں کی تاکید نہیں رہتی - جنگ احزاب میں جو آنحضرت کی چند نمازیں فوت ہوئی تھیں تو حضور نے پہلی کو پہلے پڑھا تھا پچھلی کو پیچھے - پس اگر وقت ملے تو فائتہ کو پہلے پڑھو اور اگر جماعت ہوتی ہو تو وقتی پہلے پڑھکر فائتہ کو پیچھے پڑھے - کیونکہ فائتہ کا وقت تو نکل ہی چکا ہے -

ج نمبر ۲۵۴ - سردی کیوقت وضو کر لے - جب سردی کا وقت نہو تو غسل جنابت کرے حدیث میں آیا ہے ایک شخص کے سر میں زخم لگا - اسنے اپنے ساتھ والوں سے غسل کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے وجوب غسل کا حکم بتلایا - اسکو غسل سے سخت تکلیف پہنچی آنحضرت کو خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا قاتلوہ قاتلہم اللہ انہوں نے اُس بیچارہ کو قتل کیا - خدا انکو قتل کرے تیمم کافی تھا - لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا - عام

اصول ہے -

ج نمبر ۲۵۵ - یہ تو شاید نہو سکے اور آپ کی بھی یہ مراد نہو کہ کوئی مدرس مفت آکر آپکو مکان پر پڑھا جایا کرے - البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ آپکی لیاقت کے مطابق تفسیر حدیث وغیرہ کا اردو ذخیرہ جمع کرنے میں آپکی مدد کریں - سو اصحاب خیر سے امید ہے کہ اس کارِ خیر میں آپکی مدد کرینگے - ان اجرکم الا علی اللہ -

س نمبر ۲۵۶ - جن لوگوں پر محمد یا ابراہیم یا اسماعیل یا یوسف کندہ ہو اُس کو لے کر پائخانہ کیطرف لیجانا اسمیں یا باہر جائز ہے یا ناجائز؟ زید کہتا ہے کہ بے ادبی ہے - عمر کہتا ہے کہ جائز ہے -

س نمبر ۲۵۷ - لڑکوں کو مسجد میں لانا ایک حدیث سے جائز معلوم ہوتا ہے اور دوسری حدیث میں ممانعت آئی ہے اسکو مشرح تحریر فرمائیے کہ کس حدیث پر عمل کیا جائے - (عبد اللطیف - از سیندورجا ضلع امراوتی صوبہ بہار)

ج نمبر ۲۵۶ - اس نام کے متعلق تو کوئی ممانعت نہیں آئی بلکہ ان کے ناموں کے اصل مسمیٰ بھی ان جگہوں میں جایا کرتے تھے البتہ اتنا حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر محمد رسول اللہ لکھا تھا - پائخانہ جانے کیوقت اُسے اتار جاتے تھے اللہ کے نام کیوجہ سے - نہ محمد کیوجہ سے -

ج نمبر ۲۵۷ - لڑکوں کا مسجد میں آنا تو ثابت ہے حضرت حسن حسین وغیرہ رضی اللہ عنہم آیا کرتے تھے - مگر منع کی روایت مجھے یاد نہیں - اگر ہو تو احتیاط ہے کہ پائخانہ پیشاب نہ کر دیں اگر یہ خطرہ نہو یا کم ہو تو بہرحال جائز ہے -

س نمبر ۲۵۸ - اہل مجالس میں کھانے کی تیاری ہوتی ہے - تو جس وقت ایک مہتمم کا کھانا یعنی فقط سوکھی روٹی لا کر دھری جاتی ہے اور سالن کی انتظاری میں موقع دیتی رکھی رہتی ہے اُس موقع پر روٹی کھانا شروع کرنا یا سالن یا کسی آدمی کی انتظاری کرنا اور روٹی کے جا بجا تقسیم کرکے اکثر لوگ کھاتے ہیں تو بہ وجہ ذکر موقع پر سنت طریقہ کھانیکا کیا حکم ہے؟ محمد ابراہیم بہادر اسمٰعیل (از ایوت محل)

ج نمبر ۲۵۸ - جبتک پورا کھانا نہ آوے شروع نہ کرنا ۴ ہے - کیونکہ بغیر تمام کھانا رکھے جانے کے مالک کی گویا اجازت نہیں ہوتی - پس یہ سب بلکہ ضروری ہے - کہ جبتک سب کھانا نہ رکھا جائے شروع نہ کریں - چاہے کھڑے کریں یا آلتھی کریں - جو پسند ہو کریں - یہ کوئی شرعی حکم نہیں اسلئے کہ زیادہ اسکو شرعی حکم نہ جانے - اگر شرعی حکم جانیگا تو بدعت ہو جائیگا - حدیث شریف میں آیا ہے من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فہو رد یعنی جو کوئی ایسا کام پیدا کریگا شریعت نے حکم نہ کیا ہو وہ رد ہے -

ahmadimuslim.de

مجھے بھی ضرور دیکھئے

جن احباب کی قیمت اگست میں ختم ہوتی ہے ان کے نمبر مع مقام درج ذیل ہیں۔

آئندہ کو خدانخواستہ نامنظوری ہو تو براہ مہربانی مطلع فرمادیں۔ ورنہ حسب دستور وی پی کیا جاویگا۔ خاکسار مینیجر

۶۲۲	راولپنڈی	۶۲۳	قصبہ پالی۔
۶۲۴	تہانہ مچیوالہ	۶۲۷	چک ۲۴۲
		۳۴۶	مری
۳۶۰	احمد نگر	۳۴۳	پٹیالہ
۶۲۸	نیروبی (افریقہ)	۶۳۱	بہروڑہ
۳۵۷	زکھار	۳۷۹	جیپور
۷۱۶	دوزنگا	۷۱۷	گوڑپور
۷۲۰	بیتل بٹی	۲۱۰	گھنیکے بانگر
۷۲۶	ٹرچی	۷۴۷	گرڈیہ
۷۵۶	دموہ	۷۲۱	اجودھیا

شاہی محل بھی مسافرانہ سرائیں ہیں

ایک درویش ملک تاتار میں سفر کرتا

اہلحدیث کیلئے انگریزی سے ترجمہ کیا گیا

ہوا غلطی سے ایک بادشاہ کے محل میں چلا گیا۔ یہ خیال کرکے کہ وہ عام سرائے یا کاروان سرا ہے۔ تہوڑی دیر اپنے ادہر ادہر دیکھ کر وہ ایک لمبے برآمدے میں داخل ہوا۔ جہاں اس نے اپنا تھیلہ کھولا اور اپنا بچھونا بچھایا تاکہ اسپر آرام کرے۔

وہ اس حال میں زیادہ دیر تک نہ رہا تھا کہ پیشتر ہی وہ چند محافظوں سے دریافت کیا گیا۔ جنہوں نے اُسے پوچھا کہ تمہارا اس جگہ کیا کام ہے؟ درویش نے اُنہیں کہا کہ میں نے اس کاروان سرائے میں رات گذارنے کا ارادہ کیا ہے۔ سپاہیوں نے اُسے نہایت خفگی کے طریق پر کہا کہ جس گھر میں تو ہے وہ کوئی کاروان سرائے نہیں بلکہ بادشاہ کا محل ہے۔

اتفاقاً اس مباحثہ کے اثنا میں بادشاہ خود برآمدے سے گذرا اور درویش کی غلطی پر مسکرا کے اُسے پوچھا۔ تم کس طرح ایسے احمق ہوسکتے ہو کہ ایک محل کو کاروان سرائے سے امتیاز نہ کرو۔

درویش نے کہا۔ حضور! اجازت ہو تو ہز مجسٹی سے بندہ دو ایک سوال کرے

بادشاہ نے سوال کرنے کی اجازت دی۔ (سوال) جب یہ گھر بنایا گیا تو پہلے پہل اس میں کون لوگ رہتے تھے؟ بادشاہ نے جواب دیا "میرے آبا و اجداد" درویش نے پوچھا "اور کون شخص تہا جو اس جگہ اخیر میں رہا؟" بادشاہ نے جواب دیا "میرا باپ" درویش نے پھر پوچھا "اور اب یہاں کون رہتا ہے؟" بادشاہ نے کہا "میں خود" درویش بولا "اور حضور کے بعد یہاں کون ہوگا؟" بادشاہ نے جواب دیا "جوان شہزادہ میرا بیٹا" درویش نے کہا "آہ! حضور! وہ گھر جو اتنی جلدی اپنے رہنے والوں کو بدلتا ہے۔ اور مہمانوں کی ایسی لگاتار آمد و رفت رکھتا ہے۔ وہ محل نہیں۔ بلکہ ایک کاروان سرائے ہے"

ابوالعتاہیہ نے سچ کہا ہے ؎

لہ ملک ینادی کل یوم + لدوا للموت وابنوا للخراب

(علم الدین اسسٹنٹ اڈیٹر)

درخواست منظور

۲۷ جولائی کے اہلحدیث میں جو ایک درخواست اخبار کے جاری کرانے کی تہی وہ شیخ فضل الدین ولد شیخ محمد سعد اگر جفت امرتسر بازار شیخاں نے منظور کرکے چھ ماہ کے لئے اخبار بنام حافظ عبدالرحمن ساکن قنوج کے جاری کرایا ہے۔

مسافر آگرہ سے بہم

جناب اڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث۔ السلام علیکم کے بعد جناب کو معلوم ہو۔ مورخہ ۲ جولائی مسافر کے مسافر میں بعنوان عظیم الشان مباحثہ مضمون پڑھا تہا جسکا لب لباب یہ تہا کہ سہارنپور میں بھاری مباحثہ اور اسلام کو بھاری شکست جسکو پڑھکر حیران ہوگیا۔ کہ میں اسلام اور آریہ اور پھر آریوں کو فتح لیکن اس ہی حیرانگی میں تہا۔ کہ آپ کا پرچہ جسکا مقصد سچائی کو پھیلانا اور جھوٹوں کے جھوٹ کی قلعی کہولنا ہے۔ بتاریخ ۱۳ جولائی سنہ حال کا پڑھا جسمیں تحریر تہا۔ کہ تین شخص اور ایک عورت مشرف با سلام ہوئے۔ کہاں یہ کہ اسلام کو شکست اور کہاں یہ کہ مباحثہ کے ہی اثر سے ان شخصوں کا مسلمانوں میں شامل ہونا صاف ظاہر کر رہا ہے۔ کہ آریہ مسافر جو کچھ جھوٹ تحریر کرتے ہیں صرف اپنے منہ میاں مٹھو کے مطابق ہیں۔ اور انکو اپنا الو سیدھا کرنیکی ہوتی ہے۔ چاہے تمام مخلوق انکو سمجھائے یہ اپنی ہٹ سے باز نہیں آتے مجھے حیرانی ہے۔ کہ کیا دیوریا اور نگینہ کے مباحثوں میں جو کہ بار بار فتح مسلمانوں نے حاصل کی ہوئی ہیں۔ آریوں کو بھول گئی ہیں۔ اگر بھول گئی ہوں تو ان مباحثوں کی کتابوں سے ذرا پڑھکر دل کو ٹھنڈا کریں۔ مسافر کا کوئی اخبار ایسا نظر نہیں آتا جسمیں دوسروں کو گالی گلوچ اور تہذیب سے گرے ہوئے الفاظ سے یاد نہ کیا گیا ہو۔ کبھی سناتنیوں کو کبھی عیسائیوں کو اور مسلمانوں کو تو ہر وقت کھلے لفظوں سے بڑی یاوہ گوئی اور جبلی عادت بتلا رہا ہے۔ کہ مجھ میں بھی ایسا وصف ہے۔ لیکن اسکے جواب جو کہ اہلحدیث وغیرہ اخباروں میں درج ہوا کرتے ہیں بڑی سنجیدگی اور متانت کیساتھ دیئے جاتے ہیں۔ کہ پڑھنے والا خوش ہوجاتا ہے۔ پس اسی سے اسلامی اخلاق اور آرین تہذیب کا مقابلہ ہوسکتا ہے۔ راقم ایس ڈی ایم امرتسری۔

انتخاب الاخبار

یورپین اقوام کا خیال ہے کہ جاپان بالآخر مذہب اسلام قبول کریگا ابھی یہ بات صرف خیال ہی خیال ہے۔ اور اس خیال پر ہندوستان کے مسلمان جامہ میں پھولے نہیں سماتے۔ ایسے مسلمانوں کو قبل از وقت خوش ہونا بالکل نازیبا ہے۔

سلطان روم سے بھی شہنشاہ جاپان نے مسلمان عالم فاضل مولویوں کو ٹوکیو میں کانفرنس مذاہب میں شریک ہونے کیلئے روانہ کرنیکی درخواست کی تھی تاکہ وہ اس کانفرنس میں شریک ہو کر اسلام کے عقاید و اصول کو مشرح بیان کریں۔ اور امید ظاہر کی تھی کہ جو مسلمان مولوی اس کانفرنس میں شریک ہونگے اُن میں حسب ذیل لیاقت ہوگی

۱۔ وہ عقاید و اصل مذہب اسلام سے بخوبی واقف ہوں اور مقابلتاً دوسرے مستحدہ مذاہب کے اصل سے بھی آگاہ ہوں۔ تاکہ وہ اپنی تقریر میں مذہب اسلام کی خوبی اور ترجیح دوسرے مذاہب پر ظاہر کر سکیں۔ (ہمارے ان کو علماء تو کافر وں سے بحث کرنا ہی ناجائز کہتے ہیں)

۲۔ فلسفہ قدیم اور فلسفہ جدید سے پورے طور سے آگاہ ہوں۔ علم الٰہی اور تصوف سے ماہر ہوں۔

۳۔ عربی علم ادب کے کامل ماہر اور پورے ادیب ہوں۔

۴۔ فرنچ یا جرمن زبان میں عمدہ طور سے گفتگو کر سکتے ہوں۔

یہ بات نہایت قابل اطمینان ہے۔ کہ سلطان روم نے اسی قسم کے عالم و فاضل لوگ ڈیپوٹیشن میں شامل کر کے ٹوکیو کی کانفرنس پر روانہ کئے ہیں مصر اور ایران اور روس کی گورنمنٹوں نے بھی ایسا ایک ایک عالم و فاضل مسلمان مولوی کانگریس ٹوکیو میں روانہ کیا ہے۔

ایسٹ انڈین ریلوے کے دیسی ملازموں نے کمی تنخواہ کی وجہ سے اتفاق کر کے حکام ریلوے کو تنخواہ میں اضافہ ہونے اور بہت سے دیگر مطالبات کے پورا کرنیکی درخواست دی افسران ریلوے نے جو شکایت معقول پائی۔ اسکا تدارک کر دیا۔ اور جہاں مناسب سمجھا تنخواہ میں اضافہ کر دیا۔ باقی مطالبات نامنظور کئے۔ اسپر تمام دیسی ریلوے ملازمین نے بالاتفاق ہڑتال کر کے کام چھوڑ دیا۔

امیر صاحب کابل افغانستان میں انجنیرونگا ایک مستقل محکمہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ مسٹر کریم شاہ کو جو آجکل نارتھ ویسٹرن ریلوے میں ملازم ہیں امیر صاحب نے کابل میں انجنیری کے عہدہ پر مقرر کرنے کیلئے طلب کیا ہے۔

ہندوستان تبت۔ روڈ کو کلیکی تک بڑہانے کی تجویز ہے۔ یہ معلوم کرنے کیلئے کہ اگر کبھی اس سڑک کو بنایا جائے تو اسپر کیا خرچ آئیگا۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے جیسی کمک پیمائش کرو اور خرچ کا تخمینہ تیار کرنیکا حکم دیا۔

قحط کی امداد پانیوالوں کی تعداد ہر ہفتہ بہت کم ہوتی جاتی ہے۔ اسلئے کہ بارش ہو جانے سے تمام کاشتکار قحط کا کام چھوڑ کر زراعت کے کام میں لگ گئے ہیں۔ اگر ماہ اگست میں اچھا پانی برس گیا۔ تو پھر سب امدادی کام موقوف کر دئے جائینگے۔

لاہور کے اخبار پنجابی پر سیڈیشن (فتنہ انگیزی) کے جرم میں گورنمنٹ پنجاب کا مقدمہ فوجداری دائر کرنیکا ارادہ ہے وہ بنگال کا اشارہ

گورنمنٹ آف انڈیا کے تمام دفتروں کے دفتریوں کو دو برس ملازمت کے بعد نصف پنشن عطا کرنا منظور کر لیا۔ (کمال مہربانی)

حجاز ریلوے۔ دو سال کے اندر اندر تیار کئے جانے کا حکم صادر ہوا ہے۔ (خدا راست لائے)

ترکستان۔ روسی اور دوسرے روسی علاقوں سے بکثرت مسلمان تاجر تبت میں کاروبار کرنے کو جانے لگے ہیں جنکے ذریعہ سے وہاں کے باشندوں میں اسلامی تمدن کو بہت مقبولیت ہو رہی ہے۔ ایسی حالت میں تھوڑی سی مزید کوشش بھی وہاں اسلام کا دائرہ وسیع کر دیگی علماء ہند کو اس طرف توجہ کرنی چاہیے

امریکا کے شہر بوسٹن میں (۵۰۰) کے قریب مسلمانوں کی آبادی پائی جاتی ہے۔ اسلئے عبد الحکیم آفندی مغربی نے جو ایک نامور تاجر ہیں وہاں ایک مسجد بنوانی شروع کر دی ہے۔ تاکہ مسلمانوں کو ادائے عبادت میں آسانی ہو۔

حکومت عثمانیہ نے فرمان صادر کیا ہے۔ کہ عثمانی قلمرو کے سرسبز ترین خطہ ملک عراق میں جن ذرائع سے زراعت دستکاری اور تجارت کو فروغ ہو سکتا ہے۔ انکے استعمال کا طریقہ تجویز کیا جاوے اور وہاں ترقی نسل اسپان کیلئے بھی خاص طور پر کوشش کیجائے۔

آریوں کے لیکچرار مشہور زمانہ نند گوپال کا لیکچر شالیمار باغ میں ہونا تھا ضلع گورداسپور میں بند کیا گیا۔

سکرٹری صاحب انجمن ضیاء الاسلام بمبئی اپنے کرم فرماؤں کا جنہوں نے انجمن کو امداد دی ہے خصوصاً جناب سیٹھ عبد الشکور صاحب و سیٹھ عبد الواحد صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

سن لیں اور مطلق آمین بالجہر والی حدیثیں بھی بلا قید سماع صفحہ اول موجود ہیں۔ پھر جہراً آہستہ کے کیا مطلب۔ تو اسکا جواب آپ یوں سمجھ لیں کہ استماع آواز سے کہنا جہر نہیں بلکہ جہراً کے مراتب مختلفہ میں سے کسی مرتبہ میں داخل ہے اور اسپر شامی وغیرہ کتب فقہ کی سند پیش کی ہے۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ لوگ جہراً سے ایسا ہی ستر مراد لیتے ہیں تو مجھے کچھ تامل نہیں جو بعینہ جہر کے ساتھ کسی مرتبہ میں مجتمع ہو جاتا ہے گویا سر اپنے بعض مرتبہ میں مراتب جہر سے جہر کا مرادف ہے۔ ھذا الایضاح املا۔

راقم ایک خریدار

رفع تعارض منا جیہ اہلحدیث ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

از مولوی عبید اللہ صاحب مہتمم مدرسہ دار الرشاد درگاہ پیر صاحب العلم علاق سندھ

سوال۔ آیت کریمہ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ سے بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے۔ انکی تطبیق کس طرح سے ہو سکتی ہے؟

جواب۔ رفع تعارض سمجھنے سے پہلے ایک تو یہ بات خیال کرنے کے قابل ہے کہ کتاب وسنت سے باساق ثابت ہو سکتا ہے کہ نبی کی نسبت رسول اعلیٰ رتبہ رکھتا ہے۔ اگرچہ اس تخصیص کے بیان میں اہل علم مختلف ہیں بعض رسول کے لئے شرع جدید کا ہونا لازم جانتے ہیں اور بعض نزول کتاب شرط کرتے ہیں۔ مگر اس بات پر عموماً متفق ہیں کہ رسول میں نبی سے کچھ زیادتی ضرور ہے۔

دوسری یہ کہ اہل علم انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں انکو مثل انبیاء یہ بھی مختلف المدارج ہونگے۔ بعض مثل جاریہ ہیں کی تبلیغ واشاعت تعلیم کر سکتے ہیں اور بعض صاحب عزم قوی ہیں کہ آثار ثبوت مندرسہ کو از سر نو تجدید واحیاء کر دیتے ہیں۔ فریق اول انبیاء کا وارث ہے اور ثانی رسل کا۔

بعد تمہید ان امور کے اصل مضمون واضح ہو جاتا ہے۔ یعنی رسل اور انکے وارث اہل ایمان (مجدد) توجہات دنیوی میں بھی ضرور بالضرور مظفر ومنصور ہونگے۔ مگر انبیاء اور انکے وارث علماء شہید ومقتول ہو سکتے ہیں۔ واللہ اعلم

قادیانی دجل

مکرم معظم جناب مولانا صاحب دام عنایتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ذیل کے اشعار مرزا غلام احمد قادیانی نے ولی نعمت اللہ صاحب کی تصنیف اور پیشگوئی ظاہر کر کے اپنی صداقت کی دلیل قائم کی ہے۔ درحقیقت چند اشعار سے شبہ پڑتا ہے۔ چونکہ جناب کے سوا اس بارہ میں اور کسی سے جواب کی توقع نہیں۔ اسلئے التماس ہے کہ یا تو اسکا جواب اہلحدیث میں چھاپ دیا جاوے۔ ورنہ بصیغہ بیرنگ مجھکو جواب عنایت ہو۔ مشکور ہونگا۔

اشعار

قدرت کردگار مے بینم ۔۔۔ حالت روزگار مے بینم
از نجوم این سخن نمے گویم ۔۔۔ بلکہ از کردگار مے بینم
غین و دال و سال چوں گذشت از سال ۔۔۔ بوالعجب کاروبار مے بینم
در دل آئینہ ضمیر جہاں ۔۔۔ گرد و زنگ و غبار مے بینم
ظلمت ظلم ظالمان دیار ۔۔۔ بیحد و بے شمار مے بینم
جنگ و آشوب و فتنہ و بیداد ۔۔۔ درمیان و کنار مے بینم
بندہ را خواجہ وش ہمی بینم ۔۔۔ خواجہ را بندہ وار مے بینم
سکہ نو زنند بر رخ زر ۔۔۔ درہمش کم عیار مے بینم
بعض اشجار بوستان جہان ۔۔۔ بے بہار و ثمار مے بینم
غم مخور زانکہ من درین تشویش ۔۔۔ خرمی وصل یار مے بینم
چوں زمستان بے چمن بگذشت ۔۔۔ شمس خوش بہار مے بینم
دور او چوں شود تمام بکام ۔۔۔ پسرش یادگار مے بینم
بندگان جناب حضرت او ۔۔۔ سر بسر تاجدار مے بینم
گلشن شرع را ہمی بویم ۔۔۔ گل دین را بہار مے بینم
تا چہل سال اے برادر من ۔۔۔ دور آن شہسوار مے بینم
عاصیان از امام معصوم ۔۔۔ خجل و شرمسار مے بینم
ید بیضا کہ با او تابندہ ۔۔۔ باز با ذوالفقار مے بینم
غازی دوستدار دشمن کش ۔۔۔ ہمدم و یار غار مے بینم
صورت و سیرتش چو پیغمبر ۔۔۔ علم و حلمش شعار مے بینم
زینت شرع و رونق اسلام ۔۔۔ محکم و استوار مے بینم
ا۔ ح۔ م۔ د میخوانم ۔۔۔ نام آن نامدار مے بینم
دین و دنیا از و شود معمور ۔۔۔ خلق ازو بختیار مے بینم
بادشاہ تمام ہفت اقلیم ۔۔۔ شاہ عالی تبار مے بینم
مہدی وقت و عیسیٰ دوراں ۔۔۔ ہر دو را شہسوار مے بینم

تابعدار احمد خاں ڈیرہ غازیخاں فرنیچر کورٹ پتہ ور

جواب اس قصیدہ کا ثبوت کیا کہ نعمت اللہ مرحوم کا لکھا ہوا ہے۔ پھر اسکا ثبوت کیا کہ نعمت اللہ مرحوم ولی تھے کوئی اہل الہام تھا۔ پھر اس میں

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کی روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

اہلحدیث

Registered No. L 252

شرح قیمت
گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے عہ
روسا و جاگیرداران سے عہ
عام خریداروں سے
مالک غیر سے
ادنیٰ درجہ والوں سے چہ

اجرت اشتہار
بذریعہ خط و کتابت

جملہ خط و کتابت و ارسال زر
مالک اہلحدیث پریس امرتسر
ہوا کرے۔

اغراض و مقاصد
(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط
(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) ...
بشرط پسند مفت درج ہوا کریگی۔

مقام اشاعت

جلد ۳	مطبوعہ ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ اگست ۱۹۰۶ء یوم الجمعہ	نمبر ۴۳

اہلحدیث حاجیوں سے روئے سخن

حدیث شریف میں جو آیا ہے السفر سقر (سفر جہنم ہے) آجکل بھی باوجود آسانیوں کے اپنے مضمون کی صداقت رکھتا ہے۔ کئی ایک مسلمان تو محض اسی لئے حج جیسے مبارک سفر سے محروم رہتے ہیں کہ سفر میں رفیق طریق نہیں ملتے یا وہاں پہونچکر تکلیف کا اندیشہ ہے۔ اہلحدیث کو تو خاص کر بعض وجوہ سے اور بھی تکلیف زیادہ ہوتی رہتی ہیں۔ اسلئے ہم نے تجویز کی ہے کہ امسال اور آئندہ ناظرین اہلحدیث میں سے جو صاحب حج کو جانا چاہیں وہ اپنا نام نامی مع پورے پتہ اور تاریخ روانگی کے بہت جلد دفتر ہذا میں بھیجیں اور اگر وہ خریدار ہیں تو نمبر خریداری بھی لکھیں۔ ایسے نام چھاپدیئے جائینگے تو ناظرین اہلحدیث کو ایک دوسرے سے سفر میں یا عرب میں ملاقات کا موقع ملیگا۔ ممکن ہے آپس میں خط و کتابت کرکے تاریخ روانگی بھی مقرر کریں۔

ہماری طرف سے یہ بھی مشورہ ہے کہ جماعت اہلحدیث کے پختہ افراد جو مسئل بالحدیث کے پورے شائق ہیں اور عرب میں کسی مخالف کی شرارت سے خائف ہیں وہ اس بارے میں بذریعہ خط و کتابت ہمارے مکرم جناب مولانا شاہ محمد عین الحق صاحب ساکن پھلواری (؟) ڈاکخانہ گلشن گنج ضلع سارن سے ہدایات حاصل کریں۔ شاہ صاحب

مفت رسالۃ الجماع

مصنفہ جناب ڈاکٹر لالہ نند صاحب پروپرائٹر و سپرنٹنڈنٹ کارخانجات اندیل ہال

ناظرین! یہ وہ رسالہ ہے کہ جسکا مطالعہ کرکے انسان کے فوراً آنسو نکل پڑتے ہیں۔ اور بیساختہ یہ کلمہ زبان سے نکلتا ہے کہ ہاے میں مارا گیا اور آئندہ کیلئے بچگیا۔ اب ایسے کام نکرونگا۔ واقعی ایسی نادر کتاب آپ کے مطالعہ سے نہ گذری ہوگی۔

(نوٹ) راجاؤں، رئیسوں، بیسیوں عالموں فاضلوں اور عوام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اس اشتہار کے پڑھتے ہی ورنگو لکھا کرکو اور اپنے دوستیاں کرکے کہ اتنے آدمیوں کو کتنے رسالہ درکار ہیں فوراً جناب جنرل مینیجر صاحب انڈیل ہال جگادھری ضلع انبالہ کو بذریعہ کارڈ اطلاع دیدو۔ آپکی تحریر کے موجب اتنے ہی رسالہ آپکی خدمت میں بغیر قیمت بلا ٹکٹ ہی کارخانہ کی طرف سے چسپاں کرکے فوراً روانہ کردئیے جاوینگے۔ تاکہ آپ اُن سب لوگوں کو تقسیم کردیں لیکن اطلاع آنے میں دیر نہو کیونکہ یہ رسالہ چار ہزار کی تعداد میں روزمرہ مفت تقسیم ہو رہا ہے۔

از سکرٹری کارخانجات انڈیل ہال ہیڈ آفس جگادھری ضلع انبالہ

اطلاع – پچھلی دفعہ غلطی سے کئی خریداروں کے نام دو دو پرچے چلے گئے۔ جسکی وجہ سے دفتر میں کوئی پرچہ زیادہ نہیں رہا۔ جن صاحبوں کے پاس دو دو پرچے پہونچے ہوں وہ مہربانی فرماکر ایک اپنے پاس رکھ لیویں۔ اور ایک پر دو پیسے کا ٹکٹ لگاکر دفتر اہلحدیث میں واپس بھیجدیں۔ تو باعث شکر گذاری ہوگا۔ (مینیجر)

ahmadimuslim.de

ممدوح کو اس بارہ میں پورا تجربہ ہے کہ خوانقوں کے شر سے کس طرح محفوظ رہا جاتا ہے اور اگر کسی کو زیادہ ہی ضرورت ہو تو اہلحدیث کے سچے محب جناب ڈاکٹر محمد اشرف خاں صاحب ساکن علیگڑھ سے کہ شریعت کے سرکردگان کے تمام خطوط بھی لے سکتے ہیں ڈاکٹر صاحب اس خدمت کے لئے تیار ہیں۔ پس ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ آئندہ [illegible] بدست مختار۔

اہلحدیث اور اہل قرآن

اودھر آپ بلا سے ہنر آزمائیں + تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں۔

بہت دنوں کی خاموشی کے بعد لاہوری مجلس اہل قرآن نے پھر ایک اشتہار دیا ہے۔ جو بالکل خیالی ہیں دیرکید منصب آیت کا مصداق ہوگا۔ الا ماشاء اللہ اشتہار مذکور میں پانچ سوال ہیں۔ جنکے جوابات ہندوستان کے علاوہ مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ۔ ایران۔ نجف۔ مصر۔ روم وغیرہ کے علماء سے بھی طلب کئے ہیں۔ مگر خیر یہ ہے کہ اشتہار اُردو میں ہے۔ جو ان ممالک میں مروج ہی نہیں۔ ہاں اگر عربی زبان میں اشتہار ہوتا تو سمجھا جاتا کہ گو عربی زبان بھی بعض ممالک میں مروج نہیں مگر مذہبی زبان ہونے کی وجہ سے علماء تو سمجھ سکتے ہیں۔ اسلئے ہمارے خیال میں انجمن اہل قرآن کی پہلی چال ہی نہ صرف غلط ہے بلکہ قرآن مجید کے بھی خلاف ہے جہاں ارشاد ہے وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ یعنی جو رسول آیا وہ قوم کی زبان پر آیا تاکہ لوگوں کو بیان کر کے سنا دے۔

افسوس! اہل قرآن کہلا کر قرآن کا خلاف کریں۔ خیر بہرحال آپ کے سوالات نمبروار حسب ذیل ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

سوال نمبر اوّل۔ جو اوراد و ادعیات کہ ہم جملہ ارکان صلوٰۃ خمسہ میں عمل میں لاتے ہیں منجملہ انکے جو جو علاوہ قرآن کریم ہیں۔ یعنی سبحانک اللھم [illegible] سمع اللہ لمن حمدہ والتحیات للہ الطیبات وغیرہ وہ کل طبقات اہل اسلام یعنی اہل سنت اور انکے شعبہ حنفی مالکی شافعی و حنابل وغیرہ اور اہل اعتزال و شیعہ و اہل حدیث کے نزدیک متفق علیہ ہیں یا مختلف فیہ۔ بصورت اختلاف وجہ تفریق تحریر فرمائیں اور احکام منع تفریق مندرجہ کلام مجید کی بابت عدم تعمیل کا خدشہ رفع کریں مثلاً وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ترجمہ اور یہ راہ سیدھی ہے میری سو اس کی پیروی کرو اور مت پیروی کرو اور راہوں کی پس متفرق کر دیگی تم کو راہ اس کی سے۔ یہ بات ہے کہ نصیحت کرتا ہے تمکو ساتھ اسکے تاکہ تم بچو۔ دیکھو [illegible]
أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا۔
ترجمہ کیا نہیں سمجھتے قرآن کو اور اگر ہوتا نزدیک غیر خدا کے سے البتہ پاتے بیچ اسکے اختلاف بہت (پ ۵ ع ۸)

جواب نمبر ۱۔ اختلاف دو قسم پر ہے۔ ایک اختلاف تضاد دوسرا اختلاف انواع جو بسبب الزمان پیدا ہوتا ہے۔ اختلاف تضاد تو جمع نہیں ہو سکتا ہے اور قرآن میں اسی اختلاف کی نفی کیتی ہے۔ اختلاف انواع جمع ہو سکتا ہے۔ اسکی مثال یہ ہے۔ کہ ایک ہی شخص بحکم قرآن فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ یعنی جسقدر آسانی سے قرآن پڑھ سکو پڑھ لیا کرو۔ صبح کی نماز میں کبھی سورۃ بقرہ پڑھ لیتا ہے کبھی سبح اسم کبھی انا انزلنا غرض جو کچھ اُس سے بن پڑتا ہے بحسب الوقت کر لیتا ہے۔ اسکو اختلاف انواع کہتے ہیں اور اذکار نماز کے متعلق جو بعض فرقوں کا اختلاف ہے وہ یا تو انکی غلط فہمی اور غلط روایت پر مبنی ہے۔ یا اختلاف انواع ہے جو آپکی پیش کردہ آیت کے مخالف نہیں۔ کیونکہ آیت میں جس اختلاف کی قرآن کے متعلق نفی ہے وہ اختلاف تضاد ہے۔
بس آگے چلئے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

سوال دوم۔ ان اوراد و ادعیات کی سند بطور احاد ہے یا متواتر۔ اگر متواتر ہے تو ہمسر قبل کلام مجید ہے یا کمتر۔ اگر احاد ہے تو مفید ظن ہے ان ہر دو صورتوں میں بجائے کلام کریم کے اوراد غیر قرآنی کو اختیار کرنا بطور ترجیح بلا مرجح کس وجہ سے ہے۔

جواب دوم۔ کچھ شک نہیں کہ اوراد مروجہ متواتر نہیں لیکن آپکا فرمانا کہ بجائے کلام کریم کے عجیب مغالطہ ہے۔ اس سوال لکھنے سے پہلے آپکا فرض تھا کہ وہ اوراد جو کلام کریم میں آئے ہیں لکھتے۔ پھر سوال پوچھتے۔ سنئے! کلام کریم میں جتنے اوراد آئے ہیں وہ بجائے خود پڑھے جاتے ہیں۔ انکی بجائے کسی کو ترجیح نہیں دیجاتی۔ آگے چلئے۔

سوال سوم۔ اگر سلسلہ روایات و طرق صحت مفروضہ اہلحدیث یہ تکلیف بپایۂ ثبوت کو پہنچے ہیں جنکی نسبت میزان قواعد مفروضہ کو مجال دم زدن نہیں ہے تو سائل کی تسکین کے لئے فرماویں کہ وہ وجوہات تحریر کریں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام الٰہی کی بجائے دیگر وظائف کی فضیلت سے ارشاد فرمائے اور آیت ذیل کے تناقض کو رفع کر دیں۔ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ ۙ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ترجمہ اور جب پڑھی جاتی ہیں اوپر ان کے آیتیں ہماری ظاہر کہتے ہیں وہ لوگ کہ نہیں امید رکھتے ملاقات ہماری کی۔ لے آ قرآن سوائے اس کے یا بدل ڈال اسکو کہہ نہیں قدرت واسطے میرے یہ کہ بدل ڈالوں میں اس کو طرف جی اپنے سے نہیں پیروی کرتا میں مگر اس چیز کی کہ وحی کیا گیا طرف میری تحقیق ڈرتا ہوں میں

دانت اور آنکھ کی قدر کرو
دنیا کی نعمتوں کے مزے [illegible]
اور جسم کی تر و تازگی دانتوں [illegible]
دانتوں سے ہے کوئی زمانہ
تھا کہ جب کسی کے دانت
گر گئے اسکی کوئی صورت
بہتری کی نہ ہوتی تھی اور
دانت بھی ٹیڑھے لگ سکتے
کرم خوردہ کا علاج بھی [illegible]
ہے۔ اگر ہمارے ایجاد کردہ
منجن کا استعمال ہوتا رہے
دانت ہمیشہ کیلئے حملہ امراض
سے محفوظ رہیں۔ نہ کیڑا
نہ کیڑا لگے۔ نہ درد ہو
صاف شفاف رہیں یہ منجن
خوشبودار اور خوش رنگ ہے
ہے۔ طبیعت میں فرحت
آتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ [illegible]
تین ڈبیہ کا بکس مع محصول
جن صاحبان نے دانت بنوانے ہوں
بنوا سکتے ہیں۔ نرخ بذریعہ
کتابت طے ہو سکتا ہے۔
نیز ہم خوبصورت عینکیں آنکھ [illegible]
ولایت کی طرز پر لگا سکتے ہیں
[illegible]
شیخ خلیل الرحمان دندان
چشم ساز امرتسر کٹڑہ
جیمل سنگھ

اگر نافرمانی کروں میں عذاب دن بڑے کے سے (پ ع ۷)

جس حالت میں تبدیل قرآن کی ممانعت کی گئی اور عذاب یوم عظیم کے ظاہر فرمانے کا حکم صادر ہوا تو اس کے خلاف پیغمبر خدا علیہ السلام کی نسبت کس بنیاد پر تعلیم جدید غیر قرآنی کو تسلیم کیا جاتا ہے اور کیا اس سے حکم ذیل کے تعارض کا اندیشہ نہیں ہو سکتا وان کادوا لیفتنونک عن الذی اوحینا الیک لتفتری علینا غیرہ واذا لاتخذوک خلیلا ولولا ان ثبتناک لقد کدت ترکن الیھم شیئا قلیلا اذا لاذقناک ضعف الحیوۃ وضعف المماۃ ثم لا تجد لک علینا نصیرا ترجمہ اور تحقیق نزدیک تھے کہ فریب دیکر باز رکھیں تجھکو اس چیز سے کہ وحی کیا ہم نے طرف تیری تو کہ باندھ لیوے تو اوپر ہمارے سوا اس کے اور اسوقت البتہ پکڑتے تجھکو دوست اور اگر نہ ثابت رکھتے ہم تجھکو البتہ تحقیق نزدیک تھا تو جھک جاوے طرف ان کی کچھ اسوقت البتہ چکھاتے ہم تجھکو دگنا عذاب زندگانی دنیا کا اور دگنا عذاب موت کا پھر نہ پاتا تو واسطے اپنے اوپر ہمارے مددگار (پ ۱۵ ع ۸)

جواب نمبر ۳۔ جتنے اوراد و اذکار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو سکھائے ہیں وہ سب بموجب تعلیم قرآن کے سکھائے ہیں۔ افسوس آپ نے ہمارا رسالہ **دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن** جو آپکو بھیجا گیا تھا نہیں دیکھا۔ اگر دیکھا ہے تو دانستہ چشم پوشی کی ہے۔ آپکی پیش کردہ آیت کا مطلب ہے کہ مشرکین عرب توحید کی تعلیم پر ناک بھوں چڑھاتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ حصے (متضمن توحید و مذمت شرک) کو قرآن سے نکال دیں ان کے جواب میں کہا گیا کہ میں اس بات پر قدرت نہیں رکھتا چنانچہ سورہ ص کی آیت میں اس آیت کی یوں تشریح ملتی ہے اجعل الالھۃ الٰھا واحدا ان ھذا لشیء عجاب وانطلق الملا منھم ان امشوا واصبروا علی الھتکم ان ھذا لشیء یراد ما سمعنا بھذا فی الملۃ الاخرۃ ان ھذا الا اختلاق۔ ترجمہ یعنی مشرکین عرب کہتے ہیں۔ کیا اس رسول نے سب معبودوں کو چھوڑ کر ایک ہی بنا دیا۔ یہ تو عجیب چیز ہے؟ (یعنی قابل تسلیم نہیں) اور ایک جماعت انہیں میں چلی اور کہتی گئی کہ میاں چلو اپنے معبودوں پر جمے رہو۔ یہ (توحید) تو محض خام خیالی ہے۔ ہم نے یہ بات پہلے لوگوں میں نہیں سنی۔ یہ تو ایک گھڑی ہوئی بات ہے۔

پس آیت موصوفہ کا مطلب سمجھکر کون دانا کہہ سکتا ہے کہ اوراد مروجہ بین المسلمین اس آیت کے خلاف ہیں جبکہ اوراد مذکورہ خود متضمن و مثبت توحید اعلیٰ درجہ کے ہیں۔ یہ تو صرف آپ ہی کا حصہ ہے۔ آگے چلئے

سوال چہارم۔ علماء ملت کے نزدیک سوائے قیام اوراد قرآنی آیا مفسد صلوٰۃ سمجھے گئے ہیں جو دفعتاً ان سے اعراض کیا گیا ہے۔ اگر مفسد ہیں تو سند پیش کریں۔

جواب نمبر ۴۔ اوراد قرآنی کہیں بھی مفسد صلوٰۃ نہیں۔ مگر قرآن اور اوراد قرآن میں فرق ہے۔ اوراد قرآنی سے اعراض نہیں کیا گیا بلکہ بحکم قرآنی موقع محل پر استعمال کئے گئے ہیں۔ غور سے سنئے! لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ یعنی خدا کا رسول تمہارے لئے عمدہ نقشہ ہے۔

پس اسوۃ حسنۃ سے جو جو محل اوراد قرآنی کا پایا جاویگا۔ اسی محل پر پڑھے جائینگے۔ ایسی تعمیل کو اعراض کہنا آپ ہی کا کام ہے۔ ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا؟ + یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

آگے چلئے۔

سوال پنجم۔ جو شخص تمام ارکان صلوٰۃ میں من اولہا الی آخرہا قرآن ہی قرآن پڑھے قطع نظر اس کے کہ وہ صلوٰۃ مروجہ مشترکہ غیر قرآنی کو جائز یا ناجائز سمجھے اسکی نماز جائز ہے یا نہیں۔

جواب نمبر ۵۔ اگر کسی آیت میں ایسا کرنیکا حکم ہو۔ تو نماز اسکی صحیح ہے اور اگر آپکی طرح من گھڑت کھینچا تانی کریگا۔ تو نماز اسکی جائز نہ ہوگی۔ جبتک بحکم لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ رسول یعنی اسوۃ حسنۃ کی نماز سے مطابقت نہ کریگا۔ نماز صحیح نہ ہوگی۔ آگے چلئے۔

نوٹ۔ سائل کا منشا ہے کہ جواب صرف قرآن مجید سے دئے جائیں جو کہ مقبول فرق جملہ اہل اسلام ہے اگر اقوال غیر یا احادیث مروجہ پیش ہونگی۔ تو ان کے متعلق خدشہ مندرجہ سوال نمبر ۳ کو باستدلال آیات قرآن کریم صاف کرنا لازم ہے بمعقول و مدلل جوابات کو رسالہ کی صورت میں شایع کر دیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

جواب ہم نے آپ کے اس نوٹ پر عمل کیا۔ اب آپکا اختیار۔ اخیر میں آپکو شیخ سعدی مرحوم کا ایک شعر سنا کر ختم کرتے ہیں ؎

محال است سعدی کہ راہ صفا + تواں رفت جز در پئے مصطفے

عبد الرسول و غلام رسول

(از حسن میاں خلف الصدق جناب شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواری)

گذشتہ پرچہ اہلحدیث کے کسی نمبر میں ایک مضمون "ہندوستان کے ناموں" کے متعلق شائع ہوا ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ ہندوستان میں اکثر مہمل اور واہیات خرافات نام رکھے جاتے ہیں اور اکثر ناموں کو بگاڑ دیا جاتا ہے اور بعض ایسے نام بھی ہوتے ہیں۔ جو کراہیت سے خالی نہیں ہوتے۔

ahmadimuslim.de

مضمون نگار صاحب نے عبدالرسول و عبدالنبی وغیرہ ناموں کو شرک و کفر بتایا ہے۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ بیشک ایسے ناموں سے احتیاط چاہیئے۔ اور ادب یہ ہے کہ کراہیت سے یہ خالی نہیں ہیں لیکن بالکل شرک کہدینا بھی عجیب طرح کی بات ہے بھلا اس میں شرک کیونکر ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ جب عبدیت کی نسبت کسی مخلوق کی طرف کیجاتی ہے تو یقیناً وہاں اور معنے مراد ہوتے ہیں۔ جو اس معنے سے جبکہ عبدیت خدا کی طرف منسوب ہوتی ہے الگ ہوتے ہیں۔ مثلاً عبداللہ میں عبد سے مراد بندہ ہے۔ یہاں عبد عبودیت سے ہے اور عبودیت کے معنے میں ہے۔ اور عبدالرسول میں عبد بمعنی غلام اور خادم کے ہے یہاں ہرگز عبودیت کے معنے ملحوظ نہیں ہیں۔ اگر کہا جائے کہ گو معنے فرق ہے لیکن ظاہراً ایک ہے لہذا شرک ہو گیا۔ عجب تو بڑی مشکل ہوئی۔ فقہ وغیرہ کی کتابیں سب شرک سے مملو ٹھیریں کیونکہ انہیں امثال وغیرہ میں کہیں ای عبیدی ضربات فھو حر کہیں قال الرجل لعبدہ کذا کہیں ان قال عبدی کذا وامثال ذالک موجود ہے اور یہ الفاظ شرکیہ ہوئے اور اس بنا پر سرب کا لفظ جو خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کا نام ہے۔ اگر کسی دوسرے کیلئے مستعمل ہو تو فوراً شرک ہو جائیگا۔ رب المال شرک ہو گیا۔ لیکن لطف یہ ہے کہ اگر یہ شرک کہا جائے تو ایک ایسا شرک ہوگا جسکا مرتکب خود کلام اللہ میں خدا ہوا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ میں اُن کے کیلئے رب کا لفظ مستعمل ہوا ہے۔ اَمَّا اَحَدُکُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّہٗ خَمْرًا۔ رب خدا کو بھی کہا گیا اور رب مخلوق کو بھی۔ بس یہ بھی شرک ہو گیا۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

دوسرے ایسے نام (عبدالرسول) اگر شرک و کفر ہیں تو بڑی غضب کی بات ہے کہ شرک کا کلمہ اور کفر کا لفظ قصداً حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے نکالا (معاذ اللہ) آپ کے دادا کا اصل نام شیبۃ الحمد تھا اور عبدالمطلب مشہور تھا۔ حضرت بھی اسی لفظ کو اپنی زبان اقدس سے نکالتے تھے۔ فرمایا ؎

انا النبی لا کذب ✣ انا ابن عبد المطلب

اگر کہا جائے کہ یہ جاہلیت کا نام تھا۔ حضرت مجبوراً بولتے تھے تو میں عرض کرونگا کہ انکا اصل نام تو دوسرا موجود تھا۔ اگر یہ شرک تھا تو حضرت نے پھر کیوں اسکو زبان مبارک سے نکالا اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے کیوں نہ فرمایا کہ یہ شرک ہے عبدالمطلب زبان سے نہ نکالو شیبۃ الحمد انکا اصل نام لو۔ کیونکہ شرکیہ الفاظ زبان سے نہیں نکالے جا سکتے۔ بس اسی تمام سے اس کے شرک ہونے کی حقیقت ظاہر ہو گئی۔

مگر ہاں ایک حدیث شریف میں مروی ہے کہ حضرت نے اس سے احتیاط کرنے کو فرمایا ہے اور ارشاد کیا کہ اپنی غلاموں اور لونڈیوں کو عبدی و امتی نہ کہا کرو۔ سب خدا کے بندی ہیں اور بلاشبہ کمال ادب و احتیاط کا یہی منشا ہے۔ اسلئے عبدالرسول و عبدالنبی وغیرہا ناموں سے ضرور بچکو پرہیز کرنا اور احتیاط رکھنا چاہیئے نہ کہ اسکی بجائے ذخیرہ اسمای بھی رواج یافتہ اب (۱) غلام رسول و غلام احمد و غلام نبی وغیرہم۔ تو ان ناموں کو بھی نامہ نگار صاحب نے شرک و کفر ہی میں داخل کر کے دھر گھسیٹا ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ نام کیوں اور کس وجہ سے اور کس طرح شرک ہوئے یہی افراط و تفریط انتہا درجہ کی خرابی ہے یہ نام ہرگز نہ شرک ہیں۔ نہ کفر نہ حرام نہ ممنوع بلکہ بے شک درست ہیں۔ صحاح کی اس حدیث میں جسکا میں نے اوپر ذکر کیا۔ جہاں عبدی و امتی کہنے کے لئے حضرت نے منع فرمایا ہے۔ وہیں ارشاد ہے ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی۔ اس سے تو صاف ثبوت نکلا اور اجازت ملی۔ اب کون سی دلیل اس کے عدم جواز و شرک و کفر ہونے کی ہے۔ نامہ نگار صاحب کی یہ ہٹ دھرمی و زیادتی ہے ان ناموں میں شرک تو کجا۔ کراہیت بھی نہیں ثابت ہوتی۔ بلکہ جائز ہیں۔ کیونکہ انکی کسی قسم کی کوئی ممانعت ثابت نہیں ہے۔

نامہ نگار صاحب کو یا اُن کے ہم خیالوں کو رسول اللہ کی غلامی سے سخت انحراف وانکار ہے۔ (جیسا کہ انہوں نے تحریر کیا ہے) لیکن ہم محمدیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی باعث آزادی ہر دو کون و نجات ابدی و فلاح سرمدی ہے حضور پر نور رسول اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے زیادہ اور کون سا عز و شرف ہوگا۔؟ ؎

ہے شرف آپکی غلامی سے۔

خدائے ذوالجلال تعالیٰ شانہ نے رسول کریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیم کو بیشک ہمارا سرور و سردار، والی و مولیٰ۔ سید و سرکار۔ اور آقا نامدار بنایا ہے اور ہم اُن کی امت اُن کے خادم۔ اُن کے غلام اور غلامانِ غلامان ہیں۔ اور یہ ہمارا فخر اور اسی پر ہمیں ناز ہے ؎

تا داغ غلامی تو داریم ✣ ہر جا کہ رویم بادشاہیم

؎ . . . . ہمچو جامی ✣ غلام غلامانِ آل محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔

(راقم۔ غلام غلامان رسول اللہ۔ حسن اور صلہ اللہ الی ما یتمناہ۔ پھلواروی)

اڈیٹر۔ آپ نے خواہ مخواہ اتنا زور لگایا۔ غلام کا لفظ عربی ہے اور فارسی بھی۔ عربی میں اس کے معنے بچے کے ہیں اور فارسی میں اسکو معنے عبد کا ترجمہ ہیں۔ پس اصول کو یاد کر کے حضرت حجۃ الہند شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کا حاشیہ بر ترجمہ فارسی پارہ ۹ آیت فلما اٰتاھما صالحا پر دیکھیں فرماتے ہیں "دانستہ شد کہ شرک در تسمیہ نوعیست از شرک چنانکہ اہل زمان ما غلام فلان و عبد فلان نام می نہند" اس عبارت پر غور کیجئے اور

ahmadimuslim.de

مسیح قادیانی کی شکوہ طرازی

بزبان سعدی لودہانوی و حافظ شیرازی

بود از قادیاں تا بیٹی منحوس منزلہا
ز آب چشم خود دم بر خاک منزلش گلہا

مریداں سعی بنمودند نامد رحم در دلہا
الا یا ایہا الساقی ادر کاساً و ناولہا

کہ عشق آساں نمود اول ولی افتاد مشکلہا

بیاد وصل بچہ جاتی بیجہ غمہا بدل نماید
کہ بچشم مژدہ گاہی از رقیبہ بنتوی نماید

بزعم انفشاں البتہ عرش می بیفزاید
بہ بوے نافہ کا خر صبا زاں طرہ بکشاید

ز تاب جعد مشکینش چہ خوں افتاد در دلہا

بگو الہی رسول اللہ ملہم ہر زماں گوید
بدہ ای بچہ ام تصویر خود با مرد ماں گوید

ز شیخ افزودم احسن ہر چہ من گویم بیاں آید
بہ مے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید

کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

قریب آئی ہمارے دن ہیں اب دنیا سے چلتے ہم
ان الہاموں نے منہ کا لا کیا جیسے ہوئے ملہم

نہ سلطاں محمد گھر میں اپنے عیش سے خرم
مرا در منزل جاناں چہ امن و عیش چوں ہر دم

جرس فریاد می دارد کہ بربندید محملہا

مسیحا ہو کے احمد بیگ کے در پر ہوا سائل
بڑھاپے کا اندھیرا سخت اور غفلت ہوئی حائل

رقیبوں کا دمقصود سے قبضہ ہوا زائل
شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں ہائل

کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

طمع اور دھمکیاں بھی دیں بہت تدبیر کی خاطر
نہایت حیلے بنائیں کیں کہ پوشیدہ رہے یہ سر

بڑے دکھ جھیلے ای سعدی کہ اس کا ہائے کافر
ہمہ کارم زخود کامی بہ بدنامی کشید آخر

نہاں کے ماند آں رازی کزو سازند محفلہا

بھی میں کر چکا ہوں جائداد اپنی گرو حافظ
کیا ہے ترک دنیا یوں برائے جنت تو حافظ

نصیحت آپ کی سنکر لگا بیٹھا ہوں تو حافظ
حضوری گر ہمی خواہی از و غافل مشو حافظ

متی ما تلق من تہوی دع الدنیا و اہملہا

ؔ موضع پٹی مرزا سلطان محمد کا مسکن ہے۔ اس کے حق میں مسیح قادیانی اپنی کتاب کرامات الصادقین کے اخیر میں لکھتے ہیں۔ ساکن القریۃ المنحوسۃ المسماۃ بالفتی فتی پٹی کا معرب بنایا گیا ہے۔ اور فتوی میں یا ے نسبت ہے۔ (منہ)

وہابی کون ہے؟

(از مولوی ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی)

ناظرین۔ یہ تقریباً اس بحث پر ختم کیجائیگی کہ وہابی جماعت اہل حدیث کو کہنا لائق و سزاوار ہے یا مقلدین کو غور و فکر ٹھنڈے دل سے ملاحظہ فرمائیے۔ قدیم دوستو! بڑی حیرت کا مقام ہے۔ اور بڑی افسوس کی جائے۔ جو نیک راہ کی طرف بلاتے ہوں جو ایک عمدہ راہ پر چلنے کے لئے ہدایت کرتے ہوں۔ وہ عام میں وہابی مشہور ہو جاتے ہیں۔ قابل غور و فکر ہے کہ مقلدین اور غیر مقلدین میں صرف بحث یہی ہے کہ مقلدین کے پاس تقلید واجب سمجھی جاتی ہے اور حضرات غیر مقلدین کے ہاں تقلید ائمہ اربعہ لازم نہیں۔ بلکہ ؎

ہوتے ہوئے مصطفٰے کی گفتار ✦ مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اب یہ تصفیہ طلب امر ہے۔ تقلید کو اگر واجب کہیں تو اس کے وجوب کا ثبوت دلائل قرآن و حدیث سے پیش کرنا ضرور ہے۔ اسی وجہ سے کہ جماعت اہل حدیث کا اصول یہی ہے کہ کیسی ہی تنازع کا تصفیہ قال اللہ و قال الرسول سے طے کر لیتے ہیں کیونکہ حکم ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ یعنی مومن نہیں ہیں جب تک ہر جھگڑے ہر مسئلوں کا تصفیہ محمد رسول اللہ سے نہیں کرتے۔ تو اب بھائی مقلدین کو ازحد دشوار پڑتا ہے۔ کہ وہ تقلید کے وجوب کو احادیث و قرآن سے ثابت کر سکیں۔ بہت ہی دلیل پیش کرتے ہیں تو وہ آیت قرآنی سے فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ہاں آپ ناظرین میری تقریروں میں اس آیت کا مطلب سمجھ لو ہوگا۔ کہ اہل الذکر سے عام مراد ہے خاص ائمہ اربعہ ہی نہیں تو وجوب تقلید ائمہ اربعہ کہاں ثابت ہوا۔ دوسرے یہ اگر جانتے نہوں۔ تو اہل الذکر سے پوچھو۔ احادیث و قرآن کی تفسیر ایسے موجود ہیں کہ اہل عرب کے لئے عربی ہیں اہل ہند کے لئے سلیس ہندی ہیں۔ بہر کیف اچھی طرح احادیث و قرآن سے سمجھ سکتے ہیں تو پھر اہل الذکر یعنی ائمہ اربعہ ہی سے تھوڑی دیر کیلئے مراد لیا جائے۔ احادیث ہو تو ممکن نہیں کہ تقلید کا وجوب ثابت کر سکیں۔ بہت ہی احادیث میں مذکور ہے تو یہ کہ عام علما سے وقت ضرورت پوچھ لیا کرو۔ اور دوسری قرآنی آیت کی یہی دلیل وجوب تقلید میں پیش کیجاتی ہے اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ اولی الامر سے مراد بادشاہ و خلیفہ دہر ہے نہ ائمہ اربعہ۔ اگر ائمہ اربعہ تھوڑی دیر کے لئے خیال کیا جائے تو پہلے اطاعت خدا و اطاعت رسول ہے جیسے پہلے حکم ہے اطیعوا اللہ پھر حکم ہے اطیعوا الرسول اور اخیر میں اولی الامر کی اطاعت ہے۔ جب اطاعت خدا و رسول اچھی طرح کما حقہ ہو سکتی ہے۔ تو

ahmadimuslim.de

اطاعت اولی الامر سے کیا کام۔ غرض ہر طرح سے بھائی مقلدین لاچار ہیں۔ جب انکی لاچاری پہنچگئی تب ہی سے جماعت اہلحدیث کا نام وہابی رکھدیا۔ مگر چونکہ منشا میری تقریر سے یہ ہے کہ جماعت اہل حدیث یعنی حضرات غیر مقلدین کو وہابی کہا جائے یا کسی اور کو وہ سن لیجئو۔ اگر ہم وہابی ایسے لوگوں اور ایسے گروہ کو کہیں جنکا اصول وہی اصول ہو سے

ہوتے ہوئے مصطفٰے کی گفتار + مت دیکھ کسی کا قول و کردار

جب اصل ہو تو نقل کیا ہے + یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے

فلساں جعل اللہ واتبع الھدیٰ + ولا تک بدعیا لعلک تفلح

ولذ بکتاب اللہ والسنن التی + اتت عن رسول اللہ تنجو و تربح

ودع عنک اراء الرجال وقولھم + فقول رسول اللہ ازکیٰ واشرح

تو پھر یہ لوگ کس طرح وہابی ہو جا سکتے ہیں۔ ضد سے کہیں تو علیحدہ بات ہے۔ اگر وہ اصل ہے کہ تقلید واجب ہے اور التزام مذہب معین کا لازم۔ ایسا مذہب رکھنے والے وہابی ہو سکتے ہیں مدعا جب ہے۔ اگر وہابی کا لفظ طعن و تشنیع کے طور پر برتا جاتا ہے۔ تو بھی یہی لوگ قابل اس کے نظر پڑتے ہیں۔ کیونکہ انکا اصول ایک ایسا اصول ہے جو ضرور لامحالہ خلاف رسول اللہ پر عمل کرواتا ہے۔ پس اس پیارے گروہ کی طعن زنی ایسے لوگوں کے ساتھ مقصود ہو گی جو ائمہ کے قول و قیاس پر عمل کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ خلاف ہیں رسول اللہ کے اور ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے۔ سمجھا جائیگا کہ غیر مقلدین آئینہ ہیں مقلدین کے۔ دوسری بات اگر وہابی کی نسبت عبدالوہاب صاحب مرحوم کی نسبت سے تو بھی غیر مقلدین کی طرف منسوب ہو کر وہابی نہیں کہلا جا سکتے کیونکہ عبدالوہاب صاحب کا مذہب حنبلی تھا۔ اور جیسے اہل حدیث اور مذاہب سے بیزار ہیں آکو زیج مذہب حنبلی بھی نہیں رکھتے۔ اور بھائی مقلدین کے پاس تقلید ائمہ اربعہ واجب ہے منجملہ انہیں کے امام احمد بن حنبل بھی ہیں اور عبدالوہاب صاحب انہیں کے مقلد ہیں۔ پس کل مقلدین ائمہ اربعہ کو اگر نسبت عبدالوہاب صاحب کی طرف وہابی کے ساتھ دیجائے تو ان سب کی موجب فخر ہو گی اور بہت مناسب بھی ہے۔ تیسری بات سنو۔ عموماً مقلدین کا زعم ہے کہ غیر مقلدین کو بزرگان دین سے عداوت ہے اور نیز رسول اللہ سے۔ نعوذ باللہ اسوجہ سے بھی غیر مقلدین کو وہابی کہنا چاہئے۔ غور کرو جس کسی کا مذہب یہ ہو کہ ہم سوائے قول رسول اللہ کے اور کسی کا قول نہیں لینگے۔ خواہ وہ کیسے ہی بڑے جلیل القدر عالم و فاضل کا ہو۔ تو وہ کیسے دشمن رسول اللہ ہونگے اور صاف طور سے مقلدین ہی دشمن رسول اللہ نظر آتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ انکو ہی پابندی اپنے ائمہ کے اقوال کی اور خلاف اقوال رسول اللہ کے عمل کرنیوالوں سے چڑتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ انکو رسول اللہ سے عداوت ہے اور ائمہ سے محبت۔ پس زیبا ہے کہ ان لوگوں کو وہابی کا خطاب عنایت ہو۔ اور جو کہا جاتا ہے کہ بوجہ بزرگان دین کی عداوت کے غیر مقلدین وہابی ہیں۔ یہ ایک صریح بہتان ہے۔ جب کہا جاتا ہے کہ گیارہویں۔ بارہویں بدعت ہے۔ قبروں کے جھنڈوں کی پرستش شرک ہے تو سمجھتے ہیں کہ یہ دشمن اولیاء کرام ہیں۔ نعوذ باللہ سے

جسے کچھ بغض ہو وے اولیاء سے + ہمیشہ ابر لعنت اسپہ برسے

یہ مذہب ہے اہل حدیث کا اور کبھی بھی کوئی اخبار و رسالہ اہل حدیث کہ ایسے آپنے ملاحظہ نہ فرمائے ہونگے کہ جنمیں بزرگان سلف کی توہین کگئی ہو گی۔ یہ تو کل دبوبا بھائی مقلدین ہی میں پایا جاتا ہے جسکی صداقت میں بطور نظیر و دلیل بالفعل ہم اخبار تیغ اسلام کو پیش کرتے ہیں جسمیں لکھا ہوا ہے ”عبدالوہاب نجدی کا جو“ یہ کلمہ حقارتی ہے جو اہل ہنود سے تشبیہ دیکر ایک سلف کے عالم مذہب حنبلی کی توہین میں کہا جاتا ہے کسی خبر کہ عبدالوہاب صاحب خدا کے پاس کیسے ہیں اگر عبدالوہاب صاحب خدا کے مقرب ہیں تو یہ فقرہ جناب ایڈیٹر صاحب تیغ اسلام کا روز قیامت دامنگیر ہو گا۔ پس ظاہر ہے کہ توہین عبدالوہاب کی کرنا شیوہ مقلدین ہے صبح و شام نسبت کر کے حقارت کی نظر سے وہابی کہا جاتا ہے نہ آجتک کسی اہلحدیث نے کسی عالم سلف کی طرف نسبت کر کے مقلدین سے حقارتی لفظ برتا باوجود آنکہ یہ لوگ دل دکھائے چلے جاتے ہیں۔ (الی المشتکیٰ) اور دیکھئے علماء موجودہ جو اہلحدیث کے ہیں یا مر چکے ہیں۔ انکی نسبت آجتک دل آزار باتیں نہیں چھوڑتے۔ کوئی کہتا ہے لوہابی تو کوئی کہتا ہے وہابی۔ لیکن براہ کرم غور فرمائیے۔ سوچ سمجھو کہ کسی اہلحدیث نے کسی مقلدین کے عالم کو سخت و سست الفاظ کہا ہو انکی کسی طرح لکا پڑہ کا نام تجویز کیا یا انکے مرنے کے بعد برا بھلا کہا یا لکھا۔ چونکہ کسی کو بھی سخت و سست دو چار سنا دینا شیوہ بھائی مقلدین ہی کا ہے اسلئے زیبا و مناسب ہے کہ وہابی کا لقب انہیں کو عطا کیا جائے۔ مگر کیا کریں زمانہ اولٹا ہے جو ان کل امور سے بیزار ہے وہ عام جہلات کے خیال میں وہابی ہے

عجب ہے زمانے کی یہ بر عکسی + بدی نیکی ہو گئی ہے نیکی بدی

یہی خیال کر کے خاموش ہونا ہوتا ہے کہ ہم ویسے ہی مجبور کہے جاتے ہیں جیسے نعوذ باللہ کفار نے رسول اللہ و صحابہ کو صابی کا لقب دے رکھا تھا۔ جب یہ لوگ نہ چھوٹے تو انکی خاص متبعین کب چھوٹ سکتے ہیں۔

خوشخبری مولانا صاحب جو ایک عالم فاضل جماعت اہل حدیث ساکن حیدر آباد دکن ہیں۔ یہ لکھتے ہیں۔ انکا یہی کام ہے کہ تبلیغ خاص ... عام رسالات کی کرنا۔ جو کہ اہلحدیث کا کام ہے کہ اپنے علماء کی تعریف کر کے تمام ...

ahmadimuslim.de

اہلحدیث کو کوشش کریں خدا عدیگا۔ ایک اور خوش خبری سنائی جاتی ہے کہ مولانا موصوف کی تبلیغ و ہدایت کیوجہ سے دو سو عرب اہلحدیث ہوگئے ہیں۔ کون کہتا ہے کہ جماعت اہلحدیث کو ترقی نہیں ہوتی۔ جب ہادی اچھا ہو تو ضرور ہے کہ جماعت محمدی ترقی کرے۔ خدا سے امید ہے کہ ایسا مذہب جو قدیم مذہب ہے اور جو رسول اللہ و صحابہ تابعین تبع تابعین کا تھا۔ ترقی کرتا رہیگا۔

(ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی)

تبدیل نام اہلحدیث

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چند سطور ارسال خدمت ہیں درج اخبار فرماکر ممنون و مشکور فرمائیگا۔ (تبدیل نام کیون ہے) کئی ایک پرچوں میں ہم مولانا کی یہ صدا سن چکے ہیں کہ اخبار کی ترقی کا خیال ہر خریدار کو ہونا چاہئے۔ جیسے ہمارے ناظرین ہیں کہ کروٹ تک نہیں بدلتے۔ اسمیں ہم مولانا فاضل سے اتفاق کرتے ہیں۔ مگر جو ادھر رائے ظاہر کیا ہے وہ ہم کیا کوئی بھی جو نام کا بھی اہلحدیث ہوگا کبھی پسند نہ کریگا۔ کہ نام اخبار کا بجائے اہلحدیث کے اور رکھا جاوے۔ اسمیں کئی ایک خرابیاں ظاہر طور پر نظر آتی ہیں۔ اول تو جو اخبار مذکور کے قدیمی خریدار ہیں انکے دل شکنی کا باعث یہ تبدیل نام ضرور ہوگی۔ آج کی تاریخ تک جو خریدار اس اخبار کے ہوئے ہیں۔ اکثر اہلحدیث ہی کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ گو مضمون اخبار انکی مرضی کے موافق ہو یا غیر موافق۔ وہ فقط نام ہی پر اہلحدیث ہونے کے عاشق ہیں اور انکو اس حال پر ہر طرح سے اخبار کی خریداری منظور ہے۔ کیونکہ انکو خاص نام اہلحدیث ہی سے دلچسپی حاصل ہے۔

(دوم) بعض لوگ اہلحدیثیں ایسے خیال کے بھی ہیں کہ وہ فقط ایک اخبار ہندوستان میں نام اہلحدیث سے جاری ہونے میں بیحد خوش ہیں۔ اس خیال سے کہ یہ گروہ عند اللہ و عند الرسول سچا اور پورا پورا جانثار ہے۔ وہ لوگ چاہتے ہیں کہ صد ہا اخبار کے مقابلہ پر ایک اخبار[1] سچے گروہ کا بھی دنیا میں موجود ہونا چاہئے۔ (تو پھر کوشش کریں۔ اڈیٹر)

(سوم) بعض لوگ خریدار اخبار کے مضمون نگاری کے اعتبار سے ہوئے ہیں کیونکہ ہندوستان بھر میں کوئی اخبار ایسا نہیں جو خیالات گروہ اہلحدیث کے قلمبند کرکے پبلک پر انکو روشن کرے وہ بے دھڑک اور بے سٹرک مضمون مولوی فاضل کی خدمت میں بھیج دیتے ہیں۔ اسمیں جو کچھ فائدہ ہے وہ ناظرین خود اندازہ کرسکتے ہیں۔

نام تبدیل ہونے پر ہمارے مہربان اڈیٹر کو ان سب سے ہاتھ دھونا پڑیگا اور آئندہ کو نئے خریداروں سے توقع نہیں ہوسکتی کہ وہ اس بہت بڑی کمی کو پورا کرسکیں یا وہ خود بھی ہمیشہ کو خریدار بنے رہیں۔ اور آپ کیوں گھبراتے ہیں بہت سے شہر اور دیہات ایسے ہیں کہ اہلحدیثیں میں کوئی آپ کے پرچہ کا نام تک بھی نہیں جانتا۔ اشاعۃ السنہ کی طرف خیال فرمایئے کہ کتنے عرصہ کا پرچہ منتہی شخص کا ہے۔ آپ کے اخبار کے تین سالہ پرچے کے مقابلہ میں اب بھی ہم پلہ نہیں ہوسکتا آپ کو شکر کرنا چاہئے یقین ہے کہ آپ اور اخباروں کے اڈیٹروں کو ہنسی اور تمسخر کا تبدیل نام سے موقع نہ دیگی۔

ترقی اخبار کے بہت سے طریق ہیں منجملہ ان میں سے یہ بھی ہے۔ کہ جو لوگ آپکے خریداروں میں سے اہل دل ہیں وہ ایک ایک اور دو دو خریدار کا چندہ سالانہ عند اللہ داخل دفتر اہلحدیث کریں۔ اور غریب طلبار کے نام آپ جاری فرمادیں۔

(دوم) تجویز یہ ہے کہ جو شخص دو خریدار بہم پہونچائیں انکے نام چھ ماہ یا سہ ماہ تک اخبار مفت جاری فرمادیں۔ جو چار یا پانچ خریدار بہم پہونچائیں انکو تمام سال تک اخبار مفت دیا جاوے۔ اور جو صاحب چندہ سالانہ اپنے پاس سے دیکر مزید خریدار بھی تجویز کریں تو انکا نام بعنوان اہلحدیث میں ماہواری طور پر درج اخبار فرماکر ممنون و مشکور فرماتے رہیں میری ناقص سمجھ میں ایسے ہی آتا ہے۔ آئندہ ناظرین اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ والسلام

عبدہٗ محمد شفیع الحسن سکندرآبادی

اڈیٹر۔ گو عدم تبدیل کی جانب کثرت رائے ہے۔ مگر بعض رائیں تبدیل کی طرف بھی ہیں جنمیں سے ایک تحریر درج ذیل ہے:۔

جناب مولانا صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چند اخبارات میں ایک اشتہار دیہ اخبار اہل فقہ امرتسر کا دیکھا جو عنقریب شائع ہوگا۔ غالباً یہ اخبار اہلحدیث (مسلمانوں) کے مخالف ہوگا۔ جیساکہ انکے نام سے ظاہر ہے۔ جو اہلحدیث کے بالمقابل رکھا گیا ہے۔ اور اہلحدیث سے بھی لوگ جو رنگ دیگی جسکی کہ پہلے بھی کمی نہیں۔ اسلئے مناسب ہے کہ جناب اس موقعہ پر اپنی بے تعصبی کا ثبوت دیکر اخبار کا نام بدل دیں اور یہ صرف راقم الحروف کی ہی رائے نہیں بلکہ جتنے اصحاب نے اس اشتہار کو دیکھا ہے یہی رائے ظاہر کی ہے۔ اور مزید برآں اخبار میں ناظرین کی آگاہی کیلئے عاجز کی رائے کو ظاہر فرمادیں۔ جیساکہ پچھلے سال جناب نے اخبار میں یہی تجویز ظاہر کی تھی۔ پھر دیکھیں کہ اڈیٹر اخبار اہل فقہ کہاں تک تعاقب کرتا ہے۔ کاش کہ اہل اسلام اس باہمی جھگڑے بکھیڑے کو چھوڑ دیویں۔ کیا مخالفین سے بازی لے گئے ہیں یا اب کوئی بھی کافر سوائے مسلمانوں کے دکھائی نہیں دیتا؟

خاکسار قاضی ثناء اللہ عفی عنہ از میانوالی

اڈیٹر۔ مولوی محمد شفیع الحسن صاحب کی دلیل کافی نہیں کیونکہ اخبار کا نام تبدیل ہونے سے اس کی پالیسی تائید توحید و سنت میں فرق نہ آئیگا۔ پس یہی جواب قاضی ثناء اللہ صاحب کی دلیل کا ہے۔ مگر ابھی ہم کوئی فیصلہ نہیں کرتے۔ بلکہ ناظرین کے سامنے فریقین کی رائیں پیش کرتے ہیں۔ ہاں مولوی محمد شفیع الحسن صاحب کی تجویز متعلقہ اشاعت اخبار سے ہم کو

[1] اسی لئے تو بار بار کہا جاتا ہے کہ قدر دانان اہلحدیث ایسے معاملہ میں آواز پہونچائیں۔ اڈیٹر

ahmadimuslim.de

اتفاق ہے۔ بیشک جو صاحب دو خریدار ہم پہونچائیں گے انکے نام چھ ماہ تک اور جو پانچ خریدار بنائیں گے انکو ایک سال تک اخبار مفت ملیگا بشرطیکہ وہ یہ انعام لینا چاہیں۔ اور اگر وہ یہ خدمت محض دینی اشاعت سمجھکر کریں اور انعام کی درخواست نکریں تو انکی طرف سے کسی سائل کے نام اتنی مدت تک اخبار مفت جاری کیا جاویگا۔

جس سے انکو دگنا ثواب ہوگا۔ پچھلے وعدہ کے مطابق جن دوستوں نے خریدار بنائے ہیں بعد شکریہ انکی خدمت میں گذارش ہے کہ حسب اعلان محصول ۲ر بھیجکر کتب انعامی منگالیں

دیناںگر میں آریوں سے مباحثہ

آریہ سماج دیناںگر (پنجاب) کا جلسہ ۴-۵ر اگست کو تھا۔ دیناںگر کی انجمن نصرۃ الاسلام نے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کو مباحثہ کے لئے بلایا۔ مباحثہ وید کی حقیقت پر تھا۔ آریہ سماج کی طرف سے لالہ جیدیال سکرٹری آریہ سماج امرتسر مناظر ہوئے۔ مولوی صاحب نے پوچھا کہ وید کی حقیقت یعنی سچائی کی کیا دلیل ہے؟ لالہ صاحب نے کہا کہ آپنے جو وید پر اعتراض کیا۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ وید کو جھوٹا جانتے ہیں پس وید کے جھوٹ ہونے کے دلائل بتلادیں۔ مولوی صاحب نے کہا یہ آج نیا قاعدہ سنا ہے کہ مدعی سے جب ثبوت اور دلیل طلب ہو تو وہ مدعا علیہ سے نفی کا ثبوت پوچھے۔ حاضرین تو اسی سے سمجھ گئے ہونگے کہ وید کی حقیقت کا ثبوت آریہ مناظر نہیں دیسکتا۔ آخر ایک دو تقریروں کے بعد مولوی صاحب نے کہا اچھا اگر آپ ثبوت نہیں دیتے تو نفی کا ثبوت میں ہی دیتا ہوں۔ اور چونکہ قدرتی سائنس کے خلاف کہتا ہے۔ اسلئے الہامی کتاب نہیں۔ وید کہتا ہے کہ شیشے اور پتھر کو جوڑکر ایک کہو کیونکہ وید کہتا ہے جس کا نطفہ ہے اُسکا بیٹا نہیں۔ اور جس کا نطفہ نہیں اُسکا بیٹا ہو یعنی نیوگ۔ اسکا جواب کیا تھا؟ لگے اِدھر اُدھر جانے کہ جیسے مسلمان ضرورت کے وقت سور کا گوشت کہا لینے کو جائز جانتے ہیں اُسی طرح نیوگ ہے۔ مولوی صاحب نے کہا سور کا گوشت کہا لینا کوئی قانون قدرت کے خلاف نہیں۔ دانت چبا سکتے ہیں۔ معدہ ہضم کرسکتا ہے۔ ہاں ایک اخلاقی برائی تھی جو شریعت نے منع کیا ہے سو ضرورت کیوقت مباح کردیا گیا۔ مگر یہ کیا غضب ہے کہ جس کو قدرت نے نہیں جوڑا تم اُسے جوڑتے ہو۔ اور جسکو جوڑا ہے اُسے توڑتے ہو۔ نیوگی بچہ کو غیروں کے خاوند کا وارث [illegible] ہی وارث ہوجاتی ہے۔ مولوی صاحب نے کہا سرکار انگریزی سے وارث ہوجاتی ہے۔ کہ اُسکا اصلی [illegible]

[illegible] سے ہوجاتی ہے [illegible]

کی تقریر پر ہر ایک فرد بشر عش عش کرتا تھا خصوصاً جب کوئی موزون شعر پڑھتے تھے تو بس جان پڑجاتی تھی۔ آریوں کو تو مولوی صاحب کے شعر شیر کی گرج کی طرح ڈراتے تھے۔ تھوڑا سا وقت حکیم عبدالحق صاحب نے بھی سوال کئے مگر انکو جواب بھی آئیں بائیں شائیں ملا۔ افسوس کے قابل بات یہ تھی کہ سماج ذا ایک ایسے شخص کو پریزیڈنٹ بنایا جس کو شاید پہلے ایسے منصب پر بیٹھنے کا اتفاق ہوا تھا۔ جو بات آریہ مناظر اُسکو کہتا فوراً اُسی پر اُلجھتا یہانتک کہ ایک دفعہ مولوی صاحب پر ناجائز دباؤ ڈالتے ہوئے کہنے لگا۔ میں آپکو بند کردونگا۔ مولوی صاحب نے کہا میں تمکو پریزیڈنٹی سے معزول کردونگا۔ ایسی کراری کراری سنکر لالہ جی کے ہوش اُڑ گئے۔ غرض لالہ صاحب مناظر اور لالہ جی پریزیڈنٹ دونوں کے دونوں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے تھے اور ہماری خیال میں ایک مناظرہ میں اور دوسرا انتظامی قابلیت میں اپنی نظیر نہیں رکھتا تھا۔ جلسہ میں سوامی درشنانند جی بدایوں والے بھی بیٹھے تھے۔ لوگ منتظر تھے کہ سوامی جی مباحثہ میں پیش ہونگے۔ مولوی صاحب نے اُنکا نام بھی لیا کہ دلیر بیٹے مباحثہ سے بچھڑے ہوئے دو دست لوٹ پوٹ ہوگئے مگر آریہ سماج کو خدا جانے سوامی جی پر کیا بدگمانی تھی کہ اُنکو پیش نہ کیا۔ حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ الاسلام امرتسر

الصلح خیرٌ

مولانا صاحب۔ السلام علیکم خوشی کا مقام ہے۔ کہ چند روز سے حضرت مولانا مولوی عبدالسبحان صاحب لاہوری سجانپور میں تشریف لائے ہوئے ہیں سبحان اللہ شہر میں خوب دین کی رونق ہورہی ہے متعلقین نزدیک و دور سے جوق جوق چلے آرہے ہیں۔ فقیر محمد صاحب داروغہ صفائی کے اہتمام سے میدان شہر میں مجمع ہوا۔ مولانا صاحب نے مضمون اتفاق پر وعظ فرمایا۔ اس خوبی و خوش اسلوبی کے ساتھ کہ صدائے مرحبا و سبحان اللہ سے ہال گونج اٹھا۔ اسی طرح دو تین جلسے وعظ کے مختلف جگہ جونک و میدان میں ہوئے۔ آپکا وعظ ہے یا سحر بیانی ہے جس کے اثر سے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو گلے ملوادیا۔ اہل حدیث و احناف میں اتفاق کرادیا۔ کثرت نمازیوں کی وجہ سے متصل آبادی شفاخانہ کے سامنے چودھری حسن خان کے باغ میں نماز جمعہ آپ پڑھاتے ہیں۔ اس قصبہ میں آٹھ جگہ جمعہ کی نماز ہوتی تھی۔ مولانا صاحب کے فیض و برکت سے حنفی و اہلحدیث وغیرہ ایک جگہ نماز پڑھتے ہیں بجز ایک کشمیری محلہ میں مولوی حبیب اللہ صاحب کشمیری نماز الگ پڑھتے ہیں۔ خدا کرے کہ مولانا صاحب کا قیام یہاں [illegible] رہے کہ ہدایت دین اسلام کی ترقی روز افزوں ہو۔ اللہ تعالیٰ آپکی صحت قائم رکھے اور ہم خادمین کے سروں پر آپکا سایہ عاطفت دائم رکھے آمین۔

[illegible] امام مسجد چودھریاں۔ ساکن قصبہ سوجانپور۔

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۲۶۲ - زید اپنی بی بی ہندہ کو لانیکے واسطے اپنے سسرال میں گیا - خویشان ہندہ نے جواب دیا - کہ تمہارے وہاں ہندہ کو کبھی نہیں بھیجینگے تم ہندہ کو طلاق دیکر چھوڑ دو - زید نے جواب دیا کہ ہم طلاق نہیں دینگے آخرش زید کو مار پیٹ کر کے جبراً ایک کاغذ بطور طلاق نامہ کے لکھوا لیا تب زید مجبور وعاجز ہو کر طلاق دیکر چلا آیا - لیکن تاہنوز زید کہتا ہے - کہ ہم صرف اپنی جان بچانیکے واسطے طلاق دیا تہا - اور ہندہ نیز زید کے یہاں آنے پر راضی ہے اب اس حالتمیں ہندہ زید کو مل سکتی ہے یا نہیں - بینوا توجروا -

(راقم ابو الفرقان محمد سلیمان ہری پوری)

ج نمبر ۲۶۲ - یہ تو کوئی عذر نہیں کہ جان بچانے کیلئے طلاق دی تہی ہاں مسئلہ یہ ہے کہ اگر طلاقنامہ میں ایک ہی طلاق لکہی ہے - تین طلاق نہیں تو رجوع سے صلح ہو سکتی ہے - اور اگر تین لکہی ہیں تو بھی اہلحدیث کے نزدیک وہ تین بہی ایک ہی ہیں اسلئے عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے - اور بعد عدت کے نکاح بہی انکا ہو سکتا ہے -

س نمبر ۲۶۳ - مسمی جیوا درزی نے اپنی دختر مسماۃ نوربی بی کا نکاح ہمراہ محمد بخش عرف کالا ساکن خاص ریاست پٹیالہ عرصہ بارہ یا تیرہ سال سے کیا ہوا تہا - کالا مذکور نے ان ایام میں اسکو تنگ رکہا - اور چار چار سال تک گم رہا - و نان نفقہ کی بہی کچھ خبر نہیں لی - وہ اکثر اپنے باپ کے گہر رکہر اوقات بسر کرتی رہی بلکہ ایک لڑکا بہی اسکے نطفہ سے عورت مذکورہ کے پاس موجود ہے - اور عورت مذکورہ نہایت نیک چلن ہے - بوقت نکاح مہر یکصد روپیہ کا مقرر کیا گیا تہا - جو کالا مذکور نے اب تک ادا نہیں کیا - ۲ ماہ شعبان ۱۳۲۳ھ کو مسمی کالا جو اپنی بیوی کو اسکے باپ کے گہر خود آکر چہوڑ گیا - تو جب اسکو نان و نفقہ کیلئے مجبور کیا گیا - اور نیز یہ بہی کہا کہ اب تو نے پہر گم ہو جانا ہے - یا تو نان نفقہ کا کچھ بندوبست کر جا یا طلاق دیدے تو اسپر اس نے ایک روپیہ کے اسٹام پر یہ اقرار نامہ تحریر کیا کہ میں اپنی بیوی بچہ کو ماہ در ماہ گذارہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کرتا رہونگا - اگر متواتر ۲ ماہ تک گذارہ نہ روانہ کروں تو تاریخ تحریر اقرار نامہ سے عورت مذکورہ پر میرا کوئی دعوی نہیں ہے - اُس تاریخ سے طلاق سمجہی جاوے - ۲ ماہ گذر گئے کہ خرچ مہرہ بہی روانہ نہیں کیا - کیا خدا و رسول کے نزدیک اس اقرار نامہ سے طلاق پڑ جاتی ہے - یا نہیں

(جیوا خیاط محلہ کہیرا روپڑ ضلع انبالہ)

ج نمبر ۲۶۳ - بحکم یؤخذ المرء باقرارہ یعنے آدمی اپنے اقرار پر ماخوذ ہوتا ہے - اقرار نامہ کی رو سے طلاق ہو جائیگی -

س نمبر ۲۶۴ - کچھ دنوں سے بنارس میں یہ رواج ہو گیا ہے - کہ شوہر اپنی زوجہ کو بذریعہ نوٹس کے طلاق دیدیتا ہے - یعنی بیٹی والی کو خبر بہی نہیں ہوتی - اور نوٹس دہم سے موجود لڑکی کا وارث ہکا بکا رہ جاتا ہے کہ الہی یہ کیا غضب ٹوٹا - تو اب سوال اول یہ ہے - کہ موافق مذہب حنفیہ کے اسطریق سے طلاق واقع ہوتا ہے یا نہیں -
ایک شخص نے اپنی زوجہ نابالغہ کو جس سے ہم بستر بہی نہیں ہوا تہا - اسیطرح سے بذریعہ نوٹس کے طلاق دیا - کہ فلاں کی لڑکی فلاں نام جو کہ ابہی نابالغہ ہے - ایک طلاق دی اور یہ بہی لکہا ہے - کہ زیور ہیں - سے آدہا مہر مبلغ سولہ روپیہ پانچ آنہ لیکر باقی زیور واپس کر دو - تو کیا مذہب حنفیہ کے مطابق طلاق واقع ہوا یا نہیں اور کیا نابالغہ کیواسطے مذہب حنفیہ میں ایک ہی طلاق جائز ہے - بذریعہ اخبار اہلحدیث کے جواب ارشاد فرمایا جائے -

(ابو عبد القادر از بنارس)

ج نمبر ۲۶۴ - فقہا کہتے ہیں الخط یشبہ الخط یعنے ایک کا خط دوسرے کے خط سے مشابہ ہوتا ہے - سو اگر یہ اشتباہ نہیں کہ خط کسی اور کا ہے بلکہ اسکا یقین ہے کہ خط اوسیکا ہے تو طلاق ہو جائیگی اور عورت نابالغہ ہو یا بالغہ جو غیر مدخولہ ہو اوس پر عدت نہیں -
یعنے غیر مدخولہ پر عدت نہیں -

س نمبر ۲۶۵ - جو شخص نکاح ثانی کو از حد برا جانے اور کہے نکاح ثانی کرنا شریفوں کے کام نہیں اور اپنے گہر میں ہمیشہ بیوہ عورت کو بٹہا رکہے - و نکاح نہ کرنے دے - حالانکہ بیوہ کا منشا نکاح کرنے کا ہو - ایسے شخص کے بارہ میں شرعاً کیا حکم ہے - اور ایسے شخص سے میل رکہنا درست ہے یا نہیں -

ahmadimuslim.de

س نمبر ۲۶۶ - اللہ و رسول کے مقابلہ میں کس کا حکم ماننا اور کس کے ناراض ہونیکے خیال سے نکاح ثانی نہ کرنا درست ہے یا کیا۔

س نمبر ۲۶۷ - نکاح ثانی کرنیکا حکم کس کا ہے - اور اوسکو برا جاننے والے کون لوگ ہیں۔

(سائل عبداللہ از کامٹی)

ج نمبر ۲۶۵ - نکاح ثانی پیغمبروں کی سنت ہے - اہل بیت اطہار کے نکاح ثانی ہوئے پس جو شخص اسکو روکتا ہے - بڑا ظالم ہے - اگر اوسکے دل میں یہ خیال ہے کہ نکاح ثانی کرنا آجکل کے رسمی شرفاء کا کام نہیں تو اپنے خیال سے تو سخت گنہگار رہے - اور اگر یہ خیال ہے کہ یہ کام فی نفسہٖ قبیح ہے - اور ہر زمانہ میں شریفوں کی شان کے مناسب نہیں تو بوجہ اسکے کہ اسکے کلام سے تمام خاندان رسالت کی توہین مترشح ہوتی ہے - اسکے کفر کا خطرہ ہے اگر ہو سکے تو اسکے ساتھ میل جول برادرانہ اور دوستانہ ترک کر دیا جائے بشرطیکہ اس ترک سے اوسے اچھا اثر پڑنے کا گمان غالب ہو نہیں تو سمجھاتے رہیں۔

ج نمبر ۲۶۶ - قرآن شریف اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ ۔ سب سے زیادہ حق خدا اور رسول کا ہے کہ اونکو راضی کیا جائے - خدا کو تو اسلئے کہ وہ مالک حقیقی ہے - رسول کو اسلئے کہ وہ معلم حقیقی ہے اور مالک حقیقی کے پیغام ہم تک پہونچایا ہے - حدیث شریف میں آیا ہے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق - یعنے کسی مخلوق کی تابعداری درست نہیں جسمیں خالق کی بے فرمانی ہو - نکاح ثانی کا جواب اوپر آچکا -

ج نمبر ۲۶۷ - نکاح ثانی کرنا خدا کا حکم ہے - اَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ یعنے بیوگان کی شادی کر دیا کرو - حدیث شریف میں حضرت علی کو آنحضرت نے وصیت فرمائی کہ اے علی تین کاموں میں دیر نہ کیا کر نماز میں جنازہ میں والایم اذا وجدت لہا کفوا یعنے بیوہ کا جب جوڑ ملے تو فوراً نکاح کر دیا کر - اوسکو برا جاننے والوں کا ذکر اوپر آچکا ہے -

س نمبر ۲۶۸ - ایک لڑکا ہے - اور عمر اوسکی قریب پندرہ سولہ برس کی ہے - اور وہ لڑکا ابھی کم عقل ہے - اور اگر اوس کو اوسکے سسرال والے اوسکی بیوی کیطرف سے بہکائے اور اس کی بہت سی برائی کریں اور کہیں کہ تو اوس کو طلاق دیدے اور وہ لڑکا انکے بہکانے میں اگر اس امر پر راضی ہو جائے اور طلاق دیدے مگر وہ لڑکا اپنی زبان سے اس محفل میں یہ نہ کہے کہ میںنے اپنی بیوی کو طلاق دی تو اب اس حالت میں طلاق ہوئی یا نہ ہوئی اور اوسکو یہ بھی نہ معلوم ہو کہ میری بیوی اس امر پر راضی ہے یا نہیں - اور اوسکی بیوی کی عمر قریب تیرہ چودہ برس کے ہو - اسکا جواب مفصل دیجئے -

(قمر الدین شیڈ ماسٹر از جہاد ملی مہو)

ج نمبر ۲۶۸ - پندرہ سولہ برس کا لڑکا چونکہ شرعاً بالغ ہے - اسلئے اوسکی طلاق ہو جائیگی یہ عذر ٹھیک نہیں کہ اوسکو بہکایا گیا ہے - اوسی مجلس میں طلاق دے یا دوسری میں دے غرض جب دیگا - ہو جائیگی - منکوحہ راضی ہو یا نہ ہو -

س نمبر ۲۶۹ - زمین قاضی انعام کے نسبت زید مدعی ہے - کہ اوسکا پٹہ یعنے سند انگریزی والدین مرحومین نے میرے نام منتقل کر دادیا ہے جبکہ امور قضا میرے سپرد ہیں تو میں ہی اکیلا اوسکی آمد کا مستحق ہوں یہ زمین از قبیل وقف ہے - نہ تو فروخت ہو سکتی ہے نہ تقسیم - میرے بھائی جو اوسکی آمد کو رد کر دیتے ہیں اور از قسم متروکہ سمجھکر ترکہ مانگتے ہیں اور پانچ حصہ ایک گز لیکر دو حصہ زمین پنجبر رکھے ہیں سو یہ انکا ظلم ہے - علماء دین خاصکر اہلحدیث پر حق ہے - کہ یہ سوال اپنے اخبار میں معہ جواب باصواب مفصل بدلائل شرعیہ بیان فرما کر بحکم حدیث شریف انصر اخاک ظالما او مظلوما حق کو باطل سے جدا کر دیں ثواب و نیک نامی دارین پاتے رہیں -

(محمد عبد الرحیم از کرنول)

ج نمبر ۲۶۹ - زمین مذکورہ کے وقف کی شرائط معلوم ہونے ضروری ہیں - اگر وہ اس شرط سے وقف ہے - کہ جو کوئی یہ خدمت قضا وغیرہ کو کریگا وہ اسکی آمدنی حاصل کریگا تو بیشک زید کا دعویٰ صحیح ہے اور اوسیکا حق ہے - اور اگر یہ شرط نہیں بلکہ سب بھائیوں کیلئے ہے - صراحۃً یا کسی بات کی بھی تصریح نہیں تو سب بھائی شریک ہونگے غرض جبتک شرائط وقف

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

لاہور کا مجوزہ اندھوں کا مدرسہ ستمبر سے جاری ہو جائیگا۔

ایران میں وزیر اعظم کی مخالفت ترقی کر رہی ہے۔ شاہ معظم بیمار ہیں اور خاموشی سے شورش انگیزی کا نظارہ کر رہے ہیں۔

ایک طرف تو ایران کی نسبت سینکڑوں بدنظمیوں اور بدامنیوں کی خبریں آ رہی ہیں اور دوسری طرف مصری اخبارات راوی ہیں۔ کہ ایران میں ترقی کا نیا دور شروع ہو گیا ہے العالم الاسلامی کہتا ہے کہ ایران کے تمام اہل علم اور تاجروں نے شاہ معظم کی خدمت میں درخواست کی ہے۔ وہ جنگی تعلیم کے حاصل کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ ان کی خواہش یہ ہے کہ انکے لئے فنون حربیہ کی تعلیم کا خاص طور پر انتظام کیا جائے۔ اور تحصیل کے بعد ملک کی خدمت کریں۔

سلطان المعظم کا ارادہ ہے کہ شام میں آلات حربیہ کا ایک وسیع کارخانہ قائم کریں جس میں نئی وضع کے آلات تیار ہو سکیں۔

یکم اگست سے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی اغراض کی اشاعت اور انکے لئے چندہ جمع کرنے کیواسطے ایجنٹ گشت کرینگے۔

امرتسر لاہور میں ابھی تک بارش کی بہت کمی ہے۔

کہتے ہیں کہ ایسٹ انڈین ریلوے پنجاب میل کے ساتھ بہت جلد وہ گاڑیاں بھی چلانیوالی ہے جس میں مسافروں کی خوراک کا سامان تیار رہا کریگا۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ گاڑی بہت کم سٹیشنوں پر ٹھیرا کریگی۔

ہفتہ مختتمہ ۲۱ جولائی میں کل ہندوستان کے درمیان اموات پلیگ ۹۶۷ ہوئیں جنمیں سے ۲۰۰ بمبئی احاطہ میں ۵۸ ریاست میسور میں۔ ۳۸ پنجاب میں۔ ۱۴ ممالک متحدہ میں ۱۴ بنگالہ میں ۲۸۰۔ اموات واردہ ہوئیں۔ مگر یہ تعداد چندہ یوم کی ہے۔

زار روس نے اپنا نو پارلیمنٹ موسوم بہ ڈوما موقوف کر دیا ہے۔

کاسکوں نے اڈیسہ میں لوٹ شروع کر دی۔ یہودیوں کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ (اب یورپ کیوں منہ میں گھنگنیاں لیکر خاموش ہے)۔

ایک معزز مرشد آباد کی لیڈی اپنا بیٹے کو سیکنڈ کلاس گاڑی میں سفر کر رہی تھی ایک یوروپین نے اسکی عزت بگاڑنے کی کوشش کی مگر منہ کی کھائی۔ اب عدالت میں معافی مانگی اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا اس کے علاوہ ہوئی۔

مرشد آباد میں ایک سادھو نے ایک عورت کا بھوت اتارنے کے بہانے پر اس کے کپڑوں کو آگ لگا دی جس سے وہ جلکر مر گئی۔ (مناسب ہے)

مدراس ریلوے کے اسٹیشن کدور کے تصادم ریلوے کے مقدمہ میں مجسٹریٹ نے گارڈ برنڈلی کو ۳ ماہ قید اور اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کو دس ہفتہ قید با مشقت کی سزا دی۔

ریلوے بورڈ نے نارتھ ویسٹرن ریلوے کی اول درجہ کی بوگی گاڑیوں میں برقی پنکھے لگانے کی تجویز منظور کر لی۔

طہران میں بڑی ابتری پھیل رہی ہے۔ شاہ ایران نے پبلک کے مطالبہ سے مجبور ہو کر اپنے وزیر اعظم کو موقوف کر دیا۔ اور مشیر الدولہ کو وزیر اعظم مقرر کیا۔ طہران کے تمام بازار بند اور کاروبار بالکل رکے ہوئے ہیں۔

جاپان کا خوف تمام یورپین سلطنتوں پر بیٹھ گیا ہے۔ شہنشاہ جرمنی نے ایک فرانسیسی ڈپٹی ایم مینیر سے گفتگو کے دوران میں کہا کہ جاپان کی طاقت بہت بڑھ گئی ہے اب ایک دن ایسا آنیوالا ہے کہ یورپین سلطنتوں کے اتفاق میں جاپانی امپائر بھی اگر ضرور دخل دیا کریں گے۔

طفلس سے خبریں آئی ہیں کہ روسی علاقہ میں آرمینوں اور تاتاریوں میں ایک ہفتہ تک باقاعدہ لڑائی ہوئی۔ تاتاریوں نے درہ عسکران پر حملہ کیا۔ لیکن آرمینوں نے انکو پسپا کر دیا اس درہ کے آس پاس کے دیہات میں سخت خونریزی اور قتل عام ہوا۔ پانچ دن کی آتشباری کے بعد قصبہ شوشہ جل اٹھا۔

روس کی خوفناک حالت میں ابتک کچھ تبدیلی نہیں ہوئی عام میں بغاوت اور انقلاب پسندی کے خیالات زوروں پر ہیں فوجیں باغی ہو رہی ہیں۔ روسی حکام بندوقیں تلوار بندوق بغاوت کے دبانے میں بیحد مصروف ہیں۔ نتیجہ کچھ نہیں نکلتا۔

برٹش گورنمنٹ نے اس بات کا فیصلہ کر دیا ہے کہ آئندہ سے مصر میں ۵۰۰۰ گورہ فوج دائمی رکھی جائیگی۔ مسٹر ہالڈین وزیر جنگ نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ کولڈسٹریم گارڈز کی تیسری بٹالین ۱۹ ستمبر آئندہ کو انگلستان سے مصر روانہ کی جائیگی۔ (عجیب انقلاب ہے)

میونسپلٹی پشاور میں ۲۶ ہزار روپے کے غبن میں ایک انگریز سکرٹری اور ایک کلرک ملوث ہے۔

امیر صاحب کابل کی تشریف آوری کے موقع پر شمالی ہند میں ایک بہت بڑی جنگی نمائش کی جائیگی۔

برہما میں بمقام تھانڈانگ شدت بارش سے زمین شق ہو گئی ہے۔ اس لئے ڈاک اور مسافروں کی آمد و رفت رک گئی ہے۔

۲۱ جولائی کو ہوجودن کے دریائے توی میں ایک کشتی ۲۳۰ مرد و عورتوں سے بھری ہوئی غرق ہو گئی

مولوی محمد علی واعظ کا بیٹا بھی ہو گیا۔

ahmadimuslim.de

قابل قدر کتابیں

تفسیر ثنائی اردو پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے - ہندوستان کے مختلف حصوں میں مقبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے - نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے الفاظ کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے - ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ جنمیں سے سردست چار جلدیں تیار ہیں -

جلد اول - سورہ فاتحہ و بقر قیمت عہ

" **دوم** - آل عمران و نساء قیمت عہ

" **سوم** - مائدہ انعام اعراف " عہ

" **چہارم** - تا سورہ نحل ۱۴ پارہ " عہ

تقابل ثلاثہ توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ صحیح کتب کا تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کی گئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انفصال فیصلہ ہے - قابل مطالعہ ہے - (قیمت عہ)

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب قابل دید رسالہ ہے - قیمت ۲ر

شادی بیوگان و نیوگ آریوں کی تردید میں یہ مختصر سا رسالہ نہایت کار آمد ہے قیمت ار

آیات متشابہات - مع اصل تفسیر آیات متشابہات کی تحقیق ۳ر

تہذیب - مہذبوں کے فرائض واضح طور پر بتلائی گئی ار

ملنے کا پتہ

مینیجر اخبار اہل حدیث امرتسر

مفصل ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں ملتا ہے اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے - اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ عہ سے صمہ تک فی عدد
" رنگین ہے " عہ " "
" اوڑھنی کی عہ " ہے " "
ازار بند سوتی ۲ر " ۴ر " "
" ریشمی ۱۲ر " ہے " "
تہبان گبرون باریک موٹا للعہ " عہ "
جبہ ختنی للعہ " "
" رنگین ہوشیارپوری چار " عہ "
جراب دستانہ سوتی سے فی جوڑی
رومال سوتی " "
فوجی رنگین خاکی رنگ پختہ ۲۰ گز " "
لحاف قسری سادہ سے " صمہ "
" خاکی " "
رنگین لوئی ۶ گز طول ۲ گز عرض صمہ سے
" عہ سے "
دری " "
" فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

گاڑھا سادہ ۷۵ر سے ۹ر تک فی عدد
" رنگین عہ " صمہ " "
رومال ریشمی ۸ر " ہے " "
کمبل دیسی ہے " صمہ " "
لوئی سفید عہ " عہ " "
پٹی دیسی اونی ۱۲ر " ۱۴ر " فی گز
" پشمینہ ہے " صمہ " "
جراب دستانہ اونی ۸ر " سہ " "
پٹی " "
" " "
کمبل فوجی عہ " " "
چادر پشمینہ عمہ " " "
بنیان پاجامہ اونی " صمہ "
" سوتی " "
پٹی فی تھان ۸ر سے ۹ر
باقی فہرست منگوا کر دیکھیں -

علاوہ انکے ہر قسم کا مال فوجی جراب ٹوپیاں کمربند مشیل وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ارزاں ملیگا ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی -

نوٹ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے - عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جائیگا اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا -

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹر لودیانہ

مطبع اہلحدیث امرتسر میں حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مالک مطبع چھپکر شائع ہوا

ahmedmuslim.de

یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہی

R.L.N.352

اہلحدیث

شرح قیمت
گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ للعہ
والیان ریاست سے " سے
روساء و جاگیرداروں " للعہ
عام خریداروں سے " عہ
چھ ماہ کیلئے " عہ
ممالک غیر سے " ۵ شلنگ

اجرت اشتہارات
کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع و اخبار اہلحدیث
ہوا کرے

مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث
کی خصوصاً مذہبی و دنیوی خدمت کرنا
گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات
کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط
قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئیے
بے ٹکٹ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین
بشرط پسند مفت درج ہونگے

نمبر (۴۱) مطبوعہ ۲۵ - جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ ہجری مطابق ۱۷ - اگست ۱۹۰۶ء عیسوی جلد (۳)

علیگڈھ میں عیسائیوں سے مباحثہ

۲۰ - جولائی کے اہلحدیث میں مباحثہ مذکورہ کی مجمل کیفیت چھپی تھی اور وہ پرچہ جناب پادری جوالا سنگھ صاحب کی خدمت میں بھی بھیجا تھا۔ چونکہ مجھکو گمان ہے کہ پادری صاحب جیسے فاضل بزرگ کو اگر عیسائیت کی تثلیث کی غلطی سمجھ میں آجاوے - تو اسکو چھوڑنے میں کسیطرح رعایت نکریں گے۔ اسلئے ایک عریضہ بھی لکھا کہ اگر آپ اس مضمون پر بحث جاری رکھنا چاہیں - تو اہلحدیث کے کالم اس خدمت کیلئے حاضر ہیں - چنانچہ آپنے ایک مضمون بھیجا ہے - جس میں مناظرہ کی کیفیت کے علاوہ پادری صاحب نے اپنے اعتقادات بھی صاف لفظوں میں لکھے ہیں - پس ناظرین پادری صاحب کے مضمون کو بغور پڑھیں کیونکہ یہ مباحثہ اپنی نوعیت میں جدید ہے - پادری صاحب فرماتے ہیں :-

جو کیفیت مباحثہ کی مولوی حبیب الرحمان صاحب نے ۲۰ جولائی سنہ ۰۶ کے پرچہ میں شائع کی ہے۔ اُس سے ظاہر ہے کہ آپ نے اپنا فرض منصبی خوب ادا کیا - مگر چونکہ اُس میں یہ مندرج ہے کہ مسیح ممکن بالذات

ہے - گو واجب بالغیر اور قدیم بالزمان ہو - اِس سے اُسکی ماہیت ممکنہ کا انقلاب ماہیت واجبہ بالذات کی طرف نہو سکیگا - ممکن ہر حال ممکن ہی ہے گو واجب بالغیر ہو جاوے " اس فقرہ سے شاید کوئی شخص جو دقائق فلسفہ سے ناواقف ہے سمجھے کہ مسیح ابن اللہ کے واجب الوجود یعنی خدا ہونیکی نفی ہو - لہٰذا میں نے اس مغالطہ کے رفع کرنیکا قصد کیا واضح ہے - کہ بوقت مباحثہ کے میں نے اپنی تقریر میں جیسا کہ مولوی صاحب کی تحریر سے مترشح ہے ذات واجب تعالیٰ کو اپنے معلول کی علت اور معلول اول علت تامہ کو ابن اللہ بیان کیا تھا - اور بعد اسکے ایسے وجوہات بھی صفائی سے عرض کردی تھی - جس سے معلول اول یعنی ابن اللہ کا مختلف اعتبارات کے ساتھ ممکن و واجب و مخلوق و خالق اور خدا ہونا ثابت تھا - مگر افسوس کہ جناب مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب امرتسری نے جملہ اعتبارات مختلفہ کو جن کے مطابق یہ سارے احکام معلول اول کی نسبت ثابت تھے ساقط کر کے صرف اسی امر پر کہ مسیح ابن اللہ فقط مخلوق و واجب تعالیٰ ہو محمول کیا تھا - یہ اُن کو زیبا نہ تھا اسواسطے کہ

درخواست - جن صاحبوں کو ۱۰ اگست کے ۲ دو پرچے پہونچے ہیں وہ مہربانی کر کے ایک پرچہ واپس کریں ٹکٹ محصول اونکو دیا جاویگا - مینیجر

تمام علوم مدونہ کے مسائل اعتبارات ہی پر مبنی ہیں۔ پس اعتبارات کا لحاظ نہ کرنا عقل کے خلاف ہے (لولا الاعتبارات لبطل الحکمۃ) الغرض اس شبہ کو رفع کرنیکو کہ مسیح ابن اللہ فقط مخلوق ہی نہیں بلکہ خدا بھی ہے۔ لغو بلا حاصل فرمایا ہے۔ جاننا چاہئے کہ از روئے دلائل معقول یہ امر ثابت ہو چکا ہے پہلے یہ کہ ذات واجب تعالیٰ واحد حقیقی ہے اور صرف اپنی صفت ارادہ کے جو اسکی عین ذات ہے اپنی معلول کی علت تامہ ہے اور دوسری یہ کہ فقط ایک ہی ایسا معلول ہے جو بطریق صدور بالذات اس سے بلا واسطہ وہ معلول واحد ہی صادر ہوا ہے جو مرتبہ اولیٰ میں ذات واجب تعالیٰ سے بلا واسطہ صادر ہوا ہے۔ چنانچہ مسیحی اپنی اصطلاح میں ذات واجب تعالیٰ کو رب اللہ اور معلول اول واجب تعالیٰ کو ابن اللہ اور جو شخص ساتھ علاقہ معلول اول اور فرد انسانیت کے بطن مقدس حضرت مریم کے پیدا ہوا ہے اسکو یسوع مسیح اور باعتبار اشد تعلق روح و جسد کے کبھی یسوع مسیح کو ابن اللہ اور کبھی ابن آدم کہتے ہیں۔ پس جب یہ بات منقح ہو گئی کہ پہلے تو آپ معلول اول کو تسلیم کر لیں۔ چنانچہ آپ کی تحریر سے ظاہر ہے کہ جب مولوی فاضل صاحب کا کہنا بس نہ چلا تو خدا کو اپنا مان لیا کہ درست تو آپ ہی کے بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح مخلوق ہے خالق نہیں۔ کیونکہ واجب بالذات یعنی خدا تعالیٰ کا معلول اول ہے اسکے بعد یہ بھی معلوم کیجئے کہ کسطرح معلول اول یعنی مسیح ابن اللہ ممکن اور واجب مخلوق اور خالق و نیز ابن اللہ اور خدا تعالیٰ ہے علم معقول کا قاعدہ ہے کہ شے واحد کی نسبت مختلف اعتبار سے مختلف حکم لگاتے ہیں۔ اور اسکا انکار سوائے جاہل کے کوئی فاضل کر نہیں سکتا۔ پس مسیح ابن اللہ کو اس اعتبار سے کہ اسکا وجود اپنی علت کے تابع ہے ممکن الوجود کہتے ہیں اور اس اعتبار سے کہ اسکا وجود بوجہ قطع نظر علت کے قدیمی ہے اور مقدم و تاخر زمانی اور لواحق عدم کی بھی ہے اسکو واجب الوجود مانتے ہیں اور باعتبار نفس صدور کے مسیح ابن اللہ کو خالق عالم کہتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے بعد کہ مرتبہ اولیٰ میں ذات واحد تعالیٰ سے فقط معلول اول ہی صادر ہوا ہے اسکو ابن اللہ کہتے ہیں۔ اور اس اعتبار سے کہ سوائے جہت علت کے بہر صورت معلول اول ہے مساوی و مماثل اپنی علت کے ہے مسیح ابن اللہ کو خدا جانتے ہیں*

اور اگر ہم قطع نظر علت و سرایت عدم کے معلول اول کو واجب الوجود تصور کریں۔ تو بھی مسیح ابن اللہ کے خدا ہونے میں کچھ قباحت لازم نہیں، آتی کیونکہ اسکا وجود تقدیمی ہے۔ پس جبتک تمام اعتبارات مذکورہ کی منشاء انتزاع ذات معلول اول متحقق ہے مسیح ابن اللہ کی نسبت مختلف حکم لگانا کہ وہ ممکن و واجب و مخلوق و خالق و ابن اللہ و خدا ہے صحیح ہے۔ اور باعتبار لامشاحۃ فی الاصطلاح آپ کے عذر کی گنجائش معدوم ہے پس حق تو یہ ہے کہ معلول اول یعنی مسیح ابن اللہ باماہیت ممکنہ باعتبار ممکن عام یعنی ممکن غیر ممتنع کے مماثل ماہیت واجب بالذات بلکہ بغیر انقلاب در حقیقت واجب بالذات ہے و نیز باعتبار علم معقول آپ جب الوجود قسم ممکن الوجود سے ہے۔ لہذا ممکن الوجود کا انقلاب سے

واجب الوجود ہونا تو درکنار عین ممکن الوجود ہے اور ماہیت ممکن الوجود عین ماہیت واجب الوجود ہے۔ پس جو استحالہ آپ نے پیش کیا کہ ماہیت ممکنہ کا انقلاب ماہیت واجبہ بالذات کیطرف نہ ہوسکے گا بہر نہج رفع ہوگیا اور جو آپ نے یہ فرمایا کہ مولوی فاضل صاحب کے مزخرفہ کا جواب نہ ہوسکا۔ سوائے یہ کہنے کے کہ وہ تمہاری قسم ہے۔ یہ ایک خیال فرمایا ہے۔ کہ یہ امر کہاں تک درست ہے۔ یہی دین اسلام کی توحید۔ پس اگر وہ تو کسی طرح ثابت نہیں ہو سکتی جبتک کہ دین اسلام وجود برزخ کا منکر ہے۔ اور یہ تسلیم کرتا ہے کہ ماسوائے ذات واجب تعالیٰ کے سب حادث زمانی ہے۔ کیونکہ اس مسئلہ کے قبول کرنے میں کسی نوع سے حادث زمانہ کا ربط ذات واجب الوجود قدیم زمانی سے باقی نہیں رہتا۔ پس جبتک ربط ثابت نہ ہو۔ یقیناً اسلام کی رو سے ذات باری تعالیٰ کا علم نہیں ہو سکتا اور جسکا علم نہ ہو۔ اسکی ہستی کا ثبوت باعتبار کلام العلیم لم یعلل کیا ہو سکتا ہے۔ پس دین اسلام نہ فقط توحید ہی سے بلکہ مطلقاً عرفان ذات باری تعالیٰ سے معرا ہے۔ رہا ہر دو میم کی گفتگو کا نتیجہ سو وہ ہر عاقل آپ کی تحریر سے بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ جیسے پہلے دن مولوی فاضل صاحب نے یہ کہا کہ یہ دلائل† دلائل کے ہیں ثابت کیا تھا۔ اور دوسرے ہی دن تمام اعتبارات کہ جس سے ثابت ہے کہ مسیح ابن اللہ نہ فقط مخلوق ہے بلکہ خدا بھی ہے نظر انداز کر کے صرف جہت واحد کو لیکر مسیح ابن اللہ ذات واجب تعالیٰ کا معلول اول ہے باعتبار مخلوق ہے

* یہ تو نہیں لکھا۔ بلکہ آپکا ایجاد ہے (سب ایڈیٹر)

† دلائل نہیں کہا بلکہ سوال کہا تھا (سب ایڈیٹر)

گو وہ قدیم پاپنجان ہو۔ عوام کو مغالطہ میں ڈالا۔ غرضیکہ دونوں دن جناب مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب امرتسری سے نہ دلائل ناقضہ توحید ہی اسے بین اسلام کی نہ دلائل مثبتہ مسئلہ توحید فی التثلیث کی تردید ہو سکی۔ اور جو شعر میں پڑھا تھا وہ یہ تھا ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دلکا ٭ جو چیرا تو اک قطرہ خون نکلا

زیادہ اسلام۔ راقم آپکا خادم جوالا سنگھ بریلی

جواب:۔ آپ کی تقریر کو عام فہم کرنے کے لئے ہم نے ہندسے لگا دئیے ہیں۔ اور انہی ہندسوں کے لحاظ سے آپکی تقریر کے فقرے بنا دئیے ہیں: (۱) خدا واجب الوجود ایک ہے (۲) مسیح ممکن الوجود ہے (۳) مسیح کا وجود قطع نظر علت کے معلوم ہے۔ لیس ہیں یہ تینوں فقرے ہیں جن پر سارا بحث ہے اور یہی تینوں فقرے آپ کے حقیقت میں اسلام کی فتح کے موجب ہیں۔ پس سنئیے!

سب سے پہلے ایک معقولی اصول ہی عرض ہے۔ وہ یہ ہے کہ مفہوم تین قسم پر ہے۔ واجب بالذات۔ ممکن بالذات اور ممتنع بالذات۔ ان کے معنے یہ ہیں۔ واجب بالذات تو اسکو کہتے ہیں جسکا وجود بغیر کسی علت کے ہو جیسے خدا ممکن بالذات اسے کہتے ہیں جسکا وجود کسی علت سے ہو جیسے مخلوقات۔ اور ممتنع بالذات اسکو کہتے ہیں۔ جو کسی طرح سے بھی موجود نہ ہو سکے جیسے اجتماع نقیضین مثلاً رات اور دن کا ایک آن میں ایک جگہ پر جمع ہونا اسکو محال بھی کہتے ہیں۔ یہ تینوں قسم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔ جیسے ان کی تعریف ہی سے ظاہر ہے اور ہر ایک تقسیم میں اقسام کا یہی حکم ہے کہ ان میں اجتماع نہیں ہو سکتا ہے مثلاً معقولی ملزوم چیز ان کو جن اقسام پر تقسیم کیا جاتا ہو۔ وہ ایک دوسرے سے جمع نہیں ہو سکتیں اسی لئے ان کو قسیم کہتے ہیں مثلاً انسان۔ بھیڑ۔ بکری وغیرہ جو انسان ہے وہ انسان ہی ہے۔ وہ بھیڑ نہیں ہو سکتا۔ جو بھیڑ ہے وہ بھیڑ ہی ہے۔ وہ گدھا نہیں بن سکتی۔ پس فرمائیے جب آپ فقرہ دوم میں مسیح کو ممکن بالذات مانتے ہیں اور واجب تعالیٰ کو واحد حقیقی کہتے ہیں۔ تو پھر یہ دعوی آپ کا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ مسیح بغیر انقلاب کے واجب بالذات ہے چنانچہ نمبر ۳ کی عبارت آپکی کہہ رہی ہے۔ کیونکہ مسیح جب ممکن بالذات ہے (جو چیز ممکن ہے وہ بالذات ہی ہے۔ ممکن بالغیر کوئی چیز نہیں ہو سکتی) تو پھر واجب بالذات اسکو کہنا کونسی منطق ہے۔ نیز نمبر ۲ میں آپکا فرمانا کہ واجب الوجود قسم ممکن الوجود سے ہے۔ بالکل کلام شعری بلکہ سفسطہ ہے۔ کیا آپ نے علم منطق میں کہیں پڑھا ہے کہ قسیمین آپس میں متحد ہو جاتی ہیں۔ آپ اگر اتنی ہی پر غور کرینگے۔ تو قرآن شریف کا دعوی آپکو فوراً سمجھ میں آجائیگا۔ کہ بیشک سچ ہے اعتبار نہ ہو تو سنئیے!

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ

یعنے کافر ہیں وہ لوگ جو اس بات کے قائل کہ خدا ہی مسیح ہے اور ایسے ہی وہ لوگ بھی کافر ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ خدا تین میں سے ایک ہے تو چونکہ عیسائی اس ارشاد قرآنی کی مخالفت اور تکذیب کرتے تھے۔ مگر آپ کی تقریر سے اسکی تصدیق ہوتی ہے۔ کیونکہ آپ بڑی فراخدلی سے اسبات کو تسلیم فرماتے ہیں کہ مسیح ممکن الوجود ہے۔ جسکے معنے بقاعدہ منطق صاف یہ ہیں کہ مسیح خدا نہیں اور اسی بات پر قرآن کو رنج تھا۔ کہ عیسائی مسیح کو خدا کہتے تھے۔ جب وہ خدا نہیں۔ بلکہ مخلوق ہے۔ تو نہ وہ تثلیث کا جزو ہے نہ کل۔ کیونکہ تثلیث مجموعہ تین واجب الوجودات کا نام ہے۔ جب مسیح ممکن الوجود ہے۔ تو وہ نہ تو خود خدا ہے نہ جزو تثلیث پس آپ نے اپنی تقریر میں گویا صاف لفظوں میں قرآن شریف کا دعوی تسلیم فرمالیا۔ رہا کسیقدر آپکا لفظی اختلاف سو وہ بھی تھوڑے سے رنج و دفع ہو جائیگا

راہ پر انکو تو لے آئے ہیں ہم باتوں میں
اور کھل جائینگے دو چار ملاقاتوں میں

جب اس امر کا تصفیہ ہو جائیگا۔ اور آپ کھلے لفظوں میں مسیح کی ذات سے الوہیت کو مسلوب کر دینگے یا بقاعدہ علم منطق اسکی الوہیت کا ثبوت دینگے۔ تو بعد اسکو عالم اعلی اور عالم اسفل میں وسائط پر گفتگو ہوگی۔ سردست غلط مبحث ہے۔ میرے خیال میں ان دو بحثوں کو آپس میں کوئی تعلق نہیں۔

ہاں میں مانتا ہوں کہ مختلف اعتبارات سے مختلف احکامات جاری ہو سکتے ہیں۔ مگر وہ احکامات سب ایسے ہوتے ہیں۔ جو اس شے کی ذات کے منافی اور متضاد نہوں بلکہ وہ ذات ان احکامات کی محل ہو سکے۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ ممکن پر واجب بالذات کا حکم لگانا اسکی ذات کے منافی ہے کیونکہ کوئی ممکن واجب بالذات نہیں ہو سکتا۔ فافہم ولا تعجل

اسکا جواب جو آپ دینگے۔ بخوشی درج کیا جائیگا (ابو الوفاء)

داغ دل۔ ایک کتاب ہے جسمیں کم سنی کی شادی کے نقصانات اور خانہ بربادی کا نقشہ ہو بہو مصنف نے آنکھوں کے آگے کھینچ دیا ہے۔ اسکا ملاحظہ ہر ایک کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۶؍ المشتہر علم الدین

ahmadimuslim.de

پیشینگوئی شہادت کی روایتوں پر جرح اور اسکا جواب

(نمبر ۱)

اہلحدیث مورخہ ۱۵۔ جون ۱۹۱۱ء میں ہم نے ایک مضمون مختصر بحث شہادت میں متعلق پیشگوئی آنحضرت علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام لکھا تھا۔ اُس میں جس حدیثیں مسند حضرت امام احمد کی پیش کی تہیں اور اُسکو رواۃ و رجال کو بھی بقواعد فن اسماء رجال پر کھکر بتایا گیا تھا۔ اسی مضمون کو دیکھکر منکرین شہادت حیرت میں آگئے اور ان میں ایک سنسناہٹ سی پیدا ہو گئی۔ کیونکہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ نے تحفۃ اثنا عشریہ میں یا علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے صواعق محرقہ میں (وغیرہا) جو ان روایتوں کو نقل کیا ہے۔ اُس کی اسناد اور رواۃ کی صحت کو ہم نے دکھا دیا۔ اب کچھ دنوں کے بعد ایک صاحب (مولوی عبدالمنان نامی) نے اپنے کرزن گزٹ مورخہ ۲۳۔ جولائی ۱۹۱۱ء میں اُن رواۃ ان حدیث پر جن کی تعدیل و توثیق ہم نے نقل کی تھی جرح کی ہے اور اس طرح سے عوام کی نظروں میں ان روایتوں کو غیر مستند ثابت کرنا چاہا ہے

سخت افسوس ہے کہ علم حدیث میں وہ لوگ قدم رکھتے ہیں جو اصول حدیث و فن اسماء الرجال سے نا واقف معلوم ہوتے ہیں۔ علم حدیث ایک دریا ناپیدا کنار ہے۔ ہر شخص کا کام نہیں ہے کہ اسمیں قدم مار سکے۔ جبتک کہ اصول حدیث و اسماء رجال و قواعد جرح و تعدیل وغیرہ سے کافی واقفیت نہ ہو۔

معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے لائق معترض نے مقدمہ ابن صلاح یا الفیہ عراقی و شرح نخبۃ الفکر و فتح المغیث و تدریب الراوی و ظفر الامانی وغیرہ کا مطالعہ نہیں فرمایا ہے۔ ورنہ ہماری پیش کردہ احادیث کی راویوں پر وہ ایسی بیجا جرح کبھی نہ کرتا۔ ہم انہی لائق معترض سے بعاجزی درخواست کرتے ہیں کہ وہ اصول حدیث وغیرہ کی کتابوں پر نظر کریں اور پھر علمائے محدثین و فن رجال نے جو جرح و تعدیل وغیرہ کے متعلق اصول و قواعد مقرر فرمائے ہیں۔ اُن پر غور کریں پہلے آپ جرح و تعدیل کو سمجھئے اور یہ بھی کہ جمہور محققین کے نزدیک کسی راوی کے متعلق جرح مبہم غیر مفسر معتبر نہیں ہے۔ اور یہ بھی خوب واضح ہے کہ "فلان ضعیف"۔ "فلان منکر الحدیث"۔ "فلان کثیر الاوہام"۔ "فلان تشیع"۔ "فیہ تشیع"۔ "او مائل الی الخروج" وغیرہ لکھ دینے سے راوی مجروح غیر ثقہ نہیں ہو سکتا اور جبتک کہ جرح محقق مفسر نہو۔ وہ راوی اور اسکی روایت غیر معتبر یا عدم حجیت کو قابل نہیں ہو سکتی۔ اور تعدیل میں ذکر سبب ضروری نہیں۔ لیکن جرح میں بہ اتفاق ضروری ورنہ اگر یوں جرح کا باب مفتوح رہا۔ تو مشکل ہے۔ پھر بخاری و مسلم (صحیحین) کی بھی کوئی حدیث قابل سند نہ رہیگی۔ اس کے رجال کو آپ "میزان الاعتدال" و "لسان المیزان" نکال کر دیکھ لیں۔ کہ کسقدر مجروح ہیں اور اُن کی نسبت ثقات سے مختلف اقوال منقول ہیں۔ تو کیا مجروح ہونے سے وہ راوی غیر معتبر قرار دیا جائیگا ہو حاشا و کلا۔

دیکھو مقدمہ فتح الباری حافظ ابن حجر اور دیکھو تدریب الراوی شرح تقریب النواوی ص۲۰۰ جہاں یہ سطر ہے الرابعۃ یقبل التعدیل من غیر ذکر سببہ علی الصحیح المشہور ولا یقبل الجرح الا مبین السبب لانہ یحصل بامر واحد ولا یشق ذکرہ ولان الناس یختلفون فی اسباب الجرح فیطلق احدہم الجرح بناء علی ما اعتقدہ جرحا ولیس بجرح فی نفس الامر فلا بد من بیان سببہ لینظر ہل ہو قادح اولا قال ابن الصلاح وہذا ظاہر مقرر فی الفقہ واصولہ وذکر الخطیب انہ مذہب الائمۃ من حفاظ الحدیث کالشیخین وغیرہما ولذلک احتج البخاری بجماعۃ سبق من غیرہ الجرح لہم کعکرمۃ وعمرو بن مرزوق واحتج مسلم بسوید بن سعید وجماعۃ اشتہر الطعن فیہم وہکذا فعل ابو داؤد وذلک دال علی انہم ذہبوا الی ان الجرح لا یثبت الا اذا فسر سببہ

اور اسی صفحہ میں یہ بھی ہے۔ ثم قال الصیرفی اذا قالوا فلان کذاب لا بد من بیانہ لان الکذب یحتمل الغلط کقولہ کذب ابو محمد۔

اور یہ بھی خوب یاد رکھنا چاہیے کہ کتب جرح و تعدیل میں اکثر سبب جرح ذکر نہیں ہوتا ہے۔ اسیوجہ سے کسی راوی کے مجروح ہونے پر اسپر اعتماد نہیں ہو سکتا ہے۔ کما ذکرہ اصحاب الاصول فانظر الی کتبہم کتدریب الراوی و فتح المغیث و مقدمۃ ابن الصلاح و ظفر الامانی وغیرہا۔

اور امام عبدالوہاب شعرانی میزان کبری میں لکھتے ہیں۔ "ولو انا فتحنا باب الترک لحدیث کل راو تکلم بعض الناس فیہ بجرح الکلام لذہب معظم احکام الشریعۃ"۔

اب میں اس اجمالی تمہید کے بعد اصل مطلب پر آتا ہوں اور یہ بتایا چاہتا ہوں۔ کہ آپ نے ہماری پہلی حدیث میں مؤمل ابن اسمعیل بصری اور

ahmadimuslim.de

عمارۃ بن زاذان پر جو جرح کی ہے۔ وہ جرح قابل اعتبار وموثوق نہیں ہے کیونکہ قاعدہ مسلمہ ہے "جرح مبہم" کو دیکھیں اور تدریب الراوی صفحہ ۱۱ ملاحظہ کیجیو! فان کان من جرح مجملاً وقد وثقہ احدٌ من ائمۃ ھذا الشان لم یقبل الجرح فیہ من احدٍ کائناً ماکان الا مفسراً" اس سے معلوم ہو گیا کہ اگر کسی پر جرح مجمل ہو اور اس کے مقابل میں ائمہ کی توثیق بھی موجود ہو۔ تو وہ جرح ہرگز معتبر نہ ہوگی۔ پس اس قاعدہ سے ابو زرعہ بخاری اور ابو حاتم کی جرح جیسی ہرگز تسلیم نہ کی جائیگی اور صحت حدیث میں اس سے کوئی نقصان نہ پہنچیگا۔ اور امام نسائی کے مذہب پر تو اور بھی گنجائش ہے دیکھو تدریب الراوی صفحہ ۱۰ وقال الذھبی وھو من اھل الاستقراء التام فی نقد الرجال لم یجتمع اثنان من علماء ھذا الشان قط علی توثیق ضعیف ولا علی تضعیف ثقۃ۔ ولھذا کان مذھب النسائی ان لا یترک حدیث الرجل حتی یجتمعوا علی ترکہ" اور اسکی طرف اشارہ فتح المغیث شرح الفیۃ الحدیث میں سخاوی رح نے کی ہے۔ اسکو بھی آپ ملاحظہ فرمائیو۔ اور پھر کبھی ایسی غلط جرح کا نام نہ لیجئے!

اب دوسری حدیث کے رواۃ کو دیکھیو۔ آپ نے حضرت وکیع علیہ الرحمۃ پر جرح نقل کی ہے کاش! آپ فن حدیث و رجال سے واقف ہوتے تو ایسی گستاخی کبھی نہ کرتے۔ وکیع ان لوگوں میں ہیں۔ جنکا مجروح ہونا محال ہے۔ اگر وکیع وغیرہ آئمہ مجروح ہوں۔ تو تمام صحاح ستہ کی روایتیں درہم برہم ہو جائیں آپ کو یہ بھی نہیں معلوم کہ ائمہ الحدیث مسلم الثبوت ہوتے ہیں۔ رجال میں ان پر جرح نہیں کیجاتی۔ اور ان کی تفتیش حال کی جاتی ہے دیکھیو! ابن صلاح نووی اور سیوطی کیا کہتے ہیں۔ تدریب الراوی صفحہ ۱۰۸۔ فمن اشتھرت عدالتہ بین اھل العلم من اھل الحدیث او غیرھم وشاع الثناء علیہ بھا کفی فیھا ای فی عدالتہ ولا یحتاج معہ ذلک الی معدل ینص علیھا کمالک وسفیانین والاوزاعی والشافعی واحمد بن حنبل واشباھھم قال ابن الصلاح ھذا ھو الصحیح فی المذھب الشافعی وعلیہ الاعتماد فی اصول الفقہ وممن ذکرہ من اھل الحدیث الخطیب ومثلہ بمن ذکر وضم الیھم اللیث وشعبۃ وابن المبارک ووکیعا وابن معین وابن المدینی ومن جری مجراھم فی نباھۃ الذکر واستقامۃ الامر فلا یسأل عن عدالۃ ھؤلاء"

.. اب وکیع کا نام پڑھکر آپ شرمندہ ہونا چاہیئو اور میرے لائق معترض! اب آپکو اپنی گستاخی و بے ادبی پر معافی مانگنا چاہیئو ورنہ اندیشہ ہے کہ آئندہ آپ امام مالک و امام بخاری اور امام مسلم رحمھم اللہ تعالیٰ کو بھی مجروح ٹھیرائینگے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ آپ علامہ ذہبی رحمۃ کی میزان الاعتدال سے آپنے وکیع پر جرح نقل کیا ہے اون ہی کے تذکرۃ الحفاظ مطبوعہ حیدرآباد جلد اول صفحہ ۲ ملاحظہ کیجیو "وکیع بن الجراح بن ملیح الامام الحافظ الثبت محدث العراق"۔ کیسے معزز اور مقدس القاب سے اُن کو یاد کیا ہے افسوس جس پر آپ جرح کرنے بیٹھے ہیں۔ اوسکو خود ذہبی جیسا نقاد امام اور اولیٰ ترین کے حفاظ میں لکھتا ہے۔ اور اُن کے حفظ وصداقت وثقاہت وورع وتقویٰ وجلالت شان کا گواہ ہے۔

ملاحظہ ہو۔ اسی صفحہ میں امام احمد کا قول منقول ہے کہ "قال احمد ما رأیت اوعی للعلم ولا احفظ من وکیع" ایسے عظیم الشان جلیل القدر امام پر جرح نقل کرنا کسقدر بیباکی اور کیسی گستاخی ہے؟

اور مجھے اس مقام پر ہنسی آتی ہے کہ آپ نے جرح بھی نقل کی "آنکہ فیہ تشیع قلیل" اور یہ خبر نہیں کہ تشیع قلیل وہ جرح نہیں ہے کہ جس کو حدیث میں کسی قسم کا نقصان پہنچ سکے۔ اسکی بحث بھی ذرا اصول حدیث میں دیکھیئیگا۔

اب تیسری حدیث کو لیجئے جسمیں عبد الحمید بن بہرام اور شہر بن حوشب ہیں۔ اول کے متعلق تو مجھے وہی کہنا ہے۔ جو پہلے کہہ چکا ہوں۔ کہ توثیق اسکی جرح سے اعلیٰ ومقدم ہے اور حدیث میں اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ آپ نے میزان سے ابو حاتم کا قول ان کی نسبت "لا یحتج بہ" نقل کیا ہے مگر یہ خبر ہی نہیں۔ کہ یہی حضرت یہ بھی کہتے ہیں کہ "احادیثہ عن شہر صحاح"۔ (دیکھو الترغیب والترہیب حافظ عبد العظیم منذری کی صفحہ ۲) فرمایئے اب آپکی جرح کدھر گئی؟ اس کے علاوہ میں یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ اگر کسی ایک متشدد نے جرح کی ہے (اور وہ بھی مجمل) تو وہ مردود ہے۔ کیونکہ ائمہ محدثین اور جماعت عظیمہ نے ان کی توثیق کی اور ان کی صداقت وثقاہت کو بیان کیا ہے۔

حافظ عبد العظیم منذری رح کتاب الترغیب والترہیب میں فرماتے ہیں: "عبد الحمید بن بہرام صاحب شہر بن حوشب قال ابو حاتم لا یحتج به وقال مرۃ احادیثہ عن شہر صحاح وقال احمد احادیثہ عن شہر

سد اہل علم کے الفاظ طعن آمیز لکھنے صوفیا کا کام نہیں۔ سہان کہ یہ سلسلہ کا ٹتا ہے۔ (بریخ درمخاں) اڈیٹر

ahmadimuslim.de

مقاربۃ و وثقہ ابن معین و ابو داؤد وغیرہما۔"

تب ہی ہمارے حضرت شہر بن حوشب ۔ اس پر بھی آپکا جرح کرنا ۔ آپ کی وسعت علم و معلومات پر دلالت کرتا ہے ۔ آپکو یہ بھی خبر نہیں کہ حافظ عبد العظیم منذری حافظ ابن حجر عسقلانی ۔ ابن حجر مکی ۔ علامہ زیلعی ۔ شیخ عبد اللہ بن سالم بصری تقی الدین بن دقیق العید ۔ علامہ ابن ہمام اور بدر الدین عینی وغیرہم شہر کی حدیث کو صحیح و حسن تسلیم کرتے ہیں اور جرح جو جو بیجا ہوئی ہے ۔ اسکو غیر مسلم اور لا یعبا بہ قرار دیتے ہیں ۔ اور علامہ ذہبی جن کی میزان سے آپ جرح نقل کرتے ہیں ۔ وہ کاشف میں تحریر کرتے ہیں کہ " وثقہ ابن معین و احمد " اب غور کرو ۔ یحیٰی بن معین اور امام احمد کی توثیق کے بعد پھر کیا جرح ہو سکتی ہے اور علامہ زیلعی رحمہ تخریج احادیث ہدایہ میں ابن دقیق العید سے نقل کرتے ہیں " وقد وثقہ احمد ویحیی والعجلی ویعقوب ۔ فحدیثہ حسن ۔"

اور ہدی الساری شرح صحیح بخاری میں ہے " وشہر حسن الحدیث و ان کان فیہ بعض الضعف ۔"

اور علامہ ابن ہمام نے فتح القدیر میں اپنی حدیث " الاذنان من الراس " کی بابت لکھا ہے ۔ " والصحیح فی شہر التوثیق وثقہ ابو زرعہ و احمد ویحیی والعجلی ویعقوب بن شیبہ وسنان بن ربیعہ ۔"

اور علامہ عینی شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں " قلت شہر وثقہ احمد ویحیی والعجلی ویعقوب بن شیبہ وسنان بن ربیعہ ۔ وصحح حدیثہ شہر الترمذی ۔"

اور حافظ منذری کتاب الترغیب والترہیب مطبوعہ دہلی میں شہر کی نسبت فرماتے ہیں " وثقہ ابن معین واحمد بن حنبل والعجلی والفسوی وروی لہ مسلم مقرونا واحتج بہ غیر واحد ۔"

اور جناب مولانا عبد الحیی صاحب تبلد رحمہ شہر کو ثقہ فرماتے ہیں اور ان کی روایات کو مسند و حسن لکھتے ہیں (دیکھو عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ) ۔

غالباً ان کتب کو آپنے مطلق مطالعہ نہ کیا ہے سب کتابیں (سوائے عبد اللہ بن سالم البصری کی کتاب کے) چھپ کر شائع و ذائع ہیں آپ ان کتابوں کو ملاحظہ کیجئے اور آئندہ سے توبہ کیجئے اور پھر کبھی کسی ایسی جرح نہ کیجئیگا ۔

آپ آپکو انہیں اس جگہ پر غور کرنا چاہئے جو آپ نے صحیح لکھا ہے ۔ کہ ہمکو تعجب ہے کہ باوجود اس قدر جرح کرنے کے کوئی راوی اس حدیث میں کاذب یا شیعی یا متہم یا مجہول نہیں ہے کیونکر لکھا ہے ۔ لائق معترض ! انصاف شرط ہے میں نے کیا غلط لکھا ہے ۔ آپ نے تینوں حدیثوں کے کسی ایک راوی کے بارہ میں کسی جرح کرنیوالے کا قول متعلق اس کے کاذب یا شیعی یا متہم یا مجہول ہونیکا ہرگز نہیں بیان کیا ۔ ہاں صرف ایک پر تشیع قلیل کا الزام ہے جو ہرگز کچھ بھی معتبر نہیں کما مر لیس یا شبہ اور بیشک میری تینوں حدیثوں میں کوئی راوی کاذب یا شیعی یا متہم (متہم سے مراد متہم بالکذب ہی) یا مجہول نہیں ہے اور میری پیش کردہ روایتیں بیشک صحیح و حسن ہیں !

واضح ہو کہ یہ لا جواب جتنی الوسع بہت مختصر لکھا گیا ہے کیونکہ میری کتاب " تشفیۃ الصدور " ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب شائع ہو جائیگی ۔ اسوقت بیکہ منکرین شہادت اسپر جرح و اعتراض کرینگے ۔ ہم ان شاء اللہ بخوبی اور مفصل اور کافی و شافی جواب دینگے اور روایات کی تنقید کرکے اور رواۃ کو خوب جانچ کر کے ان حدیثوں کے صحیح و حسن ہونیکو اچھی طرح سے بتا دینگے ۔ میں اس کیلئے بخوبی تیار ہوں بشرطیکہ تہذیب و متانت سے اور عالمانہ بحث و علمی گفتگو ہو ۔ وما توفیقی الا باللہ و ہو حسبی و نعم الوکیل ۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ ۔

(خاکسار حسن بیلوا اروی)

آمین بالجہر کا ثبوت

ناظرین ! چونکہ مولوی حسن صاحب بیلوا اروی نے اپنی تقریر کو آمین بالجہر کے انکار تک پہنچایا ہے ۔ یہ ضعف تک اسوجہ سے میں ناظرین کو آمین بالجہر کا ثبوت دیتا ہوں ۔ جس سے آپ خوب واقف ہو جائینگے ۔ کہ آمین بالجہر کی تعلیم رسول اللہ نے عام اصحاب کو کی ہے ۔ اور آپکی ہمیشہ تعلیم تھی ۔ کہ آمین بالجہر کہا کریں ۔ میں مولانا کے ہاں آمین بالسر کو دیکھکر حیرت ہوا ۔ اسوجہ سے کہ ثبوت ایسا ہونا چاہئے جسکو آدمی مان لے جیسا وجہ کا موقعہ نہ ہو ۔ بثبوت کیا دیتے ہیں ہماری ہی آمین بالجہر کے احادیث کو پیش کرکے خفاء مراد لیتے ہیں ۔ مولانا سے سوال کیا جاتا ہے ۔ کہ کونسی قاموس اور کونسی صراح میں جہر سے خفاء کے معنی میں ہونا لکھا ہے یا مولانا علمائے احناف سلف کی کتابوں کو ثابت کر دکھائیں کہ انہوں نے جہر سے خفاء مراد لیا ہو ۔ ایسا تو ہرگز علماء نہیں لکھتے اور کیا لکھینگے ۔ کیونکہ جہر کو خفا سمجھنا علمیت سے باہر ہے ۔ جب جہر بمعنی خفی کسی لغت میں نہیں آتا ۔ تو کیسے مولانا نے جہر کی احادیث لکھکر خفاء مراد لیا اور

ahmadmuslim.de

مولانا نے جو سائل سے ... روپیہ طلب کیا ہو وہ بے وجہ نہیں ہے اس وجہ سے کہ سائل کا سوال یہ تھا کہ میں بعد تحقیق مزید کہتا ہوں کہ آمین بالسر کا ثبوت کسی احادیث سے نہیں پایا جاتا۔ اگر کوئی شخص ثابت کرے تو ... روپیہ انعام میں دیدونگا۔ مگر مولانا نے تو احادیث صحیحہ سے ثابت نہیں کیا ہے۔ تو آمین بالجہر کے احادیث نقل کرکے خفا دیا لیا۔ یا صحابہ کے اقوال پیش کیا ہے۔ اور بہت زور شور سے مولانا نے اقوال صحابہ لاکر آمین بالجہر کا ترک ثابت کیا ہے یہ ثبوت کالعدم ہے۔ اس وجہ سے کہ کسی صحابی کے کسی ترک فعل سے سنت نبویہ کیسے متروک سمجھی جائیگی۔ اگر ایسا ہو تو مولانا ایک کام کریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ غسل کے تیمم کے قائل نہ تھے چونکہ تیمم متروک حضرت عمر رضی ہے آپ تیمم سنت رسول اللہ کو ترک کریں۔ ایسا تو آپ نہیں کرینگے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ کوئی سنت رسول اللہ کی کسی صحابی کے ترک کردینے سے متروک نہیں سمجھی جاتی بلکہ اس سنت کا اکرنا لازم ہے۔ یہ معلوم نہیں مولانا نے آمین بالجہر کا ثبوت اقوال سے کیوں دیا۔ ایک بھی حدیث آمین بالسر کی نہیں پیش کی۔ جواب تو مولانا کا خلاف منشاء سائل کے رہا۔ اگر مولانا سائل کے منشاء کے موافق ثبوت احادیث ہی سے دیتے۔ تو ہم بھی سائل صاحب سے سفارش کرتے کہ ... روپیہ انعام کو دیدیں انصاف سے دیکھو۔ تو سائل کا سوال اور ہے اور مولانا کا جواب اور ہے۔ دوسری خود مولانا کی تقریر پرچہ اہل حدیث ۱۴ جون سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آمین بالجہر رسول اللہ کی تعلیم تھی جب اس بات کے خود قائل تھے۔ تو پھر کیوں مولانا اتنی محنت اٹھائی اور لکھی (آمین بالجہر کا ثبوت کیوں لکھا) کیونکہ ۱۴ جون کے پرچہ اہل حدیث صفحہ ۱۲ کالم ۲ و ۱ سطر ا ... میں مولانا کی تقریر میں لکھا گیا ہے۔ بلکہ رسول اللہ احیانا تعلیم وغیرہ کے خیال سے زور سے فرمادیا۔ مگر معلوم نہیں کہ مولانا احیانا تعلیم کس حدیث سے پائی جاتی ہے۔ ذرا بتلائیں۔ مولانا آپ ثبوت آمین بالجہر کا کیا دیتے ہیں عقلمند کے لئے آمین بالجہر کا ثبوت آپ ہی کی تقریر سے اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے۔

حضرات! افسوس ہے کہ لوگ صرف اپنے مذہبی تائید میں کھلی احادیث سے انکار کرجاتے ہیں۔ سراج الاخبار میں بھی کسی نے لکھا تھا۔ کہ آمین بالجہر کی کوئی حدیث نہیں وہاں بھی ذیل کے احادیث بھیجدونگا۔ مگر ہم اپنے ناظرین کو بھی واقف کردیتے ہیں (مگو یارو! انصاف سے دیکھو)

ابن ماجہ میں ہے۔ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ما حسدتکم الیہود علی شیء ما حسدتکم علی آمین فاکثروا من قول آمین (ترجمہ) رسول اللہ نے فرمایا کہ یہود کسی بات سے نہیں جلتے۔ مگر آمین کہنے سے تم لوگ اور زور سے آمین کہو۔ یہ عام تعلیم تھی اب ہمکو اس حکم کا بجالانا ضروری ہے یا نہیں جب لازم ہے تو کیوں لوگ خلاف میں آمین بالسر کا ثبوت دیتے ہیں۔

بخاری شریف میں ہے۔ قال عطاء آمّن ابن الزبیر ومن وراءہ حتی کان للمسجد للجة۔ عطا نے کہا۔ ابن زبیر صحابی آمین کہی اور جتنے پیچھے مقتدی تھے یہاں تک کہ مسجد گونج گئی۔

اب مولانا کیا کہتے ہیں یہ اصحاب نے تو آمین زور سے کہا تھا جو مسجد گونج گئی۔ یہ اصحاب کے قول و فعل کا مولانا نے کیوں خیال نہ کیا۔ چونکہ آمین بالجہر کے ثبوت کے احادیث بہت ہیں۔ تقریر کی طوالت کا خوف ہے اگر ناظرین اپنی خواہش بذریعہ اخبار ظاہر کریں تو انشاء اللہ ثبوت اور احادیث کثیرہ صحیحہ سے دیا جائیگا۔ دوسری ہماری تقریر کے ساتھ جو آمین بالجہر کے احادیث مولانا نے اپنی تقریر میں نقل کیا ہے ملاحظہ کریں اور غور کریں۔ تو آمین بالجہر کا ثبوت معلوم ہو جائیگا۔

اور اگر ہمارے ناظرین میں سے کوئی حنفی ہو تو فتح القدیر جلد ۱ میں علامہ ابن الہمام حنفی کے دلائل ثبوت آمین بالجہر کو دیکھ لیں یا شرح وقایہ کے حاشیہ پر جو مولانا عبدالحی صاحب حنفی لکھنوی نے آمین بالجہر کا ثبوت اچھی طرح دیا ہے ملاحظہ کرلیں۔ تو صاف ظاہر و روشن ہو جائیگا کہ واقعی آمین بالجہر آنحضرت کا مستمرہ فعل تھا۔ صرف اپنے مذہب کی پابندی میں رسول اللہ کی سنت کی مخالفت کرلینا ہے۔ تو کہو ہم کیا کر سکتے ہیں۔

(اللہم افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین)

راقم ابوالنعیم محمد عبدالنعیم محمدی السنی غفر اللہ ذنوبہ سیدآباد۔

آریوں کی کرتوت

میں سہارنپور کے مناظرہ سے فارغ ہوکر رڑکی کو گیا تھا وہاں آریہ سماج کی تعلیم کی حقیقت عوام پر روشن کرنے کے لئے دو تین لیکچر دئے گئے ایک نوجوان آریہ سماجی بڑے جوش میں ... کھڑے ہوکر کہنے لگے کہ ہم مناظرہ کے لئے تیار ہیں۔ پس جواب دیا گیا کہ آریہ سماج کی طرف سے باقاعدہ شرائط طے کرکر ٹھیک مناظرہ کیجئے۔ مگر وہ کسی کی سنتے تو انہوں نے تین چار خطوط مجھے روانہ کئے جن میں بالکل بے سروپا باتیں اور سخت کلامی کی بھرمار تھی۔ ... ان سب کے جواب ...

ahmadimuslim.de

ایک خط سکرٹری آریہ سماج رڑکی کی خدمت میں ۲۱۔ جولائی ۱۹۰۶ء کو روانہ کردیا۔ اور میں وہاں پر ۲۵۔ جولائی تک مقیم رہا۔ مگر اسکا کوئی جواب نہ آیا۔ اس خط کی نقل حسب ذیل ہے۔ جسکا عوام کی واقفیت کیلئے اخبار میں شائع کیا جانا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ وہو ہذا۔

میرا خط

شریمان جی نمستے! گذارش یہ ہے کہ آپ کے یہاں کے کوئی مہاشہ تاراچند ساکن موضع جبراسی مجھے بار بار خطوط بھیجکر بیجا سروپا باتیں لکھ رہے ہیں اسلئے آپ سے دریافت ہے کہ اگر وہ آپکی مرضی سے ایسا کر رہے ہوں (کیونکہ سماج کا بھی ایسی خطوط بھیجا گیا ہی) تو آپ خود باقاعدہ انتظام مناظرہ کا کر لیتے۔ اور کسی وقت کسی مقام پر آپ خود یا آپ کی جانب سے چند اصحاب مجھسے یا میرے دوستوں سے باہم ملکر شرائط وغیرہ طے کرکے عام اعلان جلسہ مناظرہ کرکے یہ کام کر ڈالیں۔ اگر وہ آپ کی صلاح سے ایسا نہ کرتے ہوں تو آپ کو لازم ہے۔ کہ ان کو ایسے کاموں سے روک دیں کیونکہ مجھے یاد ہے۔ کہ آریہ سماج کے جملہ کام باقاعدہ طور پر ہوا کرتے ہیں۔ یعنی ہر جگہ سماج کی جانب سے ایسے کام ہوا کرتے ہیں۔ فرداً فرداً سماج کے ممبروں کی جانب سے ایسے کوئی کام نہیں ہوا کرتے۔ اور یہ خواہ یہ قاعدہ یہاں رڑکی میں ہو یا نہ ہو۔ مگر جب اخبارات میں لکھا جاویگا۔ تو یہی شائع ہوگا کہ رڑکی کے آریوں کی شائستگی اور تہذیب کا نمونہ یہ ہے۔ جو مہاشہ تاراچند جی کے خطوط سے روشن ہے یا ہوگا۔ تاراچند جی اپنی آخری خط بہ ایکبھ سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ تمہاری علمی لیاقت کسقدر ہے اور تم اسلام کے کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہو اور تم نے پنڈت لیکھرام جی وغیرہ کے کتب کی تردید میں بھی کوئی کتاب لکھی ہے یا نہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ پس آپ اونکو مطلع کردیں کہ ان باتوں کی اون کو کیوں فکر پڑی ہے آم کھانے سے کام یا درخت گننے سے۔ میں نے جو کہ ایک کتاب تحفہ آریہ سماج شائع کرائی ہے صرف اسپر گفتگو کرنا لازم ہے۔ پس آپکو معلوم ہو۔ کہ میرا یہ دعویٰ ہے۔ کہ آریہ سماج کی تعلیم کا بہت سا حصہ خود اوسکی مسلمہ کتب کے خلاف ہے۔ اس دعویٰ کے دلائل میری کتاب میں درج ہیں۔ آپ کی سماج مجموعی طور پر (یعنی شخصی طور پر نہیں) اگر یہ انتظام کر سکتی ہے کہ اس دعویٰ کو رد کرے۔ تو آپ خوشی سے انتظام کیجئے اور جو تاریخ مناظرہ کی باہم مشورہ سے طے ہو جاوے گی۔ اُس موقعہ پر مقام مقررہ پر حاضر ہو جاؤنگا۔ اسقدر اور نوٹ کر لیجئے۔ کہ میری کتاب کے جن مضامین پر جس جس قدر انعامات مقرر ہیں وہ بموجب شرائط مندرجہ کتاب ادا کردی جاوینگی۔ اور ایسی ادائیگی کا اطمینان بھی کرایا جاویگا۔ پس جو کچھ بار بار بابو تاراچند لکھ رہے ہیں کہ ہمیں اطمینان کرادو۔ اطمینان کرادو۔ لہٰذا آپ اونکو بھی بتلادیں۔ کہ شرائط طے کرنیکا ایک جلسہ عام کسی مقام پر کسی وقت آپ اپنی سماج کیجانب سے کیجئے اور اُس میں باقاعدہ گفتگو ہوکر ایسے اطمینان بھی کرائے جائینگے۔ اونکو یاد رہے کہ نو ہزار نو سو روپیہ (۹۹۰۰) کا ایک انعام نہیں ہے۔ بلکہ ہر مضمون پر کچھ نہ کچھ انعام مقرر ہے۔ پس اول آپ ایک مضمون کا رد کریں اور بموجب شرائط مندرجہ ایک انعام حاصل کرلیں۔ پھر دوسرے انعامات کا روپیہ مانگیں۔ چنانچہ جس مضمون کا رد سب سے اول کرنا مقصود ہو۔ اسکا مقررہ انعام اس مقام پر نقد داخل کردیا جاویگا۔

عبد العزیز (جگہ مبارک شاہ) از لودیانہ قاسمی پریس

قادیانی کا ثانی { آج دعویٰ ان کی یکتائی کا باطل ہو گیا — بحث کرنے کو جو آئینہ مقابل ہو گیا

قادیانی تو ہمیشہ دعویٰ کیا کرتے ہیں۔ کہ مجھے اظہار غیب ہوتا ہے اسلئے میں یہ ہوں۔ وہ ہوں۔ آج ہم ایک امرتسری شخص کے دو خواب لکھتے ہیں۔ جو بغرض اندراج ہمارے پاس آئے ہیں۔ سردست ہم ان خوابوں کی تصدیق نہیں کرسکتے۔ ہاں جب انکا وقوعہ موافق تحریر ہوجائیگا تو وہی کہا جاویگا جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے بہرحال وہ خواب یہ ہیں

بیگم اگست ۱۹۰۶ء۔ رات کو خدا تعالیٰ نے اس خاکسار کو خبر دی۔ اے میرے بندے تو خبردار ہو جا بعد اسکے معلوم ہوا کہ کہنے والا کہتا ہے کہ پورب کے علاقہ میں بارش بڑے زور شور سے ہوتی ہے۔ دریا سمندر اور جھیلوں کو تیار ہیں۔ قریب ہے کہ پورب کے کسی حصہ میں پانی آپڑے۔ تو ان کیلئے وبال کا باعث ہو جاوے۔ لا انتہا آدمی و چارپائے اس طوفان سے مارے جائینگے زور شور اس سیلاب کا کیا کہنا ہے جسکا اندازہ نہیں ہوگا۔ سیلاب اس وبال کی ۱۰ اگست ۱۹۰۶ء تک مدت ہے۔

۵۔ اگست کی رات کو خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک اور خبر ہوئی آج سے تیسرے ماہ کو ایک آواز آسمانی ہوگی جس کی آواز سے ساری دنیا کو قیامت کا حادثہ آجائیگا یعنی...... آسمان کیطرف سے ایک ستارہ گرتا ہوا معلوم ہوگا۔ جسکے گرنے سے مخلوقات کو سخت صدمہ پہنچیگا خصوصاً دکن کی طرف ہو اسکا نزول ہوگا۔ جس شہر میں یا گاؤں میں گریگا۔ وہ شہر یا گاؤں غرق ہوجائیگا۔ اب میں مسلمانان پنجاب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ براہ خدا اب بے مسلمان نہیں۔ اور راہنمائی گناہوں سے توبہ کرلیں۔ تاکہ خداوند کریم جو غفور الرحیم ہے۔ ہمارے گناہ بخشدے۔ رقیمہ نیاز غلام قادر امرتسری نمک منڈی چوک جینو والی

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

سوال نمبر ۲۷۰

بخدمت شریف علماءِ اہلحدیث زاد مجدکم

السلام علیکم - نہایت ادب کے ساتھ التماس ہے کہ مسئلہ ذیل کا جواب بہت جلد عنایت فرماویں۔

ایک مولوی صاحب نے بیان کیا کہ "خداوند تعالیٰ مجرموں کو سزا نہ دے اور نیکوں کو جنت نہ دے تو ظالم ہے"۔

کیا یہ عقیدہ ازروئے قرآن شریف و حدیث صحیح ہے یا غلط؟ کیا مولوی صاحب مذکور کو اس عقیدہ سے رجوع کرنا چاہئے یا نہیں؟ اس سوال کے مخاطب تمام علماء اہلحدیث عموماً اور جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی و جناب حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی - جناب مولوی سلطان محمود صاحب ... و مولوی غلام حسن صاحب و مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی و مولوی محمد حسن صاحب لدھیانوی و جناب مولانا محمد بشیر صاحب و مولوی سید عبدالسلام صاحب دہلوی و جناب مولوی شمس الحق صاحب و مولوی عبدالحکیم صاحب عظیم آبادی - مولوی حافظ عبداللہ صاحب آروی و مولوی حافظ عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی - و جناب شیخ حسین صاحب یمنی بھوپالی - مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری و مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی امرتسری - و مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری کلکتی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہ ارکان اہلحدیث خصوصاً توجہ فرما کر جواب بہت جلد بذریعہ اخبار اہلحدیث عنایت فرماویں۔ بینوا توجروا

السائل حافظ محمد یوسف پشمینہ از امرتسر

جواب نمبر ۲۷۰ مشکوٰۃ کے باب القدر فصل سوئم میں ابی بن کعب - ابن مسعود - حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم کے الفاظ میں کہ اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں اور زمین والوں کو عذاب کرے تو بھی وہ ظالم نہیں۔ کیونکہ ظالم وہ ہوتا ہے جو غیر کے ملک میں تصرف کرے اور مخلوق تو تمام خدا کی مخلوق اور ملک ہے اسی لئے ارشاد ہے اِنْ یَّشَاْ یُذْھِبْکُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللہِ بِعَزِیْزٍ یعنی خدا اگر چاہے تو سب مخلوق کو تباہ کر کے ایک نئی مخلوق پیدا کر دے - یہ کام کچھ اللہ پر مشکل نہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے

اوست سلطان ہر چہ خواہد آں کند * عالمے را در دمے ویراں کند

لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ اس کی شان ہے۔

ان وجوہ سے مولوی صاحب مذکور کا قول غلط ہے انکو اس سے رجوع کرنا چاہئے - امید ہے حسب منشاء سائل علماء کرام عموماً اور موصوفین خصوصاً بہت جلد توجہ کر کے جواب مرحمت فرماویں گے جو وصول ہونے پر درج کر دئیے جائیں گے۔

(ابوالوفاء)

سوال نمبر ۲۷۱ - ایک شخص پنجگانہ نمازی اوّل درجہ کا اہلحدیث ہے وہ شخص ایک اور شخص کی پہلی بیوی کو بلا خطا چھڑا کر جو کہ اوّل درجہ کی بھلی مانس تھی اس کی جگہ اپنی دختر کا اس کے ساتھ ناطہ کر دیوے اُنکی بابت شرع شریف میں کیا حکم ہے اور اس لڑکے کا باپ اس کے چھوڑنے میں ناراض ہوا اور ایسا باپ جسکو کہ اہلحدیث نے اپنی دختر کا ناطہ کیا ہے اوّل درجہ کا رنڈی باز اور شراب خور ہو اور اہلحدیث کو انکی بدچلنی کی خبر ہو تو اس کے گھر کا کھانا کیسا ہے؟ اور اس اہلحدیث کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

(عبدالکریم از کسولی ضلع انبالہ)

جواب نمبر ۲۷۱ - حدیث شریف میں ایسے اعمال سے منع آیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی عورت کو حلال نہیں کہ اپنی سوکن کی طلاق چاہے - بے خطا چھوڑنے اور چھڑانے والے دونوں گنہگار ہیں - کسی بدمعاش رنڈی باز کے گھر سے جائز صورت کا کھانا جو حلال کمائی سے ہو حرام نہیں - ہاں اگر چھوڑنے میں یہ فائدہ متصور اور ممکن ہو کہ وہ بدمعاشی سے باز آجائیگا تو زجر کے لئے چھوڑ دینا چاہئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک زمانہ میں لوگ تقدیر سے منکر ہونگے تم انکے ساتھ نہ بیٹھنا نہ کھانا - اسکو شریعت میں تعزیر کہتے ہیں اسکا موقع وہی ہوتا ہے جہاں اسکا اثر ہونے کا یقین نہیں تو گمان غالب تو ہو - ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔

سوال نمبر ۲۷۲ - ایک شخص نے بدرگاہ باریتعالیٰ یہ منت مانی تھی کہ اگر میری مرادیں بر آئینگی تو کسی مسلمان کے مطبخ سے مالیدہ و گوشت وغیرہ طیار کرا کر مسجد میں دونگا - مرادیں انکی بر آئیں - اب وہ منت مذکورہ کو خانہ خدا میں دے سکتا ہے یا نہیں - اگر دے سکتا ہے تو مصلیان کو کھانا اسکا جائز ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۲۷۳ - جو شخص سامان زاد راہ حج بیت اللہ نقد نہیں رکھتا ہے لیکن املاک مزید از زاد راہ رکھتا ہے آیا اس شخص پر حج فرض ہے یا نہیں - اور اس املاک سے بقدر زاد راہ فروخت کر کے حج کر سکتا ہے یا نہیں؟ (امداد الامین احمد از چیرہ ضلع دربھنگہ)

جواب نمبر ۲۷۲ - چونکہ نذر غیر اللہ نہیں ہے اسلئے حلال ہے۔

جواب ۲۷۳ - املاک فروخت کر کے جاوے - اگر وہ اس کی سکونت سے زائد ہیں۔

سوال نمبر ۲۷۴ - ایک شخص چاہتے کہا کہ ایک بکری لیکر اس کے اعضاء میں سے

بحکم دیکر ایک جنگل میں یا کسی ویرانہ جگہ میں پھینک دیا۔ اسپر ایک عالم فاضل محدث فقیہ نے اس عقیدہ باطلہ سے اسکو توبہ کرایا۔ اور وہ اپنے صدق تنبیہ سے اُس اعتقاد سے باز آگیا۔ اور کہا کہ جیسا شرع شریف میں ذبح کرنا جائز ہے اُسی طرح ذبح کر دیا جاوے۔ بعض جہلا کہتے ہیں کہ ذبح کرنا مریض کیلئے کسی جانور کو ہرگز جائز نہیں۔ اب امر دریافت طلب یہ ہے کہ مریض کا ذبح کرنا بکری کو بطریق شرع شریف جائز ہے یا نہ اور دیگر یہ کہ ذبیحہ ہذا کا کھانا جائز ہے یا نہ۔ اور اسکی توبہ قابل اعتبار ہوگی یا نہ۔ اب مریض بیمار کو بفضلہ تعالیٰ عافیت ہو گئی ہے۔ (سید عبدالقیوم از موضع ساندی والہ ڈاکخانہ لودہراں)

جواب نمبر ۲۷۴۔ دونوں رائیں بجائے خود صحیح ہیں۔ مریض کی اگر یہ نیت ہو کہ میں اپنی جان کے عوض بکرے کی جان دوں تو یہ جائز نہیں۔ فاتح منع کرنیوالوں کی یہی وجہ ہے اور اگر بطور خیرات اور صدقہ فی سبیل اللہ دیوے اور بحکم الصدقۃ تطفئ غضب الرب صدقہ سے غضب الٰہی دور ہو جاتا ہے) امید رکھے کہ میری یہ تکلیف دور ہو جائیگی۔ تو اس صورت میں ذبح مذکور جائز ہے اور اسکا کھانا بھی حلال۔

سوال نمبر ۲۷۵۔ نماز جماعت کے لئے صف بندی میں ہر ایک شخص کا اپنے پاس والے کے پیر سے پیر ملانا اس طور پر کہ کعب سے کعب بھی مل جاوے کیسا ہے آیا یہ فعل سنت ہے یا نہیں اور جو لوگ اسکو سنت ہونے کے قائل ہیں وہ دلیل میں حدیث نعمان بن بشیر کی جسکو بخاری نے تعلیقاً بیان کیا ہے اور ابو داؤد میں بھی ہے (فرأیت الرجل یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وکعبہ بکعبہ) پیش کرتے ہیں اور جو لوگ اسکے سنت ہونے کے قائل نہیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہاں پر حقیقۃ الزاق مقصود نہیں بلکہ مقصود مقاربت و محاذاۃ ہے اور دلیل میں حدیث مرفوع کو عبداللہ بن عمر سے و حضرت انس سے مروی ہے جسکا جزو یہ ہے وحاذوا بالمناکب (وقاربوا بینہا) پیش کرتے ہیں۔ پس ان دونوں میں کس کا قول حق اور واجب العمل ہے؟ بینوا توجروا

مرسلہ محمد شیر خاں عفی عنہ از راے بریلی۔

جواب نمبر ۲۷۵۔ ٹخنوں سے ٹخنہ ملانا بیشک مسنون ہے کیونکہ یہ بعینہ حدیث محاذاۃ والی اس کے برخلاف پیش کرتے ہیں انکی رائے غلط ہے دونوں حدیثوں میں الگ الگ دو حکم ہیں حدیث اول میں الزاق الکعبین کا حکم ہے دوسری میں کندھوں کے ملانے کا۔ اس میں کونسا تعارض ہے۔ کہ ہر ایک کو حقیقی معنے سے پھیرا جائے۔ پس دونوں حدیثیں بجائے خود ماموربہ ہیں اور دونوں کا حکم الگ الگ ہے کندھے بھی ملائیں اور ٹخنے بھی لگائیں۔

سوال نمبر ۲۷۶۔ جمع بین الاختین کرنے والے کے بیاں کھانا پینا کیسا ہے آیا جمع بین الاختین کرنے والے کے بیاں کا کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے یا نہیں۔ اور واضح ہو کہ کھانے والا صرف وہی ایک شخص نہیں ہے بلکہ کھانے والے ایسے لوگ بھی اُس کے بیاں ہیں جو شرع کے پابند ہیں اور خود وہ بھی حلال کمائی کرتا ہے مگر ایک بات قابل غور یہ ہے کہ ایک بزرگ نے گویا اُس قوم کے سردار نے اُس کے بیاں کا کھانا پینا بند کر دیا تھا۔ مگر اب نہ وہ سردار ہے نہ لوگ اس حکم کے پابند ہیں ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے (خریدار نمبر ۸۰۔ از سادان)

جواب نمبر ۲۷۶۔ ایسی صورتوں میں تعزیری حکم ہوتا ہے بحکم حدیث لا تواکلوہم ولا تجالسوہم نہ اُن سے ملکر کھاؤ نہ اُن کے ساتھ بیٹھو۔ مگر ایسی تعزیرات سے مقصود عبرت ہوتی ہے نہ کہ زیادہ جرأت۔ پس اگر شخص مذکور سے علیحدگی کرنے میں اسکی عبرت متصور ہے تو اسکا کھانا تعزیراً ترک کر دینا چاہئے اور اگر زیادہ جرأت کا خطرہ ہے تو ساتھ رہکر نصیحت کرنا چاہئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے ساتھ ملکر رہنا اور سمجھانا الگ رہنے سے اچھا ہے۔

سوال نمبر ۲۷۷۔ اہلحدیث اپنے کو قرار دینا حدیث قولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہونا چاہئے۔ موحد یا محمدی بننے کا ثبوت حدیث سے ہونا چاہئے۔

سوال نمبر ۲۷۸۔ بعد کتاب اللہ کے کون کون سی کتاب کو ماننا فرض یا واجب ہے جواب بحوالہ حدیث صحیح۔

سوال نمبر ۲۷۹۔ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو لوگ کہ اپنے کو ولی یعنی اولیاء اللہ قرار دیتے یا انکو لوگوں نے ولی کہا ہے۔ آیا فی الحقیقت وہ ولی ہیں یا کہ نہیں۔ اگر نہیں تو اہلحدیث کے نزدیک عقیدہ رکھنا کیسا ہے۔

جواب نمبر ۲۷۷۔ اہلحدیث کوئی مذہبی نام نہیں۔ مذہبی نام صرف مسلمان ہے ھو سمّٰکم المسلمین من قبل وفی ہذا۔ اہلحدیث ایک صفتی نام ہے بمقابلہ اہل الرائے کے چونکہ دنیا میں ایسے فرقے بھی پیدا ہو گئے تھے جو کسی کسی امام کی طرف اپنی نسبت کرتے تھے بلکہ کرنا ضروری اور مایہ شعار جانتے تھے۔ اسلئے اس جماعت کو جو بغیر کسی کی مخصوص اتباع کے اصل شریعت اسلام پر چلتے تھے اہلحدیث کہا گیا چنانچہ شاہ ولی اللہ قدس سرہ حجۃ اللہ میں تمیز فرماتے ہیں پھر اہلحدیث کہلانا چونکہ فرض سنت یا مستحب امر نہیں بلکہ ایک امتیازی لقب ہے اسلئے اسکا ثبوت حدیث قولی سے مانگنا بے سمجھی ہے علیٰ ہذا القیاس محمدی یا موحد بھی صفتی نام ہیں کوئی مذہبی نام نہیں مذہبی نام سے ہماری مراد ہے جو بانی اسلام نے ملائکہ کے ہاں یا وطیقہ اولیٰ کے لوگ؟ (ھو سمّٰکم المسلمین بہاں)

جواب نمبر ۲۷۸۔ بعد کتاب اللہ علماء اہل سنت کے اجماع سے صحیح بخاری ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے انزلوا الناس منازلہم یعنی ہر ایک آدمی کو اس کی شان کے مرتبہ پر جگہ دیا کرو۔ چونکہ بخاری کے راوی اعلیٰ درجہ کے متقی اور قوت حافظہ میں ممتاز ہیں: اسی بحکم حدیث مرفوع صحیح بخاری کا رتبہ سب سے اعلیٰ ہے۔ **جواب نمبر ۲۷۹**۔ علماء نے اپنی کسی شخص کی ولایت

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

امرتسر۔ پٹھانکوٹ لائن کے سٹیشن ویرکہ پر جو امرتسر سے تین کوس ہے۔ اس ہفتہ ڈاکہ پڑا چار ڈاکو سٹیشن پر سے عورتوں کی گاڑی میں گھس گئے اور زیور اُتارنے شروع کر دیئے سٹیشن پر پولیس کی امداد نہ تھی۔ صرف ایک شخص نے جرأت کی مگر ڈاکوؤں نے اوسکو خوب مارا اور چلتے بنے دکہا رہیں وہ لوگ جو صوبجات میں لوٹ کھسوٹ کی خبر سنکر سلطانی انتظام پر حرف گیر ہوا کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ صوبہ ایک مسلح ملک ہے۔ اور پنجاب آپکی نسبت بے ہتیار مخنث) چند روز پیشتر بھی اسی لائن پر دو دفعہ ڈاکہ پڑ چکا ہے۔

امرتسر میں پچھلے ہفتہ ایک شخص بیکوٹ پر سوار جا رہا تہا۔ راستہ میں گہوڑا اڑ گیا۔ سوار نے پیچھے چیلانگ ماری جوں ہی گرا فوراً گہوڑا آگے بڑہا اور بیکوٹ اوسکے اوپر گرکر گندا سا نیم برابر خدا کی شان گویا گہوڑے کا ردیا ما اوسکی موت کیلئے تہا۔

لاہور۔ امرتسر میں الحمد للہ اس ہفتہ بارش کافی ہوئی۔

الحمد للہ کہ کشمیر جیسے مشرک ملک میں اب توحید و سنت کا چرچہ روز بروز ترقی پر ہے

امیر صاحب کابل کی تشریف آوری ہند کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ سرکاری اعلان بہی ہونیوالا ہے۔

علیگڈہ کالج میں عربی کا پروفیسر جرمن سے آنیوالا ہے۔

زار روس کی رعایا کی حالت زار ہو رہی ہے باغی چین نہیں لینے دیتے۔ کتنی جگہ روسی فوج کے باغی سپاہیوں نے اپنے افسروں کو قتل کر ڈالا دہلان اور بغاوت جاری ہے۔ دو مظلوموں کی آہ سے

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا گفتن ؎ اجابت از درحق بہر استقبال مے آید

ملتان چہاونی کے سٹیشن پر ایک شخص ریلوے لائن سے گذرتا ہوا ٹرین کے نیچے کچلا گیا۔ دو گز لیا اوسکے ساتھ تہیں ایک کو لائن سے نکالنے گیا تہا دو بچ گئی ایک گود میں تہی۔ اوسکی ایک ٹانگ کٹ گئی مگر جیتی رہی۔ جو بچانے کیلئے گیا وہ کچلا گیا۔

عالمگیر شاہ ہند نے بعد تخت نشینی کے زمین وغیرہ کے متعلق جو تحقیقات کرائی تہی اسکا خلاصہ ذیل ہے۔ (۱) زمین مزروعہ ایک کہرب ۴۱ ارب ۱۶ لاکہ بیگہ تہی (۲) غیر مزروعہ ایک عرب ۳۳ کروڑ ۴۳ لاکہ بیگہ تہی (۳) تعداد قصبات و دیہات ۷۱ لاکہ ۹ ہزار (۴) حاصل زراعت ۸۸ کروڑ ۹۹ لاکہ (۵) حاصل دریا ۲ کروڑ ۳۴ لاکہ (۶) آمدنی جاگیرات ۱۷ کروڑ ۸۸ لاکہ (۷) پیداوار رعایا بعد حاصل سرکاری ایک ارب ۸۰ کروڑ ۴۱ لاکہ (۸) فوج شاہی ۲۷ کروڑ (۹) جاگیرداران و درجگان ۱۲ لاکہ

قصبہ سیوان ضلع جالون میں تین شخص مسلمان ہوئے۔ (نامہ نگار)

دہلی میں پہول والوں کی سیر (اور چہڑیوں کا میلہ) جو قطب صاحب میں ہوا کرتا تہا۔ وبائے ہیضہ پہیل جانے کے خوف سے حسب الحکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بند کر دیا گیا۔

رنگون میں ایک دوکان چالیس ہزار پر بیمہ کر دی گئی۔ چار دن بعد اسمیں آگ لگ گئی اور سات ہزار کا نقصان ہو گیا۔ خیال ہے کہ مالکوں نے خود آگ لگائی۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

رنگون میں ایک جرمن نے جو چاول کے کارخانہ میں ملازم ہے۔ اپنی بندوق اپنے لڑکے کو دی اور اوس میں سے کارتوس نکالنا بہول گیا۔ بندوق چل گئی اور ایک دربان زخمی ہو گیا۔ جو شفاخانہ بہیجا گیا۔

بنارس میں ہیضہ پہیلا ہوا ہے۔ ہندو کالج بنارس میں دو طالبعلم اس مرض سے مر گئے۔

پیرس کے اخبار کا خیال ہے کہ طہران میں جو جہگڑا ہوا اوس میں انگلستان کی مداخلت لازمی ہے۔ طہران میں جو جہگڑا ہوا وہ وزیر اعظم کی بدانتظامی سے ہوا۔ جو حکومت خود اختیاری کے خلاف تہا۔ حالانکہ شاہ اسکے موافق تہا۔ وزیر اعظم برطرف کر دیا گیا۔

گجرات اور لالہ موسےٰ کے درمیان چلتی گاڑی پر سے دو لڑکے گر پڑے جب گاڑی لالہ موسےٰ کے سٹیشن پر پہونچی تو لڑکوں کے رشتہ دار اُن کی تلاش میں گئے۔

ہندوستان میں کیلے کے ریشے سے کپڑا بننے لگا ہے وہ روئی کے سوت یا سن کے مقابلے میں زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ ناگپور میں ایک دیسی کارخانے میں کیلے کے ریشوں سے کپڑا بنانے کا کام شروع کیا گیا چونکہ بنگال میں کیلہ بڑی کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ اسلئے امید کیجاتی ہے۔ کہ اسکے ریشوں سے کپڑا بنانے کا کام بہت ترقی کر جائیگا۔

سلطان المعظم نے حکم صادر کیا ہے کہ شہر دمشق میں ایک اعلےٰ درجہ کا کارخانہ اسلحہ سازی تیار کیا جائے جو نئی وضع کے آلات حرب و ضرب بنانے کے علاوہ حجاز ریلوے لین کیلئے پٹڑیاں اور گاڑیاں اور انجن وغیرہ بہی بنا سکے گورنمنٹ عثمانیہ نے جدید وضع کی بارہ طوفانی جنگی کشتیاں فرانس کے کارخانہ کروزیں بنوانے کی فرمائش دی ہے۔

علیگڈہ میں ہو انجمن اشاعت اسلام قائم ہوئی ہے۔ اسکے سکرٹری مولوی سعید احمد [illegible]

ahmadimuslim.de

قابل قدر کتابیں

تفسیر ثنائی اردو

پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی ہے نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر دو کالم میں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کی تفسیر ہیں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جواب عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں۔ الیکی بابت شاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک سب سے دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو جسمیں سے سردست چار جلدیں تیار ہیں۔

جلد اول ۔ سورہ فاتحہ و بقرہ قیمت ۱۲/

دوم ۔ آل عمران و نساء قیمت ۱۲/

سوم ۔ مائدہ انعام اعراف قیمت ۱۲/

چہارم ۔ تا سورہ نحل چودہ پارہ قیمت ۱۲/

چاروں جلدوں کے ایکساتھ خریدار سے معہ محصولڈاک صرف (للعہ)

تقابل ثلاثہ

توریت انجیل اور قرآن مقابلہ صحیفے کے تین کالم میں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں مذکور دلائل بتلاکر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کیگئی ہے۔ جیسا عیسائیوں کی بحث کا انتظام کا فیصلہ ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت عہ

دلیل الفرقان

بجواب اہل القرآن مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی اہل القرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب قاطع مدید رسالہ ہے۔ قیمت ۸/

شادی بیوگان و نیوگ

آریوں کی تردید میں یہ مختصر رسالہ نہایت کارآمد ہے۔ قیمت ۱/

آیات متشابہات

اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق قیمت ۸/

تہذیب

مذہبوں کے نزاعی واضح طور پر بتلائی گئی ہیں قیمت ۸/

ملنے کا پتہ

مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کا عمدہ اور اعلیٰ مال بکثرت ملتا ہے اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کیجاتی ہے۔ اور مال بوقت پہنچایا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ ۸/ سے صہ تک فیعدد	کلاہ سادہ ۶/ سے ۹/ تک فیعدد
" زریں ۱۲/ " عہ " "	" زریں عہ " صہ " "
" دار دھونی عہ " ے " "	رومال ریشمی ۸/ " ے " "
ازار بند سوتی ۲/ " ۳/ " "	کمبل ولیسی ے " صہ " "
" ریشمی ۱۲/ " ے " "	لوئی سفید عہ " عہ " "
تہان گبرون باریک موٹا للعہ " عہ "	پٹی ولیسی اونی ۱۲/ " سہ " فی جوڑہ
جوتہ ساخت لودیانہ عہ " للعہ "	" پشمینہ ے " صہ "
" زریں ہوشیارپوری ۸/ " عہ "	جراب دستانہ اونی ۸/ " عہ "
جراب و دستانہ ۱۲/ " ے " فی جوڑہ	پٹی سرج ۱۲/ " عہ "
رومال سوتی ۸/ " ۱۲/ "	" بستہ سپاہی ۱۲/ " ۱۲/
فیتہ زریں خاکی رنگ ۱۲/ " گز " ۱۲/ "	کمبل فوجی للعہ " عہ "
صافہ فشری اودہ ے " صہ "	چادر پشمینہ عہ " صہ "
" خاکی ے " عہ "	بنیان پاجامہ اونی ے " صہ "
" رنگین کسی رنگ طول ۱۲ گز عرض صہ " ے "	" سوتی ۲/ " ۱۲/ "
" چوتہی دوتہی ے " ے "	پٹی برائے کوٹ فی تہان ۸/ سے ۲/ تک وغیرہ
دری برائے ملنگ ۱۲/ " ے "	باقی فہرست منگواکر دیکھو۔
" فرشی فرمائش آنے پر تیار ہوسکتی ہے۔	

علاوہ انکے ہر قسم کا مال فوجی اسباب لنگیاں کمربند بیلٹ زین پٹی جہالر سوتی و زریں بیج اونی و سوتی اور ہیری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے بہت ارزاں ملیگا۔ ایکبار بطور آزمائش تھوڑا سا منگواکر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مالکی عمدگی معلوم ہوجاویگی۔

نوٹ ۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جائیگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹر لاہور

در مطبع اہلحدیث امرتسر میں حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ مالک مطبع چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R.L.N. 352

شرح قیمت
رئیس عالیہ سے سالانہ عـــہ
والیان ریاست سے ـــــعہ
... و جاگیرداران ...
عام خریداروں سے ...
ممالک غیر سے سالانہ ...

اُجرت اشتہار
کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ...
جملہ خط و کتابت و ارسال زر
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر
ہونی چاہئے۔

اغراض و مقاصد
(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام
کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث
کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات
کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط
(۱) قیمت ہر حال میں پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین
بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

اخبار اہلحدیث

مقام اشاعت امرتسر پنجاب

نمبر ۴۲	مطبوعہ ۳ رجب المرجب ۱۳۲۴ہجری مطابق ۲۴ اگست ۱۹۰۶ء یوم الجمعہ	جلد ۳

ویدوں کی ابتدا

ناظرین آگاہ ہونگے کہ اس مضمون پر مدت سے آریوں کے ساتھ مباحثہ ہو رہا ہے اور اہلحدیث میں بھی چھپ رہا ہے۔ یہ مباحثہ اخبار پرکاش لاہور میں بھی چھپا رہتا ہے جو ناظرین اہلحدیث کے لئے نقل کیا جاتا ہے۔ ۱۳ جولائی کے ساتھ ملاکر پڑھیں۔

اسلامی سوال کا جواب

میں تو سمجھا تھا کہ میری تحریر مطبوعہ ۲۲ مئی کے بعد مولوی صاحب ناحق تمام فرسائی سے باز آکر اصل مطلب کیطرف رجوع ہونگے۔ مگر میرا خیال بالکل غلط نکلا۔ کیونکہ نہ صرف وہ ناحق فروعات میں بھاگے جاتے ہیں۔ بلکہ تو اپنی ناظر سے بھی تجاوز کر رہے ہیں۔ ان کی تحریر میں سے صرف ایک اقتباس میری تائید کے لئے کافی ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں "ہاں البتہ ایک بات کا اظہار کئے دیتا ہوں تاکہ ناظرین بابو صاحب کی راستبازی یا دوسرے لفظوں میں ندامت کا اندازہ لگا سکیں" اس اقتباس میں لفظ ندامت خاص توجہ کے لائق ہے۔ افسوس کہ مولوی صاحب کی خاطر مجھے بھی فروعات میں جانا پڑتا ہے کیونکہ مجیب کا فرض ایسا نازک ہوتا ہے کہ اُسے معترض کے ہر ایک سوال کا جواب دینا لازمی ہے۔ اگر معترض صاحب اصل سوالات کے علاوہ دو چار فارجی باتوں کو بھی درج فرماتے ہیں۔ تو مجیب کو فروعات میں پڑنے کا مرتکب قرار دینا انصاف اور حق پسندی سے بعید ہے۔ اب بھی اگر مولوی صاحب خارجی باتوں کو دخل نہ دیں تو مجھے بھی اصل جوابات سے ہی غرض ہوگی۔ اسوقت تو وہ میری کل تحریر کو قبول فرمائیں کیونکہ اُن کی خارجی باتوں کا جواب دینا ضروری تھا۔ مگر آئندہ سے وہ اپنا رویہ بدل ڈالیں تو انشاء اللہ میری طرف سے بھی وعدہ شکنی نہ ہونے پائیگی۔

میری راستبازی یا دوسرے لفظوں میں ندامت کا اندازہ لگانے کیواسطے مولوی صاحب نے میری اور اپنی تحریرات میں سے کچھ اقتباسات پیش کئے ہیں۔ مگر جس ہوشیاری اور صفائی سے انہوں نے اپنا مطلب سیدھا کرنے کیلئے جزوی اقتباسات منقول کئے ہیں وہ صرف انہیں کا حصہ ہے اور جس دانائی سے انہوں نے ایک خارجی امر پر ناظرین کی توجہ مبذول کرنے کی کوشش کی ہے وہ انکی تجربہ کاری کی ایک ادنیٰ سی دلیل ہے۔ بات تو صرف اتنی تھی کہ میں نے اپنی ابتدائی تحریر میں ایک عام اصول قائم کیا تھا کہ ایک بحث کو دوران میں دوسری بحث چھیڑنا نامناسب اور غیر مفید ہوا کرتا ہے۔ جسکا اطلاق مولوی صاحب پر بھی ہوتا تھا۔ مگر مولوی صاحب نے اس اصول کے اطلاق سے پیچھا چھڑانے کی کوشش میں آریہ سماج کے چوتھے اصول کو بھی ساتھ ہی گھسیٹ لیا۔ انہوں نے اس بات پر اتنا

ahmadimuslim.de

غیر ضروری زور دیا ہے کہ ناظرین کو اس وشبہ میں مبتلا رکھ کر قائم کرنے کے لائق بنادینے کے لئے مجھ کو اپنی گذشتہ تحریروں سے ضروری اقتباس پیش کرنا پڑیگا۔ ۱۰ اپریل کے پرکاش میں میں نے لکھا تھا کہ پرکاش میں "سواد کا کالم مختلف ہی تھا کہ وہ مختصر سا بحث شروع ہوگئی۔ تعجب ہے کہ جب سواد کا کالم محدود اور مقرر ہے تو ایک ہی وقت میں بہت سے مضامین پر کیونکر بحث ہوسکیگی۔ لالہ راد ہا کشن عرف لالہ ملکشیر کا مباحثہ دہرم پال کے ساتھ ایک مضمون پر مباحثہ شروع ہوا تھا بہتر ہوتا کہ اس مضمون کے متعلق کل تحریرات نکل چکتیں۔ تو پھر کسی دوسرے پر بحث اٹھائی جاتی۔ لیکن ابھی تک قرآن کی وہی نفس کشی کا خاتمہ بھی نہیں ہوا۔ کہ لالہ راد ہا کشن بائیبل کے باب پیدائیش میں سے الفاظ تلاش کرکے آدم اور حوا کی فلاسفی پر بحث کرنے لگ گئے۔ ناظرین اخبار کو اس قسم کے سواد سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا ۔۔۔۔۔ لیکن چونکہ مباحثہ دہرم پال لالہ راد ہا کشن کے ساتھ ہاتھ لا چکے ہیں اس لئے ان سے وہ خود ہی نپٹ لیں گے۔ میں اس وقت اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ جن کی طرف سے اسلامی سوالات آچکے ہیں ۲۴ مارچ کے پرچے میں شائع ہوئے ہیں کچھ گفتگو کروں۔ میرے خیال میں مولوی ثناء اللہ کے لئے بھی یہی مناسب تھا کہ وہ اپنے سوالات اس وقت پیش کرتے جبکہ قرآن کی الکریت نفس کشی پر بحث ہولیتی لیکن چونکہ وہ اپنے سوالات پیش کرچکے ہیں۔ اس لئے انکا جواب دینا لازمی ہے" مولوی صاحب ذرا انصاف کو ملحوظ رکھ کر اس اقتباس کا مطالعہ کریں۔ کیا میں نے چھوٹتے ہی نہیں تحریر کردیا کہ ایک ہی وقت میں بہت سے مضامین پر بحث نہیں ہوسکا کرتی۔ اسکا نام عام اصول نہیں رکھو گے تو کیا رکھو گے؟ اور اگر اس تحریر میں آپ کا نام پایا جاتا ہے تو اسوجہ سے نہیں کہ آپ کو خاص طور پر ملزم قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ اسوجہ سے کہ اس عام اصول کا اطلاق آپ پر بھی ہوتا ہے۔ مگر آپ کو تو معافی بھی دیدی گئی تھی کیونکہ اگر آپکو معافی نہ دیدیجاتی تو میں آپ کے سوالات کا جواب دینا شروع ہی نہ کرتا۔ مولوی صاحب اگر آپ نے منطق کی کسی کتاب کا مطالعہ کیا ہو تو آپ کو معلوم ہونا چاہئیے کہ عام نتائج کا اطلاق خاص افراد پر کیا جائے تو بھی عام نتائج عام ہی رہتے ہیں۔ خاص نہیں بن جایا کرتے۔ شکر کا مقام ہے کہ لالہ راد ہا کشن تو میرے ساتھ اس معاملہ میں نہیں الجھے کیونکہ میرے قائم کردہ عام اصول کا اطلاق ان پر بھی ہوتا ہے اور ان کا ذکر بھی میری تحریر میں پایا جاتا ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ وہ منطق سے عاری نہیں ہیں۔

مولویصاحب نے اولاً مندرجہ بالا غیر ضروری امر پر غیر معمولی زور دیکر باقی امور کو پس انداز کردیا ہے۔ میں نے تحریر کیا تھا کہ یکم مئی کی تحریر مولوی صاحب کی طرف سے نہیں بلکہ ان کے کسی شاگرد رشید کی جانب سے شائع ہوئی ہے۔ اس بات کو مولویصاحب نے اس طرح ہضم کیا کہ ڈکار تک بھی نہیں لیا۔ دیگر اعتراضات سے بھی خوب ہی پہلو تہی کی ہے ان سب کا جواب آپ نے حسب ذیل الفاظ میں دیا ہے "اس کے علاوہ بابو صاحب نے کبھی تو میرے مضمون سے انکار کیا کہ عام کے ساتھ خاص ہے لکھا ہے کبھی میری ہندسہ دانی پر معترض ہوئے ہیں۔ حالانکہ صاحب کا لفظ میں نے نہیں لکھا تھا۔ شاید پرکاش کے کاتب کی غلطی ہوگئی ہو" چہ خوب! آپ فرماتے ہیں کہ صاحب کا لفظ میں نے نہیں لکھا تھا۔ حضرت میں بھی تو یہی کہتا ہوں کہ آپنے صاحب کا لفظ نہیں لکھا۔ بلکہ آپ کے کسی شاگرد رشید نے اگر مضمون آپ کا تھا تو آپ نے کیوں نہیں صاف الفاظ میں تسلیم کرلیا۔ اس صورت میں ہم بھی تو دیکھتے کہ آپ یہ کلمہ غلط لکھنے کی کیا دلیل دیتے ہیں۔ مگر آپ نے صرف یہ کہکر ٹال دیا ہے کہ شاید پرکاش کے کاتب سے غلطی ہوگئی ہو۔ پرکاش کے کاتب سے غلطی ہونے کے بارہ میں بھی آپ کو شک ہی ہے۔ یقین نہیں ہے۔ یقین تو تب ہو جبکہ مضمون آپکا لکھا ہوا ہو۔ میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ کاتب پر اسبات کو کیونکر ٹالا جاسکتا ہے اگر تو یکم مئی کے مراسلہ کے آخری الفاظ "ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری" ہوتے تب تو لفظ صاحب کا بڑھ جانا کاتب کی غلطی کی دلیل سمجھا جاسکتا تھا۔ مگر مراسلہ کے الفاظ تو "ابوالوفا صاحب مولوی فاضل امرتسری" تھے۔ ایسی صورت میں کاتب کو یہ الہام نہیں ہوسکتا کہ ابوالوفا ثناء اللہ کی بجائے ابوالوفا صاحب لکھ مارے۔ میرے خیال میں کاتب صاحب نہ تو قادیان کے رہنے والے ہیں اور نہ ہی میرزا قادیان کی شاگردی میں رہ چکے ہیں۔ علاوہ ازیں اس امر کا فیصلہ تو اصل مراسلہ کو دیکھکر بھی ہوسکتا ہے کہ اسمیں لفظ صاحب لکھا ہے یا نہیں مگر خیر میں ان باتوں پر زور نہیں دیتا کیونکہ مولویصاحب خود ہی اپنی حالت حسب ذیل الفاظ میں بیان فرماتے ہیں ؎

میں ہی جھوٹا ہوں مرے دعوے ہی سراسر جھوٹے ✦ تم ہی سچے ہو سہی اس بات کا جھگڑا کیا ہے

اندریں صورت ہم مولوی صاحب کا زیادہ امتحان نہیں کرتے اور باقی جرح محفوظ رکھتے ہیں

آگے چلکر میں نے سوالات کو تین نمبروں میں تقسیم کیا تھا (۱) ویدوں کے لانے والے کون تھے۔ ان کے ناموں کے ثبوت کیا ہیں۔ (۲) ملہمان وید جب وید سنا چکے تھے۔ تو اسوقت زبان مقدم تھی یا وید کا گیان اور الہام (۳) جن لوگوں کو ملہمان وید نے ویدوں کا گیان اور تعلیم بتلائی انکو ملہمان کا یقین کیونکر آیا؟

ان سوالات کے جواب میں نے نمبروار دئے بجائے اسکے کہ مولویصاحب جوابات حاصل کرکے کوئی معقول اعتراض پیش کرتے۔ انہوں نے بالکل غیر متعلقہ باتوں سے اخبار کے پوری دو کالم بھردئے۔ چھوٹتے ہی مولویصاحب فرماتے ہیں "ان سوالات کی نمبر شماری میں بھی آپ نے غلطی کی ہے" اس میں مولویصاحب اپنی ریاضی دانی کا ثبوت دیکر

ahmadimuslim.de

بغیر نہ رہ سکے۔ اگر ایک کے بعد دو اور دو کے بعد تین لکھنا غلط نمبر شماری ہے تو صحیح نمبر شماری بقول مولوی صاحب شاید یہ ہوگی کہ ایک کے بعد تین اور تین کے بعد سات لکھا جائے۔ اور اگر مولوی صاحب کا مطلب یہ ہو کہ انہوں نے صرف ایک سوال کیا تھا۔ اور میں نے خواہ مخواہ تین سوال بنائے تو یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ ۲۰ مارچ کے پرکاش میں انہوں نے یہی سوال قائم کیا تھا اور پہلے سوال کی نسبت جو وہ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ میں نے نہ تو ویدوں کے ملہمان کا حال پوچھا ہے۔ نہ اُن کی سوانح عمری سے سوال کیا ہے۔ بلکہ سب سے پہلے ہی بھر رہا تھا کہ میں ملہمان وید کے حالات سے سوال نہیں کرتا۔ کیونکہ سالہا سال کے تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ آریہ سماج کے پاس اس سوال کا جواب نہیں وغیرہ وغیرہ" تو اصل بات کا جواب یہ ہے کہ یہی سوال کرنے کا ایک طنز آمیز ڈھنگ تھا۔ جو اور میں بحیثیت آریہ سماجی اس طنز آمیز سوال کا جواب دینا اپنا فرض سمجھتا تھا۔ نہیں نہیں بلکہ یکم مئی کے پرچہ میں تو مولوی صاحب یا اُن کے کسی شاگرد رشید نے صاف لکھ دیا ہے کہ انکا مطلب صرف ملہمان وید کے نام پوچھنے سے نہیں بلکہ اُن ناموں کے ثبوت تو بعد میں اس سوال کا جواب کیوں نہ دیا؟ لیکن اگر بفرض محال مولوی صاحب کو اس سوال کا جواب درکار نہیں تھا۔ تو ان کے لئے مناسب تھا کہ وہ صرف باقی دونو جوابات کی طرف ہی رجوع لاتے۔ اُن مگر وہ اخبار کے ۳ کالم کیسے پورے کرتے۔ خیر ایسی پڑتال کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے میرے جوابات پر کیا اعتراض کئے ہیں اور انہیں کہاں تک جانچا ہے۔

جواب سوال اوّل (۱) ملہمان وید کے ناموں کے متعلق مولوی صاحب کو اس لئے پھبتیاں کسنے پر کہ ان کے خیال کے مطابق ہزارہا اہل ہنود پنڈت آریہ سماج کے بانی ... تسلیم کرنے میں تامل ہے۔ لیکن اگر اس بیان کو سمجھاتے ہیں۔ اوّل تو ہمیں اس بیان کے تسلیم کرنے میں تامل ہے۔ درست ہی مان لیا جائے تو پھر پھبتیاں پھبتیاں ہی ہیں نہ کسی قسم کی دلیل۔ کیا اگر ہندو پنڈت عبادت کے وقت اٹھنے بیٹھنے اور لیٹنے پر پھبتیاں اڑائیں تو مولوی صاحب نماز پڑھنا اور وضو کرنے کو تیار ہیں۔ کیا اگر ہندو پنڈت رات کو کھانے اور دن کو بھوکوں مرنے پر پھبتیاں اڑائیں تو مولوی صاحب روزہ سے دست بردار ہو جائیں گے۔ کیا اگر ہندو پنڈت ... گور قبرستان بنانے پر پھبتیاں اڑائیں تو مولوی صاحب گوشت خوری سے باز آ جائیں گے۔ نہیں ہرگز نہیں کیونکہ مولوی صاحب تو صرف دلیل کے قائل ہیں۔ تو پھر ہم کیوں پھبتیوں کے قائل ہوں۔

(ب) مولوی صاحب کو ملہمان وید کے ناموں کا یقین کرنے میں اس لئے بھی تامل ہے کہ اگنی کے معنی آگ اور وایو کے معنے ہوا ہیں۔ اور آگ اور ہوا پر وید کا نازل ہونا ناممکن ہے۔ جناب من اگنی کے معنی صرف آگ اور وایو کے معنے صرف ہوا نہیں۔ ایک لفظ کے کئی معنے ہو سکتے ہیں چنانچہ اگنی اور وایو وغیرہ کے کئی کئی معنے ہیں ملاحظہ فرمائیے نرکت اور نگھنٹو۔ پس آخری معنے کے لحاظ سے اگنی اور وایو رشیوں کے نام ہو سکتے ہیں۔ آجکل بھی دیکھا جاتا ہے کہ ایک ہی لفظ کا استعمال کئی طرح ہوتا ہے۔ پہلے اپنے اللہ پر ہی غور کیجئے۔ لفظ اللہ کے معنے آفتاب کے ہی ہیں[۲] اور آپ کے ہاں ایک صاحب کا نام ابو ہریرہ ہے۔ جس کے معنے بلیوں کا باپ ہیں۔ تو کیا ابو ہریرہ کوئی بلیاں پالتا تھا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ یہی حال انگریزی لفظوں کا بھی ہے۔ کسی صاحب کا نام (Milton) ملٹن ہے حالانکہ مل کے معنے چکی ہیں۔ کسی کا نام (Fox) ہے حالانکہ فوکس کے معنے لومڑ ہیں اور کسی کا نام Gladstone ہے حالانکہ گلیڈسٹون کے معنے عمدہ پتھر یا جواہر ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

(ج) یکم مئی کے پرکاش میں مولوی صاحب یا اُن کے کسی شاگرد رشید نے ملہمان وید کے ناموں کے ثبوت طلب کئے تھے۔ سو میں نے برہمن گرنتھوں کے حوالے سے ثبوت بہم پہنچا دئیے۔ مگر اب مولوی صاحب نے نیا پہلو بدلا ہے کہ سوال اُن کی سوانح عمری اور واقعات زندگی سے ہے۔ جناب من سوانح عمریاں تیار کرنا موجودہ تہذیب کا دستور ہے کیا سطح زمین پر جو کروڑوں اور اربوں جاندار ہو گذرے ہیں۔ اُن سب کی سوانح عمریاں موجود ہیں۔ ہرگز نہیں۔ تو کیا آپ سوانح عمریوں کی غیر موجودگی میں ان کی ہستی سے انکار کر سکتے ہیں۔ آپ کے کتنے بزرگوں کی سوانح عمریاں موجود ہیں؟ پہلے بابا آدم اور اُس کی چند پشتوں کا ہی خیال کیجئے کن کن کی سوانح عمریاں آپ پیش کریں گے۔ اگر سب کی سوانح عمریاں لکھنے کا رواج ہوتا تو آج انکو کہاں رکھتے اور کون اُن سب کا مطالعہ کر سکتا؟ ہمارے رشیوں کی سوانح عمریاں تو اُن کی تصانیف ہوا کرتی ہیں۔ آریہ سماج نے گو موجودہ تہذیب اور مصلحت وقت کے خیال سے رشی دیانند کی سوانح عمری تیار کروا کر چھپوائی ہے مگر اُس کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ سوامی جی کی تصانیف اُن کی سب سے عمدہ سوانح عمری ہیں۔ پس اگنی اور وایو وغیرہ رشیوں کے متعلق اس سے بڑھکر اور کیا مطلوب ہو کہ ان کا ہی کیا ہوا ہے کہ زبان سنسکرت اور ویدوں کا پرچار لوگوں میں ہوا اور اب تک جاری ہے۔

(د) مولوی صاحب ثبوت تو نقلی مانگتے ہیں۔ مگر جب ثبوت بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ تو کتب مذکورہ کی سند پر شک کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔ آپ نے ملہمان وید کے ناموں کے ثبوت طلب کئے اور میں نے براہمن گرنتھوں کے حوالے دئیے۔ براہمن گرنتھوں کا نام لینا ہی تھا کہ آپ نے کوئی مصنف مجہول ... سوال اُن کے متعلق کر دئیے چنانچہ مولوی صاحب فرماتے ہیں "علاوہ اس کے برہمن گرنتھ ویدوں کے بعد کب کے بنے ہیں۔ اُن میں جو ملہمان وید کے نام ہیں۔ اس کا ثبوت اُن مصنفوں نے کیا دیا ہے۔ کیا اُن کی الہامی شہادت ہے یا سماعی۔ الہامی ہے تو کیا اُن کو بھی الہام ہوتا تھا۔ سماعی ہے تو اُس کی سند کیا ہے؟" چہ خوب! [illegible]

۱ے کیا یہی نئی منطق ہے؟ اس اٹھنے بیٹھنے پر تو ہندوؤں کی پھبتیاں ... ہونگی کہ جس کتاب میں اس اٹھنے بیٹھنے کا حکم ہے اسکو وہ نہیں مانتے مگر ویدوں کو تو سب مانتے ہیں۔ ہاں پنڈتوں کی پھبتیاں مسلمانوں [illegible]

۲ے کہاں ہیں ... [illegible] ایڈیٹر

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کافی جواب قابل دید ہے۔ قیمت ۸/ منیجر اہلحدیث امرتسر

دیکھا۔ ثبوت مانگا الہامِ وید کے ناموں کا اور سوال اٹھا مارا برہمن گرنتھوں کی تصنیف پر۔ آپ کی حالت تو اُس لیکچرار کی سی ہے جو فرمانے لگے کہ جناب میر مجلس و حاضرین جلسہ میں آج شام آپکے سامنے کچھ تقریر کرنے کیلئے کھڑا ہوں۔ آج کی شام نہایت ہی خوش گوار ہے کیونکہ آسمان پر بادل چھا رہے ہیں اور نظارہ نہایت ہی دلکش ہے۔ بادل پانی کے بخارات کے منجمد ہونے سے جو ہوا میں موجود ہوتے ہیں۔ بنتے ہیں۔ ہوا دو گیسوں سے بنی ہوئی ہے جن کے نام آکسیجن اور نائٹروجن ہیں۔ اگر آکسیجن تیار کرنا چاہو تو تھوڑے سے شنگرف کو ایک شیشے کی نلی میں گرم کرو۔ آکسیجن نکلنے لگیگی اور پارہ نلی کے پہلوؤں پر لگ جائیگا۔ پارہ ایک بڑی مفید دھات ہے جو مائع حالت میں پائی جاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ نہ کوئی سلسلہ ہے اور نہ کوئی مضمون۔ جس چیز کا ذکر چھڑ گیا۔ اسی پر تقریر شروع کردی۔ یہ عجیب دل لگی ہے۔ اگر خدانخواستہ میں منوسمرتی کا حوالہ دے بیٹھتا تو مولوی صاحب کہتے کہ منوسمرتی کب بنی۔ اس کے مصنف کی سوانح عمری کیا ہے۔ آریہ سماج منوسمرتی کو کس درجہ تک مستند مانتا ہے۔ اس میں کتنے شلوک جعلی ہیں اور کتنے اصلی۔ جعلی شلوک کس کس وقت داخل کئے گئے۔ ایسے شلوکوں کی مکمل فہرست پیش کرو۔ وغیرہ وغیرہ۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ آریہ سماج ایسے سوالوں کے جواب دے نہیں سکتا یا دینا نہیں چاہتا۔ ہم ہر طرح مولوی صاحب کی تسلی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ وہ اپنے سوالات باقاعدہ پیش کریں۔ مگر یہ کیا معنے ہیں کہ پیچھا چھڑانے کی خاطر خواہ مخواہ ایک بحث کے درمیان میں دوسری بحث چھیڑنے کی کوشش کیجاتی ہے۔

نوٹ پہلے سوال کے متعلق میں نے جو کچھ لکھا ہے۔ اگر مولوی صاحب اُس کا دوسرا رُخ لینا چاہیں تو اُن کو بھی اختیار ہے کیونکہ وہ بار بار یہی بات پر زور دیتے ہیں کہ انہوں نے الہامِ وید کی بابت سوال نہیں کیا۔

بجواب سوال دوئم۔ مولوی صاحب کا دوسرا سوال یہ تھا کہ ویدوں کے نزول کے وقت زبان مقدم تھی یا ویدوں کا الہام؟ اس سوال کا جواب میں نے ۲۲ مئی کے پرکاش میں دیدیا۔ مگر مولوی صاحب ناحق رنجیدہ خاطر ہو رہے ہیں کہ میں نے انکا سوال پورے الفاظ میں نقل نہیں کیا۔ ناظرین! اگر مولوی صاحب غلط اور صحیح میں تمیز کرنا نہ جانتے ہوں تو اس میں میرا کیا قصور۔ مولوی صاحب کا پورا سوال حسب ذیل ہے:۔

"ویدوں کے نزول کے وقت زبان (دنیا کی پیچ) مقدم تھی یا ویدوں کا الہام؟ اگر زبان مقدم تھی تو آریہ سماج کا اصول کہ سب علوں کا مخزن وید ہے۔ غلط ہوا۔ کیونکہ زبان مقدم ہے جسمیں ملہمانِ وید اپنے الہام کا اظہار کرتے تھے اور اگر زبان (یعنی بولی جو کہ بیچ میں وقت ہو) مقدم نہ تھی۔ بلکہ ویدوں کے الہام ہی سے زبان جاری ہوئی۔ تو سوال یہ ہے کہ ویدوں کے ملہموں نے ویدوں کو کیسے سمجھا ہوگا۔ اگر ایشوری گیان اور تفہیم سے سمجھا تھا۔ تو سامعین کو جو اسوقت بقول سوامی دیانند جی ہزاروں کی تعداد میں تھے کیسے سمجھایا ہوگا؟"

اب جانچئے خود ہی کہ سوال تو صرف اتنا ہی ہے کہ ویدوں کے نزول کے وقت زبان مقدم تھی یا ویدوں کا الہام۔ باقی عبارت تو (جیسا کہ میں ۲۲ مئی کے پرچہ میں لکھ چکا ہوں) اعتراضات کو وقف کی ہوئی ہے کہ اگر زبان مقدم مانتے ہو تو فلاں اعتراض لازم آتا ہے اور اگر زبان مقدم نہیں مانتے تو فلاں مشکل پیش آتی ہے۔ میں نے اس کا جواب یہ دیا کہ زبان اور وید ایک ساتھ نازل ہوئے۔ بدیں وجہ پہلا اعتراض لازم ہی نہیں آتا۔ رہی دوسری مشکل۔ سو اس کا حل یہی کر دیا گیا کہ رشیوں نے ایشوری گیان اور تفہیم سے الفاظ سنسکرت کے معانی اور صرف و نحو کے قواعد سیکھے۔ اور جو خود زبان سنسکرت کے عالم رشی تھے۔ انہوں نے دوسروں کو بھی زبان سنسکرت سکھا کر ان پر مطالب وید بخوبی ظاہر کر دئے۔ جب اس طرح جواب باصواب ملگیا تو مولوی صاحب نے نیا رنگ بدلا اور فرمانے لگے کہ میرے سوال کی توضیح یہ ہے کہ بقول سماج جب ویدوں کا الہام ہوا تو اسی الہام سے زبان جاری ہوئی تھی وغیرہ وغیرہ۔ اب ناظرین خود ہی انصاف فرمادیں کہ مولوی صاحب پوچھتے تو یہ ہیں کہ زبان مقدم تھی یا ویدوں کا الہام اور توضیح یوں کرتے ہیں کہ وید اور زبان کا الہام یکبارگی ہوا۔ اگر آپ کو آریہ سماج کا عقیدہ معلوم ہے تو آپ عقیدہ پر اعتراض کریں۔ مگر آپ تو عقیدہ دریافت کرنا چاہتے تھے۔ جو توضیح آپنے اپنے سوال کی کی ہے وہ محض خیالی ہے۔ کیونکہ آپ کے سوال کی عبارت سے اس نئی توضیح کا کوئی تعلق نہیں۔ یہ توضیح نہیں بلکہ ایک نیا سوال ہے۔ مگر خیر ہم آپ کی دل شکنی نہیں کرتے۔ اس نئے سوال کا جواب بھی دئے دیتے ہیں۔ آپ کا اعتراض آپ کے ہی الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

"ان چار شخصوں نے جو حاضرین کو ان ویدوں کا سُنانا شروع کیا۔ اور زبان سنسکرت سکھائی تو کیسے سکھائی۔ صرف ویدوں کے الفاظ ہی سکھائے یا کوئی اور لفظ اس کے سوا تھے۔ اگر نہیں تھے تو کیا انکی ضرورتیں ویدوں کے الفاظ سے پوری ہو جاتی تھیں کیا زبان سنسکرت کے تمام الفاظ ویدوں میں ہیں۔ اگر نہیں ہیں تو باقی الفاظ اُن رشیوں نے اُن کو کیسے سمجھائے تھے اور خود بھی کیسے سمجھے تھے۔ کیا ویدوں کے علاوہ اور بھی کوئی الہام اُترا ہے یا رشیوں کے سوا اور لوگوں کو بھی الہام ہوا تھا۔ جنہوں نے اپنی ضرورت کے مطابق ایشور سے الفاظ حاصل کرلئے تھے۔"

اگر مولوی صاحب نے سنسکرت گرامر یا زبان سنسکرت کی بناوٹ کا مطالعہ کیا ہوتا تو وہ ہرگز ہرگز ایسا اعتراض یا سوال پیش نہ کرتے۔ مولوی صاحب کو واضح ہو کہ زبان سنسکرت کے الفاظ محدود اور متعدد نہیں ہیں۔ بلکہ الفاظ سنسکرت کے مادے یعنی مصادر وغیرہ مقرر ہیں۔

ahmadimuslim.de

کے ہیں۔ سنسکرت گرامر کے ماہرین جتنے لفظ چاہیں مادوں سے خود بخود بنا سکتے ہیں۔ رشیوں کے مطلب کیواسطے ویدوں کے الفاظ کافی سے بھی زیادہ تھے۔ کیونکہ الفاظ سنسکرت کے مادوں کی تعداد ویدوں کے الفاظ کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے چونکہ وہ چاروں رشی ایشوری گیان اور تفہیم سے الفاظ کے مادوں سے آشنا اور ویاکرن میں ماہر ہو گئے تھے اس لئے انہوں نے حسب ضرورت مادوں سے نئے الفاظ بنا لئے اور لوگوں کو سکھا دئے۔ وہ لوگ گرامر وغیرہ پڑھکر خود بھی الفاظ بنانے کے قابل تھے۔ پس ان چار رشیوں کے سوائے اور کسی کو ویدوں یا زبان سنسکرت کا الہام نہیں ہوا۔ اور نہ ہی کسی ایسے الہام کی بعد ازاں ضرورت تھی۔

اب دیکھیں کہ توضیح کے لباس سے مولویصاحب کونسا سوال پیش کرتے ہیں۔ مولویصاحب سے میری دوستانہ پرارتھنا ہے کہ وہ ادہر اودہر بھاگنے کی بجائے باقاعدہ بحث کرنا سیکھیں۔

جواب سوال سویم ۔ مولویصاحب فرماتے ہیں کہ تیسرے سوال کے جواب میں جو آپ نے منطق سے کام لیا ہے۔ وہ اس سے بھی عجیب تر ہے۔ یہ فقرہ پڑھکر میں نے خیال کیا تھا کہ مولوی صاحب کوئی منطق کی غلطی نکالیں گے۔ جس کے سننے کا مجھے بہت اشتیاق تھا۔ مگر خدا جانے کیوں انہوں نے صرف یہ کہکر ٹالدیا کہ آپ کے جواب کی تردید خود سوامی دیانندجی کی ایک تحریر سے مل سکتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے آپدیش منجری مطبوعہ میں سے ذیل اقتباس پیش کیا ہے:۔

”آدی سرشٹی میں ایشور نے بہت سے انسان حیوان اور پکھیرو پیدا کئے۔ دیکھو چنانچہ یجروید کے اکتیسویں ادہیائے میں اسکا مفصل ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن ان میں گیان اور کرم کیوجہ سے اب جیسا فرق ہو گیا ہے موجود نہ تھا۔ اُن لوگوں کو صرف کھانا پینا اور بھوگ کرنا ہی معلوم تھا۔“

آخر میں مولوی صاحب نے حسب عادت خود ایک ضمنی سوال بھی پیش کر دیا ہے۔ چنانچہ ممبران آریہ سماج کو وہ خطاب کر کے فرماتے ہیں ”مہاجیو! یہ تاریخی بیان ویدمیں کہاں آیا ہے“ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولویصاحب کو یہ بھی معلوم نہیں کہ تاریخی بیان کس بلا کا نام ہے۔ یجروید کے اکتیسویں ادہیائے میں سلسلہ پیدائش کا علم بیان کیا گیا ہے اور مولویصاحب اس کا نام تاریخی بیان رکھتے ہیں۔ اس کی بابت اگر وہ چاہیں۔ تو علیحدہ بحث کر سکتے ہیں۔ خواہ مخواہ ادہر اُدہر بھاگنا قوانین مناظرہ کے خلاف ہے۔ اب ذرا اقتباس مندرجہ بالا کی طرف توجہ درکار ہے۔ اس میں کہاں لکھا ہے کہ مہاتماؤں نے چاند کے ٹکڑے کر کے یقین دلایا۔ اقتباس مذکورہ سے تو میرے بیان کی تائید ہوتی ہے کیونکہ سوامی دیانندجی فرماتے ہیں کہ گیان وید کو حاصل کر کے لوگوں کی حالت بالکل بدل گئی

مولویصاحب اپنے سوال کو یاد کریں کہ یقین دلانے کا فعل گیان دینے کے فعل کے بعد واقعہ ہوا نہ کہ بمصداق ”سوت نہ کپاس جلاہے سے لٹھم لٹھا“ گیان دیا ہی نہیں اور یقین دلانے کے پہلی ہی پڑ گئی۔ جب لوگوں کو رشیوں نے ویدوں کا گیان دیا تو لوگ عالم و فاضل ہو گئے۔ ایسے لوگوں کے لئے یہ سمجھنا نہایت ہی آسان تہا۔ کہ وہ گیان پرماتما کا ہی ہے۔ پس مہاتماؤں وید کے کہنے کے بغیر ہی حاضرین کو اس گیان کے الہامی ہونے کا یقین تہا۔ سوگندبازی یا معجزوں کی وہاں ضرورت یا قدر نہ تھی۔

مجھے اندیشہ ہے کہ میرا مضمون معمول سے بڑھ گیا ہے۔ مگر اس سب کا بوجھ مولویصاحب کی گردن پر ہے کیونکہ اگر وہ خارجی امور کے اندراج سے اجتناب کریں تو مجھے اپنی تحریر کو طول دینا نہ پڑے۔ مولویصاحب سے میری پھر التماس ہے کہ وہ قوانین مناظرہ کو ہاتھ سے نہ دیں۔ تاکہ انکو اور ناظرین اخبار کو ہماری بحث سے فائدہ پہونچ سکے۔

مسلمان بھائیوں کا سچا خیرخواہ ہرچرنداس شرما۔ بی اے۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے دونو دوست فروعات میں جا رہے ہیں۔ بہتر ہوتا۔ اگر وہ فروعات کو نظر انداز کر کے اصل مضمون پر ہی بحث کرتے۔ ایک معاملہ کے متعلق دفتر پرکاش کی امداد طلب کی گئی ہے۔ مبادا اس معمولی بات پر ہی بحث طول پکڑ جائے ہم اصل حالات عرض کئے دیتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ مولوی صاحب کے ایک مراسلہ میں اُن کے نام کے بعد لفظ ”صاحب“ درج تہا۔ پنڈت جی نے اسپر اعتراض کیا کہ یہ مضمون مولویصاحب کا لکھا ہوا نہیں۔ کیونکہ وہ خود اپنے نام کے بعد ”صاحب“ نہیں لکھ سکتے تھے۔ اسکا جواب مولویصاحب نے یہ دیا کہ یہ لفظ شاید کاتب کی غلطی سے لکھا گیا ہے گویا کہ انہوں نے بوجھ ہم پر ڈالدیا۔ اس لئے ہم نے پرچیوں کے فائل میں سے مولویصاحب کا اصل مضمون نکالکر دیکھا تو وہاں لفظ ”صاحب“ مولویصاحب کے لقب کے بعد موجود تھا۔ یہ کیسے ہوا اسکی وجہ بھی ہم بتائے دیتے ہیں۔ جو مضمون مولویصاحب کی طرف سے ہمیں موصول ہوتے ہیں۔ وہ مولوی صاحب کے قلم سے نہیں ہوتے ان کے قلم سے یا تو انکا دستخط ہوتا ہے یا کوئی اصلاح۔ لیکن مضمون زیر بحث میں مولوی صاحب دستخط کرنا بھی بھول گئے۔ یہ حالات ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ طرفین کیطرف سے اس معاملہ پر زور نہیں دیا جائیگا۔ (اڈیٹر پرکاش) (جواب آئندہ۔ اڈیٹر اہلحدیث)

مینڈکی کو بھی لوذکام ہوا

جب سے اخباروں میں جاپان کی مذہبی کانفرنس کا چرچہ ہوا ہے اور یہ خبر پہونچی ہے کہ سلطنت ترکی اور مصر وغیرہ کیطرف سے چند ایک علماء اسلام جاپان میں پہونچ گئے ہیں۔ ہماری نئی پارٹی آریہ سماج میں بھی ایک نئی روح پھونک گئی کہ

ہو نہ ہو ہم بھی ایک کمیشن جاپان کانفرنس میں بھیجو دیں کہ دہرم کا پرچار کریں چنانچہ اس سکیم پر سکے فوا آریہ گزٹ لاہور نے جلسہ بھی کر دیا۔ مگر ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ وہاں پہنچکر کہیں گے کیا۔ اول تو نہیں ویدوں کا ترجمہ جلسہ سننے والا کون؟ پھر یورپی زبانوں میں سے جرمنی یا فرنچ زبانوں کو کون جانے جنکا جاننا وہاں ضروری ہے۔ اور اگر جانتے بھی ہوں تو ویدوں کی خوبی بتا دینگے یہی کہ ان کے مصنفوں کو ہم نہیں جانتے تو ان کے سوشل حالات سے ہم بے خبر ہیں انمیں احکام نجات کا ذکر تک نہیں نجات کے وسائل مذکور نہیں۔ البتہ ہے تو یہ ہے کہ ضرورت کیوقت اپنی بیوی کو دوسروں کے پاس بھیجکر سنتان کو اولاد بنا لیو۔ یہی تمام خوبیوں سے بڑھکر اگر کچھ ہے تو یہی ایک خوبی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کو ایسا جلسہ ہو کہ ہر ایک فریق صرف اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔ تو آریہ سماج کو اسمیں شریک ہونیکا حوصلہ بھی نہیں ہوتا۔ اسکا ثبوت لاہور کا جلسہ اعظم مذاہب کا واقعہ ہے۔ شاید یہ جلسہ ۱۸۹۶ء میں ہوا تھا۔ اس کے بانیوں نے پانچ سوال شائع کئے تھے۔ اور ہر ایک مذہب کو دعوت تھی اور یہ شرط تھی کہ انہیں سوالوں کے جوابات اپنی اپنی مذہبی کتابوں سے دیں اور کسی دوسرے مذہب پر حملہ نہ کریں۔ کئی روز تک انجمن حمایت اسلام لاہور کے وسیع صحن میں جلسہ ہوتا رہا۔ بڑے بڑے حکام چیف کورٹ کے جج شریک ہوتے تھے۔ مگر مذاہب کیطرف سے یہ حال تھا کہ مسلمان تو زیادہ کر وقت لیتے تھے۔ ہندو دہرم کی طرف سے پنڈت گوپی ناتھ شریک ہوئے۔ جینی سکھ بھی شریک تھے۔ عیسائی بھی شاید ایک آدھ آیا تھا نہیں تھی تو ہماری نیوفد دیانند سو سائٹی نہیں تھی۔ حالانکہ اسوقت انکا بڑا لیکچرار پنڈت لیکھرام مقتول بھی زندہ تھا۔ مگر کسی نئی یا پرانے سماجی پنڈت کو جرات نہوئی کہ باقاعدہ شریک جلسہ ہو کر سوالات مقررہ پر لیکچر دیں۔ صرف ایک بابو کسی سٹیشن کے ماسٹر شریک تھے جو نہ کسی سوسائٹی کی طرف سے تھے نہ کسی سماج کی جانب سے بلکہ بطور خود آئے تھے اور معمولی اخلاقی باتیں کہکر چلدیئے۔ جو نہ سوالات کے جوابات تھے نہ کسی مذہبی کتاب کا حوالہ تھا۔ جلسہ مذکور کی روئداد مطبوعہ شائع ہو چکی تھی جس سے ہمارے بیان کی تصدیق ہو سکتی ہے کسی صاحب کے پاس ہو تو دیکھ سکتے ہیں۔ لاہور میں کمیٹی منتظمہ جلسہ کیطرف سے بھی چھپی تھی پس جب آریہ سماج کو ایک دیسی جلسہ میں شرکت کا حوصلہ نہ ہوا جو ملک کے اندر تھا جسمیں کسی دوسری زبان کی حاجت نہ تھی۔ کسی دور دراز سفر کی تکلیف نہ تھی۔ اس تکلیف تھی تو یہی تھی کہ دوسرے کسی مذہب پر حملہ کی اجازت نہ تھی۔ بلکہ صرف انہی سوالات مشتہرہ کے جوابات دینے تھے۔ اور اپنے اپنے مذہبی کتابوں سے حوالوں سے لیکر بھی ایک مشکل تھی جو آریہ لوگوں کو جلسہ سے روکا تھا۔ آج تو ہم حیران ہیں کہ جن لوگوں کو اپنے ملک میں ایسے مقابلہ کی سکت اور طاقت نہو وہ غیر ملکوں میں جاکر کیا کرینگے؟

؎ تو کار زمیں را نکو ساختی ٭ کہ با آسمان نیز پرداختی

پس ہمارے آریہ سماجی دوست عموماً اور آگرہ کا بازاری اخبار خصوصاً برا نہ منائیں تو ہم انکو ایک صلاح دیتے ہیں۔ غور سے سنیں۔ اگر آریہ سماج اپنے میں کسی قسم کی سچائی رکھتی ہے تو سب کاموں سے پہلے ویدوں کا باقاعدہ مستند ترجمہ ملک کی عام زبان اردو میں شائع کریں۔ پھر انگریزی میں کریں۔ اس سے بعد دیکھیں کہ اسکا اثر کیا ہوتا ہے۔ بعد ازاں غیر ممالک کا دورہ کریں۔ اگر اسوقت سماجی کمیشن جاپان گئی۔ تو جاپانی تو جو کچھ مانینگے وہ اپنی تحقیق سے مانیں گے اور انکی تحقیق بغیر اس کے ممکن نہیں کہ مذہبی کتابوں یا انکے ترجموں کو بچشم خود دیکھیں۔ یہ ہماری رائے ہے جو اس غرض سے ہم نے لکھی ہے۔ کہ شاید آریہ سماجی اسکو قبول کر کے ویدکی باقاعدہ اشاعت کریں۔ یہاں تک مضمون لکھکر ہم نے آریوں کا مستند آرگن ست دہرم پرچارک دیکھا تو اسکا لائق اور تجربہ کار اڈیٹر بھی ہماری تائید کرتا ہے۔ اڈیٹر موصوف لکھتا ہے کہ میری رائے میں اس وقت آریہ سماج کا ڈیپوٹیشن جاپان میں بھیجانے سے کچھ فائدہ نہوگا۔ مسلمان عیسائی اور دیگر مت والے اپنے اپنے مت کے اصول سمجھانے کے لئے بیسیوں پستکیں انگریزی زبان میں پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن کیا آریہ سماج نے آجتک ایک بھی ایسی پستک تیار کی ہے جو اطمینان کے ساتھ میکاڈو (شاہ جاپان) کے ہاتھ میں دیجا سکے؟ (۱۰ اگست ۱۹۱۲ء)

واقعی یہ نہایت دور اندیشی کی رائے ہے۔ اسکے بغیر تو دریا خشل ہوگی لیکن ہمیں سوجھ نہیں بتلاتے ... تجربہ کار اڈیٹر پرچارک نے یہ بھی نہیں کیا کہ آریوں کو ایک نیک راہ بتلائی بلکہ ایک اور گمراہی سے بھی بچایا کہ آگرہ کے بازاری اخبار کا اڈیٹر جا رہے کہ بہرہ ہو کر آریوں سے روپیہ بٹورنے کی غرض سے کہتا پھرتا تھا کہ میں جاپان جاؤنگا۔ اڈیٹر موصوف نے بازاری کی بابت کہا کہ جن اپڈیٹروں کو جاپان کے لئے دعوت دیگا ہے ان کے نام پڑھکر مجھکو ہنسی آتی ہے۔ بھلا پنڈت بھوجیت (اڈیٹر بازاری اخبار آگرہ) وہاں جا کر کیا بنائیں گے؟ (پرچارک ص ۵)

قصے دو گھڑی سے شیخ جی کی بہت گھڑی ٭ وہ سادگی کی شیخی جبڑی وہ گھڑی گئی

ہاں اگر مسلمانوں کی ریس کا شوق ہو۔ تو یہ تمنا بے محل ہے۔ کیونکہ مسلمان علماء جو شریک کانفرنس ہوئے ہیں یا ہونگے وہ اسلامی سلطنتوں کی طرف سے بھیجے گئے ہیں نہ کہ تمہارے پڑوسی ہندوستانی مسلمانوں کی طرف سے۔ پس تم اس بات سے بے فکر رہو کہ جن ہندی مسلمانوں سے تمہارا مقابلہ ہے وہ تو بدستور غافل ہیں وہ تو نہ گئے ہیں نہ جا سکتے ہیں اگر جائیں بھی تو شاید شریک جلسہ نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہاں تو انہی علماء کی بات سنی جائیگی

جو کسی سلطنت کی طرف سے آنکھ ہو گئے۔ پس ہم لوگ اس بہانہ سے بیشک روپیہ جمع کر کر مگر لنگانے کا عمل اس سے بہتر اور مفید تر اور نہیں جو ہم نے بتلایا ہے۔ آئندہ اختیار

من نگویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بیں و کار آساں کن

آریوں سے سوال

جناب مولوی صاحب! السلام علیکم۔ آپ کے جواب کے ہیڈنگ سے جو مضمون "پرکاش" مطبوعہ ۲۴ جولائی میں دیکھا۔ آپ نے جس متانت سے جواب دیا ہے اس کو پڑھ کر طبیعت بہت خوش ہوئی۔ آپ کے اس مضمون کے متعلق میرا ایک سوال ہے۔

کوئی زبان بغیر سکھائے نہیں آسکتی پہلا امر ہے۔ اور ابتدائے آفرینش میں ہزاروں کی تعداد میں انسان پیدا ہوئے۔ تب گونگے ہوئے جیسا کہ ایک بچہ گونگا پیدا ہوتا ہے [illegible] دس برس کا زمانہ اسواسطے پیدا ہونا چاہیئے۔ اتنے دن تک وہ لوگ کس قانون پر چلے اگر کچھ وحشیانہ تو اچھے دس برس تک وید کیونکر رہے جب وید ابتدائے دنیا سے ہیں اور اسمیں تمام علوم دنیا قیامت تک کے موجود ہیں اور سنسکرت زبان مکمل اور سب زبانیں غیر مکمل ہیں تو مہربانی کرکے ہمارے آریہ بھائی تحریر فرماویں کہ جو نئی ایجادیں اب تحقیق ہوئی ہیں انکو سنسکرت میں کس نام سے پکارا گیا ہے اگر لوہے پیتل چاندی سونے کو کسی نام سے پکارا جاتا ہے تو نئی دھاتوں کو سنسکرت میں کس نام سے پکارا گیا اور غیر مکمل زبانوں کی طرح نیا نام ایجاد کرنیکی ضرورت ہے۔ اگر ہمارے آریہ بھائی اسکا جواب دیں تو اخبار اہل حدیث میں وہ جواب ضرور چھاپ دینا۔ تاکہ میں دیکھکر سنسکرت زبان کی مکمل اور ویدوں کی ابتدائی آفرینش سے ہونیکا قائل ہو جاؤں۔

لعل محمد [illegible] از خریداران اہلحدیث

ہندو۔ آریہ اور عیسائی وغیرہ اقوام میں بھی ختنہ کا رواج ضرور ہونا چاہئے

(از جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب اسسٹنٹ سرجن پنشنر امرتسر)

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم۔ آج پرچہ اہلحدیث مورخہ ۳ اگست ۱۹۱۶ء اول صفحہ پر [illegible] صاحب کا مضمون در باب تردید ختنہ پڑھا جس میں آپ لکھتے ہیں کہ ختنہ کا چمڑا کاٹنے سے حس کم ہو جاتی ہے۔ پھر تحریر کرتے ہیں کہ ختنہ کرنے سے انسان پہلا چار عورتوں سے جماع کرسکتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ چنگے بھلے آدمی کو ختنہ کرکے ۲-۳ ماہ کیوں اٹلوٹا رکھنا" وغیرہ

جناب اڈیٹر صاحب میں سخت حیران ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے یہ لفظ کون سی میڈیکل کتاب میں دیکھے ہیں۔ یا اپنے ہی تجربہ میں آزمائے ہیں۔

اول حس کم ہونے کی شکایت کبھی کسی ختنہ شدہ سے نہیں سنی گئی۔ دوم ختنہ کیا ہوا آدمی اور بغیر ختنہ جماع کرنے میں یکساں ہیں۔ سوئم ختنہ کیا ہوا جوان آدمی ایک ہفتہ میں اچھا ہو جاتا ہے۔ اور بچہ دو تین یوم میں۔

ختنہ کے چمڑہ کی بیماریوں میں سے سب سے بڑی عام بیماری فائی موسس (Phimosis) ہے۔ یہ دو قسم کا ہے۔ اول (congenital) پیدائشی ہے۔ دوم (acquired) خود حاصل کیا ہوا۔

اول قسم کی مثال عرصہ بیس یوم کا ہوا ہے کہ ایک مسلمان زرگر میرے پاس آیا اور بیان کیا کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے۔ لیکن پیشاب نہیں اترا۔ اور ختنہ کی چمڑہ میں کوئی سوراخ نہیں۔ ہدایت کیگئی کہ ختنہ کرا دو۔ پیدائش سے بارہ گھنٹہ بعد ختنہ کیا گیا۔ پیشاب اسی وقت اتر آیا۔ اور لڑکا دو تین یوم میں اچھا ہو گیا۔ اگر ختنہ نہ کیا جاتا تو بس لڑکے کی زندگی ختم تھی۔

دوسری قسم کی مثال۔ عرصہ چھ ماہ کا ہوا ہوگا کہ ہندو رئیس نے مجھکو گھر پر بلا بھیجا۔ جب میں وہاں گیا تو اس نے کہا کہ میرے عضو تناسل پر بہت ورم ہے۔ ملاحظہ پر ایسا ہی پایا۔ علاج کرنے سے ورم اتر گیا۔ لیکن حشفہ ننگا نہیں ہوتا۔ سمجھایا کہ ختنہ کرا دو بہت جلد اچھے ہو جاؤگے۔ چنانچہ دوسرے دن سول سرجن کو بلا کر ختنہ کروا لیا گیا۔ اور وہ عرصہ ۵ ایام میں اچھا ہو گیا۔ اب بالکل صحیح ہے۔

جناب اڈیٹر صاحب اس قسم کی فائی موسس میں اگر ختنہ نہ کیا جاوے۔ تو یہ خراب ہو کر اور سخت بیماری میں تبدیل ہو جاتا ہے جس کے واسطے عضو تناسل جڑ سے کاٹنا پڑتا ہے۔ (amputation [illegible])

یہ عمل جراحی میں نے بھی کئی ایک ہندو بیماروں پر کیا تھا جبکہ میں ملازمت میں تھا۔ اور اب بھی عرصہ تین ماہ کا ہوا ہے کہ [illegible] ایک ہندو سکھ پر ہوتے دیکھا۔

ان واقعات کے بیان کرنے سے میرا یہ مطلب ہے کہ جتنے لوگوں کو یہ [illegible] جس سے رہائی حاصل کرنے کیلئے سارا عضو تناسل کٹوانا پڑتا ہے لاحق ہوتی ہے۔ وہ ہمارے بھائی ہندو وغیرہ ہی ہوتے ہیں۔ جنکو ختنہ نہ کرانے کے باعث اس مصیبت کا

ahmadiyyamuslim.de

سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ مسلمان لوگ دنیوی فتنہ کا خیال سے دستور ہے، تو اس بیماری کا نام تک نہیں جانتے۔

پس چونکہ انسان اشرف المخلوقات ہے اور اپنی برائی بھلائی کی تمیز کرسکتا ہے اس لئے بیری گڑیں فتنہ کا رواج ہر ایک قوم میں ہونا چاہئے۔ تاکہ اس عظیم الشان نقصان سے جو بلا فتنہ لوگوں کو پہونچ رہا ہے نہ رہا کو نجات ملے۔

ہماری قدردان

اکثر تو نہیں۔ البتہ فی صدی ۲-۳ ہمیشہ شاکی رہتے ہیں کہ اخبار وقت پر نہیں پہونچتا۔ بلکہ سرے سے پہونچتا ہی نہیں۔ ایسے احباب کی خاطر بارہا لکھا گیا کہ دفتر سے اخبار برابر بھیجا جاتا ہے۔ خدا نخواستہ دفتر والوں کو کسی خاص شخص سے کوئی رنج نہیں کہ نہ بھیجا جائے دوسری بات بھول چوک ہو۔ یہ بھی ٹھیک نہیں۔ کیا خاص کر چند ایک صاحبوں ہی کے حق میں ہر ہفتہ بھول چوک ہوا کرے اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ ڈاکخانہ مکتوب الیہ ہی میں کوئی راز پنہاں ہے پس اسکا علاج وہی ہے جو مکتوب الیہ آسانی کرسکتے ہیں کہ اپنے صوبہ کے جنرل پوسٹ ماسٹر کی خدمت میں وہ شکایتی چٹھی لکھا کریں کہ ہمارا پرچہ فلاں نام کا نہیں آتا یا وقت پر نہیں آتا۔ امرتسر کے ڈاکخانہ کی مہر دیکھکر حساب لگا لیا کریں کہ اتنے وقت میں آسکتا ہے۔ اگر اس سے زیادہ وقت لگا ہو۔ تو شکایت صحیح ہوگی نہیں تو غلط۔ بعض دوستوں نے لکھا ہے کہ ملک کے ہر حصے کے اخبار الگ الگ دنوں میں ڈاکخانہ پہونچائے جائیں تو یہ غلطی نہو۔ شائد انہیں معلوم نہیں کہ علاوہ اپنی تکلیف کے ڈاکخانہ کا قانون بھی ایسا کرنے سے مانع ہے۔

غزل

در توصیف حدیث رسولِ مجید

(از منشی عبدالرحمن [illegible])

ہم زبانِ شوق سے پڑھتے ہیں بس فخر حدیث	کیوں نہو مرغوب؟ ہے اسلام کا زیور حدیث
اہل بدعت کے لئے یہ ہے سم قاتل جان لو	اہل سنت جانتے ہیں جان سے بہتر حدیث
بھاگتے ہیں نام سے اسکے گریزاں رات دن	انکے حق میں ہے سنان و تیر و خنجر حدیث
کیوں کریں فخر اپنی قسمت پر نہ ہم اے غافلو؟	دیکھئے نعمت ہے ہمکو اپنے پیغمبر حدیث
اہل ایمان پاتے ہیں اس سے حلاوت دمبدم	ہے نبات و شہد و قند مصر سے بڑھکر حدیث
جو کرے انکار اس سے ہے وہ مردود و خبیث	ہے مکرم تر بہ نزد خالق اکبر حدیث
صوفی و ملا کہاں اور حیلہ جوؤں سے ہو خوش	حیف ان پر علم پہ ہے فیض کا جوہر حدیث

ظلمت بدعت تو اس سے ہو ہوئی کافور ہیں	ہے ضیا مہر انور سے یہ افزوں تر حدیث

ہے موحد کی دعا اللہ سے ہر دم یہی۔
ہو ترقی رات دن جاوے پڑھی گھر گھر حدیث

ولہ ایضاً

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

خدایا توئی شاہ بندہ نواز	حکیم و قدیر و ہم کارساز
الٰہی توئی رب آمرزگار	ترحم تو بر من کن اے کردگار
منم بندۂ عاجز و شرمسار	حزین و ملول و عصیاں شعار
پشیمانم از کردۂ خویشتن	بمن توبہ بخشش اے حق ذوالمنن
ندارم بجز توشۂ روزِ حشر	ندانم چگونہ شود روزِ حشر
نہ طاعت عبادت نہ وردت نہ ذکر	چگونہ شود حالم اینست فکر
فتادم بگرداب حرص و ہوا	برآری ازیں ورطۂ پر بلا
منم تنگ از دست دیو لعین	بکن رحم یا ارحم الراحمین
ببے آرزو نفس سرکش مرا	بسوئے سعادت تو برکش مرا
پناہے ندارم بجز درگہت	سر عجز بنہادہ ام بر درت
شوم ملتجی اے خدائے جہان	ز نار جہنم تو بخشی اماں۔
بلرزم ز احوال روز شمار۔	کہ دارم گناہاں فزوں از شمار
کنم التجا اے خدا بار بار	کہ ہستی خطا بخش وہم عفو بار
دعا میکنم از تو با حال زار	عطا باش بر من - خطا در گذار
بتابی دلم از رہ ناصواب	کہ رسوا نگردم بہ یوم الحساب
ز دنیا و از کار دنیا تمام	نفورم بدار اے شہ ذوالکرام
گناہم ببخش ای خدائے کریم	لطیف و رؤف و غفور و رحیم
مقامے بیابم بزیر لوا	شفیعم شوند احمد مجتبیٰ

دعائے موحد بکن مستجاب
بحق جناب رسالتمآب۔

درخواست منظور

مولا بخش رنگریز سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کی درخواست ایکسال اخبار مفت کے لئے جناب میر خاں محراب خاں سوداگر ناگپور کلاں نے منظور فرما کر جاری کرادیا۔ جزاہ اللہ

الہامی کتاب - قرآن شریف اور وید کے الہامی ہونے پر مفصل بحث - قرآن شریف کی فضیلت - قیمت ۱۰/ منیجر اہلحدیث امرتسر سے طلب کرو

فتاویٰ

سوال نمبر ۲۸۰ - ہمارے یہاں اس شہر میں مختلف جماعتیں ہیں یعنی حنفی اور شافعی اور امام شافعی مذہب رکھتا ہے اور دونوں جماعت نصف نصف ہیں - اس صورت میں رمضان شریف میں وتر کی نماز پڑھنے کیوا سطے حنفی والے اعتراض کرتے ہیں کہ تمہارے مذہب کی طرح ہماری نماز نہ ہوگی - اس صورت میں کیا کرنا چاہئے -

سوال نمبر ۲۸۱ - تلاوت قرآن میں سجدہ دیکر سلام دینا یا نہ دینا -

سوال نمبر ۲۸۲ - بعضے لوگ دعا قنوت کے بارے میں اعتراض کرتے ہیں کہ خواہ مخواہ صبح ہی میں پڑھنا نہیں - بلکہ کسی بھی وقت پڑھنا - مقرر معین نہ کرنا - ہم تو صبح کے وقت ہمیشہ پڑھا کرتے ہیں - مخالفوں کا یہ اعتراض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کے لئے کافروں کے پڑھا کرتے تھے -

سوال نمبر ۲۸۳ - واضح باد کہ ایک جماعت یعنی حنفیا آدمی تھے - ایک دفعہ کا ذکر ہے سو آن میں بعد ایک آدمی قابل امامت کے تھا - اور ان جماعت والوں نے اُن سے عاجزی کی کہ آپ آگے پیش امام ہو جاویں - تاکہ نماز ہو جاویں - اور دوسرا کوئی قابل آدمی نہ تھا - وہ شخص نے نفرت امام سے کی - اور ساتھ حقارت کے کہا کہ یہ پیشہ ہمارا نہیں ہے تو پھر وہ آدمی کون قرآن وحدیث سے کیا حد اس کے اوپر ہے اور وہ شخص حنفی مذہب رکھتا ہے -

سوال نمبر ۲۸۴ - بعد جمعہ کے مصافحہ کرنا یا نہیں -

سوال نمبر ۲۸۵ - امامت عورت کی اسکو خاوند نے کرنا یا نہیں -

(از وری برگ افریقہ)

جواب نمبر ۲۸۰ - حنفیوں کو شافعیوں کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی تامل نہ کرنا چاہئے فقہ کی معتبر اور مستند کتاب رد المحتار میں حنفی کو شافعی کی اقتدا جائز لکھی ہے -

جواب نمبر ۲۸۱ - تلاوت قرآن میں سجدہ دیکر سلام دینا کچھ ضروری نہیں بلکہ صرف سجدہ کرنا ہے -

جواب نمبر ۲۸۲ - دعا قنوت صبح کی نماز میں شافعیہ جو ہمیشہ لازمی طور پر پڑھتے ہیں لازمی کا ثبوت تو نہیں البتہ ہر وقت نزول کسی بلا مثلاً قحط - وبا وغیرہ کے جس وقت کی نماز میں پڑھے جائز ہے - ترمذی میں روایت ہے کہ جو پڑھے وہ بھی اچھا ہے - جو نہ پڑھے وہ بھی برا نہیں - بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ کافر قبائل پر بد دعا کی تھی جنہوں نے دغا سے ستر قاری اصحاب کو قتل کر دیا تھا - پھر ہر قسم کی بد دعا کسی پر نہیں کی -

جواب نمبر ۲۸۳ - شخص مذکور نے بہت برا کیا - ایک تو امامت نماز کے فعل کو حقیر جانا جو انبیاء علیہم السلام کا کام ہے - دوم حکم شرعی سے روگردان ہوا کیونکہ قابل امامت کو امامت کرانے کا حکم ہے - اسلئے شخص مذکور کو بہت جلد توبہ کرنی چاہئے - یہ ٹھیک ہے - کہ آجکل مسجدوں کی امامت ایک رزیل پیشہ ہو رہا ہے مگر برائی اُن لوگوں کی ہے جو امامت کو ناجائز طریق سے ذریعہ معاش بناتے ہیں - محض نماز کی امامت کرانا برا نہیں بلکہ سنت انبیاء ہے -

جواب نمبر ۲۸۴ - مصافحہ عام طور پر سنت ہے - جب ملے سلام کے بعد مصافحہ کرے مگر مخصوص جمعہ یا عید کے لحاظ سے کوئی حکم نہیں - اگر عام نیت سے کرے خواہ جمعہ ہو تو عام طور سے جائز ہے -

جواب نمبر ۲۸۵ - امامت عورت کی خاوند کو کرنی جائز ہے - مگر عورت ساتھ ملکر نہ کھڑی ہو - بلکہ ایک صف کے فاصلہ پر کھڑی ہو - خواہ اکیلی ہو - تو بھی پیچھے مرد کے کھڑی ہو - حدیث شریف میں ایسا ہی آیا ہے -

سوال نمبر ۲۸۶ - ایک شخص فوت ہو گیا - اُس کے وارثہ تفصیل ذیل ہیں -

میت ——— احمد

بکر (لڑکا)، زید (لڑکا)، عمرو (لڑکا) ہندہ (لڑکی) زینب (لڑکی)

ہر ایک کو کیا کیا حصہ ملیگا -

سوال نمبر ۲۸۷ - ایک شخص اپنی ڈاڑھی ہمیشہ اُسترہ سے منڈائی رکھتا ہے اور دوسرا شخص کترائی رکھتا ہے - مگر اُس کی داڑھی کے بال بھی منہ کے چمڑا کے ساتھ ہی رکھتے ہیں - شرعاً ایسا کرنا جائز ہے یا گناہ ہے - اگر گناہ ہے تو دونوں کے لئے برابر ہے یا کچھ کم و بیش ہے - جواب قرآن سے یا صحیح حدیث سے یا کتب معتبرہ فقہ سے ہو -

السائل بندہ اللہ دتا مختار از ریاست موضع الہ نمالی تحصیل خانقاہ ڈوگراں

جواب نمبر ۲۸۶ - بعد ادائے قرض واجرائے وصیت جائزہ کل مال کے آٹھ حصے ہونگے - دو دو لڑکوں کو اور ایک ایک لڑکیوں کو -

جواب نمبر ۲۸۷ - قرآن شریف سے پیغمبروں کی داڑھی کا ثبوت ہوتا ہے لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي - حدیث شریف میں آیا ہے داڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو پست کرو - پس دونوں شخص گنہگار ہیں مگر منڈانے والا زیادہ ہے کیونکہ کترانیوالا نمود رکھتا ہے اور یہ نمود بھی نہیں -

سوال نمبر ۲۸۸ - زید نے ایک عورت سے نکاح کیا - ایک برس تک عورت ساتھ

ahmadimuslim.de

مذکورہ زید کے نکاح میں رہ کر فوت ہو گئی - یا زید نے اُسے طلاق دیدی - اور اس عورت کی پچھلے خاوند سے ایک لڑکی ہے جسکی عمر ۱۸ سال کی ہے - اب اس لڑکی سے زید کا نکاح جائز ہے یا نہیں - دلیل قرآن وحدیث سے عنایت فرما کر فتوے دیں -

(محرر مطبع اہلحدیث امرتسر)

جواب نمبر ۲۸۸ - زید کا نکاح لڑکی مذکورہ سے ناجائز ہے قرآن شریف میں ہے وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ یعنی جن عورتوں سے تم جماع کر چکے ہو - انکی پہلی لڑکیاں تم پر حرام ہیں -

سوال نمبر ۲۸۹ - واسطے خوشبو کے مسجد میں لوبان سلگانا کیسا ہے

سوال نمبر ۲۹۰ - بابرکلمات بغرض صحت آسیب زدہ بھول وشیرینی منگانا اور لوگوں کو اللہ واسطے تقسیم کر دینا یا کوئی قصیدہ وغیرہ جو شرک سے بری ہو پڑھنا کیسا ہے - جائز یا ناجائز جواب با دلیل ارشاد ہو -

(مولوی عبدالواحد از سری ضلع گونڈا)

جواب نمبر ۲۸۹ - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم سے مسجد میں خوشبو کیجاتی تھی - جمعہ کے روز غسل کر کے خوشبو لگا کر آنے کا حکم تو حدیثوں میں بھی آیا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مساجد میں خوشبو کرنا اچھا ہے -

جواب نمبر ۲۹۰ - سوال کا مطلب اگر یہ ہے کہ حصول صحت کے شکریہ میں ایسا کرے تو جائز ہے - اور اگر یہ مطلب ہے کہ بروقت کلمات آسیب زدہ کے لیے کرنے کا کیا حکم ہے تو یہ کام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں - ہاں اگر اس فن کے عامل اسکو مفید کہیں تو بطور دوا کے کر لینا جائز ہے -

سوال نمبر ۲۹۱ - صحیح بخاری میں وارد ہے کہ ہر ایک زمانہ میں قیامت تک ایک ہی گروہ حق پر رہیگا - سو اگر غیر مقلد کا فرقہ ہمیشہ سے ہے دلیل سے واضح کرو - حدیث دوم حضرت کا فرمان ہے کہ میری امت سب امتوں سے زیادہ ہوگی - مولوی صاحب اگر وہ فرقہ جو کہ جنتی ہے غیر مقلدین کا ہے تو وہ زمانہ حال میں بہت قلیل ہیں - اور سابق کا ثبوت نہیں ہے - دلائل سے واضح کرو -

سوال نمبر ۲۹۲ - تقلید شخصی کا مانع کون کونسی شئے ہے - مقصود یہ ہے - کہ غیر مقلدین کی ہمیشگی کا ثبوت اپنے اور حضرت تک سے پہونچا دیں -

(الراقم شیخ کرم الدین از موضع [illegible] تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور)

جواب نمبر ۲۹۱ - بیشک حدیث میں ایسا آیا ہے مگر اس حق پر ہونے کے معنے یہ نہیں کہ صرف یہی جنت میں جائینگے - بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ یہ لوگ [illegible]

اور سیدھے دین پر ہونگے جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انکو براہ راست ملا تھا - باقی لوگ بعض بعض زائد بدعات میں مبتلا ہونے کے سبب بعد کسی قدر مواخذہ کے جنت میں داخل ہو کر سب امتوں سے ثلث یا برابر ہو جائینگے - یہ نہیں کہ دنیا کی آبادی کو متعلق یہ خبر دی ہے بلکہ قیامت کو اس قدر تعداد ساری امت محمدیہ کی ہوگی - یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے جو ما انا علیہ واصحابی ہونگے جو شیٹھ اسلام یعنی پیغمبر علیہ السلام کی سنت اور صحابہ کرام کی روش پر ہونگے وہ بطریق اولیٰ ناجی ہیں اور جو ذرہ ٹیڑھے ہونگے - وہ بحکم من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ انجام کار مستحق نجات ہونگے پس اہلحدیث کی کمی انکے اہل حق ہونے کے مخالف نہیں بلکہ بحکم وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ مؤید ہے - یہ حدیث میں نہیں آیا - کہ امت محمدیہ سب امتوں سے زیادہ جنت میں ہوگی بلکہ یوں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا تم اس بات سے خوش ہو کہ جنت میں چوتھائی تم ہو - اسپر صحابہ نے خوشی کا نعرہ مارا - پھر حضور نے فرمایا تم اس سے خوش ہو کہ جنت والوں میں ثلث تم ہو - اسپر صحابہ نے پھر خوشی کا نعرہ بلند کیا پھر آنحضرت نے فرمایا مجھے امید ہے کہ تم جنت میں نصف کے شمار میں ہو گے اس سے زیادہ کا ثبوت نہیں -

جواب نمبر ۲۹۲ - تقلید کا مانع تمام قرآن شریف ہے خدا فرماتا ہے اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ یعنی جو کچھ تم کو خدا کیطرف سے ملا ہے اسکی پیروی کرو اور اس کے سوا کسی اور کی پیروی نہ کرو -

سوال نمبر ۲۹۳ - نوازش بنمائیت فرمودہ از جواب سوال ذیل مسرور [بخشند؟] - کہ درین سوال درین ملک مابین العلما رفقائے احناف اختلاف وقع شدہ است لہذا تاکید کہ بکمال تحقیق جواب فرمایند کہ عند اللہ ماجور وعند الناس مشکور - مسئلہ این است کہ ملک سندھ خراجی است یا عشریہ -

سوال ۲۹۴ - خراج حق سلطان مسلم ست باشد یا مطلق (ای دوکان کا فذ)

جواب نمبر ۲۹۳ - قبل از تعیین ملک سندھ بخراجی یا عشری تعریف خراجی وعشری باید کرد و باید فہمید - وخراج وعشر الفاظ اصطلاحی اند یعنی خراجی آنست کہ از شاہ اسلام بر آن حتم بطور جزیہ مقرر شود کہ مالک آن غیر مسلم باشد عشری آں باشد کہ بر آں عشر یا نصف عشر پیدا وار مقرر باشد و مالک مسلم باشد - پس بموجب ایں تعریف ملک سندھ در نہ کلانہ خراجی نہ عشری - و درمیان عشری و خراجی نسبت تضاد ست نہ تناقض کہ یکے بود ضرور دیگر باشد

جواب ۲۹۴ - خراج بمعنے مقررہ از بادشاہ اسلام حق آں باشد و بمعنے مقررہ از بادشاہ کافر حق آں باشد این حکم واضح ست ہیچ خفا نیست -

انتخاب الاخبار

امرتسر میں اس ہفتہ سوامی درشنانند جی کے لیکچر بڑی خاموشی سے ہوتے رہے یہانتک کہ اشتہار بھی عام طور پر نہ دیکھا۔ مباحثہ مناظرہ تو بڑی بات ہے۔

امریکہ میں ایک شخص مسٹر سپنگلر نامی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے (قادیانی نبی کہاں ہے؟)

دہلی کی میونسپل کمیٹی نے گوشت فروشی کے متعلق جو سختی کرنی چاہی تھی۔ وہ مسلمانوں کی فریاد کرنے پر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے منسوخ کردی۔ الحمدللہ (نامہ نگار از دہلی)

کرشن قادیانی نے ڈاکٹر عبدالحکیم خان (سابق مرزائی) کی بابت ۱۶ اگست کو اشتہار دیا ہے۔ کہ عبدالحکیم خان عذاب میں مبتلا ہوگا۔ (بہت خوب مگر عذاب کی شرح بھی کردی ہوتی۔ ہمیں خطرہ ہے۔ کہ آتھم کی طرح کہیں ڈاکٹر صاحب موصوف کو بھی روحانی عذاب نہ ہو۔ جو سوائے کرشن جی کے کسی دوسرے کو معلوم نہ ہو سکے)

حافظ خدا بخش بٹالہ سے لکھتے ہیں۔ کہ میرا ایک دوست الٰہی بخش نصف رجب میں سفر حج کو جانیوالا ہے۔ حسب تجویز اہلحدیث مورخہ ۱۰ اگست کوئی صاحب رفیق طریق ہوں۔ تو اطلاع دیں۔

لالہ منشی رام جی آریہ لیڈر نے جاپان میں آریہ ڈیپوٹیشن جانے کی جو مخالفت کی ہے۔ آریہ اخبار اوکو کوس رہے ہیں۔ سچ ہے نوالحق تلخ ہے

سندر سنگھ ولد جوالا سنگھ وفعدار پنشن نمبر ۲۷۔ پنشنر عمر ۵۶ سال ساکن پڑارہ تھانہ کاہنا، کاچھا تحصیل و ضلع لاہور بخوشی مجمع عام میں مسلمان ہوا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا۔

ٹرکی حکومت کی مجلس شوریٰ اندنوں قلمرو عثمانیہ میں عام تعلیم کی اشاعت پر غور کر رہی ہے۔ تاکہ دیگر متمدن ممالک کیطرح وہاں بھی جبری تعلیم جاری ہو۔ آپنے سررشتہ تعلیم سے اضافہ مدارس و مکاتب کی بابت معلومات بہم پہنچانے کے واسطے کاغذات طلب کئے ہیں۔

اس سال ٹرکی کے شاہی مدرسہ سے ۱۰۴ طالبعلم اعلیٰ علمی ڈگریاں حاصل کرکے نکلے ہیں۔

حجاز ریلوے لین پر حسب ذیل میل ٹرینیں آمد و رفت کرنے لگی ہیں۔ دمشق سے معان کو ہفتہ میں تین بار شنبہ دوشنبہ اور چارشنبہ کو ۱۱ بجے صبح کے وقت ڈاک کی گاڑیاں روانہ ہوتی ہیں۔ اور معان سے دمشق تک اتوار سہ شنبہ اور جمعہ کو آتی ہیں۔ (محرم آئندہ تک مدینہ منورہ تک ریل پہنچانے کا تاکیدی حکم ہے)

سلطان المعظم نے اس بات کی اطلاع ملنے پر کہ مقام بندرگاہ ینبع میں پینے کے قابل میٹھا پانی کمیاب اور حاجیوں کی تکلیف کا باعث ہے۔ وہاں ایک مشین روانہ فرمائی ہے۔ جسکے ذریعہ سے سمندر کا کھارا پانی مقطر کرکے پینے کیلئے شیریں پانی تیار کیا جائیگا۔ تقطیر آب کی خدمت نہر زبیدہ کی کمیشن کو سپرد ہوئی ہے۔

افسوس ہے کہ پنجاب کی نہری نو آبادیوں کی کاشت کپاس پر کیڑا پیدا ہو گیا ہے۔ یہ کیڑا صرف کثرت بارش ہی سے ضائع ہو سکتا ہے۔ لیکن بکثرت بارش ہونیکی امید نہیں۔

دربھنگہ میں بکثرت بارش ہونے سے شہر میں سیلاب آگیا بیشمار مکانات مسمار اور سینکڑوں آدمی بے گھر ہو گئے موجودہ فصلیں پانی میں ڈوب گئیں۔ انکو سخت نقصان پہنچا۔ (خدا کی شان امرتسر لاہور میں کمی)

کثرت بارش کی وجہ سے کالکا شملہ ریلوے کی حالت ابھی تک قابل اطمینان نہیں ہوئی۔ ٹرینوں کی آمد و رفت رکی ہوئی ہے ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ شملہ اور کالکا کے درمیان باقاعدہ ٹرینیں کب آنے جانے لگینگی۔

پانڈیچری میں ہیضہ اور چیچک کی سخت وبا پھیل رہی ہے اور بکثرت لوگ مر رہے ہیں (امرتسر میں بھی ہیضہ نمودار ہے خدا عافیت بخشے)

سمالی لینڈ کے دیوانہ ملا نے علاقہ اغادین کی قوم دارقارون پر چھاپہ مار کر ایک ہزار سے زیادہ آدمی قتل کر ڈالے اور دس ہزار اونٹ چھین لئے۔ (واہ دیوانہ بکار خود ہوشیار)

کلکتہ میں پندرہ ماہ حال کو بکثرت بارش ہوئی سڑکوں پر گھٹنوں تک پانی رہا۔ سڑکوں میں چلنا پھرنا بند رہا۔

محمد سرور صاحب موضع ... ضلع ... علاقہ ... حج کو جانیوالے ہیں۔ اور رفیق طریق کے متلاشی ہیں۔

ahmadimuslim.de

سامان تندرستی

برقی سٹ اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردگی سستی رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاء کی ہے۔ جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جس اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون پیدا اور طاقت پیدا ہوتی ہے مختصر یہ کہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت مع محصول ڈاک تین روپے پانچ آنے

معجون تیرہ رتن نزلہ کھانسی ضعف دماغ اور نسیان کے دفعیہ کے لئے از حد مفید ہے۔ طالبعلموں وکیلوں اور دیگر دماغی محنت کرنے والے اصحاب کو اسے ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت ۱۲ آنہ

ممسک جہان اس دوائی کے استعمال سے جریان پیشاب رفتہ رفتہ بند ہو جاتا ہے۔ اور منی بستہ اور گاڑھی ہو جاتی ہے۔ قیمت ۱۰ خوراک (جس سے کم روانہ نہیں ہو سکتی) مع محصول ۱۲ آنہ

مومیائی مقوی باہ یہ دوائی ابتدائی سل و دق۔ دمہ دماغی و بدنی کمزوری۔ سرعت جریان منی کو دفعیہ اور کرم منی کو بڑھانے کیلئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگتے ہی دو رتی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے بچوں کو ایک رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑے عرصہ میں فربہ کرتی ہے بوڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے جن لوگوں کا سینہ چھوٹا اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو ان کے لئے محافظ صحت ہے۔ جماع کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ اور جن اشخاص کی اولاد بسبب رقت نطفہ اولاد نہ ہوتی ہو وہ اسے استعمال کریں وہ اسے استعمال کرکے قدرت الہی کا تماشا دیکھیں الغرض مومیائی ہر قسم کی کمزوری کا بہترین علاج ہے۔ ویدک اور یونانی طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی خالص اور عمدہ دوائی شاید ہی کوئی ہو ایکدفعہ آزما کر فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲ روپیہ کم روانہ نہیں ہو سکتی ۱ تولہ مع محصول

صغر سنی شادی کے نقصانات اور مضر سے بچنا چاہو۔ تو کتاب داغ دل ضرور مطالعہ کرو۔ قیمت ۲ آنہ

المشتہر
پروپرائیٹر دی میڈیسن ایجنسی۔ کٹڑہ ۔ تلعہ امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں ملسکتا ہے اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال

لونگی سادہ ۸ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک فیمدد
" زری دار ۲ روپیہ " ۳ روپیہ "
" اور شہتوتی ۸ روپیہ " ۱۰ روپیہ "
ازار بند سوتی ۲ " " ۳ "
" ریشمی ۱۲ " " ۱ روپیہ "
تھان گرون باریک و موٹا ۱۸ " "
جوتہ ساخت لوہانہ ۲ " " ۳ "
" دیسی انگریزی وضع ۱۲ آنہ " ۲ روپیہ "
جرابیں دستانہ اونی ۸ " " ۱۰ "
جرابیں دستانہ سوتی ۳ " " ۶ " فی جوڑہ
رومال سوتی ۲ " " ۳ "
فوجی زین خاکی رنگ ۱ " "
صافہ لٹھہ سی سادہ " ۲ "
" خاکی ۲ روپیہ " ۳ "
رنگین دریوں ڈبل لائنگ ۲ " " ۱۲ "
دری ہزار ٹائنگ ۲ " " ۳ "
" فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

کلاہ سادہ ۶ آنہ سے ۹ آنہ تک فیمدد
" زری دار " ۱۲ " "
رومال ریشمی ۸ آنہ سے ۱ روپیہ
کمبل دیسی سے ۱۲ "
" فوجی چار روپیہ " ۵ "
لوئی سفید ۳ روپیہ " ۵ "
پٹی دیسی اونی ۱۲ آنہ " ۱۴ آنہ فی جوڑہ
" پشمینہ سے " ۲ " "
" سرج ۱ روپیہ " ۲ " "
" بڑھیا ۲ روپیہ " ۳ "
" برائے کوٹ پتلون ۹ " ۱۰ فی گز
چادر پشمینہ ۲ " ۵ "
بنیان و پاجامہ اونی ۲ روپیہ " ۳ "
" سوتی ۶ آنہ " ۱۲ "
جوتے و دستانے " ۱ "
باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ انکے ہر قسم کا مال فوجی ہو یا انگلیاں کرنیو میڈل رین بٹن بٹیا سوتی و زرین ٹوپی اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بنسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے یہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایکبار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی

نوٹ - سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداران کو بذریعہ وی پی یا روپیہ نقد آنے پر مال ارسال کیا جائیگا۔

المشتہر
شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹر بلوچستان

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R. L. N. 352

اخبار

اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

نمبر ۴۳ — مطبوعہ ۱۰ رجب المرجب ۱۳۲۴ ہجری مطابق ۳۱ اگست ۱۹۰۶ء یوم جمعہ — جلد ۳

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموما اور اہلحدیث کی خصوصا دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی لی ضروری ہو

(۲) بیرنگ خطوط واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ...

والیان ریاست سے ...

رؤسا و جاگیرداروں سے ...

عام خریداروں سے ...

چھ ماہ کیلئے ...

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

اجرت اشتہارات

... فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

ہر قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

تفسیر ثنائی کے شائق غور سے پڑھیں

تفسیر ثنائی اردو میں قرآن شریف کی تفسیر کے علاوہ مخالفین اسلام اور مخالفین سنت نبی علیہ السلام کی عمدہ طرح سے تردید کیگئی ہے جسکو علماء اسلام نے پسند کرکے اپنی اپنی عمدہ رائیں دی ہوئی ہیں چار جلدیں ۱۰ پاروں تک طبع ہو چکی ہیں اب پانچویں جلد کا انتظام ہو رہا ہے۔ مگر چونکہ روپیہ کی ضرورت ہے۔ اسلئے تجویز ہے۔ کہ ایک مہینہ یعنی اخیر ستمبر تک تفسیر ثنائی کی قیمت میں رعایت کیجائے فی الحال چاروں جلدوں کی قیمت چھ روپیہ ہے لیکن جو صاحب اخیر ستمبر تک خریدینگے۔ انسے چاروں جلدوں کی رعایتی قیمت چار روپیہ لیجائیگی محصولڈاک ... علاوہ۔ پس شائقین اس نادر موقع کو ہاتھ سے نہ دیں۔ تفسیر خریدنے کے علاوہ دوسری شدہ جلد کی طبع میں جو امداد پہنچیگی۔ اس میں بھی ثواب کے مستحق ہونگے۔

(ابو الوفاء)

ویدوں کی ابتداء

گذشتہ پرچہ اہلحدیث میں اسکے متعلق ایک مضمون چھپ چکا ہے جس کے جواب کیلئے وعدہ کیا گیا تھا ناظرین گذشتہ پرچہ کو سامنے رکھکر پڑھینگے تو مزید لطف ہوگا۔

ڈیر ایڈیٹر پرکاش! تسلیم۔ میرے مکرم پنڈت چمنداس بی اے نے میرا جواب ۲۰ جولائی کے پرکاش میں دینو کی کوشش کی جو میں ذریعہ آپکو کہیں سفر میں تھا۔ ۱۲ جولائی کو آن کر دیکھا۔ میں پنڈت جی کا مشکور ہوں۔ کہ انہوں نے مجھے بہت سے مواقع پر خوب کوسا ہے اگر میں یہ کہوں کہ آپکے مضمون کا خلاصہ ہی یہ ہو۔ کہ میں جاہل ہوں بے علم ہوں سنسکرت سے ناواقف ہوں۔ تو غالبا یہ انتخاب بہت زیادہ غلط نہ ہوگا۔ حالانکہ میں آپکی غلطی تو نہیں کہتا۔ بلکہ غلط فہمی کہتا ہوں۔ کہ آپ جس وجہ پر مجھ سے ایسے کبیدہ خاطر ہیں۔ وہ دو طرح سے غلط ہیں۔ ایک تو یہ بار بار کہتے ہیں کہ میں نے اپنے نام کے ساتھ "صاحب" کا لفظ لکھا۔ جس پر آپنے اتنا زور دیا کہ ایڈیٹر صاحب کو بیچ میں ہوکر اصلاح کرنے کی ضرورت پڑی حالانکہ وہ اصلاح بھی صحیح نہیں۔ بلکہ اصل قصہ یہ ہو۔ کہ میں اپنا دستخط خاص اسطرح (ث۔ ء) کیا کرتا ہوں۔ اسی دستور سے مضمون مرسلہ میں بھی یہی دستخط تھا (ابو الوفاء) جسکو پرکاش کے کاتب یا ایڈیٹر نے (ابو الوفاء صاحب) سمجھا اور اسی طرح لکھدیا۔

پس پنڈت جی کو بات ہاتھ آگئی لگے کاغذوں کو کالم سیاہ کرنے۔ بات جو اتنا ...

سا یہ کہنا ٹھیک ہے کہ مضمون میرا قلم کا لکھا ہوا نہیں ہوتا۔ بلکہ میری تحریر کا نقل کیا جاتا ہے۔ میں لکھکر محرر کو نقل کیلئے دیتا ہوں پھر دستخط کر دیا کرتا ہوں۔ آگے لکھا ہے ایک بات میں پنڈت جی نے مجھے علم منطق سے جاہل بتایا ہے۔ خیر اس کا تو مجھے رنج نہیں۔ اور ہونا بھی نہیں چاہیئے۔ کیونکہ سوامی جی تو ویدوں کے منکر کو دہریہ کہتے ہیں۔ اگر آپ نے مجھکو یہ القاب بخشے تو کونسا عجب ہو۔ یہ تو آریہ سماج کا نمونہ ہے مگر افسوس ہو تو یہ ہے۔ کہ آپ خود علم منطق سے ایسے دور ہیں جیسے آفتاب زمین سے۔ دیکھئے تو آپ کیا فرماتے ہیں کہ "مولوی صاحب ذرا آنکھیں کھولکر اس اقتباس کا مطالعہ کریں۔ کیا میں نے جھوٹ ہی تو نہیں تحریر کر دیا تھا۔ کہ ایک ہی وقت ہر کے مضامین پر بحث نہیں ہو سکا کرتی۔ اسکا نام عام اصول نہیں رکھو گے؟ اگر اس تحریر میں آپ کا نام پایا جاتا ہے۔ تو اسوجہ سے نہیں کہ آپکو خاص طور پر ملزم قرار دیا گیا ہے بلکہ اسوجہ سے کہ اس عام اصول کا اطلاق آپ پر بھی ہوتا ہے۔ مولوی صاحب اگر آپ نے منطق کی کسی کتاب کا مطالعہ کیا ہوتا۔ تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ عام نتائج کا اطلاق خاص افراد پر کیا جاوے۔ تو بھی عام نتائج عام ہی رہتے ہیں" (پرکاش ۲۰ جولائی صلا کالم ۲) اس عبارت کے اصل مضمون میں جو آپ کی غلطی ہے۔ اسکا اظہار تو میں کیا کروں۔ وہ تو سابقہ مضامین میں ناظرین دیکھ چکے ہونگے۔ یہاں پر صرف آپ کی منطق دانی کا اظہار کرتا ہوں کہ پہلے تو آپنے کلام کو عام اصول لکھتے ہیں۔ پھر اسی کو عام نتائج فرماتے ہیں۔ حالانکہ نتائج اور اصول میں اصل اور فرع کی نسبت ہے۔ اصول سے نتائج حاصل کئے جاتے ہیں۔ نہ کہ نتائج خود اصول ہوتے ہیں۔ مگر آپ کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اصول اور نتائج ایک ہی ہیں۔ اسی لئے تو پہلے اصول بولا ہے۔ پھر اسی کلام کو نتائج سے تعبیر کیا ہے۔ اور منطق نہ جاننے کی ڈانٹ مجھے بتلائی ہے آہ ؎

عشق بازی تو نہ جانے اور ہم نادان ہیں
مجھکو کہتا ہے ناصح تو نے کیا سمجھا نہیں

اسی طرح اور بھی بہت سے عنایات جناب کے اس خاکسار پر بیجا ہیں۔ مگر چونکہ آپ بار بار ادہر اُدہر کی باتوں کو جواب دینے سے منع کرتے ہیں (گو یہ باتیں آپ نے خود ہی شروع کیں اور خود ہی اسکے مؤید ہیں) اس لئے میں بھی ان سے درگذر کرتا ہوں اور اصل مضمون پر آتا ہوں

(آئندہ سوال) دراصل تو ایک ہی تھا۔ گر آپ نے زبردستی خواہ مخواہ میرے ذمہ تین لگا دیئے ہیں۔ اس لئے میں بھی آپ کی اس مہربانی کو رد نہیں کر سکتا۔ پس میں ان تینوں سوالوں پر گفتگو کرتا ہوں۔

سوال اول:- ملہمان وید کی سوانحعمری کا علم۔ اس کا جواب پنڈت جی نے بالکل نفی میں دیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ سوانحعمریاں تیار کرنا موجودہ تہذیب کا دستور ہے آپ کے کتنے بزرگوں کی سوانح عمریاں موجود ہیں پہلے بابا آدم اور اسکی چند پشتوں کا ہی خیال کریں۔ کن کن کی سوانحعمریاں آپ پیش کرینگے (پرکاش ۲۰ جولائی)

اسکا مطلب صاف ہے کہ ملہمان وید کی سوانح عمری کا ثبوت آریہ سماج کے پاس کوئی نہیں رہی۔ یہ بات کہ مسلمانوں کے پاس بابا آدم کی سوانحعمری کا ثبوت نہیں نہ سہی اس سے ہمارا کیا نقصان؟ ہم کوئی بابا آدم کی الہامی کتاب آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں؟ کہ ہمیں ان کی سوانحعمری معلوم نہ ہونے سے کوئی نقصان ہو۔ جناب من۔ جب آپ لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ ملہمان وید کن خیالوں کے تھے۔ کن اخلاق کے تھے؟ یہاں تک کہ وہ اپنے الہام پر خود بھی عامل تھے یا نہیں تو میرے خیال میں آریہ سماج کی یہ ریگ کی دیوار بہت روز نہیں تک نہ ٹھیریگی۔ کیا ہوا موجودہ نسل نے کسی وجہ سے انکار نہ کیا۔ لیکن آخر ایک زمانہ آویگا۔ اس مسئلہ پر غور کرنے والے

سوال دوئم:- یہ

آریہ سماج کا خیال ہے۔ کہ وید اور زبان ایک ساتھ نازل ہوئے تھے اس لئے میں نے اس سوال کی توضیح خود ہی کر دی تھی کہ بقول سماج جب ویدوں کا الہام ہوا۔ تو اسی الہام سے زبان جاری ہو چلی تھی۔ اسوقت چار شخصوں نے جو حاضرین کو ان ویدوں کا سنانا شروع کیا۔ اور زبان سنسکرت سکھائی تو کیسے سکھائی۔ صرف ویدوں کے الفاظ ہی سکھائے یا کوئی اور لفظ اس کے سوا سکھے تھے۔ اگر نہیں تو ان کی ضروریات ویدوں کے الفاظ ہی سے پوری ہو جاتی تھیں؟ کیا زبان سنسکرت کے الفاظ ان رشیوں نے انکو کیسے سمجھائے تھے۔ اور خود بھی کیسے سمجھے تھے۔ (وغیرہ دیکھو مضمون سابق) میری اس توضیح پر پنڈت جی بہتی اڑاتے ہیں۔ کہ ناظرین خود ہی انصاف کریں۔ کہ مولوی صاحب پوچھتے۔ تو یہ ہیں کہ زبان مقدم تھی یا ویدوں کا الہام اور توضیح یوں کرتے ہیں کہ وید اور زبان کا الہام یکبارگی ہوا۔ جب آپ کو آریہ سماج کا عقیدہ معلوم ہے۔ تو آپ عقیدہ پر اعتراض کریں۔ مگر آپ تو عقیدہ

ahmadiyyamuslim.de

دریافت کرنا چاہتے تھے (دیکھو پرکاش ۹ جولائی) خوب کہی آریہ سماج کا عقیدہ
تو بیشک معلوم تھا۔ مگر ممکن تھا کہ آپ اپنی ذاتی تحقیق سے یا کسی خاص وجہ سے
میری بتلائے ہوئے عقیدہ کی تفہیم نہ کرتے۔ اس لئے میں نے آپ ہی کو کہلانا
چاہا تھا۔ اور توضیح میرا اصل سوال کو ہی معاف کر دیا۔ تو کیا گناہ کیا۔ خیر بہرحال
پنڈت جی نے اسکا جواب دیا کہ زبان اور وید ایک ساتھ نازل ہوئے رشیوں نے
ایشوری گیان اور تفہیم سے الفاظ سنسکرت کے معانی اور صرف و نحو کے قواعد
سیکھے اور جو خود زبان سنسکرت کے عالم اور رشی تھے انہوں نے دوسروں
کو بھی زبان سنسکرت سکھا کر ان پر مطالب وید بخوبی ظاہر کر دئیے (۲۳ جولائی)
چونکہ یہ جواب کافی نہ تھا بلکہ یوں کہئے کہ اس جواب سے اصل سوال کو ایک
گونہ تقویت ہوئی۔ اس لئے پنڈت صاحب کو دوسرے جواب کی ضرورت خود ہی محسوس
ہوئی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

اگر مولوی صاحب نے سنسکرت گرامر یا زبان سنسکرت کی بناوٹ کا مطالعہ
کیا ہوتا۔ تو وہ ہرگز ایسا اعتراض یا سوال پیش نہ کرتے۔ مولوی صاحب کو واضح
ہو۔ کہ زبان سنسکرت کے الفاظ محدود اور متعدد نہیں ہیں بلکہ الفاظ سنسکرت
کے مادے یعنی مصادر وغیرہ مقررہ تعداد کے ہیں۔ سنسکرت گرامر کے
ماہرین جتنے لفظ چاہیں مادوں سے خود بخود بنا سکتے ہیں۔ رشیوں کے
مطالب کیواسطے ویدوں کے الفاظ کافی سے بھی زیادہ تھے۔ کیونکہ الفاظ سنسکرت
کے مادوں کی تعداد ویدوں کے الفاظ کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ چونکہ چاروں
رشی ایشوری گیان اور تفہیم سے الفاظ کے مادوں سے آشنا اور ویاکرن کے
ماہر ہو گئے۔ اس لئے انہوں نے حسب ضرورت مادوں سے نئے الفاظ بنا لئے
اور لوگوں کو سکھائے۔ وہ لوگ گرامر وغیرہ پڑھ کر خود بھی الفاظ بنا لینے کے قابل ہو
ان چار رشیوں کے سوائے اور کسی کو ویدوں یا زبان سنسکرت کا الہام نہیں ہوا
اور نہ ہی کسی ایسے الہام کی بعد ازاں ضرورت تھی۔

ناظرین:۔ ذرا پنڈت جی کی گفتار خوب غور سے سنئے۔ میں آپ کی خاطر
پنڈت جی کی تقریر کو فقروں میں ادا کرتا ہوں۔

(۱) فقرہ اوّل زبان سنسکرت کے مصادر محدود ہیں۔ مگر الفاظ محدود
نہیں۔

(۲) چاروں رشیوں کے ہاں ایشوری تعلیم سے سنسکرت کی گرامر (صرف و نحو) ویدوں
میں سے آگئی تھی۔

(۳) سنسکرت گرامر کے واقف جتنے الفاظ چاہیں مصادر سے بنا لیتے ہیں۔

(۴) رشیوں کے مخاطب بھی سنسکرت گرامر سے واقف تھے۔ پس یہ چار فقرے
آپ کی تقریر کا لب لباب ہیں۔ گو آپ کے چاروں فقرے بجائے خود بحث طلب ہیں
لیکن اگر میں ان چاروں کو صحیح بھی مان لوں۔ تو میرے سوال سے ان کو اتنا بھی تعلق
نہیں جتنا کہ کسی مولوی صاحب نے کسی بے نماز سے کہا۔ کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتے
اس نے کہا سنئے ایک دعوت کر دی تھی۔ تو کیونکہ نماز کو ٹال دیا تھا۔ مولوی صاحب
نے کہا کہ میرے سوال سے کیا تعلق؟ بولا تعلق ہو یا نہ ہو۔ مگر بات سے بات
نکل آئی ہے۔ یہی حال پنڈت جی کی اس ساری تقریر کا ہے۔ میرا سوال تو یہ تھا کہ
رشیوں نے جو حاضرین کو ویدوں کا سنانا شروع کیا اور زبان سنسکرت سکھائی۔
تو کیسے سکھائی۔ اس اعتبار سے ساری گفتگو کا مدار آپ کے فقرہ نمبر ۴ پر ہے
کہ رشیوں کے مخاطب بھی سنسکرت گرامر سے واقف ہو گئے تو کیسے ہو گئے تھے۔
رشیوں نے ان کو گرامر کیسے سکھلائی تھی۔ اور وہ رشیوں کی تعلیم کو کیسے سمجھ
سکتے۔ اسکا ثبوت آپنے آج تک نہیں دیا۔ اگر دیا ہو تو براہ مہربانی حوالہ دیکر مشتہر
اس مضمون کو نقل کر دیجئیے میں غور کرونگا۔ مگر میں آپ کی توجہ ایک طرف رکھنے کیلئے
آپ ہی کے الفاظ نقل کر دیتا ہوں۔

"ادھر ادھر بہکنے کی بجائے باقاعدہ بحث کرنا سیکھیں۔"
پرکاش ۹ جولائی صفحہ ۱۲ کالم ۲۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو خطرہ ہے کہ میں بلاوجہ
چاروں فقروں کی تردید میں مصروف ہو جاؤں۔ پھر آپ کا کام اور بھی الجھ
جائیگا۔

سوال سوم کا جواب:۔ یہ تھا کہ جن لوگوں کو الہامات وید سنائے گئے ان کو الہام
کا یقین کیونکر آیا کہ یہ واقعی الہام ہیں۔ اس سوال کے جواب میں پنڈت جی
بھی بہت خفا ہوئے ہیں۔ کہیں منطق سے ناواقف کہیں علم تاریخ سے
جاہل فرماتے ہیں۔ جیسی رسائی ہیں کیا کہتا ہوں۔ مگر افسوس کہ
علم تاریخ سے مجھے تو ناواقف لکھا۔ لیکن خود بھی کوئی جامع مانع تعریف
علم تاریخ کی نہ بتلائی بارہا اپنے مخاطب کو ہر بات میں ناواقف لکھا ہے۔ شاید
آریہ سماج کی اصطلاح میں بہت ہی ضروری ہے مگر افسوس۔۔

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی ہی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتا دیں گے

آپ کا زور اس فقرہ پر ہے کہ "گیان وید پڑھکر لوگوں کی حالت بدل گئی۔"

بہت خوب مگر اس کو سوال سے کیا تعلق۔ سوال تو یہ تھا۔ کہ ابتدائی عالم میں جبکہ وہ ابتدائی حالت میں حیوانوں کی طرح بے سمجھ تھے۔ قرآن کو ایسے باریک مسئلہ کا کیونکر علم ہوا۔ کہ الہام بھی کوئی چیز ہوتا ہے۔ اور ... الشوری الہام سے بہرہ ور ہیں۔ کیا ویدوں کا کوئی منتر آپ اس دعوی پر پیش کر سکتے ہیں کہ ابتدا میں جو زبان سکھلائے وہ الہام الٰہی آدم سے بولتا ہے بغیر اس کے آپ کا دعوی ثابت نہیں ہوگا۔

مجھے خطرہ ہے کہ میں طول صحبت کی وجہ سے ناظرین کے ملال طبع کا باعث نہ ہوں۔ اس لئے اب میں سلام کر کے رخصت ہوتا ہوں کہ

میں بھی جھوٹا میرے دعوی بھی سراسر جھوٹ
تم ہی سچے سبھی اسباب کا جھگڑا کیا ہے

میں ہوں آپ کا خادم

(ابوالوفا ... مولوی فاضل امرتسری)

ایک آریہ کا سوال

ایک شخص آریہ یہ اعتراض کرتا ہے۔ کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ جو نماز میں پڑھتے ہیں۔ کہ آپ شرک کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ کہتے ہیں۔ کہ خدا کے سوا کسی کی پرستش نہیں کرنی چاہئیے تو کیا وجہ ہے۔ کہ تم نماز میں محمد صاحب کی پرستش کرتے ہو۔ اور ایک مسلمان جسکو کہ مسلمان کہنا ہی کفر ہے یعنی عبد اللہ چکڑالوی ہمارے کہتا ہے جب تم کسی مسجد میں یا شیخ عبد القادر کہتے ہو تو دیکھتے ہو۔ تو تم فوراً کہہ دیتے ہو۔ کہ کیسی شرک کی بات ہے۔ تم نماز میں شرک کرتے ہو گے۔

مہربانی فرما کر اسکا جواب تحریر فرما دیں (خیر اندیش)

جواب بیشک خدا کے سوا کسی کی پرستش بھی جائز نہیں مگر جس لفظ کو سائل نے پیغمبر خدا کی پرستش سمجھا ہے وہ پرستش کا لفظ نہیں بلکہ پیغمبر خدا کے لئے دعا ہے یعنی اسکا مطلب یہ ہے کہ خدا کی طرف سے آپ پر رحمت نازل ہو۔ اس سے تو ثابت ہوا کہ یہ الفاظ بلکہ توحید کا مؤید ہے کیونکہ اتنے بڑے درجہ کے پیغمبر ہیں اُن کے لئے دعا خیر خدا سے طلب ہوتی ہے۔ ہاں اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بات کی استدعا کیجاتی تو شرک لازم آتا۔ یہی چکڑالوی معترض کا جواب بھی اسی سے حاصل ہے۔ کیونکہ جو حضرات یا شیخ عبد القادر پڑھتے ہیں وہ تو حضرت شیخ عبد القادر سے دعا کرتے ہیں۔ اور انہی سے مانگتے ہیں۔ ان الفاظ کا ترجمہ یہ ہے کہ شیخ عبد القادر اللہ کے لئے مجھے کچھ دیجئے۔ چونکہ ان الفاظ میں ایک بندے سے استدعا ہے اسلئے شرک ہے۔

البتہ یہ سوال باقی ہے۔ کہ ایہا النبی میں خطاب کس کو ہے اور کیا پیغمبر خدا حاضر ہیں۔ جو اس خطاب کو سنتے ہیں۔ اسکا جواب ایک تو یہ ہے۔ کہ حدیث بخاری میں ابن مسعود کی روایت ہے۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔ تو ہم اس لفظ کو السلام علی النبی پڑھا کرتے تھے یعنی بجائے مخاطب کے غائب کے صیغے سے پڑھا کرتے تھے۔ پس اس لفظ سے تو اعتراض کی جڑ ہی اکھڑ جاتی ہے دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ اس لفظ سے مراد خطاب نہیں ہے۔ بلکہ دعا بصیغہ خطاب ہے۔

مدرسہ احمدیہ آرہ کے گذشتہ سالانہ جلسہ کو سال ہونے کو ہو مگر افسوس ہے کہ آجتک اس جلسہ کی کیفیت بھی شائع نہیں ہوئی۔ مولانا عبد العزیز صاحب مہتمم مدرسہ کی خداداد قابلیت سے ایسی سستی اور کاہلی خلاف شان ہے۔ ہماری خیال میں مدرسہ کے دفتر کا شان جیسا چاہئیے نہیں ہے یہی باعث ہے کہ مولانا موصوف کو اپنے کاموں میں ذرہ سی عدیم الفرصتی ہوتی ہے۔ تو دفتر کا سب کام خراب ہوتا ہے۔ رمضان سر پر ہے مگر ابھی تک آئندہ جلسہ کے متعلق کوئی اشتہار نہیں نکلا۔ وہ بھی تو ہم جیسے بنی آدم ہیں جنکے ہاتھ میں ملکوں کا نظم و نسق ملکی اور جنگی باحسن وجوہ انجام پاتا ہے۔ جلسہ کے لئے ... میں تخفیف کرانے کی درخواست

پنڈت دیانند کی علمیت کا خاکہ

(نامہ نگار ذمہ دار ہیں)

ابطال قدامت مادہ

چونکہ ہمارے معزز ناظرین پنڈت جی موصوف سے بخوبی واقف ہیں اسلئے اینجانب انٹروڈیوس کو غیر ضروری سمجھ کر مطلب اصلی کو ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ یہ بات بلا کسی اختلاف کے مسلمہ فریقین ہے کہ پنڈت دیانند عربی فارسی۔ انگریزی وغیرہ دیگر زبانوں سے محض ناآشنا تھے اور بقول بعض اہل فہم و ذکا سنسکرت بھی کچھ یونہیں ٹوٹی پھوٹی جانتے تھے۔ انہی وجوہ سے نہ صرف دیگر مذاہب پر حملہ کرنے میں قدم قدم پر ٹھوکریں

نصیب ہوئی ہیں۔ بلکہ وید کے براہمن اور ستیارتھ وغیرہ کی تصنیف میں بہی دیگر بزرگان ہنود سے نرالی اور جدا روش اختیار کر کے نقرہ نقرہ پر دہوکہ کہائی ہیں۔ ستیارتھ پرکاش کو خود اپنی حین حیات میں متعدد مرتبہ ترمیم و تنسیخ کر کے چھپوایا تہا۔ مگر خوش قسمتی سے (گو آریہ لوگ ہر سال تصحیح کر کے چھپوا تے ہیں) ہنوز نا درست اور غیر صحیح ہے۔ دیگر اقوام کے علاوہ خود گروکل کے طلبا معترض ہیں۔ اکثر آریہ بہی گو ظاہرا نہیں لیکن دلی زبان سے ضرور معترف ہیں۔ البتہ بعض مشورہ بہی ہوتے ہیں۔ کہ اب ایسی حالت میں کیا کرنا چاہئیے۔ براداران ہنود نے اپنی متعدد تصانیف میں دیانندی علم و عقل کا نقشہ دکھلایا ہے۔ جن حضرات کو شوق ہو وہ جگناتھ پرشاد مرادآبادی کی تصانیف کا مطالعہ کریں اور اخبار شانتی دہرم گنش لاہور دیکہا کریں۔ اہل اسلام نے بہی اپنی تصانیف میں دیانندی اغلاط کو طشت از بام کیا ہے۔ علم و لیاقت کا نقشہ کھینچا ہے شائقین کو مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب اور مولانا ابو رحمت حسن صاحب کی تصانیف بالخصوص ہمارے نئے شریخ عبد العزیز صاحب المعروف شرکیان بابو جگد مبا پرشاد ورما آریہ اور ہماریک کی تحفہ آریہ سماج حرف آریہ سماج کی پول دیکہنا چاہئیے۔ جس سے بخوبی اظہر من الشمس ہو گا۔ کہ پنڈت دیانند صاحب کس لیاقت کے پنڈت تہے اور آریہ سماج نے کونسا رجہ دے رکہا ہے۔

انیجانب بہی اسوقت ایک ایسا مسئلہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں جس سے نہ صرف دیانند کی علمی لیاقت پر روشنی پڑیگی بلکہ یہ بہی معلوم ہو گا۔ کہ سوامی جی آج کی تعلیم وید کے بہی ورودہ (خلاف) ہے۔ پس سنئے۔ دیانندی تعلیم آریہ سماج کا عقیدہ ہے۔ کہ تین پدارتھ (اشیاء ازلی و ابدی ہیں)۔ کون تین۔" ایشور۔ جیو۔ پرکرتی اگر ان تین میں سے ایک کا وجود بہی مفقود ہوتا۔ تو آج اس عالم کا وجود بہی موجود ہوتا۔ ایشور بلا مدد جیو و مادہ کے کچہ کر ہی نہیں سکتا تہا۔ لیکن ہمارے ناظرین ذرا غور سے دیکہیں کہ دیانند جی کی یہ تعلیم وید مقدس کے بالکل خلاف ہے ملاحظہ ہو۔ رگوید اشٹک ۸۔ ادہیائے ۷۔ ورگ ۱۷۔ منتر ۱۔

ترجمہ: اسوقت نہ ذروں سے ملکر بنی ہوئی دنیا پیدا نہیں ہوئی تہی اوسوقت یعنی پیدائش کائنات سے پہلے است یعنی شونیہ آکاش بہی نہ تہا۔ کیونکہ اسوقت اوسکا کچہ کاروبار نہیں تہا۔ اسوقت ست پرکرتی یعنی کائنات کی غیر محسوس علت جسکو ست کہتے ہیں۔ وہ بہی نہ تہی اور نہ پرمانو (ذرے) سب تھے۔ جو آکاش دوسرے درجہ پر آتا ہے وہ بہی نہ تہا بلکہ اوسوقت صرف پرمیشور کی سامرتہہ (قدرت) جو نہایت لطیف اور تمام کائنات سے بڑہ کر بے علت ہے۔ موجود تہے۔ صبح کے وقت جو کہر دہوئیں کی طرح پڑتی ہے اوس میں خفیف سی رطوبت ہوتی ہے جس طرح اوس رطوبت سے زمین نہیں ڈہک سکتی ہے اور نہ ندی یا نالا چل سکتا ہے کیونکہ اوس میں پانی ہی کتنا ہوتا ہے۔ اور کیا ابطا اوسکی ہوتی ہے جو کسی چیز کو ڈہانپ سکے اوسیطرح کوئی پرمیشور کا آدرک یعنے ڈہانپنے والا نہیں۔ کیونکہ اوسکے سامنے سب ہیچ و ناچیز ہیں۔ تمام کائنات اوسی کی قدرت سے پیدا ہوتی ہے پہر اوس برہم کے سامنے اوسکی کیا ہستی اور حقیقت ہے کچہ بہی نہیں اسلئے اوس برہم کو کوئی شئے نہیں ڈہانپ سکتی۔ یہ تمام کائنات اور غیر متناہی برہم کے مقابلہ میں کچہ بہی نہیں۔ مگو یہ بہاشیہ اردو " گرنتہ دیانندی ترجمہ ہے جسمیں لیپا پوتی کر کے بہت کچہ رنگ آمیزیاں کی گئی ہیں لیکن تاہم مصنف کا مدعا بتلانے میں صاف ہے کہ پیدائش عالم سے پیشتر آسمان و زمین روح و مادہ وغیرہ کسی چیز کا بہی وجود نہ تہا۔ پرکرتی تو غیرہ ست پرکرتی غیر محسوس علت بہی نہ تہی۔ مگر یہ کہ کوئی چیز نہ تہی اوسوقت ایشور نے محض اپنی قدرت سے اس عالم کو پیدا کیا۔ اور قدرت بہی کونسی قدرت نہایت لطیف اور تمام کائنات سے برتر بے علت جسکو یعنے محض کہا ہے لکہا ہے۔ پہر مصنف نے مثال بہی دی ہے۔ کہ جس طرح کہر کی رطوبت سے زمین نہیں ڈہک سکتی ہے اوسیطرح کوئی شئے پرمیشور کو نہیں ڈہانپ سکتی۔ کیوں (مصنف ہی کا جواب) اوسکے سامنے سب ہیچ و ناچیز ہیں تمام کائنات اوسی کی قدرت سے پیدا ہوتی ہے۔ پس سمجہ لو۔ کہ اوس برہم کے سامنے تمام چیزوں کی کچہ بہی ہستی و حقیقت نہیں ہے ست نیست و نابود ہیں۔

اب انیجانب ناظرین کی تفریح طبع اور بہائی اظہار علمیت پنڈت دیانند صاحب پنڈت صاحب کا حاشیہ بہی جو اس منتر پر چڑہایا ہے ہدیہ ناظرین کرتا ہیں آپ فرماتے ہیں۔ کہ "پہر اوس پرمیشور نے جو سب کا مالک اور سبکو قائم رکہنے والا اور فنا کرنیوالا ہے پرکرتی سے اس عالم محسوس کو ظاہر کیا۔ ناظرین وہی مثل ہوئی ایک صاحب نے اپنی طوطی کو "دریں چہ شک" سکہلایا تہا۔ وہ ہر موقع پر اسکو استعمال کرتے تہے جہاں کسی نے کوئی سوال کیا۔ اوس نے کہا "دریں چہ شک" وہی حال ہمارے پنڈت صاحب کا ہے۔ منتر میں تو پرکرتی کی نفی کر کے صاف صاف لکہا ہے۔ کہ ایشور نے اس عالم کو اپنی لطیف یعنی محض قدرت سے

ahmadimuslim.de

پیدا کیا ہے۔ آپ حاشیہ چڑھاتے ہیں کہ پرکرتی سے بنا کر ظاہر کیا۔ قربان جاؤں اس لیاقت و علمیت پر مگر ہاں تم مجبور بھی۔ تمہارا کوئی قصور نہیں۔ تمکو تو سب ہرا ہرا نظر آتا ہوگا۔

لیجئے ناظرین میں آپ کی خاطر سے ایک اور منتر نقل کرتا ہوں جو اپنا مطلب بتلانے میں اس سے بھی مشہور ہے۔ اتھروید کانڈ ١٠۔ انوواک ٣۔ منترہ منتر ٣٢ ملاحظہ ہو۔

پرکرتی وغیرہ اعلیٰ و لطیف کائنات اور گھاس میں چھوڑ کر ڈو کوڑ وغیرہ ادنیٰ مخلوقات نیز انسان کے جسم سے لیکر اکاش تک متوسط درجہ کی کائنات یہ بتمام قسم کی دنیا پرجا پتی نے اپنی قدرت یعنی علت سے پیدا کی (دیو سماج صفحہ)

اس منتر کے ترجمہ میں پنڈت جی نے قدرت کو علت تسلیم کیا ہو قدرت کر کے یعنی علت ہے مگر کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ اس منتر سے بخوبی ثابت ہوکر پرکرتی (مادہ) بھی بشمول دیگر مخلوقات کے ایشور کی قدرت سے پیدا شدہ ہے۔ اب رہا یہ امر کہ قدرت ہی علت ہے پنڈت صاحب کے علم و فضل کا نمونہ ہے خوب یاد رکھو کہ جس طرح ہاتھ پیر ناک کان انسان سے علیحدہ کوئی چیز نہیں ہیں۔ اسی طرح قدرت بھی ایشور سے علیحدہ کوئی چیز نہیں ہے۔ قدرت اللہ جل شانہ کی خاص صفت ہے اسکو اس سے علیحدہ ماننا جہالت ہے۔

تب ہم اپنے معزز ناظرین سے رخصت ہوتے ہیں کیونکہ ہمنے بخیال خوف اس مختصر مضمون سے پنڈت دیانند صاحب کی علمیت کو بخوبی ظاہر کردیا ہے اور کما حقہ یہ بات ثابت کردی ہے کہ پنڈت صاحب کی تعلیم وید مقدس کے مدمد (خلاف) ہے (بارزندہ صحبت باقی)

(خادم اسلام عاجز احمد اللہ از امرتسر)

فرقہ چکڑالویہ کا بطلان

میرے پیارے ناظرین! زمانہ جوں جوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے دور ہوتا جاتا ہے اسی طرح کے نئے رنگ نئے ڈھنگ نئی گت نئی طرز پیدا کرتا جاتا ہے کسی زمانہ میں فرقہ چشتیہ کا موجود ہوا جس میں گانا بجانا جائز ٹھہرا حال آنا لازمی ٹھہرا کسی زمانہ میں رفاعی رہا۔ تو کسی زمانہ میں نقشبندی اور کسی زمانہ میں رافضی تو کسی زمانہ میں خوارج۔ معلوم نہیں۔ ان سب مذاہب اور دیگر چار صد فرقوں کی اسلام میں کیا ضرورت تھی یا یہ واجب تھے۔ جو اختیار کئے گئے یا کئے جاتے ہیں اور کیا اب نہیں دیکھ رہے ہیں۔ ہمارے زمانہ میں کئی ایک فرقے موجود ہیں کہیں فرقہ قادیانیہ ہے تو کہیں فرقہ لوبانیہ تو کہیں فرقہ چکڑالویہ غرض زمانہ جس طرح زمانہ آنحضرت سے دور ہوتا جاتا ہے۔ اسی طرح باطلہ مذاہب و فرقے شیوع کرتے جاتے ہیں۔ حضرات۔ اب میں اس تقریر کو ان سب مذاہب باطلہ متبدعہ کے بطلان پر ختم نہ کرونگا بلکہ مجھکو مقصود اس تقریر سے فرقہ چکڑالویہ کا بطلان منظور ہے اور ان کے زعم باطل کی اچھی طرح خبر لینا۔ اسی لئے آئندہ تقریر کل فرقہ چکڑالویہ کے رد پر مبنی ہوگی۔ ملاحظہ ہو۔ پیارے دوستو! اس فرقہ چکڑالویہ کا اصول یہ ہے۔ کہ صرف قرآن پر عمل کریں اور وہ نہیں الکلام پر جو کلام شریف میں موجود ہیں اور حدیث رسول اللہ کے ماننے کی ضرورت نہیں (نعوذ باللہ) گو یا یہ لوگوں نے اپنے کو اہل قرآن بنایا نہ اہل حدیث میاں اعتراض کرینگے۔ کہ تم اہل حدیث ہو۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم قرآن کو نہیں مانتے۔ جیسے یہ فرقہ باطل اہل قرآن جو حدیث کو نہیں مانتا۔ یہ خیال غلط ہے۔ حدیث پر عمل کرنیوالے اہلحدیث قرآن پر اصل عمل کرتے ہیں اور اپنا نام اہل حدیث اسلئے رکھا۔ اور اہل قرآن اس لئے نہیں کہ حدیث تفسیر قرآن مجید کی ہے۔ جب کوئی شخص کسی خاص کتاب کی تفسیر کا عامل ہے تو وہ بدرجہ اولیٰ و اعلیٰ اصل خاص کتاب پر عمل کریگا۔ بخلاف اسکے کہ قرآن تفسیر حدیث کی نہیں ہے اسلئے وہ فرقہ جو قرآن پر صرف عمل رکھتا ہو وہ گمراہ ہے حدیث سے بے فیض محروم۔ خیر میں اپنی پہلی تقریر پر عود کرتا ہوں۔ قرآن خدا کا کلام ہے۔ اور حدیث رسول کا کلام ان دونوں کلاموں کی نسبت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ۔ جس نے میری اطاعت کی گویا اس نے خدا کی اطاعت کی اور جو میری نافرمانی کی گویا اس نے خدا کی نافرمانی کی اطاعت و نافرمانی کا ہے کی ہے احکام خدا و رسول کی صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو خدا کا کلام ہے۔ وہی رسول اللہ کا کلام ہو جسکو رسول اللہ نے ہمکو مخلوق میں پہنچایا اور جو کلام رسول ہے۔ وہ کلام خدا جسکی عام میں اشاعت کیگئی جیسا کلام خدا ہم عمل لازم و واجب ہے۔ اسیطرح کلام رسول پر۔ اس میں شک نہیں کہ خدا کا کلام مکمل ہے۔ مگر اسی مکمل کو۔ اور زیادہ کھلی تشریح سے آں سرور [illegible]

ahmadimuslim.de

سمجھانے والے تھے جیسے ایک تفسیر پیش کیجاتی ہے۔ مثلاً صلوٰۃ الاوقات کی آیت قرآن شریف میں موجود ہے اوسکی پوری حالت کوئی بیان نہیں کرسکتا جبتک کہ حدیث کو نہیں دیکھیگا۔ یا وضو کی آیت موجود ہے۔ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین منہ کو دہونا اور ہاتھوں کو کہنیوں تک۔ حضرت نے اس آیت کی تشریح یوں کی کہ ہاتھ پہنچوں تک بھی دہونا اور سر کانوں کا مسح کرنا وغیرہ۔ حاصل اس طرح کی تشریح وتفسیر کا نام حدیث ہے۔ اسی لئے لازم ہے کہ حدیث پر عمل کرو۔ اگر اسکی تفسیر جو حدیث ہے۔ اسپر عمل نہو۔ تو صرف قرآن کا عمل بیکار ہو۔ اور کبھی ممکن نہیں کہ قرآن سمجھ میں آجاوے۔ اگر قرآن مجید بغیر حدیث کے سمجھ میں آتا ہے یا تہا تو نعوذ باللہ حضرت کا سب کو نماز وغیرہ وضو کے ارکان بتلانا بیکار تہا۔ کیونکہ اہل عرب قرآن کو اپنی زبان ہونیکی وجہ سے بطریق اولیٰ جلد سمجھ سکتے تھے معلوم یہ ہوتا ہے اگرچہ قرآن شریف بالکل صریح روشن کہلاتا ہے مگر پہر بھی ضرورت اور تشریح سے سمجھانے کی تہی۔ جبہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی ایک ارکان کئی ایک باتیں سکہلائیں۔ کیا یہ فرقہ چکڑالویہ حضرت کو خدا کا کلام کا سرقہ سمجہا کیا یہ فرقہ حضرت کو خدا کا دشمن سمجہا۔ جو خود اپنی نماز علیحدہ بنائی۔ ہر طرز اسلام کو علیحدہ کیا۔ پس ازحد پریشان وحیران اُن کی عقلوں پر ہوں۔ مگر ہاں حیران نہونا چاہئے۔ کیونکہ اس فرقہ کی صداقت وپیش گوئی حدیث سے ملتی ہو کہ ایسا فرقہ جو صرف خدا کے کلام کو ماننیوالا ہوگا۔ اور رسول اللہ کے کلام کی کچھ پرواہ نہ کریگا۔ موجود ہوگا جیسے ابن ماجہ میں ہے عن المقدام ابن معدیکرب الکندی ان رسول اللہ قال یوشک الرجل متکئا علی اریکتہ یحدث بحدیث من حدیثی فیقول بیننا وبینکم کتاب اللہ عزوجل فما وجدناہ فیہ من حلال استحللناہ وما وجدنا فیہ من حرام حرمناہ الا وان ما حرم رسول اللہ مثل ما حرم اللہ (ترجمہ) رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہیں ایک مرد مغرور تکیہ نشین ہوگا۔ وہ کہیگا کہ ہمارے تمہارے درمیان خدا کی کتاب ہے۔ جو کچھ ہم اُسی میں سے حلال وحرام پائیں گے آگاہ رہو مطلع رہو۔ جس چیز کو رسول اللہ نے حرام کیا مثل حرام کرنے خدا کی ہے۔ معزز دوستو ایسے ہی لوگ دشمن ومنکر رسول ہیں نہ وہ لوگ جو قرآن کو اور اپنا جان اور حدیث کو اپنا دل بنا رکھا ہے۔ اب تمنے دیکھا اس حدیث کو کہ اسمیں کیسی اور کیسی اور کس طرح پوری صداقت اس فرقہ کو دی گئی ہے

اور کیا پیارا ارشاد کلام رسول اللہ کا ہے اور کیا پیاری پیشین گوئی ہے جو اس فرقہ کی پوری حالت پر نہہ گئی۔ ناظرین اکثر علماء نے تو لکھا ہے کہ حدیث رسول اللہ کیا ہے۔ وہ بھی ایک وحی سری ہے جیسے قرآن کی آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اسوجہ سے بھی حدیث پر عمل لازم ہے۔ معزز بھائیو! حاصل یہ فرقہ وہی فرقہ ہے۔ جسکی خبر آنحضرت نے دی تہی۔ اور اس فرقہ کا اصول وہی اصول ہے جس سے انکار رسول اللہ کا لازم وصادق آتا ہے اور یہ وہی فرقہ ہے۔ جو خدا اور رسول دونوں کی درگاہ سے راندہ ہوا ہو۔ کیونکہ حکم ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول نہ صرف اطیعوا اللہ غرض ایسے کئی ایک فرقہ ابہی اور پیدا ہونگے۔ انہیں فرقوں پر ختم نہیں ان سب جہگڑوں سے بچنے کیلئے وہی اصول اہلحدیث کا بہتر اصول ہے کہ قرآن کلام خدا پر عمل ہو اور نیز حدیث کلام رسول پر۔ قرآن وحدیث میں نسبت مساوات کی ہے۔ قرآن حدیث کیلئے لازم تہا۔ اور حدیث قرآن کے لئے اور جو کچھ بیچ میں رہو وہ قرآن ہو۔ اہلحدیث نہ فرقہ چکڑالویہ کو قریب میں آنے دینگے نہ قادیانہ کو نہ چیچہ کے نرواانیہ کے نہ اور دیگر مذاہب کے ؎

ابونعیم ہر انچہ شرط بلاغ است با تو میگویم

تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال حیدرآبادی

قابل توجہ جماعت اہل حدیث

ناظرین خوب واقف ہونگے۔ جماعت اہلحدیث یہ وہی جماعت ہے جس نے کلام خدا وکلام رسول پر عمل رکھا۔ زید وبکر کے اقوال کی کوئی پرواہ نہ کی۔ کلمہ کی پوری تصدیق کی خدا کو ایک جانا اور جیسے خدا کے ساتھ کسیکو شریک نہ کیا اسیطرح رسول اللہ کی اطاعت میں کسیکو مطلقاً شریک نہ کیا بلکہ محض اور خالص محمدی بن کر خاص اطاعت رسول اللہ پر کمربستہ رہی۔ الحمدللہ ایسی پیاری جماعت کی ترقی ضروری لازمی ہے۔ اور ایسے پیارے اصول کی اشاعت واجب وفرض ہے اور اس اصول حقہ کی اشاعت کرنیوالے کون ہونگے یہی جماعت اہل حدیث تو معلوم ہوا۔ کہ اشاعت جہانتک حتی الوسع ممکن ہو۔ جماعت اہل حدیث پر فرض ہے اور ترغیب سنت رسول اللہ کی لازم۔ تقلید کا جوش جو بہار ان مقلدین میں جوش زن ہے اسکی ترغیب سنت سے دفع کیا جائے۔ اگرچہ بہائی مقلدین کو ترش لگے۔ غرض اپنے مذہب کی اشاعت کرنیمیں دریغ نکریں۔ کوشش کرتے رہیں اور کرنا ہی چاہئے مگر افسوس ہے کہ بہائی اہلحدیث کو ادہر خیال ہی نہیں ہوتا کہ سنت کی اشاعت

ahmadimuslim.de

کریں۔ معلوم نہیں کہ کیوں پسستی لوگوں کا بلی بھائی اہل حدیث میں ہے جو برسوں کا جھگڑالو ہی کرتی کو اپنا کیا برسوں کا تنازعہ اور نئی ایک گمراہ اپنا کیا۔ مگر وہ جماعت جو صحیح وسلم سنت رسول پر کما حقہ قائم ہے کس وجہ ترقی نہیں کرتی۔ وجہ یہ کہ وہ خود سست ہیں مصلحت میں کبھی بھی ترقی کا خیال نہیں کرتی۔ اے پیارے معزز محمدی بھائیو! جب تم محمدی بنگئے ہو۔ تو پھر کیوں اپنے دوسرے بھائیوں کو محمدی بنانے کی کوشش نہیں کرتے۔ اسکی ترقی کے لئے اور اسکی ترقی کی ترکیب میں پیش خدمت معزز برادران جماعت اہل حدیث کرتا ہوں۔ ذرا غور کریں میری رائے میں اسکی ترقی جبتک نہ ہوگی۔ جبتک کہ ہم سب متفق ہو کر کسی ایک کو اپنا پیشوا نہ قرار دینگے۔ ہماری جماعت کے بڑے بڑے علماء اہلحدیث تو موجود ہیں۔ منتخب کر کے ایک کر لیا جائے جیسے فخر المحدثین فاضل اجل مولوی محمد بشیر صاحب دہلوی مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور دوسرے بہت سارے علماء ہیں۔ مگر میرے نزدیک مناسب پیشوائی کے لائق ایسا شخص ہونا چاہئے جو کاروبار میں چالاک ہو۔ اور جو جماعت اہل حدیث کا ہوشیار ہو۔ میری نظر میں اگرچہ بڑے بڑے علماء ہیں۔ مگر ہوشیار عالیجناب مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب محدث[1] ہی ہیں۔ اگر مولوی صاحب ممدوح انکا منتخب کر لئے جائیں۔ تو بہتر ہے کہ مولوی صاحب اپنے دفتر اہلحدیث میں تمام ہند کے اہلحدیث کے نام درج کر رکھینگے۔ اور درج رکھنا ضروری ہوگا۔ جب کل نام درج رہینگے۔ تو آپس میں خط و کتابت ہوجائیگی۔ اتفاق بڑھیگا۔ اتفاق کے پیدا ہونے سے سنت رسول اللہ ترقی کریگی۔ اے علماء اہل حدیث و دیگر اہلحدیث اس میری تحریر کو قصہ کے طور پر ملاحظہ نہ فرمائیے۔ غور کیجئے اور ضرور میری رائے کیمطابق متفق ہو کر ترقی و اتفاق و منتخب کرنے کی کوشش کیجئے۔ اور اے نامہ نگاران اہلحدیث اور اے ناظرین اہلحدیث ضرور متفق ہوجائیو۔ کوشش ترقی کی ہو جائے۔ اور ان پیارے علماء سے جن کے اسماء گرامی مذکور ہوئے ہیں۔ التماس ہے کہ اپنی اپنی رائے سے بہت جلد بذریعہ اخبار کے مطلع کرتے ہیں۔ اور کریں۔ بھائیو! کبتک اپنی جماعت میں یہ سستی رہیگی۔ تمکو کسی سے لڑنا جھگڑنا نہیں صرف ... نبی رسول پاک کی سنتوں کی ترقی چاہیو۔ اپنے مذہب کی ترقی کے ... کے متعلق بھی ہم تحریک کر ... خادمان اہل حدیث کی رائے۔

ابو النعیم محمد عبد العلیم حیدرآبادی

(ایڈیٹر) اتنے کام کے لئے ... ضرورت ہو۔ مدت سے یہ تجویز ...

میں طے ہو چکی ہو۔ کہ کوئی صاحب کہیں سفر میں جانا چاہیں اور ان کو وہاں مسافری میں واقفی کی ضرورت ہو۔ تو دفتر اہلحدیث سے سفارشی خط لکھا لیں۔ چنانچہ بعض احباب نے اس پر عمل کیا اور آرام پایا۔ ہاں ساری قوم ایک کو دینی سردار بنا لے تو کچھ کام بھی ہو۔

اخبار مسافر آگرہ کی باغیانہ تحریر

قابل توجہ ہمدردانِ ملک

یوں تو آج کل آریہ سپوتوں کے جو کچھ تیور بدل رہے ہیں کسی اہل عقل پر مخفی نہیں۔ پچھلے دنوں ۲۷ اپریل کو آریہ اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر نے صاف لکھدیا تھا کہ اب گورنمنٹ کو ہم سے کوئی توقع نہ رکھنی چاہئے جسکا ذکر اہلحدیث مورخہ ۲۵ مئی سنہ رواں میں بعنوان "اب آریہ جہاد کرینگے" ہو چکا ہے۔ مگر آج جو مسافر آگرہ کی ایک تحریر ہم نقل کر کے ہمدردان ملک کو توجہ دلاتے ہیں۔ وہ واقعی ایسی ہے کہ اگر اسکو گہری نظر سے دیکھا جائے تو ۱۸۵۷ء کے غدر کی سی عفونت اس میں سے آتی ہے۔

مسافر مذکور ۲۳ اگست سنہ رواں کے پرچہ میں ایسٹ انڈیا ریلوے کے ملازموں کی ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"یہ بالکل قرین قیاس ہے کہ شروع شروع میں ہڑتال کرنے میں ہندوستانیوں کو ناکامیابی ہو۔ لیکن ان ناکامیابیوں سے مایوس ہرگز نہ ہونا چاہئے کیونکہ رفتہ رفتہ یہ تحریک مضبوط ہوتی جائیگی اور نتیجہ نیک دکھلائیگی۔" صفحہ ۷ کالم ۱

اس مغویانہ تحریر کے بدنتائج پر ہم گورنمنٹ کو توجہ نہیں دلاتے۔ کیونکہ گورنمنٹ ہماری توجہ دلانے کی محتاج نہیں بلکہ وہ خود ہی سب کچھ وہ وہ نشیب و فراز جانتی ہے جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہوں۔ البتہ اپنے ملک کے معزز اخبارات وطن۔ پیسہ۔ وکیل۔ سناتن دھرم۔ البشیر۔ روزگار وغیرہ کو توجہ دلاتے ہیں کہ اس تحریر کو ذرہ غور سے سوچیں کہ اسکا مآل اور نتیجہ راقم مذکور نے کیا سوچا ہے؟ اور وہ کہاں تک پہونچتا ہے۔ کیا یہ گورنمنٹ کے ملازموں کو ہڑتال کرنے کی ترغیب اور تحریک نہیں ہے کیا گورنمنٹ کے ملازم اگر اس مغویانہ تحریر پر عمل کریں تو گورنمنٹ ایک منٹ کے لئے بھی ہندوستان پر قبضہ رکھ سکتی ہے؟ غرض جو کچھ اس مغویانہ تحریر کے بدنتائج ہیں وہ سڈیشن کی ذیل میں آتے ہیں۔ گورنمنٹ سے ہماری التجا ہے کہ

من نگویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بین و کار آساں کن

---

[1] میں اس لقب کا مستحق نہیں۔

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R. L. N. 352

اہل حدیث

ثنائی امرتسر پنجاب

جلد ۳

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ [illegible]

[illegible]

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند درج ہونگے۔

امرتسر ۔ ۷ ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۱۷ رجب المرجب ۱۳۲۴ھ یوم الجمعہ

ڈاکٹر عبد الحکیم خان اور مرزا صاحب قادیانی

ع خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

ناظرین کو معلوم ہوگا ۔ کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ بیس سال تک مرزا صاحب قادیانی کے مخلص مرید بکر ان کی اندرونی کرتوتوں پر واقف ہوکر برگشتہ ہو گئے ہیں خدا کی شان بحکم آہن با آہن باید کوفت ۔ ڈاکٹر صاحب کو بھی الہامات کا دعوی ہے ۔ مرزا صاحب کی بابت الہام ہوا ہے ۔ کہ وہ (مرزا) مسرف ۔ عیار اور کذاب ہے ۔ کاذب صادق کے سامنے ہلاک ہوگا ۔ اور اسکی میعاد تین سال بتلائی ۔ ادہر مرزا صاحب کو بھی ڈاکٹر صاحب کی بابت الہامات ہوئے ہیں ۔ جو انہوں نے [illegible] کرکے بذریعہ اشتہار شائع کردئے ہیں ۔ جنکا خلاصہ یہ ہے ۔ کہ خدا [illegible] اور جھوٹوں میں تمیز کردیگا ۔ وہ مفسد اور صادق کو دیکھتا ہے ۔

بہت خوب! اب دونوں الہامیوں کا دنگل پبلک کے سامنے ہے ۔ جسکو خدا فتح دے ۔ اسکی فتح ہوگی ۔ ان الہاموں میں تو ہم کسیطرح کی گفتگو نہیں کرتے نہ ہی ہمارا شان حق ہوگا ۔ کہ جس کوچہ سے ہم ناآشنا ہیں اس میں دخل دیں ۔ نہ ہم الہامی ہیں نہ ہی الہامی کے باپ نہ بیٹے ۔ مگر ہاں اس مقابلہ میں

ہمیں ایک وجہ سے خطرہ ہے ۔ [illegible] دونوں پیش کرکے ہر دو صاحب کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں ۔ کہ ذرا اپنے الہاموں کی تشریح اور صفائی کردیں ایسا نہ ہو کہ بیچارے تین سال تک [illegible] کی تکلیف اٹھا کر آخر اتنا ہی حاصل کریں جو کوہ کندن و کاہ برآوردن کی مثال کو پورا کرے ۔

(۱) ڈاکٹر صاحب نے تو اپنی پیشگوئی کو تین سال تک محدود کردیا ہے مگر مرزا صاحب نے حسب عادت اسے تیرہ ہی رکہا ہے یعنی صادق کاذب کی پہچان کے لئے کوئی میعاد مقرر نہیں کی ۔

(۲) ہم حیران ہیں کہ مرزا صاحب کو اس الہام کی آج کیا ضرورت پیش آئی آپ نے تو اس سے قبل کئی سال اشتہار میعادی مباہلہ دیا تھا ۔ جس میں لکھا تھا ۔ کہ تین سال کے اندر اندر میرا اور میرے مخالفوں کا قطعی فیصلہ ہو جائیگا ۔ ہم ناظرین کی آگاہی کے لئے اس اشتہار کو آپ ہی کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں :۔

"اے میرے مولا! قادر خدا! اب مجھے راہ بتلا (آمین) اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں ۔ تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے اور کوئی نشان دکھلا اور اپنے بندہ کے لئے گواہی دے جسکو زبانوں سے کچلا گیا ہے ۔ دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر اگر میں

تفسیر ثنائی اردو ۔ ستمبر کے مہینے میں چاروں جلدیں [illegible] (للعہ) پر ملینگی ۔ محصول ۸/

تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کاذب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائینگے کوئی ایسا نشان دکھلا کہ جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو (اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء)

گو یہ الفاظ دعائیہ ہیں۔ مگر مرزاجی اپنے رسالہ اعجاز احمدی کے صفحہ ۳ پر اس دعا کو پیشگوئی قرار دیتے ہیں۔ پھر ہمارا کیا حق ہے کہ ہم اس کی نسبت یہ گمان کریں۔ کہ یہ صرف دعا ہی دعا ہے جس کی قبولیت قطعی نہیں۔ اسلئے کہ ایک تو مرزاجی کی دعا ہے۔ کسی معمولی آدمی کی نہیں۔ مرزاجی تو اپنی دعا کی بابت اسی اشتہار کے صفحہ ۲ پر فرماتے ہیں:-

سنئے!

"مجھے بار بار خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرماچکا ہے۔ کہ جب تو دعا کرے۔ تو میں سنونگا"

اب سوال یہ ہے۔ کہ اس سہ سالہ پیشگوئی کا جسے ختم ہوئے بھی آج چار سال ہونے کو ہیں۔ کیا اثر ہوا کیا اس مدت کے اندر مرزاجی کی تائید میں کوئی نشان ایسا ظاہر ہوا جو اس پیشگوئی کو صادق کر سکے۔ اگر ہوا تو کیوں اسے کافی سمجھکر پیش نہیں کیا جاتا۔ ڈاکٹر صاحب کے حق میں ایک جدید غیر محدود پیشگوئی کیوں کیجاتی ہے۔ اور اگر اسکا ظہور کچھ نہیں ہوا۔ اور واقعی کچھ نہیں ہوا تو پھر اس کے نہ ہونے پر جو آثار مرتب تھے۔ وہ کہاں گئے۔ آپ بھول ہوں تو میں آپ ہی کے الفاظ میں وہ آثار نقل کرتا ہوں مرزا صاحب فرماتے ہیں:

اگر تو (اسے خدا) تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائینگے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلا دے اور اپنے بندہ کو ان لوگوں کی طرح رد کرے۔ جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بیدین اور کذاب اور دجال اور خائن اور فاسد ہیں۔ تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں۔ کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھونگا اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں اور بہتانوں کا مصداق سمجھونگا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں۔ میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ اگر یہ دعا قبول نہ ہو۔ تو میں **ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن** ہوں۔ جیسا کہ مجھے سمجھا گیا۔ صفحہ ۲ (پھر کیوں شک ہے ازرگاہ گردد)

مرزاجی بالعہد مرزاجی کے دوستو! ہمارا حق ہے یا نہیں کہ ہم مرزاجی کے ان الفاظ پر جو اس پیشین گوئی کے عدم ظہور پر آپ نے خود ہی فرمائے ہیں۔ سعدی رو دیا نوش کے الفاظ میں اپنا ایمان یوں ظاہر کریں؎

اے دروغ خود غرض ناکام مرزا ✦ اے منحوس بد انجام مرزا

غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو ✦ رسول حق بنا تو کام مرزا

ڈبویا قادیاں کا نام تو نے ✦ کہیں کیا اسے بدنام مرزا

قادیانی الہاموں کا مقابلہ

مورخہ ۲۱- اگست ۱۹۰۶ء کی رات کو مجھے خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اے میرے بندے تیری فکر کیونکر پریشان ہے تجھے اس فکر و تلاش کے لئے ایک خبر سناتا ہوں۔ اسکے بعد مجھے معلوم ہوا۔ ایک کہنے والا کہتا ہے۔ ہندوستان میں یا کسی اور علاقہ میں جتنے مرزا صاحب کے مرید ہیں۔ انہیں سے ایک ماہ کے عرصہ تک بہت مریدوں کو ہدایت ہو جائیگی یعنی اپنے مسیح زمان کو چھوڑ جائیں گے۔ پھر ان کے مریدوں کا کم از کم تیسرا حصہ اصل اصول کیطرف لوٹ آئیگا (دیدہ باید۔ اڈیٹر)

۲۵- اگست ۱۹۰۶ء رات کو میں وردو ظائف کے بعد دعا کی یا باری تعالیٰ یہ کیا معاملہ ہے۔ کہ دنیا میں مرزا صاحب نے عجیب قسم کا دعویٰ کیا ہے۔ کہ تمام دنیا کے علماء تو اسکو برا جانتے ہیں۔ مگر وہ بذات خود نبوت کا دعویٰ رکھتا ہے۔ وہ اپنے خیال میں اپنے آپکو پیغمبر سمجھتا ہے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک آواز آئی اے میرے بندے تجھے خوشخبری سنائی جاتی ہے کہ عنقریب وہ زمانہ آتا ہے۔ یعنے تین مہینہ کے عرصہ میں اسکے وجود پر یعنی مرزا صاحب کے وجود پر ایک حادثہ ہونیوالا ہے جسکا قرینہ یہ ہوگا۔ کہ مرزا صاحب خود ایک بیماری میں ایسے مبتلا ہو نگے۔ کہ بیماری کے باعث اسکے جسم کا ایک طرف رہ جائیگا اب میں نہیں جانتا۔ کہ اس بیماری کا دہر تک کتنا ہے یا کم اور۔ اور ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا کہ ان کی آنکھوں کا نور بھی کم ہو جائیگا۔ میں خاص نیت سے تمام مسلمانوں کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ بندہ کو مرزا صاحب کے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہیں بلکہ یہ راستی اور نیک نیتی سے اعلان کرتا ہوں نہ اسلئے کہ مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونیکا دعویٰ کیا ہو۔ مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں۔

راقم الحروف غلام نادر۔ تاجر امرتسری چونکا جنت پوسنی بابا نکمندی

ahmadimuslim.de

(ایڈیٹر) امرتسر ان الہاموں کی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے ہمیں سمجھ اس کے کہ ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ (قال اگر جھوٹا ہے تو ذلیل ہوگا) ہاں مدت کچھ زیادہ نہیں دیکھا جائیگا۔

عرسوں کی ممانعت اور الوسیلۃ کے معنی کی تحقیق

خوشی کا ذکر ہے کہ منشی نواب الدین صاحب سوداگر چرم امرتسری نے ایک مضمون بعنوان "عرسوں کا ریفارمر" اخبار وکیل امرتسر میں چھپوایا تھا۔ جو ناظرین اہلحدیث کی دلچسپی کے لئے ۲۹ جون کے اہلحدیث میں بھی نقل کیا گیا تھا۔ مضمون معنونہ میں منشی صاحب موصوف نے خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کی نسبت عرسوں کے قیام میں امداد کرنے اور مردگان سے حاجات طلب کرنے کے متعلق اظہار افسوس کر کے خواجہ صاحب کو کئی ایک آیات سنا کر توجہ دلائی تھی کہ توحید و سنت کا یہ منشا ہرگز نہیں جو آجکل مقابر اولیاء کے متعلق ہو رہا ہے۔ اور آخر میں خواجہ صاحب کی تعریف اور علمی لیاقت کا اظہار کر کے بڑے وثوق سے یہ آرزو کی تھی کہ وہ اس اصلاح کو ضرور قبول فرماویں گے۔ اور عرسوں کی رسم کو یک قلم بند کرنے کی کوشش کرینگے۔ مگر خواجہ صاحب نے منشی صاحب کی اس دلی خیرخواہی کو شکریہ کے ساتھ اور تھینکس (Thanks) کہکر قبول فرمانے کی بجائے الٹا سختی کے ساتھ بد عطائے تو بلقائے تو

کہکر واپس کیا۔ اور وہ بھلائی کے وکیل ہیں یہ مصیبت ہمیں نہ یاد نہیں رہتا۔ کے ہیڈنگ سے ایک مضمون لکھکر اس قدر رلایا ہنسایا اور طعنوں وکر الحق مُرّ کی تصدیق کر دکھائی۔ جو ایسے بڑے لائق۔ تجربہ کار اور مصلح قوم کی شان کو ہرگز مناسب تھا۔

خیر ان ذاتیات کے معاملات کو تو خواجہ صاحب جانیں یا منشی صاحب اُن سے ہمیں نہیں۔ ہمیں کہنا ہے کہ غرض پڑی کہ ہمیں کسی کے معاملات میں دخل دوں۔ ہاں سیر مزید کہونگا کہ خواجہ صاحب نے عرسوں کے قیام اور مردگان کی ارواح سے امداد طلب کرنے کو جائز کر دیا۔ اور وابتغوا الیہ الوسیلۃ سے اس دعویٰ کو مدلل کیا۔ یعنی اس آیت کو ثابت کیا۔ کہ خدائی تعلیم کے موافق مومن لوگ ارواح بزرگان کو وسیلہ لاتے ہیں۔

تیں آیت کے معنی میں لفظ الوسیلۃ کے مفہوم اور مطلب کو واضح کرنا ضروری ہے۔ سنئے!

لغت عرب کی مشہور اور معتبر کتاب قاموس میں صاف لکھا ہے کہ الوسیلۃ کے معنی قرب حاصل کرنے کے ہیں۔ چنانچہ حجۃ الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فارسی ترجمہ قرآن شریف میں اس آیت کا ترجمہ یوں لکھتے ہیں :- "اے مسلماناں بترسید از خدا و بطلبید قرب او" جسکا مطلب بالکل واضح ہے۔ کہ مسلمانوں کو خدا فرماتا ہے۔ کہ اللہ سے ڈرو اور نیک عمل کر کے اس کی طرف نزدیکی اور تقرب حاصل کرو۔ الوسیلۃ کا لفظ سارے قرآن شریف میں صرف دو جگہ آیا ہے ایک تو مذکورہ بالا آیت میں جسے خواجہ صاحب اپنے دعویٰ کی دلیل لائے ہیں۔ جو سورہ مائدہ کے چھٹے رکوع میں ہے۔ دوسری آیت سورہ بنی اسرائیل کے چھٹے رکوع میں اس طرح وارد ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ۔ اسکا ترجمہ شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ "آنجماعہ ایشاں را کہ پرستند کافراں (یعنی عیسیٰ عزیر وملائک) طلب میکنند بسوئے پروردگار خویش قرب را کہ کدام قریب از ایشاں نزدیکتر باشد" جن لوگوں کو مشرک پکارا کرتے ہیں وہ بزرگ خود خدا تعالیٰ کی طرف نیک اعمال کرکے قرب حاصل کرنا چاہتے تھے۔ یعنی ان کا مقصود تقرب الی اللہ ہی ہوتا تھا۔

تفسیر جلالین میں پہلی آیت کی ذیل میں لکھا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ (خافوا عقابه بان تطيعوه) وَابْتَغُوْا (اطلبوا) اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ (ما يقربكم اليه من طاعة) یعنی مسلمانو! خدا کے غضب سے ڈر کر اسکی اطاعت کرو۔ اور ایسے کام کرو۔ جو تم کو اللہ کے نزدیک کریں۔ ایسا ہی دوسری آیت کی تفسیر میں مرقوم ہے۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ (هم الهة) يَبْتَغُوْنَ (يطلبون) اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ (القربة بالطاعة) کہ نیک لوگ جن کو مشرکوں نے معبود سمجھ رکھا ہے وہ خود خدا کی فرمانبرداری کرکے اسکا قرب حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

تفسیر معالم التنزیل میں لکھا ہے۔ وَابْتَغُوْا (اطلبوا) اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ ای القربة یعنی نزدیکی۔

دوسری آیت کی تفسیر میں یوں لکھا ہے۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ (ای يطلبون الى ربهم الوسيلة ای القربة)

آپ نے دیکھا کہ سب معتبر تفسیروں میں وسیلہ کے معنے تقرب کے لئے گئے ہیں اور محاورات عرب اور لغت عرب کی کتابوں میں بھی یہی معنے مراد ہیں۔ اور علاوہ ازیں اذان کی دعا آت محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ ہم سب پڑھتے ہیں۔ یہ بھی صاف دلالت کرتی ہے۔ کہ وسیلۃ کے معنے تقرب الی اللہ ہی کے ہیں۔

جو لوگ باوجود ایسے معتبر حوالجات کے بہتا ہو کہ وسیلۃ کے معنی ارواح بزرگان

آیات متشابہ
اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق قیمت

ادب العرب
صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے سمجھایا ہے کہ اردو خوان طلبا بدون استاد بھی ... سمجھ لے ... کامیاب ... جس کی گرامی ... نے پسند فرمایا ہے۔ قیمت

مناظرہ نگینہ
مشہور ... مباحثہ جو ... جون گذشتہ بمقام نگینہ ... نہایت عمدہ ... ردیا ہے ... صلوۃ ... علماء ... ہیکا ...

ahmadimuslim.de

یعنے ذریعہ کے کرتے ہیں۔ وہ معنے چونکہ لغت عرب اور محاورات عرب کے بالکل مخالف ہیں۔ اس لئے قابل قبول نہیں ہو سکتے۔

قطع نظر اسکے اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جاوے۔ کہ خواجہ صاحب کے معنے وسیلہ کے ذریعہ صحیح ہیں تو خواجہ صاحب کی تاویل تب بھی صحیح نہیں ہو سکتی کیونکہ قبروں کی حاضری بھرنے والے اور وہاں جا کر اپنی حاجات کے لئے دعائیں مانگنے والے یہ خیال کبھی نہیں کرتے۔ کہ اے بزرگ ہم آپکو خدا کے پاس اپنے لئے ذریعہ بنا کر اپنی حاجات طلب کرتے ہیں۔ بلکہ وہ تو جو کچھ مانگتے ہیں۔ بعض اہل قبور ہی سے مانگتے ہیں۔ اور اگر کہا جائے کہ ان بزرگوں کے پاس وسیلہ اور اپنی حاجات کے پورا ہونے کے لئے ذریعہ بناتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے وظائف اور دعائیں اسکی شاہد ہیں جیسا کہ

شیئاً للہ بوں گدائے مستمند ✤ المدد خواجہ نو خواجہ نقشبند

اور سے

شیئاً للہ بوں گدائے دلحزیں ✤ المدد خواجہ مرشد معین الدین

ایسا ہی سے

خذ بیدی یا شاہ جیلاں خذ بیدی ✤ شیئاً للہ انت نور الحسب

اور سے

امداد کن امداد کن از بند غم آزاد کن ✤ در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادرا

وغیرہ وغیرہ کلمات سے یہ مطلب صاف ظاہر ہے کہ وہ لوگ اصحاب قبور کو اپنی دعاؤں کی اجابت کیلئے ذریعہ نہیں بناتے بلکہ خود انہیں کو قاضی الحاجات سمجھتے ہیں۔ مگر اس عقیدہ کی تردید قرآن شریف کی سطر سطر سے ملتی ہے کہ بزرگان کسی کی حاجات کو نہ تو سننے ہیں اور نہ پورا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ سورہ فاطر کے دوسرے رکوع میں اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ اور خواص عبادت کا بیان فرمانے کے بعد ارشاد ہے کہ

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ یعنی مذکورہ بالا صفات والا اللہ ہی تمہارا پروردگار ہے (زمین آسمان کی) بادشاہت اسی کی ہے۔ اور جن لوگوں کو تم پکارتے ہو۔ ان کے ملک میں تو ذرہ سی چیز بھی نہیں۔ اگر تم ان کو پکارو۔ تو وہ نہیں سنتے اور اگر بفرض محال سن بھی لیں۔ تو تمہاری دعا قبول نہیں کر سکتے اور قیامت کے روز تمہارے شرک سے صاف انکار کر دیں گے۔ (یعنی کہدینگے کہ یہ پکار اور دعائیں ہماری منشا اور تعلیم کے خلاف کرتے رہے ہیں)۔"

آیت موصوفہ کے سیاق اور معنوں سے یہ بات صاف واضح ہے۔ کہ بتوں کو متعلق نہیں۔ بلکہ مردہ بزرگوں کی بابت ہے۔ کہ جن سے لوگ اپنی حاجات طلب کیا کرتے ہیں۔ سورہ الفرقان کے دوسرے رکوع سے اسبات کی کافی شہادت ملتی ہے۔ جہاں فرمایا ہے :-

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوْا قَوْمًا بُوْرًا

یعنے قیامت کے روز مشرکوں اور ان کے معبودوں کو اللہ تعالیٰ جمع کریگا۔ پھر (معبودوں کو) فرمادیگا۔ کیا میرے ان بندوں کو تم نے گمراہ کیا (کہ وہ تمہاری پوجا پاٹھ میں لگے رہے) یا وہ خود گمراہ ہو گئے؟ تو وہ جواب دینگے۔ کہ الٰہی! تو تو پاک ہے ہمیں تو خود یہ مناسب نہیں۔ کہ تیرے سوا کسی اور کو والی بنائیں (پھر ہم سے یہ کب متصور ہو سکتا ہے کہ ہم نے لوگوں کو اپنی عبادت کرانے کی تعلیم دی ہو۔ ہاں) تو نے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو (اپنی نعمتوں سے) بہرہ مند کیا یہاں تک کہ نصیحت بھول گئے اور ہلاک شدہ قوم ہو گئے۔

اب سنیئے! اسلف صالحین اس کے متعلق کیا فتویٰ دیتے ہیں۔ حضرت فرید الدین صاحب عطار رحمۃ اللہ علیہ اپنے پندنامہ میں لکھتے ہیں سے

در بلا یاری مخواہ از ہیچکس ✤ زانکہ نبود جز خدا فریاد رس

غیر حق را ہر کہ خواند اے پسر ✤ کیست در دنیا از و گمراہ تر

شیخ سعدی مرحوم فرماتے ہیں۔ کہ

نداریم غیر از تو فریاد رس ✤ تو ئی عاصیاں را خطا بخش و بس

خواجہ صاحب کی مزید تشفی کیلئے ہم سلسلہ قادریہ کے حضرت محبوب سبحانی مخدوم جہاں مولانا الشیخ السید عبدالقادر الجیلانی قدس سرہ العزیز کی کتاب فتوح الغیب کے مقالہ ۔۔ سے چند الفاظ اس عقیدہ کے متعلق نقل کرتا ہوں۔

آپ پہلے ایک حدیث کے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں: اذا سألت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ جف القلم بما ھو کائن ولو جھد العباد ان ینفعوہ بشئ لم یقضہ اللہ لک لم یقدروا علیہ ولو جھد العباد ان یضروک بشئ لم یقضہ اللہ علیک لم یقدروا (یعنی جب تو سوال کرے تو اللہ ہی سے کیا کر اور جب تو مدد چاہے۔ تو اللہ ہی سے چاہا کر۔ جو کچھ ہونا ہے۔ ہو چکا۔ اگر تمام مخلوق

ahmadimuslim.de

تجھے کچھ فائدہ پہنچانا چاہے۔ جو خدا نے تیرے لئے مقدر نہ کیا ہو۔ تو کبھی قدرت نہ پاسکیں گے۔ اور اگر تمام مخلوق تجھے کسی قسم کا ضرر پہنچانے کا ارادہ کرے۔ جو خدا نے تیرے حق میں مقدر نہ کیا ہو۔ تو کبھی نہ پہنچا سکیں گے۔" کیونکہ ع

دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست

اس حدیث کو نقل کرکے فرماتے ہیں۔ فینبغی لکل مومن ان یجعل ھذا الحدیث مرآۃ لقلبہ وشعارہ ودثارہ وحدیثہ فیعمل فی جمیع حرکاتہ وسکناتہ حتی یسلم فی الدنیا والآخرۃ ویجد العزۃ فیھا برحمتہ اللہ عز وجل (یعنی) مسلمان کو چاہئے کہ اس حدیث کو اپنے دل کا آئینہ اور اپنے جسم کا بیرونی اور اندرونی لباس بنائے اور اپنی ہر ایک بات میں اسی کو پیش نظر رکھے اور اپنی تمام حرکات وسکنات میں اسی پر عمل کرے (کہ خدا کے سوا کسی مخلوق سے استمداد و استعانت نہ کرے نہ کسی سے نفع و نقصان کی امید رکھے) تاکہ دنیا اور آخرت میں سلامتی سے رہے اور اللہ کی رحمت سے عزت پاوے۔

انہی اسلامی احکام اور بزرگان دین کی زوردار تاکیدات کو مدنظر رکھ کر مولوی خرم علی صاحب حنفی کی نظم کو کسی صاحب دل نے مسدس کیا جس کے دو تین بند لکھنے اس جگہ مناسب ہیں۔ جو یہ ہیں ؎

تجھے اے بوالہوس کیا ہو گیا ہے — عبث کیوں دربدر یوں پھر رہا ہے
دل اپنا گر نبی سے آشنا ہے — نہیں کیا اب تلک تو نے سنا ہے
منادی کر رہا قرآن کے اندر
میرے محتاج ہیں پیر و پیمبر

وہی دے جس کو چاہے عزت و جاہ — کرے چاہے جسے خوار و ذلیل آہ
مصیبت میں اسی سے تو مدد چاہ — نہ گمراہوں کی صورت تو ہو گمراہ
نہیں طاقت سوا اس کے کسی میں
کہ کام آوے تمہاری بیکسی میں

تجھے گر ہیں عقل ہو تیری تو بہتر — جو ناحق مانگتا پھرتا ہے در در
ولی اور غوث اور سارے پیمبر — بلاشک جہان ہیں محتاج داور
جو خود محتاج ہووے دوسرے کا
بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا؟

یہی وہ مبارک تعلیم تھی کہ جس کی اشاعت کیلئے ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر [illegible] حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تک [illegible]

مبعوث و مامور ہوتے رہے۔ اسی لئے بزرگان دین اور سلف صالحین استمداد غیر اللہ کی ممانعت ہمیشہ کرتے رہے جس کے نمونہ کیلئے کچھ اوپر درج ہوئی۔ پھر اس مسئلہ کے متعلق اتنے بڑے دلائل اور پختہ ثبوت کے ہوتے ہوئے بھی خواجہ صاحب جیسا لائق شخص استمداد غیر اللہ کو جائز سمجھے تو سخت تعجب اور حیرت کا مقام ہے۔

ہاں زندوں سے اُن کی حسب طاقت مدد چاہنے کی اسلام میں اجازت ہے تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى کے یہی معنے ہیں۔ کہ ایک زندہ بھائی دوسرے کی کسی طرح کی امداد جو خدا نے انسانوں کی طاقت میں دی ہے۔ کر سکے تو کر دے اس میں کوئی شرک نہیں لازم نہیں آتا۔ خواہ نقدی سے یا دعا سے جس طرح ہو مدد کرے۔

باقی رہا **عرسوں کا قیام** سو اس کی بابت دو حرفہ فیصلہ ہو کہ سب نبی اور بزرگ اور انبیاء کے سردار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اگر عرس جائز ہوتا تو پہلے آپ کا ہوتا پھر آپ کے بعد افراد امت میں سے کسی اور بزرگ کا۔ سو سیاہ رو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سونے سے لکھنے والا فرمان ملاحظہ طلب ہے جہاں ارشاد ہو کر لَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا یعنے مسلمانو! میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنا لینا! پس جب حضور نے اپنے واسطے فرما دیا۔ کہ میری قبر کو عید۔ عرس۔ یا میلہ گاہ نہ بنانا تو اور کون اسکو جائز قرار دے سکتا ہے۔

اگر خواجہ صاحب کو شبہ گذرے کہ یہ وہابیانہ تعلیم کا نمونہ ہے جو سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ تو وہ ہندوستان کے رئیس الحنفیہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی مرحوم و مغفور (جن کے ساتھ خواجہ صاحب اپنی شاگردی کو بڑے فخر سے بیان فرمایا کرتے ہیں) کا فتوی متعلق عرس فتاوی رشیدیہ مطبوعہ [illegible] مراد آباد میں غور سے ملاحظہ فرماویں۔ جہاں مولانا موصوف عرس کی ممانعت کا فتوی دیکر مولانا محمد اسحق صاحب دہلوی مہاجر رحمتہ اللہ علیہ (جو تمام ہندوستان کے علمائے محدثین کے استاد و استاد زادہ۔ نواسہ و شاگرد و خلیفہ مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ کے ہیں) کی اربعین کی عبارت سند میں نقل کرتے ہیں وہ یہ ہے۔

مقرر ساختن روز عرس جائز نیست در تفسیر مظہری می نویسد لا یجوز ما یفعلہ الجہال بقبور الاولیاء والشہداء من السجود والطواف حولہا واتخاذ السرج والمساجد الیہا ومن الاجتماع بعد الحول کالاعیاد ویسمونہ عرسا انتہی۔ یعنی اولیاؤں اور شہیدوں کی قبروں پر سجدے اور طواف کرتے اور چراغ جلانا [illegible] جاہلوں کی [illegible]

ahmadimuslim.de

اہل علم کا یہ شیوہ نہیں اور سب ناجائز ہیں۔
پس امید ہے کہ خواجہ صاحب اب تو عرسوں کی رسم کے مٹانے میں کوشش کرینگے
اور اگر مٹانا ناپسند کریں۔ تو کم از کم اتنا تو ضرور کریں کہ مٹانے والوں کی مخالفت
چھوڑ کر بحکم کُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ۔ ان کا ساتھ دیں اور انہیں برا نہ سمجھیں
آگے خواجہ صاحب کو اختیار ہو کہ جو پسند خاطر کریں۔ ہمارا کام تو اصلیت سے آگاہ
کرنا ہے۔ سو حتی المقدور کر بھی دیا اور انشاء اللہ آئندہ کرتے رہینگے ؎

من نگویم کہ ایں مکن آں کن + مصلحت بیں و کار آساں کن

الراقم۔ بندہ علم الدین اسسٹنٹ ایڈیٹر اہل حدیث

دہرم پال نہیں دہرم کا کال ہے

جفا جو سنگدل بے رحم ظالم
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

ہمارا ہی نہیں بلکہ بعض دور اندیش آریوں کا بھی یہی خیال ہے کہ اس بدزبان
لڑکے کی غرض صرف شہرت حاصل کرنا ہے۔ چنانچہ آریہ اخبار ہمسکار کی امرتسر
کا ایڈیٹر بھی ۲۲ اگست کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔ کہ
"دہرم پال کا مطلب بجز اس کے کیا ہے:۔ کہ
تا کہ مشہور ہوں ہزاروں میں   ہم بھی پانچوں سواروں میں"
اس بدزبان اور کور باطن کے منہ اور قلم سے جب کبھی کوئی تقریر یا تحریر
نکلتی ہے۔ مسلمانوں کی دلشکنی ہوتی ہے" الخ۔ اگست کے اخبار پرکاش میں
اپنے سفر کا حال لکھتا ہے۔ کہ میں نے سرحدی مسلمانوں کو نیلے کپڑے پہنے ہوئے
دیکھا۔ بہت خستہ حال ہیں۔ ہندو خوشحال ہیں۔ پھر مسلمانوں کی خستہ حالی
نیلگوں لباس سے اسلام کی تحقیر اور تذلیل کس پیرایہ میں کرتا ہے کہ الاماں۔
حالانکہ کسی قوم کے افراد کی خستہ حالی اور خوشحالی سے اس کے مذہب پر
کوئی اثر اور اعتراض نہیں ہو سکتا۔ ہمارے دوست شیخ عبد العزیز (سابق
جگدنیا پرشاد) نے اپنی کتاب **تحفہ آریہ سماج** میں بعض ممبران آریہ سماج
کی کیفیات درج کی تہیں۔ تو اسی بدزبان نے ۲۲ مئی کے پرکاش میں لکھا
تہا کہ یہ (شیخ صاحب) فرنگی محقق نکلا ہے۔ کہ شخصی رائوں پر دہرم کی
تحقیق کرتا ہے حالانکہ خود بہی اسی جرم کا مرتکب تہا۔ کہ اپنی تہذیب کی جلد چہارم
کے صفحہ ۳۳ پر لکھتا ہے۔ کہ سوامی دیانند کی تفسیر کے سوا کوئی تفسیر ہمارے نزدیک
معتبر نہیں۔ سو کیا یہ شخصی رائے پر انحصار نہیں؟ خیر اسے بہی جانے دیجئے دیکھئے
آج یہ کیا ہو رہا ہے کہ ایک قوم کے نیلگوں لباس سے اسلام پر تمسخر اڑاتا ہے۔ کیا یہ
فرنگی محققوں کا کام ہے۔ نہیں بلکہ بہنگی حقہ نوشوں کا ہے۔
ادہر **دہرم پال** افسوس ہے۔ کہ تم نے آریہ سماج میں... جا کر لائق
آدمیوں کی تعداد کو نہ بڑہایا۔ بلکہ آدمی تعداد کو زیادہ کیا۔ جسکی آریہ سماج میں پہلے
بہی کبہی نہ تہی ؎

دغا، شوخی، شرارت، بیحیائی، فتنہ پردازی
تجہے کچہہ اور بہی اے نرگس بیمار آتا ہے

(سب ایڈیٹر)

مسئلہ شہادت

۱۰ مئی و ۲۵ مئی و ۲۰ جون ۱۹۰۶ء کے شمارے ہوا یہ
ادہر سنکر مرزا حیرت بہی جیب گہونٹ نہ میری تقریر و تحریر
کی داد دی نہ جواب* ہی لکہا نہ مسئلہ انکار شہادت سے رجوع کیا فرحت کے
گہونٹ کی طرح پی کر بیٹہ رہے نہیں معلوم یہ کیسی خاموشی ہے شاید پہلی صدی کی
ہجری کی کتب خوارج دمشق اور کوفہ سے اپنا مطلب تلاش کر رہے ہونگے لیکن
کیا خاک ملیگا۔ اہل سنت تو کیا ملتے بلکہ خوارج سے بہی اپنا ہم صفیر ایک نہ ملیگا
ہمنے سوچا تہا کہ دو چار قدم ہم بہی حیرت جی کے پیچہے پیچہے دوڑیں گے
کوئی صاحب تعاقب نہ سمجہیں۔ بلکہ خادمانہ طور پر لوٹا ڈوری کمر سے ستو باندہ کر بقیہ
ان کے پیچہے چلے جاینگے۔ مگر افسوس مرزا صاحب تو آرام سے سو ہی رہے
پہر نہیں کہ کدہر گذرانا ہوا ؎

ہوا جو اُن کی خموشی سے کچہہ ملال مجہے
جواب دینے لگی طاقت سوال مجہے

ایکدن وہ تہا۔ کہ مرزا صاحب آوازے کس رہے تہے۔ کہ کہاں ہیں فاضل
بجنوری اور کہاں ہیں مولوی الطاف حسین صاحب حالی۔ کیوں نہیں ہمارے
مقابلہ میں قلم اوٹہاتے اب وہ تعلی حیرت جی کی کہاں گئی؟ شاید شہدائے کربلا کے
رنج و الم میں محو ہو کر گوشۂ خاموشی اختیار کر لیا ہو۔ اگرچہ اس میں ہمارا بہی
مطلب حاصل ہے۔ مگر ایک آنچ کی کسر رہتی ہے۔ چونکہ حیرت جی نے ہمارے
مضمون کا جواب کچہہ نہیں لکہا۔ لہٰذا ہم بہی اسوقت کچہہ نہیں لکہتے ؎

پہر بہار آئی چمن میں زخم دل آلے ہوئے
پہر ہرے داغ جگر آتش کے پرکالے ہوئے

* آپکو جواب کا کیا شوق ہے۔ تبلیغ حق سے مطلب ہے جواب ہو یا نہ ہو۔ (ایڈیٹر)

پھر حیرت جی اپنے داؤ گھات سے باز نہ آئے ناظرین ذرا دیدۂ غور سے ملاحظہ فرماویں۔ حیرت صاحب نے توہین جگر گوشگان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی نسبت کیا کیا گوہر افشانی کی ہے قابل دید اور لائق داد ہیں ۱۵۔ جون ۱۹۰۶ء کے پرچہ کرزن گزٹ مطبوعہ کے دوسرے کالم میں لکھتے ہیں (بات تو ٹھیک کہی حقیقت میں ان بد نصیب شریر ناہنجار شیعان علی نے حضرت علیؓ ہی کے قتل پر صبر نہ کر کے ان کے بڑے بیٹے حسن رضہ کو دھوکے سے مار ڈالا۔ جب اسپر بھی ان کی دشمنی کی بھڑکتی ہوئی آگ ٹھنڈی نہ پڑی۔ تو نہایت فریب اور سفاکی اور دغابازی سے حضرت امام حسین کو مکہ سے مع بال بچوں کے بلوا کر پریشان و برباد کر دیا۔ وہ تو خدا کے فضل سے حضرت امام حسین بچکر نکل گئے ورنہ وہ بھی اپنے خاندان کے ساتھ برباد ہو جاتے) اجی حضرت جی کوئی ایک آدھ فقرہ تو ادب کیساتھ لکھا ہوتا۔ یہ الفاظ مکروہ نہ کسی مورخ نے لکھے اور نہ کتب اہلسنت نہ کتب خوارج میں دیکھے گئے یہ سب اہل اہلسنت نہیں آپکی من گھڑت ہے۔ آپ کی اس عبارت پر خباثت سے صاف ظاہر ہے کہ آپکو بیں اللہ اور اسد اللہ علی مرتضیٰ شیر خدا اور آل رسول دوسرے محبت و عقیدت کا ذرہ برابر لگاؤ نہیں۔ اسپر بھی دعویٰ سُنی ہونیکا لاحول ولا قوۃ حیرت جی نے تو خارجیوں کے بھی کان کاٹے وہ بھی ایسے بے تکے فقرے نہیں لکھتے سو دیکھو کس خوبصورتی اور تعظیم سے حیرت جی لکھتے ہیں۔ کہ حضرت علی کے قتل پر صبر نہ کر کے ان کے بڑے بیٹے حسن رضہ کو دھوکے سے مار ڈالا۔ واہ ری تعظیم آل رسول اور واہ رے پکے محدث اور سچے مورخ کیا کہنا ہے اگر یوں لکھتے کہ ابن ملجم خارجی شقی ازلی دشمن خدا نے بندہ نفس و غلام شہوت بنکر عین نماز میں شیر خدا کو شہید کیا۔ اور یزید پلید .... نے دولت و حشمت اور اپنے نکاح میں لانے کا لالچ دیکر جعدہ بنت اشعث سے امام حسن علیہ السلام کو زہر قاتل دلوا کر شہید کروا ڈالا۔ اگر ایسا لکھتے۔ تو کیا حیرت جی رافضی ہو جاتے یا سُنی واہ حیرت جی آپ وہی صلح کل ہیں۔ کہ سُنی اور شیعوں میں اتفاق کرانے چلے۔ بالعکس اپنے تمام امت محمدی کے دلوں کو زخمی کر دیا۔ آپ غرض مطلب حیرت صاحب کا یہ ہے کہ حضرت علیؓ اور آل رسول امین شریفین ممتاز و شہیدین اور ان کے ہمراہیان شہداء کربلا کو کوئی فرد بشر شہید نہ کہے لفظ شہادت اون کے نام کے ساتھ ہرگز ہرگز آنا ہی نہ چاہیے۔ افسوس صد ہزار افسوس۔

جگر کس کس کو دوں لب پہ تو ہاتھوں میں تو قاتل ☆ ستمگاری کو چھری کو بانک کو خنجر کو پیکاں کو

حضرت حیرت جی کہیں تو سیدھے چلے ہوتے

قدم قدم پہ شرارت ہو بات بات میں گھات ☆ غضب کی چال ہے اس فتنہ گر زمانہ کی ہے

حضرت حیرت جی نے یونہیں پہلا حضرت علیؓ کو قتل کرا دیا۔ امام حسن علیہ السلام کو مروا ڈالا امام حسینؓ کو مع ان کے خاندان کے برباد و پریشان کرا کر تن تنہا دشت کربلا سے بھگا دیا دلیل و برہان کا پتہ نشان نہیں یہ آپکا طبعزاد مسلک ہے نعوذ باللہ من ھذہ العقیدۃ و ملت ما الدین سے چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ کبھی حیرت جی ہمارے مضمون مذکورہ بالا کا جواب حرف بحرف لکھتے اور پھر ہمارا جواب الجواب ملاحظہ فرماتے۔ تو مزہ آجاتا ناظرین و سامعین بھی تماشا دیکھتے اور صدہا آفرین بلند کرتے لیکن جناب حیرت جی بڑے ہوشیار اور دور اندیش آدمی ہیں جنکی تعریف میں ان کے ایک ہم مسلک چیلے نے یہ شعر لکھا ہے ؎

وہ چھٹا دل کا او سکو منہ لگ کیسی ہی چال ☆ اور سہ طرہ ہو کہ جامع ہر علوم ہر کمال

یہ شعر مرزا صاحب ہی کی شان میں موزوں ہے۔ مرزا صاحب نے یہ شعر لطیف خاطر ربیع اخبار کیا ہے۔ ہم آئندہ کسی پرچہ میں اس شعر کی شرح بیان کرینگے۔ اور وہ کل بیہودہ ہو نیکنگو کہ مداح اور ممدوح کا دماغ مختل ہو جائیگا آمدم برسر مطلب حیرت جی نے سوچا ہوگا۔ کہ اگر اس دیہاتی کے سوال کا جواب دیا۔ تو میرے مسلک اور عقیدہ جدیدہ کی قلعی بہت جلد کھلجائیگی۔ اسپر عمل کیا کہ ایک چپ سو کو ہرائے ہو۔ لیکن ایسی بےموقع خاموشی حیرت جی کی شان کے خلاف ہے۔ کیونکہ ذہبی عمل تعلیم رد جانی شہد انجاہر۔ روح القدس رضی اللہ عنہ امداد سے عاجز ہو کر زمین و آسمان چھوڑ کر کہیں گوشہ نشین ہوئے ہیں نہ انہی پر طلاق کوئی صدمہ آیا ہے۔ ہاں اگر انتشار طبیع و پریشانی مزاج ہے۔ تو خدا حافظ ایسا نہ کہ آپ بھی حضرت جھنجلا بیٹھیں اور ملعون بتانا ئیں۔ نہیں صاحب ہرگز نہیں وہ ایک مہذب آدمی ہیں ادب و تہذیب ان کا شعار ہے۔ پھر آخر تم بھی تو ظریف ہو۔ تمہارا خیال ضرور کرینگے

بس حضرت رہنے دو مت اتنا دم بدرا لگائے آفت ☆ چالاک تیری زبان بہت ہے ؎

غم ایک کا نہیں ہے فقط جسکو رو رہے ہیں ہم ☆ دل کو جگر کو جان کو کس کس کو رو رہے ہیں ہم

ایک اور لطیفہ کہتا ہوں شگوفہ کہ سامعین کا دماغ معطر ہو جائیگا اور ناظرین کی آنکھیں جو کام چوند ہ کبا جائیں ابھی آپ یعنی حیرت صاحب بحث انکار شہادت اور توہین آل عبا سے فارغ و جانبر نہ ہوئے تھے۔ کہ سود کی حلت میں فتاوی جاری کرنے لگے ابھی اس ترقی پر گرا بیا تک نعمت غیر مترقبہ کیطرح ہاتھ لگی ہے۔ صبر آ گیا اور پیٹ نہ بھرا سود کی بیکار باقی۔ بھی نتیجہ وہ بھی لمبی چوڑی مضمون ضعیف و کمزور روایات اور عبارتیں اور مسئلہ پہلے قصے کہانیاں مخالف قرآن و حدیث لکھ کر لکھکر انہوں نے زعم میں حلال ہی کر ڈالا۔ کہاں حضرت

ahmadimuslim.de

شوق سے کہا تھا۔ لیکن بالالہام اللہ کہنا خدا آپکو نصیب کرے۔ ہم بھی دعا کرتے رہیں کہ دن دونا رات سوایا ہو۔ علمائے امت محمدی کو جنکی شان میں اللہ رب العزت نے کنتم خیر امت فرمایا ہو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے العلماء ورثة الانبیاء ارشاد کیا ہو۔ صحابہ کبار سے لگا کر تابعین و تبع تابعین و آئمہ محدثین و مجتہدین و علمائے کرام و اولیاء عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین سبکو آپ غلط فہم ٹھیر اچکے ہیں۔ آیات قرآنی میں تاویل و آثار صحابہ کی تردید اور احادیث نبویہ کی تکذیب کرنا اسکا آپ نے بیڑا اوٹھایا ہے اب کون باقی رہا۔ جو آپکو سود کہانے سے منع کریگا۔ اور اور آپ ان غلط فہم لوگوں کی بات کیوں ماننے چلے مگر اک ذرہ سی تکلیف آپکو کرنا پڑیگی۔ کہ وفات شریف بحالت صحت میں اپنے ورثا اور رفقا سے بطور وصیت ہدایت کرنا ہوگا۔ کہ چار پانچ بتھیا تیز تر آبدار میرے واسطے میری قبر میں رکھدینا جبکہ حشر میں اللہ جل جلالہ سود خواروں سے فرمائیگا۔ کہ لڑو تم اللہ سے اور اوس کے رسول سے ہم کہتا ہا۔ اللہ میاں کے فرشتو اور مرزا حیرت خوب ہی تماشہ کی ٹھیریگی الامان الامان اعوذ باللہ من شر الوسواس الخناس من ھذا العقیدة والوسواس۔ اجی جناب حضرت جی صاحب خدا سے ڈرو رسول سے شرماؤ علمائے سلف و خلف سے شیقدمی مت کرو۔ مچھیر بٹھلائے خدا جانے ایسے خیالات فاسد آپ کو کیوں سوجھتے ہیں۔ کیا اچھے خاصے سیدہے سادہے مسلمان متبع سنت رہتے ہیں۔ سندق سے اور عیش و عشرت حاصل ہونیکی امید نہیں ہی کیا اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کو بھلا فراموش کردیا۔ کیا وما من دابة فی الارض الا علی اللہ رزقھا پر نظر نہیں رہی۔ کیا ان اللہ ھو الرزاق ذو القوة المتین پر بہروسا نہیں رہا۔ ابہی میں اپنے حال پر افسوس کر ہی رہا تھا مگر بوجہ ہمدردی آپ کے حال پر افسوس سے صدقہ اٹھا۔ اللہ تعالی آپکے اور ہمارے حال پر رحم کرے۔ آمین ثم آمین کیوں ظریف دعا کے بعد بھی مذاق استغفر اللہ حضرت من مذاق نہیں خدا کی قسم کیا اچھی بات ہے۔ داغ ؎

اکدن مان ہی جاؤ گے ہمارا کہنا + تم کبھی جاؤ ہی تیری حقیقت کیا ہے

آب بخدمت جمیع علماء دین متین اہل سنت والجماعت کے گذارش ہے۔ آیا کہ صاحب ہمارے مرزا حیرت علامہ زمان [illegible] ہم ہمیشہ حیدر نہ کریں اس میدان وسیع میں کہ [illegible] مقابلہ کریں بلکہ خود شگفتاری کو ورنہ کہاں وہ عالم درس تمدلہ علمہ روحانی ہیں بحر ذخار اور روح القدس فرغی سے ہم جیسے [illegible] اور کہاں ہیں [illegible] دریا [illegible] کشتی اللہ رب العزت

کی مدد اور رحمت کا امیدوار لیکن بفضلہ الحق یعلو ولا یعلی کا مرتبہ آنیوالا ہے انشاء اللہ تعالی مرزا حیرت صاحب کیخدمت میں اک ذرہ سی گذارش ہے گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ وہ یہ ہے کہ اگر آپکو اقرار شہادت سے عار و انکار ہو تو آپ ذکر عدم شہادت امامین علیہ السلام در بیع اخبار کرنا موقوف کریں اور علمائے امت سلف و خلف کی توہین سے زبان بند کریں۔ سوائے اسکے جہاں بہر کی باتیں لکھا کریں ہمکو کیا غرض ہے اصل کی کیفیت اور ڈاکخانہ میں روپیہ جمع کرنیکی نسبت زندگی بخیر آئندہ کسی پرچہ میں تحریر کرینگے انشاء اللہ تعالی۔ اور ایک شعر مرزا داغ کا جو ہمارے حسب حال ہے وہ لکھکر اپنا مضمون ختم کرتے ہیں ؎

دکھا شوخی شرارت ہیچ فائی فتنہ پردازی + تجھے کچھ اور بہی اے نرگس بیمار آتا ہے

علمائے اسلام سے سوال

یہ مشہور ہے کہ حکمائے اشراقی اور مشائی ہوتے ہیں۔ مشائیوں کو سب جانتے ہیں کیا اشراقیوں کو کوئی جانتا ہے یا نہیں۔ خاکسار نے اپنے اساتذہ سے مثلاً جناب مولوی حافظ عبد المنان صاحب و مولوی غلام احمد صاحب مدرس نعمانیہ لاہور حکیم سلیم اللہ خاں صاحب لاہوری کو دریافت کیا۔ کہ حکمائے اشراقی اب موجود ہیں یا نہیں کسی نے فرمایا وہ صوفیہ کرام ہیں کسی نے فرمایا وہ پہلے تھے اب نہیں کسی نے کہا موجود ہیں لیکن معلوم نہیں۔ ان اقوال سے انکا وجود تو ثابت نہیں ہوا۔ کیا وہ صوفیہ کرام ہیں یا علم جفر کے جاننے والے ہیں؟ اشراقیوں کے افعال گذشتہ سے تو جفر کے جاننے والوں میں ہیں۔ بہ نسبت صوفیوں کے اور قلبی ریاضت بہی جفر کے جاننے والوں میں ہے۔ جو کہتے ہیں کہ صوفی ہیں ان سے دریافت کیا گیا۔ کہ تمنے کوئی صوفی دیکھا۔ جواب میں سکوت ملا۔ اب تمنا ہے کہ اگر کوئی صاحب حکیم اشراقی کو جانتا ہو۔ تو ایڈیٹر صاحب کے ذریعہ خبر دیں یا سیدہ خاکسار کو اپنا پتہ ارقام فرمادیں۔ میں نہایت شکر گذار ہونگا۔ (خاکسار کا پتہ)

وزیر آباد متصل سیالکوٹی دروازہ۔ محمد عبد الستار

تلاش گمنام

مولوی کرم الدین ساکن ... تحصیل چونیاں ضلع لاہور نوجوان گندم رنگ۔ فارغ التحصیل عربی کا۔ کیمیاگری کا طالب بہی تہا۔ انگریزی کی طرف بہی راغب تہا۔ ہر شہ کو شوال گذشتہ میں گیا تہا۔ بعد اسکا کوئی پتہ نہیں۔ کوئی صاحب بتا کر اجر پاویں۔

حکیم ابو داؤد عبد اللہ ... کہیاں۔ چونیاں ضلع لاہور

[illegible]

[illegible]

لہ آپ ہی ایسی کریں تو صاحب سے ... حیرت صاحب ... نکلیگی۔ تو اون کا جواب دیدیجیو گا۔ باقی ضرورت نہیں (ایڈیٹر)

فتاوی

س نمبر ۱۳۱ - ایک شخص کا دادا فوت ہوگیا ہے - مکان ملکیت اوسکے دادا کی ہے - اوسکے بعد اوسکا باپ فوت ہوگیا - مکان میں اوسکا پوتا رہتا تھا - دس پندرہ برس ہوگئے اب اوسکا دوہتا دعویٰ کرتا ہے - کہ میرا حق ہے - آپ تحریر فرماویں کہ موجب شرع شریف کے پوتے کا کیا حق ہے - اور دوہتے کا کیا حق -

(رجب جو کٹ نمبر ۱۳ گہار انار کلی)

ج نمبر ۱۳۱ - اگر نواسہ کی ماں یعنی متوفی کی لڑکی مورث کے مرنے کیوقت زندہ تہی تو نواسہ مذکور اپنی والدہ کا حق یعنے ثلث جمیع کا لیگا - اور اگر باپ سے پہلے مرچکی تہی - تو کچہ نہیں ملیگا -

س نمبر ۱۳۲ - غسلخانہ نہیں بالکل برہنہ ہوکر نہانا چاہیئے یا تہ بند باندھ کر -

(حبیو اخضر بیدار نمبر ۹)

ج نمبر ۱۳۲ - غسلخانہ نہیں برہنہ غسل کرنے کی ممانعت نہیں بشرطیکہ کوئی دیکہتا نہو - گو بہتر یہی ہے کہ تہ بند باندھ کر نہاسئے -

س نمبر ۱۳۳ - کوئی شخص اپنی مکان سے بلا کہنے اپنے رشتہ داروں کے اور اپنی بیوی کے کہیں کو چلا گیا ہے - اور نہ معلوم کہ کہاں گیا - اور کب آویگا - لہذا اوس کی عورت کب تک اوس کی آمد کا کہ وہ زندہ ہے یا مرگیا - اور کب آویگا کب تک انتظار کریگی اور نکاح ثانی کی اجازت اوسکو کب دیکا دیگی - دوسرے عرض یہ ہے کہ اوسنے بعد انتظار بسیار نکاح ثانی بموجب حکم شرع کرلیا - اور اوس سے ایک اولاد بہی ہوگئی - جو ابہی شیر خوار ہے - اتفاق سے کہ پہلا شوہر جو گم ہوگیا تہا - آگیا اوسنے اپنی عورت شرع والوں سے طلب کی تو کس دعویٰ سے اوسکو دلائی جاویگی - شرع اوسکو وہ عورت دلوا دیگی یا نہیں - اور وہ بچہ جو شیر خوار ہے اور دوسرے خاوند سے پیدا ہوا ہے - پہلے ہی شوہر کو دلوایا جاویگا جسکے نطفہ سے پیدا ہوا ہے - (یعنی دوسرا خاوند) اوسکے پاس رکہا جاویگا -

(رد کلانے خاں سوداگر از ددرالہ ضلع میرٹھ)

ج نمبر ۱۳۳ - اگر خاوند چار سال ساڑہے چار ماہ تک بالکل مفقود الخبر رہے تو عورت مذکورہ نکاح ثانی کرسکتی ہے - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہی فیصلہ تہا - امام مالک کا بہی یہی مذہب ہے تھا حنفیوں کی معتبر کتاب ہدایہ میں اس حکم پر عمل کرنے کو جائز لکہا ہے - مدت مذکورہ کے بعد اگر نکاح ہوگا - تو دوسرے نکاح کے بعد کی اولاد خاوند ثانی کی ہوگی - پہلے خاوند کا کوئی دعویٰ نہیں رہا -

س نمبر ۱۳۴ - قرآن میں جو یہ ط یا ط لکہ ہوئے ہیں - انپر ٹہیرنے کا کیا حکم ہے -

س نمبر ۱۳۵ - اکیلا تو اللھم اھدنی پڑہتا ہے - بہت ہوں تو کیا پڑہیں -

س نمبر ۱۳۶ - ظہر اور عصر کا وقت کب ہوتا ہے -

ج نمبر ۱۳۴ - ایسے مقامات پر ٹہیرنے یا نہ ٹہیرنے کا اختلاف قاریوں اور حافظوں نے پیدا کرلیا ہے - کسی آیت یا حدیث میں اسکا ذکر نہیں - حدیث شریف میں اتنا آتا ہے - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن شریف پڑہتے تو حرف حرف پڑہتے - وکن نہ مطلق ط کا لحاظ تہا نہ ج کا بس یہ سوال کوئی مسئلہ شرعی نہیں ہے -

ج نمبر ۱۳۵ - اکیلا ہو تو دعا اسی طرح پڑہے - بہت ہوں تو اللھم اھدنا کہے - کیونکہ نا کے معنے ہیں ہمکو یعنی بہت -

ج نمبر ۱۳۶ - ہندوستان میں عام قاعدہ ظہر عصر کی پہچان کا یہ ہے - کہ مسجد کی دیوار روبقبلہ کا جب سایہ نکل آوے تو ظہر کا وقت شروع ہوتا ہے بشرطیکہ دیوار سیدہی ہو جہجہ وغیرہ نہو - اور جب دیوار کے برابر سایہ ہو جاوے تو عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے - حدیث شریف میں ایک ہی مثل کا وقت آیا ہے - اسی حدیث کے مطابق اکابر حنفیہ نے بہی ظہر کا وقت ایک مثل تک تسلیم کیا ہے - در المختار میں امام طحاوی وغیرہ سے اس قول کی تصحیح نقل کی ہے - اور اسی پر فتویٰ بتلایا ہے - حرمین شریفین میں بہی اسی پر عمل ہے -

س نمبر ۱۳۷ - سنت و حدیث میں کیا فرق ہے -

س نمبر ۱۳۸ - احادیث کب احاطہ تحریر میں لائی گئیں - ایک مسلمان کہتا ہے کہ احادیث بہی آنحضرت صلعم کی زندگی میں تحریر کی گئی تہیں جیسا کہ قرآن شریف اور دلیل یہ بیان کرتا ہے - کہ حضرت ابوہریرہ رض کی ایک حدیث سے پایا جاتا ہے - جسمیں انہوں نے کہا ہے - کہ حضرت ابن عمر رض چونکہ

+ ان سوالوں کا اصل خط بعد تحریر جوابات کے گم ہوگیا - سائل اپنا مضمون سمجہہ لے - منہ -

احادیث قلمبند کرتے ہیں - اسلئے مجھ سے زیادہ علم حدیث رکھتے ہیں اسپر وہ کہتا ہے کہ احادیث ضرور لکھی جاتی تہیں - حالانکہ خلاف اسکے ایک حدیث بیان کیجاتی ہے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی طرح احادیث لکھنے سے منع کردیا تہا - اگر کسی صحابی نے آنحضرت ؐ کے حکم کے خلاف کیا - تو وہ گنہگار ہے -

(دنیاز مند محمد منظور الٰہی سگنیلر انچارج بٹھنڈہ)

ج نمبر ۳۱۷ - سنت طریقہ نبوی کو کہتے ہیں حدیث میں ہے لتتبعن سنن من قبلکم - سنت اسلیئے کہلایا جاتا ہے - کہ تمہارے لئے طریقہ ہو کا جاری کرجاؤں - قرآن شریف میں ہے - قد خلت من قبلکم سنن - تم سے پہلے کئی ایک طریق گذر چکے ہیں - سنن سنت کی جمع ہے - پس عرف شرع میں عموماً اور اصطلاح حدیث میں خصوصاً سنت کے لفظ سے طریقہ نبوی مراد ہوتا ہے - یعنے آنحضرت کا برتاؤ کہ نماز کسطرح پڑھتے - روزہ کسطرح رکہتے گہروالوں سے کیسے رہتے وغیرہ اور حدیث تین قسم ہے قولی فعلی تقریری قولی حدیث تو یہ ہے - کہ آنحضرت نے کوئی بات فرمائی ہو مثلاً یہ کرو وہ نکرو - فعلی حدیث وہ ہے - جو کیا ہو جسکو سنت کہتے ہیں - تقریری حدیث وہ ہے - جو کسی شخص نے آنحضرت کے حضور میں کوئی کام کیا ہو مگر حضور نے اوس سے منع نہ فرمایا - اس سے معلوم ہوا - کہ سنت بھی حدیث کی ایک قسم ہے یعنے حدیث اور سنت میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے -

ج نمبر ۳۱۸ - بیشک حدیثیں آنحضرت کے عہد مبارک میں ہی میں لکھی جانی شروع ہو گئی تہیں - صحیح بخاری میں کتابت العلم کا ایک باب ہے - اوس میں امام بخاری حدیث لائے ہیں - جس میں حدیثوں کے لکھنے کی اجازت ہے - ممانعت کتابت اوسیوقت تھی جبتک صحابہ کرام کو آیت اور حدیث میں تمیز نہ ہوئی تہی - کیونکہ کتب سابقہ کے لکھنے والوں نے اس عدم تمیز کیوجہ سے ملفوظات انبیاء اور نبویہ میں کوئی فرق نہ کرکے دونو کلاموں کو خلط ملط کردیا تہا - بائیبل کے دیکھنے والوں پر یہ امر مخفی نہوگا مگر جب صحابہ کو یہ تمیز حاصل ہوگئی تو اجازت بھی ہو گئی - یہ مضمون اہلحدیث کے گذشتہ نمبروں میں بہی ایک حنفی مذہب نیچری مذاق کے جواب میں نکل چکا ہے -

س نمبر ۳۱۹ - کیا فقہ حنفیہ میں مضاربت کی ایک صورت یہ بہی ہے یا ہو سکتی ہے کہ ایک شخص کسی معتبر تاجر کو ہزار روپیہ نقد دیکر کہے کہ اس روپیہ کو اپنی دوکان و تجارت میں لگاؤ اور اس روپیہ سے فائدہ اٹھاؤ تم کو اپنی تجارت میں اس روپیہ کے لگانے سے چاہے کسی قدر نفع ہو - میں صرف دس روپیہ مہاتسے نفع کا لونگا اور نقصان سے مجھ کو کچھ سروکار نہ ہوگا - اصل جمع ہزار روپیہ میرا قائم رہیگا - اور تم اسکے دینداررہوگے - اور یہ ظاہر ہے کہ اس تاجر کو اپنی تجارت میں اس ہزار روپیہ کے لگانے سے بیس بلکہ پینتیس روپیہ ماہوار نفع کی امید ہے - آیا اس قسم کی مضاربت جائز ہے یا نہیں - بینوا توجروا (خریدار اہلحدیث از بنارس)

ج نمبر ۳۱۹ - یہ مضاربت کی قسم سے نہیں اور جائز بہی نہیں جبتک نفع اور نقصان میں شرکت نہو -

س نمبر ۳۲۰ - جو آیات یا احادیث دربارہ توحید نازل ہوئی ہیں محکمات سے ہیں یا متشابہات سے اگر محکمات سے ہیں تو ان میں تاویل لینا جائز ہے یا نہیں؟

(راقم شفقت علی ازیدڑکی ضلع سہارنپور خریدار نمبر ۳۹۶)

ج نمبر ۳۲۰ - آیات متشابہات کے معنے میں بہت بڑا اختلاف ہے - خاکسار کی رائے میں آیات واحادیث متعلقہ توحید متشابہات سے نہیں انکی مفصل بحث رسالہ آیات متشابہات مصنفہ خاکسار میں مل سکتی ہے -

س نمبر ۳۲۱ - قربانی عمر بھر ایک وقت دی جاوے یا ہر سال جیسا نکلوادیا جاتا ہے دیسا ہی ادا کیا جاوے -

س نمبر ۳۲۲ - زید نے اپنی چچانی کے ساتھ فعل ناجائز کیا جس سے چچانی حاملہ ہوگئی اور چندروز کے بعد اس نے حمل ساقط کردیا - چونکہ زید کی چچانی بیوہ تہی اور اسکا یہ ناجائز فعل قاضی پر ظاہر ہوا تو قاضی صاحب اور چند مسلمان ملکر تصفیہ کئے کہ زید سے مبلغ بیس روپے جرمانہ لیکر اس معاملہ کو معاف کردیا - یہ معاملہ کیسا ہوا اور شرع سے کس طرح ہونا چاہئے - صاف صریح جواب عطا ہو -

(سائل فقیر محمد مشن والا مقام و ڈاکخانہ مومن آباد ضلع شہرلاہور)

ج نمبر ۳۲۱ - قربانی ہر سال سنت ہے - حدیث میں آیا ہے - جو کوئی قربانی نہ دے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے -

ج نمبر ۳۲۲ - شرع میں ایسے فعل پر سنگسار ہے مگر چونکہ سنگسار کرنا گورنمنٹ کے قانون میں نہیں ہے اسلئے برادری کے طور پر جتنی کچھ سزا بطور تعزیر کے دی جاوے مناسب ہے -

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

منظفر نگر کی انجمن اسلامیہ کا سالانہ جلسہ ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ ستمبر کو بڑی شان و شوکت سے ہوگا مولوی اسرار الحق صاحب سیکرٹری جہاں ہوں اس نوٹس کو دیکھتے ہی شرکت جلسہ کے لئے طیار ہو جائیں اور اگر ناظرین میں سے کسی صاحب کو انکا پتہ معلوم ہو تو خاکسار کو اطلاع بخشیں۔ مولویصاحب موصوف بھی اپنی تشریف آوری کی اطلاع بخشیں

امرتسر میں یکم ستمبر کو آریوں کا جلسہ تھا مسلمانوں سے بھی مباحثہ کا وقت ایک گھنٹہ تھا۔ ہرچند مسلمانوں نے کوشش کی کہ وقت زیادہ دیں۔ مگر آریوں نے ایک نہ سُنی۔ حالانکہ ہندوؤں کو ۴ گھنٹے دئے گئے تھے آخر مسلمانوں کی طرف سے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) پیش ہوئے۔ بحث آریوں نے مقرر کر دی تھی کہ "دنیا دارِ جزا ہے" مولوی صاحب نے سوال کیا کہ دنیا میں قالب مختلف ہیں۔ انسانی قالب دارِ جزا ہے یا حیوانی یا سب؟ آریہ مناظر نے جواب دیا کہ سب۔ اس پر مولویصاحب نے پنڈت لیکھرام کی کتاب ثبوت تناسخ کے صفحہ ۱۹۶ سے عبارت پڑھکر سنائی کہ "انسانی قالب کرم جونی یعنی کام کرنے کے لئے ہے اور حیوانی قالب بھوگ جونی یعنی سزا خانہ ہے" - فرمایا بتلاؤ تمہارا جواب صحیح ہے یا یہ عبارت صحیح ہے؟ آریہ مناظر نے اسکا کوئی جواب نہ دیا اور لگا بہشت اور حور و غلمان پر اعتراض کرنے۔ ہرچند مولوی صاحب قانونی طریق سے اُسکو سمجھاتے کہ ایسی کجروی سے باز آؤ۔ سوال کا جواب دو۔ مگر آریہ اور حق پسندی؟ اخیر تک مولویصاحب ہر دفعہ عبارت مذکورہ پڑھتے اور پوچھتے کہ اس عبارت کے مطابق جواب دو لیکن افسوس کہ اخیر وقت تک بھی جواب نہ دے سکے۔ مولویصاحب کے طریق بیان اور لطف سخن کے لئے پھڑکتے ہوئے حسب موقع اشعار بس مجلس میں رنگ جما دیتے تھے۔ چاروں طرف سے واہ واہ کی صدا آتی تھی۔ اتنے میں نماز مغرب کا وقت ہوگیا۔ چند منٹ حکیم عبدالحق صاحب نے بھی اسی مسئلہ پر بحث کی۔ دوسرے دن مولوی احمد الدین صاحب مدرس اسلامیہ سکول نے بھی اسی مسئلہ پر سوال کئے لیکن آریہ مناظر نے اپنی اُلٹی چال نہ چھوڑی۔ یہی پوچھا گیا کہ جنت کہاں ہے کتنی ہے؟ حیف ہے ایسے مناظر پر جو اپنا منصب اور دعوٰی بھی نہ سمجھے کہ میرا دعوٰی کیا ہے اور میں کہاں گیا ہوں۔ ہرچند مولوی فاضل اُسکو کجروی سے روکتے رہے لیکن وہ باز نہ آیا۔ آخر مولویصاحب نے موزون موقع پر یہ شعر پڑھا ؎

اُلٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے ✦ دے آدمی کو موت پہ یہ بد ادا نہ دے

الراقم حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنۃ امرتسر

۱۳ اگست کو فیروزپور چھاؤنی کے قلعہ میں بارود کو آگ لگ گئی تمام آبادی میں سخت گھبراہٹ ہوئی مگر خدا کے فضل سے خیریت ہی رہی -

اُنہی روز امرتسر میں ایسی عمدہ بارش ہوئی کہ تمام موسم میں نہ ہوئی تھی۔

۳ ستمبر کو امرتسر میں ایک خاندان میں نکاح پر نزاع تھا۔ ایک فریق نے دولہا کو چھُری سے زخمی کر دیا۔ رنگ میں بھنگ پڑ گیا مقدمہ قائم ہے۔ زخمی مر گیا۔

امیر صاحب کابل کی آمد ہندوستان کے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا نے خبر شائع کردی کہ امیر صاحب غالباً اگلے جاڑے کے موسم میں عید الفطر کے بعد جبکہ رمضان شریف کا مہینہ ختم ہو جاتا ہے کابل سے روانہ ہو کر براہ جلال آباد پشاور وارد ہند ہونگے اور اسی راہ سے واپس تشریف لیجائیں گے۔ (اے آمدنت باعث آبادیٔ ما)

سلطان المعظم نے حکم صادر فرمایا ہے کہ شریف مکہ معظمہ کیلئے ایک نہایت قیمتی اور پُرتکلف خلعت تیار کیا جائے (شاید مولوی احمد رضا کے مواخذہ کا انعام ہوگا؟)

امریکہ والے آجکل انگریزی زبان کی اصلاح پر بے طرح مائل ہیں (افسوس یہ ضروری کام گورنمنٹ انگریزی کو کرنا چاہئے تھا جو بالکل غافل ہے۔ انگریزی زبان جیسی قابل اصلاح ہے دنیا بھر میں شاید کوئی ہو مگر حکومت کے زور سے ترقی بھی اسی کی ہے)

ڈیرہ دون میں ایک نیا شیشے کا کارخانہ تیار ہو رہا ہے اس کارخانہ کے بانی اور مالک حال وزیر اعظم نیپال کے بھائی ہیں-

رنگون کے ایک تار کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ سرکار چین ایک حکم جاری کرنے والی ہے کہ تمام سرکاری افسر کثرت ازدواجی اور افیون خوری سے باز رہیں - (غنیمت ہے)

ایک انگریزی اخبار حساب لگا کر بتاتا ہے کہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ میں فی منٹ ۵۰ پونڈ یعنی ساڑھے سات سو روپے کا تنباکو دھوئیں کی شکل میں تبدیل کیا جاتا ہے۔

ایک مدراسی ہندو نے دس ہزار روپیہ لڑکیوں کی ایک پاٹشالا کے لئے دان دیا ہے۔

بعض لوگوں نے لارڈ کرزن کو مشورہ دیا ہے کہ وہ دوسری شادی کرلیں آجکل لارڈ موصوف امریکہ میں ہیں اپنی بچیوں کو اپنی خالہ کے پاس چھوڑ گئے ہیں۔

[illegible]

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے۔ جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر اندر کل سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جن اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے مختصر یہ کہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت (۵ ہے)

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی باہ ہیں۔ جو کہ سونا چاندی زعفران وغیرہ جیسے مقوی اجزا سے بڑی محنت سے تیار کی گئیں ہیں۔ جو صاحب جوانی جیسی منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں۔ وہ ان گولیوں کے استعمال سے حسب خواہش طاقت پیدا کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی (۵۰ گولیاں) ۲ روپیہ

حبوب نشاط انگیز ان گولیوں کو سونا۔ چاندی۔ مشک۔ مومیائی وغیرہ وغیرہ بیش بہا اجزا ڈال کر کے تیار کیا ہے۔ فرحت مسرت خوشی۔ نشاط۔ امساک پیدا کرتی ہیں۔ زیادہ تعریف فضول امرا اور امساک کے طالبوں اور سرعت کے مریضوں کے لئے بے بہا تحفہ ہیں۔ قیمت فی شیشی (۵۰ گولیاں) ۲ روپیہ مع محصول

حبوب دافع ہیضہ یہ گولیاں ہیضہ کیلئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۸ آنہ معہ محصول

ممسک جریان اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی بند ہو جاتا ہے۔ اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہو جاتی ہے۔
قیمت۔ خوراک (جس سے کم روانہ نہیں ہو سکتی) معہ محصول عہ

حب دافع بخار بخار چڑھتے ہی ایک گولی کھلا دو۔ ایک یا دو دست آئینگے۔ اور بخار ٹوٹ جائیگا۔ قیمت فی شیشی ۸ آنہ مع محصول

خداوند کی ماں یہ کتاب امہات المومنین کے جواب میں ایک فاضل گریجوایٹ نے تالیف فرمائی ہے جسمیں آیات اناجیل مروجہ اقوال مورخین یورپ و تفاسیر اناجیل سے موجودہ مذہب عیسوی کے تمام مسائل باطلہ کی خوب تردید کی گئی ہے۔

المشتہر۔ پیرو پیرا ایجنٹ دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ [illegible] امرتسر

مفصل ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ مال اسکنا وغیرہ فرمائش آتی ہی فوراً تعمیل کیجاتی ہے۔ اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ ۲ ہے عہ رنگ فی عدد	کلاہ سادہ ۲ روپیہ ۹ رنگ فی عدد
« زرین ۲ ہے « عہ « «	« زرین عہ « عمہ « «
« ادھ منی کی ۶ ہے « «	« دال ریشمی ۸ « ہے « «
ازار بند سوتی ۲ « ۱۲ « «	کمبل دیسی ہے « عمہ « «
« ریشمی ۱۲ « ہے « «	« فوجی للعہ « عہ «
تبان گردن باریک موٹا للعہ « عمہ «	لوئی سفید معہ « عمہ «
جوتہ ساخت لودیانہ عہ « للعہ «	پٹی دیسی لعنی ۱۲ « ۱۲ « فی جوڑہ
« زرین ادھ کام پوری تلہ « عمہ «	« پشمینہ ہے « عمہ «
جراب دستانہ اونی ۸ « عہ «	« سرج عہ « عہ «
« سوتی ۳ ہے « فی درجن	« بڑھیا ۸ « عہ «
رومال سوتی عہ « ہے «	« برانگو کوٹ پتیان ۸ « ہے ۹ گز
فوجی زرین خاکی رنگ پختہ ۲ « گز « عہ	چادر پشمینہ عہ « صہ «
کھانہ لنگی اونی ہے « عمہ «	بنیان و پاجامہ اونی ہے « عمہ «
« خالی ہے « عہ «	« سوتی ۷ « عہ «
دستانہ اونی مع گلوبند « عمہ «	جوتی دو ہے « ہے «
وردی پیراکی لنگ عہ « ہے «	باقی فہرست منگوا کر دیکھو
« فرجی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے۔	

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال فوجی اور انگلیاں کرتہ میڈل زرین بٹن چھاپر سوتی زرین ٹوپی لنگی و غیرہ و دوپہری و غیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے کارخانہ سے ارزاں ملیگا۔ ایکبار بطور آزمائش تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمادیں پھر تو دیکھو کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ ویلیو پے ایبل یا روپیہ نقد آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

المشتہر
شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودیانہ

پیغام صلح مرزا ... [illegible] ... قیمت ۵ ... منیجر ... [illegible]

اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R L N 352

اخبار

اہلحدیث

امرتسر پنجاب

جلد ۳ نمبر ۴۵

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے ۔ ستہ
رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ لعہ
عام خریداروں سے ۔ ؎
ششماہی ۔ ؎
ممالک غیر سے سالانہ ۔ ۵ شلنگ

اجرت اشتہارات

... خط و کتابت ... ارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر
ہونی چاہیے

اغراض و مقاصد

دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہے
(۲) بیرنگ خط ... واپس ہونگے
(۳) مضمون نگاروں کی تحریریں ... بشرط پسند مفت درج ہونگے

امرتسر مطبوعہ ۲۴ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ ستمبر ۱۹۰۶ء یوم الجمعہ

حنفی مرزائی - دیانندی اور وہابی (اہلحدیث) فرقے

بازاری اخبار نے ایک حنفی اخبار کی مدد سے جیسی ان لوگوں کی عادت ہو گئی ہے دوسرے دن کی بہت سے پارٹی ہو رہی ہیں - جماعت اہلحدیث کو فرقہ جدیدہ عبد الوہاب نجدی کا پیرو لکھا تھا - اسلئے اس مضمون میں ہم اس امر کی تحقیق کرینگے کہ ان چاروں فرقوں میں سے کون کون فریق اپنے دعوی اور نسبت میں سچا ہے اور کون منکر ہے اور اوسکا انکار کہانتک صحیح ہے ہم جانتے ہیں کہ اس مضمون کو پڑھکر ہمارے بعض ناظرین بالخصوص بازاری اخبار آگ بگولہ خفا ہونگے - اور بہت کچھ برا کہینگے - شاید جواب لکھنے پر بھی آمادہ ہوں مگر جواب اسکا نام نہیں - کہ ادھر ادھر کے الٹے سیدھے دیگر جواب نام رکھ لیں - نہیں بلکہ ... واقعات پیش کریں اور ہمارے پیش کردہ واقعات کی باقاعدہ تکذیب کریں ۔

اصل بحث اس میں ہے - کہ یہ چاروں فرقے جن اپنے لیڈروں کیطرف منسوب ہیں یہ نسبت واقعی ہے - یا یونہی ہے - یعنی حنفی امام ابو حنیفہ صاحب کے اور مرزائی مرزا صاحب قادیانی کے اور دیانندی آریہ سوامی دیانند کے اور وہابی محمد بن عبد الوہاب یا عبد الوہاب نجدی کے -

ہمارے خیال میں بحث بالکل صاف اور واضح ہے جو کوئی بنور ان فرقوں کے مذہبی برتاؤ اور تحقیقات مسائل پر غور کریگا - اوسپر یہ امر آفتاب نصف النہار سے بھی زیادہ واضح ہو سکتا ہے کہ فرقہ حنفیہ امام ابو حنیفہ صاحب کے پیرو ہیں اور مرزائی مرزا صاحب قادیانی کے اور آریہ دیانندجی کے - البتہ چوتھا فرقہ جسکو مخالف وہابی کہتے ہیں - اور وہ خود اپنا نام اہل حدیث کہتے ہیں اور سرکاری کاغذات میں بحکم والیسرائے گورنر جنرل ان کو وہابی لکھنے کی ممانعت اور اہلحدیث لکھنے کا حکم ہے - گو یہ مسئلہ واضح ہے تاہم - ہم اسپر ذرہ روشنی ڈالتے ہیں - تاکہ کوئی اس خیال کو ہمارا ذاتی نہ جانے ۔

حنفیوں کا طریق عمل اور رسم المفتی لیتے علماء حنفیہ کی فتوی نویسی پیچیدہ کہ جو کچھ امام ابو حنیفہ صاحب کا قول ہوگا - وہی فتویٰ دینگے (مفتی اپنی غلطی) سے امام کا قول چھوڑ دے - تو اور بات ہے - مگر دانستہ امام کے قول کے خلاف نہ کہیگا کیونکہ حنفیہ کی معتبر کتاب در مختار ... اور رد المحتار میں صاف لکھا ہے - والاصح انہ یفتی بقول الامام علی الاطلاق (رسم المفتی) یعنی صحیح ...

یہی ہے کہ امام ابوحنیفہ کے قول ہی پر ہمیشہ فتوی ہونا چاہئے اس علت الا (؟) کی شرح میں صاحب ردالمختار لکھتے ہیں۔ سواء انفرد وخالفہ صاحباہ اولا۔ یعنے خواہ امام ایک طرف اکیلا ہو یا اکیلا نہ ہو۔ غرض ہر حال میں جہاں تک امام صاحب کا قول ہے اوسی پر فتوی ہونا چاہئے۔

ہمارے خیال میں یہی حکم فقہاء حنفیہ کا بہت ٹھیک ہے کیونکہ جب کسی امام کی تقلید کریں۔ تو اس کے معنی بس یہی ہیں کہ اوسی کے قول کی تابعداری ہو سہ

بیچارہ خستہ راخوں ریختن فرمودہ اند
عالم تمام یک طرف آں شوخ تنہا یک طرف

چنانچہ آج علماء حنفیہ کا بس اسی پر عمل ہے اور حقیقت یہ ہے کہ حنفی کہلانا اسی امر کو مقتضی ہے۔ کہ جو کچھ امام ابوحنیفہ نے کہا۔ بس اوسی پر عمل کیا جائے

لطیفہ لاہور کا ایک بڑے حنفی عالم نے ایک دفعہ مجھ سے کہا کہ ہم لوگ حدیث تو صرف اسلئے پڑھتے ہیں۔ کہ اہلحدیث لوگ جو ہم کو تنگ کرتے ہیں اونکو جواب دے سکیں۔ ورنہ ہمیں کیا ضرورت۔ میں نے جب اون کی یہ بات بڑی حیرانی سے سنی۔ تو مولانا فرمانے لگے آپ حیران کیوں ہو گئے۔ اتنا نہیں سوچتے۔ کہ جب ہم مقلد ہوئے تو ہم اپنے امام کے قول کو چھوڑ کر کس کی تحقیق قبول کرسکتے ہیں۔ یعنے یہی ان لوگوں کی تحقیق ہے کہ واقعی تقلید کی یہی شان ہے سہ

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں گے ہم سے گو خدا پھر جا

اسیطرح مرزائی فرقہ کی کیفیت ہے کہ جو کچھ مرزاجی فتوی دیں بس وہی سند ہو جس بات میں مرزاجی کا قول ملجائے پھر کسی آیت یا حدیث کی طلب نہیں ایک زمانہ میں جب مرزا صاحب پر فتوی کفر لگا۔ تو وہ یوں کہتے تھے کہ دیکھو جی مجھ پر کفر کا فتوی لگاتے ہیں حالانکہ میں السلام علیکم کہتا ہوں اور خدا فرماتا ہے کہ ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا یعنے جو کوئی تمکو السلام علیکم کہے اوسکو کافر مت کہو۔ مرزا صاحب نے جب اس آیت سے استدلال ظاہر کیا تو ان کے دام افتادہ سب اس آیت کو پڑھتے پھرتے تھے۔ اور علماء اسلام کی تجہیل اور تضحیک کرتے تھے۔ کہ دیکھو جو ہم تو السلام علیکم کہتے ہیں اور یہ لوگ ہمکو کافر کہتے ہیں۔ دوسرے ایک حدیث بھی ان کی زبان زد تھی جسمیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من صلے صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فہو فی ذمۃ اللہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ یعنے حضور فرماتے ہیں۔ کہ جو کوئی ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھاوے وہ اللہ کی پناہ میں ہے۔ پس تم اللہ کو اس کی پناہ دینے کے متعلق ذلیل کرو یعنے تم بھی اوسکو مسلمان ہی جانو۔

ایکبار زمانہ تھا۔ کہ یہ حدیث اور آیت مرزاجی کی تعلیم کے مطابق مرزائیکو وردِ زبان تھیں۔ مگر اب جو مرزاجی نے رخ بدلا۔ اور اپنے منکروں کو کافر کہنا شروع کردیا۔ تو یہ دونوں آیت اور حدیث کو بھول گئے حالانکہ مرزاجی کے مخالف مسلمان آیت اور حدیث مذکورہ پر عمل کرتے ہیں۔ لیکن مرزاجی سب کو ایک ڈانٹ بتلاتے ہیں۔ پس مرزاجی کا رخ بدلنا تھا۔ کہ تمام چوکڑی بھول گئی۔ سب مرزائیوں پر ایسا اثر ہوا کہ گویا سانپ سونگھ گیا۔ تمام پہلی تقریریں بھول گئے۔ آپکو نہ وہ اصول یاد رہے نہ فروع۔ کہ جو کوئی ہماری طرح نماز پڑھے وہ مسلمان ہے۔ اب یہ آیت اور حدیث دونوں منسوخ ہیں۔ یہانتک کہ حکیم نورالدین جیسے علم کے مدعی نے اپنے ایک اشتہار مورخہ ... جون ۱۹۰۸ء میں لکھا ہے۔ کہ چونکہ مرزا صاحب حکم و عدل ہیں اسلئے مسائل متنازعہ میں جو فیصلہ کریں۔ وہی ناطق ہوگا۔ بس یہی ہمارا مطلب ہے۔ کہ مرزائی لوگ اپنا کل دارومدار مرزاجی کی رائے پر رکھتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس فرقہ کی نسبت مرزاجی کی طرف انہی معنے سے ہے جن سے حقیقی اس کی طرف نسبت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہو۔ کہ جب مرزاجی نے مشکل دیا ہو کہ تم اپنا نام احمدی رکھا و مریدوں نے اسے قبول کیا اور احمدی لکھانے لگ گئے کجا یہ ممکن ہے۔ کہ مرزاجی کہیں کوئی بات آیت یا حدیث کے برخلاف کہدیں اور مرزائی اوسکو نہ مانیں۔ میں نے ایک مرزائی سے جو میرا ہم کلاس فیلو (ہم درس) بھی کچھ مدت رہا تھا۔ ایکدفعہ کہا۔ کہ مرزاجی اگر کہیں کہ نماز مت پڑھو۔ تو مان لوگے وہ بلا تکلف بولا۔ کہ بیشک چھوڑ دینگے پھر میں نے کہا۔ کہ مرزاجی اگر کہیں کہ نماز مضارع کا صیغہ ہے۔ تو مان لوگے؟ بولا بیشک۔ میں نے کہا سچ فرمایا اللہ تعالی نے اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ

غرض کچھ شک نہیں کہ مرزائی فرقہ مرزاجی کا پکا پیرو ہے اسی لئے احمدی بھی کہلاتے ہیں۔ بس یہی ان سے مرزائی ہونیکی دلیل ہے۔

دیانتدی۔ آریہ سماجی گو اپنے آپ کو دیانندی نہیں کہتے اگرچہ لازم تھا جی آریہ مہاتما پارٹی کے لیڈر اس نام کو اپنی نسبت استعمال کرتے ...

اسلام اور برٹش لاء — یعنی سیاست محمدیہ اور توہین انگریزی کا مقابلہ ... فوجداری دیوانی وغیرہ میں انگریزی اور اسلامی قوانین کا مقابلہ کرکے بدلائل واضح ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب فلاح و ...
...... ۱ ہے قیمت ۲

جانتے ہیں۔ مگر اس میں شک نہیں کہ دیانندجی کو آریہ سماج کا بانی تو سب مانتے ہیں (دیکھو ستیارتھ پرکاش کا ترجمہ لالہ منشی رام جی صفحہ ...) ایسا ہی دیانندجی کی سوانح عمری کے دیباچہ میں دیانندجی کو کئی ایک جگہ آریہ سماج کا بانی لکھا ہے۔ امرتسر میں یکم ستمبر سنہ رواں کو پنڈت رام بھجدت جی وکیل لاہور نے آریوں کے جلسہ میں لیکچر دیا مضمون لیکچر کا تھا "آریہ اور سارے سماجی" آپنے آریہ سماجی کی تعریف یوں کی، کہ آریہ سماجی وہ ہے۔ جو سوامی دیانند کے مشن کا پابند ہو۔

اخبار ست دہرم پرچارک مورخہ ۲۴۔ اگست ۱۹۲۶ء میں ذات پات کے مسئلہ پر بحث کی گئی ہے۔ جو یہاں ہم اس غرض سے نقل کرتے ہیں کہ ناظرین بھی اندازہ لگا سکیں۔ کہ آریوں کا عملی طریق کیا ہے اور اپنے لئے انہوں نے مراتب کیا تجویز کرتے ہیں۔ اور کس طرح قول و فعل کو اپنے دعووں کے ثبوت میں سند لاتے ہیں اخبار مذکور میں لکھا ہے کہ

"آریہ سماج کا عام حالت جو رہا اس سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا تھا۔ کہ غیر ہندو جاہے وہ کتنے ہی نیک چلن اور سدا چاری کیوں نہ رہی ہوں فطرتاً ناپاک ہیں۔ اور دُراچاری ہندو بھی فطرتاً پاک ہیں۔ محض اسلئے کہ وہ ہندو ہیں اور لئے سوخا الذکر لوگوں کو پردیس کے سدھ شدہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیول ایک فارم پر دستخط کرا لینا ہی کافی ہے۔ رشی (دیانند) کے سدھانتوں کا پرچار جاری رہا۔ اور اسکا قدرتی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ چند آدمیوں نے آریہ سماج کا عمل رشی کی ہدایات کے برخلاف دیکھکر اس امر پر زور دیا کہ ویدک دہرم کیول ہندوؤں کے لئے ہی نہیں بلکہ منش ماتر کے لئے ہے۔"

یہ آریہ سماج کی خانہ جنگی اور اسکے بحث مباحثوں میں شریک ہونگے لیکن ان کو اس حد تک دامنگیر ہو گیا ہے۔ کہ وہ سماج کو الوداع کہنے کے لئے تیار نہیں۔ اپنی کمزوری ماننے میں ان کو شرم آتی ہے۔ اس لئے وہ واکیہ چھل سے کام لیکر اپنی کمزوری کو رشی (دیانند) کی تعلیم کے گلے مڑھنا چاہتے ہیں۔ جب کبھی کوئی آریہ اپنے کسی مسلمان یا عیسائی دوست یا رشتہ دار کے ہاتھ کا کھا لیتے ہیں۔ تو کہا جاتا ہے کہ اس نے اناچار کیا۔ لیکن سینکڑوں آریہ جو خود مانس کھاتے ہیں یا مانس خوار اور شرابی رشتہ داروں کے ساتھ ایک برتن میں طعام کرتے ہیں ان کو عمل پر کوئی حرف گیری نہیں کیجاتی ہے اس لئے یہی سمجھنا چاہئے کہ اس قسم کی نکتہ چینی کو محرک ہندوپن کے سنسکار ہیں نہ کہ رشی شکشا کی رکشا کا خیال اب ہم ایک ایک معاملہ زیر بحث کے متعلق رشی کی رائے پیش کرتے ہیں اور اسلت

کا فیصلہ اپنے ناظرین پر چھوڑتے ہیں کہ آیا یہ لوگ واک چھل سے اپنے آپ کو اور دوسروں کو دہوکا دیکر اپنی کمزوریوں پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں یا واقعی میں رشی کو سدھانتوں کی آناچاریوں کی رکشا کرنا ان کو منظور ہو۔

"یہی رشی (دیانند) کا یہ سدھانت تھا۔ کہ پہلے ہندوؤں کو آریہ بنانا قرین مصلحت ہو تو وہ اپنی وصیت میں لکھ جاتے کہ میرا دھن ہندوؤں کے اندر ویدک دہرم کا پرچار کرنے میں خرچ کیا جاوے۔"

ناظرین! اس عبارت پر غور سے آپ لوگ کچھ سمجھ سکتے ہیں کہ آریہ سماجی جب آپس میں بحث کرتے ہیں۔ تو ان کے استدلال کی بڑی قوت سوامی دیانند کے قول اور فعل سے ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کبھی مسلمان بھی ان کے مقابلہ پر دیانندجی کا قول یا تحریر پیش کرتے ہیں۔ تو آریہ مناظر یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہم اسکے ذمہ دار نہیں بلکہ اسکو سر چشم رکھتے ہیں بلکہ صاف کہتے اور لکھتے ہیں۔ کہ ہم دیانند کے سوا کسی دوسری کی نہیں سنیں گے چنانچہ مہاشہ دہرم پال تو آریہ صاف لکھتا ہے۔

"سوامی دیانند کی تفسیر کے سوا اور کوئی تفسیر ہمارے نزدیک معتبر نہیں" (تہذیب الاسلام جلد چہارم صفحہ ۲۳۹)

پس نتیجہ اس کلام کا ناظرین خود ہی نکال لیں کہ آریہ سماجی کیسے دیانندی ہیں

چوتہا فرقہ اہلحدیث ہے۔ جسکو عوام مخالف **وہابی** کہتے ہیں۔ عنوان میں بھی ہمنے مخالفوں کے تسمیہ ہی سے وہابی لکھا ہے۔ اس فرقہ کی بابت مخالفوں کا کا بیان ہے۔ کہ یہ لوگ عبد الوہاب نجدی کے پیرو ہیں۔ یہ سراسر بہتان ہیں۔ واللہ ہمیں ان لوگوں کی یہ بات سنکر ہنسی بھی آتی ہے۔ اور ان کے حال پر رحم بھی آتا ہے ہمیں سمجھ نہیں آتا کہ جو لوگ فرقہ اہلحدیث کو عبدالوہاب نجدی کے پیرو کہتے ہیں۔ ان کے پاس کیا ثبوت ہے۔ بڑا ثبوت یہ ہو۔ کہ چونکہ یہ لوگ وہابی ہیں۔ پس عبد الوہاب کے پیرو ہیں۔ مگر ان عقل و حیا سے کوروں کو کوئی اتنا بھی نہیں سمجھاتا۔ کہ وہابی کا نام اہلحدیث کا اپنا تجویز کردہ ہے یا ان کے دشمنوں کا۔

کیا کوئی ہے جو جس طرح ہمنے ان تینوں فرقوں (حنفی۔ مرزائی۔ دیانندی) کا ثبوت خود ان کی مسلمہ تحریروں سے دیا ہے۔ کہ یہ لوگ اپنے اپنے اماموں کے تابع اور پیرو ہیں۔ اسیطرح کوئی صاحب ہمت کرکے یہ ثابت کردے۔ کہ اہلحدیث عبدالوہاب یا محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیرو ہیں۔ کیا کبھی کسی نے دیکھا ہے کہ اہلحدیث آپس میں اپنے دعووں [illegible] یا اپنے فتووں میں کبھی یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ ہمارے

ahmadimuslim.de

ابو ہریرہ یا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ مذہب نہیں ہے۔ معاذ اللہ۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اہل حدیث سنت کو جس کے گذر جانے والا ہو۔ یہ گمان نہ کریگا بلکہ اہلحدیث پکار پکار کر کہتے ہیں کہ

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

سچا کوئی باپ کا جواز ثابت کر دیا ہو۔ کہ اہلحدیث گروہ اپنی کسی بات کا قاعدہ ہماری طرح ثبوت دو۔ اگر دے تو۔۔۔ ایسے اہل درسگاہ کے لیے ہم پانسو روپیہ انعام تجویز کرتے ہیں۔ ورنہ ایسے فضول دعوے کر کے بے شرم کرے۔ خدا سے نہیں تو خلق ہی سے عار کرے جس کا ثبوت نہ ہو۔۔۔ اور اسکا منہ سے نکالنا اور قلم سے لکھنا کوئی نہیں جانتا۔ کہ مخبوط الحواسوں کا کام ہے یا پرلے درجہ کے بیحیاؤں کا۔ ہاں اگر بالفرض ثبوت ہو۔ تو پیش کریں۔ اور مقررہ انعام لیں ؎

یا ہم آ پیارے سے نہ آزمائیں — تو ہم انعام جگر آزمائیں

تنبیہ۔ چونکہ اہلحدیث کا طریق عمل صرف قرآن و حدیث ہے اور وہ ہمیشہ اپنے مستدلات اور مسائل میں انہی دو (قرآن اور حدیث) سے استدلال کرتے ہیں اور باقی فرقے خود اپنے۔ اپنے اماموں اور بزرگوں کے اقوال پر فیصلے اور فتوے دیتے رہتے ہیں اس سے ثابت ہوا۔ کہ اسلام میں جتنے تفرقے اور اختلافات اور فرقہ بندیاں ہوئی ہیں۔ ان میں اہلحدیث کا قصور نہیں کیونکہ یہ اصل سیدھے خط مستقیم پر ہیں جو صحابہ کرام کی روش تھی۔ باقی جو فرقے پیدا ہوئے ہیں۔ یہ سب خطا انہی کی ہے۔ اگر وہ آج اپنا طریق بدل دیں۔ اور براہ راست قرآن و حدیث سے سند لاویں اور کسی خاص شخص سے نسبت نہ پیدا کریں۔ تو آج یہ سب اختلاف مٹ جائیں۔ یہ ہم نہیں کہتے کہ تمام فرقے مسائل میں متفق ہو جائیں۔ ایسا تو اہل حدیث بھی آپس میں نہیں۔ نہ حنفی سب کے سب متفق ہیں۔ آجکل کے حنفی تو کیا ہونگے۔ خود امام ابو حنیفہ صاحب کے شاگردوں میں اختلاف تھا۔ یہ تو نہ مٹا اور نہ مٹیگا۔ لیکن اگر مسلمان ہماری بات مان لیں۔ اور بقول شخصے ... اپنی تمام تعصبیں حضور نبوی سے نکال لیں تو فرقہ بندی جلد دور ہو جائے۔ آمین

ہند کو اس طرح اسلام سے بہلا کہ شاہ
کہ نہ آوے کوئی آواز بجز اللہ اللہ

مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی اڈیٹر اشاعۃ السنۃ
اور
ڈپٹی سردار احمد صاحب پنشنر کے خطوط مندرجہ وطن
پر ایک نظر

وطن مورخہ ۱۰۔ اگست سنہ ۱۹۰۶ء میں بعنوان "تجویزہ بنک" ایک مولوی صاحب کا اقرار کے عنوان سے مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب فاضل اور جناب ڈپٹی سردار احمد صاحب پنشنر کا ایک ایک خط طبع ہوا ہے۔ فاضل ممدوح نے اپنے مضمون سود۔ قمار۔ لاٹری۔ بیمہ وغیرہ کا حوالہ دیکر (جو اشاعۃ السنۃ جلد ۲۱ نمبر ۷ میں شروع ہوا ہے) متوجہ کیا ہے کہ اسکا آجتک کسی نے جواب نہیں دیا۔ اور فرمایا کہ اپنا فتوی یا کسی دوسرے مولوی صاحب کا فتوی جس میں دلائل جواز سود ہوں۔ پیش کریں۔ ڈپٹی صاحب موصوف مولوی صاحب ممدوح کے دلائل توڑتے یا اپنے دلائل شرعیہ سود کے پیش کرتے مگر یہ نہ کیا لہذا مولوی صاحب کے خط کا جواب نہ ہوا۔ اب مولوی صاحب کی طرف سے جواب الجواب آنیکا انتظار ناحق ہے۔

ڈپٹی صاحب دلائل شرعیہ حرمت سود کے توڑنے کی طرف متوجہ نہ ہوئے بلکہ ان دلائل کو تسلیم کر کے اور حرمت سود کو مان کر بموافقت زمانہ اور تجارتی کاروبار بغیر دادوستد سود کے نہ چلنے کی وجہ سے آیت فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ الآیۃ سے اجتہاد فرمایا ہے۔ جس طرح سور کا گوشت و مردار حالت اضطرار میں جائز ہو جاتا ہے۔ اسیطرح اس وقت سود بھی جائز ہو گیا۔ ڈپٹی صاحب اگر فی الحقیقت مجتہد مطلق بھی ہوتے۔ تاہم اس اجتہاد کو کوئی اہل علم تسلیم نہ کرتا۔ کیونکہ ہر کوئی حرام نہیں ہے جو حلال نہ ہو سکے۔ ہر مرتکب حرام اسکو نہ ملنے سے مضطر ہے۔ شراب۔ افیون۔ زنا۔ چوری۔ جوا۔ غیبت وغیرہ کی جسکو عادت پڑ گئی ہو۔ بغیر اسکے وہ رہ نہیں سکتا۔ لہذا وہ مضطر ہے۔ قماروں کے سگوں کو بقدر وقت حالت اضطرار سود ہے۔ جبکہ ان کو سود مباح ہے۔ تو دوسرے مرتکب حرام کو بموجب آیۃ فمن اضطر الآیۃ کیوں مباح نہ ہوگا۔

ڈپٹی صاحب موصوف اسلام کے احکام منزلہ کو ایسی نہیں فرماتے بلکہ یہ زمانہ کی رفتار کیساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ افسوس ہے کہ انہوں نے مذہب اسلام کو بھی آریہ۔ پارسی۔ عیسائیوں کا سا بناوٹی مذہب سمجھ لیا۔ بلکہ ان سے بھی بد ... ان کے علماء باتفاق کر کے کوئی نئے مسئلے بدلتے ہیں۔ مگر ڈپٹی صاحب مصنف

اور اسکا اپنے نقیض میں بدل جانا اور زیادہ محال۔ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ عقل انسانی کو زمان۔ مکان۔ مادہ و قوت تک پتہ لگتا ہے۔ جیسکے آگے کا علم عقل انسانی کو نہیں ہے جیسا کہ اللہ اور سب کہتے ہیں۔ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ موجودات عالم سے اس علت کی طرف چلتے جسنے موجودات عالم کا ظہور ہے اور چلتے چلتے واجب الوجود پہ پہونچتا ہے۔ ہاں اگر قدم جاوے اور نشر اور تجویز سے واجب کی تعداد گھٹاتے گھٹاتے واحد کردے مگر جب واحد سے کم کرکے عدم محض کرنا چاہے۔ تب اوراک اوراک بشری کے حد مقرر ہونے کی وجہ سے نہ وہ عدم محض کا تصور کر سکتا ہے نہ اسپر حکم لگا سکتا ہے تو کوئی کبھی قائل نہوا ہو کہ عدم محض علت العلل ہے۔ عدم محض کا ادراک ہی نہیں کر سکتا ہے اسیات کی وجہ ہو کہ آدمی تمام موجودات کو ممکن الوجود نہیں کہہ سکتا۔ کیک موجود کو کم سے کم واجب الوجود کہتا ہیں اور یہی معنی ہیں اس قول کے کہ فطرۃ ہر انسان موحد ہے۔ اور نیز اس قول کے آدمی اپنے خالق کو وجدان سے جانتا ہے۔ نہ استدلال اور برہان سے اور کیا عجب ہو کہ کل مولود یولد علی الفطرۃ کے یہی معنی ہیں۔ ادراک بشری کی یہی حد ہے جو ذات مطلق واجب الوجود سے انکو تعلق نہیں ہو سکتا یعنی انسان کو بے علاقہ خاص کے علم ہونا محال ہے اور واجب الوجود مطلق سے علاقہ خاص ہو۔ تو وہ مقید ہو جاوے مطلق نہ رہے۔ اور اک انسانی کی یہی حد ہے جو سلسلہ معلول و علت کو الی غیر النہایت نہیں لے جانے دیتی۔ ممکن ہے کہ مسلمانوں کے ہاں الی ربک المنتہی اس حد کے بیان کرنے کا بہترین طریقہ ہو۔

خلاصہ یہ کہ ادراک اور عقل بشری محدود ہیں۔ قادر مطلق نہیں۔ انسان کو یہ تصور کرنا محال ہے۔ کہ موجودات عالم کی ابتداء عدم محض سے ہوئی۔ تب اپنے وجود کے ہنگی۔ جو عدم محض نہیں ہو سکتا۔ یعنی ممکن الوجود سے نہیں ہے جو مسبوق بالعدم ہو بلکہ واجب الوجود ہے اس واجب الوجود کی بابت تین عقیدے ہو سکتے ہیں (۱) عالم خود واجب الوجود ہے اور دہریوں کے عقیدے کا یہی خلاصہ نکلتا ہے۔ (۲) واجب الوجود ہو گا۔ مگر عقل انسان انکی نسبت حکم نہیں لگا سکتی اور یہی خلاصہ لا ادریہ کے عقیدے کا ہے (۳) واجب الوجود ہے۔ وہ واحد ہے اور یہ یہی ہوتا ہے اور یہی عقیدہ ہے موحدین کا تینوں عقیدوں کے موازنہ کرنے سے عقل سلیم اسی طرف جاتی ہے کہ توحید حسب بہتر ہے۔ کیونکہ تمام عالم کا باوجود لا تعداد کثرت کے چند سادہ اصول پر چلنا اور آپس ہی رابطہ سے وابستہ ہونا اتفاقی ہونے کی نسبت کسی فاعل کے سبب ہونا زیادہ قرین قیاس ہے۔ فاعل کا بے فاعل کے ہونا عقل بشری میں نہیں آتا۔ چونکہ اس عقیدہ کو تینوں میں ترجیح ہے عقل بشری مستقل نہیں ہے اسی لئے نوراچان اور ہادی کی ضرورت ہوئی ہے۔

نیا کھانا کتنا ہی صالح الغذا ہو مزے کا نہیں معلوم ہوتا ہے نئی خوشبو خواہ مخواہ ناپسند ہوتی ہے۔ عادت نے جس شکل کو حسین بتایا ہے۔ اسکی خلاف صورت حسین نہیں معلوم ہوتی ہے ایسا ہی عجب نہیں کہ جو طریقے صانع عالم کے ثبوت کے آخر میں بیان ہوئے ہیں۔ موحدین کو پسند نہ آویں۔ لیکن بار بار ان پر غور ہو۔ اور طبیعت ان سے مانوس ہو جاوے۔ تو یقین ہے کہ وہ ضرور پسند آوینگے (ز کرانت جیون)

مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ

ضلع دربھنگہ کی تباہی کا حال کسی نامہ نگار سے خاصکر حکم ...

سنا ہوگا۔ تاہم بنظر اطمینان بخقیق خبر سے مطلع کرتا ہوں ضلع مظفر پور و دربھنگہ و موتیہاری میں ایک مہینہ تک متفوت بارش ہوتی رہی۔ دو دفعہ سیلاب اس زور سے آیا۔ کہ طوفان نوح کہا جاوے۔ تو بجا ہے۔ کئی بستیاں قریب بیر گنیاں اسٹیشن یکدم سیلاب میں تہ آب ہو کر شامل دریا ہو گئیں۔ بہت بستیاں لیپٹ ہو گئیں بہت لوگوں کو نقصان ہوئے۔ ریلوے لائن اکثر جگہ جگہ اضلاع مذکور کی لائنیں ٹوٹ گئیں جا بجا پچھ ٹوٹ (بہونس) پڑ گئے۔ گاڑیاں بند ہو گئیں۔ دربھنگہ سے سیتا پور۔ سمستی پور سے دربھنگہ۔ سمستی پور سے مظفر پور تک دہیا ہی کی گاڑی یکدم بند ہو گئی تھی اب اثنوہ میان میں ۔ ایک اسٹیشن پر جا بجا گاڑی چلتی ہے۔ باقی میں مسافران پیدل اور کشتی پر جان پر کھیل کر سفر کرتے ہیں۔ فصل بھدوی وہاں سب یکدم تہ آب ہو گئی۔ بہت لوگ کہانے بغیر تباہ ہو رہے ہیں مادہ ہوگئی غلہ کی گرانی روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ دربھنگہ میں روپیہ کا چہ سیر چاول ہے۔ قحط کا انتظام شروع ہو گیا ہے سرکار کی طرف سے غرباء کو کھانا ملنا شروع ہو گیا۔ یہاں لوگوں کا خدا حافظ ہے۔ جو کچھ گھر میں تھا۔ تین چار ماہ میں کاشت کی آبادی میں صرف کر دیا۔ پھر یہی تہ آب ہو گیا اب تک جا بجا پانی ہے۔ اور دو ایک مہینے اور بند رہنے کا قرینہ ہے۔ ایسی کیفیت کیا عرض کروں۔ لوگوں کی پریشانی دیکھکر دل کلیجہ شق ہوتا ہے۔ اللہ پاک سے دعا فرمایئے کہ ہملوگوں کے گناہوں کو معاف فرما کر نئی نئی مصیبتوں سے نجات بخشے۔ آمین ثم آمین مدرسہ کی حالت بفضلہ تعالیٰ اپنی حالت پر اچھی ہے۔ اس سال کا جلسہ بوجوہ چند اور دیگر چند مصلحت سے بجائے شعبان کے ماہ شوال کے اخیر میں ہوگا۔ ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی ہے انشاء اللہ تعالیٰ جب تک تاریخ مقرر ہوگی۔ فوراً اطلاع کر دونگا۔ روئداد جلسہ گذشتہ کی حسب معمول انہیں گذشتہ مطبع میں دی گئی ہے۔ بہ تقسیم طبع ہو جانے روئداد رسالہ ارسال کر دونگا۔ جلسہ شعبان ہی میں ہوتا۔ مگر تمام سے خطر تباہی و ویرانی کے آتے گئے خصوصاً

* بوجہ سلسلہ مضمون ہذا کے فتوے درج نہیں ہو سکے۔ (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

ضلع تربہت تو یکدم تباہ ہو گیا اور یہی چند مصلحت سے پہلے رمضان شریف آخر شوال میں جلسہ ہونیکی صلاح قرار پائی ہے۔ اگر رائے عالی ہو تو مختصر لفظوں میں اسکو ذکر پرچہ اہلحدیث شائع کر دیویں۔ ایک امر کی اور حضور کو تکلیف دیتا ہوں مثلاً اکثر لوگ استفتی بیرنگ مدرسہ احمدیہ میں بھیجتے ہیں۔ اور اکثر بیرنگ تو نہیں بھیجتے۔ مگر جوابی ٹکٹ نہیں بھیجتے ہیں اگر بیرنگ جواب روانہ کیا جاتا ہے۔ تو واپس آتا ہے وجواب نہ جانے سے تقاضا رہتا ہے۔ اسبارہ میں حضور ایک اعلان شائع کر دیویں۔ کہ اگر مستفتی مسائل استفتی کے ایک لفافہ آدھ آنہ کا روانہ کریں اور جو لوگ مختصر استفتی پوسٹ کارڈ پر بھیجتے ہیں وہ جوابی کارڈ بھیجیں۔ (راقم ابو زبیر محمد یوسف ناظم مدرسہ)

ایک استفسار۔ جناب مکرم مولانا شاہ محمد معین الحق صاحب دیانت ورار ہیں۔ کہ مولوی احمد سعید صاحب سہارنپوری حال مقامی ناگپور امسال حج کو تشریف لے گئے تھے۔ واپس ہوئے یا نہیں؟ جن احباب کو معلوم ہو۔ وہ مولوی صاحب کے مقام اور کیفیت سے اطلاع بخشیں۔ شاہ صاحب کا پتہ:۔ گلیپٹن گنج۔ جبلپور ہے۔

ایک صاحب دریافت کرتے ہیں کہ تازہ چھیلی جو برف میں لگی ہو کس قدر گراں ہے۔ ملیگی یہ جو صاحب پہلے پتہ بتلاویگا اور نگریا دن کیفیت سے کسی غریب کے نام پر چھ ماہ کیلئے اخبار اہلحدیث مفت جاری کراؤنگا۔ پتہ (مولوی احمد الدین سالکوٹ محلہ امام صاحب)

سفر حج حسب تحریر اعلان اہلحدیث مورخہ ۱۰ اگست سنہ حال ذکر ولی صاحب رفیق طریق حج کی اطلاع کریں۔ آگاہ ہوں مورخہ ۱۹ اگست کو پرچہ اہلحدیث میں حافظ خدا بخش صاحب مقام بٹالہ سے اطلاع کرتے ہیں کہ میرے دوست الٰہی بخش صاحب نصف رجب میں سفر حج کو جانیوالے ہیں اسلئے اطلاعاً عرض ہے کہ میرے دوست جناب عبدالقادر و رحیم بخش صاحبان سوداگران بھی نصف رجب میں سفر حج کو جانیوالے ہیں امید کہ بمبئی محلہ بھیاں کھا مسجد اہلحدیث میں ملاقات ہوگی۔ کیونکہ یہ صاحبان وہیں تشریف رکھینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور جن صاحبوں کو ارادہ ہو۔ لکھتے ہیں فقط والسلام (راقم محمد نعمت اللہ جگر دہر پور)

درخواست حج:۔ کوئی صاحب فی سبیل اللہ حج کے لئے مجھکو ہمراہ لیجاوے تو مشکور ہونگا۔ (راقم امام رحیم چارفروش انار ہو رسر چھو دروازہ تحصیل ایک کرنال)

درخواست اخبار:۔ کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام اخبار جاری کرا دیں۔

ترغیب آگے جاری ہیں۔ محمد رضوان اللہ شاہ بیر جھنجھن ضلع اعظمگڈھ محلہ ڈرہ منیودہ

درخواست نمبر ۲۔ میں غریب طالب علم ہوں اخبار کا شائق ہوں۔ ایشیاء جماعت نہم ہائی از مقام راولپنڈی ضلع ہزارہ

نمبر ۳:۔ ہم کئی ایک طالب علم ہیں۔ اہلحدیث کے مضامین اور فتووں کے شائق ہیں۔ فی سبیل اللہ کوئی صاحب ہمارے نام اخبار جاری فرما دیں۔ (راقم محمد اسحٰق اہلحدیث لنڈا ضلع گیا بنگال جو بسہ عبدالغنی صاحب)

درخواست منظور:۔ جناب بابو عبدالمجید صاحب گجرات نے کئی ایک خریدار اہلحدیث کے بنائے ہیں۔ اور عوضانہ میں بجائے انعام کے صرف دعا کی درخواست کی۔ اسلئے حسب وعدہ اُن کی طرف سے ایکسال کے لئے دفتر سے نمبر اول کے نام پر اخبار جاری کیا گیا۔ دعا ہے کہ خدا بابو صاحب کو خوش و خرم رکھے اور اسکا اجر بھی بابو صاحب کو عطا فرمائے۔ باقی درخواستوں پر بھی کوئی صاحب توجہ فرمائیں۔

ایک دریافت طلب سوال

میرے ایک دوست نے مرزا صاحب قادیانی کے رد میں ایک رسالہ نئی طرز کا تصنیف کیا ہے۔ جو کہ عنقریب کسی مطبع میں چھاپنے کی غرض سے بھیجا جائیگا۔ بعد طبع ہو جانے کے ارادہ کیا جاتا ہے۔ کہ اُن نامی علماء کے اسم گرامی دریافت ہوں جنکو مباحثہ میں دلچسپی ہو۔ تاکہ اُن کے پاس یہ رسالہ بھیجا جاوے اور اسطور پر ارادہ ہے کہ ہندوستان میں جسقدر انجمن اسلام ہیں انکو بھی ایک ایک کاپی رسالہ کی بطور نذر ارسال کریں گو کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ ایک ایک کاپی بھیجکر اجازت دے دی جائے۔ کہ ان تعداد رسالہ کو جا بجا فروخت کریں۔ فائدہ اٹھا دیں۔ آپ کو التماس ہے۔ کہ میرا یہ مضمون بطور سوال کے درج کیا جائے۔ تاکہ آپکے ناظرین میں سے جو صاحب جن نامی علماء و مذہبی مطابع اور انجمن اسلامیہ سے واقفیت رکھتے ہوں۔ وہ مہربانی کرینگے آپ کے اخبار کے ذریعہ اطلاع بخشیں۔ (مرسلہ:۔ حاجی محمد سردار خاں محمد خاں سوداگران شملہ)

مفت مع ٹکٹ اعظم المسعود فی بحث المولود جس صاحب کو چاہئے ہو منگالیں طلب پر ہوا۔ پتہ:۔ ڈاکٹر عبدالرزاق خاں اسپتال اسسٹنٹ ایبٹ آباد پلٹن گورکھا۔

آخری صفحات کی اول سطر ... منیجر اہلحدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

اس ہفتہ امرتسر کی جماعت اہلحدیث پر بڑا واقع خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج پنشنر کا انتقال ہے جو ۹ ستمبر کو فوت ہوئے۔ مرحوم گو عدالت کے کمرے میں ڈسٹرکٹ جج ہوتے تھے مگر مسجد میں ایک درویش طالب علم کی ہیئت میں رہتے تھے۔ کیا آج حکام میں اسکی کوئی نظیر ہے کہ عدالت کی کرسی پر بیٹھنے والا مسجد کی چٹائی پر طالب علمانہ حیثیت سے بیٹھے۔ مرحوم فرلو رخصت لیکر قرآن شریف کا ترجمہ اور بلوغ المرام پڑھا کرتے تھے۔ مرحوم طبیعت کو ایسے مسکین تھے کہ یادگار سلف تھے۔ قومی کاموں میں بہت کچھ حصہ لیتے تھے ؎

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

مرحوم کے تین لڑکے دو لڑکیاں ایک بھائی منصف اور چچا زاد بھائی سشن جج ہیں۔ ناظرین سے التماس ہے کہ مرحوم کے لئے جنازہ غائب پڑھکر دعا مغفرت کریں اللھم اغفرلہ وارحمہ وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ۔

امرتسر کے خاکروب بھی ہڑتال کرنے کی تجویز کر رہے ہیں۔ میونسپل کمیٹی خبردار!

۹ ستمبر کو امرتسر میں بہت زور کی بارش ہوئی۔ مگر امن وامان ہے۔ الحمدللہ۔

مسلمانوں کے ڈیپوٹیشن سے حضور وائسرائے نے ملاقات کرنی منظور کر لی۔ حضور وائسرائے اس ڈیپوٹیشن سے یکم اکتوبر کو ملاقات کرینگے۔ تمام صوبہ جات ہند کے مسلمانوں کے قائم مقام اس ڈیپوٹیشن میں شریک ہو کر اپنی قوم کی بہتری کی تجاویز ہز اکسلنسی کے حضور میں پیش کریں گے۔

راجہ صاحب دربھنگہ نے اپنے مزارعوں کو ۲ لاکھ ۸۰ ہزار روپے سے زیادہ تقاوی اور ۲۴ ہزار روپے ماہوار امداد دینے کا حکم دیا۔ جال سے سیلاب سے دربھنگہ کے آس پاس سینکڑوں گاؤں کی زراعت برباد ہو گئی۔ اور ہزارہا دیہاتی مفلس اور بے خان ومان ہو گئے (خدا کی پناہ)

ہندوستان میں انگریزی و دیسی سب زبانوں کے ۱۲۰۰ اخبار شایع ہوتے ہیں سب سے زیادہ اخبار احاطہ بمبئی میں اور اسکے بعد پنجاب میں سب صوبوں سے زیادہ اخبار شایع ہوتے ہیں۔

روس میں انقلاب پسند بم کے گولوں سے ظالم حکام کو برابر قتل وغارت کر رہے ہیں۔ اب تمام انقلاب پسند جماعتیں متفق ومتحد ہو گئی ہیں۔ اور گورنمنٹ کا مقابلہ کرتی ہیں۔ گورنمنٹ روس سخت مخمصہ میں گرفتار ہے۔

جالندہر میں ایک بھینس نے بچہ دیا جس کے دو سر اور چھ ٹانگیں تھیں۔

لاہور میں ایک گائے نے بچہ دیا جس کی آنکھیں اور کان ندارد اور منہ بگڑا ہوا تھا۔

وارسا کے اندر روسی فوج نے دو ہزار باغی ایک رات کے اندر گرفتار کئے۔

افسوس کہ تین ہفتہ سے پلیگ پھر بڑھتا جاتا ہے اور سط اموات زیادہ ہو رہی ہے۔ (شاید کرشن قادیانی کی توجہ ہوئی ہوگی۔)

امیر کابل ۲۱ نومبر کو چلکر دیا ۱۲ دسمبر کو آگرہ پہنچینگے۔

چین کے ملک میں بردہ فروشی سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ چین کی آبادی چالیس کروڑ کے قریب ہے منجملہ اس تعداد کے وہاں ایک کروڑ غلام اور لونڈیاں ہیں۔

زار کا حکم ہے کہ وزیر اعظم کا خاندان شاہی محلوں میں پناہ گزین ہو جائے۔ اس قدر بدامنی پہیلی ہوئی ہے۔

دہلی کے سٹیشن شاہدرہ پر ڈاکوؤں نے حملہ کر کے پانچ ہزار روپیہ لوٹ لیا دو شخص مجروح اور ایک جان سے مارا گیا۔

ایڈیٹر صاحب وکیل بھی ۱۸۴۲۱ روپیہ حجاز ریلوے کے لئے فراہم کر کے روانہ کر چکے ہیں۔ (شاباش)

۲۹ اگست کی صبح کو ڈیرہ دون چھاؤنی کا جنٹل اسکول آتشزدگی سے خاکستر ہو گیا۔

گذشتہ ہندوستان میں سٹیمنٹ دوائیں ۱۲ لاکھ ۵۴ ہزار روپیہ کی فروخت ہوئیں برہما کا ہر شخص اوسطاً پونے چار آنے سالانہ استعمال کرتا ہے۔

افغانستان کے علاقہ میں ہلدی اور تمباکو اور کیلے کی کاشت میں کامیابی ہوئی اسلئے آئندہ رقبہ کاشت اور بڑھایا جاویگا۔

لندن میں مسلمانوں کے لئے ایک مسجد بنانے کا پورا بندوبست ہو گیا ہے۔ اس کی تیاری کا تخمینہ ۱۵ لاکھ روپیہ کیا گیا ہے۔

کالکا شملہ ریلوے پر بوجہ کثرت باران کے زمین ۹ جگہ سے پھٹ چکی ہے جہاز گوا جو کلکتہ سے گذشتہ سنیچر کے روز چٹاگانگ کو روانہ ہوا ہے۔ سگری کی کے قریب ساحل پر چڑھ گیا انجن ٹوٹ گئے اور تمام جہاز شکستہ ہو کر رہ گیا۔

مولوی احمد علی صاحب واعظ نے دہلی میں ۳۰ اگست کو انتقال کیا۔ مرحوم کو خدا بخشے

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن یعنی مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی اہل القرآن کے رسالہ مفصل نماز کا کامل جواب قیمت ۲ر مینیجر اہلحدیث امرتسر

تھری تھینکس (۳)

ایک دیرینہ بات یاد آتی ہے اور وہ اس قابل بھی ہے کہ شائع کیجاوے کیونکہ ہم خرما و ہم ثواب کی مصداق ہے بہت عرصہ کا ذکر ہے کہ ہم اپنی ڈسپنسری واقعہ کٹڑہ قلعہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ظریف الطبع شخص نے آکر کہا حکیم صاحب! ایک تھینکس ہمیں دیجئے میں نے پوچھا کہ اسکو کیا معنے ؟ تو اس نے بیان کیا کہ آپکو یاد ہوگا کہ آپ نے مجھے ایک شیشی برقی روغن کی دی ہوئی تھی جسکے صرف ایک مالش سے ہی رگوں کا پانی خارج ہو کر کمزوری کی شکایات رفع ہوئی ایک تھینکس " اسکے بعد ایک شیشی روغن طلا دیا جسکے لگانے سے طلا داخلی تجویز کی دواؤں سے وغیرہ دور ہو کر عضو مخصوص اصلی حالت پر آگیا۔ " دو تھینکس " ۔ پھر حضور نے ایک شیشی گولڈن پلز کی عنایت کی جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر عام طور پر خون صالح پیدا ہوا۔ اور پوری قوت نصیب ہوئی۔ " لیجئے صاحب تینوں تھینکس پورے ہو گئے "

یہ پہلا دن تھا جب ہمنے ان تینوں بے نظیر اور لازم و ملزوم ادویہ کو ایک ہی بکس میں بند کر دیا اور اسکا نام برقی سٹ رکھا۔ مگر یہ تینوں مجرب دوائیں ہم علیحدہ علیحدہ عند الضرورت مریضوں کو دیا کرتے تھے۔

ہم بلا مبالغہ اس بکس کو (جس میں برقی روغن و روغن طلا و گولڈن پلز الگ الگ شیشیوں میں ہیں) نامردی کا مکمل علاج کہہ سکتے ہیں۔ اور صرف ہمیں کہتے ہیں بلکہ تجربہ کرنے والے خود بھی ہم سے متفق اللفظ اور ہم زبان ہیں۔ قیمت فی سٹ (دس روپیہ) [illegible] ڈاک

مومیائی یا عرق الجبال

ابتدائی سل۔ دق۔ سعفہ۔ ہر قسم کی دماغی و بدنی کمزوری دور کرنے کیلئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگنے پر دو رتی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بعد جلاب دو رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ اکثر و بیشتر کہنہ اور مردانہ فرن ہے۔ بچے بوڑھے نوجوان کو یکساں مفید ہے قیمت فی چھٹانک عہ

خداوند کی ماں

یہ کتاب امہات المومنین کے جواب میں ایک فاضل امرتسری نے تالیف فرمائی ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۲ر

المشتہر

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹرہ [illegible]

مفصلۂ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں ملسکتا ہے اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کیجاتی ہے۔ اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے ؎

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی عدد	[illegible]	تا سادہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
" ریشمی تار	[illegible]	" زردوزی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
" اوڑھنے کی [illegible]	[illegible]	رومال ریشمی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ازار بند سوتی	[illegible]	کمبل ولایتی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
" ریشمی	[illegible]	" فوجی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھان گرین باریک	[illegible]	تولیہ سفید	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جرابیں ساخت لودیانہ	[illegible]	تولیہ رنگین [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
" ریشمی [illegible]	[illegible]	بنیان ولایتی اونی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جرابیں ہندوستانی اونی	[illegible]	" پشمینہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
" " سوتی	[illegible]	" سپنج	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] خاکی [illegible]	[illegible]	" بڑھیا	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عمامہ ٹسری	[illegible]	" کوٹ نیمان	[illegible]	[illegible]	[illegible]
" خاکی	[illegible]	چادر پشمینہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] فرش پلنگ	[illegible]	بنیان و پاجامہ اونی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
خورش فرمائش آنے پر طیار ہو سکتی ہے		" سوتی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
رومال سوتی [illegible] سے [illegible] تک		ٹوپی [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

باقی فہرست منگوا کر دیکھو

علاوہ انکے ہر قسم کا مال گرمی و سرما۔ انگیاں گرمند۔ سیلولائیڈ۔ بٹن۔ چھاتہ سوتی و [illegible] اونی و سنہری و دیگر [illegible] مال [illegible] سوداگروں کی دکان سے ارزاں ملیگا ایکبار لیکر آزمائش کیلئے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔ ہر چیز بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو ذریعہ وی پی یا روپیہ نقد آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹر لودیانہ

دیکھکر اور ران میں غور کر کے کیا حیران نہیں رہ جاتا اور کیا یہ یقین کرنے کے واسطے کافی نہیں ہے کہ ضرور اسکا کوئی صانع ہو اور وہ ضرور ان صفات سے متصف ہے کیونکہ وہ پاتا ہے کہ اگر ہاتھ کی بجائے پاؤں لگو ہوتے یا آنکھوں کی جگہ ناک تو ہر گز اسکو اپنے جسم کا یہ انجن ایک لمحہ کیلئے بھی کام نہ دیسکتا یا مثلاً اس ترکیب یا ترتیب میں جو انکے جسم میں ہے زرق ڈال دیا جائے۔ تو ممکن نہیں کہ وہی کام اس جسم سے ہو سکیں اگر اس انتظام کو صانع خود خراب کر دے۔ تو کون ہو جو اس جسم سے وہ کام لے سکے۔ جو پہلے اُس انجن سے سرزد ہوتے تھے۔ سب سے زیادہ تعجب دلانے والی اور انسان کو ایک خدائے واحد کے یقین دلانیوالی وہ انوکھی چیز ہے جسکو ہم اپنے میں اس گوشت پوست و خون سے علیحدہ پاتے ہیں جس کی موجودگی میں جسم کا سارا کارخانہ چل رہا ہو۔ اور جسکو علیحدہ ہو جانے پر باوجودیکہ جسم ویسا کا ویسا ہی رہتا ہے۔ گر مٹی سے زیادہ بیکار ہو جاتا ہے۔ پس اگر انسان اپنی ساخت اپنے کاموں سے اپنے ارادوں اپنی حکمت اپنی دانائی اپنی قوت اپنے اختیار وغیرہ وغیرہ میں غور کرے۔ تو اسکو بیشک یقین ہو جائیگا۔ کہ اسکا صانع اقوی صفات کا منبع و ماخذ ہے بلکہ اسکی اپنی صفات ان صفات صانع کا شائبہ بھی نہیں۔

(راقم منشی محمد عبدالرحمن صاحب شوق امرتسری)

ولی کی تلاش

میں مدت سے ولی اللہ کامل تلاش کرتا ہوں لیکن مجھکو کہیں پتہ نہیں ملتا ہو۔ ازیں باعث میں اہلحدیث بھائیوں سے دست بدست عرض کرتا ہوں کہ اگر کسی جگہ پر کوئی ولی اللہ کامل (مثل مرحوم مغفور مولوی عبداللہ صاحب غزنوی) موجود ہیں۔ تو ضرور بالضرور مجھکو اطلاع فرماویں۔

راقم خوشتر علی ضلع مرشد آباد ڈاکخانہ بکرو۔ موضع سیتارام پور

خدا کی ہستی اور توحید کا ثبوت

(ماخوذ از علیگڈھ گزٹ)

فضائے عالم کی کوئی انتہا نہیں ہے اُسکی وسعت کا اندازہ ذیل کی مثالوں سے ہوگا۔ زمین سے سورج ۰۰۰،۰۰۰،۲۰،۹ میل ہے۔ سورج کی روشنی زمین تک آٹھ منٹ کم و بیش میں پہنچ جاتی ہے اور نجم قطب شمالی کی روشنی زمین تک پہنچنے میں دس برس لگتے ہیں۔ اگر حساب لگاویں۔ تو وہ نجم جسکو قطب شمالی کہتے ہیں تقریباً زمین سے (۰۰۰،۰۰۰،۹۵،۶۵) (۰۰۰،۰۰۰ × ۹،۲۰) میل ہوگا۔ اور اُس کے بعد معلوم نہیں کہ قطب شمالی سے اُس طرف کتنی دور تک فضا ہے سورج کا حجم زمین کے حجم کا ۰۰۰،۰۰۰،۱۲ گنا ہے اور جتنا سورج ایک ریت کے ذرے سے بڑا ہے۔ کہکشاں کے ثوابت وسیار کا چھوٹے سورج سے اُسکی بہ نسبت بہت زیادہ بڑا ہے اس کہکشاں میں اربوں ثوابت وسیار حدوث کے مختلف درجے طے کر رہے ہیں بعض مجسم ہو چکے ہیں۔ بعض سحابی حالت میں ہیں بعض مجسم ہو کر بگڑ چکے ہیں جیسے فضا کی وسعت اور اُس کے ثوابت وسیار کی کثرت و کلانی حیرت انگیز ہے ویسا ہی موجودات کی خوردی بھی دلفریب وجد پیدا کرتی ہے۔ سوئی کی نوک پر پانی کا جتنا قطرہ اٹھ آتا ہے۔ اُس قطرے میں اتنے ہی چھوٹے چھوٹے جاندار کیڑے موجود ہو سکتے ہیں۔ جتنے کرہ زمین پر آدمی ہیں۔ یعنی سو ارب کے قریب لارڈ کلون (Lord Kelvin) کے حساب سے ایک انچ میں ۰۰۰،۰۰۰،۰۰ وہ پچاس کروڑ سالمے ہوتے ہیں اور عالم کی تحقیق سے ایک سالمہ مجموعہ ہے ہزاروں واحدات کا باوجود عالم کی اس وسعت اور اُس میں اتنی بڑی بڑی اور اتنی چھوٹی چھوٹی مخلوقات موجود ہونے کے سب کا عدم سے وجود میں آنا اور وجود بین العدمین کی منزلوں کو طے کرنا حیرت انگیز ہے۔ سب کے سب ایک ہی صراط مستقیم سے وجود میں آتے ہیں اور جس راہ راست سے آتے ہیں۔ اُسی سے عدم میں چلے جاتے ہیں باوجود کثرت لاتعد و لاتحصی کے اُن کے موجود ہونے کا طریقہ ایک ہی ہے۔ تغیر کا طریقہ ایک ہے۔ فنا کا طریقہ ایک اور سب میں رابطہ ایک ہے۔ کائنات عالم کی لاانتہا کثرت اُن کی کلانی انکی خوردی مراحل وجود و عدم طے کرنے میں چند سادہ اصُول کی پابندی اور باوجود اس بے انداز کثرت اور اختلاف کے سب میں ایک رابطہ ہونا انسان کو نمایاں سے وجد میں لے آتا ہے۔ اور فتبارک اللہ احسن الخالقین کے بیساختہ کہنے پر مجبور کر دیتا ہے سلامت فطرت سے انسان پر وجود صانع کے عین الیقین ہونے کی جو حالت طاری ہوتی ہے۔ وہ صرف وجدانی ہی نہیں ہے بلکہ ایک حد تک برہانی بھی ہے۔

میں اس مختصر تقریر میں وجود صانع کا برہانی ہونا عرض کرتا ہوں۔

وجود صانع کے پتہ لگانے کے دو طریقے ہیں۔ ایک علوم عقلیہ ہے جس میں کائنات عالم کی علتوں کا پتہ لگاتے لگاتے علت اولیٰ اور غایت الغایات تک پہنچتے ہیں اور وہاں سے واجب الوجود ہے۔ اس تک کے اذعان پر ٹھہر جاتے ہیں دوسرے فطرت انسانی سے پتہ لگاتے ہیں موجودات عالم یعنی ثوابت وسیار و حیوانات و نباتات و معدنیات واقعی ہیں خیالی نہیں۔ جب علوم عقلیہ معلولات سے علتوں کی

طرف چلتے ہیں۔ اسوقت تمام موجودات عالم کی انتہا زمان ۔ مکان ۔ مادہ حرکت تک پہنچتی ہے یعنے یہ پتہ لگتا ہے کہ عالم میں جو موجودات حدوث کے مختلف درجوں میں موجود ہیں ۔ وہ سب انہیں چاروں سے بنی ہیں ۔ ان چاروں کے سوا کسی اور پانچویں چیز کو دخل نہیں ہے ۔ لیکن جب علوم عقلیہ کا کھوج لگانا چاہتے ہیں۔ کہ زمان و مکان و مادہ و حرکت کہاں سے آئی تب انکو مان لینا پڑتا ہے ۔ کہ وہ چاروں کسی قوت کا اثر (Phenomenon) ہیں۔ جو کہ یہ قوت باعتبار مظہر ہونے زمان و مکان و مادہ و حرکت کے مقید علت ہے۔ اور انسان کو مقید کا تعقل بے مطلق کے تسلیم کر لینے کے نہیں ہو سکتا اس لئے اس قوت کو جو غایت الغایات ہے تمام مظاہر و آثار (Phenomenon) کا ماننا پڑا کہ وہ اثر (Phenomenon) کا عین (Neumenon) واجب الوجود ہے جسکا ادراک کیا کر سکتے ہیں۔ قوت تک جو غایۃ الغایات علل ہے پہنچنے کے بعد عین (Neumenon) اور اثر (Phenomenon) میں واسطہ نہیں رہتا ۔ ادراک بشری کی حد غایۃ الغایات یعنی قوت تک اور وہ قوت گویا عین ذات (Neumenon) اور انسان میں حائل ہو ۔ قوت کے اوپر اس کے آثار ہیں۔ جو انسان ادراک کر سکتا ہے۔ قوت کے اوپر عین ذات ہے۔ جہاں ادراک بشری کی رسائی نہیں۔ وہ قوت اور غایۃ الغایات انسان اور عین ذات واجب الوجود جل شانہ کے درمیان حائل ہے ؂

ما از پئے آں در شہود مشغول صد زیب
ناخود صد زبان بود چہ تقریر سکیفتند

خلاصہ یہ کہ علوم عقلیہ بتاتے ہیں۔ کہ تمام موجودات عالم معلول ہیں ایک قوت کی جو غایۃ الغایات اور علت اعلیٰ ہے لیکن وہ غایۃ الغایات بلا واسطہ موجودات عالم کے علت ہونے کی وجہ سے مقید بالمعلومات اور مضاف الی العالم ہے اور چونکہ مقید اور مضاف کا تصور انسانی ہے ۔ جو بے مطلق کے نہیں ہو سکتا ۔ اسلئے گو عقل بشری اُس مطلق کا احاطہ نہ کر سکے ۔ تاہم واجب الوجود مطلق کا اذعان کر لینا فطرت انسانی کا لازمی نتیجہ ہے ۔

یہ طریق ہے موجودات عالم سے وجود مطلق کے پتہ لگانے کا دوسرا طریقہ فطرت بشری سے پتہ لگایا گیا ہے اسکی تفصیل یہ ہے ۔ آدمی میں چند قوتیں ودیعت ہیں ۔ اور ان سب کے کام مقرر ہیں ۔ جو کام جس قوت کا ہے ۔ وہی اُس سے ہوتا ہے ۔ دوسرا کام اس قوت سے نہیں ہوتا ہے نہ دوسری قوت وہ کام کر سکتی ہے ۔ آنکھ کا کام دیکھنا ہے سننا اسکے لئے محال ہے آنکھ سوائے دیکھنے کے اور کچھ نہیں کر سکتی اور دیکھنا سوائے آنکھ کے اور کسی عضو سے نہیں ہوتا کان کا کام سننا ہے کان کوئی کام سوا سننے کے نہیں کرتا اور سننا سوا کان کے کسی اور عضو سے نہیں ہوتا ۔ ذائقہ کا کام چکھنا ہے ۔ سوائے چکھنے کے اور کوئی کام وہ نہیں کرتا نہ چکھنا سوا ذائقہ کے کسی اور قوت سے ہو سکتا ہے ادراک بشری کا کام آثار محسوسہ بالحواس کو نفس مدرکہ تک پہنچا دینا ہے اور عقل کا کام مدرکات بشری پر حکم ثبوتی یا سلبی لگانے کا ہے ۔ جو قضایا حواس اور ادراک اور عقل انسانی کی بابت بیان ہوئے وہ بدیہی ہیں ۔ محتاج ثبوت نہیں اب دیکھنا چاہئے کہ عدم محض کو کوئی شخص چھو سکتا ہے یا چکھ سکتا ہے یا سونگھ سکتا ہے ۔ یا سن سکتا ہے یا دیکھ سکتا ہے ۔ دنیا میں ابھی تک نہ کوئی ایسا آدمی ہوا ہو ۔ نہ آئندہ ہوگا ۔ جو کہے کہ عدم محض کو میں چکھ چکا ہے یا سونگھا ہے ۔ یا دیکھا یا ادراک کیا ہے ۔ یا اس پر حکم لگایا ہے ۔ جب عدم محض محسوس بالحواس نہیں ہو سکتا ۔ تو ادراک بشری میں اس سے کوئی ایسا تغیر جو موجودات کے چھونے چکھنے یا سونگھنے یا دیکھنے یا سننے سے پیدا ہوتا ہے ۔ ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا ۔ اور جب نفس انسانی میں کوئی تغیر عدم محض سے پیدا ہی نہیں ہو سکتا تب آدمی کو عدم محض کا علم ہی نہیں ہو سکتا ۔ کہ وہ کیا ہے اور آدمی میں کیا تغیر پیدا کرتا ہے ۔ اور جب آدمی کو عدم محض کا ادراک ہی نہیں ہو سکتا ۔ تب آدمی اسپر کوئی ثبوتی حکم بھی نہیں لگا سکتا نہ کہہ سکتا ہے ۔ کہ وہ سیاہ ہے یا سفید ہلکا ہے یا بھاری خوشنما ہے یا بدنما متناہی یا غیر متناہی ہے صانع عالم نے فطرت انسانی کو جیسا بنایا ہے اس کے لحاظ سے آدمی کو عدم محض کا تصور اور ادراک کرنا اور اسپر حکم لگانا محال ہے ۔ حواس و ادراک اور عقل بشری کی حد یہ ہو ۔ کہ وہ عدم محض سے متعلق ہی نہیں ہو سکتی ۔ اصل یہ ہے کہ عدم محض کا ادراک ہرگز نہیں ہوتا ۔ مگر عدم ادراک کو ادراک عدم کہنے لگے ہیں ۔ اور بے تکلف لفظ بولتے ہیں ۔ مگر چونکہ ہیں کہ ادراک عدم محض کے محال ہونے کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی ۔ ادراک انسانی کی یہی حد ہے ۔ جو کسیطرح کسی انسان کو ایسی حالت تصور ہی نہیں کرنے دیتی جس میں نہ موجودات عالم ہوں نہ زمان نہ مکان نہ مادہ نہ قوت نہ صانع عالم بلکہ عدم محض ہو ۔ اور اس کے بعد وجود عالم ہوا ۔ آدمی یہ تو کر سکتا ہے کہ عقل کو کام ہی نہ کرنے دے کہنے لگے کہ عالم ہمیشہ سے خود بخود ہی جیسا دہریوں کا عقیدہ ہے ۔ مگر یہ کبھی نہیں کہہ سکتا ۔ کہ عدم محض وجود بن گیا ۔ کیونکہ عدم محض کا تصور محال ہے

[illegible]

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہر ہفتہ ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R. L. N. 352

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیاوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

قیمت بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند درج ہونگے۔

ہفتہ وار

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

پنجاب

جلد ۳

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ

والیان ریاست

نوابان و جاگیرداروں

عام خریداروں

ششماہی

ممالک غیر سے سالانہ

اجرت اشتہارات

فیصلہ بذریعہ خط و کتابت

جملہ خط و کتابت مولوی ثناء اللہ صاحب

مالک مطبع اہلحدیث امرتسر

ہونی چاہئے

امرتسر - ۲۱ ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق یکم شعبان المعظم ۱۳۲۴ھ بروز جمعہ

عیسائیوں سے مباحثہ

یہ مباحثہ علیگڑھ میں خاکسار اور جناب پادری عبد الحق صاحب کے ساتھ ہوا تھا پادری جوالا سنگھ صاحب بریلوی پڑھا تھا جو کچھ زبانی ہوا تھا

مگر بعد اسکو تحریر کی قید میں آگیا پادری صاحب نے ایک مضمون بھیجا تھا۔ جو ماہ اگست کے پرچہ کے اہلحدیث میں مع جواب چھپ چکا ہوگا ناظرین۔ اور اگست کا پرچہ ملاکر ملاحظہ فرمائیں تو ٹھیک ہے۔ کیونکہ اسکے کہ اس مباحثہ میں عموماً اصطلاحات منطقیہ استعمال ہوئی ہیں۔ جن سے عام اردو خوان احباب کو لطف نہ آتا ہوگا۔ مگر اہل علم اصحاب اس سے ضرور حظ اٹھاتے ہونگے۔ اور اردو خوانوں کے لئے بھی سہل کرنے کی کوشش کی گئی چونکہ پادری صاحب ایک فاضل بزرگ ہیں۔ جنکا دعوی ہو۔ کہ میں وہی بات ہیں مانتا ہوں۔ جو علم منطق سے ثابت ہو اور اسے چھوڑتا ہوں۔ جو علم منطق کے برخلاف ہو۔ اسلئے ہمیں اس بحث کے نیک نتیجہ کی توقع ہے اللہم اھدنا فیمن ہدیت

ماہ اگست کے پرچہ میں پادری صاحب نے مسیح کی نسبت ممکن الوجود اور واجب الوجود وہ لفظ بولے تھے۔ جیسے میں نے کہا تہا۔ کہ مفہوم کی تقسیم۔ ممکن۔ ممتنع اور واجب کی طرف ہوتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ مقسم کے اقسام باہمی متباین ہوتے ہیں اسلئے جیسے ایک شے آدمی اور گدھا نہیں ہو سکتی اسی طرح کوئی ایک چیز ممکن اور واجب نہیں ہو سکتی ہے اسکے علاوہ اور بھی بہت کچھ کہا تہا۔ پادری صاحب اسکا جواب دیتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ (قولہ)

مولوی صاحب جنکی تحریر کا جواب مختصراً حسب ذیل عرض کیا جاتا ہے

اول۔ مولوی صاحب نے معقولی اصل سے مفہوم کی تقسیم واجب ممکن ممتنع بیان کر کے پھر انکی نسبت بوجہ ہونے تقسیم کے یہ حکم لگایا۔ کہ وہ جمع نہیں ہو سکتیں جیسا کہ حیوان کی قسمیں انسان بکری گدہا وغیرہ جمع نہیں ہوتیں۔ پس چونکہ مسیح ممکن الوجود ہے واجب الوجود نہیں ہو سکتا۔

جواب۔ مولوی صاحب کا دعوی کلیہ کہ قسمیں جمع نہیں ہو سکتیں صحیح نہیں ہے کہ اقسام جنس وفصل سے مرکب ہوتے ہیں۔ لہذا بوجہ فصل کے ضرور جمع نہیں مگر بسبب جنس کے ضرور جمع ہو سکتے ہیں۔ علاوہ بریں قسم اپنی اقسام کا جزو عام ہوتا ہے۔ جیسے کہ فصل جزو مقسم خاص ہوتی ہے۔ پس قسمیں بلحاظ جزو کے جمع ہو سکتی ہیں۔ ونیز مقسم و اقسام میں نسبت عام و خاص مطلق کی ہوتی ہے پس مقسم و اقسام بحکم منطق جمع ہو سکتی ہیں۔ تو قسمیں بوجہ مادہ اشتراک کے ضرور جمع ہو سکتی ہیں۔ ونیز اقسام میں باعتبار جزو مقوم مقسم کی نسبت تساوی ثابت ہے پس بحکم نسبت

ahmadimuslim.de

انجیر ستمبر تک تفسیر ثنائی کی چاروں جلدیں چار روپیہ پر ملینگی ۸ر محصولڈاک علاوہ (کل للعہ مع محصول)

کے قسمیں بہر طرح جمع ہو سکتی ہیں۔ پس مولوی صاحب کا استبعاد کہ قسمیں جمع نہیں ہو سکتیں رفع ہو گیا۔ اور یہ جو جواب ہیں کہ معلول اول واجب تعالیٰ یعنی مسیح ابن اللہ ایک جہت سے ممکن الوجود ہے۔ اور دوسری جہت سے واجب الوجود ہے کچھ خلل نہیں ہوا۔

ثانیاً مولوی صاحب نے فرمایا ہے کہ واجب الوجود کو ممکن الوجود کی قسم کہنا کلام مہمل ہے۔

جواب۔ جس اعتبار سے مولوی صاحب نے واجب ممکن کو متنع کی قسمیں قرار دیکر انکا اجتماع محال سمجھا ہے وہ مسلمات سے نہیں ہے کیونکہ علم معقول میں ایک دوسری اعتبار سے واجب الوجود قسم ممکن الوجود کی بیان کی گئی ہے جس سے ممکن الوجود کا حمل واجب الوجود پر جائز ہے اسکا بیان مولوی صاحب نے شرح تہذیب منطق میں مفہومات کلی کے تقسیم کے مقام پر ضرور پڑھا ہوگا۔ یاد کیجیئے کہ واجب الوجود ممکن الوجود عام کی ایک قسم ہے۔ وتشریح امر یہی ہے کہ ممکن الوجود عام کی جسکا عدم یا وجود ضروری نہ ہو۔ اگر عدم ضروری ہو تو وہ واجب الوجود ہو اور شرط وجود ضروری نہ ہونے کے ممتنع الوجود ہے اور شرط عدم اور وجود دونوں ضروری نہ ہونے کے ممکن الوجود خاص ہے اس سے علم معقول جاننے والے بخوبی واقف ہیں۔ پس غور فرمائیے کہ جب ممکن الوجود عام منقسم ہوا۔ اور واجب الوجود اسکی قسم ہوئی تو دونوں میں نسبت عام خاص مطلق کی ہوئی۔ پس بلحاظ حکم نسبت عام و خاص مطلق کے ممکن الوجود عام کا واجب الوجود پر حمل کرنا منطق سے ثابت ہے ٭

ونیز جبکہ واجب تعالیٰ کے معلول اول یعنے ابن اللہ کا وجود باعتبار عدم ضروری نہ ہونیکے ممکن عام ہوا۔ تو کیا یہ ثابت نہ ہوا کہ مسیح ابن اللہ بلحاظ ممکن الوجود اور واجب الوجود دونوں ہے۔ اور یہ فلسفہ اولی کے اصول کے موافق ہے پس یہ امر نہیں بلکہ مولوی صاحب کا کلام مہمل ہے جو واجب کو ممکن کی قسم نہیں جانتے ہیں ٭

ثالثاً مولوی صاحب نے اس خیال سے کہ میں مسیح ابن اللہ کو ایک اعتبار سے ممکن الوجود مانتا ہوں عبارت قرآن شریف کی تصدیق مسیحی اعتقاد کی تردید کا الزام مجھپر لگایا ہے جسکے جواب میں پہلے ....

میں تمام ہے سچی عقیدہ کو معلوم کیجئے۔ پھر قرآن شریف کی تصدیق کی حقیقت سنیئے! جاننا چاہیئے۔ کہ تثلیث اصطلاح خاص میں اسکا نام ہے کہ اب و ابن و روح القدس تینوں باعتبار واجب الوجود ہونیکے مساوی ہیں۔ اور تینوں کا وجود ضروری الثبوت ہے۔ اور ماسوا کے خالق و مالک ہیں۔ تینوں الوہیت مشترک رکھنے کے خدا تعالیٰ ہیں اور تینوں ایک اعتبار سے ممتاز ہیں۔ کہ اب لا مولود ہے اور ابن اب سے مولود ہے۔ اور روح القدس اب کے بواسطہ ابن کے صادر ہے۔

جسکی تصدیق فلسفہ اولی کے بموجب یہ ہے۔ کہ واجب الوجود علت تامہ اب اللہ ہے اور واجب الوجود معلول اول ابن اللہ اور واجب الوجود معلول ثانی روح القدس ہے اور یا وجود ہونے علت و معلول کے باعتبار تقدم و تاخر یا لذاتیت کے تینوں واجب الوجود یعنے خدا ہی تعالیٰ ہیں۔

اور یسوع مسیح اس شخص خاص کا نام ہے۔ جو ساتھ اتحاد ابن اللہ اور فرد انسان کے ابطن مقدسہ مریم سے پیدا ہوا۔ پس مسیح یسوع ابن اللہ کی جہت سے ممکن الوجود عام اور واجب الوجود ہے۔ اور انسانی جہت سے ممکن الوجود خاص ہے اور بوجہ اتحاد تعلق ہر دو جزو کے مسیحی کبھی یسوع مسیح کو ابن اللہ اور خدا کہتے ہیں۔ اور کبھی آدمی اور ایسی وجہ سے اوسکے بعض آثار کہانا پینا انسانی ذات سے اور بعض آثار مثلاً تعلیم و تقدیر کرنا مردوں کا اپنے حکم سے جلانا الہیت سے منسوب ہیں۔ پس یہ میرا اعتقاد مسیحی عقائد اور فلسفہ اولی کے موافق ہے اور قرآن شریف کی عبارت اسکے مخالف ہے لہذا عبارت قرآن شریف پر غور فرمائیے۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح .... لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثہ مائدہ (رکوع ۱۰) یعنے حقیقت میں وہ لوگ کافر ہیں جو مسیح کو اللہ کہتے ہیں۔ ..... حقیقت میں وہ لوگ کافر ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ اللہ تین میں کا تیسرا ہے۔

چنانچہ نقرہ اول قرآن شریف اونکو کافر کہتا ہے جو مطلق مفہوم مسیح کے مصداق کو اللہ جانتے ہیں۔ پس بنظر اول تو مسیحیوں کا اعتقاد نہیں کہ وے مطلق مفہوم مسیح کے مصداق کو اللہ جانتے ہوں۔ لہذا اس سے قرآن شریف کا علم ناقص ثابت ہوتا ہو وبنظر ثانی مسیحی اعتقاد کے بموجب مفہوم مطلق مسیح کے مصداق میں دو جزو شامل ہیں ایک جزو ابن اللہ ہے اور دوسرا جزو ابن آدم ہے پس قول اللہ کی وجہ سے مسیح کو اللہ اور آخر الذکر کی وجہ سے اوسکو انسان تسلیم کرتے ہیں۔ پس جبکہ یہ معنے عبارت قرآن شریف سے نہیں نکلتے۔ تو کیسے میرے اعتقاد سے قرآن شریف کی تصدیق ہوئی اور یہ مولوی صاحب کا بہتان بجا ہے ٭ اور بنظر ثالث اگر یہ دلالت التزامی عبارت قرآن شریف سے یہ ثابت ہو کہ جو ماسوا اللہ کو ممکن الوجود خاص اور حادث و مخلوق جانتے ہیں وہ مومن نہیں۔ گو یہ شک دین اسلام کے عقیدہ کے موافق ہے۔ مگر علم عقل کا بالکل منافی ہے۔ جیسا آگے مذکور ہے۔

اب قرآن شریف کے دوسرے جملہ پر لحاظ فرمائیے۔ قرآن شریف ایسے لوگوں کو کافر بتلاتا ہے جو قایل ہیں۔ کہ اللہ تین میں کا تیسرا ہے۔ بنظر اول تو جبات اہل ہے کیونکہ یہ کیا بات ہوئی۔ کہ اللہ تین میں کا تیسرا ہے وبنظر ثانی اگر اسکے یہ معنے ہیں کہ

ahmadimuslim.de

بقول مولوی صاحب کے کچھ لوگ ہیں جو تین میں سے ایک کو اللہ مانتے ہیں اور دو کو اللہ نہیں مانتے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ یہ اعتقاد توحید اسلام کے موافق ہے اور مسیحی دین کے مخالف لہذا قرآن اپنی تعلیم کو آپ رد کرتا ہے۔ اور یہ صریح اجتماع نقیضین ہے اور بنظر ثالث اگر قرآن شریف کے جملہ کے یہ معنے ہیں کہ جو تین کو اللہ مانتے ہیں وہ کافر نہیں۔ تو یہ معنے بیشک مسیحی تثلیث کے موافق ہیں۔ مگر ایسے معنے بغیر اسناد لفظی مراد لینا قرآن شریف کے سیاق عبارت کے خلاف نہیں۔ اور یہ علم معانی اور کمال قرآنی کے مخالف ہے۔ اور بنظر رابع اگر لفرض محال امکان تاویل سمجھے کسی اعتبار کر بموجب یہی معنے مراد لئے جائیں جسکا ماحصل یہ ہو کہ مسئلہ تثلیث کا انکار لازم ہو۔ اور عقیدہ ... کے ... ثابت ہوں۔ تو ... باری تعالیٰ ... کیونکہ ... کوئی ... ثابت نہ ہوگا۔ پس اثبات باریتعالیٰ کی دلیل منقطع ہو جائیگی۔ اور اگر ... کوئی فرد بھی قدیم مانی جائیگی۔ تو تعدد قدما ثابت ہوگا جو مسیحی تثلیث کے موافق ہے۔ پس بصورت اقرار و انکار ہر دو اگر عبارت قرآن شریف شامل اعتقاد اہل اسلام کے ہے تو ہر دو عبارت مذکورہ جابجا خلاف علم و عقل ثابت ہیں۔

لہذا میری تصدیق ہے۔ کہ اگر اور کوئی بھی دلیل ... نہ ملے تو دین اسلام کے باطل ہونے اور قرآن شریف کے کلام اللہ نہ ہونے کی یہی اکیلی کافی و قطعی دلیل ہے کہ وہ مسیحی عقیدہ تثلیث کے مبطل ہیں۔

ثانیاً مولوی صاحب نے ممکن اور واجب کو ایسے اقسام متباین سمجھکر جو کسی جہت سے جمع نہ ہو سکیں یہ حکم لگایا کہ ممکن پر واجب بالذات کا حکم لگانا اسکی ذات کے منافی ہے اسکا جواب از روے علم کے طور پر ہو سکتا ہے

اولاً بحیثیت دلالت جزو بر کل کے اقسام باہم جمع ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ کہ ہر تقسیم کے اقسام میں ایک عام مادہ اجتماع کا موجود ہوتا ہے پس جبکہ بقول مولوی صاحب ممکن اور واجب مفہوم مطلق کی قسمیں ہیں تو ضرور جمع ہو سکینگے ثانیاً اوپر بیان ہو چکا ہے کہ ممکن عام کی واجب الوجود قسم ہے۔ بین دو نوع کا بھی حکم نسبت عام و خاص مطلق کے جمع ہو سکتی ہیں۔

ثالثاً یہ بھی اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ ممکن عام جسکی جانب مخالف عدم ممتنع ہو وہ واجب الوجود ہے۔ پس ہر دو میں نسبت تساوی ثابت ہے لہذا بموجب علم منطق کے واجب الوجود اور ممکن الوجود ہم معنے ہیں اور کچھ محال لازم نہیں آتا۔ ... ابن اللہ کا ممکن الوجود اور واجب الوجود ہونا ثابت ہے۔

اب امید ہے کہ مولوی صاحب وغیرہ دیگر محققین معقولی ناظرین بنظر انصاف میری تحریر پر غور فرمائیں گے۔ زیادہ آداب

راقم:۔ آپکا کمترین خادم جوالا سنگھ بریلوی یکم شعبان ... ھ

جواب:۔ آپ کے مضمون کے دو حصے ہیں۔ ایک تو میری مدافعت دوسرا قرآن شریف پر حملہ یا اعتراض۔ پہلے حصہ کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ کو خیال ہے کہ ممکن اور واجب الوجود کے مفہوم کا مصدق ایک شے پر ہو سکتا ہے۔ میرے خیال میں بہتر ہے کہ میں دوبارہ ان مفہومات کی تعریف (ڈیفینیشن) کر دوں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ مباحثہ نزاع لفظی کے مشابہ ہے۔ پس غور سے سنئے! اگر آپکو ان تعریفات میں کلام ہو۔ تو پیشتر کریں۔ جس مفہوم میں جانب وجودی ضروری ہے۔ وہ واجب ہے۔ اور جسکی جانب عدم ضروری ہو۔ وہ ممتنع ہے۔ اور جسکی جانب (نہ وجودی نہ عدمی) بھی ضروری نہ ہو وہ ممکن ہے۔ پہلے کی مثال خدا کی ہے۔ دوسری کی مثال اجتماع نقیضین یا شریک الباری ہے کی مثال تمام مخلوق ہے۔ خدا کا وجود ضروری ہے کبھی ممکن نہیں کہ اسپر عدم طاری ہو سکے۔ اجتماع نقیضین یا شریک اللہ کا عدم ضروری ہے ممکن نہیں کہ کبھی وجود پذیر ہوں۔ مخلوق جو ممکن ہے۔ اسکا نہ وجود ضروری ہے۔ ورنہ عدم اسپر نہ آسکے۔ حالانکہ عدم اسپر آتا ہے نہ عدم اسکا ضروری ہے ورنہ وجود اسپر نہ آتا۔ ان تین اقسام کے علاوہ ایک ممکن عام بھی ہے جسکی تعریف ہے۔ کہ جسکی کوئی ایک جانب ضروری نہ ہو۔ جیسے واجب۔ مگر چونکہ یہ قسم کوئی الگ نہیں۔ بلکہ واجب اور ممتنع ہی میں پائی جاتی ہے اسلئے اسکو عام تقسیم میں نہیں لیا جاتا بلکہ مفہوم کی عام تقسیم یہی کیجاتی ہے۔ کہ ممکن۔ واجب اور ممتنع۔ پس ... کا یہ فرمانا کہ واجب اور ممکن جمع ہو سکتے ہیں۔ بالکل کلام شعری ہے جو عدم تمیز پر مبنی ہے میری مراد ممکن سے وہی ممکن ہے جو واجب کا قسیم ہے۔ جسکو ممکن خاص بھی کہتے ہیں۔ نہ کہ امکان عام جو واجب اور ممتنع دونوں کو شامل ہے یہ میری ہی اصطلاح نہیں۔ عام علماء میزان کی اصطلاح کے علاوہ آپکے کلام میں بھی مذکور ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں مسیح ابن اللہ کو اس اعتبار سے کہ اسکا وجود اپنی علت کے تابع ہے ممکن الوجود کہتے ہیں ... حالانکہ امکان عام کا وجود علت سے ہوتا ہی نہیں۔ کیونکہ ... واجب بالذات اور ممتنع بالذات اول وجود پذیر تو ہے مگر علت سے نہیں بلکہ از خود۔ دوم وجود پذیر ہی نہیں۔ تو علت سے انفصال کیا۔ پس ہماری مراد ... ہے کہ اقسام باہمی متباین ہونے کی وجہ سے جمع نہیں ہو سکتے۔ جیسے انسان اور گدھا ایک چیز نہیں ہو سکتے ہیں واجب اور ممکن

ahmadimuslim.de

(خاص) بھی ایک چیز نہیں ہو سکتی۔

(ii) آپ کا یہ فرمانا کہ اقسام جنس و فصل سے مرکب ہوتے ہیں لہٰذا الگ فصل کر کے ضرور جمع نہیں ہو سکتے۔ مگر بسبب تخصیص کے منزہ جمع ہو سکتے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ آپ جیسے فاضل بزرگ نے یہ لکھا ہے یا کوئی اور شخص آپ سے لکھوا گیا۔ جناب والا بلحاظ حیثیت مخصوصہ تو وہ اقسام ہی نہیں بنتے۔ اقسام ہی جب ہونگے کہ جنس فصل سے مرکب ہو کر ایک مستقل موجود بنیں۔ اس سے یہی ثابت ہوا کہ میرا دعویٰ کہ جنس اقسام میں جمع نہیں ہو سکتیں کیا غضب ہے۔

الجواب: پاؤں یار کا زلف دراز میں ۔ لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

ایسا ہی آپ کا فرمانا کہ تقسیم جزو مقسوم عام ہوتا ہے۔ پس قسمیں عام جزو کے اعتبار سے جمع ہو سکتی ہیں۔ یہ بھی صحیح نہیں۔ عام جزو کے اعتبار سے جمع ہونا کیا معنی رکھتا ہے۔ کیا یہ مطلب ہے کہ جزو عام دونوں پر صادق آتا ہے۔ اگر یہ مطلب ہے تو بالکل صحیح ہے۔ کہ جزو مقسوم کا اقسام پر صادق آنا اور بات ہے۔ اور اقسام کا باہمی صدق اور بات جیسے آدمی۔ جو انسان۔ فرس وغیرہ کیلئے جزو مقسوم ہے دونوں پر صادق آئیگا مگر انسان فرس پر اور فرس انسان پر صادق نہ آئیں گے ۔

تیسرے خیال میں منشاء غلطی آپکا یہ ہے کہ آپ میرے کلام میں ممکن کے لفظ سے امکان عام سمجھے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں بلکہ ممکن خاص مراد ہے جیسا کہ دلیل میں اوپر لکھ آیا ہوں۔ پس آپ کا یہ فرمانا بھی اسی غلطی پر مبنی ہے کہ علم معقول میں ایک دوسرے اعتبار سے واجب الوجود قسم ممکن الوجود سے بیان کیگئی ہے۔ جس سے ممکن الوجود کا حمل واجب الوجود پر جائز ہے۔ اسپر شرح تہذیب کا حوالہ دیکر فرمایا ہے کہ واجب الوجود ممکن الوجود عام کی ایک قسم ہے۔ میں حیران ہوں کہ آپ ایک بدیہی بات کے خلاف کرنے کیوجہ سے کن کن مشکلات میں پھنس رہے ہیں بار بار آپ سے عرض کر چکا ہوں کہ میری مراد امکان سے امکان خاص ہے جو ہے وجوب کا ضد مگر آپ ایک لفظی مغالطہ میں ایسے پھنسے ہیں کہ نکلنا ہی نہیں چاہتے۔ یہی وجہ ہے کہ شرح تہذیب میں لفظ ثم کی شرح میں لکھا ہے کہ اولیٰ بتقسیم فیشمل الواجب ۔۔۔ الخ۔ بتلائیے اس سے کہاں ثابت ہوا کہ ممکن خاص واجب کو شامل ہے۔ ہاں یہ ثابت ہوا کہ امکان عام مقید بالوجود دونوں (واجب اور ممکن خاص) کو شامل ہے جس سے مجھے انکار نہیں۔

اسی طرح آپکی بقیہ تقریر بھی میری کسی طرح خلاف نہیں۔ لیں اب آپ بھی میرے الفاظ پر آگئی ہے۔ کہ آپ اجازت کا ثبوت دیں۔ کہ ممکن خاص اور واجب بالذات جمع ہو سکتے ہیں۔ ممکن خاص کہنے کی وجہ در قرینہ آپ ہی کے کلام سے بتلا آیا ہوں کہ آپ مسیح کے وجود کو علت کا تابع جانتے ہیں۔ پھر اسکے امکان خاص ہونے میں کیا شک ہے۔ پس آپ کے سارے مضمون کا جواب بس یہی ہے۔ کہ امکان خاص اور واجب بالذات کا اجتماع محال ہے چونکہ بقول آپ کے مسیح۔ واجب الوجود اور ممکن الوجود بالمعنی الخاص ہے اسلئے وہ بھی محال ہے۔

ضروری گذارش: جواب دینے سے پہلے میری طرح ہر ایک مفہوم اور قسم کی تعریف خود بھی کر دیجئیگا۔ تاکہ نزاع لفظی کا احتمال نہ رہے۔

دوسرا حصہ آپکی تقریر کا قرآن شریف کے متعلق ہے۔ سو جناب والا قرآن شریف نے ان لوگوں کا جواب دیا ہے۔ جو قرآن شریف کے نزول کے وقت مخاطب تھے۔ کہ وہ مسیح اور ابن اللہ میں آپکی طرح یہ تمیز نہ کرتے تھے۔ جو آپ کرتے ہیں۔ کہ معلول اول قدیم ہونے کی حیثیت سے ابن اللہ ہے اور بطن مریم سے نکلنے کے لحاظ سے مسیح ہے۔ یہ تو محض آپ کی ایجاد ہے۔ وہ مسیح اور ابن اللہ میں یہ تمیز نہ کرتے تھے۔ آجتک بھی کسی عیسائی نے سوائے آپکے یہ تمیز نہیں کی چنانچہ پادری فنڈر بھی مفتاح الاسرار میں یہی کہتے ہیں۔ کہ موسیٰ کو پہاڑ پر پکارنے والا مسیح ہی تھا۔ حالانکہ بقول آپ کے اُس وقت کا نام مسیح نہیں۔ پس قرآن کے نزول کے وقت بلکہ اب بھی عیسائیوں کے اقوال دو قسم کے ہیں۔ ایک تو باپ بیٹا اور روح القدس کہتے ہیں۔ اونکا رد تو اس آیت میں ہے اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ یعنی جو کہتے ہیں۔ کہ تین معبودوں میں ایک اللہ ہے۔ اور وہ اور بھی تین دو کافر ہیں۔ چنانچہ پادری فنڈر مفتاح میں لکھتے ہیں۔ جس طرح باپ کی عبادت کریں۔ اوسیطرح بیٹے کی کریں۔ اوسیطرح روح القدس کی۔ ان لوگوں کے اقوال تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ معبود تین ہیں۔ باپ یعنی اللہ بیٹا یعنی مسیح اور روح القدس دوسرا قول یہ ہے۔ کہ مسیح خود ہی خدا ہے۔ جسکو اللہ کہا جاتا ہے۔ چنانچہ رسالہ کلام اللہ کے دیباچہ میں لکھا ہے۔ کہ خدا ہمارے لئے مجسم ہو کر آیا۔ ایسے لوگوں کا رد قرآن شریف نے ان لفظوں میں کیا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ هُوَ الْمَسِیْحُ یعنی جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ اللہ خود مسیح ابن مریم ہے۔ وہ بے ایمان ہیں ۔

ان آپنے یہ جو منطقی اصطلاح ایجاد کی ہے۔ کہ مسیح معلول لحاظ سے اور قدیم ہے۔ ایسے واجب الوجود ہے۔ معلول کہنے کی حیثیت سے میں نے کہا تھا کہ آپ نے قرآن شریف کی تصدیق نہیں کی۔ کیونکہ قرآن شریف کہتا ہے۔ اَللّٰهُ خَالِقُ

ahmadimuslim.de

کل شیٔ وھو الواحد القہار یعنے خدا تو سب چیزوں کا خالق ہے اور وہی اکیلا سب پر ضابط ہے۔ آپ نے مسیح کو معلول مانا۔ اور خدا کو علت اس کی پس ثابت ہوا کہ آپ نے قرآن شریف کی گویا تصدیق کی کیونکہ معلول اور مخلوق ایک ہی چیز ہے۔

پس اب آپ کا فرض ہے۔ کہ آپ ہر ایک مفہوم کی تعریف کر کے معقول طرز سے اپنی مدعا کا ثبوت دیں۔

معذرت :- علماء کرام سے گذارش ہے کہ جناب پادری صاحب کی متولی تقریر دیکھکر مجھے آپکے جواب دینے میں ملامت نہ کریں۔ کہ ایسی تقریر کا جواب کیوں دیا جواپنا جواب آپ خود ہے۔ گذارش ہے۔ کہ پادری صاحب کی نسبت مجھے حسن عقیدت ہے کہ جو کچھ کہتے ہیں۔ نیک نیتی سے کہتے ہیں جسوقت انکو اپنی غلطی معلوم ہوگئی پھر ایک منٹ بھی عیسائی نہیں رہ سکتے۔ اسلئے ان کی ایسی تقریر کا جواب بھی دینا پڑتا ہے۔ باقی آپ کی تقریر و رسالہ کے متعلق سر دست زیر بحث نہیں جبتک مسیح کی الوہیت کا مسئلہ طے نہ ہولے۔ والسلام اہی نخبت چاہتا ہوں۔

خاکسار (ابوالوفا)

قابل توجہ جماعت اہلحدیث

اہلحدیث امرتسر ۱۱ رجب میں ایک مضمون جسکی سرخی "قابل توجہ جماعت اہلحدیث" ہے خاکسار کی نظر سے گزرا۔ ماشاء اللہ کیا ہی شیریں اور پیارا مضمون ہے۔ جی چاہتا ہے کہ اسکو بعض فقرات کا اقتباس کر کے اپنی اس ناقص تحریر اور نانمیا تقریر کو مکمل و مزین کروں تا ناظرین با تمکین طبع الشراء و حلوا الفکر کی تبدیل ذائقہ نظری و مزید حلاوت فکری کے لئے فقرات مقتبسہ کو شکر قند یا قند مکرر ٹھیراؤں۔ فقرات ذیل مشک خالص کا حکم رکھتے ہیں۔ جس قدر حل کئے جائیں۔ خوشبو کی زیادتی اور دل و دماغ کی فرحت کا باعث ہوں فقرات مقتبسہ یہ ہیں۔

جماعت اہل حدیث "یہ وہی جماعت ہے جس نے کلام اللہ و کلام رسول اللہ پر عمل کیا۔ زید و عمر کے اقوال کی کوئی پرواہ نہ کی۔ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی پوری تعمیل کی۔ خدا کو ایک جانا محمد رسول اللہ کو برحق جانا جیسے خدا کے ساتھ توحید میں کسی کو شریک نہ کیا۔ ویسے ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کسی کو شریک نہ کیا۔ ایسی پیاری جماعت کی ترقی ضروری اور لازمی ہے اور ایسے پیارے اصول کی اشاعت واجب و فرض ہے اور ان اصول کی اشاعت کرنے والے کون ہونگے۔ یہی جماعت اہلحدیث الحمدللہ اس ناچیز خاکسار

نام کو بھی خاکپائے ممبران اہل حدیث کا فخر حاصل ہے ؎
یہ مقام اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

مضمون نگار مولوی ابو نعیم حیدر آبادی صاحب کا منشاء اس مضمون کی تحریر سے یہ ہو کہ اہل حدیث اپنے مذہب حقہ کی اشاعت باتفاق و اتحاد کریں اور بجان و دل بہ کوشش بلیغ اشاعت سنت نبویہ میں بجا لائیں۔ کسی مخالف کے جوش و تعصب مذہبی کی پرواہ نہ کریں۔ جس سے پوری پوری ترقی کی امید ہے۔ فی زمانہ جیکڑالوی اور قادیانیوں نے اسی اشاعت کی بدولت باوجود مخالفت کل شہرت و کثرت حاصل کی ہے اور جماعت اہلحدیث باوجود اہل حق ہونیکے مصلحت بینی اور راے و آن کے خیال سے ابھی تک ترقی کے زینہ کی پہلی ہی سیڑھی پر قدم زن ہیں۔ اور **اتفاق باہمی** کی تدبیر یہ بتاتے ہیں۔ کہ گروہ اہل حدیث اپنے نامی گرامی علماء کرام سے ایک جناب کو منتخب کر کے خاص اپنا پیشوا و امام شہیر الیں۔ اور اپنا خاص انتخاب حضرت مولنا فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل امرتسری) کی نسبت ظاہر کیا ہے۔ اور اس میں چند مصلحتیں بھی بیان فرمائی ہیں اور خاص عام اہلحدیث کو اپنی رائے کی جانب توجہ دلا کر اپنی رائے صاحب کیساتھ اتفاق کرنیکی درخواست کی ہے۔ **لہذا عرض ہے** - اس میں شک نہیں کہ **اشاعت** ایسی چیز ہے۔ کہ جسکے سبب چھوٹے بھی مالا مال ہو جاتے ہیں جس طرح فی زمانہ تاجر حکیم طبیب ڈاکٹر وغیرہ اپنی متاع کاسد و جدید کی شہرت و اشاعت بذریعہ اخبار و اشتہارات کر کے نام و ترقی و مال سب ہی کچھ حاصل کر لیتے ہیں۔ اہل قرآن و قادیانی و نیچری و فرق اسلامیہ اور آریہ سماج نے تھوڑے ہی عرصہ میں کیا کیا ترقیاں اسی اشاعت کی بدولت حاصل نہیں کیں۔ الحمدللہ گروہ پر شکوہ اہل حدیث بھی اشاعت مذہب حق سے غافل و عاطل نہیں ہے۔ آپکی وعظ و تدریس تعلیم و تعلم تصنیف و تالیف بھی بلا خوف و خیال این و آں جاری ہے۔ اللھم زد فزد حتی کہ ایک اخبار بھی جاری ہے جسکا نام مبارک **اہل حدیث ہے** کیا یہ مقام فخر و شکر نہیں ہے۔ مگر میرے خیال میں ان کے علاوہ ایک طریقہ اشاعت کا اور بھی ہے۔ جس کی طرف میں اپنے علماء گرامی مظاہم کو توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور اُن کی ہمدردی اسلام و پیروی سنت خیر الانام اور اُن کی عالی ہمتی اور خیر خواہی قوم سے امید رکھتا ہوں کہ میری اس ضد اشت کو جو بڑی بات خیال نہ فرما کر توجہ عالی بنظر دل فرماوینگے۔ وہ یہ کہ بذریعہ و عظ کے بعض شہروں و دیہات قریہ و اضلاع میں اشاعت اسلام و سنت خیر الانام کی جو کمی

ahmadimuslim.de

چاہئے۔ اس طرح کہ کم از کم عشرہ کاملہ علماء و واعظین ناصحین کا ایک وفد بصلاح و مشورہ پیشوایان علمائے کرام یوپی و پنجاب و دہلی وغیرہ مثل (جناب مولانا محمد بشیر صاحب دہلوی و نبیرگان جناب میاں صاحب مرحوم و جناب مولوی حافظ عبد المنان صاحب و مولانا عبد الجبار صاحب غزنوی و مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی و مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری و جناب مولانا محمد شمس الحق صاحب عظیم آبادی و مولانا شاہ عین الحق صاحب و مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری و مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی علیہم اللہ) کے مقرر کیا جائے اور یہ گروہ علماء و واعظین پنجاب سے شروع ہو اور دورہ کرتے ہوئے دکن دورہ فرماویں ہر بڑے شہر میں ایک ہفتہ قیام کرتے ہوں۔ اور وہاں کی جماعت اہلحدیث اُن کی خدمت کی کفیل ہو۔ ایام قیام میں شہر کے ہر محلہ میں وعظ فرماویں اور قرب و جوار کے قصبات میں بھی واعظین کو اپنی جماعت سے متعین کریں اور ایک ہفتہ کامل قیام فرما کر دوسرے شہر کا عزم کریں۔ اسی طرح برابر وعظ واعظوں کا جاری رہے۔ دوسرا طریقہ اشاعت کا یہ ہونا چاہئے کہ ایک رسالہ ماہوار جس کا نام **مذہب اہلحدیث** ہو سلیس اردو میں جاری کیا جاوے۔ جس میں متفقہ اختلافات عبادات و معاملات بلا چھیڑ چھاڑ و مخاصمت کسی مذہب کے لکھے جاویں۔ گویا یوں خیال کیا جاوے کہ

کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم

اُمید اسکی اشاعت کا انتظام اور جاری ہونے کا مقام بذریعہ ماہوار چندہ بالطریق فنڈ ہر شہر سے جو کہ دہلی یا امرتسر۔ یا اور کوئی جگہ مقرر کیا جاوے سے لیں۔ پس یہ دونوں طریقے اشاعت کے لئے انشاء اللہ کافی ہیں۔ اور یہ تجویز ایسی کہ صرف ایک ہی شخص علماء کرام میں سے سرداری اور پیشوائی کے لئے منتخب ہو۔ یہ ایک امر عظیم ہے اور ناممکن اور عامہ اہلحدیث کا کام نہیں۔ اس سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ہر ایک شہر میں ایک جماعت یا انجمن قرار دی جائے۔ اور ایک سردار وہاں کے عالموں میں سے ہو۔ یا رئیسوں میں سے جو مجلس و صدر انجمن اُس جماعت کا قرار دیا جاوے۔ اور چند اشخاص لائق اُس جماعت یا انجمن کے منتظم و منصرم اور رکن و کارکن ہوں۔ ہر عامی اپنے سردار کی اطاعت و فرمانبرداری کو ضروری خیال کرے اور تمامی امورات دینیہ میں آپس سردار و کارکنان جماعت و انجمن کو مشورہ و انتظام سے انجام دیا کریں۔ اور باہم خط و کتابت اور ہمدردی و اعانت طلبی وغیرہ وغیرہ ایک شہر کی انجمن و جماعت سے دوسرے شہر کی انجمن و جماعت کرتے رہیں یہ ممکن امر ہے۔ اور سہل اور حسن و استحکام و اتفاق کا پیدا کرنے والا اگر خدا اہلحدیث کی جماعت و گروہ کو توفیق اتفاق عطا کرے اور علماء اور رؤساء قوم توجہ فرماویں۔ بنارس میں انجمن مؤید السنۃ قرار دی گئی ہے اور اس کے صدر انجمن جناب حافظ محمد ایوب صاحب ہیں۔ اور منتظم حافظ محمد سلیمان خدا کرے قائم رہے اور اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے میں کامیاب ہو۔

راقم:- ابو حمید از بنارس

(اڈیٹر) یہ سب باتیں تو خوب ہیں۔ مقدم یہ ہے کہ علماء کرام باہمی متفق ہوں۔ پھر جو چاہیں کریں۔ یہاں تو یہ حال ہے۔ کہ ایک فریق دوسرے فریق کے ساتھ جنازوں کاموں میں بھی شریک نہیں ہوتے۔ جو اُمت یہودیوں کے حق میں تھی تحسبہم جمیعا و قلوبہم شتی۔ وہی ہمارے حق میں ہے۔ پس مقدم یہ ہے۔ کہ علماء کرام عالی ظرفی سے کام لیں۔ قرآن شریف میں کثرت پر مدار رکھا ہے۔ ارشاد ہے کہ

فاما من ثقلت موازینہ فھو فی عیشۃ راضیۃ

یعنی جن کے نیک اعمال بدوں سے زیادہ ہونگے۔ وہ نجات پاویں گے۔ یہ نہیں فرمایا۔ کہ کل اعمال نیک ہونگے۔ پس اس سے سبق ملتا ہے۔ کہ معمولی معمولی باتوں کے اختلافات سے توحش اور تنافر کرنا جائز نہیں۔ ہاں نہ کبھی ہوا نہ ہوگا۔ کہ تمام علماء کسی بات کی تحقیق پر متفق ہو جائیں۔ ایسا خیال کرنا

دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست

کا مصداق ہے۔ پس اہلحدیث کے علماء کے اتفاق کی بنا یہی ہے کہ جو شخص قرآن و حدیث کو بلا واسطہ احد حجت شرعی مانتا ہے۔ وہ اہلحدیث ہے۔ خواہ کسی خاص مسئلہ میں اس کی رائے کچھ ہی ہو۔ ہاں اس مسئلہ میں برادرانہ گفتگو کرنی چاہو تو اس سے کر سکتے ہو۔ لیکن داخل۔ خارج یا تنازعہ کا حکم صحیح نہیں ہوگا۔ پس اگر یہ طریق اہلحدیث کو مسلم ہے تو پہلے رد عمل کو منائیں۔ پھر کسی نظم کی تجویز پیش کریں اس سے پہلے کسی تجویز کا پیش کرنا قبل از وقت ہے۔ یا قوم الیس منکم رجل رشید۔

ضرورت ہے | ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، ترغیب الترہیب، طحطاوی، زاد المعاد

کی ضرورت ہے اگر کسی صاحب کے پاس قابل فروخت ہوں، یا ان کا علم ہو۔ تو اطلاع بخشیں (اڈیٹر)

لہ حضرت مولانا مرحوم ہی کے سرپرست تھے کرکے دہلی [illegible] مدرسہ [illegible] افسوس کہ مدرسہ منقول کی بے قدری سے [illegible] ہوا۔ (اڈیٹر)

زمین اور پہاڑوں کی حرکت

چندروز گزرے کہ اخبار وطن لاہور میں

ایک مضمون بعنوان (دو امر کے قابل توجہ سوال) شائع ہوا تھا۔ اس میں قرآن مجید کی آیۃ کریمہ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ الخ کے متعلق جدید بحث کیگئی ہے اور جو معنی کہ عام و خاص میں مشہور اور تفسیروں میں مذکور ہیں۔ اُن کو غلط قرار دیا گیا ہے۔ آیۃ کریمہ کا مشہور ترجمہ یہ ہے۔ کہ اے مخاطب تو پہاڑوں کو دیکھ کر خیال کرتا ہو کہ وہ اپنی جگہ پر جمے ہوئے ہیں ہل نہیں سکتے۔ مگر قیامت کے دن آندھی کی طرح اڑتے پھر رہے ہوں گے یہ اللہ کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو ٹھیک طور پر بنایا۔ یعنی اس آیت کو قیامت کے متعلق قرار دیا گیا ہو۔ اسلئے کہ اس سے پہلے نفخ صور اور بعد میں قیامت حق تعالی کے رو برو مخلوقات کی حاضری کا ذکر ہے۔ اسی وجہ سے فعل مضارع تمر کے معنی مستقبل کے لئے جاتے ہیں نیز حرکت زمین کا مسئلہ جدید معلومات کے دائرہ میں داخل ہے قدما اس سے بیخبر تھے۔ زمین اور پہاڑوں کی حرکت کیطرف اونکا ذہن منتقل نہ ہوتا تھا۔ اور الصحیحہ حال سمجھ لیتے ہیں۔ وہ کلام الٰہی کو مشاہدہ سے تطبیق نہ دلا سکتے تھے اسلئے اکثر بزرگوں نے اسکو قیامت کے غیر معمولی واقعات میں سے ایک واقعہ تصور کیا حالانکہ آیت کے الفاظ اور اسکا سیاق و سباق اسکی اجازت نہ دیتا تھا۔ اگر وہ فی الواقع اسوقت بھی غیر متحرک ہوتی۔ تو تحسبها کا لفظ استعمال نہ کیا جاتا۔ بلکہ ترى الجبال جامدة بولا جاتا۔ الفاظ صاف ہیں۔ کہ صرف دیکھنے والے کا یہ خیال ہے نہ یہ کہ حقیقت میں بھی وہ جامد ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ آیت کریمہ میں زمین اور پہاڑوں کی حرکت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور اسکو واقعہ قیامت کے لئے دلیل و نظیر ٹھیرایا گیا ہو کیونکہ دلیل و نظیر کے طور پر اس امر کو پیش کرنا مناسب ہے۔ جو مشاہدہ میں آ چکا ہو قیامت کا وقوع تو امر اعتقادی ہے۔ اور فی الحال مشاہدہ میں نہیں آ سکتا اور اسکو اپنی قدرت کے لئے دلیل ٹھیرانا معقول نہیں ہے نیز حق تعالی نے اسکو کاریگری قرار دیا حالانکہ فنا اور برباد کرنے میں کوئی کاریگری نہیں پائی جاتی وغیرہ وغیرہ۔

راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ آیۃ کریمہ کے جو معنی مشہور و معروف ہیں وہ ہی موزون اور چسپاں ہیں۔ اسقدر تو اڈیٹر وطن نے بھی تسلیم کیا۔ کہ آیت مذکورہ کے قبل قیامت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسکے ساتھ یہ بھی خیال کرنا چاہئے۔ کہ جس طرح قبل اسکے قیامت کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اسیطرح اسکے بعد بھی پایا جاتا ہے۔ یعنے اسکے آگے اللہ تعالی فرماتا ہے۔ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ جب اسکے ماقبل و مابعد قیامت کا ذکر پایا جاتا ہے۔ تو آیت مذکورہ کو بھی اسی کے متعلق قرار دینا مناسب و موزون ہے۔ اور یہ کہنا کہ قدرت کے لئے وہ مثال اور نظیر پیش کرنی چاہئے جو مشاہدہ میں آ سکے۔ اور بآسانی سمجھ میں آ سکے۔ درست و صحیح ہے اسی وجہ سے حق تعالی نے جابجا فرمایا۔ کہ ہم نے مشت خاک اور قطرۂ آب سے انسان کو بنایا۔ مردے سے زندہ اور زندہ سے مردہ کر دکھایا یا زمین میں درخت پیدا کئے۔ رات دن کو مختلف طور پر ظاہر کیا۔ جو شخص اسقدر طاقت و قوت رکھتا ہے۔ وہ دوبارہ زندگی کیوں نہیں دے سکتا۔ اور قیامت کو کیوں نہیں قائم کر سکتا۔ اسلئے کہ یہ امور ایسے ظاہر و باہر ہیں۔ کہ ادنی و اعلیٰ آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے۔ اور ذرا بھی شک نہیں کر سکتا۔ لیکن حرکت زمین کا مسئلہ جو کہ جدید معلومات کے دائرہ میں داخل ہے۔ اس قسم کا نہیں۔ کہ ادنی و اعلیٰ آسانی کیساتھ سمجھ سکے بلکہ ہزاروں اشخاص اس قسم کے ہیں۔ کہ اونکو غور و فکر کے بعد بھی سمجھنا دشوار ہے۔ اور جس زمانہ میں قرآن نازل ہوتا تھا۔ اسوقت حرکت زمین و جبال کا کسی کو وہم و گمان بھی نہ ہوتا تھا۔ بلکہ اون کو یقین تھا۔ کہ زمین ساکن غیر متحرک ہے۔ اسلئے کہ ظاہر میں حرکت و جنبش نہیں پائی جاتی۔ پس ایسے امر کو جو ہر شخص کے مشاہدہ میں نہ آوے۔ اور جسکو سمجھ نہ سکے۔ قدرت کے لئے نظیر کے طور پر پیش کرنا ہرگز معقول نہیں بلکہ اسکا اصلی امر مبہم و مغلق ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ خیال کرنا چاہئے کہ حق تعالی نے جابجا اپنی قدرت کے لئے یہ مثال بیان فرمائی ہے۔ کہ ہم نے انسان کو مشت خاک سے بنایا۔ حالانکہ مشت خاک سے بنایا جانا کسی نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا بلکہ دیکھنے سے تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرد و عورت کے اختلاط سے انسان کی پیدائش ہوتی ہے۔ پھر ایسی مثال کیوں پیش کیگئی جو کسی کے دیکھنے میں نہ آوے لیکن بات یہ ہے۔ کہ انسان کا خاک سے پیدا ہونا اگرچہ کسی کے مشاہدہ میں نہیں آیا۔ لیکن کسی کو اسمیں شک و تردد بھی نہیں ہوتا۔ بلکہ کفار و مشرکین وغیرہ سب کو اس امر کا یقین کامل تھا۔ کہ انسان خاک سے بنایا گیا۔ اسلئے اسکی مثال دی گئی۔ لیکن حرکت زمین نہ اُن کے مشاہدہ میں آئی تھی اور نہ اُن کو اسپر یقین و اعتقاد تھا۔ پھر ایسی شئے کو مثال میں لانا کیونکر موزوں ہو سکتا ہو آیت کریمہ میں فعل وتری اور تحسبها میں ایسا تعلق ہے۔ جیسا شرط و جزا میں ہوتا ہے۔ یعنے اگر تو پہاڑوں کو دیکھے تو معلوم کرے کہ وہ زمین پر اس طرح جمے ہوئے ہیں۔ کہ کبھی ہل نہ سکینگے۔ حالانکہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ

کہ وہ بادلوں کی طرح ادہر ادہر اُڑتے پھرینگے - یہ امر ظاہر ہے کہ زمین کی حرکت جو کہ جدید معلومات کے دائرہ میں داخل ہے - اس قسم کی نہیں جو ظاہر میں محسوس ہو اور سب مخلوقات کو اپنے کاروبار میں اوسکا اثر معلوم ہو جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وجعلنا فی الارض رواسی ان تمید بکم یعنے ہمنے زمین میں پہاڑوں کو قائم کیا - تاکہ وہ تم کو ہلا نہ ڈالے مطلب ہے - کہ زمین کو اسدرجہ حرکت نہیں جس سے مخلوقات میں حرکت پائی جاوے - اگر کسی قسم کی حرکت ہے - تو اسدرجہ نہیں جو محسوس ہو اسکو اسی لئے فرمایا - وتری الجبال تحسبها جامدة یعنے مشاہدہ سے بھی معلوم ہوتا ہے - کہ زمین اور پہاڑ بالکل جامد ہے حرکت کے قابل ہی نہیں مگر بروز قیامت زور شور سے حرکت پائی جاویگی - ایڈیٹر وطن کا یہ کہنا کہ [illegible] میں واؤ بمعنی لکن ہے - محض بیہودہ ہے - کیونکہ اگر تسلیم کیا جاوے - کہ آیت کے وہی معنے ہیں - جو اونہوں نے بیان کئے تب بھی واؤ کو بمعنی لکن قرار دینے کی کوئی ضرورت نہیں - بلکہ یہ واو حالیہ ہے - یعنے ظاہر میں پہاڑ منجمد نظر آتے ہیں - حالانکہ وہ بادلوں کی طرح متحرک ہیں - علاوہ بریں واؤ کو بمعنی لکن قرار دینا خلاف محاورہ ہے -

پہاڑوں کی حرکت کو زمین کی حرکت سے تشبیہ دینا دلالت کرتا ہے - کہ جس طرح بادل ایک جگہ سے دوسری جگہ دوڑتے ہیں - اور ادہر اودہر ہزارہا میل تک چکر لگاتے ہیں اور صرف ایک جگہ قائم ہو کر نہیں گھومتے اسی طرح پہاڑ بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ دوڑ کر [illegible] حالانکہ زمین و پہاڑ کی جو حرکت بیان کی جاتی ہے - وہ اس قسم کی نہیں بلکہ وہ ہرگز اس قسم کی ہے کہ زمین اور پہاڑ اپنے موقعہ و جگہ پر قائم و مستقر رہتے ہیں ادہر اودہر ایک انچ بھی منتقل نہیں ہوتے - زمین کی محوری حرکت سے گھومتے ہیں -

پس واضح ہو - کہ آیت مذکورہ میں حق تعالیٰ نے [illegible] قیامت کے واقعہ کو بیان فرمایا - جیسا کہ دیگر آیتوں میں ارشاد ہے اذا الجبال سیرت وتکون الجبال کالعهن المنفوش وغیرہ یعنی [illegible] کوئی مثال بیان نہیں فرمائی - شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ نے جو ترجمہ میں فعل مضارع کے معنی بصیغہ حال بیان فرماتے ہیں - سو اوسکی یہ وجہ ہے - کہ بسا اوقات آئندہ واقعات کو اسلئے کہ وہ انکا وقوع قطعی و یقینی ہے - حال اور ماضی کے صیغہ سے تعبیر کیا جاتا ہے - یعنے اونکا ظہور میں آنا ضروری ہے - گویا زمانہ حال میں ہو رہے ہیں - یا زمانہ ماضی میں ہو چکے ہیں - اگر شاہ صاحب مرحوم کی مراد وہ ہوتی - جو ایڈیٹر وطن نے بیان کی تو وہ ضرور فائدہ میں اسکی طرف اشارہ کرتے - کیونکہ یہ بڑی بات تھی شاہ صاحب کے زمانہ میں اسکا بالکل چرچا نہ تھا -

ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں - مگر فنا کرنے میں کسی قسم کی کاریگری نہیں خاص جب کسی بندوق یا توپ سے ایک فیر میں بہت سی جانیں ہلاک ہو جاتی ہیں تو کیا ہے - کہ اس ہتھیار میں بڑی صنعت کیگئی ہے تمام روئے زمین کے پہاڑوں کو صرف ایک آواز سے ریزہ ریزہ کرنا اعلیٰ درجہ کی قوت اور صنعت ہے دنیا میں ایک پہاڑ کو ریزہ ریزہ کرنے کے لئے بہت کچھ آلات و سامان کی ضرورت ہوتی ہے جب صدہا پہاڑوں کو تھوڑی دیر میں بغیر ظاہری سامان کے ریزہ ریزہ کیا گیا - تو اسکو اعلیٰ درجہ کی کاریگری کیوں نہ کہا جائیگا - راقم محمد عبد الجبار عمر پوری ایڈیٹر ضیاء السنہ کلکتہ کولوٹولہ -

(اڈیٹر) سالہا سال ہوئے رسالہ حق پرکاش کے جواب تیار نہ پرکاش میں بھی خاکسار نے اس آیت سے حرکت زمین کی طرف اشارہ کیا تھا ۔

مباحثہ سہارنپور

مباحثہ مذکورہ کی بابت آریہ اخبار مسافر کیسی کیسی غلط اور بے سروپا افواہیں اڑا رہا ہے [illegible] درحقیقت یہ ایک [illegible] سال بہتر میں ہو - لیکن آپ جانتے ہیں کہ جس طرح بارود میں آگ نہیں چھپ سکتی ہو کسی نابینا کے انکار سے آفتاب کے وجود کی نفی غیر ممکن ہو - بلکہ تمازت و حرارت آفتاب سے بے چین ہو کر وہ اپنی حرکات و سکنات سے خود ہی اپنے انکار کی نفی کرکے وجود آفتاب کی شہادت دیتا ہے اسیطرح مسافر نے بھی اپنی طرز تحریر [illegible] سے ثابت کر دیا کہ درحقیقت شکست خود سماج کو ہی ہوئی ہو چنانچہ مسافر [illegible] نعرہ - نگینہ کو سماجیوں نے شکست سمجھا کر [illegible] اہل اسلام کو آج تقریباً دو برس [illegible] پہنچ کر ہوش آیا [illegible] آگاہ کیا ہو کہ مسافر کی خبر ہیں مسلمانوں کو ویسی ہی شکست ملی ہو جیسی کہ نگینہ میں ملی تھی اگر وہ ایسی ہی ہوتی تو ہرگز مباحثہ نگینہ کو نظیر میں پیش کرتا جسکی نسبت سوامی درشنانند [illegible] فرماتے ہیں - چونکہ آریہ سماج نے سات روز کی شاستر ارتھ میں عالموں کی نظر میں شکست کھائی ہو اسکے [illegible] سات دن کو مباحثہ [illegible] آریہ سماج کو اوسکی کمزوریوں سے واقف کیا جاوے (ٹریکٹ ص ۹۹)

تیرا اخبار نور افشان (جو ایک مشہور مسیحی اخبار ہے) کی شہادت سے بھی ایسی ہی شکست ثابت ہوتی ہے گویا وہ سوامی جی کی تائید کرتا ہو چنانچہ لکھتا ہو [illegible] سہارنپور میں [illegible] آخری دنوں [illegible] ایک وجہ [illegible] آریوں اور مسلمانوں کے درمیان مباحثہ ہوا تھا - نتیجہ [illegible]

فتاویٰ

سوال نمبر ۳۲۳ - منکر نکیر فی القبر مختص بہذہ الامۃ او لسائر الامم الماضیہ؟

سوال نمبر ۳۲۴ - نماز خواندن در مسجد مال از دزدی جائز ست یا نہ؟

سوال نمبر ۳۲۵ - در مذہب اہلحدیث چند رکعت تراویح خواندن سنت ست؟

سوال نمبر ۳۲۶ - ما تقولون فی ہذہ العبارتین قال فی در المختار و مجتبیٰ ولیہ حلق الشارب بدعۃ الخ قال فی در المختار ولا باس بنتف الشیب واخذ اطراف اللحیۃ الخ قال فی در المختار والسنۃ فی اللحیۃ القبضۃ الخ شفقت نمودہ زود جواب در اخبار گوہر نثار مرحمت فرمایند۔ (ابو احمد خریدار ۶۱۰)

جواب نمبر ۳۲۳ - اگرچہ علماء را دریں باب اختلاف ست اما در حدیث آمدہ کہ منافق چوں سوال کردہ شود گوید ھا ھا لا ادری پس عذاب کردہ شود الخ سیف معلوم شد کہ نقل ان کلام قرآن و نیز عذاب قبر ست فرق درمیان کفرہ سابقہ و کفرہ لاحقہ چیزے نیست در قرآن شریف بحق آل فرعون وارد ست النار یعرضون علیھا غدوا وعشیا یعنی در قبر وقت ایشاں بعذاب مبتلا ہستند ایں آیت بقول مفسرین مثبت عذاب قبر ست۔

جواب نمبر ۳۲۴ - در کلام پاک ست انما یتقبل اللہ من المتقین یعنی خدا تعالیٰ قبول نمیکند مگر از متقیان۔ در حدیث آمدہ ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب یعنی خدا تعالیٰ پاک ست و بجز مال پاک قبول نکند ازیں آیت و حدیث ثابت ست کہ مسجد از مال دزدی عند اللہ مسجد نیست پس دراں مسجد نماز نباید خواند بلکہ مسجد مذکور را مثل مسجد ضرار خراب و ویران باید کرد۔ واللہ اعلم۔

جواب نمبر ۳۲۵ - در مذہب اہلحدیث ہشت رکعت تراویح سنت ست چنانچہ در حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا آمدہ کہ ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدیٰ عشر رکعۃ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر گیارہ رکعت زیادہ نمے کردند۔ و زیادہ از ہشت بحکم فمن تطوع خیرا فہو خیر لہ مستحب ست ہمیں مذہب محققین حنفیہ ہست علامہ ابن الہمام در فتح القدیر ہمیں گفتہ۔

جواب نمبر ۳۲۶ - حضرت عمر رضی اللہ عنہ حلق شارب میکرد۔ نتف الشیب در حدیث ممنوع آمدہ۔ البتہ اخذ اطراف لحیہ جائز ست بشرطیکہ باقی مقدار قبضہ ماند۔ یک قبضہ سنت ست زائد مستحب۔

سوال نمبر ۳۲۷ - ایک عورت اپنے خاوند سے ناراض ہے خلع چاہتی ہے۔ مگر روپیہ نہیں ہے دوسرا مرد اس شرط پر روپیہ دے سکتا ہے۔ کہ بعد خلع مجھ سے نکاح کر لینا۔ یہ امر جائز ہے یا ناجائز۔

سوال نمبر ۳۲۸ - ایک مکان واسطے تجارت کے خریدا ہے زکوٰۃ قیمت مکان پر ہے یا آمد کرایہ پر۔ کرایہ مکان سے ٹیکس بھی لیا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۳۲۹ - جہاں نماز کا ذکر ایک کپڑے یا دو کپڑوں سے پڑھنے کا ہے وہاں ٹوپی عمامہ کا ذکر نہیں ہے۔ مرد کو ننگے سر نماز پڑھنا جائز ہے۔ یا نہیں اگر جائز ہے تو ٹوپی والی یا عمامہ والی نماز افضل ہوگی۔

راقم محمد ادریس پیش امام مسجد اہلحدیث رنگون۔ گلی ۲۵ مکان ۲۱

جواب نمبر ۳۲۷ - قرآن شریف میں حکم ہے لا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ۔ یعنی عدت کے اندر اندر نکاح کا قصد نہ کرو جب عدت کے اندر وعدہ نکاح جائز نہیں تو قبل بھی جائز معلوم نہیں ہوتا۔

جواب نمبر ۳۲۸ - مکان اراضی مزروعہ کے حکم میں ہے۔ پس بوجہ اخراجات مرمت ٹیکس وغیرہ نصف العشر یعنی بیسواں حصہ بلکہ بحکم الدین بیس اخراجات ٹیکس بھی نکال دینے چاہئیں پس سال کی آمدن کرایہ کا بیسواں یا چالیسواں حصہ دیدینا بھی جائز ہے۔

جواب نمبر ۳۲۹ - بیشک نماز سر ننگے جائز ہے صحیح مسلم میں روایت ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ کے کپڑے کھونٹی پر رکھے تھے۔ مگر انہوں نے صرف ایک کپڑا باندہ کر نماز ادا کی۔ سائل کے سوال کرنے پر کہا لیراک احمق مثلک یعنی اسلئے ایک ہی کپڑے سے نماز پڑھی ہے کہ تیرے جیسا ناواقف مجھے دیکھ لے۔ حدیث بخاری کی ہے کہ صحابہ نے ایک کپڑے میں نماز کی بابت سوال کیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولکلکم ثوبان یعنی تم جو ایک کپڑے کی بابت پوچھتے ہو۔ کیا تم میں ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے ہیں؟ البتہ ٹوپی اور پگڑی پہننا بحکم خذوا زینتکم عند کل مسجد افضل ہے۔

سوال نمبر ۳۳۰ - ایک شخص نے جمع بین الاختین کیا ہوا تھا۔ جس وقت اس نے کیا تھا۔ اس وقت وہاں کے فرقہ اہلحدیثوں کے ایک سردار رحیم نے اس شخص کا کھانا پینا وغیرہ سب بند کر دیا۔ مگر اب وہ سردار رہے نہ فرقہ اہلحدیث اس بند کرنے کے پابند ہیں اور اس کی کمائی حلال کی ہے۔ اور ایک اس کا لڑکا ہے جو طرح طرح سے پابند شریعت ہے اور وہ بھی کماتا ہے مگر باپ کو ساتھ ہی رہتا ہے۔ اب دریافت طلب یہ ہے کہ اگر اس لڑکے نے دعوت کیا جس میں باپ بھی شامل ہو تو اس کی ضیافت کا کھانا صرف اس وجہ سے کہ اس کے باپ نے جمع بین الاختین کیا ہے جائز ہے یا نہیں (خریدار نمبر ۸۰)

جواب نمبر ۳۳۰ - قرآن مجید کا عام قاعدہ ہے لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت یعنی جو کوئی شخص اچھا کام کرے وہ بھی خاص اسی کو نفع دے گا اور جو برا کرے وہ بھی خاص اسی کو نقصان دے گا۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کا لڑکا اس کے ساتھ تھا جس کو وہ بہت ہی پیار کرتا تھا آپ نے فرمایا یہ کون ہے اس نے عرض کیا حضور یہ میرا لڑکا ہے آپ نے فرمایا لا تجنی علیک ولا تجنی علیہ۔ یعنی نہ تیرا کیا اس پر ہوگا نہ اس کا کیا تجھ پر۔ اس آیت اور حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ لڑکے مذکور کی دعوت کا کھانا جائز ہے شبہ کی کوئی وجہ نہیں بشرطیکہ سوال کا مضمون صحیح اور واقعی ہو۔

سوال نمبر ۳۳۱۔ بعض کارخانہ والے کوئی نئی چیز بناتے ہیں اور تیار ہونے کے قبل اشتہار دیتے ہیں کہ اگر کوئی شخص پہلے ہی روپیہ بھیجدے تو اس کو یہ چیز نصف قیمت پر دیجاویگی (جیسے بعض مطبع والے کرتے ہیں) تو اس قسم کی بیع جائز ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۳۳۲۔ ایک لڑکی جو ابھی پورے طور سے حد بلوغت کو نہیں پہونچی ہے وہ کہتی ہے کہ میں زید سے نکاح کرونگی لیکن اس کا باپ زید سے نکاح کر دینے پر راضی نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ عمرو سے راضی ہے لیکن لڑکی عمرو سے راضی ہے لیکن لڑکی عمرو سے راضی نہیں ہوتی ہے تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے۔ (عبد الرحیم سقام کلکتہ)

جواب نمبر ۳۳۱۔ حدیث شریف میں بیع معدوم یعنی غیر موجود کی فروخت سے منع آیا ہے۔ پس صورت مذکورہ میں اگر یوں ہو کہ جو کوئی پہلے درخواست بھیجے گا اس کو یہ رعایت دی جائیگی تو جائز ہے تاکہ بیع معدوم لازم نہ آئے۔

جواب نمبر ۳۳۲۔ لڑکی کا انکار معتبر ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ باکرہ سے اذن لیا کرو۔ اذنہا صماتہا۔ چپ رہے تو اس کا اذن ہے۔ فقہا کہتے ہیں رو دے تو بھی اذن ہے مگر چلا کر روئے تو اذن نہیں۔

سوال نمبر ۳۳۳ جنبی کے ساتھ السلام علیکم کی بابت حدیث شریف میں کیا حکم ہے؟

سوال نمبر ۳۳۴ جب مردہ فوت ہو جاتا ہے تو روح اس کی کہاں جاتی ہے اور عذاب کس کو کیا جاتا ہے روح کو کیا جاتا ہے یا میت کو جواب قرآن شریف و حدیث شریف سے دیا جائے۔

سوال نمبر ۳۳۵۔ جب میت فوت ہو جاتی ہے تو روح اس کی واپس آتی ہے یا کہ نہیں۔ جواب حدیث شریف سے دیا جاوے۔

جواب نمبر ۳۳۳۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ملے۔ سلام۔ جواب کے بعد ابوہریرہ چپکے سے کھسک گئے جب واپس آئے تو آنحضرت نے چلے جانے کا سبب پوچھا تو ابوہریرہ نے عرض کیا حضرت میں جنبی تہا۔ مطلب یہ کہ میں اس وقت نجس تہا۔ آپ نے فرمایا ان المؤمن لا ینجس یعنی مومن پر اس قسم کی نجاست کبھی نہیں آتی کہ سلام۔ مصافحہ بھی اس سے منع ہو جائے۔ البتہ اگر نجاست ظاہری ہاتھ وغیرہ کو لگی ہو تو اتنی جگہ کو نہ چھوئے سلام پھر بھی منع نہیں۔

جواب نمبر ۳۳۴۔ مردہ کی روح اپنے اپنے اعمال کے موافق مناسب موقع پر چلی جاتی ہے۔ ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم۔ عذاب ثواب روح کو ہوتا ہے مگر کسی نہ کسی جسم کے ملاپ سے۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ نیک آدمی جب عالم ارواح میں جاتا ہے تو پہلے لوگ اس سے دریافت کرتے ہیں کہ فلاں محلہ میں فلاں شخص تہا اس کا کیا حال ہے وہ کہتا ہے وہ تو مر گیا یہ سنکر وہ لوگ کہتے ہیں وہ بڑا نالائق تہا۔ اس لئے یہاں نہیں آیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ارواح بعد ترک اجسام کے ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ پہچان اجسام کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ اسلئے ان ارواح کو کوئی نہ کوئی جسم اسوقت ہوتا ہے۔ شہیدوں کے لئے تو ان اجسام کا صریح ذکر آتا ہے۔ ایسا ہی دوسری روحوں کے لئے بھی حسب مدارج کوئی نہ کوئی ہوگا۔

جواب نمبر ۳۳۵۔ روح کے واپس آنے سے مراد اگر یہ ہے کہ کسی جسم میں میں آتی ہے تو یہ تو تناسخ ہے جو ہندوں کا مذہب ہے مسلمانوں کا نہیں اور اگر یہ مراد ہے کہ یونہی بطور سیر اس دنیا میں آتی ہے۔ تو اس کا ثبوت بھی میرے علم میں نہیں ہے۔ والعلم عند اللہ۔

سوال نمبر ۳۳۶۔ زید کا قول ہے کہ جب ذکر فرج میں داخل ہو جائے اور منی نہ نکلے تو بھی غسل واجب ہے عمر کہتا ہے نہیں جب تک منی نہ نکلے غسل واجب نہیں اس حالت میں زید کا قول قابل اعتبار ہے یا عمر کا۔

سوال نمبر ۳۳۷ نام کہدا ہوا ہو جیسے ابراہیم۔ اسمٰعیل ایسے نام کہدی ہوئی حاجت ضروری کے لئے لیجا سکتے ہیں یا نہیں۔ (محمد اسمٰعیل از کوسلا)

جواب نمبر ۳۳۶۔ حدیثیں دونو معنی کی ہیں مگر ایک حدیث میں یوں آیا ہے اذا التقی الختانان فقد وجب الغسل وان لم ینزل یعنی جب ذکر فرج سے ملجائے اگرچہ انزال نہ ہو غسل واجب ہو جاتا ہے یہی احوط ہے۔

جواب نمبر ۳۳۷۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر مہر میں محمد رسول اللہ کہدا ہوا تہا۔ آپ جا ضرور میں جاتے وقت اتار جاتے تھے لیکن یہ تعظیم اللہ کے لفظ کی تھی نہ کہ محمد کے لفظ کی کیونکہ محمد کا لفظ اصل محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے تو بڑھ کر نہ تہا جب خود بہ نفس نفیس پاخانہ میں جاتے تھے تو اس لفظ (محمد) کی وجہ سے انگوٹھی اتار رکھنے سے کیا ہوتا پس لوٹے مذکور کو حاجت ضروری کے لئے لیجانا منع نہیں۔

انتخاب الاخبار

حاجیوں کو مژدہ۔ گورنمنٹ ہند نے کمال رعایا نوازی سے بمبئی کا قرنطینہ موقوف کر دیا۔ مسلم سوسائٹی امرتسر نے ۱۶ ستمبر کو جلسہ کر کے شکریہ کا تار وائسرائے کے نام دیا۔ ہم اس کامیابی کی مبارک جناب ملا عبد القیوم صاحب حیدر آبادی کو دیتے ہیں جنہوں نے اسی کوشش کیلئے بنارس کانگریس میں شرکت گوارا کر کے رزولیوشن پاس کرایا۔ پھر ایک میموریل بھی تیار کرا کر بھیجا۔ کیا حمزہ ہمعصر وکیل۔ روزگار وغیرہ ملا صاحب کی اس خدمت کا اعتراف کر کے گزشتہ سخت کلامی کی تلافی نہ کرینگے؟

کامران کا قرنطینہ بھی ہندوستانی حجاج کیلئے بالجالی نے موقوف کر دیا ہے (جزاہم اللہ خیراً) (علیگڈہ انسٹیٹیوٹ)

۱۴۔۱۵ ستمبر کو امرتسر بلکہ کل پنجاب میں بہت ہی بارش ہوئی۔

کرشن قادیانی کو خواب میں بہت سے زنبور چمٹ گئے۔ (دیدہ ہی)

یکم اکتوبر کو مسلمانوں کا ایک وفد وائسرائے کی خدمت میں پیش ہوگا۔ کہ انتظامی کمیٹی میں مسلمانوں کے ممبران کی مناسب تعداد کا لحاظ کیا جائے۔

سینٹ پیٹرز برگ کی خبر ہے کہ تمام انقلاب پسند گروہ متفق ہو کر گورنمنٹ کی مخالفت پر آمادہ ہیں ان میں ایک تشدد پسند فرقہ بھی ہے جو اعلی افسروں کا قلع قمع کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اس فرقہ کے چودہ افسر گرفتار ہوگئے ہیں (خدا کی شان ہے)

ڈھاکہ وغیرہ میں قحط کی سختی حد سے گذر گئی ہے گیارہ روپیہ فی من چاول کا نرخ ہے۔ ایک فاقہ کش گروہ غلہ کی منڈی پر لوٹ پڑا۔ اور غلہ لوٹ لیا (خدا رحم کرے)

مدراس کی ریلوے کمپنی نے اول درجہ کی گاڑیوں میں برقی پنکھے لگا دئے ہیں۔

قسمت ہائے آگرہ و الہ آباد کے لئے پونے تین لاکھ روپیہ قحط فنڈ کے لئے منظور کیا گیا ہے

خیال کیا جاتا ہے کہ ہز مجسٹی امیر صاحب کابل افغانستان میں اجرائے ریلوے کی طرف متوجہ ہونے والے ہیں۔ اگر ایسا ہوا تو برٹش گورنمنٹ جو مدت دراز سے اس کی متمنی ہے بہت خوشی سے لائق انجینیر وغیرہ

سے مدد دیگی۔

روس میں حصول آزادی کی بے صبری حد سے زیادہ گذر گئی ہے یہانتک کہ یہ شوق بلکہ جنون عورتوں تک میں سرایت کر گیا ہے۔ حال میں ایک لڑکی نے ریلوے اسٹیشن پر جنرل من کو گولی سے مار دیا۔ یہ ایسا معزز شخص تھا کہ اس کے جنازہ کے ہمراہ خود زار روس تھے۔ اس لڑکی کو پھانسی کا حکم دیا گیا۔ لیکن حیرت ہے کہ لڑکی پھانسی پانے کے وقت تک مسکراتی رہی۔ اور ہنسی خوشی جان دے دی۔

جاپان میں مذہبی کانفرنس کی خبریں ابھی تک ختم نہیں پڑی ہیں اور غیر ممالک کے اخبار برابر مذہب اسلام کی طرف جاپان کا میلان ظاہر کر رہے ہیں۔ ہندوستان کے انگریزی اخباروں میں بھی اس کی تصدیق پائی جاتی ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو بھی ان خوش آیند خبروں کو سن سن کر دلی مسرت پیدا ہوتی ہے۔ چاہیے وہ بلبل ہیں کہ قافیۂ گل شود بس است ہی کے لحاظ سے ہو لیکن بعض آریہ اخبار اور ہمارے ہم وطن دوست اس کے متعلق نہایت دل شکن مضامین شائع کر رہے ہیں جن کو پڑھ کر تعجب اور افسوس ہوتا ہے۔ حقیقت میں وہ ایسا لکھنے میں معذور بھی ہیں ؎

شور بختاں بآرزو خواہند … مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

انجمن اسلامیہ ہردوئی کا سالانہ جلسہ ۱۱ سے ۱۴ اکتوبر تک ہوگا۔

ہز مجسٹی شاہ کابل کے ہمراہ سیاحت ہندوستان میں ان کے خدم وحشم کی تعداد ایک ہزار پانچسو آدمیوں کی ہوگی۔

کلکتہ میں آنے والے جاڑے کے موسم میں نیشنل کانگریس کے ہمراہ حسب معمول صنعتی و زراعتی نمائش ہوگی۔ گورنمنٹ بنگال نے اس نمائش گاہ کے لئے ۵ ہزار روپیہ کا خاص عطیہ منظور کیا۔ اور پندرہ ماہ حال سے ۳ مہینے کے لئے مسٹر … اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ زراعت کو نمائش گاہ کے متعلق خاص کام پر مقرر کیا۔

جاپانی جنگی جہازوں کا بیڑا آئندہ سال جنوبی افریقہ کی راہ سے انگلستان آئیگا۔ اور امریکہ کی راہ سے جاپان واپس جائیگا۔ برٹش گورنمنٹ اس بیڑہ کی مہمانی پر اپنی حسب شان خرچ برداشت کریگی۔

امرتسر بلکہ تمام پنجاب میں ۱۴۔۱۵ ستمبر کو بہت ہی عمدہ بارش ہوئی۔

ahmadimuslim.de

تیر بہدف دوائیں

برقی سمٹ

اس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کو استعمال ہو صرف بارہ گھنٹے کے اندر مخبوق۔ نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں موٹائی پیدا ہوتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے واسطے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جن سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرض کہ نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت ۔/۵ معہ محصول

گولڈن پلز

یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی دوائیوں ہیں جو کہ سونا۔ چاندی۔ فولاد وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزاء سے بڑی محنت سے تیار کی گئی ہیں۔ جو صاحب یا جیسی منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوں۔ یا کمی باہ کے شاکی ہوں۔ وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں۔ قیمت ۔/۲ معہ محصول

موسیائی یا عرق الجبال

ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ ہر قسم کی ماتمی و بدنی کمزوری۔ درد جگر وغیرہ کے دفعیہ کیلئے اکسیر ہے جو شخص ہر دو روز کھانے سے دو خوراک ... ہو جاتی ہے ... کھانے سے ہی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مقوی و مولد خون ہے۔ بچے بوڑھے نوجوان سب کو یکساں مفید ہے۔ نزلہ وغیرہ کو روکتی ہے۔ قیمت فی تولہ ... معہ محصول

ممسک جریان

اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے ہی روز بند ہو جاتا ہے اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہو جاتی ہے

قیمت فی شیشی (۲۰ خوراک) ۔/۱ معہ محصول

جوہر دافع آتشک

آتشک کے واسطے نہایت ہی مجرب دوائی ہے قیمت فی شیشی ۔/۲ معہ محصول

خداوند کی مال

یہ لاثانی کتاب امہات المومنین کے جواب میں ایک فاضل گریجوایٹ نے تالیف فرمائی ہے جس میں آیات اناجیل معہ ترجمہ۔ اقوال مورخین یورپ۔ بڑے بڑے مسیحی فلسفیوں کے تصانیف اور تفاسیر اناجیل سے موجودہ مذہب عیسوی کے تمام عقائد باطلہ کی خوب دھجیاں اڑائی گئی ہیں قیمت معہ محصول ۔/۲ ایک دفعہ ضرور ملاحظہ فرمائے

المشتہر

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں ملسکتا ہے اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال

لونگی سادہ ۔/۸ سے ۔/۵ تک فی عدد	کلاہ سادہ ۔/۶ سے ۔/۹ تک فی عدد
" زری ۔/۲ " ۔/۵ " "	" زری ۔/۸ " ۔/۱۲ " "
" اور پشتو کی ۔/۸ " ۔/۶ " "	رومال ریشمی ۔/۸ " ۔/۶ " "
آزار بند سوتی ۔/۱ " ۔/۲ " "	کمبل دیسی ۔/۲ " ۔/۴ " "
" ریشمی ۔/۱۲ " ۔/۶ " "	" فوجی ۔/۴ " ۔/۵ " "
تہبند گبرون یا بیک موٹا ۔/۱۲ " ۔/۲	لوئی سفید ۔/۲ " ۔/۵ " "
جوتا ساخت لودہانہ ۔/۲ " ۔/۲ "	لوئی رنگین طول ۲ گز عرض ۱ گز ۔/۲ "
" زیر جامہ یا پوری ۔/۵ " ۔/۵ "	پٹی دیسی اولیٰ ۔/۱۲ " ۔/۱۴ فی جوڑہ
جراب و دستانہ اولیٰ ۔/۸ " ۔/۲ "	پشمینہ ۔/۲ " ۔/۶ " "
" " سوتی ۔/۲ " فی درجن	سیجا ۔/۲ " ۔/۴ " "
وردی خاکی رنگ چپٹ ۱۲ گز ۔/۲	چادر پشمینہ ۔/۵ " ۔/۵ " "
صافہ لٹھری اودہ ۔/۶ " ۔/۲	بنیان و پاجامہ اولیٰ ۔/۶ " ۔/۶
" خاکی ۔/۲ " ۔/۵ "	" سوتی ۔/۲ " ۔/۲ "
رنگین طول ۲۰ گز طول اگز عرض ۔/۲ "	چوتھی ودوتھی ۔/۶ " ۔/۶ "
وردی نیشنل پیوند ۔/۲ " ۔/۶ "	وردی فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

باقی فہرست منگواکر دیکھو

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال فوجی اسباب لنگیاں۔ کمر بند۔ میڈل۔ زین۔ ٹین جہالر سوتی و زریں وغیرہ اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایکبار بطور آزمائش کو تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ: سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا روپیہ نقد آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودھانہ

[illegible]

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.L. N° 352.

اخبار اہلحدیث

شرح قیمت
گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ...
والیان ریاست سے ...
رؤسا و جاگیرداران سے ...
عام خریداروں سے ...
غیر ممالک والوں سے سالانہ ...
اجرت اشتہارات
کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر
ہونا چاہئے۔

اغراض و مقاصد
(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط
(۱) قیمت بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند درج ہونگے۔

جلد ۳	مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۰۶ عیسوی مطابق ۸ شعبان المعظم ۱۳۲۴ ہجری	نمبر ۴۷

ایک صوفی کے چند سوال

۱۔ میرا عقیدہ ہے۔ کہ وجود کثرت کا وحدت سے ہوا۔ اور وحدت ہی سے قائم ہے اور وحدت میں ہی فنا ہوگا۔ پس حقیقت موجودات نمود بے بود اور نیست ہست نما وہم و خیال ناظر کا ہے کیونکہ کائنات دنیا کی حواسوں عارضی سے محسوس ہے جو سراسر دھوکہ کی ٹٹی ہے۔ بتلائی کہ کس ثبوت سے مخلوق کا وجود مانا جاوے۔

۲۔ میرا یقین ہے کہ جہاں تک بیان کو وسعت اور عقل و گمان کو رسائی ہے اصل مطلب سے دوری ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ جو دید و شنید و نطق میں آجاوے وہ خدا نہیں ہے۔ پس جو حواس ظاہری و باطنی میں نہ آوے اور جسکو عقل تمیز نہ کرسکے اور جسکی حقیقت دل کی فکر و تعلیم سے سمجھی نہیں جاتی اسکا جاننا کیونکر ہو۔

۳۔ جسم کی گاڑی کو جسپر روح سوار ہے۔ حواسوں کے گھوڑے لیجا رہے ہیں۔ دل گاڑیبان جسکے ہاتھ گھوڑوں کی لگام ہے۔ خواہش کی نیند سے غافل ہے۔ یہ گھوڑے اس گاڑی کو معصیت کی کھائی سے بچا کر جذب منفعت کے باغ کی جانب سے بھاگ رہے ہیں۔ راہ میں خودی و طمع و حسد و تعصب و غضب وغیرہ کے دشوار گزار گڑھے و کنوئیں حائل ہیں۔ بتلائیے کہ منزل مقصود پر پہونچنا کس طرح ہو۔

۴۔ جسم کی کشتی بحر حیات میں پڑی اور اعمال کے جزائر میں اسکی ساحل طریقت ڈالکر ان سے نیکی بدی کے رسوں سے عذاب ثواب کے کھونٹوں کے ساتھ باندھ دی۔ حرص و ہوا کی آندھی سے یہ کشتی متلاطم و پریشان قریب ٹوٹنے کے ہے۔ فرمائیے کہ یہ بیڑا کیونکر پار ہو۔ (خاکسار عبدالرحمن خاں)

جوابات

سوال اول وحدۃ الوجود سے تعلق رکھتا ہے بلکہ اصل وحدۃ الوجود ہے۔ ایسے سوالات کے جوابات دینے میں اگر کچھ مشکل ہے تو یہی ہے کہ عام لوگوں کے فہم کے لائق نہیں تاہم سہل کرنے کی کوشش کیجاویگی۔

۱۔ وجود کثرت کا بیشک وحدت سے ہوا ہے۔ خداوند تعالیٰ خود فرماتا ہے جَمِيعًا مِّنْهُ یعنی آسمان زمین اور ان کی سب چیزیں اسی (اللہ) سے ہیں۔ اس مسئلہ کے سمجھنے میں بہت سے لوگوں نے غلطی کھائی ہے نہایت اسکی صرف اتنی معلوم ہوتی ہے کہ ذات باری عز اسمہ چونکہ تمام چیزوں کی اصل اور علت ہے وہی ذات تنہا آپ ہی موجود ہے باقی سب چیزیں اسکی ایجاد سے

حسب وعدہ تفسیر ثنائی کی چاروں جلدیں ستمبر میں چار روپیہ پر ملینگی۔ ۸ محصولڈاک (کل للعہ مع محصول)

ahmadimuslim.de

موجود ہیں۔ اسی لئے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا نام القیوم بھی ہے جسکے معنے ہیں تمام مخلوق کو وجود دیکر قائم رکھنے والا۔ دوسرے ایک مقام پر فرمایا إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کو زوال پذیر ہونے سے تھامتا ہے۔ اسکی مثال اگر کوئی دیسکتے ہیں تو صرف یہی کہ جس طرح تمام ستارے سورج سے مستفید ہو کر چمک دمک دکھاتے ہیں مگر در اصل انمیں روشنی نہیں ہے۔ ظاہر بین آدمی انکو روشن دیکھکر سمجھتا ہے کہ یہ بھی روشن ہیں لیکن دوربین آدمی جانتا ہے کہ یہ ستارے در اصل روشن نہیں ہیں بلکہ روشنی اصل وہی ہے جو سورج میں ہے۔ اسی طرح صوفیائے کرام نے جب بغور دیکھا کہ ان چیزوں کی اصل عدم ہے اور وجود انمیں زائد ہے تو اسلئے انکا قول ہے الوجود عین الذات یعنی جو وجود وہ ہیں مگر اصل وجود وہ عدم ہی کے حکم میں ہے۔ چنانچہ تمام ممکنات کو وہ اپنی اصطلاح [illegible] وحدة الوجود کہتے ہیں۔

لیکن کیا بلکہ اکثر لوگ اسمیں یہ غلطی کھاتے ہیں کہ لفظ تو وحدة الوجود کا بولتے ہیں اور ترجمہ وحدة الموجودات کا کرتے ہیں یعنی وہ سمجھتے ہیں کہ تمام **موجودات** ایک ہیں بلکہ یہانتک ترقی کر جاتے ہیں کہ ہر ایک چیز کو ذات باری تعالیٰ کا عین کہنے لگ جاتے ہیں حالانکہ یہ خیالات نہایت غلط بلکہ کفر ہیں۔ ایسے خیالات والوں کے حق میں حضرت مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ملحدان زمانہ مسئلہ وجود کی آڑ میں نماز روزہ وغیرہ عبادات کو جواب دے بیٹھتے ہیں۔ مولوی روم مرحوم ذات باری تعالیٰ شانہ کی بابت لکھتے ہیں ؎

ای بروں از وہم و قال و قیل من ＊ خاک بر فرق من و تمثیل من

خدا تعالیٰ کو تمام وہم و گمان سے وراء الوراء بتلایا ہے۔ حضرت شیخ اکبر ابن العربی قدس سرہ جو بقول حضرت مجدد الف ثانی وحدة الوجود کے امام ہیں ان کی ایک رباعی مشہور ہے جو انکے خیالات کا مجمل مگر کافی بیان ہے حضرت ممدوح فرماتے ہیں ؎

لا آدم فی الکون ولا ابلیس ＊ لا ملک سلیمان ولا بلقیس

فالکل عبارت وانت المعنی ＊ یا من ہو للقلوب مقناطیس

یعنی نہ آدم ہے نہ ابلیس ہے نہ سلیمان ہے نہ بلقیس ہے پھر فرمایا یہ تمام

موجودات تیرے وجود کے نشان بمنزلہ الفاظ کے ہیں اور تو ان سب کے لئے بمنزلہ معنے کے ہے۔ انہی معنے سے موجودات کو عالم کہا جاتا ہے۔ عالم فاعل کے وزن پر ہے۔ جو آلہ کے لئے ہے جسکے معنے یہ ہیں کہ صانع (خدا) کو جاننے کا آلہ۔ چونکہ مخلوقات سے خدا کی معرفت ہوتی ہے اسلئے اسکو عالم کہتے ہیں اور یہی رباعی مذکور کا مطلب ہے۔ غرض خلاصہ یہ کہ کل دنیا میں وجود تو بیشک واحد ہے مگر موجودات کثیر ہیں لیکن بعض لوگوں کا وحدة الوجود سے وحدة الموجودات سمجھ لینا غلط ہے پس اعتقاد مذکور ان معنے سے صحیح ہے کہ یہ تمام موجودات صرف ایک وجود حقیقی سے موجود اور قائم ہیں البتہ یہ کہنا کہ وجود بے بود اور نیست ہست نما ہے تفصیل طلب ہے۔ اگر اس سے یہ مراد ہے کہ ممکنات اپنی ذات میں ہالک الذات ہیں یعنی انکا وجود خانہ زاد اور اصلی نہیں بلکہ موجد کی ایجاد سے ہے جو انکو اعدام پر بھی [illegible] ہے تو یہ قول بھی ٹھیک ہے اور اگر [illegible] بے حقیقت ہیں۔ تو یہ خیال غلط [illegible] بطلان ہے۔ اگر مخلوقات کا وجود صرف ایسا ہی [illegible] موہوم ہوتا تو اسکے برے اور اسپر مرتب نہ ہوتے۔ نہ دنیاوی امور [illegible] نہ شرعی احکام کا مخاطب ایسا خیال کی تکذیب عقل و نقل دونوں کرتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے کئی ایک مقامات پر فرمایا ہے ہم نے انسان کو پیدا کیا۔ ہم نے اسکو پیدا کیا پیدا ہونے سے پہلے کچھ بھی نہ تھا۔ وغیرہ وغیرہ [illegible] بھی کچھ نہ ہو تو پہلے اور پیچھے کا فرق کیا ہوا۔

جملہ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ جو چیز تمکو مشغلہ میں خدا نظر آوے۔ اور دیکھنے والا اسکو اسوقت خدا جانے [illegible] تحت لا نفی بایۂ ساخت یعنے لا الٰہ میں جو معبود برحق کی نفی ہے اس شبیہ کو بھی اسی نفی کے ضمن میں لانا چاہئے مطلب یہ کہ اس شبیہ کو بھی معبود نہ جاننا چاہئے مبادا کہیں شرک کی آفت میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ یہ خیال مذکورہ ان معنے سے صحیح ہے لیکن یہ سوال کہ اسکا جاننا کیونکر ہو۔ البتہ قابل غور ہے اس سوال کا جواب خود قرآن مجید میں ہے اس سے بہتر کوئی نہیں دے سکتا۔ بہتر ہے کہ اسی کو نقل کر دیا جائے۔ سورہ فاطر رکوع ۱۲ میں ارشاد ہے۔

وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا

یعنی خدا ہی نے تمکو یعنی تمہارے باپ آدم کو مٹی سے پیدا کیا پھر تمکو نطفہ سے

پھر ان کو اقسام اقسام بنایا۔ اس سے آگے پھر کئی قسم کی مخلوقات کا ذکر کر کے فرمایا

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ

یعنی یہی بنانے والا تمہارا معبود مطلق اور پروردگار حق ہے اصلی حکومت اُسی کی ہے اس سے ثابت ہوا کہ خدا کی معرفت کا یہی ذریعہ ہے کہ اتنا جانے کہ جس نے مجھ کو اور تمام مخلوقات کو پیدا کیا ہے وہی معبود حقیقی ہے۔ اس سے زیادہ کنج کاؤ ضروری نہیں۔ مگر ساتھ ہی اسکو یہ بھی خیال رکھنا کہ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ اُس کی مثل کوئی چیز نہیں۔ ذات باری عزاسمہٗ کی نسبت عقل کی تمیز بس اتنی ہی ہو سکتی ہے کہ صنعت سے صانع کا پتہ بتلاتی ہے اور یہی کافی ہے۔

ج ۳ مع متبدہ وغیرہ کے گناہوں کو استغفار کی بھرتی سے پاٹ دیں۔ حدیث شریف میں ہے جو استغفار کرتا ہے۔ وہ گناہگار نہیں رہتا۔ قرآن مجید میں ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ یعنی متقیوں سے جب کوئی شیطانی حرکت ہو جاتی ہے تو وہ سمجھ جاتے ہیں اور بینا ہو کر دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ پس اسی اصول پر عمل کئے جائے۔ اور خدا کے فضل پر نظر رکھنی تو بیڑا پار ہے۔

ج ۴ اس سوال کا مطلب بھی قریب قریب ۳ کے ہی ہے پس جواب بھی وہی ہے۔ مختصر یہ کہ ؎

لب بہ بند و چشم بند و گوش بند ٭ گر نہ بینی سر حق بر من بخند

اہلحدیث کی ترقی

ع کئی جا و کوشش مرے دوستو!

بارہا لکھا گیا اور کئی ایک تجاویز تبلائی گئیں۔ خریدار بڑھانے پر انعام بھی مقرر ہوئے جس پر بعض دوستوں نے توجہ بھی کی۔ جزاہم اللہ۔ مگر قلیل ماہم۔ اسلئے ارادہ تھا کہ آج سے اس قسم کے اپیل پیش کرنے چھوڑ دیئے جائیں۔ لیکن پھر خیال آیا کہ کہتے جاؤ جہان سننے والوں سے خالی نہیں۔ اہلحدیث اپنی تین سال کی عمر پوری کرنے کو ہے۔ خیریت سے چوتھے سال میں نومبر کو قدم رکھیگا اسلئے نئے سال سے اسکی شکل و شباہت میں ترقی نما تبدیلی کرنیکا خیال ہے۔ اُس تبدیلی کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ چار صفحے زیادہ کئے جائیں مگر یہ صورت اُسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ موجودہ خریدار کم از کم دو دو خریدار مستقل پیدا کریں۔ اس کوشش بلیغ کے صلہ میں ثواب اخروی کے علاوہ مقررہ انعام کے بھی مستحق ہونگے۔ ہمارے خیال میں اگر کوئی کرنا چاہے تو یہ کام کچھ مشکل نہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ موجودہ صفحات ہی سے زیادہ کام لیا جائے۔ پس اب ہمارے قدر دانوں کے اختیار میں ہے کہ جو صورت چاہیں منظور کر کے عملی ثبوت دیں۔

واضح رہے کہ تبدیل نام کا تذکرہ جو گذشتہ ایام میں ہوا تھا۔ اسکے متعلق گو بعض احباب نے اجازت دی مگر کثرت سے مخالفت کی رائیں آئیں اسلئے نام اہلحدیث ہی بدستور رہیگا ؎ ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم

ذیل میں ایک سرگرم اہلحدیث کا خط درج کر کے ناظرین سے استدعا کرتے ہیں کہ اس خط کو پڑھکر اپنے رائے زرین سے اطلاع بخشیں۔ خط مذکور یہ ہے:۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپکے کارڈ سے معلوم ہوا کہ اہلحدیث کی اشاعت صرف ابھی سینکڑوں میں ہے۔ دل کو از حد افسوس ہوا۔ پنجاب میں اہلحدیث کی تعداد کئی لاکھ ہے مگر اخبار کی تعداد سینکڑوں میں۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ جماعت اہل حدیث کا ہر ایک فرد اپنی جماعت کی ترقی کے لئے جان و مال و دولت سے کوشش کرتا تھا۔ مگر انکا اخبار انکی جماعت کا مظہر اسقدر قلیل الاشاعت ہو۔ برخلاف اسکو دوسرے گروہوں کے اخبار ایک ہی جگہ سے کئی کئی نکلیں اور خاصی اشاعت حاصل کر لیں معلوم ہوتا ہے کہ اب (خدانہ کرے) اہلحدیث بے ہمت ہو گئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اب ناظرین اخبار اہلحدیث اس کاہلی کی پوری پوری تلافی کر دینگے۔ اور زمانہ کو دکھا دینگے کہ ابھی تک انہیں اپنے نام اہلحدیث کی لاج ہے۔

میں بھی حسب لیاقت چند تجاویز پیش کرتا ہوں۔ امید ہے آپ اور ناظرین اخبار پسند فرما کر اپنی رائے سے اخبار کے ذریعہ مطلع فرمادینگے۔ اخبار کی ترتیب حسب ذیل ہو۔

(۱) درس قرآن و حدیث۔ اس میں ایک مضمون کی فرقان حمید سے چند آیتیں لیکر اسکی تفسیر محض احادیث خیر الانام سے کی جاوے۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک کے حالات۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تمثیلات یا سوانح عمریاں۔

(۳) میرزا قادیانی کی تردید قرآن و حدیث سے۔

(۴) فتاویٰ حسب دستور۔

(۵) عالم الاسلام۔

ahmadimuslim.de

(۶) آریوں کی تردید۔

(۷) مضامین دلخواہ ایڈیٹر کے قلم سے نظمیں یا کسی بھائی کی مرسلات ہوں۔

انشاء اللہ عنقریب میں آپ کو دس تک خریدار صرف بھٹنڈہ میں پیدا کر دونگا۔ دو خریدار پہلے دیکھا ہوں۔ تین کے نام اب لکھتا ہوں پانچ انشاء اللہ اس مہینہ میں کوشش کرونگا۔

میں امید کرتا ہوں کہ میرے اہلحدیث بھائی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرینگے اور کوشش کرکے اخبار کی اشاعت کو اس حد تک پہونچا دینگے کہ یہ بھی ملک میں سربرآوردہ اخباروں کے زمرہ میں شامل ہو۔

نیازمند محمد عنایت اللہ سگنیلر بھٹنڈہ خریدار ۶۲۷

اڈیٹر خریدار پیدا کرنے تو بڑی بات ہے جس صاحب سے ہو سکے وہ تو اس سے دریغ نہ فرماویگا مگر ہمیں پختہ طور سے معلوم ہوا ہے کہ بہت سے علاقوں میں ابھی اخبار اہلحدیث کی خبر بھی نہیں پس ایک سہل تجویز یہ ہے کہ ہمارے ناظرین اپنی اپنی واقفی سے فہرستیں مرتب کرکے ایسے احباب کے نام مع پتہ مفصل کے بھیجدیں تاکہ انکو اخبار اہلحدیث کے نمونے بھیجکر اطلاع کی جائے۔ پس یہ کام تو بالکل سہل ہے جو صاحب ایسے ناموں کی فہرست جنمیں پہلے خریدار نہوں پچاس یا زیادہ تک بھیجیں گے۔ انکو بھی تقابل ثلاثہ یا **چودھویں صدی کا مسیح** بلا محصول ڈاک مفت انعام دیا جائیگا۔

؎ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار۔

امید ہے کہ ہمارے قدردان اس سے فائدہ اٹھاوینگے۔

تناسخ کا ثبوت

آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ:۔

"پنر جنم کا ایک عجیب واقعہ"

۲۷ جون کے پیسہ اخبار میں ایک عجیب واقعہ مشتہر کیا گیا ہے جس سے آواگون کے صحیح ہونے کا صریحی ثبوت ملتا ہے۔ ہم کو یہاں اس غرض سے درج کرتے ہیں تاکہ ہمارے ناظرین میں سے کوئی صاحب اصلیت کا پتہ لگا کر ہم کو براہ راست اطلاع دیں۔ جس پٹواری کا حال بیان کیا گیا ہے۔ وہ ظاہرا ہندو معلوم ہوتا ہے۔ وہ واقعہ حسب ذیل ہے:۔

ضلع بلند شہر میں قصبہ ڈونگر سادات کے پاس ایک چھوٹا سا گاؤں ہتھنہ ہے۔ جہاں ایک پٹواری ساٹھ یا ستر برس کی عمر کا رہتا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ میری بیٹی کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ جب لڑکی دو یا تین ہی دن کی ہوئی۔ اس نے آدمیوں کو اس غور سے دیکھنا شروع کیا جیسے اچھا بڑا آدمی دیکھتا ہے۔ اس بات کا چرچا ہونے لگا۔ جب لڑکی تین مہینہ کی ہوئی تو وہ بولنے لگی۔ اور پہلی بات جو اس نے کہی یہ تھی کہ میں علیگڑھ کے رہنے والی ہوں اوپر کوٹ ایک مسجد کے پاس کے مکان میں ایک شیخ صاحب رہتے ہیں۔ انکی بہو ہوں۔ میں کوٹھے سے گر کر مرگئی تھی۔ فلاں جگہ میرے کپڑوں کا صندوق رکھا ہے۔ اور فلاں جگہ کچھ روپیہ گڑا ہوا ہے۔ لڑکی کے نانا یعنی اس پٹواری کو یہ باتیں سنکر بہت تعجب ہوا وہ مع اس لڑکی کے علیگڑھ پہونچا۔ اوپر کوٹ جاکر شیخ صاحب موصوف کو تلاش کیا۔ جب انکے گھر پہونچا۔ وہ لڑکی فورا گھر میں گھسی اور جاتے ہی اپنے صندوق کو پہچانکر وہ رکھا تھا اس پر بیٹھ گئی۔ اور اسی جگہ رکھا ہوا اپنے نانا یعنی پٹواری کو بھی بتلایا تھا۔ خیر اس پٹواری نے سارا حال شیخ جی سے بیان کیا۔ شیخ جی کو سنتے ہی بہت تعجب ہوا اور کہنے لگے کہ واقعی میری بہو کوٹھے پر سے گر کر مری تھی اور اسی جگہ اس کا یہ صندوق رکھا تھا جس پر یہ لڑکی بیٹھی ہے بعد میں روپیہ کی بابت شیخ جی سے کہا جب لڑکی کی بتائی ہوئی جگہ کھودی گئی تو جتنے روپیہ لڑکی نے بتلائے تھے اس جگہ سے برآمد ہوئے۔ شیخ صاحب عالم تحیر میں ہوگئے۔ اور معبود حقیقی کی قدرت کو یاد کرکے سکتہ میں رہ گئے اور پٹواری صاحب سے کہنے لگے کہ میاں اس لڑکی کو ہم کو دیدو۔ پٹواری صاحب بولے کہ شیخ صاحب اگر یہ لڑکا ہوتا تو کچھ عذر نہ کرتا اور بدل وجان دیدیتا مگر یہ لڑکی کا معاملہ ہے اگر میں تم کو دیدونگا تو بدنامی ہوگی۔ غرض شیخ جی کا اصرار تھا اور پٹواری جی کا انکار۔ اب ہو تو کیسے ہو اور کس کروٹ اونٹ بیٹھے۔ چونکہ اونٹ بھی بڑا اصرار دہ تھا اسوجہ سے پٹواری صاحب کی ہی طرف کروٹ لے لی۔ اور پٹواری صاحب اپنی ضد پر قائم رہے اور لڑکی کو نہ دیا۔ اور لڑکی سمیت اپنے گاؤں کو چلے آئے۔ یہاں اس سے عجیب عجیب باتیں ظاہر ہونے لگیں اور اب بھی ہوتی ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ یا تو روزمرہ ہوتی

[illegible]

ahmadimuslim.de

تہیں یا اب کبھی کبھی ہوتی ہیں۔

لڑکی کی عمر چھ سال کی ہو اور خانہ داری کا کام خوب چستی و چالاکی سے اور ہوشیاری سے کرتی ہے کہ کوئی عورت سلیقہ دار بھی ایسا کام نہ کرے گی۔ روٹی بھی پکاتی ہے ہانڈی بھی۔ غرض گھر کا کل کام نہایت عمدگی سے سرانجام دیتی ہے اور نازک دماغ ایسی ہے کہ جہاں ذرا سی بو ہوئی تو بوریا کھڑا کر اٹھا لیتی ہے۔ جب تک کہ وہ جگہ صاف نہ ہو جائے اس کو چین ہی نہیں آتا۔ پٹواری صاحب کا بیان ہے کہ وہ ہاتھ منہ ایسے طریقہ سے دھوتی ہے کہ جیسے اہل اسلام وضو کرتے ہیں ویسے ہی بالقصد ہونا۔ ویسے ہی منہ دھونا کہنیاں دھوتی ہے پھر مسح کرتی ہے پھر پاؤں دھوتی ہے۔ وعلیٰ ہذا القیاس اور اکثر ایسی حرکت کرتی ہے جیسے اہل اسلام سجدہ کرتے۔ غرض نئی نئی باتیں کرتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی عمر بھی کم ہوگی۔ وہ زیادہ عرصہ تک زندہ نہ رہیگی کیا خدا کی قدرت ہے کہ کیسی کیسی مخلوق پیدا کرتا ہے۔ بیشک اس کی قدرت میں دم مارنے کی جا نہیں ہے۔ جو چاہا سو کیا۔ جو چاہے سو کرے۔ مالک الملک ہے۔" ۲۳ اگست سنہ ۱۹۰۶ء

تعجب ہے۔ آریہ گزٹ کا ایڈیٹر ایسی خبر کی تصدیق چاہتا ہے۔ جو آریہ مذہب کے صریح مخالف ہے۔ اس خبر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علاوہ اس لڑکی کو پچھلے جنم کا حال معلوم ہے حالانکہ ہم میں سے کسی کو معلوم نہیں تو یہ سب خیال خلاف قانون قدرت ہوا جو آریہ دھرم میں جائز نہیں۔ ۲ معلوم ہوا کہ اسلامی دھرم کے اعمال سے بھی انسان نجات پا سکتا ہے۔ یا کم از کم ان اعمال سے آدمی گنہگار نہیں۔ کیونکہ اگر وہ لڑکی گنہگار ہوتی۔ تو انسانی قالب میں نہ آتی۔ بلکہ حیوانی قالب میں جاتی حالانکہ آریوں کے گرو دیانند جی لکھتے ہیں۔ کہ ویدوں کا منکر دہریہ ہے پھر دہریہ کیونکر نجات پا سکتا ہے۔ ۳ معلوم ہوا کہ پچھلے جنم کا حال اس جنم میں بھی اوسکا ہوتا ہے کیا ان کا لازمی نتیجہ یہ نہیں۔ کہ پچھلے جنم کے رشتہ دار بھی اس جنم میں بہت رشتہ دار ہوئے ہیں۔ تو پھر اس میں کیا شک ہے کہ بہت سے ناطے رشتہ آریوں میں ایسے بھی ہوئے ہونگے جو ماں بیٹے بہن بھائی اور باپ بیٹی کے مابین ہوں گے کیا آریہ گزٹ اس خبر کی تصدیق کر کے ان سوالات کے جوابات دیگا علی گڑھ کے دوستوں سے عموماً اور ڈاکٹر اشرف خان صاحب سے خصوصاً التماس ہے۔ اس خبر کی تصدیق یا تکذیب سے بہت جلد اطلاع بخشیں

تقریظات (ریویوز)

مجموعۃ التسکین۔ اس مجموعہ میں اصول حدیث کے متعلق بحث ہے۔ اور احادیث آمین بالجہر کی نسبت جو شوق نیموی صاحب نے کلام کیا تھا۔ اس کا مفصل جواب اور آمین بالجہر کا اچھی طرح سے ثبوت دیا گیا ہے۔ رسالہ الرد والرد پر بحث ختم ہوئی ہے۔ مولوی شوق صاحب نے اکثر مباحث کو تسلیم کر لیا۔ از تالیف لطیف مولانا محمد سعید صاحب مرحوم محدث بنارسی۔ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت صرف ۸ر علاوہ محصول

صراط مستقیم۔ یہ رسالہ جواب اشتہار مولوی عبدالکریم حنفی پنڈوری کا ہے انہوں نے اپنے اشتہار میں یہ ثابت کرنا چاہا تھا کہ بخاری شریف کی حدیثیں صحیح نہیں ہیں۔ اور جب لوگوں نے اس کتاب کو اصح الکتب مانا ہے۔ وہ غلطی پر ہیں۔ اس کا جواب دیا گیا ہے اور قابل دیکھنے کے ہے قیمت صرف عمر روپیہ محصول بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ

محمد ابو القاسم مالک سعید المطابع پریس محلہ دارانگر بنارس شہر

حل کلیات خاقانی مؤلفہ بی اے کورس فارسی و کورس منشی عالم پنجاب یونیورسٹی

اس کتاب کی مشکلات پر نظر ڈالیں۔ تو سمجھنے سے باہر ہے لیکن شرح کی طرف خیال کریں۔ تو آسان سے آسان ہے کیونکہ اس کے شارح جناب استاد مولوی احمد حسن صاحب شوکت ایڈیٹر شحنہ ہند میرٹھ ہیں۔ جو شرح کی خوبی کے لئے کافی ضمانت ہیں۔ اور قیمت عہ ہے۔ مگر ہمارے خیال میں شائقین کی کم ہمتی کے لحاظ سے قابل تخفیف ہے۔ پتہ مذکورہ بالا

حکایت عجیبہ اس کتاب میں ایک بزرگ خاتون کا مکتوب ہے۔ جو ہر ایک بات کے جواب میں قرآن شریف کی آیت ہی پڑھا کرتی تھی۔ حکایت لطف خیز ہے۔ قیمت صرف ۔ محصول ۔ ۵ نسخے ۔ ملنے کا پتہ مولوی حکیم عبداللہ مقام سبز کوہائی ڈاک خانہ جونیاں ضلع لاہور

آریہ سماج کی ادبی کتب میں جہاد کی تعلیم مضمون نام سے ظاہر ہے۔ اخبار میں بھی یہ مضامین نقل ہوئے تھے۔ بصورت کتابچہ کی صورت میں چھاپے گئے ہیں قیمت

پتہ دفتر اخبار جیون تت لاہور

ahmadimuslim.de

رسول کریم اور علم غیب

از روزنامہ پیسہ اخبار

جمہور اسلام بلکہ قریباً تمام مذاہب کے نزدیک عالم غیب صرف ذات باری تعالیٰ کے لئے مختص ہے اور دوسرا کوئی اس میں دخیل نہیں مگر افسوس ہے کہ بعض لوگ افراط و تفریط میں پڑ کر رسول کریم کو اس سے متصف کرتے ہیں اور بالخصوص اصحاب خصوصاً فلاسفہ کے نزدیک جو تضحیک دین متصور ہے اس سے نہیں ڈرتے۔ عرصہ دراز سے بریلی کے ایک مولوی صاحب اس عقیدہ کی بابت شہرت خاص حاصل کر چکے ہیں اور اس کی بدولت ایام حج میں علماء کے مباحثہ سے پریشان ہوتے رہے ہیں۔ حال میں غالباً انہی کے کسی معتقد یا ہم خیال نے ایک کتاب بھی شائع کرائی ہے جس میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم غیب ہونے کا ثبوت صرف احادیث نبوی سے دیا گیا ہے مگر آپ پر اور دیگر ذی علم لوگوں پر اظہر من الشمس ہے کہ کوئی حدیث نبوی مخالف آیت قرآنی نہیں ہو سکتی اگر ہو تو اس کو مذہب اسلام میں قول نبوی نہ مانا جائیگا۔ پس میں ۱۲ آیتیں قرآن مجید کی ذیل میں تحریر کرتا ہوں جن میں خداوند جل و علیٰ صاف صاف فرماتا ہے کہ بجز میری ذات کے کسی بشر یا پیغمبر کو علم غیب نہیں دیا گیا۔ میرے خیال میں حد سے تجاوز کرنا اچھی بات نہیں ہے پیغمبر علیہ الصلوات والسلام کی تعریف اس قدر کافی ہے کہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر حاوی نہیں مگر جتنی پر وہ چاہے

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ

ایسا بھی نہیں کہ تم کو اللہ غیب کی باتیں بتا دے ہاں اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے انتخاب فرما لیتا ہے (اور ان کو حسب مناسب بتا دیتا ہے)

إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ — کیونکہ غیب کی باتیں تو ہی جانتا ہے

قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحٰى إِلَيَّ

اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ ہی تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو بس اس کے حکم پر چلتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ — اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ۔

اگر میں غیب جانتا ہوتا تو اپنا بہت سا فائدہ کر لیتا۔ اور مجھکو کسی طرح کا نقصان نہ پہونچتا۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

قُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ عِنْدَ اللّٰهِ۔ اے پیغمبر لوگوں سے کہو کہ غیب کی خبر بس خدا ہی کو ہے

قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ

میں تو دعویٰ نہیں کرتا کہ میرے پاس خدائی خزانے ہیں اور نہ میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ آسمان اور زمین میں جو غیب کی باتیں ہیں اس کا علم خاص اللہ ہی کو ہے۔

لَهُ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ آسمان اور زمین کا علم غیب خاص اللہ کو ہی ہے

(۱۵ سیپارہ ۱۳۱۵ صفحہ قرآن مترجمہ مولوی نذیر احمد) پیغمبروں کو علم غیب نہیں دیا گیا اور جو لوگ علم غیب کو لازمہ پیغمبری سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں پیغمبر اسی قدر علم غیب رکھتے ہیں جو خدا نے ان پر ظاہر کیا ہے۔

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ

اے پیغمبر لوگوں سے کہہ دو کہ جتنی مخلوق آسمان و زمین میں ہے غیب کی بات کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اور نہ لوگوں کو معلوم ہے کہ کب اٹھا کھڑے کئے جاوینگے۔

إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

بجز خدائے پاک کے کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب ہوگی اور بارش کب ہوگی۔ اور پیٹ میں نر ہے یا مادہ اور کوئی شخص یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کریگا۔ اور یہ بھی نہیں جانتا کہ کہاں اور کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ ہی سب باتوں کا جاننے والا ہے۔

وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا اے پیغمبر تم نہیں جانتے شاید قیامت قریب آ گئی۔

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحٰى إِلَيَّ۔ اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ میں پیغمبروں میں کوئی انوکھا پیغمبر

... مولوی محمد رضا خاں بریلوی

ahmadimuslim.de

تو میں نہیں اور میں نہیں جانتا کہ آئندہ میرے ساتھ کیا ہوگا۔ اور نہ یہ جانتا ہوں کہ تمہارے ساتھ کیا ہوگا۔ میری طرف جو وحی آتی ہے۔ اسی پر چلتا ہوں۔

عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا۔ غیب کی باتیں اسی کو معلوم ہیں وہ کسی دوسرے کو غیب کی باتیں نہیں بتاتا (دین محمد از باغبانپورہ۔ لاہور)

ایڈیٹر:۔ بعض لوگ ان آیات کے اثر سے متاثر ہو کر اتنا تو مانتے ہیں کہ علم غیب خاصہ خداوندی ہے مگر اس میں اتنی پیچ لگاتے ہیں کہ خاصہ تو ہے لیکن خاصہ وہ علم ہے جو ذاتی ہے۔ بقول ان کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جو علم غیب تھا وہ ذاتی نہیں بلکہ وہبی ہے مگر قرآن شریف ان کی اس فضول تاویل کا رد کرتا ہے ارشاد ہے وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ یعنی اگر میں غیب کی باتیں جانتا تو ہر ایک قسم کی بھلائی جمع کر لیتا۔ اور مجھے کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچتی۔ اس کلام ہدایت نظام میں خداوند تعالے نے علم غیب کی نفی کی ہے۔ مگر لازم کی نفی سے یعنی خیر کثیر کے جمع کرنے اور شر کے دفع کرنے کو علم غیب کے لئے لازم قرار دیا ہے پھر ان کی نفی کی طرف اشارہ کیا ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ یہ دونوں باتیں (جمع خیر اور دفع شر) جیسی علم ذاتی کو لازم ہیں وہبی کو بھی لازم ہیں۔ اس اثر میں دونو علم مساوی ہیں۔ جیسے کسی قابل دید چیز کا دیکھا جانا جیسے سورج کی روشنی میں ہو سکتا ہے چاند اور دئے کی روشنی میں بھی ہو سکتا ہے۔ اس وصف خاص میں ان دو نو علموں کا کوئی فرق نہیں حالانکہ لازم کی نفی کی گئی ہے تو بحکم قاعدہ انتفاء اللازم یستلزم انتفاء الملزوم یعنی لازم کی نفی سے ملزوم کی نفی ثابت ہوتی ہے پس ثابت ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں کسی قسم کا علم غیب نہ تھا یہی وجہ ہے کہ ملا علی قاری مرحوم حنفی نے شرح فقہ اکبر مصنفہ امام ابوحنیفہ رحم میں لکھا ہے وذکر الحنفیة تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی علیه السلام یعلم الغیب لمعارضة قوله تعالیٰ قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ الخ یعنی تمام علماء حنفیہ اس بات پر متفق ہیں کہ جو کوئی اس بات کا اعتقاد رکھے کہ آنحضرت غیب جانتے تھے وہ کافر ہے کیونکہ یہ خیال اس کا صریح آیت قرآنی کے مخالف ہے جس میں ارشاد ہے کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا سچ ہے۔

علم غیبی کس نمیداند بجز پروردگار ہر کہ گوید من بدانم تو از وے باور مدار

(اہلحدیث)

تغلیب الاسلام جلد چہارم چھپکر تیار ہے شائقین درخواستیں بھیجدیں قیمت ۱۲ عہ

حساب دوستان در دل

مندرجہ ذیل اصحاب کی قیمتیں اکتوبر میں ختم ہیں آئندہ ہفتہ وی پی ہوگا مطلع رہیں۔ نامنظور ہو تو اطلاع بخشیں۔ مینیجر

۸	امرتسر	۲۸۷	ناگپور کلاں
۶۵۷	کوٹال پوکھر	۶۵۸	چک نمبر ۲۱۶
۶۵۹	دسوہا	۶۶۰	بانس بریلی
۳۹۶	رڑکی	۳۶۵	حیدرآباد
۴۰۱	عبداللہ پور	۳۷۵	چک نمبر ۳
۲۸۳	ازلی	۳۰۲	پچکھٹہ ۱
۱۳۹	ننگری	۵۲۰	ہرالاکھی
۵۱۴	کوٹلی لوہاراں	۵۵۱	ڈھاریوال
۴۷۶	بنارس	۲۴۴	منیر آباد پھلواری
۲۶۴	سوہیاں	۲۰۳	سوٹی

درخواست نمبر ۴

میں ایک غریب طالب علم ہوں والدین طاعون سے فوت ہو چکے ہیں۔ کوئی صاحب میرے نام اخبار اہل حدیث جاری کرائیں تو ثواب دارین پائیں۔ حسن شاہ طالب علم از مقام گھٹیالیاں ڈاک خانہ سترو ضلع سیالکوٹ۔

درخواست نمبر ۵

میں ایک بے استطاعت طالب علم ہوں مگر اہل حدیث کے مطالعہ کا شوق از حد فزوں ہے کوئی صاحب ذوالوقار احسان کر کے اخبار میرے نام جاری کرائیں تو ممنون احسان ہونگا۔ دگل محمد طالب علم مدرسہ بقائی درگاہ تہلاہ شریف اسٹیشن باقرانی روڈ ضلع لاڑکانہ)

استفسار

سیار الحق اور اتحاف النبلا کہاں سے ملیگی۔

خریدار نمبر ۲۲۳

جواب

سیار الحق مطبع مجتبائی دہلی سے ۱۲ عہ پر ملتی تھی۔ اتحاف النبلا کا حال کوئی اور صاحب بتلا دیں۔ ایڈیٹر

ہدایت الزوجین نکاح وطلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق کا بیان قیمت ۱ر

ایک حنفی عالم کے سوال کا جواب

(از مولوی ابو نعیم عبد العظیم صاحب حیدرآبادی)

ایک روز کا ذکر ہے۔ کہ میں ایک حنفی عالم سے ملا۔ وہ مجھ کو اس طرح سمجھاتے تھے کہ بھائیو! تقلید کا التزام ہمارے لئے وسیلۂ نجات ہے۔ اور تقلید کا التزام ہم پر واجب اس وجہ سے ہے کہ حدیث و قرآن مجمل ہے۔ ان کی تفسیر مجتہدوں کا ذریعہ ہو سکا ہے ہم تک پہنچی جس کو فقہ کہا کرتے ہیں پس مجتہدوں کی تقلید چاہئے۔ ان حضرات علماء کی جو مجتہد نہیں تھے جیسے بخاری مسلم وغیرہ یہ لوگ مجتہد نہیں تھے بلکہ محدث اور مجتہد کا درجہ محدث سے بڑھ کے ہوتا ہے۔ اور یاد رکھو کہ مجتہد ائمہ اربعہ ہی گذرے ہیں۔ انہیں پر ختم ہے۔

جواب ناظرین! وہاں جو کچھ میرے اور ان کے درمیان ہوئے وہ بطور تقریر واسطے فائدہ عام کے ذکر کئے جاتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

اول تو میں کہتا ہوں کہ جب تقلید کا التزام واجب ہے۔ تو پھر کیوں التزام نہیں کیا جاتا کیا مقلدوں نے تقلید کا التزام ایسا سمجھ رکھا ہو کہ حنفی ہے ملا ہی یا شافعی۔ اگر بھائی مقلدین اسی پر قائم رہتے کہ تقلید کا التزام ہو۔ تو پھر وہ مقلد ہی نہیں رہتے۔ زبانی کہتے پھرتے ہیں کہ تقلید کا التزام واجب ہے تقلید کو التزام سے مراد یہ ہے کہ جس طرح وہ مجتہد حکم دیا ہے اس پر عامل ہو کاربند ہوں۔ ایک کو بھی نہ چھوڑیں۔ سینکڑوں امور میں سینکڑوں مقامات میں حضرات احناف کے ایسے ہیں جو تقلید سے باہر ہو جاتے ہیں۔ جیسے یہ ایک قول روضۃ العلماء کا کہ کسی نے امام صاحب سے پوچھا کہ جب تمہارا قول۔ قیاس خلاف قرآن و حدیث و اقوال صحابہ کے ہو تو کیا کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا میرے قول و قیاس کو چھوڑ دینا چاہئے۔ امام صاحب کا احتیاط کہ قول صحابہ پر اپنا قول ٹھیک نہیں سمجھتے۔ مگر میں حیران ہوں۔ ان کی تقلید کے التزام کے دعوے کرنے والے اس قول کی تقلید بالالتزام کیوں نہیں کرتے ہوں گے۔ غور کر سکتے ہیں آج کل کے مقلدین تو یہی کہتے ہیں۔ کہ جو امام صاحب کا قول ہو ہم اس کو نہ چھوڑیں گے خواہ وہ قول موافق حدیث ہو یا مخالف۔ ایسا مذہب تو اگر فرضاً حضرت امام صاحب زندہ رہتے۔ تو ان کو ناگوار تھا۔ اب یہ کہا جائیگا۔ کہ امام صاحب کا قول ہی کہیں مخالف حدیث ہے یا نہ تھا۔ بطور نظیر ایک قیاس پیش کیا جاتا ہے۔ جو حدیث کے مقابل ہے غلط بلکہ محض غلط ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ یا بکریوں کے تھنوں کو بند کر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ لوگ خریدتے وقت دھوکا کھائیں کہ بہت دودھ دینے کے پانچ سیر تھے سیر کا یقین ہو منع کیا اور فرمایا اگر کوئی اس طرح کی بکری یا اونٹنی خریدے اور خریدار دودھ وغیرہ نچوڑنے کے بعد اس حالت سے واقف ہو کہ اسے دھوکا دیا گیا۔ تو خریدار کو اختیار ہے چاہے رکھے چاہے واپس کرے قیمت لیلے۔ واپسی کے وقت خریدار کو لازم ہے کہ دودھ جو نچوڑا ہے اس کے بدلے ایک صاع تمر یا ایک صاع طعام دیدے مگر بھائی حنفی کا خلاف ہے۔ امام صاحب کا قیاس ہے کہ جتنا دودھ نچوڑا گیا ہے اس کا بھاؤ بھاؤ تمر یا طعام دینا چاہئے

حدیث یہ ہے لا تصروا الابل والغنم فمن ابتاعها بعد فانه بخیر النظرین بین ان یحتلبها ان شاء امسك وان شاء ردها وصاع تمر۔ عن ابن سیرین صاعا من طعام (بخاری)

اسی طرح اور بہت سے مسائل ہیں جو ترتیب وار یہاں لکھنے سے تحریر طول ہوگی۔ اسی وجہ مختصر بیان کر دیا گیا۔ اب خیال کرو ایسی صورت میں جب کہ خلاف حدیث قیاسات ہوں۔ تو حدیث پر عمل کرنا چاہئے یا قیاسات پر اگر باوجود حدیث ہوتے قیاسات پر اڑے رہیں سا ایک تو خلاف امام صاحب کے ہمارا فعل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دیکھو آپ کے روضۃ العلماء کا قول۔ دوسرے خلاف حدیث۔ اگر التزام امام صاحب کے مذہب کا مقصود ہے۔ تو حدیثوں کو لیلو۔ قیاسات کو چھوڑ دو۔ مگر کہاں التزام ہو سکتا ہے۔ حدیث مذکورہ پر تو ایک سہارنپوری مولوی شاگرد رشید مولوی عبد الحق صاحب حنفی دہلوی نے حاشیہ بخاری شریف پر لکھا ہے۔ کہ یہ حدیث خلاف قیاس ہے۔ اور دوسرے اس حدیث کے راوی ابوہریرہ ہیں۔ اور ابوہریرہ غیر فقیہ تھے کیونکر ہم نے اس حدیث پر عمل نہ کیا۔ اب نہ اس حدیث پر عمل ہونا چاہئے۔ دیکھئے یہ صاحب مرحوم مستند کو بھی التزام کا دعویٰ تھا۔ مگر روضۃ العلماء کے التزام کے قول کو بالائے طاق رکھ کر نعوذ باللہ حدیث کو خلاف قیاس کہ گذرے۔ اور صحابی کی شان میں گستاخی کی تقلید کی آندھی میں یہ خیال نہ فرمایا۔ کہ یہی ابوہریرہ کے روایت کے عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جو مقبول عند الحنفیہ ہیں سے بعینہٖ یہی حدیث مروی ہے۔ پھر ان صحابی کی شان میں کیسی بے ادبی کی جاتی ہے۔ ناظرین! صحابہ اور حدیث کے دشمن اور بیا۔ زبردستی جماعت اہلحدیث بدنام ہے۔ حاصل تقلید کا التزام زنہار ممکن نہیں۔ (باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۳۳۸ - زید نمازی پرہیزگار ہے اور مسائل سے واقفیت بھی رکھتا ہے مگر اُس نے اپنی منکوحہ کی چھوٹی ہمشیرہ کو جو کہ شوہر دار ہے اپنے یہاں رکھ لیا ہے اور اس سے ابتک زنا کرتا ہے اور اس کے شوہر کو دھمکا کر نکال دیا ہے اور سالی سے اُس کے دو لڑکے بھی تولد ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں زید کے ساتھ ہم لوگ کیا سلوک کریں۔ اُس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔ اور اس کے ساتھ مصافحہ اور اکل وشرب جائز ہے یا نہیں؟ سائل

ج نمبر ۳۳۸ - زید مذکور بہت برا کرتا ہے اُس کو جلدی توبہ کرنی چاہئے اگر برادری کے علیحدہ کر دینے سے اُس کو تکلیف پہونچکر درست ہونے کا گمان ہو تو مسلمانوں کو لازم ہے کہ بحکم لا تواکلوہم ولا تجالسوہم اُس سے اکل وشرب ومجالست ترک کردیں تاکہ وہ درست ہو۔ البتہ نماز کے نادرست ہونے کی وجہ نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر نماز ہر ایک نیک و بد کے پیچھے پڑھ لیا کرو۔

س نمبر ۳۳۹ - زید اگر کسی قدر غلہ بھاؤ کاٹ کر بوقت تخم ریزی کسی کو دیکر وعدہ کرالیوے کہ ہم اسی قیمت کا غلہ فصل پر لونگا۔ اسوقت نرخ غلہ خواہ زیادہ ہو خواہ کم نقدی ہرگز نہ لونگا۔ مثلاً بوقت تخم ریزی کے بکمن ۵ ثار دیا اور فصل پر بکمن ۳۰ ثار خواہ سفو لیا اب یہ لینا اور اس طرح کا اقرار کر لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ مدلل بیان فرماکر مشکور فرمادیں۔ (شیخ محمد اسماعیل عثمانی) از ضلع گونڈہ

ج نمبر ۳۳۹ - اگر روپیہ سے فروخت کیا ہے اور روپیہ کے عوض میں فصل کے موقع پر لینا چاہتا ہے تو کوئی حرج نہیں نہ ممانعت کی کوئی وجہ ہے۔

س نمبر ۳۴۰ - بلدہ پانڈیچری میں ایک انجمن برائے حمایت اسلام قائم ہوئی ہے اُس کا سرمایہ چندہ سے جمع کیا جاتا ہے مذکور چندہ خرچ کے واسطے کافی نہونے سے انجمن بذریعہ لاٹری سرمایہ جمع کرنے قصد کرتی ہے۔ اس طرح لاٹری ایجاد کر کے چندہ وصول کرنا اور اس کو نیک کاموں میں صرف کرنا شرع شریف میں جائز ہے یا اگر جائز نہو تو اس کی برائی مع دلائل بیان کیجئے۔

س ۳۴۱ - کافر ومسلمان جانوروں کو غیر اللہ پر نذر کر کے مندروں اور مقبروں پر لاکر چھوڑتے ہیں۔ وہاں کے پجاری ومجاور ان کو بازار میں لاکر فروخت کرتے ہیں۔ مسلمان لوگ ان کو خریدنا اور ذبح کر کے استعمال میں لانا جائز ہے یا نہ (؟)

س نمبر ۳۴۲ - ۱۳ اپریل ۱۹۰۶ء کے اہلحدیث میں بجواب سوال نمبر ۲۰۵ صدقہ فطر کا اندازہ اڑہائی سیر انگریزی ہے بعض علما اس سے کم بھی کہتے ہیں لکھا ہوا ہے۔ مذکور فی سیر انگریزی کا وزن چہرہ شاہی کے روپیہ سے کتنے تولے بنتا ہے اور بعض علما جو کم کہتے ہیں اُس کا مقدار کیا ہے اور صدقہ فطر میں غلہ کے علاوہ اس کی قیمت مقرر کر کے مبلغ بھی دے سکتے ہیں یا نہیں۔ دونوں میں کونسا دینا افضل ہے جواب حدیث مرفوع سے عنایت ہو۔

س نمبر ۳۴۳ - چار رکعت والی نماز میں امام فراموشی سے پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا۔ بعض مقتدی اس کا قصد انکر کے قعدہ میں ہی بیٹھے رہے اور بعض امام کے ہمراہ کھڑے ہو گئے۔ جو کہ قعدہ میں تھے۔ امام کے پانچویں رکعت کا سجدہ کرتے ہی وہ سلام دیکر اپنی نماز سے فارغ ہوگئے۔ امام اور اس کے ساتھی پانچویں رکعت کو چارہی یقین کر کے اپنی نماز کو ختم کئے ان ہر دو فریق میں کس کی نماز صحیح ہے اور کس کی غیر صحیح۔

س نمبر ۳۴۴ - اس زمانہ کے نصاریٰ جو تثلیث کے معتقد ہیں بغیر خدا کا نام لئے جانور کو ذبح کرتے ہیں مسلمان لوگ ان کے ذبح کئے ہوئے گوشت کو کھانا درست ہے یا نہ جواب قرآن وحدیث سے بیان ہو۔

س نمبر ۳۴۵ - قرآن شریف میں یہود ونصاریٰ کی عورتوں کو نکاح کرنے کے لئے جو حکم آیا ہے کہتے ہیں وہ بھی یہود ونصرانی ہیں یا اور کوئی اگر یہی ہیں تو بعد نکاح کے ان کو گرجے کا حکم ہے یا نہیں اور وہ عورتیں اپنی عبادت کے واسطے کلیسہ کو جا سکتی ہیں یا نہیں اور ان سے اولاد ہوگی تو مسلمان کہلائیگی یا یہودی و نصرانی

س نمبر ۳۴۶ - کوئی شخص اپنی کسی جائداد کو فلاں مسجد کو خاص ہے کہا بلکہ سندی کاغذ بھی لکھدیا۔ مگر اس کو وقف نہ کر کے اپنے تصرف میں رکھا ہوا ہے آیا وہ زمین اس مسجد پر وقف ہو سکتی ہے یا نہ اور اس مسجد کے متولیاں مذکور زمین مسجد کو خاص ہی کر کے دعویٰ کر سکتے ہیں یا نہ۔ اور وقف کی صحت کے لئے شروط کیا ہیں۔ وقف کا لفظ نہ لے کر فقط خاص ہی کہنے سے وقف ثابت ہوگا کہ نہیں۔

س نمبر ۳۴۷ - ایک مولوی صاحب وعظ میں بیان کرتے ہیں کہ لوح محفوظ پر جو کچھ لکھا ہوا ہے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا ایک جزو ہے اور ان کے روضہ مبارک کے پائیں پر ایک فرشتہ کھڑا ہوا ہے وہ دنیا کے حالات جان لیتا ہے جب ادنیٰ فرشتہ کا یہ رتبہ ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا حال معلوم ہونا کچھ خدا کی قدرت سے بعید نہیں یہ ان کا قول

ahmadimuslim.de

کس پایہ کا ہے اور اس فرشتہ کی کیفیت حدیث صحیح سے ثابت ہے یا نہ؟

س نمبر ۳۴۸ ۔ محفل میلاد شریف یا حضرت عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کی گیارہویں یا تیجہ۔ دسواں۔ بیسواں۔ چہلم وغیرہ کی تقریب میں لوگ کو کھانے کی دعوت دیجاتی ہے اس میں حاضر ہونیوالوں کے گھر اس کھانے کو بطور تحفہ روانہ کیا جاتا ہے۔ آیا اس دعوت میں حاضر ہونا یا اس تحفہ کو قبول کرنا جائز ہے یا نہ؟

س نمبر ۳۴۹ ۔ ایک شخص مولود شریف کی محفل کرتا ہے نہ اس میں قصیدہ خوانی ہوتی ہے نہ وعظ وغیرہ بیان کیا جاتا ہے فقط رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کیلئے کھانا کھلاتا ہے اپنی خیر و برکت ہو ورنہ جان و مال تلف ہونیکا خوف ہے سمجھکر دعوت کرتا ہے ایسی دعوت کرنا درست ہے یا نہیں اور اس میں حاضر ہونا کیا ہے۔

س نمبر ۳۵۰ ۔ ایک شخص پانچسو روپیوں کی املاک یا نقد چھوڑ کر مر گیا۔ اس کی تین بی بیاں ہیں پہلی کا مہر چار سو روپیہ۔ دوسری کا دوسو روپیہ تیسری کا سو روپیہ اس پر قرض ہے اب ان تینوں عورتوں کا مہر شرع شریف کے موافق کس طرح تقسیم ہونا چاہئے۔

س نمبر ۳۵۱ ۔ اشرفی جس پر چہرہ شاہی کی تصویر ہوتی ہے بشکل زیور کے اس کا ہار بنا کر عورتوں کے گلے میں ڈالنا جائز ہے یا نہیں؟

س نمبر ۳۵۲ ۔ ایک شخص کی بیوی انتقال کر گئی جسکو ایک لڑکا ہے اور اس لڑکے کا باپ دوسرا نکاح کیا ہے اب وہ لڑکا اپنے باپ کی حقیقی سالی کو نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

س نمبر ۳۵۳ ۔ ایک شخص کے دو بیبیاں ہیں ہر ایک کو ایک ایک لڑکی ہے کوئی شخص ان میں سے ایک لڑکی کو نکاح کر لیا اس کی دوسری بی بی کا بیٹا دوسری لڑکی کو نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں (خریدار نمبر ۳۳۴۴ از چدم بدم ضلع سوت ارکاٹ)

ج نمبر ۳۴۰ ۔ لاٹری کی صورت نہیں بتلائی گئی ایک صورت لاٹری کی یہ ہوتی ہے کہ چند آدمی ہر ماہ میں مثلاً ایک ایک روپیہ دیتے ہیں جو مجموعی رقم ایک شخص لے لیتا ہے۔ دوسرے مہینے دوسرا تیسرے مہینے تیسرا یہ صورت تو جائز ہے مگر غالباً یہ صورت انجمن کی ملحوظ کردہ نہ ہوگی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی شخص اس قسم کی ایجنسی (دوکان) کھولتا ہے اور مختلف مقامات میں اشتہار دیتا ہے کہ ایک ایک روپیہ یا دو دو روپیہ بھیجو۔ اس قدر رقم ہو گی تو قرعہ اندازی کی جائیگی پھر جس کے نام کا قرعہ نکلیگا اس کو وہ رقم ساری دیجائیگی باقی سب محروم رہینگے۔ اس رقم میں سے ایجنسی ایک روپیہ یا دو روپیہ سینکڑہ لیگی یہ بھی اگر اس قسم کی ایجنسی انجمن نے کھولی ہے تو یہ ناجائز ہے۔ یہ ایک قسم کی قمار بازی (جوا) ہے اس کے علاوہ اگر کوئی اور صورت ہو تو بیان ہونے پر جواب ملیگا۔

ج نمبر ۳۴۱ ۔ ایسے بانڈوں کی بابت علماء کا اختلاف ہے۔ خاکسار راقم کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ یہ حرام ہیں کیونکہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے وما اہل بہ لغیر اللہ یعنی جو چیز اللہ کے غیر کے نام پر مقرر کی جاوے وہ حرام ہے چاہے اس کا انجام کچھ ہی ہو۔ جب ایک دفعہ اس میں شرک کی وجہ سے حرمت آگئی تو یہ حرمت زائل نہ ہوگی۔

ج نمبر ۳۴۲ ۔ صدقہ فطر کا اندازہ اڑھائی سیر سے کم ہی بتلاتے ہیں مگر سیر وزن کیا ہوا ہے اڑھائی سیر انگریزی ہے جو پورے صاع مدنی کا قول ہے۔ سیر اسی تولہ کا ہوتا ہے چہرہ شاہی روپیہ نصف ماشہ تولہ سے کم ہوتا ہے باقی حساب کر لیجئے۔ صدقہ فطر میں نقدی دینے میں بھی علماء کا اختلاف ہے۔ خاکسار راقم کے فہم ناقص میں نقدی دینا جائز ہے کیونکہ شریعت مطہرہ کی غرض فقراء کی حاجت روائی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بہت سی حاجات نقدی پر موقوف ہیں۔

ج نمبر ۳۴۳ ۔ اس حکم کے متعلق دو آئتیں ہمارے زیر نظر ہیں ایک تو ما اہل بہ لغیر اللہ یعنی جو چیز اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر پکاری جاوے وہ حرام ہے دوسری آئت وطعام الذین اوتوا الکتاب من قبلکم یعنی اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اس طعام سے مراد اگر گوشت لیا جاوے اور یہ بھی دیکھا جاوے کہ نزول قرآن کے وقت بھی عیسائی تثلیث کے قائل تھے تو ثابت ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا ذبیحہ بنام مسیح جائز ہے چنانچہ بعض علماء اس طرف بھی گئے ہیں مگر خاکسار راقم کے نزدیک حلال نہیں کیونکہ آئت حرمت نص صریح ہے اور آئت طعام اس کے مقابلہ میں صریح نص نہیں۔ بلکہ مجمل ہے جس کی کئی ایک تشریحیں ہو سکتی ہیں۔ پس ذبیحہ بنام مسیح تو بحکم ما اہل بہ لغیر اللہ حرام ہے اور آئت طعام سے مراد ان کے جائز ماکولات کا کھانا ہے یعنی مسلمانوں کو ہدایت ہے کہ اہل کتاب کا جائز کھانا تم کو حلال ہے کیونکہ اسلام ہندوؤں کی طرح چھوت چھات کا قائل نہیں

ج نمبر ۳۴۴ ۔ پردہ کی علت بندش زنا ہے۔ اور زنا سے خاوند کی حق تلفی ہے۔ نیز ارشاد ہے الرجال قوامون علی النساء مرد عورتوں پر حاکم ہیں پس عورت منکوحہ خواہ مسلمان ہو خواہ کافرہ ہو پردہ میں رہیگی۔ کیونکہ یہ وجہ حقوق زوجیت سے ہے اور جو کام اس کے ذاتی ہیں ان میں آزاد ہوگی۔ کلیسا میں جا سکیگی اپنے طریق پر عبادت کریگی۔ اولاد باپ کے دین پر ہوگی۔ کیونکہ اولاد افضل الدینین کی تابع ہوتی ہے۔ باقی آئندہ

ج نمبر ۳۴۳ ۔ جو لوگ امام کے ساتھ ہیں ان کی نماز صحیح ہوئی اور جو مخالف ہیں ان کی صحیح نہیں۔ حدیث میں آیا ہے امام جو کرے وہی کرو۔ لیکن امام اور اس کے ساتھ والوں کو چاہئے کہ سجدہ سہو کریں۔ نمبر ۳۴۴

دفع الفرقان بجواب اہل القرآن - مولوی چکڑالوی کے رسالہ نماز کی بابت مدلل اور زبردست جواب قیمت ۲/

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

فخر الاسلام اور حجت الاسلام علماء طہران سے ٹوکیو روانہ ہو گئے ہیں تاکہ وہاں پر اسلام کا وعظ کریں اور وہاں کی مذہبی کانفرنس میں حصہ لیں۔ اول الذکر صاحب سُریانی۔ عبرانی۔ اور کسدی زبانوں میں بڑے ماہر ہیں۔

بقول اخبار لفیہ ایک انگریز نوجوان ۲۰ سالہ اور ایک مرہٹہ لڑکے نے ماہ اگست میں بنگلور کی لال مسجد میں اسلام قبول کیا۔

امرتسر میں ہیضہ کا زور ہے اکثر اموات اس سے وار دہو رہی ہیں۔

لودیانہ میں بھی ہیضہ کا زور ہے اور بخار کی بھی شکایت ہے۔

دہلی میں ایک اسلامیہ بنک کھولنے کی تجویز فیصل پا چکی ہے سرمایہ اس بنک کا ۱۰ لاکھ ہوگا۔ اور سو سو روپیہ کے حصوں میں منقسم ہوگا۔

راولپنڈی۔ نیالہ میں طاعون شروع ہو گیا ہے۔

کشمیر میں سخت برفباری ہوئی مقام دراس میں دو فٹ برف گری [illegible] کا موسم اب ختم ہو گیا۔

پشاور سے خبر آئی ہے کہ امیر صاحب کا ارادہ سیاحت ہند کے دوران میں لاہور اور دہلی میں کئی دن قیام کرنے کا ہے۔ (کیا امرتسر ہی بد نصیب ہے)

کالکا شملہ ریلوے لائن بارش سے پھر ٹوٹ گئی تھی۔ ۲۵ ماہ حال کو کالکا اور شملہ کے درمیان باقاعدہ ٹرینوں کی آمد و رفت جاری ہو جانے کی امید کی جاتی ہے۔

پنجاب میں سات سو نئے پرائمری اسکول لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کیلئے گزشتہ مالی سنہ میں جاری کئے گئے۔ ان مدرسوں میں ۲۵ ہزار طلباء تعلیم پاتے ہیں۔ اس سال پنجاب میں عورت طلباء کی تعداد میں ۱۵ فیصدی اور مسلمان طلباء کی تعداد میں ۷ فیصدی زیادتی ہوئی۔

بنگال کے ضلع سنگھ بھوم کی ریاست پورٹ ہارٹ کے موضع گوئل کیپڑا کے قریب ایک آدم خور شیر نے کئی آدمیوں کو مار ڈالا۔ گورنمنٹ بنگال نے اس شیر کے مارنے والے کو دو سو روپے انعام دینے کا اعلان کیا۔

کلکتہ کے دو آدمیوں ہیرالال گھوس اور شیخ دائم علی کو کہ جنہوں نے ڈاکوں کے چپکا کر جانے کے بے بنیاد یقین پر مرد پنجابیوں کو سخت زدو کوب کیا تھا تین تین مہینے قید با مشقت کی سزا ملی۔

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۵ ماہ حال میں طاعون سے ۳۸۱۶ موتیں تمام ہندوستان میں ہوئیں۔ اس سے پہلے ہفتہ میں ۴۳۱۲ موتیں ہوئی تھیں۔ منجملہ ان اموات کے بمبئی میں ۲۲۵۷ اور پنجاب میں ۱۸ موتیں ہوئیں۔ باقی اموات متفرق صوبجات میں ہوئیں (کرشن قادیانی کی پانچوں انگلی میں جو کہتے ہیں کہ میرے نہ ماننے سے طاعون آیا)

امیر صاحب نے تاریخ آمد بدلدی۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے خریطہ کا جواب امیر صاحب نے بھیجدیا۔ امیر صاحب نے نہایت اخلاق سے اپنے ہندوستان آنے کی تاریخ بدلدی۔ اگر وہ اپنے وارد ہند ہونے کی تاریخ نہ بدلتے اور ۷ دسمبر کو آگرہ پہنچتے تو کلکتہ میں بڑے دن کے موقعہ پر جس قدر معمولی رسمیات حضور وائسرائے ادا کیا کرتے ہیں ان میں تبدیلی کرنی پڑتی۔ چنانچہ اب امیر صاحب آگرہ میں ماہ جنوری میں رونق افروز ہونگے۔ امید ہے کہ امیر صاحب ہندوستان میں مسلمانوں کے بڑے بڑے شہر ضرور ملاحظہ فرمائیں گے۔ بالخصوص لاہور۔ دہلی۔ آگرہ اور لکھنؤ کی سیر ضرور کرینگے۔

مسلمانان لاہور اس موقعہ پر امیر صاحب سے نئے اسلامیہ کالج لاہور کا سنگ بنیاد رکھنے کی درخواست کریں گے۔ اس امر سے تمام ہندوستان کے مسلمانوں میں تعلیم کا زیادہ جوش اور شوق ہونیکی امید ہے۔

آگرہ سے روانہ ہو کر امیر صاحب دہلی تشریف لیجائینگے۔ اور راہ میں علیگڑھ کالج کا بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس امر سے بھی ہندوستانی مسلمانوں کو جو تعلیم میں دیگر قوموں سے بہت پیچھے ہیں جوش تعلیم پیدا ہوگا۔

امیر صاحب سرہند میں مجدد الف ثانی شیخ احمد صاحب سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر فاتحہ پڑھنے تشریف لیجائینگے۔ سرہند ریاست پٹیالہ کا علاقہ ہے۔ اسلئے سرہند کے قیام میں امیر صاحب ریاست پٹیالہ کے مہمان رہینگے (خدا کرے صرف فاتحہ ہی پر قناعت ہو کوئی شرکی بدعی رسم نکریں)

کانپور میں پھر طاعون نمودار ہوا ہے۔ (کرشن قادیانی خفا ہو گئے ہونگے)

اڈیسہ (روس) میں شور بغاوت انتہا تک پہونچ گیا ہے۔ مفسد سرکاری جیلخانے کو جلا رہے ہیں۔ اور پولیس پر ریوالوروں کی آگ برسا رہے ہیں۔ بستی میں ہمچل پڑ رہا ہے بہت لوگ باہر نکل گئے ہیں۔

افسوس اہل حدیث کا ایک قابل قدر، قدر دان میاں محمد اسمٰعیل ساکن منہار ضلع مظفر پور کا عالم جوانی میں انتقال ہو گیا مرحوم کے بھائی ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ مرحوم کیلئے دعا خیر اور جنازہ غائب سے ممنون فرماویں۔

ahmadimuslim.de

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ اس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف مادہ کھینچنے کی اندر مجلوق نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سوتائی پیدا ہوتی ہے۔ اور روغن کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے واسطے قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جن سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر نیا خون پیدا ہوتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرضیکہ نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت [illegible] مع محصول

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں جن میں سونا چاندی فولاد وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت سے تیار کی گئی ہیں۔ جو صاحب جریان جیسے موذی مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کمی باہ کے شاکی ہوں۔ وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں۔ قیمت [illegible] مع محصول

مومیائی یا عرق الجبال ابتدائی سل دق۔ دمہ ہر قسم کی دماغی یا بدنی کمزوری۔ درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگنے پر دوائی کھا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ اندرونی چوٹ کھا لینے سے پہلی حالت بحال ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی بہی و مولد خون ہے۔ بچے بوڑھے نوجوان سب کو یکساں مفید ہے۔ نزلہ وغیرہ کو دور کرتی ہے۔ قیمت [illegible] فی چھٹانک مع محصول

ممسک جریان اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے ہی روز بند ہو جاتا ہے۔ اور منی بڑھتی و گاڑھی ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی [illegible] مع محصول

جوہر دافع آتشک آتشک کے واسطے نہایت ہی مجرب دوائی ہے قیمت فی شیشی [illegible] مع محصول

خداوند کی مالن یہ لاثانی کتاب امہات المومنین کے جواب میں ایک فاضل گریجویٹ نے تالیف فرمائی ہے جس میں آیات و انجیل مع اقوال مورخین یورپ۔ بڑے بڑے پادری پروفیسروں کے تصانیف اور تفاسیر انجیل سے ... ثابت کیا ہے ... قیمت [illegible] محصول ... ایک دفعہ ضرور ملاحظہ فرمائیے

المشتہر پروپرائٹر مولوی محمد یسین احمدی کٹڑہ ... قلعہ امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے۔ اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال

لونگی سادہ [illegible] فی عدد	کلاہ سادہ [illegible] فی عدد
" زری [illegible]	" زری [illegible]
" اوڑھنے کی [illegible]	رومال ریشمی [illegible]
ازار بند سوتی [illegible]	کمبل ولایتی [illegible]
" ریشمی [illegible]	" فوجی [illegible]
تہبان گبرون یا ریک موٹا [illegible]	اونی سفید [illegible]
جیا ساخت لدھیانہ [illegible]	اونی رنگین طول [illegible] اگز عرض [illegible] اگز
" زری ہوشیارپوری [illegible]	پنکھا زری اونی [illegible] فی جوڑہ
جراب و دستانہ اونی [illegible]	پشمینہ [illegible]
" سوتی [illegible] سفید چھینٹ	مرزئی [illegible]
وردی زین خاکی رنگ پختہ [illegible] اگز	چادر پشمینہ [illegible]
سافہ لنگی [illegible]	بنیان و پاجامہ اونی [illegible]
" خاکی [illegible]	" سوتی [illegible]
رنگین اونی اگز طول، اگز عرض [illegible]	چوتھی دوہتی [illegible]
دری برائے پلنگ [illegible] رنگ	دیگر فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

باقی فہرست منگوا کر دیکھو

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال فوجی اسباب۔ لنگیاں۔ کمربند۔ میڈل زرین بٹن۔ جھالر سوتی و زرین بیج اونی سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمائیں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ: سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ تمام خریداروں کو ... بذریعہ وی پی یا روپیہ نقد آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

المشتہر شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹر لودیانہ

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.L. No 352

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

اخبار اہل حدیث امرتسر

نمبر ۴۸ جلد ۳

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے ؎
رؤسا و جاگیرداران سے ؎
عام خریداروں سے للعہ
چھماہی ؎
غیر ممالک والوں سے سالانہ ۵ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے
جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہل حدیث امرتسر ہوا کرے

امرتسر مورخہ ۱۵ شعبان المعظم ۱۳۲۴ سنہ ہجری مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۰۶ سنہ عیسوی

اہلحدیث کانفرنس

زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز۔

اس مصرع کے یہ معنی نہیں کہ مذہبی اعتقادات و عبادات میں زمانہ کے تصرفات کو قبول کیا جائے بلکہ یہ معنی ہیں کہ ذرائع اور آلات میں جو زمانہ کی رفتار ہو وہی قبول کرو۔ چنانچہ ایک زمانہ میں تیر و تفنگ سے جنگ ہوتی تھی مگر آج ان ہتھیاروں کو کوئی جانتا بھی نہیں۔ ایک مدت تک ترکوں نے جہالت سے نئے آلات جنگ کا استعمال نہ کیا تو منہ کی کھائی۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ یعنی دشمنوں کے مقابلہ کے لئے جس قدر تم طاقت رکھو تیاری رکھو۔ اس آیت کے متعلق ایک حدیث میں یوں آیا ہے الا ان القوۃ الرمی (یقین جانو کہ قوت سے مراد تیراندازی ہے) سمجھدار مفسرین لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں آنحضرت نے اُس زمانہ کے اعتبار سے قوت کی تفسیر تیراندازی سے کی ہے یہ نہیں کہ اسی میں حصر فرمادیا۔ پس آج اگر بندوق اور توپ وغیرہ سے جنگ ہوتی ہے تو قوت کی تفسیر یوں کرنی ہوگی۔ الا ان القوۃ البندوق والتوپ۔ دوسری نظیر اس کی سفر حج وغیرہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اونٹوں کے ذریعہ سے ہوتا تھا۔ بلکہ قرآن مجید میں بھی اسی طریق سے سفر کرنے کا اشارہ ہے جہاں ارشاد ہے۔ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ (یعنی اے ابراہیم تو لوگوں میں حج کی منادی کر وہ تیرے پاس پا پیادہ اور دبلی پتلی اونٹنیوں پر دور دراز سے چلے آوینگے) اسی آیت سے استدلال کر کے پچھلے دنوں ایک شخص نے اخبار پاؤنیر میں لکھا تھا کہ حجاز ریلوے کا بننا منشاء قرآنی کے خلاف ہے جسکو سنکر کل اہل علم نے اسے مجنون یا خوش آمدی کا لقب دیا تھا۔ اس لئے کہ سفر کے طے کرنے کے ذرائع ان دنوں وہی اونٹ ہی تھے۔ اب ان کے مقابلے پر ریل ہے جو ہزار درجہ اس سے بڑھکر ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ باوجودیکہ نص قرآنی میں اونٹ کی سواری کا ذکر ہے پھر کیوں تمام دنیا کے مسلمان علما اور جہلا نے حجاز ریلوے کو پسند کیا اور کیوں اس میں امداد دی جس کا جواب یہ ہے ہے

زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز

بس ان نظائر پر قیاس کر کے آج اس مضمون کے لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی کہ زمانہ رواں میں زندہ اور ترقی یافتہ قوموں نے بھی ایک راہ ترقی پانے کی

ahmadimuslim.de

پائی ہے کہ قوم کے سمجھدار آدمی سال بعد ضرور ایک جگہ جمع ہو کر اپنے لئے مفید مفید تجاویز سوچا کریں۔ نیشنل کانگرس۔ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کھتری کانفرنس - ویش کانفرنس ٹیمپرنس کانفرنس - ہندو کانفرنس - وغیرہ وغیرہ بہت کانفرنسیں اپنے اپنے مقاصد کی ترقی کے لئے قائم ہیں۔ جو دن دونی کامیابی کر رہی ہیں کیا ان وجوہ سے یہ مناسب نہیں کہ اہل حدیث جیسی زندہ اور بیدار قوم بھی ایک کانفرنس موجود سال بعد اپنا اجلاس کیا کرے ! پس یہ تجویز پیش کر کے میں روشن دماغ علماء سے اس تجویز کے متعلق رائے دریافت کرتا ہوں کہ وہ کیا فرماتے ہیں۔ بالخصوص حضرات جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی - جناب مولوی ابوعبید احمد اللہ صاحب امرتسری - جناب مولوی محمد حسن صاحب لودہانوی - جناب مولوی الٰہی بخش صاحب ہوشیارپوری - جناب حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی - جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی - جناب سید عبدالسلام صاحب - جناب مولوی محمد بشیر صاحب جناب مولوی عبدالمجید صاحب - جناب مولوی محمد حسین صاحب دہلوی - جناب مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی - جناب حافظ عبداللہ صاحب آروی - جناب مولوی شاہ محمد عین الحق صاحب ساکن پھلواری - جناب مولوی عبدالجبار صاحب ساکن کلکتہ - جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی - جناب مولوی عبدالعزیز صاحب ساکن قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ - جناب مولوی عبدالحکیم صاحب پٹنوی - جناب مولوی محمد ادریس صاحب و مولوی عبدالتواب صاحب رنگون اور حضرات علماء مدراس - بمبئی وغیرہ سے التماس ہے کہ اگر یہ حضرات اس تحریک کے موید ہیں تو بہت جلد اس کے متعلق اپنی اپنی آراء سے مطلع فرما دیں تاکہ آرہ کے جلسہ میں جو ماہ شوال میں ہونے والا ہے جس میں علماء اہل حدیث کی خاصی جمعیت ہوتی ہے یہ تجویز پیش ہو کر پاس کی جائے اور مناسب قواعد و ضوابط تیار ہو کر اہلحدیث کانفرنس کی بنیاد رکھی جائے۔

"ہر کہ بجاں کار رہا دشوار نیست"

کیا اڈیٹر الحکم مرزائی ہے

قیامت کے منکر ہو مذہب کے دل سے قائل ہو - خدا جانے پری ہو حور ہو انسان ہو کیا تم ہو جن دنوں مرزا صاحب قادیانی کے مقدمات گورداسپور میں ہوتے تھے خاکسار بطور شہادت جاتا تھا انہی دنوں مولوی سید سرور شاہ صاحب مرزائی مدرس سکول قادیان سے اثناء گفتگو میں ذکر آیا کہ اڈیٹر الحکم کو لوگ مرزائی نہیں جانتے تو مولوی سرور شاہ صاحب نے کہا بیشک ہمارا بھی یہی خیال ہے کہ یہ شخص مرزا جی کا پکا مرید اور معتقد نہیں۔ میں نے کہا اسپر کیا دلیل ہے وہ تو بڑا رطب اللسان ہے۔ مرزا جی کے حق میں اس کا یہ اصول ہے ؎

اگر شہ روز را گوید شب است ایں + بباید گفت اینک ماہ و پرویں!

تو مولوی سرور شاہ نے کہا۔ ایک واقع اس کے ثبوت میں کافی ہے۔ میرے دریافت کرنے پر انہوں نے بیان کیا کہ ایک دفعہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایڈیٹر الحکم یعقوب علی کو بلایا۔ کہ مجھے مل جاؤ۔ وہ حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں اجازت لینے کو حاضر ہوا۔ حضرت صاحب نے فرمایا دیکھو اگر وہ میرے نام کا کوئی خط دیں تو مت لانا۔ بہت تاکید سے کہا۔ پھر اسی پر بس نہ کی بلکہ اخیر وقت پھر بلایا اور تاکیدی حکم دیا کہ خبردار میرے نام کا کوئی خط مت لانا۔ مگر ایڈیٹر مذکور جو گیا تو بٹالہ سے ایک خط مولوی محمد حسین صاحب کا لے آیا۔ جس کے لفافہ پر لکھا تھا کہ چھ مہینے تک یہ خط مت کھولنا بلکہ امانت رکھنا چھ مہینے کے بعد کھولنا۔ خط دیکھ کر مرزا صاحب مجھ پر خفا ہوئے کہ میں نے تم سے اتنی تاکید کی تھی کہ ہرگز کوئی خط میرے نام کا نہ لانا مگر تم پھر بھی لے آئے۔ یہ بیان کر کے مولوی سرور شاہ نے کہا کہ اس واقعہ سے ہم جانتے ہیں کہ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم مرزا صاحب کا معتقد نہیں اگر معتقد ہوتا تو ایسے موکد حکم کے خلاف نہ کرتا۔

خیر یہ تو ایک واقعہ زبانی ہے۔ اسی کے وزن کا بلکہ اس سے بھی قوی تر ہم ایک تحریری واقعہ پیش کر کے ایڈیٹر موصوف سے دریافت کرتے ہیں کہ ہم کو حلفی بتلاؤ کہ تم دل سے مرزا قادیانی کو مسیح اور کرشن اور خدا کا بیٹا جانتے ہو وہ واقعہ یہ ہے کہ اپریل ۱۹۰۶ء کے الحکم میں تم نے لکھا تھا کہ مرزا صاحب نے حکم دیا ہے کہ اہلحدیث وغیرہ مخالفوں کے جوابات مت دو۔ خدا خود ان کا فیصلہ کریگا۔ تمہارا جواب خدا کے جواب کے برابر نہ ہوگا۔ اس لئے میں (اڈیٹر الحکم) امور من اللہ کے حکم کی تعمیل کرنے کو کبھی جواب نہ لکھوں گا۔ لیکن باوجود اس موکد وعدہ کے یہ کیا ماجرا ہے کہ تم نے کئی ایک دفعہ اہلحدیث اور دیگر مخالفین کے برخلاف آرٹیکل لکھے۔ پچھلے تو جانے دو تازہ مثال سنو۔

۱۴ ستمبر کے الحکم میں تم نے لکھا ہو سب غور سے سنئے:۔

تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ - اختلاف رائے اگر نیک نیتی اور

چودھویں صدی کا مسیح - مرزا قادیانی کے حالات بصورت ناول - [illegible]

ahmadimuslim.de

حق جوئی کی غرض سے ہو اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو تو وہ اختلاف مبارک اور نتیجہ خیز ہوتا ہے لیکن جب اختلافات کی بنیاد عداوت اور بغض ہو تو وہ اختلاف قوم اور ملک کے لئے کبھی مفید اور مبارک نہیں ہو سکتا۔

حضرت مسیح موعود کے ساتھ جو مخالفت علماء اسلام (اگر انہیں علماء کہا جائے) کر رہے ہیں وہ ایک لمبی دوڑ اور تجربہ کے بعد ثابت ہو گئی ہے۔ کہ شق ثانی کے ماتحت ہے۔ میں اس کا نہایت ہی مختصر نمونہ مولوی ثناء اللہ کی تحریریں دکھانا چاہتا ہوں۔ اس نے اپنے ۲۰ ستمبر کے اخبار میں غلام قادر قادری امرتسری کے حضرت مسیح موعود کے خلاف دو الہام شائع کئے ہیں پہلے الہام میں ظاہر کیا ہے کہ کسی علاقہ میں ان کے مریدوں کا کم از کم ۱/۴ حصہ پھر جائیگا۔ اور دوسرا الہام یہ شائع کیا کہ تین ماہ کے اندر مرزا صاحب ایک خطرناک [illegible] میں مبتلا ہونگے اور آنکھوں کا نور کم ہو جائیگا ان الہامات کو شائع کر کے مولوی فاضل صاحب نوٹ دیتے ہیں۔ "[illegible] کہ ان ایک کاذباً فعلیہ کذبہ" فی الحقیقت یہ نوٹ قابل قدر ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا حضرت مسیح موعود کے الہامات پر بھی اسی طرز سے کبھی ریمارک کیا؟ ہرگز نہیں۔ تلک اذاً قسمة ضیزیٰ۔ اسی اخبار میں اس سے پہلے ڈاکٹر عبد الحکیم خان والی پیشگوئی پر ریمارک کیا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس کو تمام و کمال درج کیا جاتا اور اس کے آخر میں بھی یہی نوٹ ہوتا۔ مگر نہیں اس پیشگوئی کا نہایت ہی مختصر خلاصہ جس میں اصل پیشگوئی کو بالکل نہیں چھوڑا درج کر کے نکتہ چینی شروع کر دی ہے اور سہ سالہ پیشگوئی کا سوا اور دیگر جو چاہا لکھا۔ کاش! اس عقل کے اندھے کو اتنا ہی معلوم ہوتا کہ یہ پیشگوئی اس لئے نہیں کی گئی کہ اس سے پہلے آپ کی صداقت ظاہر نہیں ہو چکی کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساری عمر میں ایک ہی نشان دکھایا تھا۔ اگر ایک سے زیادہ اور فی الحقیقت کثیر التعداد دکھائے تھے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ پہلے نشان نشان نہ تھے؟ فاضل صاحب! نشانات کا ظہور واقعات پیش آمدہ کی بنا پر ہوا کرتا ہے اور ہر نشان مامور کی صداقت کو واضح کیا کرتا ہے۔ اسی طرح پر یہ نشان ہے۔ ڈاکٹر نے خود لکھ دیا ہے کاذب۔ صادق کے سامنے ہلاک ہوگا۔ اب زمانہ دیکھیگا جو ظاہر ہوگا

اگر [illegible] مزاج اور فطرت میں ہوتی تو تو اختلاف کرتا اور خدا کی قدرت کا تماشا دکھاتا۔ مگر جب حالت یہ ہو [illegible]۔ تو ایسی امید ہو تو کیونکر! انا للہ و انا الیہ راجعون ڈاکٹر صاحب اپنے ہی کہے پر عمل کرتا۔ کہو جی کون مجرم ہے۔

خیر اس بحث کو تو ہم نہیں چھوڑتے ہیں تم جانو اگر مرزائی ہو تو بھی نقصان میں اور نہیں ہو تو بھی نفاق سے خالی نہیں۔ تم جانو اور تمہارے پیر بھائی مولوی سرور شاہ جانے۔ اب سنو! اپنے سوال کا جواب۔ صوفی غلام قادر امرتسری کے الہامات کی بابت جو میں "ان ایک کاذباً" کہا تھا تو قبل از ظہور کذب کے کہا تھا جس کا وہ محل تھا۔ جب اس کا کذب ظاہر ہو جائیگا۔ تو یہ الفاظ اس کے حق میں نہونگے بلکہ وہی ہونگے جو جھوٹوں کے لئے ہوتے ہیں۔ یعنی **لعنة اللہ علی الکاذبین۔**

اب سنو اس کے مقابلہ پر اپنے پیر مغاں کی کیفیت کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی سے ان کا نکاح آسمان پر ہوا جس کی میعاد بھی گذر گئی مگر تا حال سب
جدا ہوں یار سے ہم اور نہوں رقیب جدا۔ ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا
جب لوگوں کے اعتراض بڑھنے کہ آپ کی آسمانی منکوحہ تو دوسرے سے بیاہی گئی بلکہ صاحب اولاد بھی ہو گئی۔ تو پیر مغاں جی نے رسالہ انجام آتھم میں الہام ظاہر کیا سنعیدھا سیرتها الاولیٰ۔ جس کی تفسیر کی کہ خدا اس کو پہلی حالت پر یعنی کنواری بنا کر لائیگا مگر آج تک نہیں آئی۔

پھر آتھم کے متعلق پیشگوئی کی کہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں مر جائیگا۔ مگر وہ زندہ رہا ہے۔ اسی طرح پنڈت لیکھرام کے متعلق خرق عادت عذاب کی پیش گوئی کی مگر وہ مرتے تک خرق عادت عذاب سے خالی رہا۔ پھر مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ابو الحسن تبتی اور ملا محمد بخش لاہوری کی نسبت پیشگوئی کی کہ تیرہ ماہ کے عرصہ میں مبتلائے عذاب ہونگے مگر وہ بھی صحیح سالم ہے۔ بلکہ آج تک ہیں۔ پھر خاکسار کی نسبت بڑھ کی کہ تم قادیان میری پیشگوئیوں کی تحقیق کرنے کے لئے نہ آؤگے۔ مگر جب میں بلا شبہ بے جان کی طرح جا پہونچا تو آپ گدھے کے سینگوں کی طرح الوپ ہو گئے۔ پھر سہ سالہ پیشگوئی کی کہ تین سالوں میں میرا اور میرے مخالفوں کا قطعی فیصلہ ہو جائیگا آخر وہ تین سال بھی گذر گئے۔ لیکن مخالفوں کی نزاع کے لئے ہنوز روز اول ہے۔ وغیرہ وغیرہ مفصل کے لئے رسالہ **الہامات مرزا** مصنفہ

خاکسار بغور دیکھو۔

پس بتلاؤ جس شخص کے لئے کذب بلکہ کذبات مکرر سہ کرر ثابت ہو چکے ہوں اُس کے لئے بھی ایسے الفاظ کہا کرتے ہیں۔ نہیں بلکہ ایسے مفتری اور کاذب کے لئے تو صاف یہ لفظ ہوتے ہیں ؎

رسول قادیانی کی رسالت ✦ جہالت ہے ضلالت ہے بطالت

بس یہی جواب ہمارے نامہ نگار میر قاسم علی دہلوی کا ہے جس نے الحکم میں چند ایک سوال کئے ہیں کہ فلاں پیشگوئی مرزا صاحب کی سچی ہے یا نہیں فلاں سچی ہے یا نہیں۔ اس کو اتنی بھی خبر نہیں کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہوتا ہے جس کی مثال تمسکات میں پوری ملتی ہے کہ تمسک کی غلطی کے لئے ایک سطر بلکہ ایک جملہ بلکہ ایک لفظ بھی کافی ہے۔ جسطرح تمسک کا عذار یہ عذر نہیں کر سکتا۔ اور حاکم سے یہ فیصلہ نہیں کرا سکتا کہ انگلی رکھ کر دیکھو کہ فلاں سطر اس کی صحیح ہے یا نہیں بلکہ اس کا فرض ہے کہ جو غلطی اس کی پکڑی گئی ہے اس کی صفائی کرے جب تک اس کی صفائی نہ کرے گا ایسی باتیں عدالت میں دیوانہ کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھینگی۔ اسی طرح جب تک تم لوگ مسیح کرشن جی مہاراج کے اُن اعتراضات کے جوابات صحیح نہ دو گے تمہارا حق نہ ہوگا کہ یوں سوال کرو۔ کہ فلاں پیشگوئی مرزا صاحب کی جو تھی کہ کل پانچ روپیہ کا منی آرڈر آئیگا پوری ہوئی یا نہیں۔ پس اصول کو یاد رکھو اور آئندہ کو ہوش سے سوال کیا کرو۔

وید الہامی ہیں کہ نہیں

نامہ نگار۔ از شملہ

ہم صاحبان! پچھلے دو ہفتہ برابر وید کے الہامی یا غیر الہامی ہونے پر بحث ہوتی رہی ہے لیکن اہل اسلام کی جانب سے جو متین دلائل وید کے الہامی ہونے کے خلاف دئے گئے تھے ان کا جواب دینا تو درکنار مسٹر گوپی چند اور خود پریسیڈنٹ صاحب نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ستر مو لوگ آریہ سماج کی پوزیشن کو نہیں سمجھتے لیکن مجھے یقین ہے کہ منشی عمر الدین صاحب نے جو اعتراض کئے تھے وہ آریہ سماج کی مستند کتابوں کے مطالعہ سے پیدا ہوئے تھے کیا آپ لوگ ان مستند کتابوں کو بھی اپنی پوزیشن کے خلاف کام سمجھتے ہیں؟ آپ کو یاد ہوگا کہ منشی عمر الدین صاحب [illegible] ہے۔ لہذا وید

قدیم نہیں۔ اور اس کی تردید کرنے کی کوشش میں لالہ گوپی چند صاحب نے یہ کہا تھا۔ کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ سرشٹی انادی یعنی بلا آغاز نہیں ہے اور یہ کہ دور تسلسل باطل ہے تو ہم اُن کا مذکورہ بالا دعویٰ مان لینے کو تیار ہیں۔ اگر لالہ صاحب کی رائے بدل نہیں گئی تو ذیل کی سطور ان کے اور تمام سماجیوں کے اطمینان کے واسطے کافی ہیں۔

پرواہ سے انادی کیا ہے۔ کسی چیز کے پرواہ سے انادی ہونیسے مراد یہ ہے کہ اس چیز کا نہ کوئی فاعل ہے نہ اس کی علت ہے وہ ازل سے خود بخود موجود ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا سرشٹی بھی پرواہ سے انادی ہے۔ پنڈت دیانند جی مہاراج فقط پرماتما اور جیو اور مادہ کو ہی قدیم اور ازلی مانتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ سرشٹی (دنیا) مادہ کا مرکب ہے۔ جو مرکب ہے وہ حادث ہے۔ اور حادث کو خواہ ہزار دفعہ جمع کرتے جاؤ وہ حادث ہی رہتا ہے۔ خود سوامی اور تمام فرقہائے ہنود اس بات کے قائل ہیں۔ کہ سرشٹی کا فاعل خدا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر خدا سرشٹی کا فاعل ہے تو سرشٹی ازلی کیونکر ہوئی۔ یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ کہ چونکہ خدا انادی ہے یا مادہ قدیم ہے لہذا سرشٹی بھی قدیم ہے۔ مجھے تو یہ فلاسفی سمجھ میں نہیں آتی۔ شاید میرے آریہ دوست صاحبان اس کی توضیح کر دینگے۔ اور ایسا کرتے وقت اس بات کو مد نظر رکھیں گے کہ جو بنتی ہے وہ اپنی علت فاعلی اور مادی دونوں سے مابعد ہوتی ہے۔ جس کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں کہ ایک موٹی سی مثال یہ ہے کہ مٹی سے کمہار گھڑا بناتا ہے یہ گھڑا کمہار اور مٹی کے بعد ہوا۔ اسی طرح یہ دنیا بھی جو مادہ سے خدا نے بنائی ہے۔ خدا اور مادہ سے بعد ہے۔ لہذا وہ انادی نہیں ہے۔ جسطرح بیج درخت سے پہلے پیدا ہوتا ہے (دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۸) اسی طرح معلول علت سے ہمیشہ بعد ہوتا ہے۔ پھر جب پرمیشور نے مادہ سے سرشٹی کو بنایا تو ضروری ہے کہ وہ پرمیشور سے بعد ہو جب بعد ہے تو وہ ازلی کبھی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر باوجود مخلوق ہونے کے سرشٹی کو ازلی مانتے ہو تو اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ جو چیز ازلی ہے وہ مخلوق ہو۔ لہذا آپ لوگوں کی اس نرالی فلاسفی سے خدا جو ازلی ہے وہ بھی مخلوق ثابت ہوا۔

یہ بات قابل غور ہے کہ اگر ایک زنجیر بیس کڑیوں سے مل کر بنی ہو تو اس کی ہر ایک کڑی یا تو ازلی ہوگی یا حادث۔ ازلی تو وہ ہو نہیں سکتی کیونکہ وہ محدود ہے اور حد بندی کرنیوالا اس کا خالق ہوگا۔ اور رہی دوسری حالت حدوث کی تو وہ [illegible] کڑی بھی حادث ہے تو سب کڑیاں بھی حادث ہیں۔ ایک محدود علم کا انسان

دانت اور آنکھ

دنیا کی نعمتوں کے مزے دانتوں سے ہیں۔ کوئی ... کے دانت گئے پس اس کی نہ ہوئی ہستی۔ اب ... سکتے ہیں۔ کرم خوردہ ... ہے اگر ہمارے ایجاد کردہ ... ہوتا ہے تو دانت ہمیشہ سے محفوظ رہیں نہ گریں بلکہ صاف شفاف ... اور خوشرنگ بھی ہو ... آتی ہے قیمت فی شیشہ ... مکمل ... محصول ... جس صاحب نے ... بنوا سکتے ہیں نسخہ ... ہوسکتا ہے۔

نیز

ہم مصنوعی آنکھ بھی ... پر لگا سکتے ہیں۔ ... کئی قسم کے سرمہ موجود ...

المشتہر

شیخ خلیل الرحمن
چشم ساز امرتسر

ahmadimuslim.de

اگر ان کڑیوں کو بے شمار کہے تو کہے۔ لیکن وہ جس نے ان کڑیوں کو بنایا ہے وہ جانتا ہے کہ وہ لاتعداد نہیں ہیں۔ لاتعداد وہی شے ہو سکتی ہے جو بنی نہ ہو۔ جب یہ کہہ دیا کہ سرشٹی مخلوق ہے تو سرشٹی کے دور پیدائش کو لاتعداد کہنا کسی طرح درست نہیں ہو سکتا۔ دور تسلسل اور وید کے حامی مجھے بتلا دینگے کہ کیا یہ موجودہ دنیا جو سرشٹی کے دور کی ایک کڑی ہے مخلوق اور حادث ہے کہ نہیں۔ یقیناً وہ سوامی جی کے الفاظ کو مانتے ہونگے۔ کہ یہ موجودہ دنیا ایک ارب کئی کروڑ سالوں سے بنی ہے۔ یا یوں کہو کہ یہ سرشٹی حادث ہے پس اگر یہ حادث ہے تو بتاؤ وہ کونسی سرشٹی ہے جو حادث نہیں اگر کوئی سرشٹی بلا بنانے کسی خالق کے ہے یا ازلی ہے تو اس کی کیا دلیل ہے کہ یہ موجودہ سرشٹی تو مخلوق ہے لیکن دوسری اس جیسی سرشٹی خود بخود ہے۔ یاد رکھو اگر ایک سرشٹی بلا تخلیق خدا ہے تو سب سرشٹیاں غیر فانی اور ازلی ہیں۔ جو صریح باطل ہے۔

دورِ تسلسل:۔ اگرچہ مذکورہ بالا سطور میں دنیا کے حدوث کو بیان کرتے ہوئے اس خاکسار نے اشارۃً دور تسلسل کے ابطال پر بھی بحث کی مگر اب خصوصیت سے ابطال تسلسل پر کچھ بیان کرتا ہوں۔

صاحبان! دور تسلسل سے یہ مراد ہے کہ کوئی سلسلہ قدیم سے چکر کھاتا ہوا چلا آوے اور یہ آپ جانتے ہیں کہ جو قدیم ہے وہ مخلوق نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہمارے دوست اس تمام سلسلہ کو ایشور کی صفت خالقیت کا کرشمہ بتاتے ہیں۔ اگر یہ تمام سلسلہ ہمیشہ سے ایشور کے پیدا کرنے سے ہی ہوا تو بتاؤ یہ قدیم کیونکر ہوا جب یہ خود قدیم نہیں تو اس کا تسلسل خواہ ہو یا نہ ہو آریہ صاحبان کے لئے کیا فائدہ دے سکتا ہے دور تسلسل کی تصدیق کو اگر کوئی دہریہ پیش کرتا تو زیادہ موزوں ہوتا مگر تعجب تو اس بات کا ہے کہ جو لوگ اپنے آپ کو خدا کی ہستی کا قائل ظاہر کرتے ہیں وہ اسی سوال کو پیش کر رہے ہیں۔ ذرا غور کرو کہ اگر دنیا کا سلسلہ قدیم ہے اور دور تسلسل صحیح ہے تو خدا کی کیا ضرورت ہے۔ خدا کی ضرورت تو صرف اسی صورت میں تھی کہ دنیا خود بخود ہو نہیں سکتی تھی لیکن جب وہ قدیم ہے تو خدا کی کیا ضرورت ہے اور اگر وہ ہی اس کا پیدا کنندہ ہے خواہ آج سے لاکھوں مرتبہ پہلے پیدا کر چکا ہو تو یقین جانو کہ یہ سلسلہ قدیم نہیں بلکہ ضرور اس کا آغاز ہے۔ اب رہا آغاز کے بعد کا دور تسلسل تو اس سے ہمیں آج کچھ بحث نہیں۔ ہاں ثبوت اس کا ہم کو [illegible] نہیں اور اگر وہ ٹھیک بھی ہو تو بھی قدیم نہیں ہو سکتا۔

سوامی دیانند کا قول ہے کہ علت کی [illegible]

تو کوئی علت قائم ہی نہیں ہوتی اور علت بغیر کوئی سلسلہ ہو نہیں سکتا تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دور تسلسل میں تو کوئی علت قائم ہی نہیں ہوتی اور علت کے بغیر کوئی سلسلہ ہو ہی نہیں سکتا۔ تو دور تسلسل میں آخر کوئی علت ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو یہ سلسلہ کہاں سے آیا۔ اگر علت ہے تو اس علت کی علت تو ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ جڑ کٹ گئی۔ بلاشبہ وہی پہلی علت قائم رہی اور وہ مدامی سلسلہ جس کو دور تسلسل کہتے ہو ٹوٹ گیا۔ عقلی دلائل کے علاوہ اس موقع پر سانکھیہ درشن ادھیائے اول کے سوتر ۱۰ کو پیش کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ اس میں یہ سوال درج ہے کہ کیا کرم کے سبب سے دکھ یعنی بندھن پیدا ہوتا ہے اور اس کا جواب یوں لکھا ہے "کہ وید کے انوکول٭ یا مخالف کرم کرنے سے بھی بندھن روپی دکھ نہیں پیدا ہوتا۔ کیونکہ کرم کرنا بھی شریر اور چت سے ملی ہوئی آتما کا دھرم ہے دوسرے کرم شریر سے ہوگا اور شریر کرم کے پھل سے پیدا ہوتا ہے تو انوستھا یعنی دور تسلسل آ جائے گا۔ تیسرے اگر شریر کا کرم آتما کے بندھن کا ذریعہ مانا جائے تو پھنسے ہوئے جیو کے کرم سے مکت جیو کو بندھن ہونا ممکن ہو سکتا ہے اس واسطے کرم سے بندھن نہیں پیدا ہوتا۔"

اگرچہ مذکورہ بالا عبارت اپنے مضمون میں صاف ہے لیکن توضیح مزید کیلئے ذرا اور تشریح کرتا ہوں۔ مذکورہ بالا سوتر میں مصنف سانکھیہ کہتا ہے کہ اگر کرموں سے بندھن روپی دکھ پیدا ہو تو اس کے یہ معنی سمجھئے کہ کرموں سے جنم اور جنموں سے کرم ہوئے جس سے دور تسلسل لازم آتا ہے جو محض غلط ہے۔ ناظرین شاید بابو صاحب بھی سنا دیں اور وہ کہیں کہ یہ بڑی ڈیپ فلاسفی ہے تم سمجھے نہیں یہاں دور تسلسل کو غلط نہیں کہا سو میں ان کے لفظ انوستھا دوش کی طرف توجہ دلاتا ہوں لفظ دوش خود کہہ رہا ہے کہ انوستھا یعنی دور تسلسل مصنف سانکھیہ درشن کے نزدیک ایک دوش یعنی پاپ یا غلطی ہے اور یہ سانکھیہ درشن میں انوستھا کے ساتھ دوش ہی جا بجا استعمال ہوا ہے۔

اگر یہ گزارش یا اقتباس آپ کے اطمینان کیلئے کافی نہیں تو ہم سانکھیہ درشن سے اس سے بھی زیادہ صاف دلیل سناتے ہیں سنئے یہی ادھیائے اول کے ہی سوتر ۱۲۲

٭ ناظرین خیال فرمائیں سانکھیہ کہتا ہے کہ وید کے مخالف کرم کرنے سے دکھ نہیں ہوتا۔ یعنی وید خدا کا کلام نہیں اور یہاں ہمارے سماجی کہتے ہیں کہ الہام وید ہی کی پیروی کرنے سے ہم دوسری سرشٹی کے آغاز [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible] تسلسل ہو [illegible] باعث غلط ہے۔ منہ

سوتر میں لکھا ہے:۔

سوال: پرکرتی کو کارن سے نہ پیدا ہونے والی کیوں مانتے ہیں۔

جواب: ادہ تتوں کا مول یعنی اوپادان کارن پرکرتی ہے چونکہ جڑ کی جڑ نہیں ہوتی اور اگر کوئی فضول مان بھی لے تو دور تسلسل آجاتا ہے جو محال ہے۔ اس واسطے پرکرتی ہی جگت کا اُپادان کارن ہے۔"

غالباً اب زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں رہی لہٰذا میں اب اصل سوال کی طرف رُخ پلٹتا ہوں اور آپ کے ایمان پر فیصلہ چھوڑتا ہوں۔

سانکھ نے کرم سے جنم اور جنم سے کرم ہونے کا نام تسلسل رکھا اور کہا کہ یہ غلط ہے۔ اب میں کرم سے الہام اور الہام سے کرم کہکر اس کا نام دور تسلسل رکھتا ہوں اور پوچھتا ہوں کہ کیا یہ غلط نہیں ہے؟ (ذرا سوچ کر منہ کھولنا)

ویدک تعلیم کے مطابق الہام جو خاص چار رشیوں کو ہی ہوا اُس کی یہ وجہ ہے کہ فقط ان چار رشیوں کے ہردے ہی اس قابل تھے کہ اُن میں الہام وید نازل ہو۔ چنانچہ آریہ سماج اس بات کی مدعی ہے کہ وید چار رشیوں پر ابتدائے عالم میں نازل ہوئے کیونکہ صرف وہی رشی بسبب اپنے اعمال سابقہ کے اس قابل نکلے اور یہ کہ ہر سرشٹی میں انہیں ہی وہ الہام ملتا ہے چنانچہ اسی بنا پر اُن کا قرآن کریم پر اور اُس کے نازل کرنے والے پر اعتراض ہے کہ خدا کا یہ ظلم ہے کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر بلا اُن کے اعمال سابقہ قرآن مجید اُتارا گیا اور کسی پر وہ اُتار نہیں سکتا تھا یا اور کسی پر کیوں نہ اُتارا۔ گویا الہام کا ہونا کرموں پر منحصر ہے اب یہ تو ظاہر ہے کہ علت سے معلول بعد میں ہی ہوتا ہے پس کرم پہلے ہوئے تو رشیوں کو الہام ہوا۔ اگر اُن کے کرم اوروں کی طرح برے ہوتے تو انہیں الہام ہرگز نہ ہوتا۔ گویا دنیا بے ہدایت رہتی۔ نہیں نہیں دنیا بے ہدایت کیوں رہتی جسطرح چار رشیوں نے بلا وید اچھے کرم کئے اسی طرح سب کر سکتے تھے۔ نہ کہ نا اُن کی بیوقوفی تھی۔ لیکن ہمارے سماجی دوست اس بات کو بھی نہیں مانتے کہ بغیر الہام کبھی کوئی کرم بھی کر سکے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ بتاؤ سب سے اول کرم ہوئے یا الہام۔ وہ کہتے ہیں الہام۔ ہم پوچھتے ہیں کس کو تو کہتے ہیں اگنی وایو وغیرہ کو۔ پھر ہم پوچھتے ہیں کہ جس نے پہلے تو الہام ہوا اس سے پہلے کرم کہاں سے آگئے۔ تو وہ کوئی معقول جواب دینے کی بجائے ہمیں بے وقوف بناتے ہیں۔ اور اگر کوئی جواب دیتے ہیں تو صرف یہ کہ دنیا تو دور تسلسل کی حالت میں ہے اور جب دور تسلسل کا بھی سانکھ درشن سے رد ہو گیا تو معلوم نہیں اب کیا کہینگے۔ ہاں۔ ہاں ایک مہاشہ تو یہ کہتے تھے کہ رات دن میں ایک چکر ہے اور نہیں کہہ سکتے کہ رات پہلے ہے یا دن۔ اسی طرح نہیں کہہ سکتے کہ کرم پہلے ہے یا الہام۔ مگر میں کہتا ہوں کہ آخر دن اور رات کی ابتدا کبھی مانوگے یا نہیں اگر مانتے ہو تو معاملہ صاف ہے اسی طرح چاہے کرموں کو پہلے مان لو چاہو وید کے الہام کو اور آسان پہلو وید کے الہام کو قدیم ماننے کا ہے اور اگر تم دن رات کی ابتدا مانتے ہی نہیں تو بتاؤ یہ دن اور رات دونوں حادث کیوں ہیں۔ وہ جس کا آغاز نہیں اُس کا انتہا کیوں ہو گیا۔ کیا یہ بھی کوئی ویدک ہی فلوسفی ہے لاچار ماننا پڑتا ہے کہ چونکہ دن بھی غائب ہو جاتا ہے لہٰذا وہ قدیم نہیں اور نہ رات ہی قدیم ہے کیونکہ وہ بھی حادث ہے۔ پس جب دونو حادث ہیں تو ان میں سے ایک ضرور پہلے ہے۔ اگرچہ تم نہیں جانتے پر اُن کو بنانے والا جانتا ہے۔ اور ایسے بتاتا ہوں کہ رات پہلے ہے کیونکہ دن کا وجود سورج کے نکلنے پر موقوف ہے لیکن اگر سورج نہ ہو تو رات ہی رہ جاتی ہے۔ پس رات کا وجود سورج سے نہیں ہے بلکہ وہ سورج کے بھی پہلے ہے جب سورج سے پہلے ہی تو سورج سے پیدا ہونے دن سے بھی پہلے ہے۔

شاید تم سوچتے ہو گے کہ پھر ایک چکر یا سرکل کا کیا آغاز ہے جو آپ کے نزدیک دور تسلسل کے گورکھ دھندے کی طرح ایک عقدہ لاینحل ہے۔ سو سنو۔ جہاں آپ نے یہ کہا کہ یہ سرکل ہے تو میں کہونگا کہ یہ سنٹر سے شروع ہوا ہے اور اقلیدس سے اسے ہم معلوم کر سکتے ہیں۔ اور پھر یہ بھی یاد رہے۔ کہ جس شخص نے سرکل کھینچا ہے اُسے تو اچھی طرح معلوم ہے کہ اُس نے کہاں سے شروع کیا۔ پس اسی طرح جان لو کہ خدا جو ان سرشٹیوں کے پہلے اور قائم کرنے والا ہے وہ خوب جانتا ہے۔ کہ اس نے اُسے کب شروع کیا ہے۔ اے دوستو یہ کیا عقلمندی ہے کہ جہاں آپ لوگ حیران ہوتے ہیں اور پتا نہیں لگا سکتے وہاں پرماتما کو بھی حیران سرگردان سمجھتے ہو۔ اور پھر کہتے ہو۔ کہ قرآن کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ افسوس صد افسوس۔

جو چیزیں قائم بذات خود نہوں وہ قدیم کیونکر ہو سکتی ہیں۔ اب سرشٹی کو قدیم ثابت کرنا تو مشکل ہے ہاں حادث مان لو۔ جب حادث مان لو تو اس اعتراض کا جواب دو۔

جب ایشور نے سرشٹی بنائی تھی تو پہلے ہی وید دیدئے تھے یا رشیوں نے جب اچھے کرم کئے اور اس قابل ہوئے کہ وہ وید کے الہام لے سکیں تب الہام نازل ہوا۔

اگر پہلے الہام دیا تو بقول سماج یہ ظلم ہے۔ کیونکہ ... کے دشمن تھے۔ اور یہ امر وید کی تعلیم کے خلاف ہے لہٰذا یہ ... باطل ہے اور اگر کرم کرنے کے بعد دیا تو وید کی کیا ضرورت ہے۔ جسطرح وید کے ... بھٹے چار رشے کام چلا لیا سب ہی چلا سکتے ہیں اور اس جواب سے وید کا آغاز عالم ظاہر ہونا بھی غلط ثابت ہوا۔ اور وید کی وہ شرتیاں بھی غلط گئیں جن میں یہ لکھا تھا کہ وہ آغاز عالم میں ہوئیں۔ ان عقلی ونقلی دلائل سے آپ کا دور تسلسل قطعی طور سے ٹوٹ جاتا ہے لیکن اسپر بھی آپ رات اور دن کا تسلسل اور سرکل یا دائرہ کا گورکھ دہندہ پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ عقدہ بہت آسان ہے آپ کہتے ہیں کہ جسطرح رات اور دن متواتر ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور ہم نہیں معلوم کر سکتے کہ رات پہلے ہے یا دن۔ اور جسطرح ایک کھینچے ہوئے سرکل کا آغاز نہیں دریافت ہو سکتا اسی طرح سرشٹی کا آغاز دریافت کرنا یا کرم اور الہام میں سے ایک کو علت یا دوسرے کو معلول قرار دینا بھی ناممکن ہے۔ لیکن میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں کہ آپ سخت غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔

اگر آپ رات اور دن میں مقدم اور موخر کا فرق نہیں دریافت کر سکتے یا اگر ایک سرکل کا آغاز معلوم کرنا آپ کے لئے محال ہے تو کیا وہ بالاتر ہستی جو رگ وید منڈل ۱۰- سوکت ۴۸ میں انسانوں کو یوں مخاطب کرتی ہے "کہ میں ایشور سب سے پہلے موجود اور ساری دنیا کا مالک ہوں۔ میں ظہور عالم کا قدیمی باعث - تمام مال ودولت پر غلبہ پانے والا اور اس کا بخشنے والا ہوں"۔ کیا وہ اعلیٰ و برتر ہستی بھی رات اور دن اور سرکل کے آغاز سے بے خبر ہے کیا آپ اسے ایک محدود علم والے انسان کے مشابہ سمجھتے ہیں۔ یقیناً وہ رات اور دن اور سرکل کے آغاز سے بخوبی واقف ہے۔ کیونکہ سب اسی کے بنائے ہوئے ہیں جیسا کہ مذکورہ بالا منتر سے صاف ظاہر ہو رہا ہے۔ اس قدر دلائل کے بعد بھی اگر آپ کہیں کہ سرشٹی پرواہ سے اناد ی ہے اور وہ ایک سلسلہ غیر متناہی ہے کہ جس کا نہ کوئی آغاز ہے نہ انجام۔ تو یہ صداقت اور انصاف کا خون کرتا ہے اور یقیناً اس عقیدہ والا شخص کبھی خدا کی اعلیٰ صفات کو نہیں پہچان سکتا۔ لیکن جس صورت میں کہ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۴۸ جو میں نے ابھی پڑھا ہے صاف بتا رہا ہے کہ وہی پرمیشور دنیا کا قدیمی باعث وہی سب سے پہلے موجود تھا۔ تو وید کے ماننے والے اگر اب بھی دور تسلسل کا یقین رکھتے ہوں تو مجھے ان کے عقل وفہم پر افسوس ہوتا ہے۔ اور ڈرتا ہوں کہ وہ کبھی یہ نہ کہدیں کہ خدا اور سرشٹی میں بھی آغاز اور انتہا کا پتہ نہیں اور نہیں معلوم خدا پہلے ہے یا سرشٹی جب دور تسلسل ان تین دلائل سے ٹوٹ گیا جب سرشٹی کا پرواہ سے انادی نہ ہونا ... ہی ویدوں کے نزول کا باعث ... کہ تناسخ وید باطل اور نزول وید لاحاصل ... وہ گورکھ دھندا ہے۔ کہ جس کو میرے اپوزر صاحب سلجھانا گوارا ... نہیں ہیں خوب معلوم ہو گیا ہے کہ یہی گورکھ دھندا ان کے نزدیک خود وہ دل ... نظر کیلئے امرت کا کام دیگا۔

اس موقعہ پر میں پھر وہی اعتراض آپ لوگوں کو یاد دلاتا ہوں کہ چونکہ کرم الہام سے پہلے ہیں لہٰذا وید قدیم نہیں۔ لیکن جدید تحقیقات بتلا رہی ہے کہ چوتھے یعنی اتھرب وید کا بہت سا حصہ آریاؤں کے ہندوستان میں آنے کے بعد اور یہاں کے پرانے باشندوں سے میل جول کے بعد لکھا گیا ہے کیونکہ جو اس میں تعویذ گنڈے اور بھوت پریت کے دفع کرنے کی ترکیبیں اور جڑی بوٹیوں کے خواص درج ہیں۔ وہ ہندوستان قدیم کے مذاق اور رواج کے مطابق ہیں۔ رگ وید چاروں ویدوں میں سب سے پرانا ہے گو صرف دعاؤں اور بھجنوں کا مجموعہ ہے لیکن بعض بھجن ایسے بھی ہیں کہ جن سے تاریخی واقعات اور قدیم آریاؤں کی تمدنی حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔ مثلاً ندیوں کے بھجن سے آریہ لوگوں کے وسط ایشیا سے بتدریج پنجاب میں آنا معلوم ہوتا ہے اس طرح رگوید کی دسویں کتاب کے بھجن نمبر ۹۰ میں جس کا نام پرش سوکت ہے۔ چاروں ذاتوں کا یعنی برہمن۔ کھتری۔ ویش۔ شودر کا علیحدہ ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض بھجنوں سے شادی اور موت کے رسم ورواج پر روشنی پڑتی ہے۔ گویا رگ وید اور اتھرون وید دونوں زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ اگر خدا کو ان کا مصنف قرار دیا جائے تو یہ بھی ماننا پڑیگا کہ پرمیشور نے پہلے وسط ایشیا کے جنگلوں اور ہندوستان کے سربفلک پہاڑوں کی چوٹیوں اور بیابانوں میں بیٹھکر لکھا تھا۔ اور وسط ایشیا میں آریوں کے مشورہ اور ہندوستان میں ہندوستان کے قدیم باشندوں کی صلاح سے تحریر کیا تھا۔ کیونکہ رگ وید نہ صرف ہندوؤں بلکہ کل طبقہ آریہ کی جس میں ایران اور یورپ کی بہت سی اقوام شامل ہیں سب سے قدیم کتاب ہے۔ جو ان کے طرز بود وباش۔ رسم ورواج وغیرہ پر ایک تاریخی کتاب کی حیثیت سے روشنی ڈالتی ہے

اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں اور سماجیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اس معمہ کا حل کریں ورنہ یاد رکھیں کہ اس ایک ہی اصول سے سارا تانا بانا ادھڑ گیا اور ایسا ادھڑا کہ اب ممکن نہیں کہ دوبارہ اس کی اصلاح ہو سکے۔ اور اگر ابھی اسی مضمون پر اور غور کی جائے تو سینکڑوں۔ ہزاروں اور نتیجے نکل سکتے ہیں جو سب وید کا شیرازہ اکھاڑنے والے ہونگے۔ اے سائنس کا بھیریا اڑانے والو اپنے گھر

کی خبر لو۔ کہ تمہارا سائنس تمہیں ہی تباہ کر رہا ہے۔ اور عنقریب دیکھ لوگے کہ جہاں جہاں سائنس کی روشنی پہونچتی ہے وہاں سے ویدک جھنڈا اکھڑ جاویگا اور ہلالی جھنڈا لہراتا ہوا دکھائی دیگا۔ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ جہاں اسلام آیا وہاں سے ویدی مذہب بھاگا کیونکہ قدیم سے یہ قاعدہ ہے کہ سچ کے مقابل کذب نہیں ٹھہرتا۔ (ایک مسلمان از شملہ)

ایک حنفی عالم کی سوال کا جواب

گزشتہ اشاعت سے آگے

ناظرین حیران ذرا سے رہینگے کہ مقلدین بھائیوں کا تو بڑا دعوی ہے کہ تقلید تو بس ایک ہی امام کی تقلید کا التزام واجب مگر یہ عجب تقریر ہے کہ تقلید کا التزام زنہار ممکن نہیں ناظرین حیران ہونگے خود علماء مقلدین وعلماء احناف سلف نے اقرار کیا ہے اور کہا ہے کہ تقلید کا التزام کبھی کسی سے ممکن نہیں اسی وجہ سے تقلید میں آزادی ہونا چاہئے۔ جیسے ابن الحاجب مالکی جو مذہب مالکی کے ایک جلیل القدر عالم گزرے ہیں مختصر الاصول میں فرماتے ہیں کہ ایک مسئلہ میں ایک مجتہد کی تقلید کرنا۔ دوسرے میں دوسرے کی بہت اچھا ہے کیونکہ یہی حالت اول کے لوگوں کی تھی اگر کوئی شخص ایک مذہب کا التزام کرنا چاہے تو وہ التزام ہی نہیں کرسکتا عربی عبارت یوں ہے۔ ولا یرجع عنہ بعد تقلیدہ اتفاقا وفی حکم آخر المختار جوازہ ولنا القطع لو قوعہ ولم ینکر فلو التزم مذھبا معینا کمالک والشافعی وغیرہ فثالثھا کالاول۔

اور محقق شیخ ابن الہمام جن سے احناف اچھے آشنا ہیں اور جو حنفی مذہب کے جلیل القدر عالم فاضل محقق ہیں تحریر فرماتے ہیں۔ لا یرجع ما قلد فیہ اتفاقا وھل یقلد غیرہ فی غیرہ المختار نعم للقطع بانھم کانوا یستفتون مرۃ واحدا ومرۃ غیرہ غیر ملتزمین مفتیا واحدا فلو التزم مذھبا معینا کابی حنیفۃ والشافعی فقیل یلزم وقیل لا وقیل مثل من لم یلتزم وھو الغالب علی الظن۔ ترجمہ۔ جب کوئی شخص کسی مسئلہ میں کسی مجتہد کی تقلید کرے تو اس کو چاہئے کہ دوسرے مسئلہ میں دوسرے کی تقلید کرے۔ کیونکہ یہ پہلے لوگوں کی چال ہے کہ وہ لوگ کبھی کسی کی تقلید کرتے تھے کبھی کسی کی۔ اگر کوئی شخص اپنے نفس پر التزام کا بار ڈالے کہ ایک ہی مذہب معین کا مقلد ہوگا اور ایک ہی مذہب کا التزام رکھیگا۔ اس کے لئے تین باتیں ہیں۔ پہلا التزام کو لازم کرنا چاہئے۔ دوسرا لازم نہ کرنا چاہئے۔ تیسرا التزام عدم التزام برابر ہے۔

اور یہی بات غالب ہے ان دو خیالوں پر۔ معلوم ہوا کہ التزام ممکن ہی نہیں۔ انشاء اللہ سینکڑوں ایسے حوالے پیش کئے جاسکتے ہیں مگر طوالت مقصود نہیں۔ العاقل تکفیہ الاشارۃ۔ حاصل یہ نکلا کہ لوگوں کا یہ دعوی جھوٹا ہے کہ ہم ایک ہی امام کو پکڑے بیٹھینگے تو ہمارے لئے نجات کی امید ہے بلکہ وہی اصول اہلحدیث کا اچھا ہے۔ آتقلید عام ہو۔ قرآن وحدیث پر عمل کرنا صاف ظاہر ہے۔ کہ تقلید کا التزام زنہار ممکن نہیں۔ اب رہا یہ کہ آئمہ ہی مجتہد ہیں۔ انہیں پر اجتہاد ختم ہے یہ محض غلط جملیت سے سو کوس دور۔ جہالت سے بالکل قریب ہے۔ میں کہتا ہوں اگر کوئی کہتا ہے کہ آئمہ مجتہد نہیں مجھے تو کہنا یہ ہے کہ تمہارا انہیں آئمہ اربعہ میں اجتہاد کا حصر کرنا نادانی ہے۔ اور امام بخاری رضی اللہ عنہ وغیرہ کو مجتہد نہ سمجھنا علمیت کو دھبا لگانا ہے۔ امام بخاری سے بڑھکر کون مجتہد ہوگا۔ جو کہ ایک حدیث کو مختلف سندوں سے ہزارہا مطالب پر لگایا ہے جیسے ہی علماء خوب واقف ہیں اور جیسے باب باندھتے ہیں قرآن وحدیث ہی کی عبارت سے حتی الامکان اپنی عبارت نہیں لاتے۔ ان کی احتیاط کو بھی علماء جانتے ہیں پھر بتاؤ ان سے بڑھکر کون مجتہد ہے۔ یہ تو میری رائے ہے اب علمائے سلف کے اسمائے گرامی سنئے جو امام بخاری صاحب کو مجتہد کہہ گزرے ہیں۔ امام بخاری کے اجتہاد کو علامہ رملی ابو سعید وغیرہ قائل ہیں اور امام احمد ابن حنبل نے کہا کہ اگر میں امام مالک کو پاتا اور امام بخاری کو دیکھتا تو کہتا کہ دو تو حدیث وفقہ میں برابر ہیں۔ اور قتادہ سے کسی نے طلاق کے بارہ میں سوال کیا اتنے میں حضرت امام بخاری تشریف فرما ہوئے تو قتادہ نے کہا ان سے مسئلہ پوچھو۔ ان کو احمد ابن حنبل سمجھ لے اسحق ابن راہویہ سمجھ لو۔ علی ابن مدینی جان لے گویا اپنے زمانہ میں مجتہد تھے جنکے اجتہاد کو یہ اور بہت سے علماء قائل ہیں۔ خیال کرو جب یہ سب مجتہد ہیں تو ان میں سے ایک دو چار کی تقلید کا ہی التزام کرنا دوسرے مجتہدین سے انکار کرنا ہے۔ امام مسلم کی بھی تعریف بڑے بڑے علماؤں نے کی انکی بھی اجتہاد کے قائل ہیں کبھی آئندہ تقریروں میں ہم ان لوگوں کی اجتہاد کو ثابت کرینگے انشاء اللہ۔

غرض ایک ہی مذہب کا التزام نہ کرنا چاہئے جیسے مولانا بحر العلوم عبد العلی حنفی رحمۃ اللہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں۔ ثم ان من الناس من حکم بوجوب الخلو من بعد العلامۃ النسفی واختتم الاجتھاد بہ وعنوا الاجتھاد فی المذھب واما الاجتھاد المطلق فقالوا اختتم بالائمۃ الاربعۃ حتی اوجبوا تقلید واحد من ھولاء علی الامۃ وھذا کلہ ھوس من ھوساتھم ولم یأتوا بدلیل ولا یعبأ بکلامھم انما ھم من الذین حکم الحدیث انھم افتوا بغیر علم فضلوا واضلوا ولم یفھموا ان ھذا اخبار بالغیب فی خمس لا یعلمھن الا اللہ تعالی انتھی۔ م

عوام مختصر مطلب) یہ ہے جو عوام نے مشہور کر رکھا ہے کہ اجتہاد آئمہ اربعہ پر ہی ختم ہے غلط ہے ... انہیں آئمہ اربعہ پر ختم سمجھکر چاروں آئمہ کی تقلید کو واجب جاننا اور ایک ہی امام کی تقلید کا التزام کرنا ... ان لوگوں ... نے بغیر علم کے ... گمراہ ہو جاتے ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ ناظرین

[illegible]

فتاوے

ج نمبر ۳۴۶ - وقف کے لئے وقف کا لفظ ضروری نہیں بلکہ متکلم کی نیت اور قرینہ حالیہ بھی کافی ہے پس اگر اُس کی نیت خاص کہنے سے اُس وقت یہی تھی کہ مسجد کے اخراجات کے لئے میں اسکو چھوڑتا ہوں تو بیشک وقف کے حکم میں ہے وقد ثبت الوقف بالضرورۃ (در المختار) فقہا کا عام اصول ہے وقف کی ضروری شرط یہ ہے کہ اُس چیز کو موقوف لہم کے لئے خالی کردے مسجد کے لئے زمین ہے تو نماز کی اجازت عام ہو سرائے ہے تو مسافروں کے لئے عام اجازت ہو۔ پس شخص مذکور نے اگر جائداد مذکور اسی طریق سے خاص کیا ہے یعنی اسکی ذات یا منافع کو مسجد کے لئے ایک دفعہ بھی دیا ہے تو وقف صحیح ہے۔

ج نمبر ۳۴۷ - یہ بیان بالکل کذب۔ بہتان۔ سراسر افترا ہے خدا ایسے مولوی کو ہدایت کرے۔

ج نمبر ۳۴۸ - محفل میلاد تو بدعت ہے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایا نہ صحابہ کے زمانہ میں ہوئی نہ ائمہ اربعہ کے وقت ہوئی اسلئے ایسی مجلس میں نہیں جانا چاہئے۔ اور گیارہویں کا کھانا حرام ہے کیونکہ لغیر اللہ ہوتا ہے ان لوگوں کی خالص نیت یہی ہوتی ہے۔ کہ پیر صاحب اسکو قبول کرکے ہمیں فائدہ پہنچا دینگے ہاں اگر کوئی شخص بہ نیت نیک محض خدا کے واسطے کھانا پکائے تو اسکا کھانا فقرا کو جائز ہے آسودہ حالوں کو نہیں اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ۔

ج نمبر ۳۴۹ - مولود میں خواہ کچھ بھی کیوں نہو جب سرور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی محفل قائم کرنے کا حکم نہیں دیا تو کیوں کریں جب خدا فرماتا ہے کہ وَلَکُم فِی رَسُولِ اللّٰہِ اُسوَۃٌ حَسَنَۃٌ یعنی مومنوں کیلئے اللہ کا رسول نقشہ بتلا نیوالا ہے جس کام کو رسول خدا نے نہ خود کیا نہ کرنے کا ارشاد فرمایا ہو وہ صریح بدعت اور ناجائز ہے۔

ج نمبر ۳۵۰ - تمام مال میں تینوں شریک ہونگی حسب حیثیت سب کو ملیگا حدیث میں ایسا ہی آیا ہے۔

ج نمبر ۳۵۱ - قاعدہ ہے کہ الضرورۃ تقدر بقدرھا یعنی ضرورت اپنی حد پر ہی رہتی ہے تصویر کا رکھنا حدیثوں میں منع ہے مگر روپیہ پیسہ کی تصویر بوجہ ضرورت رکھنی پڑتی ہے۔ جو حکومت کا سکہ ہے اس میں تو ہم معذور مجبور ہیں مگر اشرفی تصویر دار کو ہار بنانے میں تو معذور نہیں ہیں پس بحکم الضرورۃ تقدر بقدرھا اشرفی کو ہار بنانا جائز نہیں مصنوعی ہار بنوالے جسپر تصویر نہو۔

ج نمبر ۳۵۲ - باپ کی سالی بیٹے کے لئے حلال ہے بشرطیکہ اسکی حقیقی خالہ یا کوئی رشتہ محرمہ نہو اُحِلَّ لَکُم مَّا وَرَاءَ ذٰلِکُم۔

ج نمبر ۳۵۳ - لڑکی مذکورہ بیٹے مذکور کی سوتیلی ماں کی بہن ہے حقیقی رشتہ انہیں کوئی نہیں اسلئے جائز ہے اُحِلَّ لَکُم مَّا وَرَاءَ ذٰلِکُم۔

س نمبر ۳۵۴ - دہ در دہ کی تشریح کیا ہے۔ دہ در دہ سے عرض و طول میں کم و زائد ہونے کی صورت میں بحالت جنابت غسل یا پیشاب اندر کیا جائے تو جائز ہے یا نہیں خلاصہ جواب قرآن و حدیث سے دیا جائے

س نمبر ۳۵۵ - تھمہ ہوا پانی کون کون سے مقام پر پانی ٹھیرے تو تھمہ ہوا پانی کہہ سکتے ہیں کیا باولیاں کا پانی بھی اُنہیں شریک ہو۔ اسمیں اگر زید نے پیشاب کیا یا حالت جنابت میں غسل کیا تو فعل اسکا درست ہو یا نہیں بصورت نہونے جائز کیا کفارہ دینا چاہئے۔ قرآن و حدیث سے مفصل جواب عنایت ہو

س نمبر ۳۵۶ - بعین آبادی میں جو باولیاں واقع ہیں کیا دہ در دہ میں شریک ہیں اور لوگ روزانہ اون باولیاں کا پانی استعمال میں لاتے ہیں اندرون باولی اگر زید انہیں پیشاب یا غسل جنابت کیا تو یہ فعل اسکا جائز ہے یا نہیں۔ بصورت نہونے جائز اسپر کیا صدقہ دینا لازم ہے خلاصہ جواب قرآن و حدیث سے فرمائیے۔

س نمبر ۳۵۷ - بعض جگہ ایسی باولیاں موجود ہیں جنکی پانی سے باغیچہ سیراب ہوا کرتے ہیں اور لوگ بھی اونکا پانی روزانہ استعمال میں لاتے ہیں۔ اگر خالد اندر باولی میں پیشاب و یا غسل جنابت کیا تو فعل درست ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو کیا صدقہ دینا واجب آتا ہے۔ بحوالہ قرآن و حدیث سے جواب دلا فرمائیے۔

س نمبر ۳۵۸ - اگر کوئی شخص ہوکا یعنی گونگا ہے۔ بوقت عقد خوانی خطبہ عقد خوانی و مہر و نان نفقہ وغیرہ کے بارہ میں کیونکر اسکو سمجھنا چاہئے۔

ج نمبر ۳۵۴ - دہ در دہ اُس جگہ کو کہتے ہیں جو دس ہاتھ لمبی اور دس ہاتھ چوڑی ہو حنفی مذہب میں اتنی تو لمبائی چوڑائی ہو اور گہرائی اتنی ہو کہ پانی اٹھانے سے زمین ننگی نہو جائے۔ اتنی لمبائی چوڑائی اور گہرائی کا حوض جو ہوگا وہ دہ در دہ ہوگا اس سے کم صحیح نہیں اس سے زائد ہو تو بہتر ہے۔ اُسکا پانی حنفی مذہب میں پاک سمجھا جائیگا جبتک کہ نجاست سے اُس کے ذائقہ۔ رنگ یا بو میں فرق نہ آئے تھوڑی سی گرنے سے ناپاک نہوگا۔ مگر اس دعوے پر نہ تو کوئی آیت ہے نہ حدیث بلکہ نہ امام ابو حنیفہ کا قول ہے بلکہ متاخرین کی یہ رائے ہے حدیث

شریعت میں تو اتنا آیا ہے کہ دو قلے (تخمیناً پچھن پختہ) پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ جبتک نجاست کیوجہ سے اسکو ذائقہ۔ رنگ اور بو میں فرق نہ آجائے۔

ج نمبر ۳۵۵۔ جو پانی اندازہ مذکورہ یعنی قلتین کے اندازہ کا ہوگا وہ آب کثیر ہے ایسے پانی میں غسل جنابت وغیرہ جائز ہے البتہ پیشاب کرنے سے منع آیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے لا یبولن احدکم فی الماء ثم یغتسل فیہ یعنی کھڑے پانی میں پیشاب کرکے اُس میں غسل نہ کیا کرو۔ گو پانی تو نجس جب ہی ہوگا کہ اسکی اوصاف ثلاثہ رنگ۔ بو اور مزہ میں فرق آجائے لیکن ایسا کرنے سے منع آیا ہے کیونکہ یہ ایک قبیح فعل ہے۔

ج نمبر ۳۵۶۔ اس سوال کا جواب مذکورہ بالا جواب ہی سے ملتا ہے صدقہ وغیرہ کوئی واجب نہیں۔ تو بہ ہی کافی ہے اگر از خود صدقہ کرے تو ثواب ہے۔

ج نمبر ۳۵۷۔ اس کا جواب بھی وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ پیشاب کرنے والا گنہگار ہے۔

ج نمبر ۳۵۸۔ اس کا ولی اس کی طرف سے قبول کرے۔ خدا فرماتا ہے اِن کَانَ سَفِیْھًا اَوْ ضَعِیْفًا اَوْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّمِلَّ ھُوَ فَلْیُمْلِلْ وَلِیُّہٗ بِالْعَدْلِ۔ یعنی جو خود بیان نہ کرسکے اُس کا ولی عدل کے ساتھ بیان کرے۔ اگر ولی نہ ہو تو اُس کی عادت کے موافق عمل کیا جائے۔ یعنی جسطرح وہ اپنے کاروبار میں ہاں کے موقع پر ہاں کا اظہار کرتا ہو وہ اشارہ کرایا جائے بس وہی کافی ہے۔

س نمبر ۳۵۹۔ اگر کسی کمبخت شخص نے چوپایہ جانور سے صحبت کی تو اس کا غسل کسی وجہ سے پاک ہوگا یا کہ اسی صحبت پر اکتفا کر کے غسل اُتار لیوے۔ خلاصہ صحیح حدیث سے ہو۔

س نمبر ۳۶۰۔ کسی شخص نے اپنی پہلی منکوحہ کو بسبب خانگی کام کاج پر سے سزا دی وہ اس سزا کی برداشت نہ کرسکے اپنے والدین کے مکان کو چلی گئی۔ خاوند نے تین چار سال راہ دیکھکر نکاح ثانی کرلیا ۳۰ سال بعیش و عشرت بسر کر کے منکوحہ ثانی قضاء الٰہی سے فوت ہوچکی۔ منکوحہ اول گھر ۲۲۔ ۲۴ سال تک کسی طرح کی درخواست خاوند سے نہ کی۔ اب میاں بی بی باہم رہنے کی آرزو رکھتے ہیں۔ کیا پہلے نکاح میں رہ سکتے ہیں یا دوسرا نکاح کیا جائے۔ جواب صحیح حدیث سے ہو تاکہ عمل کیا جائے۔

س نمبر ۳۶۱۔ حضرت رسول خدا کو دشنام دینے سے کافر ہوتا ہے۔ ویسا خدا کو گالی دینے سے کافر ہوسکتا ہے یا نہیں بشرطیکہ وہ مسلمان ہے خلاصہ صحیح حدیث کرکے ہو۔

س نمبر ۳۶۲۔ یہ تو صحیح ہے کہ کلام ربانی میں دنیا کی کل باتیں اگلی پچھلی موجود ہیں۔ لیکن جناب ایڈیٹر صاحب پرچہ ہمدرد بمبئی نے اپنے اخبار کے کسی گزشتہ پرچہ میں بھی تذکرہ کیا تھا کہ کسی عیسائی شخص نے ایک مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ قرآن شریف میں دنیا کی تمام اگلی پچھلی باتیں موجود ہیں تب جاپان و روس کی لڑائی کے بارے میں کوئی آیت ہو تو فرماؤ۔ اسی وقت مولوی صاحب نے قرآن شریف کی آیت سے ثبوت جنگ جاپان و روس دیدیا۔ ابرچہ گم ہونے کے باعث آیت درج نہ کی۔ تب یہ واقعہ کیا کم ہے جو کلام مجید سے ثبوت حضرت جناب امام حسین علیہ السلام کا نہ ہو۔ ضرور در کلام الٰہی سے ثبوت دیگر مسلمانوں کے شک رفع عام فرمائے ورنہ مسلمانوں کا ایمان جناب مرزا حیرت دہلوی کے دہوکے کی تحریر سے ڈانوا ڈول ہو رہا ہے۔ راقم شیخ فیاض الدین فارسٹ انسپکٹر سٹیشن سوہنگ

ج نمبر ۳۵۹۔ جس شخص نے چوپایہ سے بدکاری اُس کی سزا تو قتل ہے۔ مگر غسل اسی طرح کریگا جسطرح بیوی کے ساتھ ملاپ کرنے سے غسل کرتا ہے اسمیں فرق نہیں۔

ج نمبر ۳۶۰۔ اگر اتنے عرصہ میں پہلی بیوی کو طلاق نہیں دی تو بغیر نکاح جدید کے رکھ سکتا ہے۔

ج نمبر ۳۶۱۔ خدا کو گالی دینے سے تو مقدم کافر ہوگا۔ انبیا کرام علیہم السلام کے آنیکا اصل مقصد تو خدا تعالیٰ ہی کی تعظیم قائم کرنا ہے۔ خدا فرماتا ہے مَا کَانَ لَکُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا اَنْ تَنْکِحُوْا اَزْوَاجَہٗ مِنْ بَعْدِہٖ اَبَدًا۔

ج نمبر ۳۶۲۔ قرآن مجید میں وہ باتیں ہیں جو دین سے تعلق رکھتی ہیں۔ یعنی جن باتوں سے انسان کو عبرت حاصل ہو۔ مثلاً کسی قوم کا تباہ ہونا کسی کا ہدایت پانا۔ لیکن پھر بھی سارے واقعات نہیں بلکہ بہت کم ہیں۔ خود خدا فرماتا ہے۔ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰھُمْ عَلَیْکَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْھُمْ عَلَیْکَ یعنی کئی ایک رسولوں کے قصے ہم نے تم کو سنائے اور کئی ایک کے نہیں سنائے یہ کس نے کہا ہے کہ قرآن تمام گزشتہ اور آئندہ واقعات کا مفصل بیان ہے۔ اس کا دعویٰ نہ تو قرآن شریف کو خود ہے نہ کسی مسلمان عالم نے ایسا کسی صاحب نے بطور مذاق کے ایسا کہا ہو تو عجب نہیں۔ پس امام حسین اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر اگر قرآن مجید میں نہیں ہے تو کیا ہوا جبکہ واقعات حدیثیہ اور تاریخیہ سے ثبوت ملتا ہے۔

(باقی آئندہ)

نکاح و طلاق کے مسائل اور میاں بیوی کے حقوق کا بیان نمبر ۱

انتخاب الاخبار

مظفر نگر کا سالانہ جلسہ یکم اکتوبر کو بخیر و خوبی ختم ہوا۔ علماء اسلام نے اپنے اپنے بیانات بہت خوبی سے کئے۔ مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کے تین لیکچر ہوئے ایک لا الٰہ الا اللہ پر دوسرا محمد رسول اللہ پر۔ تیسرا اخلاق پر۔ یہ جلسہ اپنی خوبی اور امن و امان کی وجہ سے ہندوستان بھر میں ایک ہی ہوا ہے۔ ہندو نہیں بلکہ آریہ سماج کے ممبر اور عہدہ دار بھی بڑے تپاک اور محبت سے بالخصوص مولوی صاحب کے وقت میں شریک جلسہ ہوتے رہے تھے۔ عالیجناب نواب صاحب کنال اور جناب آنریبل راشد بہادر منشی نہال چند صاحب بھی جلسہ میں تشریف لائے اور بہت محظوظ ہوئے۔ نواب صاحب کی یادگار میں ایک روز کا جلسہ بڑھا دیا گیا۔

نواب صاحب بہاولپور اس سال حج کرنے تشریف لیجائیں گے۔ سواروں کا ایک دستہ بھی ... نواب صاحب کے ہمراہ ... کل ہمراہیوں کی تعداد ۵۰۰ آدمیوں کی ہوگی۔

اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کو امیر کابل نے طلب کیا۔ وہ مستعفی ہو کر کابل کو روانہ ہو گئے۔ وہ پہلے بھی امیر صاحب مرحوم کے منشی رہ چکے ہیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کی خانیوال۔ لائلپور سیکشن کے اسٹیشن عبدالحکیم اور مخدوم پور پہوڑاں کے درمیان دریائے راوی کے سیلاب سے ۵ میل تک ریل کی سڑک تین تین اور دو دو فٹ پانی میں غرق ہے۔ ٹرینوں کی آمد و رفت بند ہے۔

حضرو ضلع ایبٹ آباد کے قریب دو سو آدمی ایک کشتی میں سوار دریائے سندھ کو عبور کر رہے تھے یکایک کشتی بے قابو ہو کر ایک بھنور میں جا پھنسی اور غرق ہو گئی۔ ایک سو پچاس آدمی ڈوب گئے۔

پونا میں طاعون بڑی ہیبناک پھیل رہی ہے شہر سے ہزارہا لوگ چلے گئے شہر اور چھاؤنی میں گزشتہ منگل کے روز ۲۲۴ کیس اور ۲۰۳ موتیں ہوئیں۔ (کیا کرشن قادیانی کی طرف پونا والے ہی مخالفت کرتے ہیں جن پر کرشنی نشانہ اس وقت گر رہا ہے)

ہانگ کانگ کے طوفان میں چینی ماہیگیروں کی ۲۰۰ کشتیوں کا تمام بیڑہ کا بیڑہ غرق ہو گیا۔ اور دس ہزار چینی مر گئے (شاید کرشن جی کی توجہ مبذول ہوئی ہو گی)

ترکی مصری سرحدی تنازعہ۔ ترکی اور مصر کا سرحدی جھگڑا فیصل ہو گیا۔ اور آخر کار حد بندی کی مینار قائم کر دئے گئے۔ تنازعہ کے طے ہو جانے پر ترکی فوج مقام تسمیہ سے واپس بلا لی گئی۔ تسمیہ بلحاظ وقعت جنگ نہایت فائدہ مند مقام ہے۔ اسی مقام کے قبضہ کے لئے ترکی حکام نے جھگڑا اٹھایا تھا اچھا ہوا یہ معاملہ مصالحت سے انجام پا گیا۔

بے نظیر بہادری۔ انگریزی فوج کے چھ دیسی سپاہیوں نے جو کہ ایک دیسی کارپورل کے زیر کمان تھے جبیل جاڈ کے قریب نہایت بے جگری اور لاثانی شجاعت کا ثبوت دیا۔ ان چھ آدمیوں نے ۵۰۰ تاریخ دلیسیوں کے مسلسل اور متواتر حملوں کو پسپا کیا اور آخر میں ان کو شکست دیکر بھگا دیا۔ تاریخ قوم کے بیشمار آدمی قتل و زخمی ہوئے۔

روس کی خفیہ سوسائٹی نے اعلان کیا ہے کہ اب وہ زار کو قتل کریگی۔ یہ سوسائٹی اپنے جلسوں میں ان آدمیوں کی فہرست تیار کر لیتی ہے کہ جن کو قتل کرنا مناسب سمجھتی ہے اور پھر بذریعہ اشتہار یا خط جس شخص کے قتل کا ارادہ کرتی ہے اسے مطلع کر دیتی ہے کہ تم اتنے عرصہ کے اندر اندر قتل کر دئے جاؤ گے اور لطف یہ ہے کہ باوجود کامل احتیاط کے بھی بہت ہی کم لوگ سوسائٹی مذکور کی زد سے بچ سکتے ہیں۔

ایک امریکن طالب علم نے آجکل ایسے بوٹ بنائے ہیں کہ جن سے پانی پر اسی طرح چلا جا سکتا ہے جس طرح سے کہ خشکی پر۔

بغاوت یمن کے متعلق ۳۱۔ اگست سنہ ۱۹۰۶ء کو ممالک عرب کی خبروں سے ظاہر ہوا کہ مشیر فیضی پاشا نے باغیوں کو سخت شکست دیکر بار دیگر شہر صنعاء پر تسلط کر لیا۔

بنگال میں صابون سازی کا پہلے صرف ایک کارخانہ تھا مگر سودیشی کے سبب سے دو نئے کارخانہ اور کھولے گئے ہیں۔

بمبئی دنیا کے تمام شہروں سے زیادہ گنجان ہے جس کی آبادی ۷۶ کس فی ایکڑ ہے۔ اس کے بعد آگرہ کا نمبر ہے۔

سلطان المعظم کی نسبت پیرس کے اخبار "ٹیمپس" نے یہ خبر شائع کی ہے جس کو وہ نہایت معتبر قرار دیتا ہے کہ "سلطان کے جگر میں دنبل ہے اور یہ مرض لاعلاج ہے۔ اس مرض کا مریض ایک سال کے اندر اندر فوت ہو جاتا ہے" جب تک تصدیق نہ ہو یہ خبر ناقابل اعتبار ہے۔

ahmadimuslim.de

تبرک ہدف دوائین

برقی سٹ اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے میں نامردی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں تحریک پیدا ہوتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر عضو کا پیچش کیوا سے قطع و قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرضیکہ نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت [illegible] معہ محصولڈاک

گولڈن پلز یہ گولیاں اس دھوکہ مقوی دوائیں نہیں ہیں۔ جو کہ فولاد و چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت سے تیار کیجاتی ہیں۔ جو صاحب بیماری یا کسی مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کسی وجہ کے شاکی ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت [illegible] معہ محصول

مسوسیابی یا عرق اسبال ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ ہر قسم کی دماغی یا بدنی کمزوری۔ درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کو لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگنے سے دو چار رتی کہا لینے سے درد فوراً دور ہو جاتا ہے۔ بعد جلاب ۲ رتی کہا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مقوی و مولد خون ہے [illegible] سب کو یکساں مفید ہے۔ نزلہ وغیرہ کو روکتی ہے۔ قیمت [illegible] فی چھٹانک معہ محصول

مسمسک جریان اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی بند ہو جاتا ہے۔ اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہونی شروع ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی (۲۰ خوراک) [illegible] معہ محصول

معجون مقوی دماغ جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو اور دماغ کمزور ہو گیا۔ نزلہ گرتا ہو۔ سر درد سے تنگ ہو گئے ہوں۔ اور ضعف بصر کی شکایت ہو۔ وہ اس کا استعمال کریں۔ انشاء اللہ تمام شکایات رفع ہو جائیں گی قیمت فی ڈبیہ [illegible] محصول [illegible] کل [illegible] معہ محصول

علاوہ ازیں ہر مرض کی دوا ہم سے مل سکتی ہے۔

خداوند کی مال [illegible] نہایت محنت اور تحقیق سے تالیف کیا ہے قیمت [illegible]

سرمہ حمید ضعف بصر وغیرہ کیلئے نہایت عمدہ شے قیمت [illegible] فی تولہ معہ محصول

پتہ [illegible]

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال

رنگی سادہ [illegible] تک فی عدد	کلاہ سادہ [illegible] تک فی عدد
" زری [illegible]	" زریں [illegible]
" اولمپوکی [illegible]	رومال ریشمی [illegible]
آزاربند سوتی [illegible]	کمبل دیسی [illegible]
" ریشمی [illegible]	" فوجی [illegible]
تہبان گبرون باریک و موٹا [illegible]	لوئی سفید [illegible]
جوتا ساخت لدھیانہ [illegible]	لوئی رنگین طول ۸ گز عرض ۲ گز [illegible]
" زریں ہوشیارپوری [illegible]	پٹی دیسی اعلیٰ [illegible] فی جوڑہ
جراب و دستانہ اونی [illegible]	پشمینہ [illegible] گز تک
" سوتی [illegible] فی درجن	[illegible]
فوجی زین خاکی رنگ پختہ ۱۲ گز [illegible]	چادر پشمینہ [illegible]
صافہ لٹھ اوڑھ [illegible]	بنیان و پاجامہ اونی [illegible]
" خاکی [illegible]	" سوتی [illegible]
رنگین لوئی ۶ گز طول ۲ گز عرض [illegible]	چوتھی دوتہی [illegible]
دری بچانے پلنگ [illegible] تک	دری ریشمی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

باقی فہرست منگوا کر دیکھو

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال فوجی اسباب۔ لنگیاں۔ کمربند۔ سیڈل زین۔ بٹن پہار سوتی و زریں [illegible] اعلیٰ سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے جانے مال سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا روپیہ نقد آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی جنرل ملٹری کنٹریکٹرز لودھیانہ

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

NO 352

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

بس حدیث مصطفیٰ ... | مخلوق ... | سنت ... | مصطفیٰ کی گفتار

مقام اشاعت

امرتسر پنجاب

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـــہ

والیان ریاست سے ...

رؤسا و جاگیرداران سے ...

عام خریداران سے ...

... چھ ماہی ...

غیر ممالک والوں سے سالانہ ۸ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک

مطبع اہلحدیث امرتسر

اغراض و مقاصد

دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام

کی حمایت و اشاعت کرنا۔

مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث

کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات

کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے

(۱) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۲) نامہ نگاروں کی تحریریں ...

بشرط پسند درج ہونگے

نمبر ۴۹	مورخہ ۱۲ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ عیسوی مطابق ۲۲ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۴ ہجری	جلد ۳

خطبہ نبویہ بابت رمضان شریف

حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر شعبان کے ایک خطبہ پڑھا جس میں رمضان شریف کے متعلق چند احکام اور روزہ کے فضائل تھے مناسب ہے کہ اہلحدیث کے ذریعہ سے یہ خطبہ نبویہ ناظرین تک پہونچایا جائے۔

عن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر یوم من شعبان فقال یا ایھا الناس قد اظلکم شہر عظیم شہر مبارک شہر فیہ لیلۃ خیر من الف شہر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعا من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کان کمن ادی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی فریضۃ فیہ کان کمن ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ وھو شہر الصبر والصبر ثوابہ الجنۃ وشہر المواساۃ وشہر یزاد فیہ رزق المؤمن من فطر فیہ صائما کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینقص من اجرہ شیٔ قلنا یا رسول اللہ لیس کلنا نجد ما نفطر بہ الصائم

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شعبان کے اخیر روز ہمکو خطبہ سنایا جسمیں فرمایا اے لوگو! ایک بہت بڑا بابرکت باعظمت مہینہ تمپر آنے کو ہے اُس میں ایک شب ایسی ہے جو عبادت کے لحاظ سے، ہزار مہینے سے اچھی ہے اللہ تعالیٰ نے اُس مہینے کے روزے تمپر فرض کئے ہیں اور رات کو قیام بغرض تراویح تمہارے لئے کار ثواب ہے جو کوئی اُس مہینہ میں کوئی کار خیر بطور نفل کرے وہ دوسرے مہینوں میں فرض ادا کرنیوالے کے برابر ہے۔ اور جو کوئی اُس میں کوئی فرض ادا کرے وہ دوسرے دنوں میں ستر فرض ادا کرنے والے کے برابر ہے یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا عوض جنت ہے اور یہ مہینہ باہمی سلوک کا ہے اس مہینے میں مؤمن کا رزق[1] بڑھجاتا ہے جو کوئی کسی روزہ دار کو افطار کراوے (یعنی روزہ کھولنے کے وقت اسکو کچھ کھلاوے) اُسکے گناہوں کی بخشش ہوگی اور اُسکی گردن جہنم کی آگ سے رہا ہوگی اور اُسکو بھی روزہ دار جتنا اجر ملیگا۔ بغیر اسکے کہ روزہ دار کے ثواب سے کچھ کمی ہو ہم (صحابہ) نے عرض کیا کہ حضور ہم میں سے ہر ایک کو یہ مقدرت نہیں کہ روزہ دار کو کھانا

[1] رزق سے مراد حصہ ہے قرآن شریف میں ہے وتجعلون رزقکم انکم تکذبون۔ یعنی اے مشرکو! تم اپنا حصہ تکذیب ہی کو بناتے ہو مطلب یہ ہے کہ مومن کے نیک اعمال کا حصہ بڑھجاتا ہے (منہ)

ahmadimuslim.de

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ ھذا الثواب من فطر صائما علی مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من ماء ومن اشبع صائما سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لا یظمأ حتی یدخل الجنۃ وھو شھر اولہ رحمۃ و اوسطہ مغفرۃ واٰخرہ عتق من النار ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفر اللہ لہ واعتقہ من النار (مشکوٰۃ کتاب الصوم)

کھانا کھلاسکیں حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ اُس شخص کو بھی یہ ثواب دیگا جو روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ کا یا ایک کھجور یا پانی کا گھونٹ پلا دے۔ ہاں جو شخص روزہ دار کو سیر کرے اللہ تعالیٰ اسکو میرے حوض سے ایسا پانی پلاویگا کہ میدان محشر سے فارغ ہوکر جبتک وہ جنت میں نہ جائیگا پیاسہ نہ ہوگا۔ (یہ بھی فرمایا) اس مہینے کے اوّل میں رحمت ہے درمیان میں بخشش ہے اور آخر میں روزہ داروں کو جہنم سے آزادی ہے جو کوئی اُس مہینے میں اپنے ماتحت اور نوکر سے کام میں بسبب اُسکے روزے کی تخفیف کرے اللہ تعالیٰ اسکو بخشدیگا اور اس کی گردن کو آگ سے آزاد کر دیگا۔"

(خطبہ ختم)

بعض لوگ روزہ صرف اسی کو سمجھتے ہیں کہ کھانے پینے سے منہ بند ہو باقی جو چاہیں کریں گالی گلوچ بکیں۔ غیبت کریں۔ فحش قسم کے گیت گائیں وغیرہ وغیرہ پس ایسے لوگوں کو اس حدیث سے مطلع رہنا چاہیئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ:-

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ (رواہ البخاری)

جو کوئی روزہ رکھکر جھوٹ بولنا اور بدعملی کرنا نہ چھوڑے خدا کو اُس کی بھوک پیاس کی حاجت نہیں یعنی اُسکا روزہ قبول نہیں۔"

پس مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے روزہ کو محفوظ رکھیں اور محنت شاقہ کو ناحق ضائع نہ کریں۔

درود شریف پر اعتراض

ایک نابکار معترض اعتراض کرتا ہے کہ آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے نبی کریم پر درود بھیجا جو کافی نہ ہوا پھر فرشتوں کو بھی حمایت کیلئے ساتھ لیا پھر بھی شاید کام نہ بنا پھر مومنوں کی بھی ضرورت پڑی۔

عجب نبی ہے کہ جسکو خدا اور فرشتوں کا درود کفایت نہیں کرتا اور بالآخر خدا کو مومنوں تک بھی حکم دینا پڑا کہ تم بھی درود پڑھا کرو پھر بھی معلوم نہیں کہ کافی ہوگا یا نہ۔ بینوا توجروا۔ (ایک سائل از مزنگ۔ لاہور)

اہلحدیث

مسلمانوں کو درود پڑھنے کا حکم اسلئے ہے کہ جو احسانات نبی کے اوپر ہیں اُنکا شکریہ ادا کریں یہ نہیں کہ خدا کا درود کافی نہ ہو۔ خدا تو خود فرماتا ہے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ یعنے خدا اکیلا ہی اپنے بندوں کو کافی ہے۔ کیسی جہالت یا عناد کا سوال ہے۔ بہلا درود پڑھنا بھی کوئی بوجھ تھا کہ خدا اکیلے سے نہ اٹھایا گیا اوروں کو ساتھ ملا لیا علاوہ اس کے سائل کو یہ بھی معلوم نہیں کہ خدا کے درود کے معنے ہیں اور بندوں کے درود کیا معنے ہیں۔ خدا کے درود کے معنے ہیں کہ خدا اپنی عنایت خاص نبی پر رکھتا ہے اور بندوں کے درود کے معنے یہ ہیں کہ وہ خدا سے دعا مانگتے ہیں کہ نبی پر مزید نظر عنایت ہو۔ پس جب کام ہی دو ہیں تو شرکت کیسے اور تکان کیسا؟ اصل میں یہ سب کچھ بے سمجھی اور عناد اور تعصب کے نتیجے ہیں۔

ایک سوال

مسئلہ وضوء میں قرآن پاک سے پیر پر مسح کرنا نکلتا ہے اور حدیث شریف میں اسکے خلاف پیر کا دھونا ثابت ہوتا ہے آپ نے اپنی تفسیر ثنائی میں اسکی مفصل بحث میں لکھا ہے اور آپکی کتاب آیات متشابہات میں دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جو مسئلہ قرآن پاک کے خلاف حدیث میں ہو تو وہ حدیث سرور کائنات سے نہیں ہے۔ مہربانی کرکے اسکا جواب قرآن وحدیث سے خلاصہ طور سے بذریعہ اہلحدیث عنایت فرماویں۔

راقم محمد سعید الدین وکیل عدالت سہوان ضلع سارن خریدار اہلحدیث

اہلحدیث

قرآن شریف سے تو وضوء میں پاؤں کا دھونا ہی ثابت ہوتا ہے کیونکہ اَرْجُلَکُمْ لام کی نصب کے ساتھ ہے۔ جو فَاغْسِلُوْا کا مفعول ہے۔ اگر مسح ہوتا تو لام کی جر (زیر) ہوتی۔ پس حدیث میں بھی اسی کی تائید ہے۔ مَیں نے آیات متشابہات میں یہ نہیں لکھا کہ جو مسئلہ قرآن کے خلاف حدیث میں ہو وہ حدیث آنحضرت کی نہیں معلوم ہوتا ہے کہ آپنے رسالہ آیات متشابہات کو خود ملاحظہ نہیں فرمایا بلکہ سنی سنائی بات لکھ دی ہے پس پہلے اسے ملاحظہ فرمائیے اسی میں جواب ملجائیگا۔

کیا ایسی شہادتیں قابل وقعت ہیں؟

اخبار بدر مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۳۶ء میں

سردی یعنی مختصر فہرست ... المشتہر مینیجر ... کٹرہ

ahmadimuslim.de

لالہ چوہڑمل صاحب نے بصیغہ مراسلات ایک شہادت شایع کرائی ہے جسمیں انہوں نے مرزا قادیانی کو بڑے بڑے لمبے خطاب سے یاد کیا اور پبلک کی خدمت میں اپیل کی ہے کہ مرزا صاحب کی دعا میں وہ اثر ہے کہ انکے برابر کسی اور کی دعا میں اثر نہیں۔ اسواسطے مشکل کے وقت رجوع کریں۔ لیکن اب انکے ایک خاص دوست کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ لالہ صاحب ایک دلی بیماری میں مبتلا ہیں اور انہوں نے اپنی ضرورت کیواسطے پندرہ سولہ خط پیغمبر قادیانی کو لکھے اول تو قادیانی صاحب تحریر کرتے رہے کہ ہم دعا کرتے ہیں شاید مسیح صاحب کو خیال آیا ہوگا کہ انکی مراد ملکر یہ دلی بیماری دور ہو جائیگی لیکن افسوس کہ قادیانی پیغمبر کی ذرا بھی پیش نہ گئی اور لالہ صاحب ہمیشہ کے واسطے نامراد ہو گئے۔ آگے والی بھی امید نہ رہی جب کہیں سے سن لیا کہ اب وہ مراد کو نہیں پہونچ سکتا تو چوہڑمل کو سنا ہے کہ بذریعہ کارڈ پیغمبر صاحب نے اطلاع دیدی کہ ہم بیمار ہیں ہم سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ ناظرین آپنے بخوبی معلوم کر لیا ہوگا کہ جب شہادت دہندہ ہی نامراد ہے تو اور لوگ رجوع کرکے کیا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں؟

اب میں لالہ چوہڑمل صاحب کی خدمت میں نہایت ادب سے گذارش کرتا ہوں۔ کہ آپ ذرا ہوکر ایسے لوگوں پر یقین نہ باندہیں اور نہ ایسی فرضی شہادتوں سے خلق خدا کو مغالطے میں ڈالیں۔ آپ اپنی مراد کیواسطے کسی بزرگ مثلاً مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر التماس کریں تاکہ وہ دیگر کاملین کو اپنے ساتھ شامل کرکے آپ کے حق میں دعا فرماویں اور خداوند کریم آپ کی مشکل حل فرماویں ورنہ آپ ساری عمر بھی اگر قادیانی کے در پر گریہ زاری کریں کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ امید ہے آپ ضرور میرے کہنے پر عمل کرینگے۔

راقم ایک مسلمان

اڈیٹر۔ کرشن جی کے یہ کرتب کچھ زالے نہیں بلکہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہیں۔

ایک مسلمان اہلحدیث

(از سعدی لودہانوی)

ما اہل حدیث نبو مہیم خدا را — ای خواجہ بہ جو خواہی بہمیں لفظ تو مارا
این نام ممیز کند از اہل قیاسات — دیں آمدہ قرآن و احادیث نہ آرا
مسلم شدہ ایم از دل و از جاں الٰہی ثیم — بر ما لقب غیر ازیں ہیچ میارا
اس نام سے ابتاری چوتھی کا بنالو — دنیا نہ طلب کر کہ سراسر ہے خسارا
آن را کہ خدا گفت بگو فاتبعونی — شد پیرویش فرض محبان خدا را
جوئید تفقہ ز احادیث پیمبر — باید بہ چنیں فقہ تعامل علما را
در پیروی اقوال من قاس نیفتند — بر راہ روے اقدام نباید فقہا را
قولے کہ حدیث نبوی را خذلان نیست — مقبول بخاطر نبود اہل نہی را
آیت چو مفسر بحدیث نبوی شد — غیرش نکند غیرت اسلام گوارا
قرآں کہ فرستاد خدا بہر ہدایت — پیغامبرش آمدہ تبلیغ مدارا
از کوہ شنیدن - ز مدینہ نہ شنیدن — ہرگز نسزد مدعی صدق و صفا را
منع آمدہ تقلید باقوال ائمہ — خوش آمدہ اقوال ائمہ سفہا را
در آیت اذ یحکموا بود قسمت ضیزی — تا مینک بالمتروہ عونات جہارا
لایا نہ حدیث ایک آمین خفا پر[1] — کی جب نے بانی بہت انجام کو ہارا
صد عذر بہ تسلیم حدیث نبویت — جا بر سر و حشمت سخن بے سر و پا را
احناف سے ہی رفع میں یہ بحث نہ ہو[2] — افسوس فقاہت کو ہے کس گھاٹ اتارا
کیوں سمجھا شرط فقاہت بہ فقاہت — لے ڈوبتا جیسے کوئی تنکے کا سہارا
آراء و قیاسات چو مردار حلال است — چوں نہ بجز محبوب بود اہل وفا را
مردار ہی جب ٹھہرا تو بکری ہو کہ ہو گا — تخصیص ہی بیہودہ جو کرنا ہو گزارا
تقلید میں تکسر ہو کہ دیکھیں دلائل — صد شکر کہ مذہب ہو تحقیق تمہارا
قرآن و احادیث سے تحقیق مسائل — بس اڑ گئی تقلید جو مطلب تھا ہمارا
اب مختلف آپس میں مسائل ہیں اگر کچھ — تنقید سے ہو جائیگا یہ فیصلہ سارا
ہم خوش ہیں کہ تحقیق بہ باطل ہے جدا ہا — تقلید سے گویا ہیں لگے کرنے کنارا
سنتے تھے کبھی ہم "باحادیث چہ کار" — قولے ز امام آرا یہ ہی تھا تب اشارا

[1] اذعوا کہ کچھ نقلی غالی تحقیق سے احناف نے آمین خفیہ کا حکم نکالا ہے لیکن سورہ فاتحہ اور اوراد وعیہ کو دل میں پڑھنا ہی ضروری سمجھتے ہیں کیسے بے انصافی کی تقسیم ہے۔

[2] عدم رفع الیدین کے لئے احناف نے ایک حدیث امام ابو حنیفہ سے روایت کی اور اس کے مقابلے میں امام اوزاعی نے ایک حدیث ثبوت رفع کی بتائی ہیں۔ پھر باوجودیکہ رفع کی حدیث کے راوی بڑے ثقہ اور معتبر اور فقیہہ بھی تھے عدم کی حدیث کو انکے راوی فقہ قرار دیکر قابل عمل گردان لیا اور رفع والی کو عمل سے ساقط کر دیا گیا فقہ کی گت بنائی ہے یعنی فقہ کو رد احادیث صحیحہ کا آلہ بنایا ہے راویان حدیث میں اگر کوئی عیب نکلا تو انکو غیر فقیہہ کہدیا اور وہ بھی محض جھوٹ۔ خدا انکو ہدایت کرے۔ (سعدی)

ahmadimuslim.de

بیشک دم تحقیق اگر نیک ہو نیت
کفر ہے بر رسول ست نیا موخلق ازو ی
کافر برسول آمد و قرآن منکر
دجال نے کی آپؐ کی حدیثوں میں جو خدمت
اجال بکتاب نعتش ہمسر قرآن
پر فتنہ و شر گشت خدایا ہمہ عالم
یارب عملی نیک نشد در صورت ازین
باشی تو مرا قبلۂ حاجات دو عالم
ذات تو غنی ز ہمہ محتاج تو جملہ
موجود و علایت شده تا نہ و ہمہ
تو بخشنا چاہے تو شفاعت بھی ہو ورنہ
سعدی بہ یدرت بہر دعا دست بر آورد
رحمت ز تو بر روح نبی و ہمہ آلش

تب دیکھنا اک روز کہ تقلید کو مارا
آموختن از ہند فقط تکفیر نصارا
سنجق دلش بیشتر از قسوۃ خارا
قرآن خدا ہمیں ویسا ہی پکارا
منکرز اما مان نشا پورینجا را
آسان بنما بر دل ما صبر تقی را
پیش تو چہ آرم عمل جرم خطا را
دعوای علی با بلٹ لیلا و نہارا
مرجع توئی ای شاہ شہان شاہ گدا را
گر باز نداری زمن این جرم و عطا را
دم مارنے کا آگئے تم جو کسکو بیارا
از فضل تو گذار تہی دست گدا را
خو اہیم دوا ما کہ توئی منعم دارا

نصیحت نامہ

اے مسلمانو! خدا کے واسطے
کفر و شرک و بدعتوں کو چھوڑ دو
پانچ وقتوں کی نمازیں تم پڑھو
ماہ رمضاں کے رکھو روزے سدا
ہو تمہیں گر مال تو دو تم زکوٰۃ
ہو سکے تو حج بھی کر آئیو
مونچھ کاٹو اور چھوڑو داڑھیاں
باہمی جھگڑے کو اب تم چھوڑ دو
عشق بازی و زنا کاری کو تم

سید و شمس الضحیٰ کے واسطے
مالک ارض و سما کے واسطے
خاص مولا کی رضا کے واسطے
خالق صبح و مسا کے واسطے
مالک روز جزا کے واسطے
ویرست کیجیو خدا کیوا سطے
سنت خیر الورا کیوا سطے
مصطفےٰ صلِ علیٰ کے واسطے
باز آؤ مجتبےٰ کیوا سطے

حیلہ سازی مکر بازی چھوڑ دو
عیب جینی سود خواری مت کرو
عورتوں کو دین کی تعلیم دو
کہہ مسلمانوں سے آخر کو شفیع

حضرت بدر الدجیٰ کے واسطے
شافع روز جزا کے واسطے
حضرت خیر النسا کے واسطے
مان لو کہنا خدا کے واسطے

(محمد شفیع گیلانوی)

زمین اور پہاڑوں کی حرکت

تتمہ اہلحدیث یکم شعبان ۲۱ ستمبر جلد ۳

ہر امر کے لئے ایک موقع و محل ہوتا ہے ایک موقع پر بنانا کاریگری دوسری موقع پر فنا کرنا قرار دیا جاتا ہے جس کام کے لئے جو شئے مقرر کی جاتی ہے- جب وہ کام اُس سے زور شور کے ساتھ معمول سے زائد پایا جاتا ہے خواہ وہ کام کسی شئے کا بنانا ہو یا فنا کرنا تو کہا جاتا ہے کہ فلاں شئے کو بڑی کاریگری سے بنایا ہے جیسا کہ تلوار اور چھری کی کیفیت ہے کیونکہ تلوار دوسری شئے کو فنا کرنے اور کاٹنے کے لئے بنائی جاتی ہے جب اس میں سُرعت و تیزی کے ساتھ قطع برید پائی جاویگی- تو کہا جاویگا کہ اسمیں بڑی صنعت لگی ہے-

اب رہی یہ بات کہ زمین و جبال کے لئے حرکت کا ہونا قرآن سے ثابت ہے یا نہیں اور شریعت مقدسہ اس سے انکار کرتی ہے یا اقرار- سو معلوم کرنا چاہئے کہ قرآن مجید نے نہ کہیں صاف طور پر حرکت زمین کا اقرار فرمایا نہ انکار کیا اور بعض آیات منقولہ بالا سے جو حرکت کی نفی پائی جاتی ہے تو مراد اس سے یہ ہے کہ زمین میں حرکت محسوس نہیں ہوتی- اور اس طرح نہیں پائی جاتی کہ مخلوقات کو چلنے پھرنے اور کاروبار کرنے میں اسکا اثر معلوم ہو یعنی متحرک ہونے کی نفی پائی جاتی ہے خود متحرک ہونے کی نفی نہیں معلوم ہوتی- واللہ اعلم

آیت کریمہ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهَادًا میں جو بعض مفسرین نے مہاد کو گہوارہ کے معنے میں قرار دیا ہے- سو اس سے بھی صاف طور پر حرکت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ گہوارہ کو بطور تشبیہ کے بیان کیا گیا ہے- اور زمین کو اسکی مثل قرار دیا گیا ہے یعنی جس طرح بچہ کو گہوارہ میں راحت و آسائش ہوتی ہے اسی طرح زمین پر تمام مخلوقات کو ہوتی ہے اور تشبیہ کے لئے یہ ضرور نہیں کہ مشبہ و مشبہ بہ تمام امور میں برابر ہوں علاوہ براں گہوارہ میں حرکت پائے جانے سے بچوں کو راحت ہوتی ہے- اگر زمین میں اسی طرح حرکت پائی جاوے تو راحت نہیں ہو سکتی و نیز آیت مذکورہ میں لفظ مہاد گہوارہ کے لئے متعین نہیں بلکہ دوسرے معنے کا بھی احتمال ہے (ا ذ ا

سلہ چکڑالوی کہتا ہے کہ مسواک جیسے امور کے لئے خدا کو کیا ضرورت ہے کہ پیغمبر کی زبانی حکم بھیجا یہ تو ہند و سکھ سب کے سب جانتے ہیں یعنی ہم انسے سیکھ سکتے ہیں پیغمبر سے سیکھنا کیا ضرور

سلہ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ کا فرار سول کہتا ہے کہ یہاں حدیث سے پیغمبر کی حدیث ہی مراد ہے- یہ نہیں سمجھتا کہ قرآن سارا ہی پیغمبر کی زبان مبارک سے سنا گیا ہے- (منہ)

[illegible]

ahmadimuslim.de

جلسہ مظفر نگر

اس جلسہ کی مختصر کیفیت گذشتہ پرچہ میں درج ہو چکی ہے جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب ۔ جناب قاری سرفراز حسین صاحب عزمی دہلوی ۔ جناب مولوی عبد المجید صاحب دہلوی جناب مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری ۔ جناب مولوی انظام الدین صاحب ٹیچر طوطی ہند مولوی اسرار الحق صاحب دہلوی ۔ مولوی ابو الکلام آزاد صاحب دہلوی ۔ مولوی فیض الحسن صاحب سکرٹری انجمن اشاعت بیوگان گنگوہ ضلع میرٹھ ۔ جناب ابی الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہ نے نہایت ہی اچھا وعظ حسنہ سے حاضرین کو محظوظ فرمایا جلسہ بہت بڑی رونق سے ختم ہوا ۔ سال ہائے گذشتہ سے دگنی رونق تھی ایک فتنہ انگیز آریہ نے چند ایک رسائل اسلام جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں بھیجکر بذریعہ ایک خط کے درخواست کی کہ ان رسالوں میں جو جو اعتراضات اسلام پر کئے گئے ہیں ان کے جوابات آپ پبلک جلسہ میں دیجئے ۔ چونکہ جلسہ کا شرح دو سال سے امن و آشتی پر مبنی رہا ہے کہ ہر ایک قوم و ملت کے لوگ برابر شریک جلسہ ہو کر اسلامی تعلیم سنتے رہے ۔ چنانچہ مولوی صاحب نے اثناء تقریر میں فرمایا کہ ہم نے تو ہمیشہ صلح کل پالیسی سے اس کا پرچار شروع کر دیا ہے مگر فتنہ انگیز طبیعتوں کو چین نہیں ۔ لیکن ان مفسدہ پردازوں کی خاطر ہمکو اپنی روش بدلنا نہیں چاہئے اسلئے میں اعلان کرتا ہوں کہ اگر ان صاحب کو جواب لینے کی ضرورت ہے تو جلسے کے بعد میرے ڈیرہ پر ملیں اور جوابات لیں ۔ جناب مولوی صاحب ممدوح کے اس جواب کو سب لوگوں نے پسند کیا ۔ سکرٹری صاحب آریہ سماج نے بھی لکھا کہ یہ شخص ہماری سماج کا ممبر نہیں اسلئے ہم اس کے افعال کے ذمہ وار نہیں ۔

سال گذشتہ کی طرح امسال بھی منشی محمود الحسن صاحب مختار نے تقریر کی جس میں اذان کے کلمات کی تشریح و تحسین فرمائی ۔ منشی صاحب کی تقریر درحقیقت مولوی ثناء اللہ صاحب کی تقریر کا ضمیمہ ہوتی ہے ۔

جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب نے اپنی آخری تقریر میں جو خاتمہ کے نام سے موسوم تھی ایک بہت بڑا کام کیا ۔ مجمع بھی اسوقت زن و مرد کا اتنا تھا کہ شمار سے باہر ۔ تمام میدان پچدرہ نواب صاحبان بھرپور رہتا تھا ۔ مولوی صاحب ممدوح نے اخلاق کی تقریر کے ضمن میں جھوٹ کی برائی بیان کرتے ہوئے ایسا کچھ سحر کیا کہ سب لوگوں سے بلند آواز میں پختہ اقرار کرایا کہ ہم **کبھی جھوٹ نہیں بولیں گے** مکرر سکرر حلفیہ عہد لئے جو سب مردوں اور عورتوں نے کئے ۔ مولوی صاحب کو جھوٹ سے کچھ ایسی نفرت ہے کہ ہمیشہ آپ اپنی تقریروں میں اس قسم کے عہد مسلمانوں سے لیا کرتے ہیں ۔ دہلی میں لیا ۔ گجھرہ میں لیا ۔ گنگول ضلع پٹنہ میں لیا ۔ لودہانہ میں لیا اور اور جگہ بھی ایسا کیا ۔ مولوی صاحب ممدوح کا خیال ہے کہ مسلمانوں میں جتنی برائیاں ہیں عموماً جھوٹ چھوڑنے سے چھوٹ سکتی ہیں اور جھوٹ کے چھڑانے پر کوئی بڑی لمبی چوڑی تقریروں کی حاجت نہیں ۔ بہرحال کچھ ہی ہو جھوٹ سے نفرت دلانے کے لئے مولوی صاحب نے سہل نسخہ تجویز فرمایا ہے ۔

جلسہ میں حکیم مظفر حسین صاحب ساکن مظفر نگر نے ایک جہاز کا نقشہ پیش کیا اور ایک نظم بڑی موثر **قومی جہاز** کے نام پڑھی جو درج ذیل ہے ۔

رسول ہاشمی نے دل اس کی ناخدائی کی   ابوبکر و عمر عثمان علی نے رہنمائی کی
وہ امر سید الشہدا نے کیسی جاں فدائی کی   ہزار افسوس اس کو سانحہ بیوفائی کی

بزرگان سلف نے جسپہ یوں جانیں گنوائی ہوں
ہزاروں آفتیں اسپر ہاتھوں آئی ہوں

جہاز اسلام یوں ڈوبے سنا میں رنگ لیاں ہم   تباہی ہو گئی بیڑے کی پرنہ ہو افسوس ہمکو غم
کبھی اس درد سے ہوتی نہیں ہے چشم گریاں نم   جہاز اسلام کا ہو سرنگوں اڑتا ہو اپر چم

بھنور میں پھنس گیا بیڑہ مسافر سارے سوتے ہیں
جگاتی ہے نہیں امتیں یوں بیڑا ڈبوتے ہیں

رسول اللہ کی روح مقدس تلملاتی ہے   کہ کشتی امت خیر الامم یوں ڈوبی جاتی ہے
کرو ہمت مسلمانوں اگر کچھ شرم آتی ہے   کہ ہمت کرنیوالوں کا خدا وند ابھی ساتھی ہے

کمر ہمت کی باندھو چست سب آپس میں مل جاؤ
تراو اس کو ہاتھوں ہاتھ لغرچہ کرکے ملجاؤ

یہ دیکھو تو جہاز امت احمد کا خاکا ہے   نہیں ہے ناخدا کوئی قضا نے اسکو تاکا ہے
جہالت کے تلاطم نے لیا اب سر آ ساکا ہے   بھنور میں پھنس گیا ہے سامنا موج بلا کا ہے

جہاز امت خیر الامم یوں ڈوب جائے گا
ہمارا آپ کا جینا کہو کس کام آئے گا

یہ میراث نبی ہے اس کو یوں برباد کرتے ہیں   بزرگان سلف کی روحوں کو ناشاد کرتے ہیں
خدا شاہد خدا شاہد ہے یہ بیداد کرتے ہیں   یہ کیسی سرکشی معبود سے عباد کرتے ہیں

پٹخے خود غرضیوں میں اور اس کو ہاتھ اٹھایا ہے
کروڑوں وارثوں نے اس کو لاوارث بنایا ہے

لگاؤ دوڑ میں اور ماک کی جس سو نظر آئے   چڑہاؤ بادبان تعلیم کا بیڑہ ابھر آئے
ہماری بھی شب فرقت ختم ہو اور سحر آئے   شجر اسلام کا پھولے پھلے اب بیخ و ثمر آئے

بلا تعلیم بھی اور سنہ دنیا میں ٹھکانا ہے
وہ بیہودہ ظلم میں ہو ہر اگر کچھ کر دکھانا ہے

جو اتنا سوچتے کر قوم گرتی جا رہی اپنی ہو | کہ مذہب بھی ہے قائم جو دنیا خوار اپنی ہو
ہر ایک تدبیر اور کوشش مددگار اپنی ہو | ترقی میں مثال برق پھر رفتار اپنی ہو

تو صنعت پر بھی ہو قبضہ تجارت بھی ہماری ہو
یہاں خوش رہ کے ہو تو ہم وہاں جنت ہماری ہو

صبح اٹھ کر کلام اللہ کی ہر شب تلاوت ہو | تلاوت ہو مگر ایسی کہ ہر آیت میں لذت ہو
عبادت گرچہ مشغول ہو ہر دم عبادت ہو | حضور قلب ہو اور ساتھ ہی یاد اوت ہو

بلا ... تو لذت ہو نہیں سکتی
زبان تک اور دل میں عبادت ہو نہیں سکتی

نہ ناخواندہ رہے کوئی کہیں لڑکا مسلماں کا | پڑھا ہو علم دینداری ہو پر تلا نور ایماں کا
سکھاؤ صنعت و حرفت کہ یہ ہی کام انساں کا | بچے افلاس کی ذلت کہ حیلہ ہو نہ شیطاں کا

کماؤ دولت دارین ہے یہ آرزو اپنی
گذارو زندگی سکھ سے ہے یہ آرزو اپنی

کبھی تو ہم بھی یکتائے زمانہ تھے مروت میں | شجاعت اور دلیری میں سخاوت اور تجارت میں
نہ ہمسر تھا کوئی اپنا سیاست میں تجارت میں | مگر ہم میں پڑا افسوس اب بغض و عداوت میں

جدائی بھائی بھائی میں ہے جھگڑا باپ بیٹوں میں
بچا کوئی نہیں اس سے سبھی ہیں اس لپیٹوں میں

تمہیں کیا باپ دادا گر تجارت میں تھے لاثانی | ہوا کیا گر بزرگوں نے تمہارے کی تھی سلطانی
کیا تم نے بھی کچھ حاصل بتاؤ جز پریشانی | چہ کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

کہ ہمت اگر بندہ سنبھل جاؤ تو ہم جانیں
یہ بیڑا ڈوبا جاتا ہے نکالو تو ہم جانیں

ستم ہے مادہ اسلام کا پھر کیوں عداوت ہو | عزیزوں سے ہو نفرت اور غیروں پر عنایت ہو
خدا اور اسکے مرسل سے کوئی کرے بغاوت ہو | حماقت ہے سراسر یہ سراسر یہ حماقت ہے

... خلق ... سے ... بیٹھو
... اس وقت ... کا نام ... بیٹھو

اسی نا اتفاقی نے ہی یہ بیڑا ڈبویا ہے | اسی نا اتفاقی نے ہی سب کچھ ہم سے کھویا ہے
اسی نا اتفاقی سے ہمارا بخت سویا ہے | ہمیشہ اسکے آگے نصرت و اقبال رویا ہے

بگاڑے خانماں صدہا قبیلے اس کے کھوٹے میں

اسی نا اتفاقی سے ہر ... بیڑے ڈبو دیے ہیں

جو نا اتفاقی ہے اگر دنیا میں ہے رہنا | بہت سا کہہ چکے باقی نہیں ہے اور کچھ کہنا
... | کہا اتنا کچھ نہیں ہم ہی کسی نے پھر یہ سچ کہنا

جو نفسی نفسی کا عالم فردا محشر میں قاضی ہو
بتاؤ کیا کرینگے ہم جو پیغمبر نہ راضی ہو

اخیر جلسہ میں مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب نے بایماء انجمن اسلامیہ مظفر نگر ترکی عطیہ حجاج موقوف کرنے پر گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا اور سب جلسہ سے کرایا۔ اور ... کی خدمت میں تار بھیجنا پاس ہوا۔

(راقم ایک حاضر الوقت مسلمان)

اڈیٹر وطن پر الحکم کی عنایت

اڈیٹر الحکم قادیان نے تمام اڈیٹران کے نام ایک کھلی چٹھی لکھی ہے جس میں توجہ دلائی ہے کہ اڈیٹر وطن عیسائیوں کی تصنیفات بیچتا ہے جو اسلام کے حق میں زہریلا اثر رکھتی ہیں۔ ہم نے وہ فہرست تو وطن کی نہیں دیکھی لیکن اس رائے میں ہم الحکم سے متفق ہیں کہ اسلام کی مخالف کتابیں بیچنا ایک مذہبی اور قومی جرم ہے۔ خدا فرماتا ہے ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ اڈیٹر الحکم کو تو اب اس طرف خیال ہوا ہم تو اسی وقت سے متنبہ ہیں جب سے وطن نے قادیانی رسالہ ریویو کی اشاعت تو اس خیال سے بند کر دی کہ اس میں قادیانی مشن کی تائید ہوتی ہے لیکن بایں ہمہ پھر اسی کا اشتہار وطن میں چھپتا رہا۔ کیوں؟ اس کا جواب دینا معزز اڈیٹر وطن کا کام ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کی حدیث دانی

سخن دانی عالم بالا معلوم شد

مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ میں مجدد ہوں۔ مہدی ہوں۔ کرشن گوپال ہوں۔ مسیح زمان ہوں۔ کل انبیاء کا خلاصہ ہوں۔ خدا کا بیٹا ہوں۔ وغیرہ ہوں وغیرہ ہوں۔ اس لئے جو معنی قرآن و حدیث کے میں کروں وہی صحیح ہونگے۔ کیونکہ میں عالم بالا سے سیکھا ہوا ہوں میرا معلم خود خداوند تعالیٰ ہے غرض آپ کے دعووں کا خلاصہ یہ ہے

حدیث نبوی اور الفضل کی گستاخی - روزنامہ ... - نمبر ۱۲

چونکہ منم کہ حسب بشارات آمدم ؎ عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم (ازالہ)

یہ بھی فرمایا ہے ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ؎ اس سے بہتر غلام احمد ہے (دافع البلا)

یہ بھی دُر افشانی کرتے ہیں ؎

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا ؎ منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد (تریاق القلوب)

غرض ہم دیکھا چاہتے ہیں کہ جناب کو قرآن و حدیث سے مطلب ہی کیا ہے کسی کو سوا کچھ بھی مناسبت نہیں ہے میاں کو ہم ... جناب مرزا صاحب نے ... میں آپ کے مشتاق ہیں۔ آپ کی حدیث دانی میں یہ ایک نظیر (دبی) روایت ہے جو موضوع اور غلط ہونے کے علاوہ محمد بن علی راوی کا قول ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

ان لمہدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ ۔

یعنی محمد بن علی کہتے ہیں کہ ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں جب سے آسمان و زمین پیدا ہوئے ہیں وہ کبھی نہیں ہوئیں وہ یہ ہیں کہ پہلی رات میں قمر کو گرہن ہو گا اور نصف رمضان میں سورج کو"

اس روایت کا یہ ترجمہ بالکل غلطی ہے اگر کسی کو اس ترجمہ میں شک ہو تو کسی ہندو یا انگریز عربی دان سے اس کی تصدیق کر لے۔ خیر اس ترجمہ کو ذہن نشین کر کے بتلاوے کہ ایسا واقع کبھی ہوا کہ رمضان میں قمر کو پہلی رات میں گرہن ہوا ہو اور سورج کو النصف یعنی پندرہ تاریخوں میں۔ آج سے سو سال پہلے کی جنتریاں اٹھانے کی کوئی حاجت نہیں صرف مرزا صاحب کی زندگی بلکہ دعوی مہدویت ہی سے جو کچھ بیس پچیس برس ہو گزرے ہیں دیکھو کہ کبھی ایسا واقع ہوا ہے ہرگز نہیں مگر شاباش ہے مرزا جی کا کمال کہ روایت مذکورہ کے الفاظ جیسا آن کی تکذیب کر رہے تھے۔ لیکن وہ ہیں کہ اسی روایت کو پیش کئے جاتے ہیں اور معقولیت کے کان ایسے بہرے ہیں کہ الامان والحفیظ۔ کہیں کسی گزشتہ رمضان میں چاند اور سورج دونوں کو گرہن ہوا بس مرزائیوں نے شور برپا کر دیا کہ پیشگوئی کا ظہور ہو گیا۔ یہ نہ دیکھا کہ آسمان نے شہادت دی ہی حالانکہ رمضان میں اگر یہ دونوں گرہن ہو بھی گئے تو اس طرح نہیں ہوئے جس طرح روایت مذکورہ میں آیا ہے۔ بلکہ یوں ہوئے تھے کہ چاند حسب دستور قدیم تیرہ تاریخ کو اور سورج اٹھائیس تاریخ کو گہنا گیا مگر یہ عیاں ہے امر۔ مرزا صاحب نے مرزائیوں کی زبانوں کو ایسا قوت گویائی بخشی کہ بے سمجھے سوچے اس روایت کو پیش کر دیا۔ غرض ہوا اور یہ کہم آنکھ استاد رود آں گفت جاں سنگ شد۔

خیر اس دیرینہ قصہ کو تو ہم یہاں ہی چھوڑتے ہیں نہ اسکا پیش کرنا ہمارا اصل منشا ہے ہمارا اصل مقصود ہے بلکہ ہم ایک نئی نظیر آپ کی حدیث دانی کی پیش کرتے ہیں جس پر بہت سے احکام مرتب ہیں اور جو بقول مرزا صاحب اُن میں اور ہم میں حد فاصل ہے آنجناب سے کسی شخص نے سوال کیا ہے جس کا جواب بذریعہ خط کے آپ نے دیا جو بذریعہ الحکم ۲۴ اگست کے شائع ہوا ہے جو یہ ہے

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبی اخویم ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب سلمہ - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اور جو خط مولوی محمد علی صاحب کے نام آیا تھا میں نے اس کو سنا ہے مجھ کو تعجب ہو کہ کیونکر مخالف لوگ ہم پر تہمتیں لگاتے ہیں۔ تکفیر کے معاملہ میں اصل بات یہ ہے کہ پہلے میں ان تمام لوگوں کو کلمہ گو خیال کرتا تھا اور کبھی میرے دل میں نہیں آیا کہ ان کو کافر قرار دوں پھر ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے میری نسبت ایک استفتاء تیار کیا اور وہ استفتاء مولوی نذیر حسین دہلوی کے سامنے پیش کیا اور انہوں نے فتویٰ دیا کہ یہ شخص اور اسکی جماعت کافر ہیں اگر مر جاویں تو مسلمانوں کی قبروں میں ان کو دفن نہیں کرنا چاہئے۔ پھر بعد اس کے دو سو مولوی تکفیر کی اس فتویٰ پر جو ٹولیوں کی لگائی گئیں یعنی تمام پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں نے اسپر مہریں لگا دیں کہ درحقیقت یہ شخص کافر ہے بلکہ یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ کافر ہیں۔ اور اگر یہ مسلمان ہیں تو پھر ہم کافر ہیں کیونکہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان کو کافر کہے تو کفر الٹ کر اسی پر پڑتا ہے پس اس بنا پر ہمیں ان لوگوں کو کافر ٹھیرانا پڑا۔ ورنہ ہماری طرف سے ہرگز اس بات کی سبقت نہیں ہوئی کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ ان لوگوں نے خود سبقت کی۔ اسکا فتویٰ پہلے ان لوگوں کی طرف سے شائع ہوا ہم نے کوئی کافر ان لوگوں کی تکفیر کا شائع نہیں کیا۔ اب جب ایک شخص کو یہ امر گراں گزرتا ہو کہ اس کو یوں کافر کہا جاتا ہے تو اسکے لئے یہ سہل امر ہے کہ وہ اس بات کا اعلان شائع کر دے کہ میں ان لوگوں کو کافر نہیں سمجھتا بلکہ وہ لوگ کافر ہیں جنہوں نے ان کو کافر ٹھیرایا اسی بات کا ہمارا مطلوب مولوی محمد حسین وغیرہ کو اقرار ہے کہ بموجب اصول اسلام کے مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ پس جبکہ پنجاب و ہندوستان کے تمام مولویوں نے مجھے اور میری جماعت کو کافر ٹھیرا دیا اور دہ ... ہیں ۔ کی

کہا گیا کہ یہ کافر اور دین اسلام سے خارج ہیں۔ تو پھر اس میں چارہ کیا گناہ ہے ان کو پوچھکر دیکھ لیا جاوے خود کہتے ہیں کہ مسلمان کو کافر ٹھہرانے والا خود کافر ہوجاتا ہے۔ اور اگر ہم نے اس فتوی کفر کے پہلے ان کو کافر ٹھہرایا تو وہ کا فتویٰ پیش کرنا چاہئے۔ پھر جو شخص مولوی محمد حسین اور نذیر حسین وغیرہ کو باوجود اس فتوی کے مسلمان جانتا ہے تو کیونکر ہمیں مسلمان کہہ سکتا ہے اور اگر ہمیں مسلمان جانتا ہے تو کیونکر ان کو مسلمان قرار دیتا ہے۔ پس یہ ہے اصلیت اس خبر کی کہ ہم ان لوگوں کو کافر کہنے کیلئے مجبور ہیں سعد

والسلام نقل دستخط میرزا غلام احمد صاحب خاکسار میرزا غلام احمد

خط مذکور کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنے مخالفوں کو اسلئے کافر کہتے اور جانتے ہیں کہ ان کے مخالفوں نے ان کو کافر کہا ہے۔ اس مضمون میں آپ نے گو حدیث کا ذکر نہیں کیا مگر در اصل یہ معنی اشارہ ہے اس حدیث کی طرف جس میں ارشاد ہے

لایرمی رجل رجلا بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک یعنی جو آدمی کسی آدمی کو کفر کی طرف نسبت کرے اگر وہ درحقیقت ایسا نہیں ہے تو وہ کلمہ کفر کہنے والے پر آتا ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو محض عناد سے کافر کہے تو اس کا یہ حکم ہے نہ اس شخص کا یہ حکم ہے جو کسی دلیل شرعی سے کسی کی تکفیر کرے خواہ واقع میں وہ دلیل شرعی غلط ہو بلکہ عند اللہ وہ شخص نہ صرف مومن بلکہ کامل مومن ہو تو بھی ایسے شخص کو کافر کہنے والا خود کافر نہ ہوگا۔

ہم نے اس حدیث کے معنی میں یہ قید لگائی ہے کہ عناد اور محض حسد سے کسی کو کافر کہنے والے کے حق میں یہ حکم ہے اس کا ثبوت دینا ہمارا فرض ہے۔ پس سنئے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تیاری جہاد کی خبر مشرکین مکہ کو کرنی چاہی تھی ایک عورت کے ذریعہ سے خط بھیج بھی دیا ہوا تھا الہام الٰہی سے آنحضرت نے پکڑوا لیا۔ مجلس میں وہ خط پیش ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ دعنی اضرب عنق ہذا المنافق فانہ خان اللہ و رسولہ۔ یا حضرت مجھے اجازت ہو کہ میں اس منافق (حاطب) کی گردن اڑا دوں کیونکہ اس نے اللہ اور رسول کی خیانت کی ہے کہ ایک راز نبوی کو جسے حضور چھپاتے تھے مشرکین تک پہنچانا چاہا۔ حضور نے فرمایا ایسی حاطب کا عذر بھی سن لو حاطب نے عرض کیا [illegible]
[illegible]
چھوٹی مثال ہے میرا ایمان ہے کہ خدا نے جو آپ سے فتح کا وعدہ کیا ہے ضرور سچا ہوگا۔ میری خبر رسانی

زمانہ بدر کی قد اطلع اللہ علیہم فقال اعملوا ما شئتم قد غفرت لکم یعنی اے عمر تجھے کچھ نہ کہہ یہ بدر کی جنگ میں شریک تھا خدا نے اہل بدر کو بخشا ہوا ہے۔ اب اس شہادت نبوی سے صاف ثابت ہے کہ حاطب بن بلتعہ نہ صرف معمولی مسلمان ہیں بلکہ مغفور لہ مسلمان ہیں۔ لیکن حضرت عمر ان پر فتوے کفر لگا چکے ہیں۔ کیونکہ زمانہ نبوت میں منافق کافر ہی ہوا کرتے تھے جن کی بابت نص قطعی ہے وما ہم بمؤمنین یعنی منافق ایماندار نہیں ہے تو کیا اس فتوی سے حضرت عمر خود کافر ہو گئے۔ جناب کرشن قادیانی کے فتوے کے مطابق تو حضرت عمر کو تجدید اسلام کرنی چاہئے تھی۔ حالانکہ نہ حضور نبوی نے حاطب کو کافر کہا نہ حضرت عمر کو۔ تو اب غور طلب بات یہ ہے کہ کیوں حضرت عمر ایک مومن متقی۔ حاطب مغفور لہ کو کافر کہنے سے کافر نہ ہوئے۔ جواب یہ ہے کہ حضرت عمر اس فتوی کی وجہ شرعی خود بتلاتے ہیں کہ فانہ خان اللہ و رسولہ یعنی یہ شخص اللہ اور رسول کا خائن ہے مگر یہ وجہ حضرت عمر کی حضور نبوی میں منظور نہ ہوئی تو ثابت ہوا کہ کسی شخص پر دلیل شرعی کی آڑ میں محض نیک نیتی سے فتوے کفر لگانیوالا خود کافر نہیں ہوتا۔ جب تک محض حسد اور عناد قلبی سے نہ کہے۔

دوسری مثال لیجئے۔ بے نماز کے کفر میں علماء اسلام کا اختلاف ہے۔ جماعت کثیرہ صحابہ و تابعین۔ بڑے بڑے محدثین اور مجتہدین بے نماز کو کافر کہتے ہیں۔ ادھر ایک جماعت علماء کی ایسی بھی ہے جو اس کو کافر نہیں جانتی بلکہ مومن سمجھتی ہے لیکن باوجود اس کے جو علماء کافر نہیں کہتے وہ کہنے والوں کو بھی کافر نہیں جانتے ورنہ لازم آئیگا کہ امام شافعی جناب شیخ عبد القادر جیلانی جیسے بزرگوار بھی جو بے نماز کو کافر کہتے ہیں نہ کہنے والوں کے نزدیک کافر ہوں کیونکہ یہ لوگ ایک ایسے شخص کی تکفیر کرتے ہیں جو پچھلے گروہ کے نزدیک مسلمان ہے۔ حالانکہ پچھلے گروہ کے نزدیک جیسا بے نماز کافر نہیں اس کو کافر کہنے والا بھی کافر نہیں۔ لیکن اس نئے مہدی کی حدیث دانی پر جانکے لازم آیا ہے کہ یہ بزرگوار کافر ہوں (نعوذ باللہ)

پس نتیجہ نکلا کہ جن لوگوں نے کرشن جی پر کفر کا فتوی دیا ہے چونکہ وہ دلیل شرعی کی آڑ میں دیا ہے اگر وہ دلیل شرعی کرشن جی اور ان کے چیلوں کی نظر میں ضعیف ہو مسلم نہ ہو۔ پھر بھی وہ [illegible] نہیں تاہم وہ کافر نہیں ہو سکتے۔

کیا کرشن جی یا ان کا کوئی چیلہ ہماری اس تقریر کا معقول جواب [illegible] کر سکے دیسکتا ہے؟ سنو

مرزا ئیو! سچی حدیث - مہدی اور مسیح بننے کیلئے اتنا ہی علم کافی ہے اس ہو نیاوی کی بھی مرزا [illegible]
احسان کے عوض میری اولاد کو ستائیں گے - یہ سنکر حضور نبوی نے فرمایا - وعنہ

پہنچا تو دے یہ مان لیا ہم نے کہ بیٹے ہیں سوا ہو جب جائیں کہ وید دل عاشق کی دوا ہو

فتاوے

س نمبر ۳۶۳ - حدیث شریف میں جو آیا ہے کہ جنازہ کی نماز میں تین صف ہونا چاہئے آیا یہ مع امام یا بغیر امام تین صف جواب مرحمت ہو۔

اگر کوئی شخص تین صف سے زیادہ کرکے نماز پڑہائے تو وہ خلاف سنت کیا یا نہیں مثلاً جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ کسی شخص کا جنازہ آگیا اب مسجد میں تین صف سے زیادہ آدمی ہیں اگر تین صف کیا جائے تو لوگوں کو تکلیف ہوگی۔ اس وقت حضور امام صاحب تین صف کا کچھ خیال نہ کرکے نماز پڑہاتے ہیں اس صورت میں وہ گنہگار ہوگا یا خلاف سنت پر محمول کیا جائیگا۔

س نمبر ۳۶۴ - زید نے عمر کو ایک بیگہ زمین اس شرط پر دیا کہ میں ہر سال تم سے اس ایک بیگہ زمین سے چار من غلہ گندم لونگا۔ عمر راضی ہوکر اس زمین کو لیا۔ اب اس گاؤں کا ایک عالم نے زید کو منع کرتا ہے کہ اس شرط پر دینا شریعت محمدی میں جائز نہیں۔ زید جواب دیتا ہے کہ مولوی صاحب جو لوگ کہ خزانہ مقرر کرکے زمین لیتا ہے مثلاً میں نے ایک بیگہ زمین ایک شخص کو دو روپیہ خزانہ مقرر کرکے دیا۔ تو یہ بھی ناجائز ہوگا کیونکہ یہ بھی مقرر ہوا اور وہ بھی مقرر ہے بہرکیف عالم صاحب نے بہت کچھ زید کو سمجہایا مگر وہ نہیں مانتے ہیں۔ اب کون صورت جائز اور کون ناجائز قرآن و حدیث سے جواب عنایت ہو۔

س نمبر ۳۶۵ - موسیٰ نے خالد کو ایک گائے اور ایک بکری پالنے کو اس شرط پر دیا کہ گائے کا جو پہلا بچہ پیدا ہوگا وہ تمہارا ہے مگر اس کی دودہ نصف تمہارا اور نصف ہمارا یعنی اگر گائے کا دو سیر دودہ ہوگا تو ایک سیر تمہارا اور ایک سیر ہمارا اگر گائے تم کو پالنی ہوگا۔ جب دوسرا بچہ پیدا ہوگا تو اس بچہ کا نصف تمہارا اور نصف ہمارا۔ اور جو بکری دیتا ہوں اس بکری کو تم اچھا طور پر پالو۔ جب یہ بچہ دیگی تو بچہ کا آدہا تمہارا اور آدہا ہمارا یعنی اگر دو بچہ ہو تو ایک تمہارا اور ایک ہمارا اگر ایک ہو تو بھی نصف تمہارا نصف ہمارا۔ دودہ بچہ کہا جائیگا۔ آیا یہ صورت پر گائے بکری پالنے کو دینا جائز ہے یا حرام ہے۔

س نمبر ۳۶۶ - نام کا اول محمد لفظ لکہنا یعنی محمد سلیمان یا اور کوئی نام کا اول لفظ محمد لکہنا درست ہے یا نہیں اگر درست ہے تو کیا دلیل ہے۔

س نمبر ۳۶۷ - قادر حسین نام رکہنا بہتر ہے یا عبدالقادر۔ اگر قادر رکہا جاوے تو کیا خرابی ہے کیونکہ قادر اس کو پسند ہے عبدالقادر رکہنے میں شرم معلوم ہوتا ہو (؟)

ج نمبر ۳۶۳ - حدیث میں یہ نہیں آیا کہ نماز جنازہ کی تین صف ہونی چاہئے۔ بلکہ یہ آیا ہے کہ جس میت پر تین صفیں جنازہ پڑہیں اس کی بخشش ہوگی مطلب اس کا یہ ہے کہ تین صف جتنے آدمی جنازہ پڑہیں جن کی تعداد ایک دوسری حدیث میں چالیس تک آئی ہے۔ غرض اس سے یہ ہے کہ اتنی کثیر جماعت مسلمانوں کی خواہ حسب مقام ان کی ایک ہی صف ہو یا کئی ایک ہوں۔ البتہ بعض راوی حدیث کے ایسا کرتے تھے کہ آدمی کم ہوتے تو تین صفیں کر لیتے۔ غرض تینوں صفوں کے بیان سے کثرت مراد ہے پس اگر تین سے زیادہ ہوں تو بطریق اولیٰ بہت بہتر ہے۔

ج نمبر ۳۶۴ - یہ صورت جائز نہیں۔ حدیثوں میں منع آیا ہے۔ اس میں کسی ایک جانب کا نقصان یقینی ہے۔ اگر زیادہ ہوا تو مالک کا اگر کم ہوا تو مزارع کا اس لئے ایسا کرنے سے منع ہے لیکن بٹائی کرنے کی اجازت ہے یعنی یہ کہے کہ پیداوار میں سے نصف ربع یا ثلث جو کچھ ہو لونگا تو یہ جائز ہے۔

ج نمبر ۳۶۵ - صورت مرقومہ جائز ہے۔ مخالفت کی کوئی دلیل معلوم نہیں نہ اس میں کوئی فریب ہے نہ آئندہ کو نزاع کا خطرہ۔

ج نمبر ۳۶۶ - محمد کا لفظ بڑہانا جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بعض بچوں کا نام محمد۔ احمد۔ رکہا تہا۔ پس اگر کسی کے والدین یہ نام نہ رکہیں تو بنیت محبت وہ خود بڑہالے تو جائز ہے۔

ج نمبر ۳۶۷ - قادر حسین ایک مہمل اور غلط نام ہے اگر اضافت مراد ہو یعنی حسین کا قادر تو بھی غلط ہے اور اگر صفت موصوف ہو تو بھی غلط کیونکہ معنی یہ ہونگے کہ یہ شخص حسین قدرت والا ہے بہر حال ایک فضول اور مہمل نام ہے۔ عبدالقادر نہایت موزوں ہے۔ کیا قادر کا بندہ کہلانے سے بھی شرم ہے؟! خدا فرماتا ہے لن یستنکف المسیح ان یکون عبداللہ۔ یعنی حضرت مسیح اور بڑے بڑے مقرب فرشتوں کو بھی خدا کا بندہ کہلانے سے عار نہیں۔

س نمبر ۳۶۸ - عورت کے لئے حالت سفر اور قیام فی السفر دونوں میں محرم کا ساتھ ہونا شرط ہے یا اول میں اور ثانی میں نہیں۔ مثلاً ہندہ اپنے زوج زید کے ساتھ مکہ معظمہ گئی۔ زید نے ہندہ کو غیر محرم ملازم کی زیر نگرانی رکہکر خود زید مدینہ طیبہ چلا گیا تو آیا اس طرح زید کا ہندہ کو بلا محرم کے چہوڑ جانا اور ہندہ کا بلا محرم رہنا جائز ہے یا نہ۔

س نمبر ۳۶۹ - آپ اہلحدیث میں کوئی ایسا واقعہ آپ پیش کر سکتے ہیں جس سے یہ ظاہر ہو کہ ازواج مطہرات میں سے کوئی زوجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی کسی سفر میں ہمراہ تھیں۔ ان کو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر سفر کے کسی مقام پر چھوڑ کر کسی طرف آپ منزل سفر میں تشریف نہ لے گئے تھے۔

س نمبر ۳۶۷۔ صفحہ ۲۲۲ جلد ۳ عینی شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے۔ فان قلت روی عن عائشۃ انہا کانت لا تسافر الا بمحرم الخ۔ قلت کان الناس لعائشۃ محرم لانہا ام المؤمنین فمع ایہم سافرت فقد سافرت بمحرم الخ۔ عبد اللہ بن ام مکتوم نابینا تھے آپ نے پردہ ہونے کو اپنے ازواج کو کیوں فرمایا۔ بینوا توجروا

س نمبر ۳۶۷۔ اعلام الموقعین صفحہ ۱۳۲ جلد ۱ میں ہے ثم قال لابی حنیفۃ رحمہ اللہ عن کلمۃ اولہا شرک واخرہا ایمان فقال لا ادری قال جعفر ہی لا الہ الا اللہ فلو قال لا الہ ثم امسک کان مشرکا فہذہ کلمۃ اولہا شرک واخرہا ایمان۔ صرف لا الہ کفر ہے نہ شرک۔ امام جعفر نے شرک کس اعتبار سے کہا۔ (ایک مخبر پرداز مونگھیر)

ج نمبر ۳۶۸۔ عورت کے ہر سفر میں خاوند یا محرم کا ہونا فرض ہے۔ حدیث میں ایسا ہی آیا ہے۔ ملازم غیر محرم کے ساتھ بھیجنا جائز نہیں۔ حدیث میں آیا ہے۔ جہاں غیر محرم مرد کسی عورت کے ساتھ اکیلا ہو تو تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے۔

ج نمبر ۳۶۹۔ ایام حج میں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سے پہلے منیٰ سے مکہ کی طرف بھیجدیا تھا۔

ج نمبر ۳۷۰۔ عینی کی عبارت مذکورہ مصنف کی اپنی رائے ہے ورنہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ کے لئے باقی امت کے افراد محرم کا حکم نہ رکھتے تھے قرآن مجید میں جو ازواج مطہرات کو امہات المؤمنین کہا گیا ہے وہ تعظیم و تکریم اور حرمت نکاح کے لحاظ سے ہے نہ کہ عدم پردہ کی وجہ سے۔ حدیث میں آیا ہے عائشہ صدیقہ کا رضاعی چچا عائشہ کو ملنے آیا۔ حضرت عائشہ نے اس کو اندر آنے کی اجازت نہ دی اور کہا کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں اندر نہ آنے دونگی۔ جب آنحضرت سے پوچھا اور آنحضرت نے فرمایا کہ وہ تیرا چچا ہے تب اجازت دی۔ اگر امت کے افراد ازواج مطہرات کے محرم ہوتے تو عائشہ صدیقہ اس قدر اپنے رضاعی چچا سے بھی تنگی کیوں کرتیں۔ پس عبد اللہ ابن ام مکتوم سے پردہ کرنے کا اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

ج نمبر ۳۷۱۔ کبھی کبھی مجاز کے طور پر کفر کی جگہ شرک اور شرک کی جگہ کفر کا لفظ اطلاق ہو جایا کرتا ہے۔ کیونکہ ان دونوں میں ایک وصف عام مشترک ہے یعنی عدم نجات۔ چنانچہ قرآن مجید میں یکفرون بالرحمن وغیرہ آیا ہے حالانکہ وہ کفر بالرحمن نہ کرتے تھے بلکہ شرک بالرحمن کے مرتکب تھے۔ پس حضرت جعفر صادق نے جو کلمہ طیبہ کے اول کو شرک کہا وہ مجازاً کہا۔

س نمبر ۳۷۲۔ ایک عورت کا جوان لڑکا فوت ہوگیا ہے اور وہ گاہے گاہے قبرستان میں جاتی ہے آیا جائز ہے۔ ایک مولوی کہتا ہے کہ عورتوں کو قبروں پر جانے کی کوئی ممانعت نہیں۔ جواب قرآن و حدیث سے عنایت ہو۔

س نمبر ۳۷۳۔ آج کل گرمی کی شدت سے ہمارے گاؤں کے لوگ جمعہ نماز مسجد سے باہر جا کر پڑھتے ہیں درختوں کے نیچے۔ جناب مولوی محی الدین صاحب صوفی لکھوی مرحوم بھی جب گرمی کے دنوں میں تشریف لاتے تھے تو نماز جمعہ درختوں کے سایہ میں پڑھتے تھے۔ اب ایک حافظ منع کرتا ہے جواب عنایت ہو (راقم حکیم علی محمد خاں موضع جھگیاں غلام ڈاکخانہ اٹاری)

ج نمبر ۳۷۲۔ حضرت عائشہ صدیقہ اپنے بھائی کی قبر پر گئی تھیں اور یہ عذر کیا تھا کہ اگر میں مرنے کے وقت حاضر ہوتی تو یہاں نہ آتی۔ اس روایت کے اعتبار سے بعض علماء و صحابہ عورت کو اپنے قریبیوں کی قبروں پر جانے کی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن جمہور علماء منع کرتے ہیں کیونکہ حدیث میں آیا ہے لعن اللہ زوارات القبور (خدا قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر لعنت کرے)

ج نمبر ۳۷۳۔ گرمی کی وجہ سے مسجد کو چھوڑ کر درختوں کے سایہ میں نماز پڑھنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت نہیں بلکہ حدیثوں میں آیا ہے۔ شکونا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یشکنا۔ یعنی ہم نے حضور نبوی میں گرمی کی شکایت کی تو حضور نے اس شکایت کا ازالہ نہ فرمایا یعنی اسی جگہ نماز پڑھتے رہے۔ مسجد ہی میں پنکھوں وغیرہ کا انتظام ہو جائے تو بہتر ہے۔

تقابل ثلاثہ۔ توریت۔ انجیل اور قرآن شریف کا مقابلہ کر کے قرآن شریف کی فضیلت ثابت کی گئی ہے قیمت عہ

تفسیر ثنائی ہر چہار جلد۔ یہ تفسیر اپنے طرز میں بے نظیر ہے۔ ساتھ مخالفین اسلام کے اعتراضات کے معقول اور دنداں شکن جواب دئے گئے ہیں۔ غرض کہ قابل دید تفسیر ہے قیمت مع محصولڈاک

تغلیب الاسلام ہر چہار جلد۔ دہرمپال آریہ کے تہذیب الاسلام کا دنداں شکن جواب ہے۔ قیمت عہ

انتخاب الاخبار

مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری ۱۱- اکتوبر کو بغرض شرکت جلسہ ہردوئی و بدایوں وغیرہ تشریف لے گئے[1] جہاں سے ۲۰- اکتوبر تک واپس آئیں گے (سب ایڈیٹر)

جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا ایک لڑکا عبدالشکور بالزام خودکشی گرفتار ہے ۲۸- اکتوبر کو پیشی ہے۔ اس لڑکے کی آوارگی سے مولوی صاحب ممدوح کو بہت تکلیف پہنچی ہے۔ ناظرین انکی اصلاح کے لئے دعا کریں قادیانی قبیلے سے اگر کوئی الہام نکلے تو وہ ذرہ اپنے لڑکوں کی کیفیت دیکھیں یہ کیوں کر فن چھپا نے انکو اپنی اولاد کی فہرست ہی سے نکال رکھا ہے سچ ہے

پسر نوح بابداں بنشست ❊ خاندان نبوتش گم شد

امرتسر کی اسلامیہ ڈیبیٹنگ کلب کا سالانہ جلسہ ۶- ۷ اکتوبر کو بخیر وخوبی ہوا۔ جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ کی تقریر متعلق توحید نہایت دلخوش کن تھی۔ ہر دعوے پر آیات قرآنی کا دریا امڈا چلا آتا تھا۔ آریوں سے مباحثہ بھی تھا۔ بابو عبدالعزیز صاحب (جگہ بابا پرشاد) بھی شریک جلسہ تھے۔ آپ کی تقریرات بھی بڑی مؤثر تھیں۔ اور علماء شہر بھی شریک جلسہ تھے۔ اس جلسہ میں عجیب اتحاد اصلاحی کا ثبوت ملتا تھا۔ کہ دونوں گروہ (اہلحدیث اور حنفی) جو اس سے پہلے چند روز بر سر پیکار رہتے اس جلسہ میں شیر و شکر معلوم ہوتے تھے۔

بابو عظمت علی صاحب لودہانوی ہیڈ کلرک دفتر نہر امرتسر بڑے نہایت ہی متواضع متورع اور مسلمانوں کے ہمدرد تھے۔ اس ہفتہ ناگہان فوت ہوگئے آپ کے بھائی بابو برکت علی صاحب پنشنر ناظرین سے دعاء خیر اور جنازہ غائب کی بابت درخواست کرتے ہیں۔ اللہم اغفرہ وارحمہ

امرتسر میں بھی شہر اور اضلاع کے بخار کی کثرت ہے مگر اموات زیادہ نہیں۔

شحنہ ہند میرٹھ کے قابل اڈیٹر مولوی احمد حسن صاحب شوکت نے انجمن نعمانیہ لاہور کے جلسہ پر تقلید شخصی کا خوب ثبوت دیا اور آمین بالجہر کو بڑا بلانا بتایا (اس انقلاب کی بھی کوئی وجہ ہوگی مناسب ہے کہ وہ خود ہی بتلا دیں)

مسلمانوں کے ایڈریس کا جواب حضور وائسرائے نے تسلی بخش دیا۔ اب عمل کا انتظار ہے۔

ح[1] بیمار ہو جانے کی باعث رک گئے

برما میں بھی پنجاب کی طرح انتقال اراضی کا عنقریب ایک قانون جاری کر دیا جائیگا اس قانون کے مسودہ پر گورنمنٹ آف انڈیا آجکل غور کر رہی ہے تمام اراضیات زمین اس کثرت سے برما میں ہو رہے ہیں کہ ایسے قانون کے داخل جاری کرنے کی نہایت سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

دہلی کے سٹیشن میں ۲۷ ہزار روپے کے خرچ سے ایسا برقی آلہ لگایا جائیگا کہ جب اس میں پارسلیں اور اسباب رکھ دیا تو پھر پارسل کے دفتر سے جب پلیٹ فارم پر چاہا اسی برقی چرخی کے ذریعہ سے وہ سب اسباب وغیرہ اوپر اٹھکر پہنچ جایا کریگا۔

قاہرہ سے تار آیا ہے کہ ترکی اور مصری کمشنروں نے سرحدی معاہدہ پر دستخط کر دیئے۔

اس عہدنامہ کی رو سے سرحدی لائن رافع سے سیدھی ایک مقام تک جاتی ہے جو مقام عقبہ سے تین میل جانب مغرب واقع ہے۔ اس حدبندی کے مطابق ترکی گورنمنٹ کو عقبہ کے نزدیک تھوڑا سا مصری علاقہ دیدیا گیا۔ (چلو فیصلہ ہوا سلطان کا حلم بھی عجیب کا رنگ ہے)

عشق آباد میں روسی انقلاب پسندوں نے کورٹ مارشل کے پریذیڈنٹ اور ایک جنرل اور ایک افسر فوج کو قتل کر ڈالا۔

امیر صاحب کابل کا ارادہ ہندوستان کی سیر و سیاحت پوری طور سے کرنیکا معلوم ہوتا ہے وہ دو مہینے تک ہندوستان میں رہیں گے اور وسیع پیمانہ پر ہندوستان کا دورہ کریں گے۔

امیر صاحب اغلباً دہلی میں چھ روز ٹھہریں گے اور شاید دہلی ہی میں عیدالضحیٰ کا دوگانہ نماز ادا کریں گے۔

امیر صاحب کابل کی سیاحت آگرہ سے دوران میں لارڈ کچنر کمانڈر انچیف افواج ہند معہ آرمی اسٹاف کے آگرہ میں کیمپ میں مقیم رہیں گے۔

ایڈیٹر کے دفتر نقل نویسی کا منصرم خیانت مجرمانہ کے جرم میں ماخوذ ہو۔ ملزم پرانی مسلوں کے متعلقہ نئی نقلوں پر لگا کر نئی ٹکٹوں کے دام بچا لیا کرتا تھا اور یہ کارروائی برسوں تک جاری رہی۔

لاہور کے اسلامیہ کالج کے طلبا نے اپنی تعطیلات گرما کے درمیان . . . ، روپیہ کالج کی امداد کے مختلف مقامات سے جمع کر لیا ہے۔ (شاباش)

پنجاب کا ایکٹ انتقال اراضی اب زیر ترمیم ہے۔

ahmadimuslim.de

تیر بہدف دوائیں

برقی مسٹ

اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی جس کا استعمال ہمراہ صرف بارہ گھنٹے میں نامردی سُست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلائی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سختی پیدا ہوتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر رگوں کا ڈھیلا پن قلع و قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے غرضیکہ نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت [illegible] محصولڈاک

گولڈن پلز

یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و مسمی ہیں جو کہ فولاد و چاندی اور سونا وغیرہ بیش قیمت مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں جو صاحب جریان منی و سوزاک میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کسی ماہ کو شاکی ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت [illegible] محصولڈاک

موسمیائی

ابتدائی سل ۔ دق ۔ دمہ ۔ ہر قسم کی دماغی اور بدنی کمزوری ۔ درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے دو رتی سے چار رتی کھا لینے سے درد دور ہو جاتا ہے ۔ بعد چند روز کے کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی بہی و مولد خون ہے بچے بوڑھے نوجوان سب کو یکساں مفید ہے قیمت [illegible] فی تولہ علاوہ محصول

معجون مقوی دماغ

جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو اور دماغ کمزور ہو گیا ہو ۔ نزلہ گرتا ہو بہرہ ہو گئے ہوں اور ضعف بصر کی شکایت ہو وہ اس کا استعمال کریں انشاءاللہ تمام شکایات رفع ہو جائینگی ۔ قیمت فی ڈبیہ [illegible] محصولڈاک ۔ (اکسیری گولیاں [illegible] فی شیشی)

ممسک جریان

اس دوائی کے استعمال سے جریان پرانا ہی روز بند ہو جاتا ہے اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہونی شروع ہوتی ہے قیمت فی شیشی [illegible] محصولڈاک (دو اسپر کی گولیاں [illegible] فی شیشی [illegible] محصولڈاک)

علاوہ ازیں ہر قسم کی ادویات مفصل حال لکھکر منگوا سکتے ہیں۔

کشتہ چاندی [illegible] فی تولہ ۔ **کشتہ سونا** [illegible] روپیہ فی تولہ
کشتہ فولاد [illegible] فی تولہ ۔ **کشتہ قلعی** [illegible] فی تولہ ۔ وغیرہ وغیرہ

خداوند کی ماں

امہات المومنین الثانی جواب ۔ ایک پادری گیا شرط کے نہایت تحقیق سے لکھا ہے قابل دید قیمت [illegible] محصول

المشتہر

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

مفصل ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ [illegible] تک فی عدد	کلاہ سادہ [illegible] تک فی عدد
" زری [illegible]	" زری [illegible]
" اعلیٰ [illegible]	رومال ریشمی [illegible]
ازار بند سوتی [illegible]	کمبل دیسی [illegible]
" ریشمی [illegible]	" فوجی [illegible]
تہبند گیرون باریک موٹا [illegible]	لوئی سفید [illegible]
بوتا ساخت لودہانہ [illegible]	لوئی رنگین [illegible]
" زری ہوشیار پوری [illegible]	پٹی دیسی اونی [illegible]
جراب دو ستا اونی [illegible]	پشمینہ [illegible] گز تک
" سوتی [illegible]	" [illegible]
فوجی زین خاکی رنگ [illegible]	چادر پشمینہ [illegible] تک
صافہ لشری اوور [illegible]	بنیان و پاجامہ اونی [illegible]
" خاکی [illegible]	" سوتی [illegible]
رنگین لوئی [illegible]	چوتہی دوتہی [illegible]
[illegible] پلنگ [illegible] تک	دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

باقی فہرست منگوا کر دیکھو

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال فوجی اسباب ۔ لنگیاں ۔ کریپ ۔ میڈل زین ۔ بٹن ۔ جہاز سوتی و زری سائج اونی سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا ۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ: سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا روپیہ نقد آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ

[illegible]

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوتا ہے

R. L. No. 352

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے ” ” ؎
روساو جاگیرداروں ” ” للعہ
عام خریداروں ” ” ؏
” چھ ماہ کے لئے عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہو
جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام
مالک مطبع اہلحدیث امرتسر
ہوا کرے

اخبار اہلحدیث

اصول دین تین ہیں ... قرآن ... سنت ... اہلحدیث

ایڈیٹر

مقام اشاعت امرتسر پنجاب

اغراض ومقاصد

۱۔ دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام
کی ... اشاعت کرنا
... اور اہلحدیث کی
... خدمت کرنا
... مسلمانوں کی تعلقات
... کرنا
... ربط
... چاہئے
... ہوگی
۵۔ نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین
بشرط پسند مفت درج ہونگے

جلد ۳	مورخہ ۲۹ شعبان المعظم سنہ ۱۳۲۴ ہجری مطابق ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ عیسوی	نمبر ۵

ویدوں کی ابتدا

ناظرین اس بحث کو مدت سے ملاحظہ کرتے آئے ہیں آج سے پہلے اہلحدیث مورخہ ۲۴-۳۱- اگست میں یہ بحث درج ہو چکی ہے پس ان پرچوں کو ملا کر اس کو پڑھیں۔ اڈیٹر

اسلامی سوال کا جواب

مولوی صاحب کی تحریر مطبوعہ ۲۴- جولائی سنہ ۱۹۰۶ء میں کہیں تو عاشقوں اور عشق بازوں کے دل سوز اشعار ہیں۔ کہیں سوامی دیانند اور راقم مضمون پر بیجا حملے۔ اور کہیں بے نماز اور نمازی وغیرہ کے قصے۔ عشق بازی کا جواب ہمارے پاس کچھ نہیں کیونکہ اس بارے میں ہمیں مولوی صاحب کی رقابت منظور نہیں ہے۔ سوامی دیانند پر حملہ ناروا ہے کیونکہ جو شخص علم الہٰی سے منکر ہو اس کو ہر مذہب وملت میں دہریہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ چونکہ وید علم الٰہی ہے۔ اس لئے اس کے منکر کو دہریہ کہنا جائز ومباح ہے۔ راقم کے بارے میں جو دُر افشانی ہوئی ہے اس کا جواب صرف یہ ہے کہ ہر چہ از دوست میرسد نیکو ست

بے نماز سے جب پوچھا گیا کہ تم نماز کیوں نہیں پڑھتے تو ... کو چاہئے تھا کہ دعوت اور نذر نمک کا ذکر کرنے کی بجائے سیدھا یوں جواب دیتا کہ مجھ سو از حرکت بیجا کہ ہمنشینی مہر خیزی۔ اسطرح وہ فروعات سے بھی بچ جاتا اور جواب بھی معقول تھا۔ مگر بے نماز بھی شاید مولوی صاحب کے قرب میں رہتا ہوگا۔ جو فروعات میں جانے سے باز نہ رہ سکا۔ باقی رہا لفظ ”صاحب“ کا قصہ۔ اگر معاملہ وہی تھا جو مولوی صاحب نے اب بیان کیا ہے تو اس کو وہ پیشتر بیان کرنے میں کوئی امر مانع نہ تھا۔ مگر یہ تو صریح اختراع معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر مولوی صاحب اپنے دستخط خاص طریق پر کیا کرتے ہیں تو باقی مراسلوں میں کاتب نے لفظ ”ثناء اللہ“ کو کیونکر درست پڑھ لیا کیوں نہ اس نے ہر مراسلہ میں ”ثناء اللہ“ کو ”صاحب“ سمجھ لیا۔ اور پھر پہلا اس کے اسی مراسلہ میں لفظ ”میکالے“ کو ”یوقلڈ“ لکھا جانے کی کیا وجہ ہوئی؟ کیا یہ بھی کاتب کی ہی غلطی تھی یا مولوی صاحب کو سہو ہو گئی تھی۔ مگر خیر اس بحث کو ختم کرنا ہی بہتر ہے۔ مضمون چاہے مولوی صاحب لکھیں یا اُن کے شاگرد رشید۔ ہمیں تو جواب دینے سے غرض ہے اور ہم نے مضمون زیر بحث کو بھی بحث سے خارج نہیں کیا۔ بلکہ اس کا بھی مناسب جواب دیدیا۔

اس کے بعد مولوی صاحب نے راقم کو ایک بڑا لمبا چوڑا سرٹیفکیٹ عنایت فرمایا ہے۔ سرٹیفکیٹ مولوی صاحب کے ہی الفاظ میں اسطرح لکھا ہے۔ "وہ آپ خود علم منطق سے ایسے دور ہیں جیسے آفتاب زمین سے"۔ مولوی صاحب میں اس سرٹیفکیٹ کو شکریہ کے ساتھ واپس کرتا ہوں کیونکہ مجھ کو کوئی نیا سرٹیفکیٹ درکار نہیں یونیورسٹی پنجاب کی عطا کردہ ڈگری ہی میرے لئے کافی ہے۔ ایسا اعلیٰ سرٹیفکیٹ تو آپ کی شان بے پایاں کے ہی لائق ہے اس لئے اس کو سنبھالکر رکھئے تاکہ اخیر وقت پر کام آئے۔ جناب مولوی صاحب جس بات کو آپ نے غلط قرار دیا ہے وہی تو آپ کے فلسفہ دانی کے بھید کو طشت از بام کرتی ہے۔ میری تحریر میں "اصول" اور "نتائج عامہ" کو مترادف لکھا جانے پر جو آپ فرماتے ہیں کہ ان میں تو اصل اور فروع کی نسبت ہے۔ یہی تو آپ کی لاعلمی کا ثبوت ہے۔ حضرت! اصول کو اکثر اوقات نتائج عامہ بھی پکارا جاتا ہے۔ بہت سے اصول خاص مثالوں کے ذریعہ نتائج نکال کر قائم کئے جاتے ہیں اور اس قسم کی بہت سی مثالوں سے جو عام نتیجہ نکالا کرتا ہے اسی کا نام اصل ہوتا ہے۔ مہربانی کرکے آپ فلسفہ کی کبھی کا مطالعہ فرمائیں اور امید واثق ہے کہ پھر آپ کو اصول اور نتائج عامہ کے مترادف ہونے میں شک وشبہ نہ رہیگا۔ ہاں اس کے بعد بھی اگر یہ مسئلہ آپ کی سمجھ میں نہ آیا تو مثالوں کے ذریعہ ہی واضح کردونگا۔ مگر مولوی صاحب سچ کہئے کہ اب آپ کو منطق میں [illegible] کا شوق کیونکر گدگدایا؟ یہ میری تحریر ہی تھی جو آپ نے بنائے ثبوت منطق دانی خود بنایا ہے۔ ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء کے پرکاش میں شائع ہوئی تھی اور آج تک آپ کو اس کی بنا پر اپنی منطق دانی کا ثبوت دینے کی توفیق تین ماہ سے زیادہ عرصہ کی مہلت تھی گر جب میں نے اس کو آپ کے اس دعویٰ کی تردید میں پیش کیا۔ کہ "ایک بحث کے دوران میں دوسری بحث کو چھیڑنے کا ملزم آپ کو خاص طور پر گردانا گیا ہے" اور اس بارہ میں آپ کے پاس کوئی جواب نہ رہا۔ تو آپ نے نیا رنگ بدلا اور میرے الفاظ پر ہی نکتہ چینی شروع کردی۔ اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ آپ ادھر ادھر بھاگنے کی بجائے **باقاعدہ بحث کرنا** سیکھیں۔ مگر افسوس کہ مولوی صاحب آپ نے اس سودے میں بھی گھاٹا کھایا کیونکہ بمصداق "چوبے گئے تھے چھبے ہونے کو دوبے ہو کر آئے"۔ نکلے تو تھے آپ اپنی منطق دانی کا ثبوت دینے کے لئے مگر الٹے منطق سے بے بہرہ ثابت ہوئے۔

یہ تو ہوا آپ کی ضمنی باتوں کا جواب۔ اب میں اصل سوالات کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ **سوال اول** کا جواب اصل میں آ گیا۔ اب صرف رشیوں کی سوانح عمری کی بارہ میں مولوی صاحب کی تشفی کرنی باقی ہے۔ گذشتہ پرچہ میں میں نے تحریر کیا تھا کہ سوانح عمریاں تیار کرنا موجودہ تہذیب کا وطیرہ ہے۔ ہمارے رشیوں کی سوانح عمریاں ان کی تصانیف ہوا کرتی ہیں۔ اس سے مولوی صاحب نے یہ نتیجہ نکال لیا کہ ان رشیوں کی سوانح عمریوں کا ثبوت آریہ سماج کے پاس کچھ نہیں۔ یہ بھی عجیب منطق دانی ہے۔ مولوی صاحب موجودہ تہذیب نے ان رشیوں کی سوانح عمریاں تیار کر چھوڑی ہیں۔ چار پانچ آنے کا خرچ اٹھا کر مینیجر آریہ مسافر میگزین شہر جالندھر سے ملہمان وید و قرآن کی سوانح عمریاں نامی کتاب منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔ اگر یہ تکلیف آپ کو گوارا نہیں تو ہم ایک اور طرح آپ کی تشفی کر دیتے ہیں۔ سوانح عمری کی علت غائی صرف یہ ہوتی ہے کہ کسی شخص کے اعمال زندگی کے اچھے یا برے ہونے کی بابت نتیجہ نکالا جا سکے۔ اور اس کے عادات کا پتہ پڑ سکے۔ چنانچہ آپ بھی اپنی تحریر مطبوعہ ۲۷ جولائی میں فرماتے ہیں کہ یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ ملہمان وید کن خیالوں کے تھے کن اخلاق کے تھے یہاں تک کہ وہ اپنے الہام پر خود بھی عامل تھے یا نہیں؟ اب اگر آپ نرکت ادھیائے ۱ کھنڈ ۲۰ کا مطالعہ فرمائیں تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ "جو انسان معنی کے علم کے بغیر سنتا یا پڑھتا ہے اس کا سننا اور پڑھنا بے سود ہے کلام کا فائدہ یہی ہے کہ اس سے علم و معرفت حاصل ہو اور اس علم و معرفت کے بموجب عمل کیا جائے۔ جو لوگ اس طرح علم حاصل کرکے اس پر عمل کرتے ہیں ان کو رشی کہتے ہیں کیونکہ انہیں کو کشف حاصل ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ"۔ ثابت ہے کہ رشی کی اصطلاح عالم باعمل کے لئے استعمال کی جاتی ہے کسی اور کے لئے نہیں۔ اور چونکہ ملہمان وید کو آج تک رشیوں کے ناموں سے پکارا جاتا ہے اس لئے ثابت ہے کہ ملہمان کا اخلاق وہی ہے جو وید سکھاتا ہے ان کے اعمال وہی تھے جو ویدوں کے مطابق ہونے چاہئیں۔ اسلئے وہ اپنے الہام پر خود عامل تھے۔ ہمارے ہاں یہ قاعدہ نہیں کہ ایک شخص کو یوں تو خدا کا رسول یا پیغام پہنچانے والا کہا جائے اور ہو وہ پہلے درجے کا ...... یہاں تک کہ ڈیڑھ درجن بیویاں اس کے گھر میں ہوں اور وہ جس کسی خوبصورت عورت کو دیکھے خواہ وہ اس کے اپنے بیٹے کی عورت ہو اور خواہ کسی غیر شخص کی خواہ وہ اونٹ پر سوار ہو کر جا رہی ہو۔ خواہ گھوڑے پر اپنے گھر میں ڈال لے۔ ایسے شخصوں کو ہمارے ہاں بہت بری نگاہ سے دیکھا جاتا ہے چہ جائیکہ ان کو ملہم علم الٰہی قرار دیا جائے۔

یہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ "نہ ہی یہ بات کہ مسلمانوں کے پاس بابا آدم کی سوانح عمری کا ثبوت نہیں نہ ہمیں اس سے ہمارا کیا نقصان؟ ہم کوئی بابا آدم کی الہامی کتاب

چودہویں صدی کا مسیح - مرزا قادیانی کی سوانح عمری ... صفحہ ۱۱۵ ...

۵/۹

ضروری گذا...

(۱) یجروید کی تفاسیر کے ... کرنے کا میں نے انتظا... پس جو صاحب ... انتظام کر سکتے ہوں ... میں اس ضخیم کتاب ... سکتا۔

(۲) تحفہ آریہ سماج ... کی پول اب بہت ... پس اسے بھی ... جو صاحب ... انتظام کر ... سے خط و کتابت ...

خاکسا...

عبدالعزیز ...

معرفت مطبع ...

ahmadimuslim.de

آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں؟ کہ ہمیں اُن کی سوانحعمری معلوم نہ ہونے سے کوئی نقصان ہوا؟ مولوی صاحب ذرا چشمہ اتار کر دیکھو کیا سوانح عمری کی ضرورت تبھی ہوتی ہے جب کہ کسی کی الہامی کتاب لوگوں کے سامنے پیش کی جاوے۔ ایک فرضی شخص کی ہستی کا ثبوت دینے لگو تو کیا اُس کی سوانح عمری کی سخت ضرورت نہیں؟ ہمارا دعویٰ ہے کہ آدم اور حوا موہوم اشخاص ہیں۔ اور آپ نے اُن کی سوانح عمریوں سے انکار کرکے ہمارے دعویٰ کی تائید مزید کر دی۔ میرے خیال میں مسلمانوں کی یہ ریگ کی دیوار بہت روز دن تک نہ ٹھہرے گی۔ کیا ہوا موجودہ نسل نے کسی وجہ سے انکار نہ کیا۔ لیکن آخر ایک زمانہ آویگا کہ اہل اسلام اس مسئلہ پر غور کرکے آدم اور ہوا[1] کو موہوم اور فرضی ہستیاں ثابت کرکے اُن کے وہمی قبضہ سے دست بردار ہو جاوینگے۔

سوال دوئم۔ یہ تھا کہ مہان رشیوں نے جب وید سنائے تھے تو اسوقت زبان مقدم تھی یا وید کا گیان اور الہام؟ اس کا جواب دیا گیا کہ زبان اور گیان کا یکبارگی الہام ہوا اور ایسا ہونے کی وجہ بھی بتا دی گئی مگر جب مولوی صاحب نے اپنے سوال کی ایک لمبی چوڑی من مانی توضیح کی جو کہ بذات خود ایک نیا سوال تھا اور مولوی صاحب کی خاطر میں نے اس کا جواب دیا تو آپ ۲۴ جولائی کے پرچے میں یوں رقمطراز ہیں "چونکہ پہلا جواب کافی نہ تھا اس لئے پنڈت جی کو اور جواب کی ضرورت خود ہی محسوس ہوئی"۔ قربان جاؤں ایسی معاملہ فہمی پر۔ فرضی توضیح تو آپ کریں اور جواب میرا ناکافی ہو۔ پھر جو میں نے توضیح کا خاکہ کھینچا تو آپ اُس کو بھی بے محل سمجھتے اور فرماتے ہیں۔ "آریہ سماج کا عقیدہ تو بیشک معلوم تھا۔ مگر ممکن تھا کہ آپ اپنی ذاتی تحقیق سے یا کسی خاص وجہ سے میرے بتائے ہوئے عقیدہ کی تصحیح نہ کرتے اس لئے میں نے آپ ہی سے کہلوانا چاہا اور توضیح میں اصل سوال کو بھی صاف کر دیا تو کیا گناہ کیا"۔ مولوی صاحب آپ نے سوالات میرے سامنے تو پیش ہی نہیں کئے تھے۔ آپ نے تو آریہ سماج سے سوال کئے تھے۔ اور جب آریہ سماج کا عقیدہ آپ کو معلوم ہے آپ اُس سے اُس کا عقیدہ کیوں دریافت کرتے ہیں۔ اور آپ جو پوچھتے ہیں کہ کیا گناہ کیا؟ تو اس سے بڑھ کر اور کیا گناہ ہوگا کہ آپ نے اخبار کے کالم ناحق سیاہ کئے اور میرا اور ناظرین اخبار کا وقت الگ ضائع کیا۔

آپ کی فرضی توضیح کا جواب دیا تو آپ فرماتے ہیں کہ اس جواب کا آپ کے سوال سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ مہربانی فرماکر اپنی توضیح اور میرے جواب کو پہلو بہ پہلو مطالعہ فرمائیں۔ آپ کی توضیح یہ ہے "بقول سماج جب ویدوں کا الہام ہوا تو اُسی الہام سے زبان جاری ہو گئی تھی۔ اُسوقت اُن چار شخصوں نے جو ہمارے مفسرین کو ویدوں کا سنانا شروع کیا اور زبان سنسکرت سکھائی تو کیسے سکھائی صرف ویدوں کے الفاظ ہی سکھائے یا اور کوئی لفظ اُن کے سوائے بھی۔ اگر نہیں تھے تو کیا اُن کی ضرورتیں ویدوں کے الفاظ سے پوری ہو جاتی تھیں۔ کیا زبان سنسکرت کے تمام الفاظ ویدوں میں ہیں اگر نہیں ہیں تو باقی الفاظ اُن رشیوں نے اُن کو کیسے سمجھائے تھے۔ اور خود بھی کیسے سمجھے تھے۔ کیا ویدوں کے علاوہ اور بھی کوئی الہام اُن کا ہے؟ یا رشیوں کے سوائے اور لوگوں کو بھی الہام ہوا تھا جنہوں نے اپنی ضروریات کے مطابق ایشور سے الفاظ حاصل کر لئے تھے"۔ اب اگر زبان سنسکرت سکھائی تو کیسے سکھائی" اس فقرہ کے ساتھ باقی کی تمام عبارت پڑھی جاوے تو صاف ظاہر ہے کہ آپ کا سوال الفاظ سنسکرت کے کافی طور پر بہم پہنچائے جانے کے متعلق ہے۔ اپنی توضیح کے بعد میرا جواب خود ہی پڑھئے جو حسب ذیل تھا:۔ "اگر مولوی صاحب نے سنسکرت گرامر یا زبان سنسکرت کی بناوٹ کا مطالعہ کیا ہوتا تو وہ ہرگز ہرگز ایسا اعتراض یا سوال پیش نہ کرتے۔ مولوی صاحب کو واضح ہو کہ زبان سنسکرت کے الفاظ محدود اور متعدد نہیں ہیں بلکہ الفاظ سنسکرت کے مادے یعنی مصادر وغیرہ مقررہ تعداد کے ہیں۔ سنسکرت گرامر کے ماہرین جتنے لفظ چاہیں مادوں سے خود بخود بنا سکتے ہیں۔ رشیوں کے مطلب کے واسطے ویدوں کے الفاظ کافی سے بھی زیادہ تھے۔ کیونکہ الفاظ سنسکرت کے مادوں کی تعداد ویدوں کے الفاظ کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے چونکہ وہ چاروں رشی ایشوری گیان اور تفہیم سے الفاظ کے مادوں سے آشنا اور ویاکرن میں ماہر ہوگئے تھے اسلئے انہوں نے حسب ضرورت نئے الفاظ مادوں سے بنائے اور لوگوں کو سکھا دئے۔ وہ لوگ گرامر وغیرہ پڑھکر خود بھی الفاظ وغیرہ بنانے کے قابل تھے پس ان چار رشیوں کے سوائے اور کسی کو ویدوں یا زبان سنسکرت کا الہام نہیں ہوا اور نہ ہی کسی ایسے الہام کی بعد ازاں ضرورت تھی"۔ ان دونوں اقتباسوں کیلئے معافی مانگ کر اس امر کا فیصلہ میں ناظرین کے ذمہ ہی چھوڑتا ہوں۔ کہ آیا میرے جواب کو مولوی صاحب کی انوکھی توضیح کے ساتھ کوئی تعلق ہے یا نہیں۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے جواب مندرجہ بالا کو خواہ مخواہ اپنے مطلب کے موافق چار فقروں میں تقسیم کر ڈالا ہے اور دھمکی یہ دی ہے کہ اگر وہ ان چار فقروں کی تردید میں مصروف ہو جائیں تو پھر میرا کلام اور بھی بڑھ جاویگا۔ یہ بھی عجیب تحقیق حق ہے کہ بجائے مشکور ہونے کے مجیب کو ناجائز دھمکی دی جاتی مگر ہم ان چالوں سے ناواقف نہیں ہیں اور ہر

[1] اصل میں اسی طرح حوا کو ہوا لکھا ہوا ہے۔ جو بابو صاحب کی لیاقت کا ثبوت ہے سو لطف پر لطف ہے [illegible]

وقت بھی کہتے ہیں ؎

نقارہ دھرم کا بجتا ہے آؤ جس کا جی چاہے + صداقت وید اقدس آزماؤ جس کا جی چاہے
سفارش اولیاء و انبیا کی وہ نہیں سنتا + عبث الزام رشوت کا لگاؤ جس کا جی چاہے
بہشت جاودانی کا پتا چلتا نہ دنیا میں + تو پھر حوروں کی خاطر جان گنواؤ جس کا جی چاہے

اختتام کو قریب سمجھ کر مولوی صاحب یہ منشا ظاہر کرتے ہیں کہ صرف اتنے کا جواب دیا جائے کہ رشیوں نے حاضرین کو زبان سنسکرت اور اس کی گرامر سکھائی تو کیسے سکھائی۔ یہ ایک ایسا موٹا سوال ہے کہ سوائے مولوی صاحب کے اور کوئی شخص اسے ہرگز ہرگز پیش نہ کرتا مگر چونکہ ہمیں ان کی تسلی منظور ہے اسلئے ایک موٹی سی مثال کو ذریعہ اس سوال کا جواب ان کے ذہن نشین کرتے ہیں۔ یہ بات تو ان کی سمجھ میں آتی ہے کہ طالبان وید نے ایشوری گیان اور تعلیم سے زبان سنسکرت۔ صرف نحو سنسکرت اور الفاظ وید کے معانی اور مطالب سیکھ لئے ہوں۔ اب یہ سوال کہ ایسے عالم رشیوں نے حاضرین کو یہ باتیں کیونکر سکھائیں سو اس کے جواب کے لئے مولوی صاحب اپنی اس حالت کو یاد کریں کہ جب وہ ایک شیر خوار بچہ تھے۔ اور ان کے والد ماجد اور اماں جان ان کے معلم اور محافظ تھے۔ یہ ہر دو بزرگ تو زبان پنجابی سے واقف تھے اور مولوی صاحب جاہل مطلق تھے۔ ان کے والدین ان کو زبان پنجابی سکھاتے گئے اور ساتھ ساتھ دنیاوی چیزوں کا علم بخشتے گئے۔ جسطرح مولوی صاحب نے زبان پنجابی سیکھ لی اور علم حاصل کر لیا۔ اسی طرح حاضرین نے رشیوں سے زبان سنسکرت سیکھی اور اشیاء کا علم حاصل کیا۔ یا جسطرح مسلمان خانساماں جو انگریزی سے ناآشنا ہوتے ہیں انگریزوں کی صحبت میں رہکر انگریزی زبان سیکھ لیتے ہیں۔ اسی طرح حاضرین نے رشیوں کی صحبت سے زبان سنسکرت سیکھی اور زبان سیکھ کر اس کی گرامر سیکھنا کچھ بھی مشکل نہیں۔

سوال سوئم۔ یہ تھا کہ حاضرین کو الہام وید کا یقین کیونکر آیا۔ جب میں نے اس کا جواب دیا تو مولوی صاحب نے ایڈیشن منجری میں سے سوامی جی کا ایک بیان میری جواب کی تردید میں پیش کیا۔ لیکن جب میں نے ثابت کر دیا کہ سوامی جی کے بیان سے میری جواب کی تائید ہوتی ہے تو مولوی صاحب کو منہ پر مہر خموشی لگ گئی مگر ان کے لئے چپ رہنا تو قریباً ناممکن ہے پس میرے جواب کو دیدہ و دانستہ یا غلط فہمی سے غلط پیرایہ میں بیان کرتے ہوئے یوں بولے۔ "آپ کا سارا زور اس فقرہ پر ہے کہ گیان وید پڑھکر لوگوں کی حالت بدل گئی"۔ بہت خوب۔ مگر اس کو سوال سے کیا تعلق۔ سوال تو یہ تھا کہ بقول سوامی جی جب کہ وہ ابتدائی حالت میں حیوانوں کی طرح بے سمجھ تھے تو ان کو ایسے باریک مسئلہ کا علم کیونکر ہوا۔ کہ الہام بھی کوئی چیز ہوتا ہے اور یہ رشی ایشوری الہام سے بہرہ ور ہیں"۔ معاف فرمایئے میرا زور اس فقرہ پر زیادہ نہیں کہ "گیان وید پڑھکر لوگوں کی حالت بدل گئی"۔ بلکہ میرا زور تو اس فقرہ پر زیادہ ہے کہ "یقین دلانے کا فعل گیان دینے کے فعل کے بعد واقعہ ہوا"۔ ذرا غور سے میرا جواب ملاحظہ فرمایئے جو حسب ذیل تھا۔ "سوامی دیانند جی فرماتے ہیں کہ گیان وید کو حاصل کر کے لوگوں کی حالت بدل گئی"۔ مولوی صاحب اپنے سوال کو یاد کریں کہ یقین دلانے کا فعل گیان دینے کے فعل کے بعد واقعہ ہوا کہ بمصداق "سوت نہ کپاس جولاہے سے لٹھم لٹھا" گیان دیا ہی نہیں اور یقین دلانے کی پہلے ہی پڑ گئی۔ جب لوگوں کو رشیوں نے ویدوں کا گیان دیا۔ تو لوگ عالم اور فاضل ہو گئے۔ ایسے لوگوں کے لئے یہ سمجھنا نہایت ہی آسان تھا کہ وہ گیان پرماتما کا ہی ہے۔ سوگند بازی یا معجزات کی وہاں ضرورت یا قدر نہ تھی"۔ اگر یہ جواب آپ کی سمجھ میں نہیں آیا تو لیجئے مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں۔ آپ ماشاءاللہ مولوی فاضل ہیں اور عربی زبان میں بہت کچھ دسترس رکھتے ہیں۔ جب آپ کسی مسجد میں مسلمان لڑکوں کو عربی پڑھانا شروع کریں اور وہ بالکل محض جاہل مطلق ہوں تو اسوقت ان کے دل میں یہ خیال ہی نہیں پیدا ہوگا کہ آپ نے عربی کہاں سے سیکھی یا عربی کا کونسا امتحان پاس کیا۔ آپ جو کچھ ان کو گلا پھاڑ پھاڑ کر پڑھاتے جائینگے وہ اسی طرح پڑھتے جائینگے۔ حتےٰ کہ وہ رفتہ رفتہ عربی زبان سیکھ کر اس بات کا امتحان کرنا چاہینگے کہ آپ کتنے پانی میں ہیں۔ اور پھر وہ آپ سے یہ پوچھیں گے کہ آپ نے کونسا امتحان پاس کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ابتدائے آفرینش میں ان چار رشیوں کے سوائے باقی حاضرین جو جاہل مطلق تھے ان کے دل میں تعلیم شروع ہونے کے ساتھ ہی یہ سوال پیدا نہیں ہو سکتا تھا کہ ان رشیوں سے پوچھنے لگیں کہ حضرت ہمیں تو تعلیم دینے لگے ہو۔ پہلے یہ بتاؤ کہ آپ نے علم کہاں سے حاصل کیا تھا لیکن جب وہ رشیوں سے علم حاصل کر کے خود عالم بن گئے اور منطق اور فلسفہ کے باریک مسئلوں کو سمجھنے لگ گئے تو وہ سمجھ سکتے تھے کہ رشیوں کا علم الہامی ہے کیونکہ اور کوئی شخص ان رشیوں کو تعلیم دینے والا کہاں تھا اور علم بغیر تعلیم و تدریس کے حاصل ہو نہیں سکتا۔ اس لئے ان رشیوں کا استاد سوائے پرماتما کے اور کوئی ہو نہیں سکتا۔ پس بغیر چاند یا سورج کے ٹکڑوں کے نظر آنے کے ہی حاضرین کو الہام وید کا یقین تھا اس لئے مولوی صاحب کو چاہئے کہ وہ ایک دفعہ پھر اپنی بابت کہیں کہ ؎

غیر بھی تیرا ہے ترے دعوے بھی سراسر جھوٹے
تم ہی سچے سہی اس بات کا جھگڑا کیا ہے

مسلمان بھائیوں کا سچا خیر خواہ۔ ہرچند داس شرابی لے سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول پالم پور)

اسلامی جواب

ڈیر اڈیٹر پرکاش تسلیم۔

میرے عنایت فرما پنڈت ہرچند داس جی نے میرے سوال کا جواب دینے کی طرف توجہ کی ہے جس کا میں شکر گزار رہوں مگر اب کی دفعہ تو پنڈت جی بہت ہی خفا معلوم ہوتے ہیں خیر ہو۔ چونکہ سوال کی سختی سے تنگ آ رہے ہیں اس لئے معذور بھی ہیں۔ میرے مضمون کی نسبت آپ ریویو کرتے ہیں کہ مولوی صاحب کی تحریر میں کہیں تو عشق بازوں کے دل سوز اشعار ہیں۔ کہیں سوامی دیانند اور راقم پر بیجا حملے کئے ہیں۔ راقم کا ایسا منصب۔ عاشقانہ اشعار کی بھی ایک ہی کہی معلوم ہوتا ہے میری نسبت آریہ سماج نے یہ الفاظ فونوگراف میں بند کر رکھے ہیں۔ جہاں سے سنو یہی آواز آتی ہے کہ عاشقانہ اشعار پڑھتے ہیں حالانکہ لطف سخن کیلئے مناسب موقعہ پر شعر پڑھنا ہر ایک لٹریچر میں پسند کیا گیا ہے کیا ہیچ نہیں ہے

اہل جوہر کو ہے لازم سخن آرائی بھی
بزم میں اہل نظر بھی ہیں تماشائی بھی

رہا سوامی اور آپ پر بیجا حملے۔ سو مہربان میں نے تو کوئی حملہ نہیں کیا۔ آپ نے مجھ پر حملہ کرنے کی فرصت ہی کب دی ہو۔ دیکھئے آپ نے کس کس طرح سے مجھ پر حملے کئے ہیں۔ علم سے جاہل۔ منطق سے ناواقف۔ فلسفہ سے بے شعور وغیرہ وغیرہ لیکن جب میں نے ثابت کیا کہ حضور ایسا دعویٰ کرنے کے مجاز نہیں کیونکہ آپ نے اصول اور نتائج کو مترادف سمجھا ہے جو آپ کی منطق دانی کا ثبوت ہے تو آپ فرماتے ہیں

"جناب مولوی صاحب جس بات کو آپ نے غلط قرار دیا ہے وہی تو آپ کے فلسفہ دانی کے بھید کو طشت از بام کرتی ہے۔ میری تحریر میں اصول اور نتائج عامہ کو مترادف کہا جانے پر جو آپ فرماتے ہیں کہ ان میں تو اصل اور فرع کی نسبت ہے یہی تو آپ کی لاعلمی کا ثبوت ہے جضرت! اصول کو اکثر اوقات نتائج عامہ بھی پکارا جاتا ہے۔ بہت سے اصول خاص مثالوں کے ذریعہ نتائج نکال کر قائم کئے جاتے ہیں اور اس قسم کی بہت سی مثالوں سے جو عام نتیجہ نکالا گیا ہے اسی کا نام اصل ہوتا ہے"۔

آہ منہ! اور تعصب تم کیسے کیسے علم داروں کو بھی بے علم بنا دیتے ہو۔ پنڈت جی معاف رکھئے اگر میں کہوں سے "سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست" جناب والا اصول اپنے مفہوم میں اصول ہی ہیں اور نتائج اپنے مفہوم میں نتائج ہی ہیں۔ جس اعتبار سے "اصول" اصول ہیں اس اعتبار سے وہ نتائج نہیں اور جس اعتبار سے نتائج ہیں اس اعتبار سے اصول نہیں۔ مثلاً جس لحاظ سے آپ باپ ہیں۔ اس لحاظ سے بیٹے نہیں اور جس نسبت سے آپ بیٹے ہیں اس نسبت سے آپ باپ نہیں گو سر دست آپ میں دونو وصف جمع نہیں ہونگے۔ مگر ان دونو وصفوں کو حصول کے اعتبارات الگ الگ ہیں۔ پس کیا یہ کہنا بیجا ہے

ناصحا اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ ناداں ہیں کیا تجھ سے بھی ناداں ہونگے

اس پر بھی آپ مجھ سے دریافت فرماتے ہیں کہ

"مگر مولوی صاحب سچ کہئے کہ اب آپ کو منطق میں طبع آزمائی کرنے کا شوق کیونکر گدگدایا؟ یہ میری تحریر جس کو آپ نے بنائے ثبوت منطق دانی خود بنایا ہے ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء کے پرکاش میں شائع ہوئی تھی اور آج تک آپ کو اس کی بناپر اپنی منطق دانی کا ثبوت دینے کے لئے تین ماہ سے زیادہ عرصہ کی مہلت تھی مگر جب میں نے اس کو آپ کے اس دعوے کی تردید میں پیش کیا"

کیا خوب! واہ جی جناب میں تو اب بھی اس فضول کام میں وقت نہ کھوتا کیونکہ میرے نزدیک منطق دانی کوئی الہامی مرتبہ تو نہیں کہ میں اس میں گنج و کاؤ کروں۔ مناظرہ میں دلیل دینا اور دلیل لینا اصل مطلب ہے۔ کوئی منطق جانے یا نہ جانے ہمیں کیا۔ ما را چہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت۔ مگر چونکہ آپ بار بار خاکسار سے الجھتے تھے اس لئے ذرہ سی آپ کی چٹکی لی گئی تاکہ آپ کو بھی قدر عافیت معلوم ہو کیونکہ

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئینگے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں

خیر یہ تو آپ کی ادھر ادھر کی باتوں کا ذکر تھا جو محض آپ کی خاطر با دل ناخواستہ کیا گیا۔ اب میں اصل سوال پر آتا ہوں۔

میں پہلے بھی کسی نمبر میں لکھ چکا ہوں کہ میرا اصل سوال صرف ایک ہی ہے باقی سوالات جو پیدا ہوئے ہیں وہ آپ کی مہربانی سے ہوئے ہیں۔ چونکہ ناظرین آپ کے جوابات سن چکے ہیں کہ آپ بجائے ویدک سوانح عمری بتلانے سے عاجز ہیں صرف منیجر آریہ مسافر کا حوالہ دیتے ہیں۔ مہربان من میں تو سب دیکھ چکا ہوں۔ آپ انہی سے فائدہ حاصل کر کے بتلا دیجئے کہ آپ کے اگنی رشی کون تھے۔ کس ملک میں پیدا ہوئے۔ کہاں کہاں سفر کو گئے۔ اخلاقی حالت ان کی کیا تھی۔ مذہبی کیا

الہامات مرزا [illegible]

ahmadimuslim.de

تھی۔ ان کی اولاد کیا کیا تھی۔ کتنی عمر میں انتقال ہوئی وغیرہ وغیرہ نہ صرف منہ سے کہدیتے بلکہ اس کا ثبوت بھی دیتے۔ تعجب ہے آپ کے بڑے بھائی ہندو تو آجتک اتنا بھی نہیں مانتے کہ اگنی۔ وایو وغیرہ کسی آدمی کا نام ہے اور آپ ان کی سوانحعمری کے مدعی ہیں۔ چہ خوش۔ من چہ گویم تنبورہ من چہ گوید۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ جب طلبان وید نے الہام کا دعوی کیا تو حاضرین اور سامعین کو یقین کیونکر ہوا کہ یہ الہامی ہیں کیا کوئی معجزہ دکھایا تھا یا کوئی اور بات تھی اس کا جواب آپ دیتے ہیں کہ۔

"جب آپ کسی مدرسہ میں مسلمان لڑکوں کو عربی پڑھانا شروع کریں اور لڑکے محض جاہل مطلق ہوں تو اسوقت ان کے دل میں یہ خیال ہی نہیں پیدا ہوگا کہ آپ نے عربی کہاں سے سیکھی یا عربی کا کونسا امتحان پاس کیا۔ آپ جو کچھ ان کو کلا پھاڑ پھاڑ کر پڑھاتے جائیں گے وہ اسی طرح پڑھتے جائیں گے۔ جبتک کہ وہ رفتہ رفتہ عربی زبان سیکھ کر اس بات کا امتحان کرنا چاہیں گے کہ آپ کتنے پانی میں ہیں اور پھر وہ آپ سے یہ پوچھیں گے کہ آپ نے کونسا امتحان پاس کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ابتدائے آفرینش میں ان چار رشیوں کے سوا جو باقی حاضرین جو جاہل مطلق تھے ان کے دل میں تعلیم شروع ہونے کے ساتھ ہی یہ سوال پیدا نہیں ہوسکتا تھا کہ ان رشیوں سے پوچھنے لگیں کہ حضرت آپ ہمیں تو تعلیم دینے لگے ہو۔ پہلے یہ بتاؤ کہ آپ نے علم کہاں سے حاصل کیا تھا۔ لیکن جب وہ رشیوں سے علم حاصل کرکے خود عالم بن گئے اور منطق اور فلسفہ کے باریک مسئلوں کو سمجھنے لگ گئے تو وہ سمجھ سکتے تھے کہ رشیوں کا علم الہامی ہے کیونکہ اور کوئی شخص ان رشیوں کو تعلیم دینے والا دکھائی نہ دیتا تھا۔

غنیمت ہے مگر سوامی جی تو کہتے ہیں کہ مدت دراز تک وہ لوگ حیوانوں کی طرح تھے خدا خدا کرکے ان کو مدت مدید و عرصہ بعید کے بعد کچھ تھوڑی سی سمجھ آئی کہ مافی الضمیر ادا کر سکیں تو نہایت سے نہایت ایسے ہوئے ہونگے جیسے گاؤں کے دہقان جاٹ وغیرہ ہوتے ہیں لیکن اتنی موٹی سمجھ کے آدمی کیونکر جان سکتے ہیں کہ الہام اور الہامی بھی کوئی چیز ہوتے ہیں۔ اور اگر یہ بات مان بھی لی جاوے کہ وہ رشیوں سے زبان سیکھے تھے اس لحاظ سے خاموش رہے ہوں تو جہاں بقول سوامی جی ہزاروں کی تعداد تھی قرین قیاس ہے کہ ان میں کوئی ان کا مخالف بھی ہوگا چنانچہ آپ نے خود بھی مثال ایسی بتا دی ہے کہ رفتہ رفتہ عربی زبان سیکھکر تمہارا امتحان کرنا چاہینگے کہ آپ کتنے پانی میں ہیں وغیرہ۔ پس ان مخالفوں کو سمجھانے کے لئے طلبان کے پاس کیا ثبوت تھا۔ زبان کا سیکھنا یا سکھانا اور بات ہے اور الہام کا دعوی اور ثبوت اور۔

خیر چونکہ میرا اصل سوال یہ نہیں بلکہ اصل سوال صرف اتنا ہے کہ رشیوں نے جب لوگوں کو وید سنائے تو انہوں نے ان کو کیسے سمجھایا اور لوگوں نے کیسے سمجھا اس لئے میں ان زائد باتوں کو چھوڑتا ہوں اور اصل سوال کے جواب پر جو آپ نے دیا ہے توجہ کرتا ہوں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"رہا یہ سوال کہ ایسے عالم رشیوں نے حاضرین کو یہ باتیں کیونکر سکھائیں سو اس کے جواب کے لئے مولوی صاحب اپنی اس حالت کو یاد کریں کہ جب وہ ایک شیر خوار بچہ تھے اور ان کے والد ماجد اور والدہ جان ان کے معلم اور محافظ تھے یہ ہر دو بزرگ تو زبان پنجابی سے واقف تھے اور مولوی صاحب جاہل مطلق تھے۔ ان کے والدین ان کو زبان پنجابی سکھاتے گئے اور ساتھ ساتھ دنیاوی چیزوں کا علم بخشتے گئے جسطرح مولوی صاحب نے زبان پنجابی سیکھ لی اور علم حاصل کر لیا۔ اسی طرح حاضرین نے رشیوں سے زبان سنسکرت سیکھی اور اشیاء کا علم حاصل کیا۔ یا جسطرح مسلمان خانساماں جو انگریزی سے نا آشنا ہوتے ہیں انگریزوں کی صحبت میں رہکر انگریزی زبان سیکھ لیتے ہیں اسی طرح حاضرین نے رشیوں کی صحبت سے زبان سنسکرت سیکھی اور زبان سیکھکر اس کی گرامر سیکھنا کچھ بھی مشکل نہیں"۔

بہت خوب غنیمت ہے کہ آپ نے اپنا مدعا صاف کہنے کی کوشش کی ہے مگر افسوس کہ آریہ سماجی ہوکر سوامی جی کی تحریروں کو بھول گئے۔ سوامی جی جو لکھتے ہیں [illegible] سے سنئے۔

"آدمی سرشٹی (شروع پیدائش) میں ایشور نے بہت سے انسان جوان اور کثیر پیدا کئے۔ چنانچہ یجروید کے اکتیسویں ادھیائے میں اس کا مفصل بیان کیا گیا ہے۔ لیکن ان میں گیان اور کرم کی وجہ سے اب جیسا فرق ہوگیا ہے موجود نہ تھا۔ ان لوگوں کو صرف کھانا پینا اور بھوگ کرنا ہی معلوم تھا جیسا کہ پہلے لکھتے ہیں۔ ان کے لئے کوئی امر دینی نہیں تھا نہ ہی ابتک کوئی قانون تھا۔ آنکھوں سے روپ دیکھنا۔ کانوں سے شبد سننا۔ پاؤں سے چلنا وغیرہ۔ بس اس سے زیادہ کام آدمی سرشٹی میں نہیں تھا۔ ایسی حالت آدمی سرشٹی میں کچھ عرصہ تک رہی پھر پرمیشور نے منشوں کو وید گیان دیا۔ پس وید کے گیان سے ہی گناہ اور نیکی کا علم ہوا۔" (دیدش منجری صفحہ ۹۰ و ۹۱)

دانت اور آنکھ ... قدر کرو۔
دنیا کی نعمتوں کے مزے ... تازگی دانتوں سے ہے۔ کوئی ... کسی کے دانت گئے ... بہتری کی نہ ہوتی تھی ... نوٹ لگ سکتے ہیں۔ کرم ... بھی ہوسکتا ہے۔ اگر ... کا استعمال ہوتا رہے تو ... لئے عملدار ... نہ گریں نہ کیڑا کھائے بلکہ ... رہیں ... خوشبودار ... بھی ہے۔ طبیعت ... قیمت فی ڈبیہ ... حسب صاحب نے ... بنوا سکتے ہیں ... ہوسکتا ہے۔
نیز
ہم خوبصورت ... کی طرز پر لگا سکتے ... کے واسطے کئی قسم ...
المشتہر
شیخ خلیل ...
وچشم ساز ...

یہ عبارت اپنا مدعا صاف بتلا رہی ہے کہ ویدوں کے آنے سے پہلے لوگ زبان سمجھ چکے تھے۔ ویدوں کے آنے سے ویدوں کے احکام کا علم ان کو ہوا نہ زبان کا۔ سابقہ اور لاحقہ جواب سب غلط ہوا۔ کہ الہام اور زبان ایک ساتھ ہیں۔ ویدوں سے زبان جاری ہوئی۔ پس اسی جواب پر تمام بحث کا مدار ہے مناسب ہے کہ آپ تمام توجہ اسی پر منعطف فرما دیں ؎

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

اور اگر آپ کی بات مان لیں کہ واقعی ایسا ہی ہوا جو آپ لکھتے ہیں کہ "جیسا بچہ ماں باپ سے زبان سیکھتا ہے اسی طرح حاضرین نے ملہمان سے زبان سیکھی تھی" تو مہربان یہ تو فرما دیں کہ آجکل بھی اگر ایک بالغ آدمی ویدک زبان سیکھنا چاہے یعنی ویدوں کی تعلیم کی تکمیل کرے تو دس بارہ سال میں کہیں جا کر ایسا آدمی کمال کر سکتا ہے تو ان بیچاروں نے جو بقول سوامی جی حیوانوں کے مشابہ تھے سوائے کھانے پینے اور بھوگ کرنے کے جانتے ہی نہ تھے۔ کتنے عرصہ میں زبان سیکھی ہوگی۔ اور کب جا کر ان کی روزانہ حاجات پوری ہوئی ہونگی۔

افسوس پنڈت جی جو کچھ کہتے ہیں واقعات اور اقوال سوامی اس کی تائید نہیں کرتے اس لئے قابل پذیرائی نہیں۔

شکریہ پنڈت جی نے میری محبت کے اثر سے اس مضمون میں دو تین شعر بھی لکھے ہیں اسلئے مناسب ہے کہ میں بھی ان کی خاطر اسی وزن میں دو تین ان کو سناؤں پس غور سے سنیں ؎

دیکھیں محمد آپ ہے آئے جس کا جی چاہے + نہ آئی آپ کو کافر بنائے جسکا جی چاہے
نہ ہو دیکھا نہیں گر کبھی بیٹا مہاشہ کا + عبث پھر استری اپنی گنوائے جسکا جی چاہے
سراسر ہے نفع کی بات کیوں کرتے نہیں اسکو + مقدر اپنا اپنا آزمائے جسکا جی چاہے

آخیر مضمون کے پنڈت جی نے مجھے ایک شعر سننے کی درخواست کی ہے سو ان کی خاطر میں یہ درخواست منظور کرتا ہوں۔ بس غور سے سنیں ؎

ہم کہاں کہیں آتا ہے چہرہ ہے کسی کا کا + خود آئینہ میں دیکھ لو دو چار سے پوچھو

ایک اور لو ؎

سنبھل کر رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں + کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

یہ بحث ابتدا سے آریہ اخبار پرکاش لاہور میں چھپتی تھی مگر اب اڈیٹر پرکاش نے اس بحث کے درج کرنے سے انکار کر دیا ہے وجہ یہ بتلائی ہے کہ ایک تو جواب دیر سے آیا ہے دوئم اس بحث کے متعلق فریقین کے خیالات ناظرین سن چکے ہیں۔ اس لئے یہ بحث بھی ختم ہے۔ مگر اڈیٹر صاحب پرکاش کی دونو وجہیں ہمارے خیال میں درست نہیں۔ دیر کی بابت تو یہ ہے کہ اسی مدت کو قریب قریب جواب میں دیری ہوتی رہی۔ آپ پرکاش میں سوال وجواب کے پرچوں کی تاریخیں ملاحظہ کریں۔ دوئم آپ نے اخبار میں اس کے متعلق کوئی قاعدہ نہیں لکھا ہے کہ اتنی مدت تک جواب آنا چاہئے۔ دوسری بات بھی اسی لئے غلط ہے کہ اس کے لئے بھی کوئی قانون نہیں کہ اتنے نمبروں تک سوال وجواب ہو اگر نہ ہو اس سے بعد بند۔ اڈیٹر پرکاش نے چونکہ بحث کا کالم جاری کیا ہے اسلئے ان کو چاہئے کہ اس کے متعلق قواعد حسب معمول ٹائیٹل پر لکھا کریں۔ یہ ہمارا ایک دوستانہ مشورہ ہے جو شکریہ سے قابل قبول ہے۔ ایڈیٹر

اہلحدیث کانفرنس

کے متعلق جناب مولوی محمد حسین صاحب تاجر کونکہ وسفیدی از دہلی تحریر فرماتے ہیں۔ انکی تحریر حسب ذیل ہے:۔

بخدمت جناب مخدومی مولانا ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب دام مجدہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۵ اکتوبر کے اخبار گوہربار اہلحدیث میں جو تجویز جلسہ سالانہ علماء اہلحدیث کی بابت تحریر ہوئی ہے اس سے مجھکو اتفاق ہے مدت سے دل یہی چاہتا تھا کہ علماء اہلحدیث سالانہ ایک جگہ جمع ہو کر اپنے وعظ سے مخلوق الٰہی کو فائدہ پہونچایا کریں۔ جس سے اشاعت حدیث رسول الثقلین علیہ الصلوٰۃ والسلام بخوبی ہو سکتی ہے۔ میرے نزدیک پہلے پہلے یہ جلسہ سالانہ دہلی میں قرار دیا جاوے کیونکہ جناب شیخ الاسلام والمسلمین جناب مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دہلی ہی کے قیام میں اطراف عالم میں اشاعت حدیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائی ہے۔ دوسرے مزار مقدس حضرت مرحوم مغفور بھی یہاں دہلی ہی میں ہے فاتحہ دعا زیارت سب علماء اہلحدیث کو بخوبی ہو سکیگی۔ لہذا خاکسار ملتمس ہے کہ جناب اس خاکسار کی رائے کو مشتہر فرمائیں۔ جہاں کہیں اتفاق رائے سے یہ جلسہ قرار پاوے اسکو صرف کیواسطے خاکسار [illegible] ۲۵ روپیہ پیش کریگا۔ امید کہ دیگر حضرات بھی اسپر توجہ تام فرماوینگے۔ زیادہ نیاز

ایڈیٹر:۔ امید ہے اور بزرگ اور بھی اپنی اپنی رائے سے [illegible]

حدیث نبوی کا ادب

وہ حدیث [illegible] پیارے رسول [illegible] علیہ وسلم کا جنکی قدر جنکی تعظیم جیکے عامل صحابہ محدثین مفسرین ائمہ [illegible]

ahmadimuslim.de

جسکو آجتک پیرو علی عظمت و وقار کی نظر سے دیکھتے وہ حدیث جسکی ہی وجہ اور
جسکے ہی طفیل سے لوگ ائمہ اولیا کا مرتبہ حاصل کیے۔ دنیا میں محدثین مجتہدین
کے نام سے شہرت پائے آج اُس ایسے پیارے کلام کو تحقیر کی نظر سے دیکھنے
لگے ہیں اور غیر ضروری سمجھ رہے ہیں اور اپنے دل لگی کتابوں کو پڑھ رہے ہیں اور
اپنے اپنے مذہبی اُن کتابوں کو جو ایسی پیارے مقبول کلام کی نقل ہیں اور رائے اور قیاس
سے بھرے ہوئے ایسی عزت اور توقیر کی آنکھ سے دیکھ رہے ہیں کہ حدیث کو
کچھ نہیں سمجھنے لگے ذرا اپنے اپنے دلوں پر ہاتھ رکھکر دیکھو کہ واقعی اور فی الحقیقت
ہماری یہ گت بنی ہوئی ہے یا نہیں۔ افسوس ہے ہمارے ایمان و اسلام پر
کہ رسول اللہ کی امت کہلائیں اور آپکی کلام کی عظمت دلوں میں نہ رکھیں۔ اور
افسوس ہے کہ زبانی محبت کا دعویٰ کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے
کو شیدا جانیں اور پھر غیر علوم کو ضروری سمجھیں۔ حدیث پاک کو غیر ضروری۔
غرض چونکہ یہ طریقہ شیوع کرتا چلا ہے حدیث کی عظمت دلوں سے اُٹھتی چلی
ہے۔ بہتر ہے کہ میں اپنی چھوٹی ٹوٹی تقریر میں حدیث کا ادب کس طرح کرنا چاہیئے"
بتلاؤں۔ خدا غور و ایمان سے ملاحظہ فرمائیے۔ اب میں پہلے قرآن عظیم الشان سے
یہ ثابت کر دکھانا چاہتا ہوں کہ حدیث ہی کا ادب بعد کلام اللہ کے لازمی ہے
چنانچہ ایک جگہ ارشاد ہے فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ
إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (ترجمہ اگر تمہارے
میں کسی مسئلہ کے درمیان جھگڑا پڑے تو اُسکو خدا اور رسول کی طرف لیجاؤ (یعنی
خدا کیطرف قرآن دیکھو اور رسول کیطرف حدیث پر غور کرو) اگر تم کو خدا اور قیامت
کے دن پر ایمان ہے اور یہ بہتر ہے (یعنی یہ طریقہ اچھا ہے) دوسری جگہ ارشاد
ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ
حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (ترجمہ) قسم ہے تیرے پروردگار کی اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم مومن نہ ہونگے کوئی جبتک کہ ہر اپنے جھگڑے میں تجھ ہی کو حاکم نہ
بنائیں گے اور تیرے کلام کو بالکل تسلیم نہ کرینگے۔ آج ہم اپنے ہر مسئلہ کے
جھگڑوں کو فلاں پیر کے طرف لیجاتے ہیں۔ فلاں کا قول ڈھونڈتے ہیں کیوں ہم
لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے اتنے گریزاں ہیں اور کیوں اپنے
اپنے لکھے ہوئے کتابوں سے شوق کیا یہی ہمارا ایمان و اسلام ہے۔ خیال کرو یہ مانا
جائے تسلیم کیا جاتا ہے کہ کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ایسا عظیم اعظم
امام گذرا ہے جسکا ثانی نہیں اور اُسکو امام المومنین کا بھی یہی خطاب دیا جاتا ہے

مگر رسول اللہ سے تو نہیں بڑھا وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ
ترجمہ۔ اور اللہ اور رسول اُسکا بہت حقدار ہیں اسکے کہ راضی کریں اُسکو اگر ہیں ایمان
والے) جب رسول اللہ سے نہیں بڑھا تو اُسکا کلام کیسے رسول اللہ کے کلام
سے بڑھ جائیگا۔ ہم کیسی جرأت کر رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
کلام کے مقابل غیر کے کلام کو سبقت دے رہے ہیں حدیث کا ادب و تعظیم چھوڑ
کر اور کتب کی تعظیم و عظمت پر لکچریں دے رہے ہیں اور قرآن مجید کی مندرجہ بالا
ارشادات کی کوئی پرواہ نہیں رکھتے۔ (اب حدیث شریف سے حدیث کا ادب
دکھلانا چاہتا ہوں) مشہور حدیث ہے کہ ایک یہودی اور منافق اپنا مقدمہ کو
آنحضرت کی سامنے لائے آپنے یہودی کیطرف فیصلہ کیا منافق دوبارہ حضرت عمر
رضی اللہ کے پاس گیا حضرت عمر نے سنا کہ رسول اللہ نے یہودی کیطرف فیصلہ
کر دیا ہے فوراً تلوار سے منافق کو قتل کر دیا۔ کیونکہ حضرت عمر کی کیا مجال تھی کہ حضور اکے
کے فیصلہ کو منسوخ کرتے۔ ایک اور مشہور حدیث سنو ایک صحابی اپنے بھتیجے
کو نصیحت کی کہ تو غلیل مت مار کیونکہ آنحضرت نے منع فرمایا ہے اسنے انکار کیا
صحابی نے کہا تو نے رسول اللہ کی حدیث سے انکار کیا میں تجھسے کبھی بات نہ کرونگا
ذرا آنکھ کھولکر دیکھو آج ہمکو کوئی حدیث کا مسئلہ سناتا ہے تو انکار کرتے ہوئے
کہتے ہیں۔ بھائی ہم شافعی المذہب ہیں شافعی مذہب کا مسئلہ بیان کرو۔
اور سنو! امام المحدثین سید المجتہدین والمفسرین ابو عبداللہ محمد ابن اسمٰعیل البخاری بخاری شریف
میں یہ حدیث نقل کرتے ہیں فقال سمعت عمران ابن حصين قال قال النبي صلى الله عليه وسلم
الحياء لا يأتي الا بخير فقال بشير ابن كعب مكتوب في الحكمة ان من الحياء وقار
وقال له عمران احدثك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وتحدثني عن صحيفتك
(ترجمہ) عمران ابن حصین نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حیا
نہیں لاتی ہے مگر بہتری کو۔ پس بشیر ابن کعب نے کہا کہ حکمت میں یہی لکھا ہے کہ حیا
وقار اور تسکین ہوتی ہے ساتھ ہی عمران نے کہا میں تجھکو رسول اللہ کی حدیث بیان کرتا
ہوں تو تیرا صحیفہ پیش کرتا ہے۔ ذرا غور کرو۔ انصاف سے دیکھو آج غیروں
کے سینکڑوں اقوال حدیث کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں حدیث کو چھوڑ کر
غیروں کے اقوال و قیاسات کے عامل ہو رہے ہیں۔ خدا فضل کرے
اپنے بندوں پر اگر یہی حالت رہی تو ہم حوض کوثر پر رسول اللہ کو کیا منہ دکھائیں گے
خدا سب کو حدیث کا ادب دے اور سب کو حدیث و قرآن ہی کا عامل بنا دے۔

راقم ابو نعیم محمد عبد العظیم حیدر آبادی

قیمت ۲/
منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

فتاوے

س نمبر ۳۷۴ - مال حرام سے مسجد بنانا جائز ہے یا نہیں اور ایسی مسجد کا تارک ثواب پر ہے یا نہیں؟

س نمبر ۳۷۵ - جس مال سے زکوٰۃ وغیرہ ادا کیجائے وہ مال حلال ہے یا حرام

س نمبر ۳۷۶ - یہاں کا قاعدہ ہے کہ راجہ ٹھیکیداروں کو مویشیوں کا چمڑا ٹھیکہ دیدیتا ہے کہ بعوض چرائی کے چمڑا مذکورہ بعد مرنے مویشی کے لے لیا کرو آیا عند الشرع یہ چمڑا ٹھیکیداروں پر حلال ہے یا نہیں؟

س نمبر ۳۷۷ - بوقت شادی کے لڑکی والے کے یہاں خورد و نوش اور زائد و منشا لڑکی والے کے بارات لیجانا اور ہاتھی وغیرہ کا شامل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

س نمبر ۳۷۸ - مرتکب کبائر سے سلام و رد جواب جائز ہے یا نہیں۔ خیر القرون میں جس سے سلام ترک کیا جاتا تھا اس سے کلام ہوتا تھا یا نہیں؟

(عبد الرزاق خوید ار نسیا ۲۱)

ج ۳۷۴ - مال حرام کی کوئی خیرات قبول نہیں قرآن مجید میں ہے انما یتقبل اللہ من المتقین اور حدیث شریف میں ہے ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب یعنی اللہ تعالےٰ سوائے حلال کمائی کے کچھ قبول نہیں کرتا پس جو شخص ایسی مسجد کو چھوڑتا ہے حق پر ہے۔

ج نمبر ۳۷۵ - یہ سوال ہی کیا ہے جب حق اللہ ادا کیا گیا تو باقی کے حلال ہونے میں کیا شک ہے۔

ج نمبر ۳۷۶ - کوئی وجہ ممانعت کی میرے علم میں نہیں۔

ج نمبر ۳۷۷ - برات کو دعوت دینا لڑکی والے کے ذمہ نہیں خصوصاً کثیر سے زیادہ لیجانا تو بہت ہی ناپسند امر ہے۔

ج نمبر ۳۷۸ - مرتکب کبائر سے ترک سلام اگر کوئی بزرگ یا معزز آدمی کرے جس کے ترک کرنے سے اسپر نیک اثر پڑے تو تعزیراً جائز ہے۔ خیر القرون میں بعض بزرگوں نے اسی نیت سے بدعتیوں کے ساتھ ترک سلام کیا تھا۔ اگر ایسا اثر نہیں تو ترک سلام نہ چاہئے۔ حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ سلام ایماندار لوگوں کا تحفہ ہے۔

س نمبر ۳۷۹ - زید اپنی بیوی ہندہ کو قبل از دخول یکبارگی تین طلاق دیکر پھر ارادہ رجوع کا کرے آیا وہ عورت کو اپنے پاس لے سکتا ہے یا نہیں؟

س نمبر ۳۸۰ - ہندہ کو اس کے والدین نے قبل از بلوغ زید کے ساتھ نکاح کر دیا۔ بعد بلوغ ہندہ زید کے نکاح میں رہنا نہیں چاہتی۔ آیا زید طلاق دیکر ہندہ کو جدا کرے یا اسکی اور کوئی صورت ہے؟

(سید عبد السبحان پیش امام مسجد ہندپور)

ج نمبر ۳۷۹ - تین طلاقوں کے مسئلہ میں ہمیشہ سے اختلاف چلا آیا ہے ایک جماعت کثیرہ اسکو تین ہی سمجھتی ہے اور ایک جماعت اسکو ایک ہی جانتی ہے علماء حنفیہ بھی تین جاننے والوں میں ہیں اہلحدیث ایک کہتے ہیں حدیث نبوی بھی اسی کی تائید کرتی ہے۔ یہ مسئلہ بارہا اہلحدیث میں لکھا گیا ہے پس زید مذکور اہلحدیث کے مذہب پر رجوع کر سکتا ہے۔

ج نمبر ۳۸۰ - طلاق دیدے تو سب سے احسن صورت ہے ورنہ درصورت انکار ہندہ یوں بھی اہلحدیث کے مذہب پر الگ ہو سکتی ہے۔ اہلحدیث کے نزدیک بلوغ میں باپ دادا کا عقد نکاح فسخ نہیں پس زید کی طلاق سب سے احسن صورت علیحدگی کی ہے۔

س نمبر ۳۸۱ - ایک عورت ایک مرد کے ساتھ نکل آئی اور عورت مرد ند کرہ آپس میں نکاح کرنا چاہتے ہیں اور شخص مذکور اور عورت دونوں دس پندرہ دن ایک گھر یعنی الگ خانہ میں رہ سہ کے گنہگار کر چکی ہیں اور وہ عورت اپنا شادی کا طلاقنامہ بتلاتی ہے کیا وہ طلاق دیکھ کر شادی پڑھی جاوے؟

(منشی محمد قدرت اللہ مقام ہریرہ ضلع دومکا خریدار اخبار)

ج نمبر ۳۸۱ - اگر عورت مذکورہ کا نکاح اول نہیں ہے تو نکاح کرا دیا جاوے طلاقنامہ کی تصدیق کر لیجائے قرآن مجید میں حکم ہے اذا جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا یعنی جب کوئی آوارہ آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لاوے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔

س نمبر ۳۸۲ - اگر کوئی شخص مومن و مسلم کہلا کر شادی میں رسوم ... کو اسد رجہ تک پیرو ہو کہ بدون ادائگی رسومات کفر موسوم بہ کنگنہ و سہرا و ... رنگین بزعفران سنت نبوی کو منحوس تصور کرتا ہو ... ڈھول ... نقارہ و طبلہ و طنبور اور مزامیر یعنی سرنائی و بانسری وغیرہ وغیرہ کہ ... سے ممنوع و مرفوع ہیں مثل ماتم کے تصور کرتا ہو۔ یا وجود ... شادی میں جبراً رسوم ... ناہردہ کے تابع ہو کر نکاح کرے ... کا نکاح ہوتا ہے یا نہیں اگر ہوتا ہے تو اہل ایمان کا سا ...

ahmadimuslim.de

اگر نہیں ہوتا جیسا کہ اکثر کتب دینیات سے صراحتاً ظاہر ہے تو ایسے جماع سے فرزند تولد شدہ حرامزادگی کے ساتھ منسوب ہوگا یا نہیں۔

س نمبر ۳۸۲ - علماء و وعاظ عابد و خطیب باوجود جاننے برائی مجلس کے کہ وہاں دولہا دولہن اصرار مستقیمکو بیں معازف و مزامیر و نیز اکثر امورات غیر شرع کا بلا خوف چرچا ہے حاضر ہوتے اور مداخلت کرنے کے مجاز ہیں یا نہیں نیز جو علماء دیدہ دانستہ ایسی مجالس غیر مشروعہ میں حاضر ہونے سے اور ان اہل مجلس کی دوستی محبت و مجالست سے خصوصاً تا بعدار کفر میں پرہیز نہیں کرتے بلکہ خود انکے لئے جو اس رسم کے ساتھ مشروط ہے بے ہرا اہل ایسے مشرکین سے اختلاط رکھتے ہیں اور ایسے مخالفین سنت کے طریقوں کی تائید کرتے ہیں بغرض امرایت کا تجدید قومی تقویت دگن بالذو عقد ایمان و مقصد عقد خود ہیں یا نہیں؟

س نمبر ۳۸۴ - امام مسجد کہ جو باوجود جاننے برائی مجلس و منکرات فقرہ کے ایسے مجبور ہیں کہ وہاں شراب خوری و آثار زنا و رسوم ہائے کفار ہندو و نیز اطوار محرمہ بکثرت موجود ہیں خلاف تردید کہ جو سراسر تا ئید سنت ہے باوجود قدرت لسانی کے تفہیم نہیں کرتا بلکہ من وجہ تسلیم کفر کرتا ہے جیسا کہ اپنے یہاں رسوم کفر مخصوصہ کا برتاؤ کرنا چاہیئے تا بعدار دل سے جہاں ہو سکے ہوتے دیکھکر بلا دریغ مشارکت کرنا لائق امام ہونے کے ہے یا نہیں؟

(پیر غلام حیدر از ضلع راولپنڈی)

ج نمبر ۳۸۲ - باوجود اقرار اسلام اور ایمان کے رسومات مروجہ شادی میں کرنے والا مخالف سنت ہوگا کافر نہیں اسلئے اسکا نکاح درست ہے اور اولاد بھی جائز مولود ہے۔

ج نمبر ۳۸۳ - نکاح خوانی ایک امر شرعی ہے اس میں شریک ہونا تو دینی کام ہے۔ البتہ خرابیوں سے روکنے کیلئے زبان بندہ کرنا چاہیئے ورنہ بموجب حدیث شریف گونگا شیطان بنجائیگا۔ لیکن نرم الفاظ سے کہنا چاہیئے کہ اثر کی امید ہو۔ جو علماء بوجہ محبت قلبی یا طمع دنیاوی کے ایسے بدوضع لوگوں کو نہیں سمجھاتے وہ بہت برا کرتے ہیں ان کو خوف زدہ ہونا چاہیئے کہ کہیں اس حدیث کے مصداق نہ ہو جائیں جسکے الفاظ یہ ہیں شر الشر شرار العلماء۔

ج نمبر ۳۸۴ - شخص مذکور کو تعزیراً امامت سے علیحدہ کر دینا چاہیئے جب تک توبہ کرے۔ حدیث شریف میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کعبہ کی طرف تھوک ڈالنے پر امامت سے الگ کر دیا تھا۔

س نمبر ۳۸۵ - ایک سال کا زمانہ ہوتا ہے زید ہندہ عورت سے نکاح کر کے جب سے نکاح کر کے اپنے مکان میں عورت کو لیکر آیا ہے اسقدر ظلم و ستم شروع کیا ہے کہ بیان نہیں ہو سکتا۔ اسکے ماسوا تو زید کی پہلی ایک بیوی بھی ہے وہ بھی ہندہ کو اسقدر مارتی اور گالیاں دیتی ہے سننے والوں کے کان بھرے ہو جاویں اور زید اپنی ساس اور سسرے کو بھی مکان میں آنے نہیں دیتا ہے اور ماں باپ سے ہندہ کو بات چیت نہیں کرنے دیتا۔ ہندہ ایک وقت کہہ بیٹھی ہے کہ میں اس مرد کے پاس نہیں رہ سکتی اور بہت جلد اس مکان سے مجھے نکالو ورنہ میرے جانے میں کسی قسم کا شک نہیں کیا اب وہ عورت بغیر مرد کے حکم کے گھر سے نکلکر چلا آ سکتی ہے یا نہیں بعد چلا آنے کے مرد سے مہر وصول کر سکتی ہے یا نہیں؟ (محمد عبد العظیم پلاکھڑی ضلع گنجام)

ج نمبر ۳۸۵ - اگر زید ایسا ہی ظالم ہے تو اسکی بیوی بیشک اسکے گھر سے بلا اجازت چلی جا سکتی ہے قرآن میں حکم ہے وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ جیسے مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں ایسے عورتوں کے حقوق مردوں پر بھی دستور سے ہیں۔ پس ایسے ظالم کی ماتحتی ایسے ظلم میں کوئی نہیں۔

س نمبر ۳۸۶ - ایک عورت مسلمان چند سال سے بعد وفات اپنی شوہر کے آوارہ وطن و بدچلن ہو کر پیشہ طوائف کا اختیار کر لیا اور بوجہ نہ ہونے کوئی ذریعہ معاش کے مجبوراً اس فعل شنیعہ کی مرتکب ہو رہی ہے مگر کسی مسلمان خواندہ کے نصیحت کرنے سے اس فعل کی قباحت معلوم کر کے اس فعل کے ترک کرنے پر بدیں شرط آمادہ ہے کہ شخص مذکور نکاح کر کے اسکی حین حیات تک کفیل ہو اور شخص مذکور بھی نکاح کرنا چاہتا ہے لیکن بخیال طعن و تشنیع ابنائے زمان اقارب و اخوان نکاح کرنے سے رکتا ہے جس سے دونوں گنہگار ہوتے ہیں پس ایسی حالتمیں بلا لحاظ طعن و ملامت ابنائے زمان نکاح کر لینا جو کہ مانع حرام و موجب سد باب زنا ہے شرعاً لازم ہو کر مستوجب ثواب اور توقف خواہ انکار باعث گناہ ہے یا نہیں نیز جو لوگ بوجہ عار دنیاوی ایسے نکاح کو ناپسند اور اس شخص کو حقیر سمجھیں وہ لوگ قابل ملامت اور ناحق پر ہیں یا نہیں؟ (خورشید ارسطو)

ج ۳۸۶ - شخص مذکور کو نکاح مذکور کرنے میں دو ثواب ہیں ایک تو نکاح کا دوسرا عورت مذکورہ کو فحش سے بچائیگا جو لوگ ایسے نکاح کرنیوالے کو اس نکاح کی وجہ سے برا جانیںگے وہ سخت گنہگار ہونگے۔

پشمینہ
تفصیل مال
لوئی یا دھسہ کشمیری سفید اوّل
چادر سفید اوّل
چادر رنگین اوّل
چادر خود رنگ اوّل
کمبل رنگین
نوٹ
مینیجر

انتخاب الاخبار

آگرہ کے دربار میں راجپوتانہ سنٹرل انڈیا اور ممالک متحدہ کی دیسی ریاستوں کے فرمانروا اور رئیس بھی طلب کئے جائیں گے۔ اس سے پہلے ۱۸۸۵ء میں راولپنڈی کے دربار میں بھی جب امیر عبد الرحمن خاں مرحوم سے لارڈ ڈفرن نے ملاقات کی تھی اکثر رئیسا طلب کئے گئے تھے۔ ان رئیسوں کے ساتھ انکی امپیریل سروس ٹروپس فوج بھی ہوگی۔ وہ بھی اس قواعد میں شریک ہوگی جو امیر صاحب کو دکھلائی جائے گی۔

میر معظم صاحب مالک مطبع فاروقی دہلی انتقال کر گئے۔ مرحوم پرانے موحد دیندار تھے اللھم اغفرلہ

راجہ تصدق رسول خاں سی ایس آئی تعلقدار جہانگیر آباد ایک لاکھ روپے کے صرف سے سول لائنز لکھنؤ میں ایک مارکٹ بنوانے والے ہیں۔

نوابصاحب بہاولپور نے بانگ دہل تمام ریاست میں اعلان کر دیا ہے کہ جو مسلمان حج کرنے کا شائق ہو اور انکے پاس خرچ نہ ہو تو نوابصاحب سے درخواست کرنے پر اسکو بہاولپور سے مکہ معظمہ تک آنے جانے کا سفر خرچ اور خوراک مفت دیدی جائیگی۔ نوابصاحب بہاولپور ۱۵ نومبر کو بہاولپور سے حج کرنے کے لئے روانہ ہو جائیں۔ (جزاک اللہ)

آدہ آنے والے نئے ٹکٹ جو مال اور ڈاک دونوں کام میں یکساں طور سے مستعمل ہوا کرینگے انگلستان سے بنکر ہندوستان آ گئے ہیں یہ ٹکٹ عنقریب جاری کر دئے جائیں گے۔

ایک آنہ والا نیا ٹکٹ جو مال اور ڈاک دونوں کام میں استعمال ہوا کریگا ابھی تک انگلستان سے بنکر نہیں آیا۔

بہاولپور کی کونسل کے ممبروں نے آپس میں چندہ کر کے ۵۰۰۰ روپے اسلامیہ کالج لاہور کی تعمیر کے لئے جمع کئے۔ (جزاہم اللہ)

اسلامیہ کالج لاہور کی عمارت کی تعمیر کے لئے ریاست بہاولپور کے تمام ملازمین نے جن کی تنخواہ پچاس روپے ماہانہ سے کم نہیں ہے ایک ماہوار کی چوتہائی بطور چندہ کالج کو عطا کرنیکا ارادہ کر لیا۔

ایک آنہ والا نکل کا سکہ ہندوستان میں آئندہ جنوری میں جاری ہو جائیگا

یوروپ کے تمام ملکوں میں اخبار گذشتہ سال کے مقابلہ میں اس سال ۲ لاکھ ۸۰ ہزار نسخہ کم بنائی گئی ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۰ ماہ حال کو طاعون سے کل ہندوستان میں ۵۸۳۲ موتیں ہوئیں منجملہ انکے پنجاب میں ۲۸۴۳ موتیں ہوئیں۔

جاپان آجکل روس سے ایک معاہدہ کر رہا ہے جسکی تکمیل ہو جانے پر سائبیرین ریلوے کے ذریعہ سے لنڈن سے ٹوکیو میں ۱۷ دن میں ڈاک پہونچ جایا کریگی۔

آرہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے ایک یوروپین گارڈ کو ایک ہندی مسافر عورت کی عصمت پر حملہ کرنے کے لئے ایک ماہ قید سخت اور سو روپیہ جرمانہ ہوا جو بہت کم سزا ہے۔

سندھ میں طوفانوں سے قابل کاشت زمین اس قدر خراب ہوگئی ہے کہ فصل ربیع سے مایوسی ہے۔

علاقہ ٹپراہ میں بھی ابتک اس قدر پانی بھر رہا ہے کہ جس سے فصلیں بُری طرح تباہ ہیں۔

امریکہ میں رہنے والے آئرش لوگ آئرلینڈ کی حمایت میں خوب سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔

روس میں سبسٹوپول کے کمانڈر اور صوبہ کائن کے نائب گورنر پر بم کے گولے پھینکے گئے۔

سینٹ پیٹرزبرگ میں تلاشی لینے پر کثرت سے گھروں سے بم اور ڈائنامیٹ نکلا۔ جو روس کی تباہی کا منظر ہے۔

آگرہ میں امیر کابل کے آنے پر کثرت سے دیسی ریاستوں کے حکمران بھی موجود ہونگے

لاہور میونسپلٹی نے چوہے مارنے کے لئے ۲ ہزار روپیہ خرچ کرنا منظور کیا ہے۔

بریلی کے ایک عطار نے ۸ شخصوں پر دعوے کیا تھا کہ انہوں نے اس بنا پر حقہ اور بھنگی کو میرے یہاں آنے سے روک دیا ہے کہ میں نے گلقند میں ولایتی شکر ڈالی تھی۔ عدالت نے آٹھوں مدعا علیہم پر پچاس پچاس روپیہ جرمانہ کیا اور سو روپیہ مدعی کو دیا۔

پونا میں طاعون نے پھر ایک زور پکڑا آفت ڈہا رکھی ہے پہلے ہفتہ صرف ایک دن میں ۱۷۵۔ آدمی اسکے ہاتھوں جان بحق تسلیم ہوئے۔ (قادیانی خفا ہوگی)

مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کی طبیعت پہلے کچھ علیل تھی مگر پھر صحت ہوگئی اور آپ ۱۴ اکتوبر کو ہردوئی وغیرہ مقامات کے جلسوں پر تشریف لیگئے۔ خداوند تبارک سلامتی سے واپس لائے۔ (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ

اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے میں نامرد کی سستی رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں طاقت پیدا ہوجاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر عضو کا ہمیشہ کیواسطے ٹیڑھا پن قمع ہوجاتا ہے اور ایک شیشی گولڈن پلنگ کی ہے جن سے ... دلی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے غرضیکہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت معہ محصولڈاک ...

گولڈن پلز

یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و مسہل ہیں جو کہ فولاد و چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں۔ جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر کمزور ہوگئے ہوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں ... وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت ...

مومیائی

ابتدائی سل دق۔ ہر قسم کی دماغی اور بدنی کمزوری۔ درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگنے پر دو چار رتی کھانے سے درد دور ہوجاتا ہے اور جماع کے بعد دو رتی کھا لینے سے اصلی طاقت بحال ہوجاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مجرب و مستعمل ہے۔ بچے بوڑھے نوجوان سب کو یکساں مفید ہے قیمت ... فی چھٹانک معہ محصولڈاک

معجون مقوی دماغ

جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہے اور دماغ کمزور ہوگیا ہو نزلہ گرتا ہو سر درد سے تنگ ہوگئے ہوں ضعف بصر کی شکایت ہو۔ وہ اسکا استعمال کریں انشاءاللہ تمام شکایات رفع ہوجائیں گی قیمت فی ڈبیہ ... معہ محصولڈاک

ممسک جریان

اسکے استعمال سے جریان پہلے ہی روز بند ہوجاتی ہے۔ درستی بڑھتی اور اسکا ... ہی ہونی شروع ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی ... معہ محصولڈاک (بخار کی گولیاں ... فی شیشی) (بواسیر کی گولیاں ... فی شیشی معہ محصولڈاک) (کشتہ قلعی ... فی تولہ)

علاوہ ازیں ہر قسم کی ادویات مفصل حال لکھکر منگوا سکتے ہیں۔

کشتہ چاندی ... فی تولہ کشتہ سونا ... روپیہ فی تولہ (کشتہ فولاد ...)

المشتہر

پروپرائیٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ ارزاں مل سکتا ہے اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی عدد
" نری [illegible] سے [illegible] "
" اوٹھ ہو کی [illegible] " [illegible] "
آزاربند سوتی [illegible] " [illegible] "
" ریشمی [illegible] " [illegible] "
تھان گبرون باریک موٹا [illegible]
جرابیں سوتی اونی [illegible] سے [illegible] "
" زرین ہوشیارپوری [illegible]
جرابیں دستانہ اونی [illegible] سے [illegible] "
" سوتی [illegible] سے [illegible]
فوجی ترین خاکی رنگ پختہ [illegible] گز [illegible]
صافہ ململ [illegible] سے [illegible] "
" خاکی [illegible] " [illegible] "
رنگین لوئی [illegible] گز [illegible]
دری [illegible] تک

کلاہ سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی عدد
" زرین [illegible] " [illegible] "
رومال ریشمی [illegible] " [illegible] "
کمبل دیسی [illegible] " [illegible] "
" فوجی [illegible] " [illegible] "
لوئی سفید [illegible] " [illegible] "
لوئی رنگین [illegible] گز [illegible]
پٹی دیسی اونی [illegible] سے [illegible] فی جوڑہ
پشمینہ [illegible] گز سے [illegible] گز تک
سج [illegible] [illegible] تک
چادر پشمینہ [illegible] " [illegible] تک
بنیان و پاجامہ اونی [illegible] " [illegible] "
" " سوتی [illegible] " [illegible] "
چوتہی و دوتہی [illegible] " [illegible] "
دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

باقی فہرست منگوا کر دیکھو

علاوہ ازیں ہر قسم کا مال فوجی اسباب لنگیاں کمربند۔ سیڈل زین بٹن چھار سوتی و زرین پیچ اونی تھیلے روبہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہوجاویگی۔

نوٹ:- سوداگروں کو خاص رعائیت سے مال بھیجا جاتا ہے عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپے آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

المشتہر

لدھیانے غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودھیانہ

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(R.L. № 352.)

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

اہلحدیث

امرتسر

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـــہ

والیان ریاست سے " " سے

رؤسا و جاگیرداران سے " " للعہ

عام خریداروں سے " " ۲/۱

" " چھ ماہی عہ

غیر ممالک والوں سے سالانہ ۵ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہوا کرے۔

جلد ۳	مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۶ء مطابق ۷ رمضان المبارک ۱۳۲۴ ہجری	نمبر ۵۱

ضروری اطلاع

اہلحدیث خدا کے فضل سے اپنی تین سال عمر کو پہونچ گیا ہے۔ اب چوتھا سال آنے والا ہے۔ اہلحدیث حسب دستور سال بھر کے بعد ایک ہفتہ کی ناظرین سے رخصت لیتا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین اسکی سہ سالہ خدمت پر نظر فرما کر اسکی ایک ہفتہ کی غیر حاضری معاف فرماوینگے۔ چوتھی جلد کا پہلا پرچہ ۹ نومبر کو نکلیگا۔ انشاء اللہ ۲ نومبر یوم رخصت ہوگا۔

قابل توجہ

بات صرف یہ ہے کہ اس تین سال کی عمر میں اہلحدیث اپنے حامیوں سے درخواستوں پر درخواستیں کرتا رہا۔ مگر بہت ہی کم شنوائی ہوئی۔ خاصکر ان علماء کرام کی عدم توجہ قابل ذکر ہے جنکی خدمت میں اہلحدیث مفت تحفہ پہونچتا ہے اور وہ اسکے شائق بھی ہیں لیکن اتنا بھی نہیں کرتے کہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں اسکی اشاعت کریں اور مخلص دوستوں کو اسکا خریدار بنا دیں۔ کیا فرمان خداوندی اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا کا بھی کچھ مطلب ہے یا یہ حکم منسوخ ہے پس حضرات ممدوحین اور کسی وجہ سے نہیں تو اس فرمان خداوندی کی تعمیل سے اپنے اپنے حلقہ اثر میں اہلحدیث کی اشاعت کرکے ثواب حاصل کریں۔

برکریماں کارہا دشوار نیست

جاپان کے اسلام لانے پر مسٹر دہرمپال کی دعا اور اُس پر ہماری آمین

مسٹر دہرمپال (عبدالغفور نو آریہ) نے اخبار پرکاش میں ایک مضمون لکھا ہے جسکا عنوان ہے "جاپان میں اسلام مبارک" آپ لکھتے ہیں:۔

"دنیا کی تواریخ میں وہ دن درحقیقت مبارک ہوگا جبکہ ہم یہ سنیں گے کہ جاپان مسلمان ہوگیا۔ اس سے بھی بڑھکر دنیا کی تواریخ میں وہ دن نہایت ہی مبارک ہوگا جبکہ ہم سنیں گے کہ انگلستان بھی مسلمان ہوگیا اگر ہم اپنی زندگی میں جیتے جی ان خوشخبریوں کو سن سکیں تو ہم مارے خوشی کے پھولے نہیں سمائیں گے۔"

تنگ دل اصحاب جو کسی بات پر کما حقہ غور کرنے کے عادی نہیں

ahmadimuslim.de

ہوتے بلکہ ایک عام آدمی بھی تہ جا یا کرتے ہیں۔ ہمارے ان تین
چار فقروں کو پڑھکر حیرت زدہ ہو جائیں گے مگر نہیں ہمارا خیال
ہے اگر جاپان مسلمان ہو جائے تو دنیا کی بہبودی کے لئے ایسے ایک
نیک فال تصور کرنا چاہئے اور سمجھنا چاہئے کہ اب دنیا کا ادوہ
بہت جلدی ہی ہونے والا ہے کیونکہ دنیا اب بہت جلدی اسلام
کے پنجے سے نجات پانے والی ہے کیوں اور کیسے؟ اسلام کی تواریخ
اور اسلام کی تعلیم پر نظر مارنے سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اسلام ابھی
تک جن ممالک میں اندھیری ڈالے ہاتھ پاؤں مارتا پھرتا ہے۔ روشن
ملکوں کی طرف اس نے قدم نہیں اٹھایا۔ اگر اٹھایا بھی ہے تو اسکو متعلق
کوئی کامیابی نہیں ہوئی علاوہ اس کے دنیا کی موجودہ حالت پر نظر مارنے
سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اس وقت جہاں جہاں اسلامی سلطنتیں قائم ہیں
وہاں وہاں ہی سخت تاریکی چھا رہی ہے۔ ایران۔ ترکستان۔ افغانستان
وغیرہ اس تاریکی کی زندہ مثالیں ابھی تک موجود ہیں۔ برعکس اس کے
جہاں جہاں سے اسلام کا قدم ہٹتا گیا۔ وہاں وہاں ہی کچھ نہ کچھ روشنی
کی شعاعیں نمودار ہوئی ہیں۔ (جھوٹے پر لعنت ہزار۔ اہلحدیث)

ان حالات میں جبکہ عیسائی اور اسلامی ممالک میں بھی لینے اور دینے کا
اصول مفقود ہو رہا ہے یہ بڑی دقت پیش آرہی ہے کہ مسلمانوں کے
اندر سے تاریکی کو کیونکر دور کیا جاسکے چونکہ اسلامی ممالک ابھی تک
تقریباً سب کے سب تاریکی کی حالت میں پڑے سوتے ہیں۔ اس کا
علاج سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ یا تو اسلامی ممالک میں نئی روشنی
پھیلے یا روشنی سے بہرہ ور ممالک میں اسلام پھیل جاوے۔ دونوں
صورتوں میں دنیا اسلام کے پنجے سے رہائی پاسکتی ہے۔

اسی طرح اسلام کی جہادی سپرٹ کا اسلام کے توہمات کا۔ اسلام کے
تعصب کا اسلام کے بعض وحشی مسائل کا خاتمہ صرف اسی صورت
میں ممکن ہو سکتا ہے جبکہ اس کا علم و سائنس کے ساتھ مقابلہ ہو۔
یا یہ عالموں کے ہاتھ میں جائے۔ ہم جانتے ہیں کہ جاپان ایک مہذب
ملک ہے وہ ہر ایک بات کو علم و عقل کی کسوٹی پر کس کر دیکھ رہا ہے۔
اول تو ممکن نہیں ہے کہ وہ اندھا دھند اسلام پر ایمان لے آوے۔
اور نیز وہ کسی پولیٹیکل غرض کے لئے ایسا کر بھی لے۔ تو سمجھنا چاہئے
کہ اسلام کی خیر نہیں ہے کیونکہ پولیٹیکل اغراض خواہ کیسے بھی زبردست
کیوں نہ ہوں۔ وہ مذہبی جوش و خروش کو قطعی طور پر دبانے میں
کبھی بھی کامیاب نہیں ہوا کرتے۔ پولیٹیکل اغراض کے ساتھ مذہبی
جوش ضرور موجود رہا کرتا ہے۔ مہذب ممالک میں جہاں دیگر باتوں
کی جانچ پڑتال ہو رہی ہے وہاں کیونکر ممکن ہے کہ لوگ مذہبی پہلو پر
کچھ بھی روشنی نہ ڈال چاہیں۔ پس یونہی کہ پولیٹیکل جوش کے فرو ہوتے
ہی جاپانی مذہبی طور سے اسلام کی جانچ پڑتال کرینگے۔ اس میں شک
نہیں ان کو یہ خلعت اسی طرح سے اتارنی پڑیگی جس طرح کہ وہ
عوام الناس کے کہنے کے مطابق اسوقت معقولیت سے بھرے
ہوئے بدھ دہرم۔ یا شنٹو ازم کو چھوڑنے کے لئے تیار کئے جاتے
ہیں۔ اور اسلام کے لئے یہ ایک جانکاہ صدمہ ہوگا۔

اس نکتہ چینی کا زور وہاں پر اتنا ہوگا کہ اسکا عشر عشیر بھی اسوقت
اسلامی ممالک میں نہیں پایا جاتا۔ اور یہ نکتہ چینی اسلام کے لئے
باعث ہلاکت ثابت ہوگی۔

مان لو کہ اسوقت جاپان پولیٹیکل اغراض کے لئے مسلمان ہو جاتا ہے؟
مگر اسکے مسلمان ہو جانے سے اسلام کو اتنی بھی تقویت نہیں پہونچ سکتی
اور نہیں پہونچیگی جتنی کہ ایک کفش دوز کو پرانی جوتی کے تار سے
پہونچ سکتی ہو۔ بلکہ اسلام کو الٹا ایک خوفناک دہکا لگیگا جو کہ اسکی
جان کندنی کا باعث ہوگا۔

یہ خیال کہ جاپان کے مسلمان ہو جانے سے ویدک دہرم کو کوئی
نقصان پہونچ سکیگا۔ ہماری بیہودہ خیال ہے جاپان کے مسلمان ہو جانے
سے ویدک دہرم کو بڑی بھاری تقویت ملیگی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ویدک
دہرم کے مشنریوں نے آریہ ورت کے اندر اسلام کی بڑھتی ہوئی رو
کو بالکل دوسری طرف پھیر دیا ہے اور اسکا ایسا ناک میں دم بند
کیا ہے کہ خود مسلمان بھی چلا اٹھے ہیں کہ اسلام کا بیڑا جیحوں اور
سیحوں کو عبور کرکے اگر ڈوبا تو وہ گنگا کے دہانہ میں آکر ڈوبا۔

نہ سماج کے اندر کچھ ہو دیو۔ اور نگینہ میں تم ہوتے تو ایسا نہ کہتے (اہلحدیث) ۱؎ اسی
بیچارے نے ویدک دہرم کو قبول کیا ہے جس نے گنگا کے دہانہ میں اسلام کا ڈوبنا کہا ہے
اسکی مراد دین اسلام نہیں بلکہ مسلمان ہیں کیونکہ مسلمانوں کی ترقی تنزل کا ذکر کرتا ہے

ڈوبا ہوا اسلئے کہ یہاں اسلام کا علم و عقل کے ساتھ ٹکرا ہوا۔

چونکہ جاپان کے مسلمان ہو جانے سے یہ بات بہت کچھ عمل میں آسکتی ہے اور اسلامی ممالک جاپان کی رہبری کی بدولت تاریکی سے روشنی میں لائے جا سکتے ہیں اسلئے ہم دل سے چاہتے ہیں کہ جاپان مسلمان ہو جائے۔ تاکہ دنیا سے اسلام کا خاتمہ جلدی ہو سکے کیونکہ اس وقت چند کروڑ تو نہیں بلکہ چند لاکھ جاپانیوں کے مسلمان ہو جانے سے دنیا تقریباً تیس کروڑ مسلمانوں سے آزاد ہو جائیگی بلکہ اگر جاپان مسلمان نہ بھی ہونا چاہے تو اسکو زبردستی مسلمان بنا دینا چاہئے تاکہ وہ اسلام کے بہانہ سے وہ روشنی اسلامی ممالک میں پہونچا سکے جو اسلام کے لئے زہر قاتل ہے۔" (پرکاش لاہور ۲۵ ستمبر ۱۹۰۵ء)

اس دعا کرنے میں مسٹر دہرمپال نے جو چالاکی کی ہے اور جس نیت کا اظہار کیا ہے وہ تو اُسکا دلی بخار ہے البتہ دعا بڑی معنے خیز ہے اسلئے ہم بھی اور ہمارے ناظرین بھی اس دعا خیر میں شریک ہو کر کہتے ہیں کہ خدا کوئی ایسا دن کرے کہ مہاشہ مذکور کی دعا قبول ہو اور خدا کرے کہ ہم اور مہاشہ اپنی آنکھوں سے اس دعا کی قبولیت دیکھ لیں۔ اسلام کے متعلق جو کچھ بجا ادائی آپ نے کی ہے اسکا ذکر کوئی رنج نہیں اور نہ ہونا چاہئے کیونکہ قاعدہ ہے کہ ؎

شپرہ چشمان بآرزو خواہند ✤ مقبلان را زوال نعمت و جاہ

رہا مسکہ آریہ سماج کو جو اسلام پاک سے عداوت قلبی ہے انکو خیال کرکے یہ الفاظ کوئی تعجب انگیز نہیں لیکن یہ کیا غضب کیا کہ جاپان کے موجودہ مذاہب بودہ اور شنٹو کو معقول فرما دیا۔ حالانکہ بودہ مذہب کی بابت آریہ سماج کے سوامی خود ہی کہتے ہیں کہ یہ لوگ اسلئے گمراہ ہوئے کہ انہوں نے ایشور ہی کو چھوڑ دیا ہے۔ واہ واہ کیا معقولیت ہے اور شنٹو مذہب کی نسبت ۱۴ اکتوبر کے آریہ گزٹ ہی میں لکھا ہے کہ:-

"شنٹو عقائد کے موافق صرف جاپان ہی برہمانڈ (دنیا) ہے اور وہاں ہی دیوتاؤں نے جنم لیا ہے"

ایسے ایسے متوہم اور بے بنیاد مذہب کو مہاشہ دہرمپال کیوں معقول کہتے ہیں؟ صرف اسلام کی عداوت سے۔ آہ اسلام تو نے اس شخص کے دل سے نکلتی ہی اسکو کیسے غلط گو بنا دیا اور یہ تیری رنجش میں کیسی بہکی بہکی باتیں کرکے آریہ پبلک کی آنکھوں میں مٹی کنکر ڈالتا ہے۔ بہرحال ہمیں انکی نیت اور بدزبانی سے مطلب نہیں ہمیں تو اسکی دعا سے خوشی ہے خدا قبول کرے اس روز ہم مسٹر دہرمپال کا منہ شیرینی سے بھر دیں ؎

یا نگیرد یا بگیرد مقتدا صد دہ تنگ سی ✤ چو گیرد بگیرد بلکہ خدا تعالیٰ دل کسی

تفسیر سورۂ اخلاص

(از انسٹیٹیوٹ گزٹ)

عروس حضرت قرآں نقاب آنگہ براندازد
کہ دار الملک ایماں را مجرد بینی از غوغا

حضرات! معجزہ قرآنی دو حیثیت سے ہے۔ پہلی حیثیت اسکی حسن عبارت کی ہے اور دوسری حیثیت اسکی لطائف معنوی کی حسن عبارت پر بحث کیلئے آدمی کی حیثیت علمی سحبان ابن وائل یا حسان ابن ثابت کی ہونی چاہئے۔ قرآن مجید کی حسن عبارت بمناء علم معانی و بیان ہے اسپر دو وجہوں سے گفتگو محض فضول ہے پہلی وجہ یہ ہے کہ تمامی علمائے اسلام از سلف تا خلف اسپر متفق ہیں کہ یہ حسن عبارت ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ مبحث کتب متداولہ علم معانی و بیان میں بہ توضیح تمام مندرج ہے یہاں اس قدر گذارش کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ نصرانی علما قرآن مجید کے حسن عبارت پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر قرآن مجید کی حسن عبارت اسکے خدائی کلام ہونے کی دلیل ہے تو ہومرس ایلیڈ Homer's Iliad ورجلس اینیڈ Virgil's Aeneid ملٹنس پیریڈائز لاسٹ Milton's Paradise Lost شاہنامہ فردوسی اور مہابھارت کی نسبت کیا کہا جائیگا۔ یہ یونانی۔ لاطینی۔ انگریزی۔ فارسی اور سنسکرت زبانوں کی اعلیٰ درجہ کی تصنیفیں سمجھی جاتی ہیں۔ مگر یہ اعتراض نصرانی زبان دان علما کا بے بنیاد معلوم ہوتا ہے۔ کتب مذکورہ میں صرف ایک قسم کا مبحث یا ایک فرد کی سرگذشت واردات اور کارروائیوں کا ذکر ہے۔ ان ہر ایک کتاب میں رزم و بزم کی داستانیں ہیں اور ان ہی احاطے میں شعراء کے طائر خیال کا طیران ہے بخلاف قرآن مجید کے۔ یہ ایک نظم ہے۔ مجموعہ ضوابط و قواعد ہے۔ کتاب عبادات ہے۔ توحید اعلیٰ درجہ کی سکھاتی ہے اور پیرایۂ قصص میں مواعظ و نصائح کرتی ہے۔ یہ ایک لازمی امر ہے کہ ہر مضمون کیلئے عنوان بدلجائے مگر قرآن مجید کی عبارت میں تغیر و تبدیل کسی طرح کا واقع نہیں ہوتا یہ اپنے ہر مبحث کو ایسی عبارت میں بیان فرماتا ہے کہ اہل زبان اسکے

تیغ سے قاصر ہیں مادہ جو دنیا عجز ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ دوسرے ویسا بنا نہ سکیں یا کر نہ سکیں پس کلام مجید کا جواب وہ کتابیں ہوا ور پڑھکر جو بیں اور قافیہ نعمانی جن کے دعویدار ہیں ہرگز نہیں سکتیں۔

مضامین قرآنی کا اثر بغیر عربی زبان جاننے و بوجھنے والے کے دل پر ہوتا ہو وہ اس واقع سے ظاہر ہوگا۔ گیٹی (Goethe) ایک جرمن فلسفی جو انیسویں صدی کے اکابر علمائے یورپ میں گنا جاتا ہے عربی زبان سے محض ناواقف تھا۔ اُس نے لاطینی زبان میں قرآن کا ترجمہ پڑھا۔ پہلی مرتبہ وہ گھبرایا مگر اپنی ہمت قاصر نہ کر کے اُس نے چند بار اُس ترجمہ کو خوب غور سے پڑھا آخر اس کو قبول کیا کہ یہ ایک نہایت عظیم الشان چیز ہے اور اسکی بہت بڑی عظمت اُس نے اپنی تحریر میں ظاہر کی۔ چنانچہ راڈول (Rodwell) صاحب نے جو انگریزی زبان میں قرآن کا ترجمہ کیا ہے اُس کے خطبے میں گیٹی کی عبارت کو نقل کر کے زیب عنوان کیا ہے وہو ہذا

However often we turn to it, at first dis-gusting as each time afresh, it soon attracts, astounds, and in the end enforces our reverence. Its style in accordance with its contents and aims is stern, grand, terrible, ever and anon truly sublime.

ترجمہ۔ جتنا بھی ہم اس کتاب کو اُلٹ پلٹ کر دیکھیں پہلی مطالعہ میں اسکی تازہ خوبی نئے نئے پہلوؤں سے اپنا رنگ جماتی ہے لیکن فوراً ہی یہ مسحور کر لیتی ہے متحیر بنا دیتی ہے اور آخر میں ہم سے تعظیم کرا چھوڑتی ہے۔ اس کا طرز بیان باعتبار اس کے مضامین اور اغراض کے عفیف۔ عالی شان اور تہدید آمیز ہے جا بجا اس کے مضامین سخن کی غائیت رفعت تک پہونچ جاتے ہیں؟

حضرات! قابل غور ہے کہ ایک یورپ کا عالم جو عربی سے محض ناواقف اور جس نے بچپنے سے مذہب عیسائی کی تربیت پائی تھی اُس کے دل پر جب قرآن مجید کے ترجمہ نے ایسا اثر کیا تو اُن مسلمانوں کے دلوں پر جنہوں نے قرآن مجید کو اُس زبان میں سنا ہے جس میں یہ نازل ہوا جب زبان مبارک سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سنا ہوگا کیا اثر ہوا ہوگا۔ نصرانی علماء کا دعویٰ یہ ہے کہ مسلمانوں نے بطمع غارت و حصول مال غنائم جہاد کیا تھا۔ کس قدر غلط خیال ہے یہ معجزہ قرآنی تھا جو اُنکے دل پر کام کر رہا تھا اور اس سحر حلال کے اثر سے بمصداق ان من البیان لسحرا خدا کی راہ میں جان دینی اُن کے نزدیک زندگی جاوید سے بہتر تھی۔ اشٹین گیس جو اس وقت کے زندہ عربی دانوں میں ہے وہ اس کو قبول کرتا ہے کہ جب قرآن نے غیر معتقد قلوب سامعین پر یہ اثر دکھلایا تو یہ واقعی اور غیر متنازعی دلیل نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی ہے واضح ہو کہ اشٹین گیس بھی جرمن کے نصرانی علماء میں سے ہے۔ اُس کا دعوے یہ ہے کہ راستی کے قریب پہونچنا اور بت پرستی کا اُٹھا دینا بھی بڑی رحمت باری ہے اس قول میں اشٹین گیس کے وہی اثر منحصر ہے جو راستی عظیم الشان کو رسول اللہ کے قبول نہ کر کے قرآن مجید کو قریب بہ راستی بمقابلہ انجیل پہونچاتا ہے۔ مذہب کی پہلی راستی جو لوگوں پر منکشف ہونی چاہیئے وہ توحید باریتعالیٰ ہے۔ قرآن مجید کی ایک بہت بڑی آیت یہ ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ۔ پہلا حصہ دین کے تکمیل کا توحید باریتعالیٰ ہے۔ کتب مقدسہ قدیم تورات و زبور ہیں اور کتاب جدید انجیل۔ آپ تورات۔ زبور اور انجیل پڑھنے والوں سے پوچھیے کہ ایک مضمون بھی کتب عہد العتیق والجدید سے توحید میں مثل ان آیتوں کے نکالیں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ الآیۃ خواہ سورہ حشر کے رکوع آخر کی آیت هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الآیۃ

حضرت موسیٰ کو بارہ احکام عنایت ہوئے تھے جس میں پہلے جناب باری نے انکو یہ ہدایت فرمائی کہ میں تیرا خدا ہوں اور میں نے تجھکو غلامی سے چھوڑایا ہے تو غیر خدا کی پرستش نہ کر انہی پر احکام تورات مبنی ہیں اور انجیل میں صرف اقوال اور آثار حضرت عیسےٰ کے مجتمع کئے ہوئے ہیں۔ آیات مذکورہ کی خوبیاں میں اس کے بعد بیان کرونگا۔ پہلے یہ جاننا ضرور ہے کہ پرسبیٹیرین کس کس انواع طرح کے اعتراضات مذہب اسلام اور ذات اقدس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برپا کئے تھے۔ اوّل شخص یورپ میں فرینچ عالم یوکاک ہے جس نے مسلمانوں کی تصانیف کے ترجمے فرینچ زبان میں کئے۔ گبن نے اپنی تاریخ کا ماخذ اکثر پوکاک کے ترجموں کو کیا ہے۔ یہ بھی اُن لوگوں میں ہے جس کی ابتدائی تعلیم مذہبی مذہب عیسائی کی تھی اور اُس کو عربی زبان سے ناواقفیت تھی۔ قرآن کا ترجمہ خواہ فرینچ یا لاطینی میں اس نے بھی پڑھا ہے۔ توحید باریتعالےٰ کی نسبت اُس نے اپنی تاریخ میں صاف لفظوں میں یہ لکھا ہے کہ قرآن

رسالہ اعجاز القرآن - بجواب اعجاز القرآن - مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کے رسالہ کا مدلل اور زبردست جواب - قابل دید قیمت ۲/ - منیجر اہلحدیث امرتسر

ایک شہادت عظیم الشان باری تعالیٰ کی توحید پر ہے۔ [illegible]
آیات توحید قرآنی جن میں سے بطور نمونہ چند میں نے پیش کی ہیں ان [illegible]
ہیں۔ ایسا توحید کا بیان جیسا عرض کر چکا کہ نہ کتب مقدسہ عتیق میں ... اور [illegible]
میں۔ اسپر خوبی یہ ہے کہ غیر تعلیم یافتہ اپنی زبان میں ترجمہ کر کے [illegible]
کے بخوبی سمجھ سکتا ہے اور عالم تمامی مسائل حکمیہ اور منطقیہ کو ان آیات سے اثبات
واجب الوجود اور توحید باری تعالیٰ میں اخذ کر سکتا ہے۔ حکمائے مشائین اور اشراقین
ماسبق بے تکلف اپنے اپنے براہین عقلیہ کا ان سے مبنیٰ پا سکتے ہیں۔ اور حکمائے ایلین
جو موجود ہیں اور جو اسوقت یورپ میں شور مچا رہے ہیں بے تامل بہرہ اندوز ہیں

ایک بڑا مبحث حدوث و قدم کا ہے جس کے مضامین عالیہ عوام الناس اور
غیر تعلیم یافتوں کی سمجھ سے باہر ہیں۔ اس مبحث کو پیرایہ حکایت میں ایسے صاف الفاظوں
میں قرآن نے بیان کر دیا کہ ہر اعلیٰ اور ادنیٰ۔ ہر جاہل اور عالم بے تکلف سمجھ سکے۔
میرا مطلب ان آیات شریفہ کی طرف آپ لوگوں کی توجہ کو مصروف کرنے کا ہے

وَكَذَٰلِكَ نُرِيٓ إِبْرَٰهِيمَ مَلَكُوتَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ ٱلْمُوقِنِينَ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ
ٱلَّيْلُ رَءَا كَوْكَبًا قَالَ هَٰذَا رَبِّى فَلَمَّآ أَفَلَ قَالَ لَآ أُحِبُّ ٱلْءَافِلِينَ فَلَمَّا رَءَا ٱلْقَمَرَ
بَازِغًا قَالَ هَٰذَا رَبِّى فَلَمَّآ أَفَلَ قَالَ لَئِن لَّمْ يَهْدِنِى رَبِّى لَأَكُونَنَّ مِنَ ٱلْقَوْمِ
ٱلضَّآلِّينَ فَلَمَّا رَءَا ٱلشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هَٰذَا رَبِّى هَٰذَآ أَكْبَرُ فَلَمَّآ أَفَلَتْ قَالَ يَٰقَوْمِ
إِنِّى بَرِىٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ إِنِّى وَجَّهْتُ وَجْهِىَ لِلَّذِى فَطَرَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ

میں نہیں عرض کر سکتا کہ کس سیاق سے ان آیات کریمہ کا ترجمہ لاطینی یا فرینچ
زبان میں ہوا ہے مگر گبن نے انہی آیات کریمہ کو پڑھکر اپنی تاریخ میں یہ عبارت لکھی جس
کا یہ ترجمہ ہے۔ رسول کی نے پرستش اصنام۔ اشخاص اور سیاروں کو اس معقول
دلیل پر ممتنع کر دیا کہ جس کو عروج ہے اس کو زوال بھی ہے۔ جس کو طلوع ہے اس
کو غروب بھی ہے۔ ہر تولد کے ساتھ موت لگی ہوئی ہے اور ہر انقلاب پذیر شے کا
قوام مادہ انحلال و فنا ہے۔ اس کے بعد وہ لکھتا ہے کہ مذہب اسلام وہ مذہب
ہے جس کو ایک ... فلسفی بے تکلف قبول کر سکتا ہے۔ جس کے اصول ایسے عالی
ہیں جنکو ہمارے ... قوائے عقلیہ درک نہیں کر سکتے۔ پس سادگی اور متانت
دلائل کی ... صاف ... عالم کے لئے ... ایک عام خوبی قرآن مجید کی ہے۔

میں نے اوپر عرض کیا ہے کہ سورہ اخلاص اور آیات رکوع آخر سورہ حشر
سے بڑھکر جامع اور واضح بیان توحید کا نہیں ہو سکتا۔ اب میں پہلے سورہ اخلاص
کے متعلق بیان کرتا ہوں جس سے دوسری آیات کی خود توضیح ہو جائیگی۔ معمولی ترجمہ
سورہ اخلاص کا یہ ہے۔ تو کہہ اللہ ایک ہے اور ایسا ہے کہ عقل اس کی کیفیت کو
نہیں پہونچتی۔ نہ کسی کو جنا اور نہ کسی سے جنا گیا۔ اور نہیں ہے اس کے جوڑ کا کوئی۔
یہ ایسے صاف اور سیدھے الفاظ ہیں کہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ خدا ایک ہے عقل اس
کو درک نہیں کر سکتی۔ عام سلسلہ توالد و تناسل اس میں نہیں ہے یعنی وہ نہ کسی سے
پیدا ہوا اور نہ اس سے کوئی بطریقہ معروف پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے
اگر علماء کی روش سے اس سورہ شریفہ کو دیکھا جاتا تو ہر ہر جملہ اس سورہ کا بلکہ ہر ہر
لفظ جناتی بحث اثبات واجب الوجود ہے۔ میں بسبیل ایجاز صرف اس سورہ پاک
کے الفاظ سے جو مباحث پیدا ہوتے ہیں ان کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ ہماری اس تفسیر
کا ماخذ شیخ الرئیس کی وہ تفسیر ہے جو اس نے اس سورہ پر عربی میں لکھی ہے۔

کل اعیان موجودات مراتب ثلاثہ یعنی ماہیت۔ وجود اور تشخص کے ساتھ متصف
اور ملتبس ہیں۔ اعیان ممکنہ میں وجود و تشخص محتاج غیر ہیں اور بغیر وجود ماہیت
وجود و تشخص کا موجود ہونا محال ہے ایسی حالت میں یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ کس کا وجود
ہے جو محتاج غیر نہیں وہ واجب الوجود ہے۔ وہ وجود لذاتہ ہے نہ لغیرہ۔ کیونکہ
اعیان ممکنہ میں وجود غیر ماہیت ہے اور ذات واجب الوجود میں وجود عین ماہیت
ہے۔ لوازم اور اضافات انتسابیہ سے ہر چیز کی ہویت پہچانی جاتی ہے اور چونکہ
ہویت باری تعالیٰ کے لوازم و انتساب سے غیر جسم پہچانی نہیں جا سکتی اور اس کی
ماہیت بھی جنس و فصل سے مرکب نہیں ہے بلکہ وہ واحد محض اور بسیط محض ہے۔
اس لئے جناب باری نے اپنی ہویت محضہ اور ماہیت عین وجود کو لفظ الاحد سے تعبیر
فرمایا۔ اعیان ممکنہ میں چونکہ مضمون کثرت و اشتمال۔ اجناس و فصول۔ مادہ و صورت
قوت و فعل۔ اشکال و الوان موجود ہیں اور ذات باری ان حدود سے بری اور منزہ
ہے اور ان حدود کو مطلق احاطہ اسپر نہیں ہے اسلئے باریتعالیٰ نے اللہ احد فرمایا۔

چونکہ جناب باری نہ جسم ہے نہ عرض ہے نہ صاحب مکان ہے نہ جہت اور نہ صاحب
ماہیت ہے بلکہ وجود اس کا عین ماہیت ہے اسلئے اللہ الصمد فرمایا۔ چونکہ خداوند
تعالیٰ و تقدس مبدء فیاض و جواد حقیقی ہے اور صمد کل اشیا ہے جو محتاج مادہ
ہیں اور مبادی مادہ اور ... متولد ہیں اور باریتعالیٰ محتاج مادہ نہیں جس سے وہ
متولد نہیں ہو سکتا اور جب متولد نہیں تو کسی کا والد بھی نہیں ہے اسلئے لم یلد و لم
یولد فرمایا۔ خداوند تعالیٰ کی ہویت محضہ ... وجود محض رکھتا ہے اور ہویت محضہ
کی اعتبار غیر سے پہچانی نہیں جا سکتی کیونکہ وجود اس کا عین ماہیت ہے۔ خود
نہ جوہر ہے نہ جسم نہ محدود نہ زمان ہے نہ ... نہ مکان۔ تب لامحالہ یہ بات حاصل ہوئی

ahmadimuslim.de

کر کے ان کو ایک پراپر محو رنہیں ہے۔ اس لئے اس نے اکگفوا احد فرمایا۔ یہاں ایک بحث اور بھی باریک ہے کہ انواع و اشتراک اکثر ہیں۔ تقلب۔ کثرت۔ عدد۔ علت۔ معلول۔ تشابہ۔ اضداد۔ ان سب کو نفی کے لئے قل ہو اللہ احد کہہ کر نفی کثرت فرمایا۔ اللہ الصمد کہہ کر تقلب و تغیر کی رد کی۔ لم یلد و لم یولد سے علت و معلول کی نفی کی اور ولم یکن لہ کفوا احد سے اشکال و اضداد کو معدوم کر دیا

ہذا ما وکشفت من اسرار ہذہ السورۃ واللہ محیط باسرار کلامہ

مفسر موصوف اس خیال کو نہایت طولی سے ظاہر کیا ہے وہ یہ ہے۔

زیر عقل در روش انگشت بدہ سم۔ علت و معلول ورو ہمہ دو گم کے

سورہ حشر کی آیات یہ ہیں۔ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

ترجمہ ان آیات کا یہ ہے۔ اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔ وہ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔ اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے پاک ہے۔ سب عیوب سے سالم ہے۔ امن دینے والا ہے۔ نگہبان ہے۔ غالب ہے۔ زبردست ہے تکبر والا۔ اللہ پاک ہے شرک سے۔ وہ پیدا کرنے والا۔ درست کرنے والا صورتیں بنانے والا ہے۔ اسی کو زیبا ہیں سب اچھے نام۔ اس کی پاکی بیان کرتی ہیں آسمان و زمین کی کل چیزیں اور وہ ہے غالب حکمت والا۔ ان آیات کریمہ سے جمیع صفات اور تعظیم جناب باری اور مساوات سے اس کی براءت ثابت ہوتی ہے۔ اب میں پھر ادعا کرتا ہوں کہ پہلا مسئلہ مذہب کا توحید باری تعالے ہے اور قرآن مجید میں ان آیتوں کے سوا اور بھی آیتیں جناب باری کی وحدانیت کے ثبوت میں ہیں۔ اور وحدانیت کا وہ کامل بیان جو قرآن مجید میں ہے کسی کتب مقدسہ میں پایا نہیں جاتا۔ عام اس سے کہ وہ کتب عہد عتیق ہوں یا جدید۔ پس یہ دعوے اسٹین گیس کا کہ قریب بہ راستی ہے کس قدر غلط ہے۔ بلکہ جناب احدیت نے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ فرما کر اس ملت حقانیہ کی وحدانیت کامل کر دی اور مذاہب جو اس کے قریب اگر تھے تو ان کا تکملہ کر دیا۔ قرآن مجید کا یہ کس قدر عظیم الشان معجزہ ہے کہ یہ غیر مائل دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور اپنی عظمت و شان کا اقرار کرا دیتا ہے اگر ہم نے ایام طفولیت سے مذہب اسلام کی تعلیم پا کر عظمت و شان کو قرآن کے قبول کیا تو یہ ہماری تعلیم کا اقتضا ہے مگر اس کتاب عظیم الشان کی عظمت و جلالت کے جب غیر مذہب کے فلسفی قائل ہوں تو وہ بے شک اس کتاب کا معجزہ روان ہے جب تک اہل یورپ کو مسلمانوں کی تصانیف پر توجہ نہ تھی اس وقت ان کے خیالات ان کے مذہب کے پیشواؤں کے تشدد کے سبب سے نہایت محدود تھے۔ اب زمانہ بدل گیا اور مزاحمت مذہبی کسی طرح کی باقی نہیں رہی پس مجھے کامل امید ہے کہ معجزہ قرآن کا اہل یورپ اور صاحب عقل سلیم پر اس سے زیادہ ہوگا جو گیٹی پر ہوا اور اسٹین گیس پر ہے۔ (محررہ خدا بخش عفی عنہ)

حساب دوستان در دل

مندرجہ ذیل اصحاب کی قیمتیں نومبر میں ختم ہیں

آئندہ ہفتہ وی پی ان کے نام جائیگا مطلع رہیں۔ نامنظور ہو تو اطلاع بخشیں۔ منیجر

۱	امرتسر	۲	امرتسر
۱۴	دہلی	۱۵	ڈلہوزی
۱۶	پشاور	۱۸	مظفر گڑھ
۱۹	الہ آباد	۲۲	مئو ناتھ بھنجن
۲۴	مئو ناتھ بھنجن	۲۵	مظفر پور
۲۹	بھوپال	۳۱	مرڈ
۳۲	جھانسی	۳۷	کیرٹی
۳۹	بنارس	۴۰	ڈیرہ دون
۴۱	نگینہ دہری	۴۲	پٹیالہ
۴۵	دانولی	۴۷	لاہور
۴۸	مظفر پور	۵۱	شام کوٹ
۵۴	درگاہ پیر	۵۶	علیگڈھ
۵۷	بیگو سرائے	۶۰	شیر پور
۶۱	ہوشیار پور	۶۳	آرہ
۶۴	آرہ	۶۸	مینا جپور
۷۳	حکیم آباد گھٹا	۷۲	پانڈو کوڑا
۷۷	کلکتہ گانا	۸۰	رنگھو پور
۸۱	کوئٹہ	۸۲	چک ثانوالی
۸۵	ہوکہ	۸۶	حیدر آباد دکن

ahmadimuslim.de

اوجھیانی میں آریوں کا مباحثہ سے گریز

اوجھیانی - بدایوں سے ۵-۶ کوس کے فاصلہ پر ہے - مدت سے آریوں نے سر اٹھا رکھا تھا - آخر مسلمانان قصبہ نے ایک جلسہ قرار دیکر علماء کرام کو تکلیف دی - جناب مولوی عبد المجید صاحب دہلوی - جناب بابو عبد العزیز صاحب نو مسلم مصنف تحفہ آریہ سماج - شیخ عبد السلام صاحب نو مسلم مدرس شاخ سنسکرت مظاہر علوم سہارنپور - جناب مولوی ابو رحمت حسن صاحب میرٹھی - جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب وغیرہ تشریف لائے - اور موعظہ حسنہ سے حاضرین کو محظوظ فرمایا - ادہر آریوں نے بھی جلسہ کی طیاری کی - پنڈت مراری لعل سکندر آبادی - سوامی درشنانند بدایونی - پنڈت بھوجدت اڈیٹر اخبار مسافر آگرہ وغیرہ بھی آئے - ہمارے جلسہ میں ایک روز پنڈت مراری لعل مع ایک جماعت آریوں کے آئے اور اعتراضات کرنے کی اجازت چاہی - اسپر مولوی عبد المجید صاحب نے یہ تجویز پیش کی جو سب حاضرین کو پسند آئی ہوگی - مولوی صاحب نے فرمایا کہ بھائی مباحثات تو بہت ہو چکے ہیں ایسا کرو ایک طرف میں قرآن شریف ایک سرے سے پڑھتا جاتا ہوں دوسری طرف تم وید کو پڑھتے جاؤ حاضرین پڑھ کر خود دونوں کتابیں اپنا اپنا اثر کرینگی - اسپر پنڈت جی بہت گھبرائے بولے سرے سے نہیں بلکہ ایک ایک مضمون میں مقابلہ ہوگا - مولوی صاحب تو اپنے ہی دعوے پر مصر رہے مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے کھڑے ہو کر فرمایا اچھا لیجئے - ایک ایک مضمون پر بھی ہم حاضر ہیں سنئے! بس مولوی صاحب موصوف کا اتنا کہنا تھا کہ پنڈت جی نے یہ دعویٰ بھی چھوڑا جھٹ سے بولے کہ تم ابھی پڑھ دوگے خدا ایک ہے - جھوٹ نہ بولو فلاں نیکی کرو - اسپر ہر چند کہا گیا کہ یہ تمہاری پیشگوئی غلط ہے ادہم بیچا ہیں گے تو تم نے بھی ویدوں میں سے یہ دکھا دیا - ہر چند مولوی صاحب نے اسپر زور دیا - مگر وہ اسپر بھی ثابت نہ رہے اس سے بعد شیخ عبد السلام صاحب جو دیوریہ کے مناظرہ کیوجہ سے مسلمان ہوئے تھے سٹیج پر تشریف لائے اور پنڈت جی کو مخاطب کرکے فرمایا - پنڈت جی ویدوں کو کہیں سے کھول لو ایک منتر کا ترجمہ تم کر دو ایک کا میں کرتا ہوں - نال بعد سمجھا جائیگا کہ تم نے ویدوں کو سمجھا ہے - میں اسلئے کہتا ہوں کہ یہ تو پتا لگ جائے کہ جس کتاب کی

۸۷	ناگپور	۹۶	امرتسر
۱۰۵	کانونکے	۱۰۶	وڈیوالی
۱۱۳	فیروزپور	[illegible]	ونیویا
۱۱۷	بردوان	۱۲۳	قادیان
۱۲۷	مدراس	۱۳۰	مردست پور
۱۳۱	گیلانی	۱۳۴	کدیام
۱۴۱	سرائے مظفر	۱۴۸	دہلی
۱۴۹	امرتسر	۱۵۲	امرتسر
۱۶۳	کراور	۱۶۶	امرتسر
۱۶۷	امرتسر	۱۷۵	ملتان
۱۸۳	دہلی	۲۰۰	ڈیانواں
۲۰۱	دہلی	۲۲۲	لودھیانہ
۲۷۳	بلرامپور	۳۹۰	راولپنڈی
۴۰۰	بانکی پور	۴۰۱	گونڈل
۴۰۳	چارسہ	۴۰۴	رنگون
۴۰۸	سنڈالہ	۴۲۱	سہیل پور
۴۲۲	شیخو والی	۴۳۱	بانکی پور
۴۴۶	دہلی	۵۴۸	قصار پور سندھ
۵۵۳	حلقہ چاؤ	۵۶۵	ایلور
۶۶۱	ویری برگ	۶۶۴	سوہیاں
۶۶۶	آرہ	۶۶۸	فیروزپور
۶۶۹	جھگیاں	۶۷۳	تالیکوٹ
۶۷۸	پٹیالہ	۶۷۹	اٹاوہ
۶۸۷	گوٹھ پیر جھنڈا	۶۸۸	کلکتہ
۶۹۵	جگن ناتھ پور	۶۹۶	بریلی
۸۴۲	سہ ضلع مراد آباد		

درخواست اگر کسی صاحب تاجر کتب و مالک مطبع کے پاس اگر رسالہ ذبح و شکار - رسالہ اکل و شرب و لباس - رسالہ جہاد و بغاوت موجود ہو تو اطلاع دیکر مشکور فرمادیں - مفتی ابو الفضل سید عباس شاہ درگاہ شاہ خیر دین اسٹیشن باقرانی روڈ ضلع لاڑکانہ -

تم حمایت کرتے ہو اُسکو جانتے بھی ہو یا یونہی گپّے سنایا کرتے ہو۔
پنڈت جی نے ایسی معقول تجویز کا کیا ہی نامعقول جواب دیا کہ تم سب علما رسے لکھا دو کہ اگر تم نے ثابت نہ کیا تو سب ہار گئے۔ گو اس جواب کو سنتے ہی کسی نے پسند نہ کیا۔ تاہم شیخ صاحب نے نہایت عمدگی سے پنڈت جی کی کمزوری ثابت کی۔ کہا کہ یہ کہنا تو صحیح نہیں البتہ اگر تم نے تجربہ کیا اور آپ نے کر دیا۔ تو یہ ثابت ہو گا کہ تیں وید نہیں مانتا۔ اگر آپ اپنی کتاب سے واقف ہیں پھر آپ کا حق ثابت ہو گا کہ آپ مسلمانوں سے مباحثہ کریں مگر پنڈت جی تو اپنا پول جانتے تھے۔ اس لئے اس تجویز کو بھی پسند نہ کیا۔
آخر کار جب پنڈت جی کی بددیانتی ہر طرح ثابت ہو گئی تو جلسہ کے پریزیڈنٹ قاضی غلام امیر صاحب مصنف الاسلام پر فرنگ اسلام ہاپوڑ نے فرمایا کہ آریوں کو اعتراضات کرنے کے لئے ۲ بجے سے ۴ بجے تک وقت دیا جائیگا۔
اس بات کو منظور کرکے سب آریہ چلے گئے۔ اب ہم منتظر تھے کہ آریہ لوگ تشریف لاوینگے اور دل کے پھپھولے پھوڑینگے۔ مگر افسوس کہ جلسہ اسلام کا اُن پر ایسا رعب پڑا کہ وقت مقررہ پر اعتراضات کرنے کو بھی نہ آئے اور بہانہ بنانے کو ایک رقعہ لکھ مارا کہ مسلمان ہمکو حفظ امن کی ضمانت دیں تو ہم آئینگے پریزیڈنٹ صاحب نے فرمایا بڑی ضمانت تو یہ ہے کہ تم اپنی زبان کو خود قابو رکھیں تو سب طرح سے امن ہے۔ اسکے سوا حفظ امن کی ضمانت پولیس بھی کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ تو حسب عادت بدزبانی کریں اور ہم سے ضمانت لیں۔ پھر آریوں نے اسی بہانہ سے یہ وقت بھی کھو دیا۔ مسلمان افسوس سے افسوس کرتے تھے کہ ؎

دل کی دل ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی ٭ حیف صد حیف ملاقات نہ ہونے پائی

اس سے بعد دوسرے دن پھر آریہ سماجی اچھی خاصی جماعت لیکر آموجود ہوئے۔ پریسیڈنٹ نے کہا یہ وقت مباحثہ کے لئے نہیں ہے اسوقت ہمارا وعظ کا جلسہ ہے۔ بہت سی گفتگو کے بعد آریہ پنڈت نے پانچ منٹ کی درخواست کی مگر اسلامی پریزیڈنٹ نے یہی مناسب جانا کہ اسوقت پانچ منٹ بھی نہ دونگا۔ جناب مولوی ابوالوفا ثناءاللہ صاحب نے فرمایا کل تو آپ لوگ ضمانت مانگتے تھے آج وقت کھو کر بلا ضمانت کیوں چلے آئے اسپر آریہ سماجی بڑبڑاتے چلے گئے۔ مگر مسلمانوں نے مناسب جانا کہ جسطرح سے ہو مباحثہ ہونا چاہئے۔ چنانچہ انجمن اسلامیہ کی طرف سے ایک خط بذریعہ جناب مولوی عبدالمجید صاحب اور منشی ابوالحسن صاحب مع مولوی ابورحمت صاحب بھیجا کہ مباحثہ کی شرائط بجناب مولوی عبدالمجید صاحب سے طے کرکے مباحثہ کر لو۔ یہ بھی کہا گیا کہ تمہیں اختیار ہے تم ہمارے ہاں آجاؤ یا ہم تمہارے ہاں آجاتے ہیں۔ یہ خط دیکھکر پنڈت بھوجدت اور پنڈت مراری لعل نے مولوی عبدالمجید صاحب اور مولوی ابورحمت صاحب سے کہا تمہارے ساتھ تو ہمارا مباحثہ نہیں ہم تو شیر پنجاب مولوی ثناءاللہ سے مباحثہ کرینگے۔ ادہر سے منظور کیا گیا تو بولے کہ تین روز کے بعد بدایوں چلکر کرینگے۔ سوال ہوا کہ بدایوں کیوں؟ بولے کہ پارسال وہاں کے حنفیوں نے بھی مولوی ثناءاللہ کو مباحثہ کا چیلنج دیا تھا۔ اسلئے ہم آریہ اور حنفی دونوں اُس کے ساتھ مباحثہ کرینگے۔ دانا سمجھ گئے کہ یہ بھی نیوگ کا اثر ہے کہ دوسرے کی ہمت سے بارآور ہوتے ہیں۔ اسپر مولوی ابورحمت صاحب نے کہا میں بھی مولوی ثناءاللہ کا ہم مذہب وہابی ہوں۔ آؤ پہلے میرے ساتھ کر لو۔ مگر پنڈت صاحبان کو ایسا کچھ خوف ہوا کہ کسی طرح سے ہاں نہ کی۔ پنڈت جی کو یہ بھی معلوم نہیں کہ مسلمان گو آپس میں لڑیں جھگڑیں مگر کافروں کے مقابلہ پر وہ سب ایک ہاتھ ہوتے ہیں کیونکہ اسلام کی تعلیم انکو یہی ہے۔
آخر مایوس ہو کر جب واپس آئے تو انجمن کی طرف سے منادی کرائی گئی کہ جس کسی نے کچھ اعتراض کرنا ہو ۲ بجے سے ۵ بجے تک جلسہ اسلامیہ میں آکر مولوی ثناءاللہ صاحب سے کر سکتا ہے اسپر بھی پنڈت بھوجدت وغیرہ پر شیر پنجاب کا ایسا کچھ رعب چھایا کہ دستخط نہ دئیے اور اُلٹی منادی کرادی کہ چونکہ مسلمانوں نے ہمکو وقت نہیں دیا ہے۔ لہذا مسلمانوں کی ہار ہوگئی۔ واہ کیا چالاکی ہے اہل قصبہ کہتے تھے کہ ایسی بے شرمی بھی کبھی نہیں سنی تھی لیکن جب انکو خیال آتا تھا کہ آخر ہیں بھی تو وہی جو اولاد کی خاطر اپنی چاہتی بیوی دوسرے کے پاس بھیجدینا کار ثواب جانتے ہیں۔ (ہائے توبہ!)
مختصر یہ کہ ہر چند کوشش کی گئی کہ آریہ کے زبانداز پنڈت کے اعتراضات سنے جائیں مگر وہ تو ایسے کچھ دبکے جیسے شیر سے بھیڑ دبک جاتی ہے۔ گو مناظرہ کے متعلق مسلمانوں کے ارمان دل ہی میں رہے مگر الحمدللہ جلسہ بڑی خوبی سے تمام ہوا۔ جناب مولوی ثناءاللہ صاحب نے سب حاضرین سے وعدہ لیا کہ ہم جھوٹ نہیں بولینگے۔ اس وعدہ کا اثر یہ تھا کہ آپس میں باتیں کرتے ایک شخص دوسرے سے کہتا تھا کہ ابھی تو میں نے مولوی صاحب سے وعدہ کیا پھر تھی

آریہ سماج کی پول۔ مصنفہ بابو عبدالعزیز صاحب نومسلم جس میں بابو صاحب نے سماجی دیانند کی فاش غلطیاں دکھلائی ہیں قیمت جلد اول ۔ جلد دوم ۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

جمعیت کیسے کہ پہنچا بغرض تمام ضلع بدایوں میں اس دعوت کا ایک عام ... اس کے علاوہ مولوی صاحب کی کوشش سے ہمیشہ کے لئے ایک انجمن اہل حدیث اوجہانی میں قائم کی گئی جس کے عہدہ دار بھی جناب مولوی صاحب ہی کی زبان مبارک سے نامزد ہوئے۔ دعا ہے خداوند کریم اس انجمن کو ترقی دے اور آئندہ سال علماء کرام کی پھر زیارت نصیب ہو۔ آمین۔

(شیخ حامد علی نائب صدر انجمن اوجہانی ضلع بدایوں)

اہلحدیث کانفرنس

کے متعلق جناب مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی تحریر فرماتے ہیں جو دسمبر ... اہل حدیث میں کانفرنس کا مضمون میں نے دیکھا۔ میں اور میرے احباب اس میں متفق ہیں بلا شبہ یہ بھی تجویز ہے۔ جناب حافظ عبداللہ صاحب کو بھی اتفاق ہے۔ جناب شاہ عین الحق صاحب اور مولوی عبدالحکیم صاحب بھی علی ہذا القیاس اتفاق کریں گے والسلام۔

جناب مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی، مولوی عبدالمجید صاحب دہلوی اور جناب مولوی عبدالرحیم ساکن دیناجپور بھی اتفاق کرتے ہیں۔ دیگر احباب بھی توجہ فرماویں۔ (اڈیٹر)

پنجاب وغیرہ کے علماء و مشائخ سے استفتاء

سوال اول۔ وحدت وجود اور وحدت شہود کا مفہوم کیا ہے اور ہر ایک کی تعریف صحیح ارباب تصوف کے نزدیک کیا ہے اور رسالت مطہرہ کے ساتھ موافقت کس قول کو ہے اور جو قول خلاف شرع ہے اس کا قائل موحد ہے یا نہیں اور موجودی و شہودی میں ہر ایک طائفہ اپنے مخالف کی توحید کو حق جانتا ہے یا باطل۔ برتقدیر اول توحید میں تعدد لازم آئیگا اور برتقدیر ثانی کس گروہ کا قول حق ہے اور آئمہ اربعہ خصوصاً امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے مذہب کے ساتھ کس گروہ کی توحید موافق ہے اور جو گروہ مسئلہ توحید میں مخالف مذہب امام ہے وہ باوجود مخالفت فی التوحید حنفی یا شافعی ہوسکتا ہے یا نہیں برتقدیر اول نفس توحید میں جو اصل ایمان ہے ترک تقلید لازم آئیگا اور برتقدیر ثانی حنفیت و شافعیت کا دعویٰ غلط ٹھہریگا۔

سوال دوم۔ وحدت وجود کے قائلین کہتے ہیں ہمہ اوست اور کہا ہے کل شئی ہو اللہ

... اور کہتے ہیں تو یہ اتحاد و عینیت و حمل بالمواطات اس امر کو مقتضی ہے کہ نصاریٰ بسبب اعتقاد تثلیث اور ہنود بوجہ عقیدت اوتار کفر فاسق ملامت نہیں کیونکہ جن کو یہ لوگ الہ کہتے ہیں آخر وہ سب بھی تو شئی کے بعض افراد ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ صدق ایجاب کلی مستلزم صدق ایجاب جزئی ہے۔ فان صدق الحیوان علی کل افراد الانسان یستلزم صدقہ علی بعضہ پس اگر کل شئی ہو اللہ کہنا صحیح ہو تو ... ونجاسات و مشرکین و مشرکات کی تحقیر و توہین و مذمت سے اللہ تعالیٰ کی تحقیر و توہین و مذمت لازم آئیگی یا نہیں۔ شق اول کو کتاب و سنت باطل کرتی ہے ... اھانۃ تلک الاشیاء و تحقیرھا اور شق ثانی منافی اتحاد و عینیت و مبطل حمل بالمواطات ہے کما لا یخفی۔ اور آخرت میں بعد دخول جنت و نار۔ اہل جنت و اہل نار بھی اس عینیت واتحاد و حمل کو مصداق رہینگے یا نہیں برتقدیر اول کل منعم فی الجنۃ وکل معذب فی النار ھو اللہ تعالیٰ ضرور صادق آئیگا۔ اور برتقدیر ثانی نفی عینیت وعدم حمل کا سبب کیا ہوگا۔

سوال سوم۔ لفظ الٰہ کا مفہوم جزئی یا کلی۔ برتقدیر اول اس کا صدق متعدد افراد پر باطل ٹھہریگا۔ لان الجزی ما یمتنع فرض صدقہ علی کثیرین اور برتقدیر ثانی اس کلی میں اور شئی میں کہ یہ بھی ایک کلی ہے چار نسبتوں میں سے کون نسبت متحقق ہے اگر تساوی ہے تو شرک کے وجود کی صورت کیا ہوگی اور اگر باقی تین نسبتوں میں کوئی نسبت ہے تو اتحاد و عینیت کا بطلان لازم آئیگا کیونکہ ان نسبتوں میں مادہ افتراق ضرور ہوتا ہے کما لا یخفی

سوال چہارم۔ یہ قیاس کہ ہر مخلوق شئی ہے اور ہر شئی اللہ ہے اگر صحیح ہے تو اس شکل اول کا نتیجہ کہ ہر مخلوق اللہ ہے ضرور صادق آئیگا۔ اور بیشک مخلوق کو بعض صفات کل مخلوق پر دائماً محمول ہوتے ہیں جیسا یقال کل مخلوق حادث و مصنوع و عاجز دائما پس اگر اللہ کا حمل بھی کل مخلوق پر بالضرورۃ یا بالدوام صحیح ہو تو لازم آئیگا کہ صفات مذکورہ کا حمل اللہ پر اور اللہ کا حمل صفات مذکورہ پر بالدوام صادق ہو۔ لان الامرین اذا تصادقا ... علی شئی واحد بالدوام فیصدق احد الامرین علی کل الآخر او بعضہ دائما کما ھو ظاھر بادنی تامل۔

سوال پنجم۔ کلمہ توحید لا الہ الا اللہ جو افضل الذکر و مثبت توحید و مظہر ایمان ہے قائلین وحدت وجود کہتے ہیں کہ اس کی ترکیب لا انسان الا البشر کے مثل ہے یعنی حمل انحصاری ہے پس اس تقدیر پر کلمہ توحید کا معنی ہر معبود اللہ ہے ہوگا۔ لیکن ہمہ اوست کا اعتقاد تو یہ چاہتا ہے کہ ہر موجود و ہر شئی کا اللہ ہونا ثابت کیا جائے اور کلمہ مذکور سے تو صرف معبودوں کا

مولویصاحب کی علالت طبع کی وجہ سے فتوے نہیں لکھے گئے۔ مینجر

ahmadimuslim.de

السلام بر تقدیر عمل ثابت ہوگا جو موجود اور شئی کو بعض افراد میں نہ کل افراد میں
اظہار توحید اثبات وحدانیت میں ہو کلمہ اُن کے نزدیک ناقص و ناتمام و مخالف مقصود
ٹھیریگا۔ حالانکہ ثبوت شئی لشئی لا یستلزم نفیہ عن الکل۔ پس لا شئی الا اللہ یا لا
موجود الا اللہ جو ہمہ اوست کا مرادف و ترجمہ ہو اس قول جامع کو کلمہ توحید ٹھیرانا اُنکو
لازم ہو کیونکہ اعتقاد کلیت و اظہار بعضیت یہ دورنگی تو اہل توحید کی شان نہیں ہے
علاوہ بریں کلام مشہور لا فتی الا علی و لا سیف الا ذو الفقار - میں بھی دونوں حمل
حصاری ہوگا یا نہیں بر تقدیر اول یہ لازم آئیگا کہ ہر فتی علی اور ہر سیف ذو الفقار ہے
اور بر تقدیر ثانی یہاں حمل انحصاری باطل اور کلمہ توحید میں واجب کیوں ہوا۔

سوال ششم - سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام سے یا خلفاء راشدین و دیگر صحابہ و تابعین و ائمہ اربعہ مجتہدین کے اکثر یا بعض سے اس عینیت و اتحاد و حمل کا اعتقاد بروایت صحیح ثابت ہے یا نہیں - بر تقدیر اول کتب معتبرہ سے سند تکنی چاہئیے اور بر تقدیر ثانی اس امر ضروری و رکن اسلام و اصل ایمان کے عدم ثبوت کا سبب کیا ہوا۔ حالانکہ مستحب و مباح کی جزئیات بھی اُن اکابر سے بتفصیل تمام ثابت ہیں۔ اور بر تقدیر عدم ثبوت اس عینیت و اتحاد و ہمہ اوست کے قائلین باوجود مخالفت فی اصل التوحید سنی یا حنفی یا شافعی ہوسکتے ہیں یا نہیں۔ بر تقدیر اول لازم آئیگا کہ سنیت و حنفیت و شافعیت کی صحت کے لئے امام و مجتہد کی اتباع مسئلہ توحید و اصل ایمان میں ضروری نہیں ہے - اور بر تقدیر ثانی یہ لازم آئیگا کہ قائلین اتحاد و عینیت بسبب مخالفت امام فی مسئلۃ التوحید حنفی و شافعی و سنی نہیں ہیں بلکہ محض آزاد و لامذہب ٹھیرینگے۔ بہرکیف بر تقدیر صحت اتحاد و عینیت جس مسلمان نے اتحاد و عینیت بین الخالق والمخلوق تسلیم نہیں کیا یا اس اعتقاد کے ظہور سے قبل انتقال کر گیا اسکو موحد کہنا چاہیئے یا نہیں۔ بر تقدیر اول غیر موحد کو موحد کہنا لازم آئیگا۔ اور بر تقدیر ثانی معاذ اللہ کل اکابر سلف و اکثر خلف غیر موحد ٹھیرینگے۔ کما ہم کانوا علی ہذہ العقیدۃ - بہر تقدیر اس اعتقاد کا ظہور اسلام میں کب سے ہوا اور کس نے ظاہر کیا۔ مجتہد مستقل یا مجتہد فی المذہب یا غیر مجتہد نے۔ بہرکیف بعد ائمہ اربعہ جس نے ظاہر کیا اس کے حق میں اُسکے زمانے کے علماء مذاہب اربعہ نے اُسکی توحید جدید کو تسلیم کیا یا نہیں بر تقدیر اول ہر امام کی مذہبی کتاب فقہ و اصول فقہ میں اس توحید کا درج ہونا ضرور پایا جاتا۔ اور بر تقدیر ثانی مذاہب اربعہ کے علماء کے نزدیک یہ اعتقاد باطل ٹھیریگا۔ اور یہ امر ظاہر ہے کہ جس نے شائع کیا ہے وہ اس اعتقاد کا پہلا مظہر نہیں ہے کیونکہ اسلام سے قبل بھی بودھ مذہب کا بانی گوتم اور اسکا دہندہ و فقرا ہندو داؤ اکثر رہبان کا بھی یہی اعتقاد تھا اور ہنوز ہے۔ پس جس مسلمان نے بدلیل ہمہ اوست من خدائم و انا الحق کہا جیسے منصور حلاج اور سرمد دہلوی اور شیخ احمد بہاری وغیرہ نے اور بہاں اُن کے زمانہ کے اولوا الامر یعنی سلاطین اسلام اور اُن کے قاضی و دیگر علماء و مشائخ دیار و امصار نے بوجہ کفر و ارتداد کا فتوی دیا اور بحکم شرع قتل کرایا۔ اگر یہ اعتقاد عینیت و اتحاد صحیح تھا تو ایک مومن موحد کے قتل ناحق پر جو اکبر الکبائر ہے جمہور علماء و مشائخ کا اتفاق پایا گیا۔ و حاشا جنابہم عنہم۔ اور اگر وہ لوگ شرعاً کافر و مرتد ہوگئے تھے تو اس زمانہ چودہ صدی میں جو بعض جاہل آزاد مشرب ہر شئی کو خدا کہتے اور من خدائم و انا اللہ بولتے ہیں یہ لوگ مرتد و ملحد کیوں نہیں ٹھیرینگے۔ ان میں اور اُن میں ما بہ الفرق کون امر ہے۔

سوال ہفتم - وصول الی اللہ کے طریق کی چار قسمیں۔ شریعت۔ طریقت۔ معرفت۔ حقیقت - جو مشہور خاص و عام ہیں ہر ایک کی تعریف جامع و مانع کیا ہے اور شریعت میں اور تین باقی میں کون نسبت ہے۔ اگر مباینت ہے۔ کما یدل علیہ التقسیم۔ تو اُن تین اقسام کے ثبوت کی دلیل کیا ہے آیا وہی ادلۂ اربعہ شرعیہ یعنی کتاب و سنت و اجماع و قیاس ہیں یا کوئی دلیل خامس ہے۔ بر تقدیر اول مباینت نہیں رہیگی کیونکہ ما ثبت حکمہ باحدی الادلۃ الشرعیۃ فہو امر شرعی داخل فی الشریعۃ لا خارج عنہا۔ اور اگر ان تین اقسام کے ثبوت کی دلیل اُن ادلہ اربعہ شرعیہ کے سوائے کوئی دلیل خامس ہے تو اس دلیل خامس کا واجب التسلیم ہونا کس دلیل سے ثابت ہے اگر ادلہ اربعہ مذکورہ سے ثابت ہے تو پھر امر شرعی ہونا لازم آئیگا۔ اور اگر دلیل خامس کا واجب التسلیم ہونا دلیل سادس سے ثابت ہوا ہے تو یا تسلسل لازم آئیگا۔ یا دور و کلاہما باطلان۔ اور اگر اُن اقسام اربعہ مذکورہ میں تساوی یا عام و خاص مطلق یا من وجہ کی نسبت ہے تو ہر صورت میں ایک مادہ اجتماع کا ضرور پایا جائیگا۔ کما لا یخفی۔ پس یہ تقسیم غلط ہو جائیگی کیونکہ ہر مقسم کے اقسام باہم متباین ہوا کرتے ہیں۔ کما یقال الحیوان انسان و فرس و بعیر و حمار فان کل واحد من ہذہ الاقسام مباین للآخر

التماس

یا اہل الفتوی بینوا بالدلیل الاقوی و اعطوا الاجر بالتقوی

السائل

خادم اہل عرفان عائذ باللہ محمد یوسف مقیم موضع ڈیانواں ڈاکخانہ کراپے پرسرائے ضلع پٹنہ عظیم آباد۔

اڈیٹر:- حضرات مشائخ سے امید ہے کہ جواب باصواب سے سائل کی تسلی فرماوینگے

پشمینہ

تشریح مال
لوئی یا دہوسہ اونی کشمیری سفید
ایضاً دہوسہ کشمیری خود رنگ
چادر چارخانہ اونی
چادر سفید اونی
چادر رنگین اونی
چادر خود رنگ اونی
دہوسہ جالندہری سفید بیلدار
دہوسہ جالندہری بیلدار خود رنگ
دہوسہ جالندہری بیلدار رنگین
تھان پٹو کشمیری سفید
ایضاً تھان پٹو خود رنگ
تھان پٹو کشمیری چارخانہ
چادر پشمینہ اصلی کشمیری تانا بانا
چادر پشمینہ اصلی بانا رنگین تانا
چادر پشمینہ اصلی بانا کشمیری تانا رنگین
چادر پشمینہ تانا بانا رنگین
کمبل رنگین بیلدار
کمبل سفید چارخانہ
کمبل سفید چارخانہ بیلدار
کمبلی رنگین بیلدار
کمبلی چارخانہ سفید
کمبلی چارخانہ سفید بیلدار

نوٹ:- نقد قیمت آنے پر یا ... مال روانہ کیا جاتا ہے ...
المشتہر
مینیجر دی انڈین شال ...
کٹڑہ ... امرتسر

تحفۃ العرفان - ...
مینیجر ... امرتسر

انتخاب الاخبار

انجمن اسلامیہ ہردوئی ۔ کا سالانہ جلسہ بڑی شان و شوکت سے ختم ہوا۔ مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب نے تمام حاضرین سے جھوٹ نہ بولنے کا وعدہ لیا اور انجمن مذکور کی تجویزات میں ایک تجویز یہ بھی تھی کہ ہم کسی کی غیبت نہ کرینگے۔ واقعی جھوٹ اور غیبت اعلیٰ درجہ کی بداخلاقی ہیں۔ انجمن مذکور بھی اپنی انبساط کے موافق خوب ترقی کر رہی ہے (اللھم زد فزد)

انجمن اسلامیہ بدایوں کا سالانہ جلسہ ۱۵ - ۱۲ - اکتوبر کو ہوا بابو عبدالعزیز صاحب مصنف تحفہ آریہ سماج شیخ عبد السلام صاحب نومسلم۔ مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی اور مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب نے تقریریں کیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی تقریر توحید پر بڑے زور کی تھی۔ جس کا اثر حاضرین پر خوب پہونچا تھا آخر میں مولوی صاحب موصوف نے حسب عادت حاضرین سے ترک کذب کا عہد لیا جو سب نے بڑی خوشی سے منظور کیا جلسہ میں حسب منشاء انجمن مذکور کتب عادۃ اسلامیہ کی بنیاد رکھی گئی۔

جناب مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب ۲ - رمضان شریف کو سفر سے واپس آئے طبیعت ناساز ہے جن احباب کے خطوط کے جواب نہ پہونچیں وہ معذور تصور فرمادیں۔

نینی تال میں ممالک مغربی و شمالی کے لاٹ صاحب نے کسی پولیٹیکل غرض سے ہی اپنی کوٹھی پر مولود کا جلسہ کرایا اور خود بھی شریک ہوئے اس پر مولودی مسلمان پھولے نہیں سماتے۔

ایک انگریز اپنی تحقیقات سے مسلمان ہوکر ندوۃ العلماء کے مدرسہ میں پڑھنے کو داخل ہوا (کہیں آریہ ہوتا تو آرین اخبارات کانٹیں کانٹیں کرکے سر کھاجاتے)

آریہ اخبار پرچارک جالندھر کے ایک نامہ نگار نے شب برات کی آتشبازی پر مسلمان لیڈروں کو بڑی شرم دلائی ہے جو واقعی قابل شرم ہے مگر لیڈر کیا کریں اُن کے ہاتھوں میں جوڈیشل اختیارات تو نہیں ہیں۔ یہی سبب ہے کہ اسی اخبار میں لکھا ہے کہ امسال دسہرہ کے موقع پر ہوشیارپور میں سری کرشن جی کی چوکی رنڈیوں نے اٹھائی تھی جن کو ہندو عورتیں جھک جھک کر سلام کرتی تھیں تو کیا یہ ہندو لیڈروں کا قصور ہے۔

اسلامی ڈپوٹیشن جو حضور وائسرائے کی خدمت میں یکم اکتوبر کو پیش ہوا تھا اس کی نسبت آریہ اخبار جالندھری حقارت آمیز لہجہ میں لکھتا ہے کہ:۔ "مسلمانوں کی کوشش ٹکڑوں کیلئے" (کیا ہی شرارت ہے)

جاپان کے محکمہ جنگ نے بالکل نئی ساخت کے جنگی جہاز بنانے کیلئے ایک خاص کمیٹی مقرر کی ہے اس سے امید ہے کہ نئی ساخت جہازوں کی تکمیل میں دیر ہوگی۔

ایرانی سفیر نے بابعالی میں ترکی ایرانی حدبندی کے بارہ میں عرضداشت بھیجی تھی بابعالی نے ترکی کمشنر کو تار دیا ہے کہ حدبندی کے کام میں حتی الوسع الفاظ سے کام لیا جائے۔

امیر صاحب کابل کے سفر ہند کی تیاری بڑی سرگرمی سے ہو رہی ہے امیر صاحب کے حشم و خدم اور فوج کے لئے رسد وغیرہ تمام منزلوں میں جمع کی جارہی ہے۔

۱۶ - ماہ حال کو تقسیم بنگال کی پہلی برسی تھی اس روز ہندوؤں نے بڑا سوگ کیا اور سودیشی چیزوں کے استعمال کا وعدہ کیا۔ اس کے برخلاف مشرقی بنگال کے اکثر شہروں کے مسلمانوں نے اس روز کی یادگار میں خوشی کے جلسے کئے۔ جلوس نکالے۔ شکر ہے کہ اس روز انتظام پولیس کی وجہ سے ہندو اور مسلمانوں کے جلوسوں میں دنگہ فساد نہیں ہوا۔ جس کا سخت اندیشہ تھا۔

لکھنؤ میں ہمیرا اور دیگر پنڈتوں اور رئیسوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں حاضرین نے ولایتی شکر کے استعمال نہ کرنے کا اقرار کیا جلسہ میں بیان کیا گیا کہ ولایتی شکر میں چربی ملی ہوئی ہوتی ہے اور یہ بات مذہبی طور سے ناجائز ہے۔ حلوائیوں اور ولایتی شکر فروشوں نے اقرار کیا کہ آئندہ اس شکر کو نہ خریدینگے

شیخ مبارک والی کویت نے بیچ میں پڑکر امیر سعید اور ابن رشید کو درمیان صلح کرادی اور ان دونو جانی دشمنوں میں مدت سے جو دشمنی چلی آتی تھی وہ رفع ہوگئی (مبارک)

سینٹ پیٹرز برگ میں پولیس نے خفیہ پولیس کی انارکسٹوں کو گرفتار کر لیا۔ جن میں ایک اجنبی نووارد روسی طالب علم بھی تھا۔ ان کے اسباب میں، ۳۰ ڈائنامیٹ اور دیگر خوفناک اشیاء برآمد ہوئیں۔

گورنمنٹ فرانس نے قرار دیا کہ فی الحال فرنچ فوج متعینہ چین میں کچھ کمی نہ کی جائے۔

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ اس بکس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے میں تمام رگی سُست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے واسطے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جن سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرض کہ سٹ ہذا مردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت [illegible] محصولڈاک [illegible]

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و مبہی ہیں جو کہ فولاد چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کمی باہ کی شاکی ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں۔ قیمت [illegible]

مومیائی ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ ہر قسم کی کھانسی اور بدنی کمزوری وغیرہ کو دفعیہ کیلئے یہ مجرب ہے۔ جو شخص اس کو چار رتی کھا لیتا ہے وہ دور ہو جاتا ہے اور چار رتی کھا لینے سے ہی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مبہی و مولد خون ہے۔ نوجوان سب کو یکساں مفید ہے۔ قیمت [illegible]

معجون مقوی دماغ جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہے اور دماغ کمزور ہو گیا ہے۔ نزلہ اور سر درد سے تنگ آ گئے ہوں۔ ضعف بصر کی شکایت ہو وہ اس کا استعمال کریں انشاء اللہ تمام شکایات رفع ہو جائینگی۔ قیمت فی ڈبیہ [illegible] محصول [illegible]

مسک جریان اس کے استعمال سے جریان بند منی گاڑھی ہو جاتی ہے۔ قیمت [illegible] فی شیشی محصول [illegible]

جوہر دافع آتشک اس دوا سے آتشک جیسا موذی مرض صرف ۵ ایام میں رفع ہو جاتا ہے قیمت [illegible]

کشتہ قلعی منی کے گاڑھا کرنے میں اس سے بڑھکر کوئی دوا نہیں۔ قیمت [illegible] تولہ

کشتہ فولاد نمبر اول [illegible] نمبر دوم [illegible] نمبر سوم [illegible] نمبر چہارم [illegible]

کشتہ چاندی جریان منی ضعف دماغ وغیرہ کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت [illegible] تولہ

پروپرائٹر دی میڈیسن کٹرہ قلعہ امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہماری کارخانہ سے نہایت عمدہ ارزاں مل سکتا ہے اور فرمائش کنندہ کو نمونہ تفصیل کی جاتی ہے اور مال بروقت بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ [illegible] تک فی عدد
" زری [illegible]
" اوڑھنی کی [illegible]
آزار بند سوتی [illegible]
" ریشمی [illegible]
تہبان گھریلو باریک [illegible]
جوتا ساخت لودیانہ [illegible]
" زریں ہوشیار پوری [illegible]
جراب دوستانہ اونی [illegible]
" سوتی [illegible]
وردی زین خاکی رنگ پختہ [illegible]
صافہ لنگی اودھ [illegible]
" خاکی [illegible]
کھیس اونی [illegible] طول [illegible] عرض [illegible]
دری کمبل [illegible]

کلاہ سادہ [illegible] تک فی عدد
" زرین [illegible]
رومال ریشمی [illegible]
کمبل دیسی [illegible]
" فوجی [illegible]
لوئی سفید [illegible]
لوئی رنگین طول [illegible] گز عرض [illegible] گز [illegible]
پٹی دیسی اونی [illegible] فی جوڑہ
" پشمینہ [illegible] گز [illegible]
سرج [illegible]
پارچہ ریشمی [illegible]
بنیان و پاجامہ اونی [illegible]
" سوتی [illegible]
چرتہی و دوتہی [illegible]
دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

باقی فہرست منگوا کر دیکھو

علاوہ انکے ہر قسم کا مال فوجی حساب سے لنگیاں کمربند۔ سیڈل۔ زین پوش جھالر سوتی و زرین پیچ اونی سنہری۔ رو پہلی وغیرہ وغیرہ مناسب نرخ پر سوداگروں کو ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے منگوا کر ملاحظہ فرمائیے پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ:۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹر لودیانہ

یہ اخبار ہر جمعہ کے دن دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) ہر قسم کے خطوط وغیرہ واپس نہ ہونگی مضمون نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگی۔

اخبار اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۳

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ

والیان ریاست سے ؎

رؤسا وجاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے ؏

غیر ممالک سے ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

اہل ہند سے ؏

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

یوم جمعہ ۔ مورخہ ۶ شوال المکرم ۱۳۲۴ھ ہجری مطابق ۲۳ نومبر ۱۹۰۶ء عیسوی

اجتہاد اور تقلید

سلسلہ کیلئے دیکھو اہلحدیث مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء

پہنچایا تھا کہ جو لوگ امام بخاری کو امام شافعی کا مقلد کہتے ہیں حقیقت میں وہ گویا امام صاحب کی توہین کرتے ہیں مگر آج ہم کو یاد آیا کہ اس "گویا" کی بھی حاجت نہیں۔ ان لوگوں کی تحریروں میں تو صاف الفاظ میں ملتا ہے کہ امام بخاری ایک ادنیٰ طالب علم حنفی بھی دینی واقفیت نہ رکھتا تھا چنانچہ ایک حنفی اخبار میں ایک مضمون چھپا تھا جو بعینہ ہم یہاں نقل کرتے ہیں:۔

"ہم نمونہ کے طور پر امام بخاری کا ایک اجتہاد پیش کرتے ہیں۔ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بارزا یوما للناس فاتاہ رجل فقال ما الایمان قال الایمان ان تؤمن باللہ وملائکتہ وبلقائہ ورسلہ وتؤمن بالبعث قال ما الاسلام قال الاسلام ان تعبد اللہ ولا تشرک بہ وتقیم الصلٰوۃ وتؤدی الزکوٰۃ المفروضۃ وتصوم رمضان۔ قال ما الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال متی الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل وسأخبرک عن اشراطہا اذا ولدت الامۃ ربہا واذا تطاول رعاۃ الابل البہم فی البنیان فی خمس لا یعلمہن الا اللہ ثم تلا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عندہ علم الساعۃ الآیۃ ثم ادبر فقال ردوہ فلم یروا شیئا فقال ہذا جبریل جاء یعلم الناس دینہم۔

خلاصہ اس حدیث کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ ایمان کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ اللہ پر ایمان لاوے اور ملائکہ پر اور خدا کے دیدار پر اور اسکے نبیوں پر اور قیامت میں اٹھنے پر۔ پھر اس آدمی نے کہا کہ اسلام کیا ہے پس کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلام یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرے اور اسکا کوئی شریک نہ بناوے اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور روزہ رکھو۔ اس آدمی نے کہا کہ احسان کیا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خدا کی ایسی عبادت کرو کہ گویا تم اسکو دیکھ رہے ہو۔ اگرچہ تم نگاہ ظاہر سے خدا کو

چونکہ عید الفطر کے سبب یہ پرچہ اپنے وقت پر تیار نہیں ہو سکتا تھا۔ اسلئے ۱۶ نومبر کے پرچہ کے ساتھ ہی یہ پرچہ بھی تیار کرکے اپنے وقت سے پہلے ہی بھیجا جاتا ہے۔ منیجر

ahmadimuslim.de

نہیں دیکھتے مگر وہ تمکو دیکھتا ہے۔ پھر اس شخص نے سوال کیا کہ قیامت کب ہوگی۔ اسکے جواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسئول یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بارہ میں سائل سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے اور میں تمکو قیامت کی بعض علامتیں بتاتا ہوں جبکہ لونڈی اپنے مالک کو جنے اور چرواہے بڑی بڑی عمارتیں بنائیں۔ پانچ باتوں کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ پھر پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ پھر وہ آدمی چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو پھر بلاؤ۔ مگر وہ نہ ملا اور آنحضرت نے فرمایا کہ یہ جبریل تھا جو لوگوں کو دین سکھانے کیواسطے آیا تھا۔

اس حدیث میں جبریل علیہ السلام نے ایمان۔ اسلام۔ احسان اور قیامت کے بارے میں علیحدہ علیحدہ سوال کئے۔ اور رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام نے ہر ایک سوال کا جواب بھی علیحدہ دیا۔ ان سوالات وجوابات سے صاف پایا جاتا ہے کہ ایمان علیحدہ چیز ہے۔ شرائع اسلام علیحدہ ہیں احسان اور چیز ہے اور قیامت کا علم اور چیز۔ مگر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے اختتام پر لکھا ہے کہ قال ابو عبد اللہ جعل ذلک کلہ من الایمان یعنی یہ تمام باتیں ایمان ہی ہیں۔ اب غور کی جاسکے کہ یہ اجتہاد نہ صرف خلاف اس حدیث کے ہے بلکہ قرآن شریف کے بھی برخلاف ہے کیونکہ خداوند کریم نے جہاں ایمان کا ذکر کیا وہاں اعمال صالحہ کا ذکر کیا جس سے صاف پایا گیا کہ ایمان علیحدہ ہے اور اعمال جدا چیز۔ خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری حدیث میں اس مضمون کی روایت کی ہے کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں جائیگا۔ باوجودیکہ وہ چوری اور زنا بھی کر چکا ہو۔ یہ بھی ایک دلیل ہے کہ اعمال جزو ایمان نہیں۔

پس یہ اجتہاد بلا دلیل ہے اور اسپر آمنا وصدقنا کہنے والے نہ صرف اندھی تقلید کرتے بلکہ خدا ورسول کے خلاف چل رہے ہیں۔"

(اہل فقہ۔ مورخہ ۳ر اگست ۱۹۰۶ء)

اس تحریر کو پڑھکر یقیناً ناظرین کو بہت ہی صدمہ ہوا ہوگا۔ مگر ہمیں نہیں ہوا اور ہم امید کرتے ہیں کہ جس وجہ سے ہمیں رنج نہیں ہوا۔ اگر ناظرین سمجھ لیں گے تو انکا رنج بھی رفع ہو جائیگا۔ وہ وجہ یہ ہے کہ یہ تحریر ایک ایسے شخص کے دماغ کا نتیجہ ہے جس نے اپنی عمر کا کوئی حصہ دینی علوم خصوصاً علم حدیث بالخصوص صحیح بخاری اسکے پڑھنے پر نہیں لگایا۔ بس یہی وجہ ہے کہ اپنی معذور ناواقفی سے ایسا کہنے پر مجبور ہے۔ پس اسکے جواب میں امام بخاری کیطرف سے صرف اتنا ہی کافی ہے ؎

واذا اتتک مذمتی من ناقص ✣ فھی الشھادۃ لی بانی کامل

جسکا مطلب فارسی میں یوں سمجھو ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست ✣ سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

راقم مذکور کی خاطر نہیں کیونکہ اسکو اور اسکے ہم مشربوں کو تو محدثین خصوصاً امام المحدثین (بخاری) سے جو کاوش ہے وہ غالباً فائدہ حاصل کرنے سے مانع رہیگی البتہ ناظرین اہلحدیث کی خاطر ہم اس اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔

اصل یہ ہے کہ محدثین اس سے منکر نہیں کہ اصل ایمان فعل قلبی کا نام ہے ہاں اس میں شک نہیں کہ انکے محاورے میں ایک ایمان اور بھی ہے جسکا نام ہے **ایمان کامل** ۔ یہ اصطلاح انکی ایسی مشہور ہے کہ بچہ بچہ اس سے واقف ہے۔ مفصلہ ذیل حوالجات سنئے!

سب سے پہلے علامہ عینی حنفی شارح بخاری کی سنئے جو حنفیوں کے نزدیک ایک ہی نصاب کامل کا حکم رکھتا ہے۔ علامہ موصوف فرماتے ہیں:-

قال بعضھم ان الایمان فعل القلب واللسان مع سائر الجوارح وھم اصحاب الحدیث ومالک والشافعی واحمد والاوزاعی یعنی محدثین اور ائمہ ثلاثہ اور اوزاعی کا یہ مذہب ہے کہ ایمان دل کے اعتقاد اور زبان کے اقرار اور تمام اعضا کے نیک اعمال کا نام ہے پھر فرماتے ہیں:- الایمان قد جاء بمعنی اصل الایمان کما فی قولہ علیہ السلام الایمان ان تؤمن باللہ وملائکتہ الحدیث وقد جاء بمعنی الایمان الکامل وھو المقرون بالعمل کما فی قولہ علیہ السلام لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن الحدیث فالخلاف لفظی راجع الی تفسیر الایمان ولا خلاف فی المعنی (عینی حاشیہ بخاری) یعنی ایمان کبھی تو صرف دل کے ماننے پر بولا گیا۔ جیسے اللہ کو ماننا۔ فرشتوں کو ماننا وغیرہ اور کبھی ایمان کامل پر بھی بولا گیا ہے جس کے ساتھ اعمال بھی شامل ہوتے ہیں۔ جیسا حدیث میں آیا ہے کہ زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا۔ پس محدثین اور حنفیہ میں لفظی اختلاف ہے اصل میں اختلاف نہیں۔

اور سنئے! امام ابن حجر شارح بخاری فرماتے ہیں فالسلف قالوا ھو اعتقاد بالقلب ونطق باللسان وعمل بالارکان وارادوا بذلک ان الاعمال شرط فی کمالہ (تمام الایمان) یعنی سلف کے بزرگ (محدثین اور ائمہ ثلاثہ وغیرہ)

مرزائی اسلام ... کا مکمل جواب - قیمت ... طلب کریں

ahmadimuslim.de

نے کہا کہ ایمان دلی اعتقاد زبانی اقرار اور اعمال صالحہ کا نام ہے یہ لوگ ان باتوں کو ایمان کے کمال کے لئے شرط بناتے ہیں۔

اور سنئیے! تفسیر خازن میں ہے: اصل الایمان فی اللغۃ التصدیق فاذا ... الایمان بھذا بانہ لا یزید ولا ینقص والایمان فی لسان الشرع عبارۃ عن التصدیق بالقلب والاقرار باللسان والعمل بالارکان فاذا فسر بھذا فانہ یزید و ینقص وھو مذھب اھل السنۃ من اھل الحدیث وغیرھم یعنی ایمان اصل میں اعتقاد قلبی کا نام ہے جب ایمان کی تفسیر اتنی ہی سے کیجائے تو وہ کم زیادہ نہیں ہوتا اور شریعت کے محاورہ میں ایمان اعتقاد زبانی اقرار اور اعمال صالحہ کے مجموعہ کا نام ہے پس جب اس سے تفسیر کیجاوے تو بیشک ایمان کم زیادہ ہوتا ہے۔

اور سنئیے! تفسیر ابن جریر میں ہے الایمان التصدیق وقد تدخل الخشیۃ للہ فی معنی الایمان الذی ھو تصدیق القول بالعمل یعنی اصل ایمان تو دلی تصدیق ہے مگر کبھی اللہ کا خوف بھی اصل ایمان میں داخل ہو جاتا ہے جو قول بتصدیق العمل ہے۔

اور سنئیے! تفسیر بیضاوی میں اس سے بھی واضح فیصلہ ملتا ہے۔ اما فی الشرع فالتصدیق بما علم بالضرورۃ من دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کالتوحید والنبوۃ والبعث والجزاء ومجموع ثلاثۃ اعتقاد الحق والعمل بمقتضاہ عند جمہور المحدثین والمعتزلۃ والخوارج فمن اخل بالاعتقاد وحدہ فھو منافق ومن اخل بالاقرار فھو کافر ومن اخل بالعمل ففاسق وفاقا وکافر عند الخوارج خارج عن الایمان غیر داخل فی الکفر عند المعتزلۃ۔ یعنی شرع کے محاورے میں ایمان کہتے ہیں۔ توحید۔ نبوت۔ قیامت اور جزا کے ماننے کو اور ایمان کا مجموعہ تین چیزیں ہیں اعتقاد حق اور اسکے مطابق عمل کرنا جمہور محدثین اور معتزلہ اور خارجیوں کے نزدیک (پھر ان تینوں مذہبوں میں فرق بتلایا ہے کہ) جو کوئی صرف اعتقاد میں خلل ڈالے یعنی توحید وغیرہ پر صحیح اعتقاد نہ کرے اور ظاہری عمل کرے۔ وہ منافق ہے اور جو توحید کا زبانی اقرار نہ کرے وہ کافر ہے اور جو کوئی اعمال نیک نہ کرے وہ فاسق ہے۔ (پھر اسکی تفصیل کی ہے تاکہ محدثین کا مذہب بالکل ممتاز ہو جائے فرماتے ہیں کہ اعمال میں خلل ڈالنے والا) خارجیوں کے نزدیک کافر ہے اور معتزلہ کے نزدیک ایمان سے تو خارج ہے مگر کفر میں داخل نہیں بلکہ بین بین ہے۔ اس سے صاف ثابت ہوا کہ محدثین کے نزدیک اعمال صالحہ اصل ایمان کے اجزا نہیں بلکہ کامل ایمان کے ہیں

اور سنئیے! تفسیر کبیر میں اہلحدیث کا مذہب یہ لکھا کہ محدثین کے نزدیک ایمان نام ہے افعال قلوب اور زبانی اقرار اور نیک اعمال کا، لکھا ہے: اما اھل الحدیث ... الایمان المعرفۃ ایمان کامل وھو الاصل ثم بعد ذلک ... ایمان علیحدۃ یعنی اہلحدیث کے نزدیک اصل ایمان تو معرفت خداوندی ہے اسکے بعد پھر ہر ایک نیک کام ایمان ہے یعنی ایمان کیطرح ضروری ہے۔

اور سنئیے شرح عقائد میں معتزلہ کے مقابلہ پر وہی آیات نقل کی ہیں جو اڈیٹر البدر نے لکھکر بزعم خود امام بخاری کی تغلیط اور تجہیل کی ہے۔ اخیر میں جاکر ایک ایسا فیصلہ دیا ہے جو امام بخاری کے معترض دیکھتے تو کبھی اعتراض منہ پر نہ لاتے۔ کہا ہے: ولا یخفی ان ھذہ الوجوہ انما تقوم حجۃ علی من یجعل الطاعات رکنا من حقیقۃ الایمان بحیث ان تارکھا لا یکون مؤمنا کما ھو رای المعتزلۃ لا علی من ذھب الی انھا رکن من الایمان الکامل بحیث لا یخرج تارکھا عن حقیقۃ الایمان کما ھو مذھب الشافعی رحمۃ اللہ علیہ واکثر السلف یعنی یہ آیات معتزلہ کا رد کرتی ہیں جو نیک اعمال کو اصل ایمان میں داخل جانتے ہیں لیکن جو لوگ اصل ایمان میں نہیں بلکہ کامل ایمان میں داخل کرتے ہیں جسکا نتیجہ یہ ہے کہ ان اعمال کا تارک انکے نزدیک اصل ایمان سے خارج نہیں ہوتا جیسا کہ امام شافعی اور اکثر سلف کا مذہب ہے تو آیات مذکورہ انکے خلاف کسی طرح نہیں۔ **بزرگان دین کی بدگوئی کرنیوالو! سنتے ہو؟**

اور سنئیے! نووی شرح صحیح مسلم میں ہے قال الامام ابو الحسن مذھب جماعۃ اھل السنۃ سلف الامۃ وخلفھا ان الایمان قول وعمل ویزید وینقص یعنی سلف و خلف اہل سنت کا یہی مذہب ہے کہ ایمان قول اور اعمال کا نام ہے اور کم و بیش ہوا کرتا ہے پھر اسپر اعتراض کیا ہے کہ فان قیل الایمان فی اللغۃ التصدیق یعنی ایمان لغت میں دلی تصدیق کو کہتے ہیں۔ پھر اس سوال کا جواب دیا ہے فالجواب ان التصدیق یکمل بالطاعات کلھا یعنی تصدیق اور اعتقاد دلی اعمال صالحہ کے ساتھ کامل ہوتے ہیں۔

کہاں تک میں دعویٰ پر شہادتیں پیش کیجاویں۔ کل شروح حدیث کی کتابیں اور کل تفاسیر اس سے بھری ہیں۔ ؎

در خانہ اگر کس است یک حرف بس است

اب ہم خود صحیح بخاری سے بتلاتے ہیں کہ امام بخاری رضی اللہ عنہ

ahmadimuslim.de

کا مطلب کیا ہے۔ حیرانی ہے کہ آج جو آیات مکتبوں کے لونڈے پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں کہ ایمان اور چیز ہے اور عمل اور چیز ہے۔ کیا امام بخاری کو یہ آیات معلوم نہ تھیں؟ پھر یہ کیا راز ہے کہ وہ اعمال کو ایمان میں داخل کرتا ہے وہ یہی ہے کہ ؎

دو شنا حقیقت نہی خطا اینجا ست

سنو! امام رازی نے تفسیر کبیر میں اس دعویٰ پر کہ اصل ایمان صرف اعتقاد قلبی کا نام ہے۔ چھ دلیلیں لکھی ہیں چھٹی دلیل یہ ہے کہ السادس ان تعالیٰ کثیرا ذکر الایمان وقرنه بالمعاصی قال الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینهما رجلا ایک، یعنی اللہ تعالیٰ نے کئی ایک جگہ ایمان کے ساتھ گناہوں کو ملا کر ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہوں سے ایمان نہیں جاتا۔ پھر آگے وہ آیات لکھی ہیں۔

اب دیکھو امام بخاری بھی یہی کہتے ہیں یا کچھ اور۔ غور سے سنو!

باب المعاصی من امر الجاهلية ولا یکفر صاحبها بارتکابها الا بالشرک لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینهما یعنی وہ [illegible] گناہ جاہلیت سے ہیں یعنی کفری زمانہ کی رسوم ہیں اور یہ کہ گناہ کرنیوالا کافر نہیں بجز شرک کے کیونکہ آنحضرت نے ایک صحابی کو فرمایا تجھ میں ایک جاہلیت کی عادت ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑیں تو انہیں صلح کرا دو۔

یہ دلیل لاکر امام بخاری تنبیہ پر اطلاع دیتے ہیں کہ خدا نے المؤمنین یعنی ان لوگوں کو باوجود گناہوں کے ایماندار کہا ہے۔ بتلائیے امام رازی نے چھٹی دلیل امام بخاری سے سیکھی ہے یا بخاری نے رازی سے۔ اگر امام رازی امام بخاری سے پہلے گذرے ہوتے تو یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ بخاری نے رازی سے سیکھی لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ امام بخاری سینکڑوں سال پہلے ہو چکے ہیں۔ تو کوئی شک نہیں رہتا کہ امام رازی کی یہ دلیل صحیح بخاری ہی سے ماخوذ ہے۔ پس جب دونوں کی دلیلیں ایک ہیں تو مدعا بھی ایک ہی ہے کہ اصل ایمان اعتقاد قلبی کا نام ہے اور اعمال اصل ایمان میں داخل نہیں بلکہ اسکی تکمیل میں ہیں۔

ان شہادتوں سے دو امر بخوبی ثابت ہوگئے۔

(۱) یہ کہ محدثین اصل ایمان سے منکر نہیں بلکہ وہ اعتقاد قلبی کا نام ہی ایمان

نیک اعمال کے ترک اور گناہ کے ارتکاب کرنے والے کو کافر نہیں کہتے۔

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ محدثین کے نزدیک اعمال صالحہ اصل ایمان میں داخل نہیں بلکہ ایمان کامل میں داخل ہیں۔ اسی ایمان کے بڑھنے اور گھٹنے کو وہ قائل ہیں۔

اتنی تمہید کے بعد ہم امام بخاری کے اس فقرہ پر آتے ہیں جس پر معترض نے اپنی معمولی غلط فہمی سے اعتراض کیا ہے یعنی جعل ذلک کله من الایمان اس فقرہ کی شرح فتح الباری اور قسطلانی دونوں نے یوں کی ہے ای الاعمال المشتملة علی هذه الامور کلها یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ افعال کے مجموعہ کو ایمان کامل فرمایا ہے۔

بتلاؤ! اس تفسیر سے جو بحوالہ دیگر محدثین ومفسرین بلکہ خود بحوالہ امام بخاری صحیح ہے، فقرہ مذکورہ پر کیا اعتراض ہے؟ اگر اس پر بھی اعتراض ہے تو امام ابو حنیفہ پر بھی اعتراض ہوگا جو فرماتے ہیں کہ المؤمنون مستوون فی الایمان والتوحید [illegible] فی الاعمال [illegible] یعنی مسلمان ایمان میں برابر ہیں اعمال میں فرق رکھتے ہیں [illegible] کوئی ادنیٰ ہے کوئی افضل ہے یہی مضمون ہے امام بخاری کا الایمان یزید وینقص۔

اب ایک سوال باقی ہے کہ محدثین نے کیوں یہ اصطلاح مقرر کی ہے کہ لفظ تو محض ایمان کا بولتے ہیں اور مراد ایمان کامل رکھتے ہیں۔ سو اسکا جواب علامہ رحیم آبادی مصنف حسن البیان سلمہ الرحمٰن کے الفاظ میں دیتا ہوں کہ:-

"محدثین اللہ ورسول کی پیروی میں مزید اہتمام رکھتے ہیں جن امور نسبت اللہ ورسول سے جو کچھ وارد ہوا اور جس امر پر شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو حکم لگایا ہے اسکو قبول وبیان میں سرمو فرق نہیں کرتے اور اپنی عقل سے اطلاقات شرعیہ میں خرابی نہیں نکالتے اور اس خرابی کی بنا پر ظاہر قرآن وحدیث کا انکار نہیں کرتے۔ یہی شان تھی صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی" (صفحہ ۸)

اسکی مفصل وجہات شاہ الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ نے حجۃ اللہ میں بیان فرمائی ہے۔ پس غور سے سنو!

حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں:- (حجۃ اللہ ابواب الایمان ملاحظہ ہو)

"اعلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل الایمان علی ضربین احدهما الایمان الذی یدور علیه احکام الدنیا من عصمة الدماء والاموال

[illegible] قرآن شریف [illegible] المشتہر [illegible]

وضبط بامور ظاهرة فی الانقیاد وهو قوله صلی الله علیه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله ویقیموا الصلوٰة ویؤتوا الزکوٰة فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءهم واموالهم الا بحق الاسلام وحسابهم علی الله وثانیهما الایمان الذی یدور علیه احکام الآخرة من النجاة والفوز بالدرجات وهو متناول لکل اعتقاد حق وعمل مرضی وملکة فاضلة وهو یزید وینقص وسنة الشارع ان یسمی کل شیء منها ایمانا لیکون تنبیها بلیغا علی جزئیته وله شعب کثیرة ومثله کمثل الشجرة یقال للدوحة والاغصان والاوراق والثمار والازهار جمیعا انها شجرة فاذا قطع اغصانها وخبط اوراقها وخرف ثمارها قیل شجرة ناقصة فاذا قلعت الدوحة بطل الاصل

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کی دو قسمیں فرمائی ہیں ایک وہ جس پر احکام دنیا کی بنا ہے یعنی جان و مال کا بچنا اور وہ انقیاد ظاہری ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ مجھکو حکم ہے جہاد کا تا آنکہ لوگ توحید و رسالت کی شہادت دیں۔ اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ اگر لوگوں نے ایسا کیا تو مجھ سے اپنی جان و مال کو سوائے حقوق اسلامی (قصاص وغیرہ) کے بچا لیا اور حساب انکا اللہ کے ذمہ ہے۔ دوسری قسم ایمان کی وہ ہے جس پر احکام آخرت یعنی نجات و درجات پانے کی بنا ہے اور وہ شامل ہے ہر اعتقاد حق اور اعمال پسندیدہ کو اور ملکہ فاضلہ کو اور وہ کم و بیش ہوتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب امور کا نام ایمان رکھا تاکہ تنبیہ اسپر کرے کہ یہ سب اجزائے ایمان ہیں۔ ایمان کی بہت شاخیں ہیں اور ایمان کی مثال درخت کی ہے کہ تنہ شاخیں پتے پھول پھل سب مجموعہ کو درخت کہا جاتا ہے۔ اگر شاخیں کاٹ لی جائیں اور پتے اتار لئے جائیں اور پھل توڑ لئے جائیں تو ناقص درخت کہلائیگا اور اگر تنہ اکھیڑ دیا جائے تو اصل ہی نہ رہیگا۔"

یہی وجہ ہے کہ امام ابو القاسم لالکائی کہتے ہیں لقیت الف رجل من العلماء بالامصار فما رأیت احدا منهم یختلف فی ان الایمان قول وعمل ویزید وینقص (دفقہ المدرک) یعنی میں ایک ہزار علماء کو ملا ہوں سبھوں کا یہی قول تھا کہ ایمان قول اور عمل کا نام ہے جو بڑھتا اور گھٹتا ہے۔"

الغرض شرائع اور انبیاء علیہم السلام کے مبعوث ہونے سے مقصود یہی ہوتا ہے کہ لوگوں کے اعتقادات اور اعمال درست ہوں اور دل اور اعضاء کو خدا سے وابستہ کریں اسی بنا پر سید الطائفہ خواجہ حسن بصری نے فقیہ کی تعریف ان لفظوں میں کی ہے انما الفقیه المعرض عن الدنیا الزاهد فی الآخرة البصیر بعیوب نفسه (مقدمہ درمختار) یعنی فقیہ وہ ہے جو دنیا سے بے رغبت اور آخرت کا راغب اور اپنے عیوب کو دیکھنے والا ہو۔ حالانکہ یہ قیود کسی اصول اور فقہ کی کتاب میں نہیں پائی جاتیں۔ اسی طرح محدثین رضی اللہ عنہم اجمعین جہاں ایمان کا لفظ بولتے ہیں وہاں ایمان کامل ہی مراد لیتے ہیں پس اسکو یاد رکھو اور آئندہ کو چھوٹا منہ بڑی بات کا مقولہ ثابت نہ کرو اور بزرگان دین کی توہین کرنا چھوڑ دو۔ ورنہ یاد رکھو ؎

رنگ لائیگا یہ اکدن آپکا رنگ حنا + اے گل پاؤں کو مہندی لگانا چھوڑ دو

(باقی یا باقی)

کھلا خط

از طرف حافظ محمد یوسف پنشنر ساکن امرتسر

بنام مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان

سلام مسنون۔ مرزا صاحب! وہ دن آپکو یاد ہے؟ جب آپ نے قبل از دعویٰ مسیحیت و نبوت اشتہار دیا تھا کہ مخالفین اسلام میں سے کوئی ہمارے پاس آوے اور ایک سال تک ہمارے پاس رہکر اسلام کی حقانیت کے دلائل سنے اور آسمانی نشانات دیکھے۔ اگر اسے اثر ہو جاوے تو صرف کلمہ طیبہ پڑھکر ایمان لاوے اور اگر اسپر اثر نہ ہو تو وہ دو سو روپے ماہوار کے حساب سے میں اسکو چوبیس سو روپیہ [illegible] آپکو لکھا [illegible] تمہارے پاس آتا ہوں۔ مگر ایک سال کے لئے مبلغ چوبیس سو روپیہ بحساب دو سو روپیہ ماہوار ایک بنک کے اندر اندر میری پاس لاہور میں پیشگی جمع ہو۔ تو میں تمہارے پاس قادیان میں آ جاؤنگا۔

آپنے اپنے سب دوستوں کو لکھا کہ یہ کون ہے موقع ہے چوبیس سو روپیہ دیدو اور ہماری جائداد رہن رکھ لو۔ آپنے اس موقع پر یہ بھی فرمایا تھا کہ یہ کام کسی عالی رتبہ شخص سے ہوگا۔ جو اہل اللہ اور اہل جنت ہوگا۔ مگر اسوقت کسی دوست نے آپکو مدد نہ دی۔ البتہ اسوقت ایک شیخ یہی واحد دی تھا جسنے

ahmadimuslim.de

اس بات میں از حد کوشش کی اور چوبیس سو روپیہ لیکر منشی اندرمن کے پیچھے پیچھے بھاگا پھرا۔ اور اسوقت میں ہی نے اندرمن کو ہزیمت دی جس سے آپکی فتح ہوئی۔ حالانکہ کوئی مسلمان نہ چاہتا تھا کہ آپکی فتح ہو۔

اب میں آپکو اتنی مدت کے بعد اس غرض سے یہ بات یاد دلاتا ہوں کہ میں بھی اخیر عمر کو پہونچ گیا ہوں اور آپنے بھی اپنی عمر کے اختتام کا اعلان کردیا ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ آپ اور آپکے سب دوستوں سے موقع مذکورہ پر کوئی کمال ظاہر نہ ہوا۔ صرف ایک میں ہی واحد شخص تہا جس نے ایسے نازک موقع پر ایسا بڑا کام کرکے آپ کی لاج رکھ لی۔ اور بموجب آپکے قول کے کامل اہل اللہ اور اہل جنت ہو چکا۔ اسواسطے آپکو چاہئے۔ کہ امرتسر میں بندہ کے غریب خانہ پر تشریف لاکر خاکسار سے بیعت کریں۔ اور اپنی عاقبت باخیر بنالیں۔

آپکا دلی خیر خواہ

حافظ محمد یوسف پنشنر از امرتسر کٹرہ مہان سنگ

اڈیٹر:۔ ہم سفارش کرتے ہیں کہ جناب حافظ صاحب مرزا صاحب کو اس ضعیفی میں اتنی تکلیف نہ دیں کہ وہ آپ کے در دولت پر حاضر ہوں بلکہ ایک کارڈ کے ذریعہ ہی سے بیعت قبول فرمالیں۔ ملاقات انکی آمد قادیان پر موقوف رکھیں۔

الحکم اور وطن

قصہ مشہور ہے کہ ایک کبڑی سے کسی نے پوچھا کہ تو اپنی کمر سیدہی چاہتی ہے یا اوروں کو کبڑا دیکھنا پسند کرتی ہے؟ کبڑی نے کہا میری دلی آرزو یہی ہے کہ سب کبڑے ہوں۔ میں بھی انکو اپنی طرح دیکھوں۔ یہی حال قادیانی جماعت کا ہے۔ انکی دلی خواہش رہتی ہے کہ جس طرح ہم پر نبی رسالت کیوجہ سے فتویٰ کفر لگا ہے۔ اوروں پر بھی لگتا رہے۔ چنانچہ آجکل اڈیٹر وطن پر انہوں نے فتویٰ لیکر شایع کیا ہے کہ یہ عیسائیوں کی کتابیں اسلام کے خلاف بیچتا ہے ایسی فتویٰ بازیاں کے تو ہم مخالف ہیں البتہ اسمیں شک نہیں کہ اڈیٹر وطن کا یہ فعل کسی طرح کسی دیندار دانا کی نظر میں مستحسن تو کیا جائز بھی نہیں ہوگا۔ اس موقع پر حیرانی ہے کہ ان معاصروں نے اڈیٹر وطن کے اس کام کو ناپسند کیا ہے انکی بابت لکہا ہے کہ وطن کی ترقی پر انکو حسد آتا ہے (معاذ اللہ)

اوروں کی بابت تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ خاکسار اڈیٹر اہلحدیث سچے دل سے کہتا ہے کہ وطن کی ترقی پر ہم کو حسد نہیں بلکہ خوشی اور فخر ہے۔ والعیاذ باللہ شاہد۔ حالانکہ اسی مضمون کے شروع میں اڈیٹر وطن خود ہی لکھتا ہے کہ اعتراض کرنا تو اقتضاء دوستی ہے مگر کسی کی نیت پر حملہ کرنے سے بچنا چاہئے۔ الحمد للہ ایسے ہی پرچہ میں بلکہ ایک ہی مضمون میں اپنے ہی کہے کو خلاف کہدینا بتلا رہا ہے کہ اڈیٹر وطن کو اپنی بات بھی یاد نہیں رہتی یا جو کچھ کہتے ہیں وہ دوسروں کے لئے ہوتا ہے۔ اپنے عمل کیلئے نہیں۔

اسی طرح یہ بھی تعجب سے خالی نہیں کہ آپ کہتے ہیں کہ گو قرآن شریف میں عزیزو اقارب بلکہ خود اپنے نفس کے خلاف بھی حق کہنے کی تاکید ہے۔ مگر مخالفین کے مقابلہ پر تو عصبیت اور حمایت رکھنے کا موکد حکم ہے۔ افسوس ہے ہمیں تمام قرآن شریف میں یہ موکد حکم کہیں نہیں ملتا۔ البتہ اسکے برخلاف ملتا ہے۔ کہ صحابہ سے غلطی سے ماہ حرام میں لڑائی ہوگئی کفار نے سوال کیا کہ ماہ حرام میں لڑنے کا حکم کیا ہے جواب ملا قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ یعنی اے نبی تو کہدے کہ ماہ حرام میں لڑنا بیشک بڑا گناہ ہے بلکہ ایک حدیث شریف میں ہے جو شخص عصبیت قومی میں مارا جائے وہ جہنمی ہے کیونکہ اس نے تحقیق سے کام نہیں لیا کہ کون حمایت کا مستحق ہے مختصر یہ کہ ہمیں یہی حکم ہے كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ یعنی سچوں کا ساتھ دیا کرو۔ یہی وجہ ہے کہ بعض احباب کی رائے ہے کہ وطن کو دینی مسائل میں دخیل ہونا نہ چاہئے۔

مسافر کی تباہی اسکی بد عملی کا نتیجہ

آگرہ کا بانار کی اخبار (مسافر) ۳۰ اکتوبر کے پرچہ میں افسوس کرتا ہوا لکہتا ہے کہ میرا رجسٹر چوری ہوگیا جسکے الفاظ یہ ہیں:۔

"آج ہم افسوس کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ اس مرتبہ مسافر کے مخالف اپنی خواہش میں ایک حد تک کامیاب بھی ہوگئے ہیں یعنی پنڈت جی تو آریہ سماج اجمیا فی کے جلسے پر تشریف لیگئے تھے اور منیجر صاحب بعارضہ بخار پڑے ہوئے تھے۔ پس اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر مخالفین نے کسی گہری سازش سے وہ رجسٹر دفتر اخبار سے اڑوا لیا کہ جسمیں خریداران اخبار کے نام۔ پتے۔ تاریخ اجرائے اخبار و ادائگی قیمت اخبار درج تھی۔ ہم نے تلاش کی کہ اہا ہوئی کہ بہت دیا دہ خریداروں کے پتوں

ahmadimuslim.de

کی چٹیں چھپی ہوئی تھیں لیکن بد قسمتی سے تقریباً تین سو خریداروں کی چٹیں بوجہ کثرت کے ابتک نہ چھپ سکی تھیں پس اُن اصحاب کے نام اپنے دفتر سے کسی طرح بھی نہ معلوم ہو سکے" (مشرق - ۳۰ اکتوبر)

پنڈت جی ہماری خیال میں تمہارا افسوس بیجا ہے۔ جب آپکا مذہب ہی یہ کہ جس شخص کو اس جون میں کوئی تکلیف پہونچے اس کا سبب یہی کہ اس نے بھی پہلی جون میں کسی شخص کو ایسی تکلیف پہونچائی ہوگی۔ پس آج اگر تمہارا رجسٹر چرایا گیا۔ تو ضرور ہے کہ پہلی جون میں تم نے بھی کسی دولت مند کی چوری کی ہوگی اور مالی نقصان پہونچایا ہوگا۔ جس کے بدلہ میں آج تمہارا چوری ہوا پس چٹیں یا اپنا ان سے چاہ کندہ را چاہ درپیش۔ تم پہلے ہو سبنے تو تمہاری چیز کسی نے چرالی۔ ست کہو جی کون دہرم ہے؟ افسوس کیا ہوگا؟

سے کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے۔ اب آنسو پونچھو اور ہوش سنبھالو کہ تم پر کوئی ظلم نہیں ہوا۔ آئندہ کسی کی چوری مت کرنا۔

مگر ہم جانتے ہیں کہ یہ سب تمہاری چال ہے۔ اس لئے تمہیں بات بنانی نہیں آئی۔ تم کہتے ہو کہ تین سو خریداروں کی چٹیں بوجہ کثرت کے ابتک نہ چھپ سکیں تھیں" تف ہے ایسے جھوٹ پر۔ بتلاؤ تین سو چٹیں ایک دفعہ کاتب سے لکھوا کر چھپوا لینا زیادہ مشکل اور زیادہ وقت چاہتا ہے۔ یا ہر ہفتہ تین سو قلمی چٹیں لکھنی زیادہ وقت طلب کرتی ہیں؟

اور اس پر تمہارا دروغ بے فروغ یہ کہ تم ایک ہی رجسٹر بنا رکھا ہوا تھا۔ تاکہ اگر گم ہو۔ ایسا بھی کبھی دفتروں میں ہوتا ہے۔ رجسٹر علیحدہ علیحدہ ہوا کرتے ہیں۔ کسی میں خریداروں کے نام۔ کسی میں نمبر خریداری۔ کسی میں قیمتوں کا حساب۔ کوئی ردیف وار۔ علیٰ ہذا القیاس۔ اگر ایک رجسٹر گم ہو جائے تو دوسروں سے خریداروں کا پتہ ملسکتا ہے۔ مگر تم کیسے عقل کے پتلے ہو کہ ایک ہی رجسٹر میں سب طرح کی کھچڑی بھر دی۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ تم بڑے ہی کند ناتراش ہو۔ یا صریح جھوٹ بول کر خریداروں کی آنکھوں میں مٹی ڈالکر نہیں دھوکا دینا چاہتے ہو۔ بہر حال تم آئندہ کو کسی ایسی جون میں جاؤ گے جہاں جھوٹ بولنے والوں اور دھوکا فریب دینے والوں کو انکی پچھلی جون کا بخوبی پتہ لگ جاتا ہے۔ اور تمہاری لمبی ڈاڑھی تم سے جدا کیجائے۔

پس ہماری نصیحت سنو! ایسی دروغگوئی اور گندہ ذہنی سے باز آؤ۔ ورنہ ایشور جانے تم کہاں اور ہم کہاں۔

خاکسار علیم الدین نائب ایڈیٹر

سماعِ موتیٰ۔ توسّل اور استمداد ثابت نہیں

فی زمانہ توسل اور سماع موتیٰ اور استمداد کے اہلحدیث یا یوں کہو محمدی لوگ قائل نہیں کیونکہ اور ان غیر مثبتہ پر نہ چلنے سے عوام طعن و تشنیع کرتے ہیں کوئی کہتا ہے اسی وجہ سے وہابی کہا جاتا ہے کہ یہ استمداد توسل سماع موتیٰ کے قائل نہیں۔ کوئی کہتا ہے حدیثیں یہ سب ہیں یہ حدیث کو ... اور ابنا ... والے ... ان مسائل کی کچھ ہیں اور بھی یہ ... ہیں کہ ... کثیر سلف میں سماع موتیٰ کی قائل نہ تھے بڑے بڑے مجتہدین بھی قائل ہیں اور نیز علما احناف سلف مگر ذرا ایسا کہنے والوں کو یہ خیال نہ آیا کہ آج اگر اہلحدیث کو اسی وجہ سے وہابی کہا جاتا تو گذرے ہوئے بڑے بڑے علما اور علما احناف پر بھی یہ لفظ وہابی صادق آجائیگا۔ یار بھی عجب بے نشانہ پتھر مارتے ہیں اے خدا کے بندو! کیا تمکو معلوم نہیں کہ ایک زمانہ سے اختلاف سماع موتیٰ میں چلا آرہا ہے پھر کسی کی بھی توہین کرنا بڑی نادانی ہے۔ اور استمداد تو غیر مثبتہ کسی کا مذہب نہیں۔ ہاں البتہ انکی قائل اور یہ مذہب انہیں کا ہے جنکو قبر پرستی مرغوب ہے اور جنکو ... ایک وحدہٗ لاشریک۔ کافی نہیں۔ ہم اپنی اس تقریر کو اس بحث پر ختم کرینگے کہ سماع موتیٰ۔ توسل۔ واستمداد جائز نہیں ثابت نہیں۔ اور ہم ترتیب وار سند لگاتے ہوئے بحث کرتے چلیں گے یعنی پہلے سماع موتیٰ پر بعدہٗ توسل پر پھر استمداد پر۔

(۱) سماع موتیٰ یعنی اموات کے سننے میں اختلاف ہے امام ابو حنیفہ کوفی رحمہ اللہ کے پاس سماع موتیٰ ثابت نہیں۔ جملہ معتبر کتب فقہ میں یہی ہے۔ مزید ثبوت کیلئے کتاب غرائب تحقیق المذاہب کی عبارت نقل کرتے ہیں۔ (رأی الامام ابو حنیفة من یاتی القبور لاهل الاصلاح فیسلم ویخاطب ویتکلم ویقول یا اهل القبور هل لکم من خبر وهل عندکم من اثر انی اتیتکم منادیکم من شهور ولیس سوالی منکم الا الدعاء فهل دریتم ام غفلتم فسمع ابو حنیفة یخاطبهم فقال هل اجابوا لک قال لا فقال له سحقا لک وتربت یداک کیف تکلم اجسادا لا یستطیعون جوابا ولا یملکون شیئا ولا یسمعون صوتا وقرء وما انت بمسمع من فی القبور۔ خلاصہ مطلب امام صاحب نے ایک شخص کو دیکھا کہ قبرستان میں کھڑا ہوا سلام کرتا ہے اور

... منیجر اہلحدیث امرتسر

مخاطب کرتا ہے اور بات کرتا ہے اور کہتا ہے اے قبر والو! کیا تم سے ہماری بھلائی ہو گی یا کبھی ہم تم سے آتا ہوں، اور میرا سوال کچھ نہیں مگر دعا کر دینا ہے میری سفارشی ہو جاؤ کیا تم مجھ سے غافل ہو گئے؟ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے سنکر فرمایا۔ اس شخص کو کیا تجھکو قبر والوں نے جواب دیا؟ کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو دور ہو ہلاکت ہو تیرے لئے۔ یہ اجسام جو جواب کی طاقت نہیں رکھتے اور کچھ چیز کے مالک نہیں اور نہ آواز کو سنتے ہیں اور آپ نے سماع موتی کی رد میں یہ آیت پڑھی تو نہیں سنا سکتا تو اے رسول قبر والوں کو۔ تعجب ہے کہ امام صاحب کے پاس سماع موتی ثابت نہیں۔ مگر آپ کے فرضی مذہبی سماع موتی کے قائل۔ اور اہلحدیث کو سماع موتی کے قائل نہ ہونے سے وہابی نام رکھتے ہیں مگر ذرا غور نہیں کرتے کہ اس مسئلہ میں حنفی اور اہلحدیث موافق ہیں پس اب چونکہ حنفی اور اہلحدیث موافق ہیں پس اب چونکہ حنفی مذہب میں بھی سماع موتی ثابت نہیں اسلئے حنفی کو بھی وہابی کہنا چاہئے۔ ایک حدیث بخاری کی سماع موتی میں پیش کیجاتی ہے۔ بخاری شریف میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہل قلیب پر گئے اور فرمایا کیا تم نے پایا حق جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا۔ حضرت عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ ایسے اجسام سے بات کرتے ہیں کہ طاقت کوئی کسی قسم کی نہیں رکھتے آپ نے فرمایا تم نہیں ہو زیادہ سننے والا ان سے۔ تحقیق اس حدیث کی یوں ہے کہ یہ آنحضرت [illegible] کا معجزہ تھا جیسا حضرت عمر کا یہ کہنا کہ آپ کیوں ایسے مردوں سے بات کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے خالی نہیں مگر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنا کہ تو ان سے زیادہ سننے والا نہیں۔ یہ ایک آپ کا معجزہ تھا اس وقت اہل قلیب کو عبرت دلانے کی غرض سے معجزہ سماع کا ہوا تھا۔ اس حدیث سے قطع نظر اس حدیث کے بعد ہی کی حدیث جو بخاری میں موجود ہے۔ سماع موتی کی پوری نفی کرتی ہے۔ حضرت عائشہ ام المؤمنین فرماتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہم لیعلمون الآن ان ما کنت اقول لہم حق ثم قرأت قال اللہ تعالیٰ انک لا تسمع الموتی۔ کہ اہل قلیب جو اب معلوم کرتے ہیں اور یہ سچ ہے اسلئے کہ خدا فرماتا ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو نہیں سنا سکتا۔ اس حدیث سے صاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسی وقت جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ سننے یہ معجزہ آپ کا تھا۔ اور ثبوت سماع میں وہ ایک حدیث پیش کیجاتی ہے کہ مردے کو جس وقت قبر میں رکھکر چلے جاتے ہیں تو جوتوں کی آواز کو سنتا ہے۔ اس میں کیا تعجب ہے کیا یہ معلوم نہیں کہ منکر نکیر قبر میں پرسش کے لئے اٹھاتے ہیں جب مردے کو پرسش کیلئے تو زندہ کرتے ہیں۔ اسی ہوش میں جوتوں کی آواز سنتا ہے یہ میت کی حالت کہاں ہے جو سماع موتی اس سے نکالتے ہیں۔

(۲) رد توسل۔ یہ بھی ثابت نہیں۔ اگرچہ تھوڑے علماء ادہر گئے تھے مگر اکثر عدم ثبوت توسل پر متفق تھے اور ہیں۔ توسل کے قائل قرآن شریف کی اس آیت کو دلیل میں پیش کرتے ہیں اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا اس آیت میں صرف لفظ وسیلہ کو کم فہم دیکھ کر اموات کو وسیلہ بنانا جائز ٹھہرا دیا۔ مگر در اصل اس آیت میں اسکی اچھا کافی نفی ہے۔ دیکھو اس آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ وہ لوگ جو غیروں کو پکارتے ہیں غیروں کو اپنا وسیلہ یا سفارشی بناتے ہیں۔ وہ خود ڈھونڈتے ہیں اپنے پروردگار کے پاس وسیلہ (یعنی قرب) کہ کونسا (ذریعہ) ہمکو زیادہ قریب ہے اور پروردگار کی رحمت کے امیدوار ہوتے ہیں اور عذاب سے ڈرتے ہیں یعنی خود اموات اس فکر میں ہیں کہ ہم خدا کا قرب کس طرح اختیار کریں۔ یہ اپنے اس فکر پریشانی میں دوسرے کا وسیلہ کس طرح ہو سکتے [illegible] اس آیت سے کبھی یہ نہیں نکلتا کہ احیا اموات کو وسیلہ بنائیں [illegible] وہ خود اسی فکر میں ہیں۔ بلکہ وہ اموات [illegible] اگر احیا [illegible] پہنچ جائیں تو ہم اس کو اپنا وسیلہ بنائیں اموات تو احیا کے محتاج ہوں اور امید رکھیں کہ احیا ہمارے لئے دعا کریں تو ہم بخشے جائیں اور یہاں برعکس معاملہ ہے احیا اموات کو وسیلہ بناتے ہیں۔ رد ثالث۔ اور یہ حدیث ثبوت وسیلہ میں پیش کرتے ہیں بخاری وغیرہ میں مروی ہے کہ تین شخص کہیں جا رہے تھے۔ ایک غار میں ٹھہرے ہوا زور کی چلی ایک گول پتھر کا غار کے منہ پر گرا۔ وہ بند ہو گیا۔ اب ہر ایک نے اپنے اعمال صالحہ کو وسیلہ بنایا۔ ہر ایک نے اپنے اچھے اعمال بیان کیا اور ادہر پتھر ہٹتا گیا۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں ہر ایک نے اپنے اعمال کو وسیلہ بنایا تھا نہ کہ پکارا ای عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ آپ وسیلہ ہو جاؤ اور اس پتھر کو نکالو اور خدا کے پاس ہمارے لئے دعا کرو۔ پھر احیا اموات کو وسیلہ بنانے پر کیوں اسکو دلیل بناتے ہو۔ اس حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص اپنے ہی اعمال کو وسیلہ بنائے۔ کیا ہر شخص کے عمل اپنے ساتھ ہی جائینگے

تک سمجھتے ہیں مگر اس ایں شان گمان کو بھی احیاء اموات کو وسیلہ بنانا نہیں نکلتا۔ اور ایک مشہور حدیث پیش کی جاتی ہے کہ حضرت عباس کو صحابہ نے پانی کے لئے وسیلہ بنایا تھا۔ اچھی حضرت زندہ کو وسیلہ بنا گئے تھے۔ اے خداوند یہ حضرت کے چچا ہیں تو انکی دعا قبول فرما۔ انکی طفیل سے ہم پر پانی برسا۔ کیونکہ صحابہ نے آنحضرت کے روضہ پر جا کر یہ کہا تھا کہ تو حضرت کو طفیل۔ یا حضرت کے وسیلہ سے پانی برسا۔ اگر احیاء کا اموات کو وسیلہ بنانا جائز ہوتا تو ضرور صحابہ خاتم النبیین افضل العالمین سید الانبیاء والرسل شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بناتے۔ عباس کو کیوں وسیلہ گردانتے۔ اس حدیث سے بھی احیاء کا اموات کو وسیلہ بنانا نہیں نکلتا اور پھر اموات کو وسیلہ بنانے کیسے ہیں بلکہ صاف قرآن عظیم الشان میں ارشاد ہے۔ قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا الآیۃ کیا پکاریں ہم (جیسے نادان پکارتے ہیں یا رسول اللہ یا خواجہ وغیرہ) خدا کے سوا ایسی چیز کو جو نہ ہمیں ضرر پہونچائے نہ نفع دے۔ ایسی بے معنے چیز کو کا ہیکو وسیلہ بناتے ہو اور کیوں پکارتے ہو۔

ایک جگہ ارشاد ہے هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ کیا یہ سنتے ہیں تم سے جس وقت کہ پکارتے ہو تم۔ کہاں ہیں سماع موتی کے قائل۔ ذرا دیکھیں اس آیت کو جو چیز نہ سنتی ہو انکو پکارنا۔ وسیلہ بنانا کیا سود دیگا

(۳) استمداد۔ یہ تو کسی مذہب میں نہیں اور اتفاق سلف وخلف کا ہے کہ استمداد جائز نہیں۔ البتہ مشرکوں کے پاس استمداد جائز کہا گیا ہے اور اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ سے انکار کرنیوالوں کے پاس غیروں سے مدد مانگنا بہتر جانا گیا ہے۔ قرآن مجید اس کے رد میں بھرا پڑا ہے۔ سورہ فاتحہ جو صبح شام نمازوں میں پڑھا جاتا ہے ہمیں خود استمداد کی کافی نفی ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ سے خدا ہی کی عبادت اور خدا ہی سے استعانت خاص ہو گئی ہے۔ پھر غیروں سے مدد طلب کرنا بڑی نادانی بے علمی کم فہمی کی بات ہے قرآن عظیم الشان میں یوں تو بہت سی آیتیں انکے رد میں ہیں مگر ایک دو آیت بطور نمونہ پیش کی جاتی ہیں۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيْرٍ یعنے کہدے اے محمد پکارو ان لوگوں کو جو گمان کرتے ہو۔ تم خدا کے سوا وہ مالک نہیں ایک ذرہ کے بھی (جب مالک نہیں تو وہ کیا مدد کرینگے) اور نہ انکا کوئی شریک ہے۔ (جب انکو امر و نواہی میں کوئی شرکت نہیں۔ تو پھر وہ کیا سفارشی بنیں گے۔ اور کیا مدد کرینگے۔ تفکروا یا اولی الالباب) اور نہ کوئی پشتیبان۔ جب یہ آیت پاک سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی ذرہ بھر بھی مالک نہیں تو استمداد کیا فائدہ دیگی ذرہ عقل سے کام لو واتقوا من اللہ یا اولی الالباب)

اور مولانا عیسیٰ ابن قاسم سندھی تنبیہ الملام میں بڑی زور سے لکھتے ہیں یہاں اُن کی عبارت انکا قول لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے تحریر فرماتے ہیں لا يجوز الاستعانة باهل القبور وعليه الجمهور جائز نہیں ہے مدد مانگنا اہل قبور سے اور تمام علماء اسی پر متفق ہیں۔

غیر خدا سے مدد مانگنے والے اس ایک ہی ضعیف بلکہ اضعف حدیث پر نازاں ہیں۔ طبرانی نے روایت کیا ہے۔ جب تم بھول جاؤ رستہ کو سفر وغیرہ میں اور ایسی زمین میں ہو کہ وہاں کوئی انیس نہ ہو تو یہ کہو عباد اللہ اعینونی اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ مجمع زوائد میں لکھا ہے۔ کہ اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اسپر اتفاق کیا گیا ہے کہ بعض راوی انکو ضعیف ہیں۔ ضعیف حدیث اہلحدیث کے پاس نہ قابل اخذ ہے نہ قابل تمسک۔ اہلحدیث ایسی ایک آدھ ضعیف حدیث کا خیال نہیں کرتے اپنے ایک آقا اپنے خالق اپنے مالک رب العزۃ سے مدد چاہتے ہیں۔ اسی کو ہر کام کا بر لانیوالا سمجھتے ہیں اور یہی کہتے ہیں حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم محمدی الحسنی حیدر آبادی

الطلاع ضروری

۱۷ اگست کے اہلحدیث میں میں نے ایک سوال لکھا یا تھا جس کا جواب علماء کرام سے طلب کیا تھا اب میں اس سوال کی تشریح کرتا ہوں کہ دو مولوی صاحب جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی ہیں جنکا یہ مذہب ہے کہ خدا تعالیٰ نے اگر یہودیوں کو جنت میں اور بدوں کو جہنم میں بھیجا تو ظالم ہے اس اعتقاد کو سب علماء کرام نے مومن لکا مذہب لکھا ہے۔ تمام علماء کو جواب کی صورت میں چھپوایا گیا ہے [illegible] مولوی ثناء اللہ صاحب نے وہ فتوی دیکھا ہو وہ علماء اہلسنت [illegible] نجات کے لوگ ہ باقی کا حال مسلمانوں کا منگالیں۔ خاکسار حافظ محمد یوسف جلد ساز امرتسر کٹرہ گربہا سنگھ۔

[illegible]

فتاوے

بار ہا لکھا گیا ہے کہ استفتا حسب ترتیب سے دفتر میں پہنچنے میں اسی ترتیب سے اخبار میں درج کئے جاتے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو جواب کی جلد ضرورت ہو تو لکھ دیں بیرنگ خط میں جواب منگا لیا کریں۔ کئی ایک صاحب شکایت کرتے ہیں کہ ہمارے استفتا ابھی تک کیوں درج نہیں ہوئے۔ امید ہے کہ ناظرین آئندہ ایسی شکایت نہیں کریں گے۔ ایڈیٹر

س نمبر ۱۶۔ ایک شخص مسمی غلام احمد خان سکنہ بستی غذا ان کا ہے۔ اس کو مرید پیگوا ڈہ میں ہیں بطریقہ قادریہ میں ہمارے وہ یہ کہتے ہیں کہ جو چیز ظاہر ہے سب خدا ہی ہے اور یہ مثال دیتے ہیں کہ جو سیاہی ہے اس سے ہی حروف بنتے ہیں اگر سیاہی نہ ہو تو حروف کس طرح بنیں گے۔

س نمبر ۱۷۔ خدا کے حکم کے بغیر کوئی ذرہ نہیں ہلتا اور وہ چاہے ہم سے روزہ رکھوائے چاہے نہ۔ ہم روزہ اس واسطے نہیں رکھتے۔

س نمبر ۱۸۔ اگر ہم کہیں کہ ہم روزے یا نماز کر کے بہشت لینگے تو خدا فرماتا ہے کہ جس کو چاہا بہشت دیدوں جسکو چاہا نہ۔ ہم اس کو حکم کو رد نہیں کرتے۔

س نمبر ۱۹۔ جو محمد صاحب نے لڑکا پالا تھا اس نے اپنی عورت کو طلاق دیدیا تھا اور محمد صاحب نے سنبھال لی تھی۔ اس کے نکاح کا ثبوت روا کرو۔

س نمبر ۲۰۔ خدا نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ بابا آدم کی تصویر بناؤ فرشتوں نے جواب دیا کس طرح کا اس کا نمونہ دکھاؤ انہوں نے حوض میں پانی ڈالکر چہرہ دکھایا کہ اس طرح بناؤ

س نمبر ۲۱۔ جب محمد صاحب آسمان کو گئے تھے تو وہ اس جسم میں نہیں گئے بلکہ خواب میں گئے۔ (رشید محمد کاریگر صابن دریا پینے والا)

ج نمبر ۱۶۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ سب چیزیں خدا ہیں وہ گمراہ ہیں یہ کسی مسلمان عقلمند بلکہ کسی آدمی کا مذہب نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یاایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم۔ یعنی اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ خدا ہمارا خالق ہے اور ہم اس کی مخلوق ہیں۔ سیاہی وغیرہ کی مثال وہاں صادق نہیں آتی کیونکہ سیاہی ایک مادی چیز ہے۔ مادی سے مادی اشیاء بنتی ہیں تو کوئی حرج نہیں مگر خدا تعالےٰ تو مادی چیز نہیں وہ فرماتا ہے لیس کمثلہ شئی۔ نہ میرے جیسی کوئی چیز ہے نہ میں کسی جیسا ہوں۔ غرض خدا خالق ہے اور باقی سب چیزیں اس کی مخلوق ہیں۔

ج نمبر ۱۷۔ ۱۸۔ خدا کے حکم دو قسم کے ہیں۔ ایک سیاسی دوسرے شرعی سیاسی حکم وہ ہیں جو انتظام دنیا کے متعلق ہیں۔ جیسے مرنا۔ جینا۔ بننا۔ بگڑنا۔ ہونا۔ [illegible] ایک کام شرعی ہیں۔ شرعی حکم کے [illegible] ہے اور تندرستی و بگڑنا [illegible] ہے گویا اختیار بھی اللہ ہی کا دیا ہوا ہے۔ اس کی مثال یہ سمجھو جیسے کوئی ساہوکار اپنے نوکر کو ہزار روپیہ دیکر کاروبار پر بھیجے اور کہے کہ یہ کام کرنا وہ نہ کرنا۔ اب جو کام وہ نوکر کرتا ہے اصل میں روپیہ کے ساتھ کرتا ہے جو مالک نے اسے دیا ہے مگر کرنے نہ کرنے کی بابت اسے سمجھایا گیا تھا کہ ایسا مت کرنا۔ اب وہ ناجائز کام کر کے یہ عذر نہیں کر سکتا کہ مالک کو کہے تم نے مجھے روپیہ دیا تو میں نے یہ برا کام کیا اگر روپیہ نہ دیتے تو میں برا کام کیوں کرتا۔ جیسا اس نوکر کا یہ جواب غلط ہوگا ویسا ہی خدا کی حکم عدولی کرنے والوں کا یہ عذر غلط ہے۔

اعمال نیک کرنے کا جب خدا حکم دیتا ہے تو اسی لئے دیتا ہے کہ ان کے بدلہ میں جنت عنایت کرے۔ چنانچہ فرمایا بما کنتم تعملون یعنی اعمال نیک کے عوض میں تم کو جنت ملیگی۔

ج نمبر ۱۹۔ زینب کے نکاح کا ثبوت خود قرآن شریف میں ہے فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا

یعنی ہم نے (خدا نے) تیرے ساتھ ان کا نکاح کر دیا۔

جب یہ آیت اتری تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب صحابہ کے سامنے پڑھی گویا مجلس نکاح ہو گئی اور زینب نے قبول کیا۔ بس یہی نکاح ہے۔ اگر زینب منظور نہ کرتی تو اسکا اختیار تھا۔ نکاح بھی نہ ہوتا۔

ج نمبر ۲۰۔ یہ محض بازاری گپ ہے۔

ج نمبر ۲۱۔ آسمان پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شب معراج کو جانا حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ جمہور امت اس سیر کو جسمانی کہتے ہیں بعض علماء روحانی کے بھی قائل ہیں۔ واللہ اعلم عند اللہ

معذرت ۔ طبیعت کی ناسازی کیوجہ سے فتوی پورے نہیں لکھے گئے۔ ابوالوفا

چودھویں صدی کا مسیح ۔ مرزا قادیانی سوانحعمری بطرز ناول۔ صفحہ ۱۴۰ مجلد قیمت ۸؍

پشمینہ

چادر پشمینہ

طول ۲ گز

انتخاب الاخبار

جلسہ مذاکرہ آرہ کی دلفریب ارائیں محتاج بیان نہیں۔ بڑے بڑے مشاہیر علماء کا مجمع ان کے رقت آمیز مواعظ حسنہ کی دلچسپی تقریر کو موم بنانیوالی انداز بیان دور دور کے سربرآوردہ نگان قوم علماء و رؤسا و عام اہل اسلام کا ہجوم۔ مدرسہ احمدیہ کے ہونہار طلباء کی تقریریں سالانہ کارروائیوں کی رپورٹ خوانی اس مجموعی سماں کو جس نے ایک مرتبہ بھی دیکھ لیا ہو ممکن نہیں کہ وہ دوبارہ مشتاق دید نہ ہوا ہو کہاں ہیں اسلامی جلسوں کا شوق رکھنے والے کدہر ہیں دینی اخوت کا ذوق رکھنے والے اور کار حسنات میں ذاتی درمی قلمی سخنی قدمی امداد پہنچانے والے۔ انہیں مژدہ سنا تا ہوں کہ ۲-۳ ذیقعدہ ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۲۲-۲۳ دسمبر ۱۹۰۵ء روز شنبہ و یکشنبہ کو مذاکرہ علمیہ آرہ کا ستر ہواں سالانہ اجلاس آرہ میں ہوگا۔ تھوڑی تکلیف گوارہ فرماکر دو روز کے لئے آرہ میں ضرور تشریف لائیں اور شریک جلسہ ہوکر جمعیت علماء مدرسہ احمدیہ آرہ کے لائق و ہونہار طلبہ کی حیرت انگیز تعلیم جس کو وہ سنا یا کرتے ہیں آنکھوں سے مشاہدہ فرماویں اور ان کی دلپسند تقریروں سے محظوظ ہوں۔ اور اسلامی اخوت و محبت کا لطف اٹھائیں اور جلسہ مذاکرہ علمیہ کے اعلیٰ مقاصد یعنی ترقی اسلام اور ترویج علوم دینیہ کی ثواب دارین سے محروم نہ فرماویں مگر یا تاکید ہے کہ ضرور تشریف لائیں۔ استقبال کرنیوالوں کی جماعت سواریوں کے ساتھ اسٹیشن پر موجود رہیگی۔ جو صاحب اس مبارک جلسہ میں شرکت کا قصد فرماویں ان کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ تاریخ ۲۰ شوال ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۰۵ء تک مذاکرہ علمیہ کو اپنے اس مبارک ارادہ سے ضرور اطلاع بخشیں۔ تاکہ طعام و جائے قیام کا انتظام پیشتر سے درست ہو۔ الملتمس ابو نصیر محمد یوسف معین مہتمم جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ۔

نوٹ جلسہ کی تمام کارروائیوں میں جنتری کا اعتبار ہوگا۔

اڈیٹر امسال جلسہ آرہ کو ایک بڑی عزت حاصل ہونیوالی ہے۔ کہ پنجاب کے فخر جناب مولانا حافظ عبد المنان صاحب محدث وزیرآبادی بھی شریک ہونگے۔ انشاء اللہ۔ تخفیف کرایہ کی خبر ابھی نہیں پہنچی۔

ویلز آگرہ کے دوران میں حضور والا شہزادے سرکٹ ہاؤس میں مقیم رہیں گے۔ ان کا کیمپ سرکٹ ہاؤس کی ملحقہ زمین پر نصب کیا جائیگا۔ وانسرائے کے کیمپ سے علاوہ لفٹننٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کا کیمپ الگ ہوگا۔

آگرہ میں ... بار کے موقعہ پر رئیسوں اور وزیٹروں کے لئے ایک کیمپ نصب کیا جائیگا۔ مقررہ فیس کے ادا کرنے پر وزیٹروں کو اس کیمپ میں ہر قسم کا آرام ملیگا۔ جو وزیٹر اپنے خیمے ساتھ لانا چاہیں اور اپنے کیا ... علحدہ کرنا چاہیں ان کے لئے بھی کیمپ میں جگہ مقرر کردیجائیگی۔ وزیٹروں کو اس بارہ میں اپنی درخواست افیسر انچارج واسرائے کیمپ آگرہ کے نام بھیجنی چاہیئے۔

ڈھاکہ کی تمام مسجدوں میں جمعہ کی نماز کے بعد مسلمانوں نے وزیر ہند کے اس اعلان پر کہ تقسیم بنگالہ ایک فیصل شدہ امر ہے اس میں اب ترمیم نہیں ہوسکتی شکرانہ کی نماز ادا کی۔ اور اس اعلان پر مسلمانوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔

رنگون پولیس کا ایک دیسی کنسٹیبل اور ایک گارڈ ... ایک نابالغ لڑکی کو ہندوستان سے بھگا کر برما لے گئے۔ ہندوستان سے تار پہنچنے پر وہ دونو گرفتار کر لئے گئے ملزموں کے جرم کی تحقیقات عدالت میں ہوگی۔ دونو ملزم تحقیقات کے لئے ہندوستان بھیجے گئے۔

چالیس فقیروں کو کلکتہ کے بازار میں خیرات مانگنے پر عدالت نے یہ سزا دی کہ وہ عدالت کے احاطہ میں عدالت کے برخاست ہونے تک قید میں رہیں اس خفیف سزا کا اثر فقیروں پر کچھ نہ ہوا۔ ان میں سے بعض فقیر سیدھے ... اور ... بازار میں خیرات مانگتے ہوئے گرفتار کئے گئے۔ اس مرتبہ مجسٹریٹ نے کسی فقیر کو ... دن اور کسی کو چار دن قید بامشقت کی سزا دی۔

بہاولپور کی ریاست نے امیر صاحب کابل کے شکار کا کیمپ خانپور کے ... اسٹیشن سے ۶ میل کے فاصلہ پر نصب کرنے کا انتظام کرلیا۔

مکہ معظمہ کی نہر زبیدہ کی مرمت کے چندہ میں تین لاکھ روپے جمع ہوگئے ایرانی ... نہر زبیدہ کی ترقی کے لئے بڑی فراخدلی سے چندہ دیا۔ اس نہر کی مرمت کا کام شروع ہوگیا ہے۔

حجاز ریلوے کے چندہ میں تین کروڑ ... لاکھ روپیہ اب تک جمع ہوچکے ہیں۔

روس کے سال آئندہ کے بجٹ میں ... کروڑ ... لاکھ روبل کا گھاٹا رہا۔ ترکی انگریزی کی پوری ... کر کے ... سلطنت چلائے گئے ...

... روانہ ہوکر ڈیوک آف کناٹ ... ہانگ کانگ اور ... گورہ فوج کا معائنہ ...

مولوی عبد الرحمن صاحب مہتمم مدرسہ ... والپور کی لڑکی فوت ہوگئی ہے ... ناظرین اہلحدیث ... درخواست کرتے ہیں کہ مرحومہ کیلئے دعا مغفرت کریں ...

ahmadimuslim.de

بے نظیر بے ہدف دوائیں

برقی ست — اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے میں نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو تناسل میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے واسطے قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں [illegible] اور طاقت پیدا ہوتی ہے غرضیکہ نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت [illegible] مع محصولڈاک [illegible]

گولڈن پلز — یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی تقویت [illegible] میں جو کہ فولاد چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی [illegible] اجزا سے بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں۔ جو صاحب جوانی [illegible] ہو گئے ہوں یا کسی باہ کے شاکی ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت [illegible]

مومیائی — اصلی [illegible] ہر قسم کی دماغی اور بیرونی کمزوری درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے چوٹ لگنے پر دو چار رتی کھانے سے درد دور ہو جاتا ہے۔ اور جماع کے بعد [illegible] طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی [illegible] بوڑھے جوان سب کو یکساں مفید ہے قیمت [illegible]

معجون مقوی دماغ — جن لڑکوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہے اور دماغ کمزور ہو گیا ہے۔ نزلہ اور درد سر سے تنگ آگئے ہوں ضعف بصر کی شکایت ہو۔ اس کا استعمال کریں انشاء اللہ تمام شکایات رفع ہو جائینگی قیمت فی ڈبیہ [illegible] مع محصول

ممسک حیوان — اس کے استعمال سے جریان بند منی گاڑھی اور [illegible] ہو جاتی ہے قیمت [illegible] فی شیشی مع محصول

جوہر دافع آتشک — اس دوا سے آتشک جیسا موذی مرض صرف پندرہ یوم میں رفع ہو جاتا ہے قیمت [illegible]

کشتہ قلعی — [illegible]

کشتہ فولاد — [illegible]

کشتہ چاندی — [illegible]

پروپرائیٹر ہمدردی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ ارزاں مل سکتا ہے۔ اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔ اور مال بوقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ [illegible] فی عدد	کلاہ سادہ [illegible] فی عدد
ندی [illegible]	زرین [illegible]
اونچے کی [illegible]	ٹیال ریشمی [illegible]
ازار بند سوتی [illegible]	کمبل [illegible]
ریشمی [illegible]	فوجی [illegible]
نہان گیر [illegible]	لوئی سفید [illegible]
جوتا ساخت [illegible]	لوئی رنگین [illegible]
جوتا زین [illegible]	پٹی اونی [illegible]
جرابیں دستانہ اونی [illegible]	پٹی پشمینہ [illegible]
سوتی [illegible]	[illegible]
فوجی زین خاکی [illegible]	چادر پشمینہ [illegible]
حمائل [illegible]	نیان [illegible]
خاکی [illegible]	سوتی [illegible]
[illegible]	[illegible]
دری [illegible]	دری [illegible]

باقی فہرست منگوا کر دیکھو

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال فوجی اسباب [illegible] زین [illegible] بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ [illegible] ضرور [illegible] معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ — سوداگروں کو خاص رعایت [illegible] مال بھیجا جاتا ہے [illegible] ویلیو پے ایبل [illegible] ارسال کیا جائیگا۔

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودہیانہ

ahmadimuslim.de

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

R.L.N° 352.

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ

والیان ریاست سے ۔ للعہ

جاگیرداروں اور رئیسوں سے للعہ

عام خریداروں سے عہ

غیر ممالک سے ۸ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے عہ

اجرت اشتہارات کا

فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال بنام مالک

اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

اہلحدیث

اخبار

نمبر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت ادا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند درج ہونگے۔

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۲۰ شوال المکرم ۱۳۲۴ھ ہجری مطابق ۷ دسمبر ۱۹۰۶ عیسوی

ایک دینی ضرورت

ہر سال کی طرح ممانعت تعزیہ کا فتویٰ امسال بھی شائع کرنے کا خیال ہے۔ مگر اسکو ذرہ وسیع پیمانہ پر بہیں حضرات علماء کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنے دستخطی صرف اتنا کارڈ پر لکھکر ارسال فرماویں تعزیہ بنانا بدعت و حرام ہے وغیرہ جو الفاظ مناسب خیال مبارک میں آویں۔ دوسرے ناظرین جو اس بدعت کو مسلمانوں میں دیکھنا نہیں چاہتے وہ اپنے اپنے علاقہ کے علماء کرام سے اتنا لکھا کر بھیجنے کی تکلیف گوارا کریں۔ تاکہ فتویٰ مکمل ہو کر بڑی اعتبار سے شائع ہو جس میں بہت جلد توجہ فرماویں اور خدائے تعالیٰ سے اجر عظیم پاویں۔

غریب فنڈ

اکثر اوقات ایسے لوگوں کی درخواستیں آتی رہتی ہیں جو اہلحدیث کے شیدائی اور شائق ہوتے ہیں مگر نادار ی کی وجہ سے محروم۔ دنیا میں مدد بہت پہنچتی ہے کبھی تو کوئی صاحب ہمت ایک کو متحمل ہو جاتے ہیں مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اکیلا آدمی متحمل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے تجویز ہوئی ہے کہ جو صاحب اپنی اپنی ہمت کے مطابق آنہ۔ دو آنہ۔ چار آنہ بطور چندہ کے دیا کرینگے۔ وہ اس فنڈ میں جمع رہیگا۔ اور بوقت ضرورت حسب گنجائش غرباء کو اخبار جاری ہوا کریگا۔ اس چندہ کی آمد و خرچ کا حساب اخبار میں شائع ہوا کریگا جیسے غریبوں کو ہر سال دفتر سے بھی رعایت ہوگی۔ یہ بھی واضح رہے کہ یہ چندہ نہ ماہواری ہوگا نہ سالانہ بلکہ حسب توفیق وقتاً فوقتاً۔ اس چندہ کی ابتدا منشی علم الدین نائب ڈپٹی انسپکٹر سے کی ہے [illegible]

اہلحدیث کانفرنس

کی بابت حاجی محمد سردار خان صاحب سوداگر [illegible] تحریر فرماتے ہیں۔

[illegible] اہلحدیث کانفرنس کی بابت مضمون شائع ہو رہا ہے جب سے [illegible] دیکھا ہے حد سے زیادہ خوشی ہوئی خدا کرے ہمارے علما اپنی [illegible] کی ترقی کے کوشاں ہو جاویں۔

ڈاکٹر [illegible] محمد [illegible] صاحب [illegible] تحریر فرماتے ہیں۔

آپکے معزز اخبار میں [illegible] کانفرنس دیکھتے ہی مجھے بھی خیال پیدا ہوا کہ اپنی رائے [illegible] فوائد ظاہر کروں۔ مگر شرم آتی ہے کہ [illegible] کیا اور میری رائے کی وقعت کیا۔ لیکن اہلحدیث کانفرنس کی عام خوبیاں خاموش رہنے نہیں دیتیں۔ گروہ اہلحدیث کی حدیث نبوی کو

8 DE 06

زندہ رکھنے میں جانکاہی اور کوشش اظہر من الشمس ہے۔ پس یہ اہلحدیث کانفرنس نہ صرف اہلحدیثوں ہی کیواسطے باعث خیر و برکت ہوگی۔ بلکہ تمام اہل اسلام کیواسطے یہ ابر رحمت ثابت ہوگی۔ میری امیدیں تو یہاں تک دامن پھیلا رہی ہیں کہ اگر آرہ کے جلسہ میں خدا آپکو آپکی مبارک کوششوں میں کامیاب کرے اور اس اسلامی بہترین خیال کو سرسبز کردے تو وہ دن دور نہوگا کہ اس کانفرنس سے دیگر اقوام بھی مستفید ہوں میں دست بدعا ہوں کہ خدا اس کانفرنس کے وجود کو قائم کرے۔ میری آنکھیں جسوقت اس خوشخبری کو پڑھینگی فوراً پروردگار عالم کے سجدہ شکر میں گر پڑینگی۔"

جہاں بہت سے علماء کرام اور دیگر احباب نے اہلحدیث کانفرنس کی تائید کی ہے بعض اکابر کی رائے میں اسکا چلنا مشکل ہے۔ یہ بزرگوار کانفرنس کی ضرورت اور مفید ہونے کے تو قائل ہیں مگر ان کا خیال ہے جو صرف خیال ہی نہیں بلکہ دلیل پر مبنی ہے کہ گو ضرورت زمانہ نے بعض علماء کو بیدار کر دیا ہے مگر عام طور پر علماء کو ابھی تک کام کرنے کا اسباب نہیں آیا۔ [illegible] لیکن [illegible] کی ایک حد تک تائید کرتے ہیں لیکن [illegible] دنیا کے سب کام امیدوں پر چلتے ہیں۔ دنیا کے تاجر سمندر پار سے لاکھوں کروڑوں کا مال بذریعہ جہازات لیجانے والوں کو کون اس امر کا یقین دلاتا ہے کہ انہیں نفع ہوگا۔ راتوں جاگنے والے طلبا کو کون امر باور کرا سکتا ہے کہ تم کامیاب ہوگے۔ لیکن کیا وہ اس خیال سے محنت اور جانکاہی کرنی چھوڑ دیتے ہیں۔ شاہ تیمور کا قصہ مشہور ہے کہ ایک دفعہ بھاگ کر کہیں چھپ رہا تھا۔ اس مکان کی دیوار پر ایک چیونٹی دانہ لیکر چڑھتی تھی اور گر پڑتی تھی۔ شاہ موصوف اسکو گرنے اور چڑھنے کو گنتا رہا۔ وہ ۶۹ دفعہ گری آخر ۷۰ ویں دفعہ دانہ کو لیکر چڑھ گئی۔ شاہ نے اس سے نتیجہ نکالا کہ [illegible] سے کئے جاؤ کوشش مرے دوستو!
(ملاحظہ ہو تاریخ جان ملکم بحوالہ کتاب شاہ تیمور)

آجتک اہلحدیث میں اس قسم کی تحریک کبھی نہیں ہوئی تو پھر اس کی ناکامی کی نظیر بجز ذہنی تصور کے اور کیا ہو سکتی ہے۔

علاوہ اس کے اہلحدیث کانفرنس کی بڑی کوشش صرف پند و نصائح اور مجالس وعظ پر ہوگی۔ جبکہ مسلمانوں کا عام طور پر یہ شوق ہے کہ کوئی اکیلا خوش بیان واعظ کسی شہر یا گاؤں میں آنکلے تو کھانے پینے کے علاوہ نقدی فتوحات بھی بہت کچھ کر سکتا ہے مسلمان جو بخوشی اسکو دیتے ہیں آ کس چیز کے عوض میں دیتے ہیں۔ صرف وعظ و نصیحت سنکر۔ کیا جب ایک واعظ پانا صرف گوارا کرتے ہیں تو جہاں بہت سے علما ملکر وعظ کرینگے۔ وہاں کے لوگ اس خرچ کو بہت بڑا سمجھینگے ؟ (نہیں)

اس تقریر سے میرا مطلب یہ ہے کہ اہلحدیث کانفرنس فرضاً اگر کوئی اور کام نہ کرے صرف سالانہ جلسہ میں علماء کرام وعظ ہی فرما دیں تو قوم کے دام وصول ہو گئے جلسہ اگر ایک سال ہو تو ایک سال کے دام۔ دو سال ہو تو دو سال کے پس توکلاً علی اللہ نیتوں کو صاف کر کے اس کام کو شروع کر دیا جائے السعی منا والاتمام من اللہ۔

علما کے لئے کیا یہ مقام عبرت نہیں کہ قوم کے معزز افراد کو انکی معمولی کم ظرفی سے سرپھول کرنے سے آپ پر اعتماد نہیں رہا۔ کہ کسی کام کو ایک جا ہو کر کرینگے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ایضا امت مرحومہ پر رحم فرما۔

حسابہ دوستان وردل

دسمبر کے مہینے میں جن احباب کی قیمت ختم ہے انکو نمبر ریج

ذیل بلا اطلاع از آئندہ سال کی بابت وی پی وصول کرنے کو طیار رہیں۔ نامنظوری کی صورت میں مہربانی کر کے اطلاع بخشیں۔

۱۵۳	امرتسر	۶۲۴	باکی پور
۱۵۸	دہلی	۶۲۶	اودھپور
۱۶۳	راولپنڈی	۶۲۱	جینج گدہ
۱۸۸	سیالکوٹ	۶۲۶	فیض آباد
۲۱۸	ڈلہیہ	۶۸۹	آرہ
۲۲۰	امرتسر	۶۹۳	دیاپور
۲۲۷	پھلواری	۶۹۳	برہم پور
۲۲۹	جاگی	۶۹۴	جالندھر لنگری
۲۳۴	چدم برم	۶۹۵	سرسی
۲۶۲	چھپرہ	۶۹۶	نگینہ
۵۰۵	سہارنپور	۶۹۷	پھلواری
۵۸۹	جیند	۶۹۹	[illegible]
۶۵۳	بدایوں	۷۳۳	سیالکوٹ

۷۶۴	بٹھنڈہ	۸۱۷	سمبلپور
۷۷۶	علی گڑھ	۸۱۸	دوراہا
۸۰۷	ٹوگونہ	۸۴۸	پورنیہ
۸۷۶	تہاروشاہ		

درخواست نمبر ا۔ گذارش ہے کہ مجکو اخبار اہلحدیث پڑھنے کا نہایت شوق ہے لیکن میں بہت غریب آدمی ہوں میری درخواست فی سبیل اللہ درج اخبار کریں۔ کوئی صاحب اخبار میرے نام جاری کرادیں۔ اللہ انکو جزا دے۔

میرا پتہ یہ ہے۔

موضع نوانکوٹ دارغہر لاہور۔ ڈاکخانہ نولکھا۔ غلام محمد اہلحدیث۔

ایک دریافت

براہ مہربانی بذریعہ اخبار اہلحدیث کے شایع فرمائے کہ پٹھانوں کی اصلیت کیا ہے اور انکے خاندان کا پورا حال کس کتاب سے مل سکتا ہے۔ جو صاحب جانتے ہوں۔ بذریعہ اخبار اہلحدیث کے اطلاع بخشیں۔ ممنون و مشکور ہونگا۔

محمد یوسف وکیل خریدار نمبر ۶۱۶ اترولہ ضلع گونڈہ

اڈیٹر۔ سرسوم ہند میں کسی قدر پتہ ملجائیگا۔

سخت ضرورت

کتاب ترجمان وہابیہ انگریزی کسی صاحب کے پاس ہو۔ تو انکی قیمت وغیرہ سے بذریعہ ایک کارڈ کے بپتہ ذیل مطلع فرمادیں۔ یا اگر وہ جانتے ہوں کہ کس سے مل سکیگی تو اطلاع بخشیں۔ محمد ابوالقاسم مہتمم سعید المطابع محلہ دارانگر بنارس

ایک دریافت کا جواب

زیادہ تر اسوقت امداد کے لائق مدرسہ احمدیہ آرہ ہے۔ اسکی تربیت اسکی نیک نیتی مشہور آفاق ہے۔ اسوقت صدہا بچے مسلمانوں کے تعلیم پاتے ہیں اور کتنے تعلیم پاکر فارغ التحصیل ہوکر اور قوم کو فائدہ پہونچانے میں مشغول ہیں علاوہ تعلیم کے لڑکوں کو صنعت و حرفت بھی سکھائی جاتی ہے جہلا ہے تو امداد کے لائق ہوگا تو اور کون! ناظم مدرسہ مذکور

درخواست نمبر ۲۔ خاکسار محمد شاہ سید طالب علم کیطرف سے عرض سب صاحبان کی خدمت شریفہ میں یہ ہے کہ بندہ طالب العلم ہے اور بندہ جاںبڑ اہلحدیث کے دیکھنے کا بہت شوق ہے اپنی گرہ سے منگوانے کی توفیق نہیں ہے لہذا کوئی بندہ کے نام پر اخبار اہلحدیث جاری کرادیں۔ سید محمد شاہ موضع دوپیووالے ڈاکخانہ فتحگڈہ ضلع گورداسپور۔

اجتہاد و تقلید

اسکی دفعہ ہمارا ارادہ تھا۔ کہ ڈیفنس بخاری

سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث ۳۰ نومبر

کے جملہ معترضہ سے گذر کر اصل مضمون پر جائیں مگر اہل فقہ کے ایک مضمون کا نقل کرنا ضروری معلوم ہوا۔ تاکہ ہمارے ناظرین کو پختہ یقین ہوجائے۔ کہ اماماں دین کو کون لوگ برا کہتے اور برا جانتے ہیں۔ پس غور سے سنئے!

الجرح علی البخاری

کتاب بخاری پر جرح کچھ آج نئی بات نہیں ہے بلکہ جسوقت سے کتاب مذکور تصنیف ہوئی ساتھ ہی انکی اسی وقت سے اسپر جرح کا بھی آغاز ہوا زمانہ حیات میں امام بخاری کے اپنے شاگرد امام مسلم نے دیباچہ صحیح مسلم میں اسپر جرح کی اور انکے بعد امام نسائی اور ابوداؤد اور حافظ دارقطنی اور ابن حزم اور ابن جوزی اور ابن ہمام اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہ رحمہم اللہ نے اپنے اپنے زمانہ میں اسپر جرح و قدح کرتے رہے۔ غرضکہ کوئی زمانہ ایسا نہیں گذرا کہ محدثین نے کتاب بخاری پر جرح نہ کی ہو۔ علیٰ ہذا امام بخاری کا درجہ بھی فن حدیث میں جماعت محدثین میں کچھ ایسا اعلیٰ نہیں تسلیم کیا گیا حتی کہ صحاح والوں میں سے تو سوائے ترمذی کے اور کسی نے امام بخاری کو اس قابل ہی نہیں سمجھا کہ ان سے کوئی حدیث روایت کریں۔ پس فن حدیث میں اس سے بڑھکر اور کیا مرتبہ پست ہوسکتا ہے کہ صحاح والوں میں سے حتی کہ خود امام بخاری کے شاگرد امام مسلم نے تو ان (امام بخاری) سے کوئی حدیث روایت کرتے ہیں اور نہ انکی شرائط حدیث کے پابند ہوتے ہیں۔ اور یہ جرح سب جو وقتاً فوقتاً کتاب بخاری پر ہوتی رہی ہے مختلف قسم کی ہے۔ کسی نے متن حدیث پر جرح کی اور کسی نے راویوں پر اور کسی نے شرائط حدیث پر وغیرہ ذالک لیکن اس مقام پر ہم کچھ ہم لکھنا چاہتے ہیں۔ وہ راویوں کی جرح ہے۔ واضح ہو کہ بخاری کے راویوں پر جرح ہے۔ وہ چند طرح کی ہے کسی پر ضعیف ہونیکی اور کسی پر جھوٹے اور کسی پر مذہب بدعتی ہونیکی وغیرہ ذالک۔ یہاں پر ہم صرف ان راویوں کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جنپر ضعیف ہونیکی جرح ہے۔ اور وہ دو قسم کے ہیں۔ ایک بخاری کے وہ رواۃ جن کا ضعیف ہونا خود امام بخاری نے قبول کیا ہے۔ دوسرے وہ رواۃ جنکو

ahmadimuslim.de

دیگر محدثین اور ائمہ دین نے ضعفاء میں شمار کیا ہے۔ ہم انکو اُن ضعیف راویوں کا تذکرہ نہیں کرتے ہیں۔ جنپر دیگر محدثین نے ضعیف ہونیکا حکم لگایا ہے۔ بلکہ ایک مختصر فہرست بخاری کے صرف اُن راویوں کی ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ جنکا ضعیف ہونا خود امام بخاری نے تسلیم کیا ہے۔ وسواسطے المرء یؤخذ باقراره انسان اپنے اقرار سے ماخوذ ہوتا ہے اور اگرچہ بخاری کے ایسے ضعیف راوی جنکا ضعیف ہونا خود امام بخاری نے تسلیم کیا ہے۔ کثرت سے ہیں۔ مگر ہم بنظر اختصار چند راویوں کے نام یہاں لکھتے ہیں۔ جبکو امام بخاری سے تعجب اور سخت تعجب معلوم ہوتا ہے کہ جن راویوں کو وہ خود ضعیف سمجھتے تھے۔ تو اُن سے پھر حدیثوں کا روایت کرنا ہی کیا ضرور تہا۔ علامہ ذہبی نے بھی میزان الاعتدال میں اکثر جگہ امام بخاری کے اس امر پر تعجب ظاہر کیا ہے۔ کہ جس راوی کو انہوں نے ضعیف سمجھا تو اُس سے پھر حدیث کیوں روایت کی چنانچہ علامہ موصوف کتاب مذکور میں ایک مقام پر مقیم (بخاری کے ایک راوی کا نام ہے) کے ترجمہ میں لکھتے ہیں والعجب من البخاری ان البخاری اخرج له فی صحیحه وذکره فی کتاب الضعفاء۔ ترجمہ تعجب ہے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں ان (مقیم) سے حدیث روایت کی ہے حالانکہ انکا ذکر کتاب الضعفاء میں کیا ہے۔

قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری کا حافظہ قوی نہ تہا ورنہ کوئی قوی الحافظہ والا شخص کبہی ایسا نہیں کرسکتا کہ جس راوی کو وہ خود ضعیف سمجھے اور پھر اسی سے حدیث بہی روایت کرے۔

بخاری کے چند راویوں کے نام جنکا ضعیف ہونا خود امام بخاری نے اپنی کتاب الضعفاء الصغیر میں قبول کیا ہے۔

ابراہیم بن اسمٰعیل بن مجمع۔ اسمٰعیل بن ابان ابو اسحاق۔ ایوب بن عائذ الطائی۔ حارث بن شبل۔ زہیر بن محمد التمیمی العنبری۔ سعید بن ابی عروبہ۔ عبداللہ بن الحفص۔ عبداللہ بن ابی لبید۔ عبداللہ بن لہیعہ بن عقبہ۔ عبداللہ بن نافع قرشی ابوبکر۔ عبدالرحمٰن بن اسحاق بن الحارث۔ عبدالرحمٰن بن سلمان۔ عبدالملک بن اعین۔ عبدالوارث بن سعید۔ عطاء بن السائب بن زید۔ عطاء بن ابی میمونہ البصری۔ علاء بن خالد الاسدی۔ عکرمہ بن خالد المخزومی۔ کہمس بن منہال۔ مجالد بن سعید بن عمیر۔

(از ابو نعیم محمد عبد العلیم آبادی)

(اہل فقہ ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء صفحہ ۳)

ہم حیران ہیں کہ ایسے صریح کذب اور بہتان عظیم کا کیا جواب دیں۔ عنوان بیان کو دیکھ کر خیال ہوتا تھا کہ شاید معترض شیعوں کی کتاب تشیید المطاعن سے کچھ نقل کریگا۔ مگر افسوس کہ یہ بھی نہیں کیا کوئی بات ٹھکانے کی نہیں کی بجز اسکے کہ امام بخاری کی محض زبانی تحقیر اور تجہیل کی۔

ناظرین! یہ ہیں وہ لوگ جو جماعت اہلحدیث کی نسبت کہا کرتے تھے کہ یہ لوگ اماماں دین کو برا کہتے ہیں۔ اللہ اکبر ؎

وہ بی کہ خون عاشق پروانہ شمع را ✦ چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

ہم نہیں چاہتے کہ ایسے ایک لغو اور فضول مضمون پر جسکی ہیں آنکو جواب میں کافی ہے کہ ہم اپنے معزز گرامی قدر دوست مولوی ابو نعیم محمد عبد العلیم سلمہ اللہ حیدر آبادی کا ایک مراسلہ درج کردیں جو مدت سے آیا ہوا ہے۔ ناظرین غور سے اسے پڑھیں۔ وہو ہذا

حضرت سید المجتہدین محمد بن اسمٰعیل البخاری

عموماً لوگ اپنے اپنے ناقص خیالات کی وجہ سے اجتہاد کا حصر ائمہ اربعہ ہی میں کر دیتے ہیں۔ اور بعض تو ایسا غضب کر دیتے ہیں کہ وہ جنکے مقلد ہیں اُسی کو مجتہد مطلق سمجھتے ہیں۔ مثلاً حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تقلید کرنے والے سمجھتے ہیں اور انکی رائے کو شائع کرتے ہیں۔ کہ امام ہمام موصوف ہی جیسے مجتہد ہوئے ویسے کوئی نہیں۔ علیٰ ہذا القیاس حضرت امام شافعی کے مقلدین اپنے امام کو اُسی طرح خیال کرتے ہیں اور اپنے خیال میں اتنا ترقی کر گئے کہ اور جو ہزاروں مجتہد گذرے اُن سے انحراف کرتے ہوئے انکے اجتہاد سے مطلق انکار کر دیا۔ منجملہ اُن ہزاروں لاکھوں مجتہدین کے جناب امام بخاری بھی ایک مجتہد گذرے ہیں جنکو اجتہاد کے قائل بہی اچھے علماء و ائمہ تھے۔ انکی نسبت یہ خیال پیدا ہو رہا ہے اور کہنے لگے ہیں۔ کہ وہ مجتہد مطلق نہ تھے۔ پہلے پہل ناظرین کی خدمت میں یہ عرض کر دیتا ہوں کہ مجھے چنداں ضرورت نہیں تھی کہ اس امر پر زور دوں کہ امام بخاری مجتہد تھے کیونکہ امام بخاری صاحب کا اجتہاد اظہر من الشمس ہے۔ گو بے علم اور نادان چشم انکار کرتے رہیں۔ مگر میرا اب اس مضمون پر زور دینا اسلئے ہے کہ بعض حضرات نے آپ کے اجتہاد کے خیال کو اٹھانا چاہا ہے۔ کہ عوام اجتہاد سے منکر ہوں اور کتاب بخاری کو کام نہ لگائیں۔

میں اس خیال کے بعد اس امر کے انکشاف کرنے پر کہ امام بخاری نہ مجتہد بلکہ سید المجتہدین ہوئے ہیں قلم اٹھاتا ہوں ۔ اب اگر مجھ پر اعتراض ہو کہ ہم تمہاری بات کیوں مانیں تم ویسے ہی تعریف کرتے ہو جیسے ہر مرید ہی اپنے امام کی جھوٹی تعریف کیا کرتا ہے ۔ میں اس کا جواب اس طرح دے سکتا ہوں ۔ کہ اہل حدیث کا مذہب یہی ہے کہ تقلید شخصی نہ کیجائے بلکہ تقلید عام ہو وہ یہ کہ اگر کوئی ہم کو امام ابو حنیفہ رح کا ایسا قول بتلائیں جو موافق کتاب اللہ و کتاب رسول کے ہو ۔ ہم کو اس کے ماننے میں دریغ نہ ہوگا ۔ اسی طرح امام شافعی امام ابن ماجہ وغیرہ کے اقوال و روایات ہم کب صرف امام بخاری ہی کی تقلید شخصی کرتے ہیں جو امام بخاری ہی کو سراہتے رہیں بلکہ ہم کہینگے کہ مجتہد بہت سارے گزرے ہیں ۔ نہ صرف امام ابو حنیفہ رح ۔ اسی کا ... امام بخاری ہی پر ۔ مگر جو بعض ... امام بخاری کے اجتہاد سے صاف انکار کر رہا ہے اور اپنے ہی امام کو مجتہد سمجھ رہا ہے اس لئے ذیل کی آخر پر اس ثبوت پر مبنی ہے کہ مجتہد بہت سے گزرے ہیں ۔ ائمہ اربعہ ہی پر اجتہاد کا حصر سمجھنا ٹھیک نہیں ۔ کم فہمی بے علمی ہے ۔ اور امام بخاری لاریب مجتہد تھے بلکہ اجتہاد میں کامل سردار تھے ۔

اول تو بطور نمونہ مشت خروار سے چند مجتہدین کے نام لکھے جاتے ہیں ابو ثوری ۔ اسحٰق ابن راہویہ ۔ ابو مصعب ۔ امام مسلم ۔ اسی طرح کے ہزاروں مجتہد گزرے مگر مجتہد اعظم صرف اپنے ہی امام کو سمجھنا یا یہ کہ اجتہاد کا انحصار ائمہ اربعہ ہی میں سمجھنا ایک خالی ہوس ہے ۔ بقول مولانا بحر العلوم حنفی کے شرح مسلم میں فرماتے ہیں وا ما الاجتہاد المطلق فقالوا اختتم بالائمۃ الاربعۃ حتی اوجبوا تقلید واحد من ھؤلاء علی الامۃ وھذا کلہ ھوس من ھوساتھم لم یاتوا بدلیل ترجمہ مطلق اجتہاد کو لوگوں نے کہا ہے کہ ختم ہوگیا ہے چار ہی امام پر حتی کہ ایک کی تقلید کو واجب سمجھنے لگے یہ کل کیا ہے ہوس ہے منجملہ اور ہوسات کے اور باقی دلیل وغیرہ تقلید کے وجوب کی ۔ اور چار ہی میں اجتہاد کے انحصار نہیں ۔ آجکل اسی طرح ہر کوئی اجتہاد کا انحصار اور مجتہد اپنے ہی امام کو سمجھنے لگا ۔ اور کسی کو ایسے ہوس کے مجتہد ہی نہیں سمجھتا ۔ ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام ۔ اگرچہ بعض مجتہدین کے نام سُن چکے ۔ اب حضرت امام بخاری کے اجتہاد کی کیفیت سنو ۔ علماء دین پر مخفی نہیں ۔ اور ان علماء احناف پر جو احادیث نبوی سے واقف ہیں کہ کتاب بخاری میں ایک حدیث کئی ابواب میں آتی ہے ۔ ایک حدیث سے دس

مسائل کا استنباط اجتہاد کہلائیگا ۔ جیسے بطور نمونہ ہم بخاری کی ایک حدیث بتلا کر اُن کے کئی باب باندھے ہوئے پیش کرتے ہیں ۔ یہ حدیث بخاری نے لکھی ہے کہ چند لوگ قبیلۂ اسلم کے آئے ۔ اُن کو حضرت نے شتر خانہ میں بھیج دیا تاکہ بیماری دور ہو ۔ بعد شرب البوال و البان صحت پائیں جب یہ صحت پاگئے تو راعیوں کو مار کر بڑی بڑی تکلیفیں دیکر آنکھ میں سلائی آگ کی پھیر کر اونٹ لے کر فرار ہوگئے آں سید الرسل نے گرفتار کروایا ۔ اور ان کو وہی تکلیفیں دیں جو انہوں نے دی تھیں حتی کہ پانی تک نہ دینے دیا ۔ آخرکار مرگئے ۔ اب اس حدیث پر امام بخاری نے جتنے باب باندھے ہیں ۔ تفصیل وار ذکر کئے جاتے ہیں ۔ (۱) کتاب المحاربین من اہل الکفر والردۃ ۔ اہل کفر اور مرتدوں سے لڑنا (۲) لم یحسم النبی صلی اللہ المحاربین من اہل الردۃ حتی ہلکوا مرتدوں کے ہاتھ پاؤں کو آنحضرت نے نہ کٹوایا یہاں تک کہ مرگئے (۳) لم یسق المرتدون المحاربون حتی ماتوا یعنی مرتدوں کو پانی نہیں دیا گیا حتی کہ مرگئے (۴) سمر النبی اعین المحاربین آنحضرت نے آگ کی سلائی لڑنے والوں کی آنکھ میں پھیرا ۔ اتنے ابواب باندھکر جیسے مسائل نکالے وہ ایک ہی حدیث سے اتنے باب باندھے ۔ لطف یہ ہے کہ ہر حدیث کے راوی دوسرے میں زنہار نہیں ملتے ۔ اسی طرح تمام بخاری بھری پڑی ہے ۔ اجتہاد آپ کا ظاہر ہے ۔ اجتہاد کو کوئی کان اور سینگ نہیں ہوتے ۔ بطور نمونہ ہم نے تو آپ کا استنباط اور اجتہاد ثابت کر دیا مگر اب علماء سلف و خلف کے اقوال پیش کرتے ہیں ۔ علماء احناف سلف بلکہ مذہب حنفی میں عموماً آجتک کتاب بخاری کا رتبہ بعد کتاب اللہ کے سمجھا جاتا تھا ۔ دور نہیں ۱۰ شوال المکرم ۱۳۲۳ھ کے پرچہ اہلحدیث میں ایک حنفی پھلواروی کا مضمون دیکھو جس میں دلائل سے ثابت کیا گیا ہے اور عنوان بھی یہی ہے ۔ "اصح الکتاب بعد کتاب الباری صحیح البخاری" ۔ غرض اس طرح کا خیال عموماً اب بھی علماء احناف میں پایا جاتا ہے گو بعض متعصبین و بے علم اپنے تعصب اور عناد اور ہٹ اور بے علمی یا کم علمی کی وجہ نہ مانا کریں ۔ ثابت ہو کہ جب کتاب بخاری کا رتبہ بعد کتاب اللہ کے خود علماء احناف سلف و خلف مانتے رہے ہیں تو بخاری رحمہ اللہ کو مجتہد تو کجا بلکہ سید المجتہدین کہیں تو بجا ہے ۔ جس کی کتاب کا رتبہ اتفاق سے بعد کتاب اللہ ہی کے مانا جاوے تو اس کا مصنف سید المجتہدین نہ ہو یہ ہرگز ممکن نہیں ۔ باقی اگر امام بخاری رح سے عداوت ہے تو جو چاہے کہہ لو ہم کیا کر سکتے ہیں ۔ اب علماء احناف سلف کے اقوال سنو ۔

ahmadimuslim.de

جنہوں نے کتاب اللہ کے بعد ہی اس کا رتبہ دیا ہے نہ اور کتب کا۔ علامہ عینی حنفی کا عینی میں ارشاد ہے۔ اتفق علماء المشرق والمغرب علی انہ لیس بعد کتاب اللہ اصح من صحیحی البخاری ومسلم علماء مشرق و مغرب کا اتفاق ہے کہ بعد کتاب اللہ کے صحیح بخاری و مسلم ہی ہے۔ اور علامہ ملا علی قاری حنفی نے مرقاۃ میں کہا ہے لا یلتفت لما قیل فیہ لانہما مقدمان علی اہل عصرہما ومن بعدہما فی معرفۃ الصحیح والعلل [illegible] بخاری و مسلم کے راویوں میں کلام بعضوں نے کیا ہے اس کی طرف کچھ التفات نہ کیا جاوے گا۔ اسوجہ سے کہ امام بخاری و مسلم صحت و علل کے پہچاننے میں اپنے زمانہ اور اپنے مابعد کے زمانوں سے سبقت لے گئے ہیں۔ پس کتاب اللہ کے بعد صحیح بخاری ہی کا درجہ ہے۔ اسی طرح اور بہت سے علماء احناف کا فرمان ہے۔ یہ علم شاعر ہیں جانیے ان سے کیا واقف ہونے چلے اب ایک عالم محقق کی عبارت نقل کرتا ہوں۔ یعنی شاہ عبد الحق صاحب دہلوی اشعۃ اللمعات میں لکھتے ہیں کہ جمہور علماء برآنند کہ کتاب او (امام بخاری) در صحت مقدم است بر جمیع کتب مصنفہ در حدیث تا آنکہ گفتہ اند اصح الکتاب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری۔ ترجمہ جمیع علماء اسبات پر متفق ہیں کہ کتاب امام بخاری کی تمام کتب احادیث پر مقدم ہے۔ اسی لئے تو علماء وغیرہ نے کہا ہے کہ صحیح کتاب بعد کتاب اللہ کے صحیح بخاری ہے۔

حاصل ثابت ہے کہ علماء احناف تک اس بات کے قائل ہیں کہ کتاب بخاری کا رتبہ بعد کتاب اللہ کے ہے۔ مگر آنکھ کے کوروں کو یہ اقوال نظر میں نہیں آتے۔ اب صاف اقوال سنو جو علماء نے امام بخاری کو مجتہد کہا تھا۔ علامہ رملی نے حضرت امام بخاری کو مجتہد مستقل بتلایا ہے۔ قتیبہ ابن سعید نے کہا کہ میں بہت سے فقہاء کے پاس بیٹھا مگر بخاری سے بڑھ کر کسی کو فقیہ نہ پایا۔ فقیہ یعنی حدیث کے سمجھدار۔ بھلا لوگوں نے تقلید شخصی کو اچھا سمجھا ہے وہ فقیہ نہیں ہیں کیونکہ جو فقہاء تھے وہ ایک ہی امام کے پیرو نہ ہوتے تھے۔ بلکہ جو سنت کے موافق پاتے تھے وہی بلا اکراہ ہر امام سے لیتے تھے۔ جیسے امام ابن ہمام مولوی عبد الحی صاحب حنفی لکھنوی وغیرہ گزر چکے ہیں۔ وقس علی ہذا البواقی۔

اور دیکھو خود فقہاء اکابر کی یہ حالت تھی کہ ایک دوسرے کی بات کو بخوشی مان لیتے تھے عمل کرتے تھے۔ جیسے امام بخاری و اسحق ابن راہویہ جو بہت بڑے مجتہد اور فقیہ مانے گئے ہیں کہ پاس تشریف رکھتے تھے۔ اتنے میں ایک شخص نے اسحق ابن راہویہ سے پوچھا کہ اگر کوئی بھولے سے طلاق دے تو کیا حکم ہے۔ اسحق ساکت ہو گئے۔ بخاری رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ میری امت کو معاف کرے گا۔ جو وہ اپنے دل میں خیال کرے جب تک عمل نہ کرے یا زبان سے نہ نکالے۔ تو ہر بات میں تین چیزیں ضرور ہیں۔ عمل۔ کلام۔ قلب۔ پھر جس شخص نے بھولے سے طلاق دیا۔ دل نہیں لگایا۔ اسحق نے ساتھ ہی کہا تو نے میری مدد کی اللہ تیری مدد کرے اور اسی پر فتویٰ دیا۔ اسحق جیسے مجتہد نے امام بخاری کا فتویٰ بلا اکراہ مان لیا۔ اس قسم کی سینکڑوں مثالیں ہیں مگر بطور نظیر ایک مثال پیش ہے اب جو ایک مذہب والا دوسرے مذہب کے ایسے مسئلہ کو جو بالکل موافق کتاب و سنت کے ہے نہیں لیا فقیہ نہیں۔ بلکہ یہ ایسے لوگ اہل الرائے ہیں۔ فقیہ وہی ہے جو حدیث پڑھ کر تمیز ضعف و ثقہ روایت کی پیدا کرے۔ اہلحدیث ہی فقیہ ہیں۔

اب رہا حضرت امام ابی حنیفہ رح کا اجتہاد۔ امام بخاری سے بہت کم ہے۔ ہم آپ کے لئے چند اجتہادی مسائل کو لکھتے ہیں۔ (۱) امام صاحب کے پاس وضو کا مستعمل پانی نجاست غلیظہ ہے۔ صاحبین اس سے اختلاف کرتے ہیں (۲) حسن ابن زیاد نے امام ابی حنیفہ سے روایت کیا ہے کہ مدت مفقود الخبر کی ۱۲۰ برس ہے تاریخ ولادت سے خیال کرو۔ اتنی مدت تاریخ ولادت سے بھی رکھی جاوے اس کی بیوی تو کیا اس کے بیٹے اور پوتے بھی مر جائیں گے۔ محمد رحمہ اللہ کے پاس تاریخ ولادت سے ۱۱۰ برس اور ابو یوسف کے پاس ۱۰۵ برس اور بعض احناف نے ۹۰ برس مدت رکھی ہے مگر جب خود احناف نے دیکھا کہ مفقود الخبر کی بہت بڑی مدت ہے۔ شافعی مذہب پر ہی فتوے دینا شروع کر دیئے یہ حضرت [illegible] کا اجتہاد ہے۔ واللہ ہمیں کسی کو نام رکھنا نہیں ہے بلکہ [illegible] مجتہد [illegible] ظاہر ہوتی ہے۔ جب [illegible] اس مفقود الخبر کے مسئلہ میں [illegible] اکثر احناف نے [illegible] پر فتویٰ دیا اور اکثروں نے شافعی مذہب پر۔ بطور نمونہ دو اجتہاد پیش ہیں اگر ہم اور لکھیں تو ممکن ہے مگر خوف طوالت کی وجہ دو ہی پر اکتفا کیا جاتی ہے۔ اب ہمارا مطلب نکل آیا۔ کہ امام بخاری پر آج تک کسی نے جرح نہ کیا اور آپ بڑے مجتہد ہیں۔ مگر امام صاحب پر خود شاگردوں نے سینکڑوں جگہ خلاف کیا ہے مگر جو عوام کا خیال ہے کہ مسلم نے بخاری پر جرح کیا ہے غلط ہے۔ اسوجہ سے کہ امام مسلم نے کسی کا نام نہ لیا ہے بلکہ اپنی ناخوشی ظاہر کی۔ معلوم نہیں کس پر ناخوشی ظاہر کی گئی۔ دوسری بات جو ایک آدھ جگہ اگر جرح کسی نے کیا تو کیا قباحت ہوئی۔ دوسرے مجتہدوں پر تو سینکڑوں

جمع ہوئی ہیں۔ اور یہ خیال کرنا کہ بخاری شافعی مذہب رکھتے تھے۔ محض غلط اور بیہ فہمی ہے اس وجہ سے کہ جب کسی کو ۶ لاکھ حدیثیں یاد تھیں۔ اس کو تقلید کی کیا ضرورت اور ضروری کہتے ہیں جس وقت امام بخاری کا شاگرد ہوا۔ اس وقت نوے ہزار آدمی شاگرد ہو چکے تھے۔ خیال کیجئے جس کے اتنے شاگرد ہوں۔ اس کو تقلید سے کیا سروکار۔ جس نے لکھا ہے غلط لکھا ہے۔ سینکڑوں ہزاروں اقوال علما بھی ہیں کہ امام بخاری مجتہد مستقل تھے۔ جیسے آپ علامہ رملی کا قول آگے دیکھ آئے ہیں۔ اب ہم اپنی تقریر ختم کرتے ہیں اور جمیع ناظرین سے التماس کرتے ہیں۔ کہ انصاف سے ہمارے مضمون کی صداقت کریں گو مخالفین معترض ہوں کیا پرواہے ہم انشاء اللہ ان کے اعتراضات کا بھی جواب دیدینگے۔ فقط

(راقم ابو النعیم محمد عبد العظیم سلمہ الرحیم محمدی الشتی عفی عنہ)

(باقی باقی)

علمائے اہلحدیث اور اہل انصاف سے استفسار

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مادہ میں کہ عرصہ دراز سے جماعت اہلحدیث مقام محلہ تمو سیاں میں نماز جمعہ برابر ادا کرتے ہیں اور بطور مسجد مذکورہ بالا میں لوگ نماز جمعہ ادا کرنے چلے گئے ہیں۔ فرقہ اہلحدیث کے چند اشخاص جو کسی امر لاحق کے باعث [illegible] درگاہ حضرت شاہ ارزانی صاحب (قدس سرہ) کے علاقہ کی مسجد میں نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے حسب سابق سے چلے آتے تھے مگر پہلے نماز جمعہ میں آمین اور رفع الیدین نہیں کرتے تھے [illegible] نے حسب عادت سنت سمجھکر اگر اس فعل کے مرتکب بھی ہوتے تو سجادہ نشین صاحب کی طرف سے آمین و رفع الیدین کے ارتکاب پر کسی قسم کی ممانعت نہ ہوتی تھی بعد ازاں چند مرتبہ ایسا واقع ہوا کہ کسی فرد اہلحدیث نے آمین و رفع الیدین کو اپنی عادت کے موافق ادا کیا تو سجادہ نشین کی طرف سے سخت مزاحمت کی گئی۔ اور یہ کہدیا گیا کہ اگر ہماری مسجد میں کوئی شخص آمین و رفع الیدین کریگا یعنی کہ اسکا مرتکب ہوگا تو مسجد سے باہر کر دیا جائیگا اب انکو اولی اور انسب یہی ہے کہ اپنے مذہب کی مسجدوں میں نماز ادا کیا کریں۔ اور حوالہ آگر فتنہ فساد برپا کریں ورنہ آئندہ ہرگز [illegible] درگاہ مسجد سے باہر کر دیا جائیگا جب انہوں نے یہ باتیں سنیں تو وہ لوگ اپنے معتقد حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب صادقپوری عظیم آبادی کے پاس اس امر کی شکایت کی اور کل گزشتہ سانحہ کو بیان کیا انکے جواب میں مولانا صاحب موصوف نے یہ ارشاد فرمایا کہ تم لوگ درگاہ کی مسجد میں آمین و رفع الیدین کی وجہ سے روکے جاتے ہو تو تم لوگ اپنی

محلہ کی مسجد یعنی پنچیت کی مسجد میں نماز جمعہ قائم کرلو جب مولانا ممدوح سے لوگوں کو یہ بات معلوم ہوگئی کہ اپنے محلہ کی مسجد میں نماز جمعہ قائم کرلینا درست ہے تو محلہ کے اکثر لوگوں نے اتفاق کر کے نماز جمعہ قائم کرلیا اور عرصہ پانچ یا چھ سال سے نماز جمعہ قائم ہے۔ اور عرصہ قریب میں چند عالموں نے امامت اور پیشوائی جدید جامع کی بلکہ بالفعل جناب حکیم مولوی محمد شریف صاحب پیشوائی کرتے ہیں اسطرح عرصہ چند ماہ سے حکیم صاحب موصوف کیطرف سے نہایت زور و شور سے یہ تحریک ہو رہی ہے کہ یہ مسجد نہایت تنگ ہے اور نمازیاں اپنی نماز جمعہ بعافیت ادا نہیں کر سکتے اسلئے محلہ کے لوگوں پر لازم بلکہ فرض ہے کہ حتی الوسع دامے درمے کوشش بلیغ کر کے مسجد کو وسیع کریں تاکہ یہ مسجد کشادہ اور وسیع ہو جائے نمازیاں اپنی نماز جمعہ بآرام و بلا تکلیف ادا کر سکیں چنانچہ حکیم صاحب ممدوح کی تحریک پر اکثر لوگ مسجد کو وسیع کرنے پر چست اور آمادہ ہوگئے اور کچھ چندہ بھی جمع ہوگیا لیکن چند شخص روشن خیالوں کو یہ خیال گزرا کہ اس مسجد یعنی پنچیت کی مسجد کے وسیع کرنے سے تمو سیاں کی پرانی اہلحدیث کی جامع مسجد کی جماعت میں خلل واقع ہونیکا ظن غالب بلکہ یقین کامل ہے اب ایسی صورت میں کہ ایک مسجد کے وسیع کرنے سے دوسری مسجد کی جماعت میں رخنہ پڑنیوالا ہو تو ضرور ہے کہ ان دونوں پنچیت کی مسجد اور تمو سیاں کی جامع مسجد قدیم ہر دو مسجد کے متعلق نہایت غور و تامل سے قرآن و حدیث کے مطابق جو علماء دین [illegible] اپنی [illegible] ظاہر فرمائیں اسکی تفصیل کیجاتی ہے۔ یہ بھی واضح ہو کہ پنچیت کی مسجد جس کا ذکر [illegible] کلام ہوا ہے وہ متصل جامع مسجد [illegible] جانب [illegible] کو جامع مسجد قدیم تمو سیاں ہے [illegible] اور پچھم طرف کو جامع مسجد درگاہ شاہ ارزانی تیس بانس کے قریب [illegible] کے بیچ میں واقع ہے [illegible] اول ابھی یہ کلام ہے کہ اس اتصال کیساتھ ایک شہر میں چند جامع مسجد کا ثبوت سنت نبویہ اور طریقہ صحابہ سے کہاں ثابت ہے [illegible] ہمارے یہاں اہلحدیث درگاہ کی جامع مسجد کے مقتدی [illegible] تو تعمیل سنن آمین و رفع الیدین وغیرہ سے مزاحمت کیجاتی [illegible] درگاہ کی مسجد [illegible] قرآن و حدیث [illegible] باقی تمو سیاں کی جامع مسجد قدیم کے متعلق جو خاص اہلحدیث کی پرانی جامع مسجد ہے اسکو تعلق کی کیا صورت [illegible] جماعت میں رخنہ واقع ہو [illegible] جامع مسجد قدیم [illegible] جامع مسجد جدید [illegible] [illegible] مسجد [illegible] [illegible] (عبد اللہ خان عفا عنہ ساکن [illegible] شاہ ارزانی عظیم آبادی)

جواب - بحکم حدیث شریف انما الاعمال بالنیات ہر ایک کام کی بنا نیت پر ہے [illegible] خیال کر کہ قدیم مسجد میں کمی ہوگی کوئی بری بات نہیں جیسے شہر [illegible]

ندوۃ العلماء کا دار العلوم

ندوہ کی آواز سنکر جیسی جماعت اہل حدیث کو خوشی ہوئی تھی شاید ہی کسی کو ہوئی ہو۔ کیونکہ ندوہ کی اغراض قریب قریب وہی تہیں جو اہلحدیث کی تہیں کہ مسلمان جگ جدل نہ کریں۔ اور باہمی مباحث سے نہیں مناظرہ اور مباحثہ تک نوبت آئے تو برادرانہ سلوک سے ہو۔ مگر افسوس کہ جماعت اہلحدیث کو خوشی تھی اور جسقدر اہلحدیث نے ندوہ کا ساتھ دیا تھا اسی قدر ندوہ کی طرف سے سوءظنی کا برتاؤ رہا۔ جسکی انتہا بنارس کے جلسہ پر ہوئی تاہم جماعت اہلحدیث کو عموماً اور خاکسار راقم کو خصوصاً ندوہ سے اتنی کشیدگی نہ ہوئی جتنی کہ چاہئے تہی۔ یہی سبب تہا کہ جس طالب علم کو مَیں سمجھتا کہ ندوہ کے دار العلوم میں پڑہنے کے قابل ہے اسکو وہیں کی راہ بتلاتا۔ چنانچہ ایک طالب علم نے (جس نے انگریزی میں الیف اے کا امتحان بھی دیا تہا) مجھسے پوچھا تو مَیں نے دار العلوم ندوہ ہی میں اسکو جانے کی صلاح دی۔ چونکہ میرے ہی کہنے پر وہ ندوہ کے مدرسہ میں گیا تہا اسلئے اُسنے مجھ ہی کو ایک خط لکہا جو پہلے تو درج کرنے کا خیال نہ تہا۔ لیکن آخر خیال آیا کہ دنیا کی ترقی یافتہ قوموں نے اسی طرح ترقی کی ہے کہ وہ اپنے عیوب پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے عادی ہیں انکو دقائق نکال کر اگر انکو کوئی بات سمجہاتے ہیں تو وہ اُسپر غور کر کے نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ شاید ندوہ کے دن بھلے ہوں تو وہ بہی کسی کی سُنے ورنہ اناللہ۔ بہر حال وہ خط یہ ہے:-

"جناب مولانا صاحب دام لطفہٗ۔ السلام علیکم۔ مَیں اسوقت برائے نام ندوہ میں مقیم رہا ہوں۔ چونکہ اب مجہکو رہتے ہوئے اچہا عرصہ گذر چکا ہے۔ لہٰذا اب کچھ ندوہ کے متعلق لکہنے کے قابل ہوں۔ پہلا خط آمد ہی پر لکہا گیا تہا۔ جو صرف مطلوں کی ظاہری حالت اور ندوہ کی بیرونی صورت کے دیکہنے پر تہا۔ ندوہ میں ایسا کوئی انتظام نہیں ہے۔ مولوی حفیظ اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر صاحب دار العلوم کو اعتقاد میں عمدہ ہیں۔ مگر انتظام کے بارہ میں ایک سو کہی لکڑی سے کچھ زیادہ نہیں ہیں۔ طلباء کے اخلاق بہی ردی ہیں۔ چوری وغیرہ معمولی بات ہے۔ پچہلے دنوں چند ہفتوں میں کسقدر ایسے واقعات ہوئی ہیں۔ طریقہ تعلیم وہی دقیانوسی ہے۔ زیادہ تر وہی شرحیں پڑہائی جاتی ہیں جو بجائے اسکے کہ اصل فن کے مضمون پر توجہ کہینچیں ایک مناظرہ کا طرز ہیں لہذا تشتت توجہ کا بڑا سبب ہیں۔ مَیں یہاں خصوصاً ادب پڑہنا چاہتا تہا۔ سو میری جماعت میں اسوقت صرف حماسہ پڑہایا جاتا ہے۔ متنبی مَیں ایک طالب علم سے پڑہا کرتا ہوں۔ دروس بلاغہ بہی پرائیویٹ طور پر پڑھ لی ہے نہ کہ ندوہ میں اب عروض میں محیط الدائرہ پڑھ رہا ہوں۔ یہاں میرا ارادہ حماسہ متنبی وحریری پڑہنے کا تہا۔ مگر حریری ندوہ کے نصاب سے نکالدی گئی ہے گویا نصف حماسہ نصف متنبی مَیں پڑھ چکا ہوں باقی کہانے کی شکایت کچھ تفصیل سے سابقاً گذارش کر چکا ہوں چونکہ اُس سے مَیں سخت مریض ہوگیا تہا۔ لہذا اور بورڈنگ میں سخت بدنظمی رہنے کیوجہ سے بورڈنگ سے چلا جانا پڑا اور ایک کوٹھی کرایہ پر لینگی۔ ایک آدمی سے روٹی کا ٹہیکہ ساڑھے تین آنہ روزانہ پر کیا گیا۔ مگر رمضان کے آجانے سے آج اُس کا حساب بہی نہ چل سکنے کیوجہ سے بند کرنا پڑا کیونکہ وہ سحری کیوقت روٹی نہیں دے سکتا تہا۔ اب گویا میرا ندوہ میں رہنا صرف حماسہ کے ایک گھنٹہ کیلئے ہے۔ اسقدر مَیں برداشت نہ کرسکے غالباً چند دنوں تک لاہور کو واپس چلا جاؤنگا۔ ندوہ کی اندرونی حالت خراب ہے۔ مولوی شبلی میرے خیال میں ایک فائق القلب آدمی ہیں انتظامی مادہ انہیں ہے نہیں۔ انتظاماً مولوی شبلی کی حالت اس قدر بایں سادہ معلوم ہوتی ہے کہ کسی قسم کا ذکر تک ان سے کرنا فضول گوئی نظر آتی ہے"

عبد اللہ بوپج سرحدی طالب علم ندوہ برائے نام

اہلحدیث کارڈ

کی بابت پہلے بہی کسی نمبر میں لکہا گیا تہا کہ نئے قاعدہ کی رو سے بہر نکجگو پہنچا۔ چنانچہ اب اُس قاعدہ پر عمل شروع ہوگیا ہے اُس نئے قاعدہ کا مضمون یہ ہے کہ کارڈ کی پیشانی کی جانب نصف حصہ خالی رہے جسپر پتہ اور ڈاکخانہ کی مہر لگیگی اہلحدیث کارڈ نصف سے زیادہ گھری ہوئے ہیں اہلحدیث کارڈ کی خصوصیت نہیں بلکہ وہ کارڈ بہی جنکو ایک آدھ سطر انگریزی یا کسی دوسری زبان میں چہپی ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ نصف سے متجاوز ہے۔ پس جن صاحبوں کے پاس اہلحدیث کارڈ موجود ہوں وہ ایسا کیا کریں کہ مضمون والی جانب کو لمبائی میں اسطرح نصف کریں۔

مضمون	پتہ

بائیں طرف مضمون لکہنا شروع کریں پہر انہو تو دوسری جانب پر جسطرف کہ ان کو پیدا کرلیا کریں اسطرح کارڈ بیرنگ بہی نہوگا

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۲۲ - حدیث پر عمل کرنا کیسا ہے - اور فقہ پر عمل کرنا کیسا ہے؟ سنت - واجب - فرض - مستحب؟

س نمبر ۲۳ - وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ سے کیا مراد ہے - اسکا ترجمہ کیا ہے اور کس بارے میں اتری ہے؟

س نمبر ۲۴ - اور یہ جو مردار کی ہڈی جمع کر کے خرید و فروخت کرتے ہیں یہ کرنا کیسا ہے؟

س نمبر ۲۵ - ایک قوم مہتر ہے - روزہ نماز با جماعت ادا کرتا ہے اسکے ساتھ برتاؤ کیسا ہے یا دوسرا شخص اس کا ٹھیکہ لیا ہے اور روزہ نماز پڑھتا ہے اس کے ساتھ برتاؤ کیسا ہے!

س نمبر ۲۶ - عورت کو وقت جننے کے درد ہوتا ہے اسوقت لوگ تعویذ لکھکر عورت کے ران پر باندھتی ہیں یہ کیسا ہے؟ اور بہت لوگ تعویذ لکھوا کر گھر میں احتیاطاً باندھتے ہیں - یہ کیسا ہے؟

س نمبر ۲۷ - کعبہ شریف میں حنفی شافعی مالکی حنبلی چار مصلے ہیں - یہ چار مصلے کیونکر ہوئے - پیغمبر صاحب کے وقت میں چار مصلے تھے یا کہ درمیان قائم ہوئے ہیں - اب ہم کس مصلے کی پیروی کریں!

س نمبر ۲۸ - اور سینہ پر ہاتھ باندھنا کیسا ہے کس حدیث سے ثابت ہے اور زیر ناف ہاتھ باندھنا کیسا ہے اور کس حدیث سے ثابت ہے؟

المستفتی محمد عبدالرزاق اہلحدیث از مقام کنو ضلع شو بید

ج نمبر ۲۲ - قرآن حدیث اور فقہ سب پر عمل کرنا ضروری ہے لیکن فقہ وہ ہے جو قرآن و حدیث سے سمجھی جائے نہ کہ بعض علماء کے بے دلیل اقوال اس کا مفصل ذکر اسی اخبار میں ضمن مضمون "اجتہاد اور تقلید" ملیگا اسکو غور سے پڑھئے گا -

ج نمبر ۲۳ - قرآن شریف میں ہے لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ یعنی کافر اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں کہ قرآن مت سنا کرو بلکہ شور و شغب کیا کرو - تاکہ تم غالب آؤ - ایسے لوگوں کے جواب میں اترا کہ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنی جب قرآن پڑھا جاوے - تو تم چپکے سنو! اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے اس سے ثابت ہوا کہ قرآن جب وعظ و نصیحت کے طور پر پڑھا جاوے تو چپ ہو سننا چاہئے - مگر یہ ثابت نہیں ہوتا کہ امام کے پیچھے الحمد بھی نہ پڑھی جائے کیونکہ نماز میں تلاوت قرآن بغرض وعظ و تذکیر کے نہیں ہوتی - یہی وجہ ہے کہ جو لوگ قرآن کے معنے نہیں سمجھتے یا امام سے اتنے فاصلے پر ہوتے ہیں کہ انکے کانوں تک آواز بھی نہیں جاتی - انکی نماز بھی صحیح ہوتی ہے - اور حدیث شریف میں ہے لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ یعنی کوئی نماز بغیر فاتحہ پڑھنے کے نہیں ہوتی -

ج نمبر ۲۴ - مردار کا چمڑا بیچنا تو حدیث شریف میں آیا ہے - ہڈیوں کو بھی ایسا ہی سمجھیں تو جائز ہے - کیونکہ ممانعت کی کوئی دلیل بھی نہیں آئی -

ج نمبر ۲۵ - انکو ساتھ مسلمانوں کا سا برتاؤ کرنا چاہئے - شریعت میں نسب کا اعتبار نہیں نیک اعمال کا اعتبار ہے -

ج نمبر ۲۶ - جیسا تعویذ ویسا حکم - اگر تعویذ کے کلمات اچھے ہیں تو خیر اور اگر شرکیہ ہیں تو منع ہے -

ج نمبر ۲۷ - پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں صرف ایک ہی مصلے تھا جسکا ذکر قرآن شریف میں ہے - وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى یعنی ابراہیم علیہ السلام کے مقام کو مصلے بناؤ - بعد میں چوتھی پانچویں صدی میں جب مذہبوں کی لڑائی سے تفرقہ بڑھ گیا - تو حاکموں نے یہ انتظام کر دیا - کہ یہاں تم پڑھو وہاں وہ پڑھیں - یہ چار مصلے کوئی شرعی حکم نہیں ہیں بلکہ شریعت کے خلاف ہیں - خدا فرماتا ہے - اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ یعنی دین کو سب ملکر قائم کرو اور تفرقہ نہ کرو -

ج نمبر ۲۸ - سینہ پر ہاتھ باندھنا سنت ہے - صحیح ابن حبان میں حدیث صحیح ہے زیر ناف ہاتھ باندھنے والی حدیث صحابی کا قول ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ نہیں - (دیکھو تخریج زیلعی)

س نمبر ۲۹ - بخدمت جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - چند روز ہوئے انجگہ مولوی ...... صاحب پٹیالہ سے تشریف لائے چار روز قیام فرما کر واپس تشریف لیگئے - جمعہ کے خطبہ میں مولوی صاحب نے فرمایا کہ جو لوگ اخبار منگواتے ہیں ان کا پڑھنا سننا شرعاً حرام ہے - اخبار کا منگوانا جھوٹ ہے اور مطلق حرام ہے اسکا ثبوت یہ دیا کہ نواب صدیق حسن خاں صاحب نے اخبارات منگوانا حرام لکھا ہے اسکا خلاف کرنا بہت برا ہے -

س نمبر ۳۰ - دوسرے یہ مسئلہ بیان فرمایا - مگر یہ وعظ علیحدہ ہی ہے

میں صبح کی نماز کے بعد بیان کیا کہ جب امام جماعت سے سلام پھیر کر فارغ ہو۔ تو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے۔ اور مقتدین دعا نہ مانگیں مگر ہاتھ اٹھا کر آمین آمین کہتے جاویں۔ ایک شخص نے انکار کیا کہا کہ یہ فعل سنت سے ثابت نہیں بلکہ بدعت ہے اور حافظ امام مسجد نے کہا کہ یہ امر سنت سے ثابت ہے اور بعد نماز فرض کے ایسے جمع ہو کر دعا مانگنا جائز ہے اسلئے آپ سے فتویٰ طلب کیا گیا کہ اس کا ثبوت کہ بعد نماز فرض کے آنحضرت سے ثابت ہے کہ آنحضرت نے اور اصحاب رسول اللہ نے جمع ہو کر دعا مانگی ہے۔ اگر سنت سے ثابت نہیں تو کیا یہ امر بدعت ہے اسکا جلدی جواب عنایت فرما دیں: اور اخبارات کے منگوانے کی حرمت کی کیا دلیل ہے۔ اگر قرآن شریف و حدیث شریف سے یا شرعاً حرمت نہیں۔ تو ایک جائز امر کو بلا دلیل حرام کرنے سے وہ کس گناہ کا مرتکب ہے۔ مفصل عنایت فرماویں۔

ج نمبر ۲۹۔ اخبارات دو قسم کے ہیں ایک مذہبی دوسرے ملکی۔ مذہبی اخبار وہ ہیں جن میں مذہبی مضامین ہوتے ہیں جیسے اہلحدیث۔ شحنہ ہند۔ اشاعت السنہ۔ الاسلام وغیرہ انکا خریدنا تو ایسا ہی جائز ہے جیسے مذہبی کتابوں کا۔ کیونکہ ان میں مذہبی مضامین۔ مذہبی مسائل۔ مذہبی مباحثات ہوتے ہیں۔ پس اگر انکا خریدنا اور دیکھنا حرام ہے تو کسی کتاب کا دیکھنا کہاں جائز ہوگا۔ دوسری قسم کے اخبار جو ملکی ہیں انہیں ملک کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ کم از کم ایک ملک کے مسلمانوں کے حالات دوسرے ملک کے مسلمانوں کو معلوم ہوتے ہیں خوشخبری پر جی خوش ہوتا ہے۔ بد خبر پر دعا خیر نکلتی ہے۔ آج جو مسلمان مکہ مدینہ میں ریل جاری ہونے پر خوش ہیں۔ کس ذریعہ سے انکو معلوم ہوا کہ مکہ مدینہ میں ریل پہنچی۔ انہی اخباروں ہی کے ذریعہ سے معلوم ہوا۔ پس اس نیت سے ملکی اخباروں کا خریدنا بھی جائز بلکہ ضروری ہے۔ ایسے امور کی بابت حدیث شریف میں ایک عام اصل آیا ہے انما الاعمال بالنیات یعنے اعمال کا مدار نیت پر ہے۔ پس لہو و لعب کی نیت سے خریدنا منع ہے اور واقفی حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے۔ نواب صاحب مرحوم نے جو منع لکھا ہے۔ میں نے تو دیکھا نہیں کس بنا پر لکھا ہے۔ اگر لہو و لعب کی نیت سے منع کیا ہے تو ٹھیک ہے۔ اگر ملکی واقفی حاصل کرنے کی نیت سے بھی منع کیا ہے اور کوئی دلیل نہیں دی تو یہ انکا ذاتی خیال ہے۔ تعجب ہے کہ مولوی صاحب مذکور تقلید سے تو منکر ہیں مگر اخبار اہلحدیث سے جو انکو رنج ہے اسلئے اور کوئی وجہ نہیں پاتے۔ تو نواب صاحب کے مقلد بنکر لوگوں کو بہکاتے پھرتے ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ

ع چراغے را کہ ایزد برفروزد ٭ ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

طرفہ تر یہ کہ چند ہی روز کا عرصہ ہوا ہے کہ انہی حضرت نے مع اپنی پیر و مرشد کے لوہاران مالیر کوٹلہ کو اخبار اہلحدیث سے ہٹانے کیلئے یہ لکھا تھا کہ اہلحدیث مت خرید کرو۔ بلکہ احیاء السنہ جو لاہور سے نکلتا ہے (ان دنوں نکلتا تھا۔ اب بند ہے) اسے خرید و۔ اس میں ملکی خبریں بھی ہیں۔ یہ خط ان دونوں حضرات کا کسی ذریعہ سے ہم نے خود دیکھا ہے بلکہ ہمارے پاس آجتک موجود ہے کیا ان دنوں نواب صاحب کا فتویٰ منسوخ تھا؟ کیا اس سے یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوتا کہ ہمارے علما کی کیسی نازک حالت ہے کہ ذاتی رنج سے شریعت طرازی کیسی کیسی اختراعیں کر لیتے ہیں۔ بحمد اللہ اخبار اہلحدیث اسوقت اکثر اکابر علما اہلحدیث کی خدمت میں تحفتاً جاتا ہے۔ تو کیا ان علما کا فعل ان حضرت کے قول سے کچھ کم وقعت رکھتا ہے؟ اصل یہ ہے کہ ایسے ذات شریف کے حق میں یہ کہنا کچھ بے جا نہ ہوگا کہ ؎

آپ کا ہونا بھی اپنی شامت اعمال ہے

ج نمبر ۳۰۔ بعد نماز فرض ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز بلکہ مستحب ہے اس مضمون کا فتویٰ حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور انکے صاحبزادہ مولوی شریف حسین صاحب مرحوم کے دستخطی معیار الاعتدال کے اخیر پر لگا ہوا ہے۔ دو حدیثیں بھی اس فتویٰ میں درج ہیں۔

س نمبر ۳۱۔ اسجگہ ایک شخص سوداگر ہے اور وہ سب چیز انگریزی فروخت کرتا ہے اور انگریزوں کا خوراکی اسباب بھی فروخت کرتا ہے اور ساتھ ہی خنزیر کا گوشت بھی فروخت کرتا ہے۔ بلکہ ظاہر یعنی سب لوگوں کے سامنے وہ خنزیر کا گوشت فروخت کرتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسا شخص مسلمان ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کس وجہ کا اور اسکا مال حلال ہے یا حرام؟

س نمبر ۳۲۔ اسجگہ آجکل ایک ہندو لوگوں کا دن ہے انکو رکھڑی کہتے ہیں اور یہ رکھڑی مسلمان ہی بنا کر فروخت کرتے ہیں کیا یہ جائز ہے یا نہیں یا بازار سے رکھڑی خرید کر فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (محمد دین سوداگر از راولپنڈی)

ج نمبر ۳۱۔ خنزیر اور شراب کا بیچنا مسلمان پر حرام ہے پس جو شخص خنزیر بیچتا ہے اس کی آمدنی جتنی کہ خنزیر کے نفع سے حاصل ہو حرام ہے۔

ج نمبر ۳۲۔ رکھڑی باندھنا ہندوؤں میں ایک قومی دستور ہے اگر وہ کسی سے

فروخت کرنا حرام نہیں۔

انتخاب الاخبار

آس ہفتہ امرتسر میں تین روز تک آریوں سے مباحثہ رہا۔ مضمون بہشت و دوزخ اور دنیا دارجزا کا تھا۔ آخر وقت ماسٹر آتما رام کے تیغ کٹ جانے سے مباحثہ بند ہو گیا (مفصل آئندہ)

شکر ہے اہلحدیث کی دعا قبول ہوئی کہ جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا صاحبزادہ الزام اقدام خودکشی سے بری ہو گیا۔ بقول مولوی صاحب موصوف اس الزام سے یہ فائدہ ہوا کہ برخوردار کی آوارگی بھی جاتی رہی۔ رمضان میں قرآن بھی اس نے سنایا۔ (خدا کرے یہ صلاحیت کی صورت دیرپا ہے)

ترمیم شدہ پروگرام دورۂ امیر صاحب ۔ ہز ہائینس امیر صاحب افغانستان کا سیر و سیاحت ہندوستان کا پروگرام حسب ذیل از سر نو مرتب کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے موافق امیر صاحب ہندوستان کے مفصلہ ذیل مقامات میں قیام پذیر ہونگے۔

لنڈی کوتل میں ۲ جنوری کو رونق افروزی۔ ۳ کو وہاں سے روانگی۔ پشاور میں ۳ کو پہنچکر وہاں سے ۷ کو روانگی۔ ۹ کو سرہند۔ آگرہ میں ۹ کو پہنچکر ۱۶ تک قیام علیگڈھ ۱۶ سے ۱۷ تک۔ گوالیار میں ۱۸ کو ورود۔ ۲۰ کو روانگی۔ دہلی میں ۲۱ کو ورود ۲۴ کو روانگی۔ ۲۳ کو اجمیر۔ کلکتہ ۳۰ کو آمد۔ ۳ فروری کو روانگی۔ بہاولپور میں ۵ کو ورود۔ ۱۰ کو روانگی۔ بمبئی میں ۱۱ کو حاضری اور ۱۴ کو جہاز میں روانگی۔ ۱۶ کو کراچی میں ورود۔ ۱۷ کو روانگی۔ ۱۸ کو سکھر۔ ۱۸ کو بہاولپور میں تشریف آوری۔ ۲۱ کو تشریف بری۔ ۲۲ کو ورود لاہور۔ ۲۵ کو روانگی۔ ۲۶ کو ورود پشاور۔ ۲۸ کو روانگی۔ لنڈی کوتل میں ۲۸ فروری کو ورود۔ یکم مارچ کو روانگی جانب کابل۔

کلکتہ میں امیر صاحب ۳۰ جنوری سے ۳ فروری تک رہیں گے۔ کلکتہ میں امیر صاحب کے قیام کا بندوبست ہیلی بیلیڈیر ہاؤس میں کیا گیا ہے امیر صاحب کے علاوہ کے آدمیوں کے قیام کے لئے مقام مذکورہ کے قریب خیمے نصب کئے جائیں گے۔

افیون کی فروخت سے گورنمنٹ کو ۷ کروڑ ۳۰ لاکھ ۹۵ ہزار کی آمدنی ہوئی ہے۔ ابتک یہ آمدنی اندازہ سے ۶۷ لاکھ روپے زیادہ ہے (اس آمدنی کے مقابلہ میں آدمی کتنے ضائع ہوتے ہیں)

گورنمنٹ بنگال نے حضور والاشرلاٹ سے درخواست کی ہے کہ کلکتہ میں صنعتی اور حرفتی نمائشگاہ کی رسم افتتاح اپنے دست مبارک سے ادا کریں

ہندوستان کی کل ریلوے لائنوں کی آمدنی گذشتہ سات مہینوں میں بمقابلہ سال گذشتہ کے اسی عرصہ کے ایک کروڑ روپیہ سے زیادہ کی ہو چکی ہے

طاعون سے کل ہندوستان میں ہفتہ مختتمہ ۱۰ نومبر گذشتہ میں ۲۹۶۲ موتیں ہوئیں۔ (گورنمنٹ کا ترقی کی دعا کریں)

ریاست جام کھنڈی کے رئیس نے فرزند ارجمند پیدا ہونے کی خوشی میں ۳ لاکھ روپیہ زر مالگذاری اپنی رعایا کو معاف کیا (کام کی بات کی)

آگرہ میں امیر صاحب کے کیمپ میں برقی روشنی وغیرہ کا انتظام بڑے وسیع پیمانہ پر کیا جائیگا۔ میرٹھ۔ رڑکی۔ انبالہ۔ بمبئی۔ کلکتہ اور جہانسی سے برقی آلات امیر صاحب کے کیمپ کے لئے آگرہ روانہ کئے جا رہے ہیں۔

میسور میں ایک ٹیکنیکل فنڈ قائم کیا گیا۔ اس فنڈ سے طلبا کو وظائف دیکر ریاست میسور میں صنعتی اور اخلاقی تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دی جائیگی (زندگی کے نشان ہیں)

بمبئی کی ٹکسال میں شہنشاہ اورنگ زیب اور شہنشاہ فرخ سیر کے عہد سلطنت کے بہت سے روپے فروخت کے لئے موجود ہیں۔

(ابھی اس راہ سے گزرا ہے کوئی ... کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی)۔

کانگریس کے موقعہ پر کلکتہ میں ہندوستانی لیڈیوں کا ایک زنانہ جلسہ منعقد ہوگا۔ اس جلسہ کی صدر نشین مہارانی کوچ بہار اور راستہ بالی کمیٹی کی سکریٹری مہارانی میوربھنج ہونگی۔

پنجاب کے جن شہروں میں امیر صاحب کابل کا قیام ہوگا۔ وہاں آرائش روشنی چراغاں اور دیگر اغراض کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے ۲ لاکھ روپیہ کا خرچ منظور کیا ہے۔

سلطان ٹرکی کی طبیعت پھر ناساز ہو گئی ہے (طبیب اعداء)

لنڈن کے اخبار ڈیلی میل نے یکم جولائی سے نابیناؤں کے پڑھنے کے لئے ایک ہفتہ وار اخبار نکالا۔ یہ اخبار اپنی وضع کا پہلا اور عجوبہ ہوگا۔ یہ اخبار ریلیف وضع کے ابھرے ہوئے حروف میں چھپیگا۔

کیوبا میں اب بالکل امن ہے۔ آئندہ سال ملکی گورنمنٹ کیوبا میں قائم ہو جائیگی

ahmadimuslim.de

تیر بہدف دوائیں

برقی ست

اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے۔ جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کو اندر نامردی کی ست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاکی ہے جس کی مالش سے عضو تناسل میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کیلئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرضکہ ست ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت معہ محصول ۳ روپیہ

گولڈن پلز

یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی دیسی ہیں جو فولاد۔ چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کیجاتی ہیں ... [illegible] ... کو ضرور استعمال کریں۔ قیمت ۱؎

مومیائی

ابتدائی سل و دق۔ دمہ ہر قسم کی اندرونی و بیرونی کمزوری کا دفعیہ کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ چوٹ لگنے پر دو چار رتی کھا لینے سے درد کا فور ہو جاتا ہے ... [illegible] ... ایک چھٹانک ...

مسہل معتدل مقوی دماغ

جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہے اور دماغ کمزور ہو۔ نزلہ درد سر ... [illegible] ... ضعف بصر کی شکایت ہو۔ اس معجون کو استعمال کریں۔ انشاء اللہ تمام شکایات دور ہو جائینگی۔ قیمت فی ڈبیہ ۱؎

نمک سلیمانی

اس کے استعمال سے ... [illegible] ... قیمت فی شیشی ... معہ محصول

... [illegible] ...

المشتہر

منیجر دوا خانہ ... [illegible] ... ایجنسی کٹرہ ... امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہماری کارخانہ سے نہایت عمدہ ارزاں ملسکتا ہے۔ اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کیجاتی ہے اور مال وقت پر پہنچایا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مختلف مال

لنگی سادہ ... سے ... تک فی عدد	کلاہ سادہ ... سے ... تک فی عدد
" زری ... " ... " "	" زرین ... " ... " "
" اوڑھنی کی ... " ... " "	رومال ریشمی ... " ... " "
ازار بند ... " ... " "	کمبل دیسی ... " ... " "
" ریشمی ... " ... " "	" قوجی ... " ... " "
تھان گبرون باریک ...	لوئی سفید ... " ...
[illegible]	" ڈبلین طول ... اگز عرض ... گز ...
[illegible]	پٹی دیسی ... فی جوڑہ
جراب دستانہ ...	پٹی ... گز ... تک
[illegible]	[illegible]

... [illegible] ... طلب فرمائیے۔

[illegible]

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R. L. N. 352.

اخبار اہلحدیث

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ✣ پس حدیث مصطفیٰ ... ✣ ...

نمبر ۹

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔

(۳) گورنمنٹ و مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے

(۲) بیرنگ خطوط عموماً واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ...

والیان ریاست سے ...

رؤسا و جاگیرداروں سے ...

عام خریداروں سے ...

غیر ممالک سے ... شلنگ

ششماہی ... شلنگ

انڈیا والوں سے ...

اُجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

امرتسر ۔ یوم جمعہ ۔ مورخہ ۲۷ شوال المکرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ دسمبر ۱۹۰۶ء

اجتہاد اور تقلید

گذشتہ اشاعت سے آگے

گذشتہ کئی ایک پرچوں میں ہم صرف امام بخاری کی مدافعت

پر متوجہ رہے چونکہ یہ مضمون اخبار اہل فقہ کا ایک لانبی سلسلہ ہے اور ہم اصل مضمون سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ علاوہ اس مضمون کو الگ عنوان سے لکھا جایا کریگا جسکا نام ڈیفنس بخاری ہوگا۔ اسلئے آج ہم اپنے اصل مضمون پر آتے ہیں اہلحدیث مورخہ ۱۲ نومبر میں ہم علم فقہ کی تعریف فقہا کے اقوال سے کر آئے ہیں جسپر اور تو کوئی اعتراض نہیں ہوا البتہ اخبار اہل فقہ ۲۳ نومبر ۱۹۰۶ء نے طنزاً اتنا کہا کہ اب کیوں اقوال الرجال سے کام لیا ہے۔ مگر ہمارے خیال میں اہلحدیث کو یہ موقع مبارک ہو کہ انکی کسی تحریر کا جواب باقاعدہ نہیں دیا جاتا بلکہ معمولی ڈانٹ ڈپٹ سے ٹلایا جاتا ہے۔ اہلحدیث اقوال الرجال کو احکام شرعیہ میں سند نہیں مانتے اور یہی مذہب تمام سلف و خلف کا ہے یہ نہیں کہ کسی فن کی اصطلاحات بیان کرنے میں بھی وہ آیت یا حدیث ہی پیش کرتے ہیں کیا اہلحدیث کلام کی تعریف نحویوں کے الفاظ سے اور کلی جزئی کی تعریف معقولیوں کے اقوال سے نہیں کرینگے؟ اور اگر وہ کریں تو کوئی اہل علم انکی اس تعریف پر اعتراض کریگا۔ کہ اب تم نے اقوال الرجال سے کیوں کام لیا۔ ہرگز نہیں ہماری درست ہیں معاف کہیں ... باقوال سے معلوم ہوتا ہے

"سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست" چونکہ لفظ فقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کے زمانہ مبارک میں اپنے اصلی معنوں میں یعنی قرآن و حدیث کی سمجھ مگر بعد میں انکے زمانہ میں علم فقہ میں ایک فن کی صورت میں جب آگیا تو اسکی تعریف کرنی بھی ضروری ہوئی چنانچہ علماء اصول نے فقہ کی تعریف جو کی وہ ہم نے اہلحدیث مورخہ ۱۲ نومبر میں نقل کر دی تھی مختصر اس تعریف کا یہ ہے کہ "احکام شرعیہ کو با دلیل جاننے کا نام فقہ ہے" حسب قاعدہ تعریف کے بعد فقہ کی تقسیم کرنی بھی ضروری ہے

فقہ تین قسم پر ہے۔ ایک تو قرآن و حدیث وغیرہ ادلہ شرعیہ سے احکام مستنبطہ۔ دوم قواعد مقررہ سے۔ سوم محض اقوال علماء۔ ان تینوں اقسام کی تفصیل ہمارے اس سارے مضمون میں ہوگی۔ انشاء اللہ جس سے اس بات کی بھی تمیز ہو جائیگی کہ اہل حدیث کس قسم فقہ کے قائل ہیں اور کس سے منکر ہیں اور کیوں

منکر ہیں۔

اب ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ فقہ قسم اوّل کے ارکان کیا ہیں۔ علماء اصول نے فقہ کے ارکان چار بتلائے ہیں (۱) قرآن مجید (۲) حدیث شریف۔ (۳) اجماع (۴) قیاس۔ اصول شاشی میں ہے ان اصول الفقہ اربعۃ کتاب اللہ وسنت رسولہ واجماع الامۃ والقیاس۔ حسامی میں ہے ان اصول الشرع ثلاثۃ الکتاب والسنۃ واجماع الامۃ والاصل الرابع القیاس المستنبط من ہذہ الاصول۔ نور الانوار میں ہے اعلم ان اصول الشرع ثلاثۃ الکتاب والسنۃ واجماع الامۃ والاصل الرابع القیاس۔ مسلم الثبوت میں ہے و موضوعہ الادلۃ الاربعۃ ایسا ہی توضیح اور تلویح۔ سامی اور نامی وغیرہ کتب اصول میں لکھا ہے کہ فقہ کے اصول چار ہیں۔ اسلئے ہم بھی فقہاء کی طرز پر انہی چار۔ اصولوں کا ذکر کرینگے۔

(۱) قرآن شریف کے سمجھنے کیلئے علماء اصول نے کئی ایک قاعدے بنائے ہیں مگر بعض ان میں سے متعلق لغت اور بعض علم نحو اور بعض علم معانی سے تعلق رکھتے ہیں اسلئے ہم صرف ان قواعد کا ذکر کرینگے جو علم فقہ سے مخصوص تعلق رکھتے ہیں۔ علماء اصول نے الفاظ قرآنی کی ایک تقسیم یوں کی ہے۔ خاص۔ عام۔ مشترک۔ اور ماؤل۔

خاص کی تعریف یہ ہے کل لفظ وضع لمعنی معلوم علی الانفراد (نور الانوار) یعنی خاص وہ لفظ ہے جو ایک معین منفرد معنے کے لئے بنا ہو جیسے زید۔ عمر۔ بکر وغیرہ۔ عام کی تعریف یہ ہے ما یتناول افرادا متفقۃ الحدود علی سبیل الشمول (نور الانوار) یعنی عام وہ لفظ ہے جو ایک قسم کے کئی افراد کو ایک دم شامل ہو۔ توضیح میں ہے عندنا وعند الشافعی یوجب الحکم فی الکل یعنی ہمارے اور شافعیہ کے نزدیک عام اپنے سب افراد کو شامل ہوتا ہے جیسے قرآن شریف میں مومنین یا کافرین کے الفاظ آتے ہیں جو سب مومنوں اور سب کافروں پر شامل ہوتے ہیں۔ مثلاً وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہا المؤمنون یعنی اے مومنو تم سب اللہ کی طرف متوجہ رہو۔ یہ حکم سب ایمان والوں کو یکساں شامل ہے۔ ایسا ہی یا ایہا النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین والمنافقین یعنی کافروں اور منافقوں کا کہا نہ مان۔ اس حکم میں سب کافر اور سب منافق برابر ہیں اسی لئے عام کا حکم علماء اصول نے یوں بتلایا ہے انہ یوجب الحکم فیما یتناولہ قطعا (نور) یعنی عام اپنے افراد کو یقینی اور قطعی شامل ہوتا ہے۔ توضیح میں ہے عندنا وعند الشافعی یوجب الحکم فی الکل

یعنی ہمارے اور امام شافعی کے نزدیک تمام افراد میں اسکا حکم ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ فقہاء حنفیہ کے نزدیک حدیث خبر واحد بھی عام قرآنی کا مقابلہ نہیں کرسکتی (اس مسئلہ میں علماء شافعیہ کا اختلاف ہے۔ خاکسار کی تحقیق اسکے متعلق بحوالہ آیات متشابہات میں ملیگی) یعنی اگر کوئی حکم قرآن شریف کا عام الفاظ میں آئے تو اسکو بہرحال عام ہی رکھا جائیگا جبتک کہ قرآن ہی کی کسی آیت سے اس کو تخصیص حاصل نہ ہو۔

نتیجہ اس تعریف کا یہ ہے کہ قرآن شریف میں جو احکام متعلقہ توحید عام الفاظ میں آتے ہیں وہ بہرحال اپنے عموم ہی پر رہنے چاہئیں مثلاً ارشاد ہے وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا یَمْلِکُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ اِنْ تَدْعُوْہُمْ لَا یَسْمَعُوْا دُعَآءَکُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَکُمْ وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَکْفُرُوْنَ بِشِرْکِکُمْ (فاطر) یعنی جن لوگوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک تنکے پر بھی اختیار نہیں اگر تم پکارو تو وہ سنتے نہیں اور اگر سنیں تو قبول نہیں کر سکتے اور قیامت کے روز تمہارے شرک سے منکر ہو جائیں گے۔

ایک مقام پر فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ فَادْعُوْہُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ یعنی جن لوگوں کو تم اللہ سے ورے پکارتے ہو وہ تو تمہاری طرح بندے ہیں پس تم انکو پکارو پھر دیکھیں وہ تمہاری دعا کو قبول کرتے ہیں اگر تم سچے ہو۔

ان اور ان جیسی جتنی آیات قرآن شریف میں آئی ہیں ان سب میں عام الفاظ کے ساتھ مضمون ادا کیا گیا ہے یعنی من دون اللہ کہکر عام مفہوم کیطرف اشارہ ہے جسکو معنے یہ ہیں کہ جو غیر اللہ نہیں اس سے دعا مت مانگو۔ پس بحکم اصول فقہ کسی مخلوق سے دعا مانگنا خواہ وہ انسان ہو یا فرشتہ ولی ہو یا نبی ہرگز جائز نہیں عام کی تعریف اور اسکا حکم اس سے روکتا ہے کیونکہ عام کا حکم اور اثر یہ ہے یوجب الحکم فیما یتناولہ قطعا یعنی علماء حنفیہ کے نزدیک عام اپنے افراد اور مسمیات پر یقینی شمول رکھتا ہے پس جو لوگ حنفی کہلا کر بھی ایسی آیات کو محض کسی مفسر کے کہنے سے بتوں اور پتھروں کے مصنوعی معبودوں کے حق میں لگاتے ہیں اور بزرگوں سے دعائیں مانگنے کو ان آیات کے برخلاف نہیں جانتے۔ وہ نہ صرف منشاء خداوندی کے خلاف کرتے ہیں بلکہ اصول فقہ کے بھی خلاف کہتے ہیں۔ بہر دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ اصول سے واقف نہیں یا کسی دنیاوی غرض سے ایسا کہنا پڑتا ہے یا اطلاق نسیان پر دہر دیتے ہیں بقول ؎

وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس نکتہ عشق کا
کہ کتاب عقل کی طاق پر جاں دھری تھی واں ہی دھری رہی
باقی یا باقی

حکیم نورالدین قادیانی

حکیم صاحب نے ایک کارڈ کے ذریعہ ہم کو ایک سوال کیا ہے۔ جو درج ذیل ہے:-

"جناب ۔ ستمبر کے پرچہ اہل حدیث نے غلام قادر نام ملہم کی پیشگوئی مع [illegible] شائع فرمائی تھی۔ بحمد اللہ ۱۳ نومبر کو وہ باطل ہوئی جناب اسکا ابطال یا اسکی توجیہ شائع فرما دیں اور تہا تیسری صاحب سے تاریخ منگوائیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے متکبر۔ ضدی۔ دنیا طلب۔ دھوکہ دہندہ۔ مفتری علی اللہ اور مکذب آیات اللہ کو دنیا کے لئے عبرت بنائے۔ مرنا حق ہے مگر ناکام اور نامراد مرنا اچھا نہیں۔ نورالدین از قادیان"

جواب:- غلام قادر والی پیشگوئی کا بطلان مفصل لکھیں تو شائع کیا جائیگا۔ جھوٹے ملہموں کا اظہار کذب کرنا تو اہلحدیث کا اصلی کام ہے یہی تو وجہ ہے کہ حسب نوبت قادیانی کذاب (وہ جہاں تحقیق ہے اسلئے آپ برا نہ مانئے گا) کی کلی اکثر کھولی جایا کرتی ہے البتہ تہا تیسری نامہ نگار اور ملہم سے ہم التماس کرینگے کہ وہ تاریخ بتلا دیں بشرطیکہ آپ بھی اپنے نبی اور رسول حضرت مرزا صاحب سے درخواست کریں کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں والی پیشگوئی مشتہرہ ۱۴ اگست ۱۹۰۸ء کی تاریخ اور تجدید کر دیں۔ کم از کم اتنا تو کر دیں جتنا ڈاکٹر موصوف نے کیا ہے کہ مصرف کذاب کی ہلاکت کیلئے تین سال بتلا دیئے بلکہ آئندہ کو بھی ایسی پیشگوئیوں کی تاریخ بتلا دیا کریں۔ یہ سوال مدت سے پبلک کی زبان پر جاری تھا۔ کیا عجب آپ کے ذریعہ سے حل ہو جائے۔ پس ہم آپ کے جواب کے منتظر ہیں اور نامہ نگار تہا تیسری ملہم سے بھی التماس کرتے ہیں کہ وہ جناب [illegible] توجہ کریں۔ اگر انہیں تاریخ معلوم ہو سکے تو اطلاع دیں پھر جب حکیم صاحب کا جواب متضمن تاریخ آجائیگا۔ اسوقت ہم دونوں کو شائع کر دینگے۔ انشاء اللہ (ایڈیٹر)

مسلمان آریہ کیوں ہوتے ہیں

ہمارے دوست آریہ سماجی [illegible] کو آریہ بنا کر جامے سے باہر ہوا کرتے ہیں۔ [illegible] اتنا کہنے کو کہ جس طرح اسلام میں داخلہ کا دستور ہے ویدک دھرم میں ہو گیا ہے جس سے آئندہ کے لئے امید بندھتی ہے مگر انہیں کیا معلوم ہے

کوئی محبوب ہے اس پردہ زنگاری میں

ناظرین اہلحدیث کئی ایک دفعہ ایسے نو آریوں کی سرگذشت سن چکے ہیں کہ کس طرح وہ نئے سرے سے داخل اسلام ہوئے۔ آج اس قسم کی خوشخبری ہم اور سناتے ہیں جس سے معلوم ہو جائیگا کہ کچھ دن پہلے جس طرح بھوک کے مارے لوگ عیسائی ہوتے تھے۔ اسی طرح آریہ سماج میں بھی بھوک کے مارے داخلہ شروع ہو گیا ہے۔ مگر تابکے۔ آج جس مہاشہ کا خط ہم نقل کرتے ہیں انکا اصلی نام سید علی تھا مگر آریہ میں نام ستپال ہوا تھا۔ آپ اہلحدیث کے خریدار ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ پس از سلام مسنون آنکہ اس مہینہ کی ۲۲ تاریخ کو میں اپنی ملازمت محکمہ بارگماشتگی سے جو بمشاہرہ مبلغ ۲۰ روپیہ ماہوار کے تھی محض خداوند کریم کے بھروسہ پر چھوڑ دی۔ چونکہ مجکو اسمیں ہر وقت دلی عقیدہ کے خلاف کرنا پڑتا تھا۔ اور اب میں بہاولپور بارادہ قصد حج بیت اللہ جاتا ہوں۔ راقم ستپال از پشاور

ناظرین یہ سنکر خوش ہونگے کہ میاں سید علی خدا کے فضل سے کامیاب ہو گئے اور نواب صاحب بہاولپور کے قافلہ کے ساتھ حج بیت اللہ کو چلے گئے۔ خدا تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔

غریب نوازی

لکھنؤ مولوی عبدالحلیم صاحب وکیل ہنگولی نے مبلغ چھ روپیہ مرحمت فرمائے ہیں جو بیادگار جناب مولوی حافظ [illegible] ساکن ہنگولی کے حسب ذیل تین سائلوں کے نام اخبار جاری کیا گیا جنکے نام بھی وکیل صاحب نے خود ہی تحریر فرما دیئے ہیں۔

(۱) امام الدین خاں شیخانوالی بیجاپور (۲) عبدالصمد خاں میرٹھ لساڑی دروازہ بمکان احمد حسن صاحب (۳) شاہ محمد نورالدین لنگسگور دکن بمکان جناب بابو صاحب میران۔

وکیل صاحب موصوف نے اپنی معمولی عالی ہمتی سے ان تینوں کی قیمت بھیجدی ہے۔ دفتر سے اخبار بھی تینوں کے نام جاری کئے گئے۔

اگرچہ رسید نقدی پر دفتر ہذا کیطرف سے یہ ضروری شرط لکھی ہوتی ہے کہ فریقین کے انتقال پر حقوق معاف تاہم مولوی صاحب جیسے مخلص دوست

کی یادگار میں ایک درخواست آئی فرستادہ بابا قیست پر ... ستمبر ... تک
منظور کی گئی ہے جو میاں ... نائب مدرس مدرسہ ... سیالکوٹ ضلع
سیالکوٹ کے نام اخبار جاری ہوا ہے۔ مولانا محمد ... ایک پرانے تجربہ کار
سیاح تھے۔ روم، شام، مصر، عرب، عراق، فرانس، جرمنی کی سیاحت
کر چکے تھے۔ ایک سو دو سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ رحمہ اللہ۔

پس ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعا خیر میں یہ الفاظ پڑھیں اللھم اغفرلہ وارحمہ وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ۔ باقی درخواستوں کی بابت بھی صاحب بہت توجہ فرما دیں۔ کام کے متعلق نہ ہو تو غریب بندہ میں حسب حیثیت جو کچھ جمع کرائیں گے ٹھیک ہے جمع کیا جائیگا۔

آریوں کے جلسہ میں نیوگ کا عملی ثبوت

یکم، دوم، سوم دسمبر کو مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کا امرتسر کے آریوں سے جو مباحثہ ہوا اسکا کسی قدر ذکر تو ابھی پرچہ میں ناظرین کو میرے مکرم جناب حکیم محمد الدین صاحب سکرٹری انجمن ... کے مضمون میں آئیگا - مگر ایک عجیب واقعہ جو اثنا مباحثہ میں امرتسری آریوں کو پیش آیا وہ یہ تھا کہ لالہ ... صاحب ... پریذیڈنٹ آرین ڈیبیٹنگ کلب امرتسر جو آریوں کیطرف سے مباحث تھے تقریر کرتے جنکو ماسٹر آتما رام مضمون سمجھاتے اور پنڈت جگن ناتھ سنسکرت الفاظ کا ترجمہ کاغذ پر لکھکر دیتے مگر جب آریہ سپیکر سے وہ بھی پڑھا نہ جاتا تو پنڈت صاحب انکو ترجمہ ساتھ ساتھ پڑھاتے جاتے اور لالہ صاحب ان سے لفظ لفظ پڑھکر بلند آواز سے عام لوگوں میں سناتے جاتے - گویا جو کچھ لالہ صاحب بولتے - وہ در اصل خود نہیں بولتے تھے بلکہ ماسٹر آتما رام اور پنڈت جگن ناتھ بول رہے تھے - صرف وہ آواز جو عام لوگوں تک پہونچائی جاتی تھی - وہ لالہ صاحب کی زبان سے فونوگراف کیطرح نکل رہی تھی جسکے متکلم اور ہی صاحب تھے - یہ موقع آریوں کے لئے نہایت ہی ذلت اور رسوائی کا تھا - جسکا اندازہ حاضرین جلسہ نے خوب کر لیا - اور سب نے سمجھ لیا کہ اس مباحثہ میں دو چار آریہ سماجیوں نے اپنے ایک کمزور بھائی کو اپنی طرف سے پوری مدد دیکر مجمع عام میں نیوگ کا عملی ثبوت دے دیا -

خدا کی شان دو ڈیڑھ ماہ سے امرتسر میں آریوں نے جیسا شور مچا رکھا تھا ویسی ہی کافی طور پر انکی خاطر ہو گئی - سچ ہے ؎

جناب بجر کو دیکھو وہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

(نائب ایڈیٹر)

ڈاکٹر اشرف خانصاحب اور پادری لاذر شاہ کا مباحثہ

ہمارے ناظرین ڈاکٹر اشرف خانصاحب علیگڈہی سے واقف ہونگے آپ مذہبی مذاق کے ایک نوجوان مسلمان ہیں - کسی نہ کسی مخالف اسلام سے آپکا مقابلہ ضرور رہتا ہے ذیل کی تحریر بغرض اندراج آئی ہے ناظرین شوق سے پڑھیں اور حظ اٹھائیں (اڈیٹر)

نقل خط پادری صاحب! - جناب ڈاکٹر صاحب مہربانی سے آپ مجھکو خدا کی وحدانیت قرآن شریف سے سمجھا دیجیے گا - و نیز عقل سے -

پادری لاذر شاہ بقلم خود

جواب منجانب ڈاکٹر صاحب! - بسم اللہ الرحمن الرحیم -

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید - مصدر عنایات جناب پادری صاحب دام نوازشکم - مزاج شریف - میری عین تمنا ہے کہ آپ بجانب تحقیق متوجہ ہوں - سو اللہ کا شکر ہے کہ آج آپکو بجانب تحقیق توجہ ہوئی اب دعا کرتا ہوں کہ آپکو توفیق عمل کی عطا فرماوے - سنئے فرمایا اللہ تعالیٰ سورہ اخلاص میں کہ اللہ ایک ہے اللہ بے احتیاج ہے نہ کسیکو جنا نہ کسی سے جنا اور نہیں ہے اسکو جوڑا کوئی - اس آیت سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ باعتبار ذات اپنی واحد ہے انکی ذات اور اسکی ذات کے جمیع صفات میں کسی دوسرے کی شمولیت نہیں یہ بات عقلاً ثابت ہے کہ جہاں شراکت ہو گی تو ضرور ہے کہ ہر ایک شریک اپنے دوسرے شریک کا محتاج ہو - بلا احتیاج شراکت بیکار ہے پس آیت مرقومہ بالا میں ہے کہ اللہ الصمد اللہ بے احتیاج ہے جب وہ خود اپنی ذات میں ساری کام کی جنکو وہ کرنا چاہتا ہے قدرت رکھتا ہے تو عقل سلیم فتوی دیتی ہے کہ اسکو شراکت کی ضرورت نہیں اور شراکت کے واسطے لازم ہے کہ کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ جسقدر ہوں لیکن ذات واحد پر لفظ شراکت بولا جا سکتا نیز تمام عقل کے دعویداروں کا اس امر میں قطعی فیصلہ ہو چکا ہے کہ جو اپنی ذات [illegible]

مستقل مضمون فی الحال لکھدیا ہے البتہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم آپ کی تسلی کیواسطے ... بعد سے بھی جو آپکے ... کہ باری خدا کی وحدانیت نہایت خوبی اور ... ثابت کے محتاج ہو ...

آپکا خیر طلب - ڈاکٹر اشرف خان

(باقی آئندہ)

ahmadimuslim.de

وحدت وجود

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔ میں نے آپ کے پرچہ مورخہ ۔ رمضان میں چند سوالات جواب طلب مسئلہ توحید کے متعلق دیکھے۔ جواب عرض کرتا ہوں آپ کا جی چاہے تو اپنے پرچہ میں اسے جگہ دیجئے۔ حضرت وجود کا مسئلہ الٰہیات کے باریک ترین مسائل میں ہے۔ اس کی بحث نہ نقل مجلس ہو سکتی ہے نہ ذریعہ اخبار پبلک کے سامنے پیش ہو سکتی ہے حضرت امام غزالی قدس سرہ نے کیمیائے سعادت میں لکھا ہے "اما شیخ توحید و راز است و علم آن نہایت ہمہ علمہا است"۔ اس مسئلہ کے متعلق بارہا استفتا ہوا ہے حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ نے جواب میں فرمایا ہے "وحدت وجود حق است و مطابق واقع است" اور صدی دوازدہم میں بھی استفتا ہوا تھا اس کے جواب میں اس کی صحت بیان کی گئی ہے جس میں حضرت شاہ ولی اللہ۔ شاہ عبد العزیز۔ مولانا اسمعیل غفر اللہ لہم کے اقوال بحوالہ کتاب نقل کئے گئے ہیں۔ وہ استفتا میرے پاس موجود ہے اور وہ ناقابل اشاعت نہیں۔ اگر آپ اس کو طبع و شائع کرنا پسند کریں تو میں بھیج سکتا ہوں۔ (ضرور بھیجئے۔ ایڈیٹر)

اگر کوئی صاحب اس مسئلہ کی تحقیق فی الواقع چاہتے ہیں اور ان کو مجادلہ یا مکابرہ مقصود نہیں اور بحث دہری کو معیوب جانتے ہیں تو اس کے دو چارہ کار ہیں ایک یہ کہ وہ کتب مفصلہ ذیل ملاحظہ فرمائیں (۱) آولۃ التوحید لعلی مہائمی جس کے حوالجات شاہ عبد العزیز اور شاہ ولی اللہ قدس سرہما بجا بجا اپنی تصنیفات میں دیتے ہیں (۲) تنزلات ستہ مولانا عبد العلی بحر العلوم رح (۳) حواشی بحر العلوم پر حواشی میر زاہد امور عامہ (۴) اصل الاصول فی تطبیق الکشف بالمعقول والمنقول للعلامۃ نحوی رح (۵) مکتوبات مدنی مولانا شاہ ولی اللہ رح (۶) جواہر الحقائق۔ مولانا شاہ عبد اللطیف ویلوری رح (۷) روض الممجود فی اثبات وحدۃ الوجود۔ مولانا فضل حق خیر آبادی رح۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ بمشافہ اسے طے فرماویں۔ میں بحول اللہ وقوتہ ہر وقت آمادہ ہوں عقلی و نقلی دلائل سے توحید وجودی کا ثبوت دونگا۔ اور جملہ عقلی و نقلی شبہات کا جواب عرض کرونگا۔ لیکن اس میں چند شرائط ہیں اول وہی کہ درحقیقت وہ صاحب طالب حق ہوں۔ اور بحث و ہرم نہ ہوں اور مقولہ سلف انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال پیش نظر رکھیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ان کی نظر مباحث امور عامہ خصوصاً حواشی مولانا بحر العلوم بر حاشیہ میر زاہد امور عامہ پر پہلے سے ہو۔ تیسری یہ کہ یہاں قدم رنجہ فرماویں یہاں وہ میرے عزیز مہمان ہونگے۔ اگر مسائل وجود حواشی مذکورہ کا ان کو استحضار ہوگا تو دس پندرہ روز کا قیام کافی ہوگا۔ ورنہ دو تین مہینہ یہاں قیام کرنا ہوگا۔

بمقولہ بالا یدرک کلہ لا یترک کلہ چند مسائل لکھتا ہوں جن پر غور کرنے سے یہ مسئلہ دقیق اجمالاً ذہن نشین ہو سکیگا۔ اور ان سوالات کے جوابات ان سے مستنبط ہو سکینگے۔

(۱) حضرت وجود نہ کلی منطقی ہے نہ جزئی منطقی بلکہ بلا تشبیہ وللہ المثل الاعلیٰ بطور کلی طبعی کے ہے (۲) ذات رب اور ذات عبد میں ازلاً ابداً تباین کلی ہے نہ رب کبھی عبد ہو سکتا۔ نہ عبد کبھی رب ہو سکتا ہے ؎

نہ ممکن او زحد خویش بگذشت ✤ نہ او واجب شد و نے واجب او گشت

قال الشیخ الاکبر ہو عین الاشیاء فی الظہور لا فی ذواتہا بل ہو ہو والاشیاء الاشیاء قال بعض الکبراء العبد عبد وان لا نہایۃ والرب رب وان لا نہایۃ۔

پس ذات عبد اور ذات رب میں بلحاظ حقیقت تباین کلی ہے اور باعتبار ظہور دونوں میں ظاہر و مظہر کی نسبت ہے (دیکھو مکتوبات مدنی مولانا شاہ ولی اللہ) یہ نسبت فی الجملہ اطلاق و تقئید سے مشابہ ہے ظہور واحد کا کثیر میں عند العقل الناقص محال ہے لیکن عقل منور بنور مشکوۃ نبوت میں جائز ہے۔ قال مولانا بحر العلوم فی التنزلات الستہ صفحہ ۹ اما عقل کامل کہ منور بنور الٰہی است و تابع رسل کرام است ظہور واحد را در کثیر محال نمیداند بلکہ او مشاہد این ظہور میکند متکلمان این ظہور را مخالف شریعت میگویند جواب ش آنست کہ شریعت آن نیست کہ متکلمان از دماغ خود استخراج کردہ اند بلکہ شریعت آنست کہ اللہ تعالیٰ خبر دادہ است بزبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم و این وحدت وجود و ظہور واحد در کثیر مخالف کتاب و سنت نیست سید الطائفہ جنید بغدادی فرمودہ اند علمنا ہذا مقید بالکتاب والسنۃ الخ۔ ازیں کلام پاک سے چند آیات بحر العلوم رح نے نقل فرمائی ہیں جن سے ظہور واحد کا کثیر میں بخوبی ثابت ہوتا ہے۔

(۳) مقیدات و متعین کے احکام ہمیشہ مقید ہی تک محدود رہتے ہیں مطلق تک متجاوز نہیں ہوتے۔ غور کرو انسان اشرف المخلوقات اور افضل کائنات ہے لیکن زید کے کوڑھی یا مجذوم ہونے سے یا ابو جہل کے مردود ہونے سے انسان کی شرف و فضیلت میں بٹہ نہیں لگتا۔ یا آفتاب ہر طاہر و نجس پر

مناظرہ نگینہ: یہ وہ مشہور و معروف مباحثہ ہے جو سات روز تک اہل اسلام اور آریہ سماج میں بمقام نگینہ ہوتا رہا تھا۔ اسلام کی نمایاں فتح قیمت ... علاوہ محصول

برابر پرتو فگن ہوتا ہے۔ جس کو منور کرنے سے نور آفتاب متجسس نہیں ہو سکتا

(۳) دین الٰہی کی چار کلاس ہیں۔ یعنی علم و عمل کے چار درجات و طبقات ہیں۔ ابتدائی کلاس شریعت حقہ ہے اس کی مشق ہو کر جب وہ کندہ ہو جائے تو طریقت ہے اور جب وہ پختہ ہو جائے تو حقیقت و معرفت ہے۔ غرضکہ شریعت حقہ ہے جو کمال کے مراتب بتدریج طے کر کے طریقت و حقیقت و معرفت ہو جاتی ہے۔ اس کی مثال غنچہ و گل ہے جو باعتبار مراتب الگ الگ ہیں بلحاظ حقیقت ایک ہیں اور غرض شہود ہو اس کا ظاہر اور ابتدائی حالت شریعت ہے اور اسی کا باطن اور انتہائی حالت متفاوت مراتب تکمیل طریقت و حقیقت و معرفت کیونکہ ما ... الشریعۃ ... پس ان مراتب میں کوئی مرتبہ خلاف شریعت حقہ نہیں۔

(۴) قرآن مجید اور احادیث شریف میں چاروں کلاسوں کی تعلیم موجود ہے

(۵) انا الحق کے معنی سوانح شریف کی عبارت ذیل سے واضح ہو سکتے ہیں جو مفہوم سائل صاحب سمجھے ہیں وہ مراد نہیں ... خود پوشی ... ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ و بر داشتی اقبال ... اشتغال ... موجودات ہمہ حجاب است و بندہ مراتب ... مراتب کمال او ... نسبت چنداں ... ثنائی کہ با جان تو در آمیزد و ہستی تو از نظر تو برخیزد۔ اگر بخود رو نہ آوری ... باشی و چوں از خود تعبیر کنی از او تعبیر کردہ باشی تا مقید مطلق شود و انا الحق ہو الحق گردد۔

(۶) کلی طبعی یا نوع کی تعریف پر بخوبی غور کیا جائے تو یا وجود ہوتا ہے کہ واحد کثیر میں ظاہر ہو سکتا ہے اور کثرت کے احکام سے مبرا رہتا ہے۔ کلی طبعی ہر فرد کا عین بھی ہے اور غیر بھی ہے۔ چونکہ عین ہے زید انسان صادق آتا ہے اور چونکہ غیر بھی ہے۔ لہذا زید انسان۔ عمرو انسان صادق ہونے کے ساتھ ہے۔ زید لیس بعمر عمر لیس بزید صادق ہے۔ اگر انسان من کل وجہ زید کا اور عمر کا عین ہوتا تو زید عمرو اور عمرو زید صادق ہوتا۔ اس سے صاف ثابت ہوا کہ انسان دو جہتیں ہے ایک جہت سے زید کا عین ہے اور دوسری جہت سے زید کا غیر۔ پس جو جو احکام زید کے من جہت زید ہونگے مثلاً زید کا گورا ہونا۔ یا جو احکام عمر کے من حیث تعین عمری ہونگے انسان ان احکام سے مبرا ہوگا۔ دیکھو آن واحد میں زید بشدت مغموم و حزیں ہوتا ہے اور اسی آن میں عمر بنہایت بشاشت اور مسرور ہوتا ہے۔ غم و مسرت آن واحد میں جمع نہیں ہو سکتے پس یہ دونوں حالات اپنے اپنے محل تک محدود مقصود ہونگے۔ اور انسان من حیث الاطلاق ان سے پاک۔

جس آن میں مجسٹریٹ مستوجب القصاص خالد کو پھانسی پر چڑھاتا ہے مجسٹریٹ اور مستوجب القصاص کے حالات میں اسی آن میں کتنا فرق ہوتا ہے حالانکہ انسان دونوں کا عین ہے مگر چونکہ ایک دوسری جہت سے غیر بھی ہے لہذا بحیثیت غیریت ہر حالت اپنے صاحب حالت تک ہی محدود رہتی ہے مطلق انسان ان حالات سے مبرا اور منزہ رہتا ہے۔

پس جو دوزخی ہے وہی دوزخی ہے مطلق حضرت وجود اس سے مبرا ہے۔

قال مولانا فضل حق خیر آبادی رحمہ اللہ فی روض المجود صفحہ ۲ فمن ظن ان الموج مباین محض لحقیقۃ الماء التی ہی البحر فقد اخطا ومن ظن ان البحر ہو الموج والموج ہو البحر بلا فرق فقد اخطا فان الامواج متعددۃ بالحدوث و البحر ... البحر ... علیہا کان فی قدمہ۔

اگر ان مسائل پر صاحب عقل سلیم غور کریگا تو نہ کوئی مسئلہ توحید پر خدشہ ہے نہ شبہ ہے سعید ابھی بشاشت عرض کرنے پر آمادہ ہوں لیکن ذریعہ تحریر ان مسائل ناواقف سمجھ سکتا ہے نہ میں سمجھا سکتا ہوں ہذا آخر ما اردنا تنظیرہ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ فقط ... منتقل ...

(الراقم الاثم محمد سعید علی کان اللہ لہ جائنٹ مجسٹریٹ ضلع پربھنی)

اہلحدیث کانفرنس

کی بابت سید محمد سلطان صاحب سکرٹری انجمن بہبود مسلمانان ... لکھتے ہیں:

"۳۰ نومبر کے اخبار اہلحدیث میں ایک مضمون بعنوان (اہلحدیث کانفرنس) کی تحریک دیکھکر جس قدر مسرت ہوئی شاید ہی اپنی عمر میں کبھی ایسی خوشی کا موقع ہوا ہوگا۔ خدا کرے اس میں پوری کامیابی ہو۔ نیاز مند اس کی تکمیل میں حتی الامکان ہر طرح سے کوشش کرنے کو تیار ہے اور آپ کے اخبار کا مضمون بعض دہلی کے اہلحدیث کو سنا کر اسطرف متوجہ کیا ہے اور آئندہ بھی اس کی نسبت بشرط زندگی مفید خط و کتابت کرونگا"

جناب مولوی محمد صاحب از ونگا ضلع ... بابت تحریر فرماتے ہیں

"آپ کے اخبار اہلحدیث کے پرچوں میں نہایت زوردار اور مفید کانفرنس اہلحدیث کا مضمون دیکھنے میں آیا اللہ کرے یہ نیک تجویز اختتام کو پہنچے اور موافق دل کی خواہش کے نتائج عمدہ پیدا ہوں میں بھی کمال مسرت کے ساتھ اس کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں اور اللہ رب العالمین سے امید قوی رکھتا ہوں کہ یہ کارروائی عمدگی کے ساتھ ترقی کو پہونچیگی اور جملہ عامل بالحدیث بالاتفاق اس کام میں متفق الرائے ہو جاویں اور اس کی وجہ سے جماعت اہلحدیث کے لئے بہت سی برکتوں کی صورت نظر آئیگی۔ ضرور اس کا اول جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ سے بہتر اور کوئی موقع عمدہ نہیں اور انشاء اللہ بشرط صحت خادم بھی آرہ کے جلسہ میں حاضر ہوگا!!"

جناب مولوی عبدالعزیز صاحب خلف الصدق حضرت مولوی غلام رسول صاحب مرحوم ساکن قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"کئی پرچوں میں مضمون بعنوان کانفرنس اہلحدیث شائع ہو رہا ہے، اور آپ اس کے متعلق آراء اہلحدیث کا اظہار چاہتے ہیں۔ چنانچہ کئی اصحاب اپنی اپنی رائے ظاہر کر چکے ہیں۔ سو یہ عاجز بسبب علالت طبع اظہار رائے سے قاصر رہا اب چونکہ بفضلہ تعالیٰ صحت شفاخانہ غیبی سے عطا ہوگئی ہے اسلئے میں بھی اس کانفرنس کے انعقاد پر خوشی ظاہر کرتا ہوں۔ مرا یہ غم ہے اپنے اپنے طریقہ کی اشاعت میں دن رات ساعی ہیں مثلاً مرزائی جماعت کو دیکھو کہ باوجود ناحق اور باطل پر ہونیکے کسقدر روپیہ صرف کر کے کوشش کر رہے ہیں افسوس جماعت اہلحدیث پر کہ ذرا بھی خواب غفلت سے بیدار ہو کر اپنے طریقہ حقہ کی اشاعت میں ساعی نہیں کرتے"۔

جناب قاضی عبدالرحیم صاحب از کرنول (علاقہ مدراس) تحریر فرماتے ہیں:۔

"ماشاءاللہ اہلحدیث کانفرنس کے متعلق علماء اہلحدیث کی رائے بہت اچھی ہے خاکسار مع مولوی حافظ محمد ابراہیم صاحب مدرس مدرسہ شمسیہ و حافظ محمد عبدالقادر صاحب امام مسجد اہلحدیث کرنول بھی اتفاق کرتے ہیں کہ کانفرنس ضرور ہو۔"

مولوی محمد ابوالقاسم خلف الصدق جناب مولوی محمد سعید صاحب مرحوم بنارسی لکھتے ہیں:۔

"اہلحدیث کانفرنس کی بابت جو رائے قرار پائی ہے اس کے ساتھ میں بھی اتفاق کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کا اچھا اثر بخشے۔ نہایت خوشی کی بات یہ ہے کہ جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ بھی عنقریب ہے۔ اس اہلحدیث کانفرنس کا انعقاد اسی جلسہ میں ضرور بالضرور ہونا چاہئے ورنہ اس سے اچھا موقع پھر نہیں ملیگا۔ نیز آپ نے جو قواعد مقرر فرمائے ہیں وہ مناسب ہیں اور مجھے منظور ہیں۔ والسلام"

آج کی تاریخ سے بعد جس صاحب نے اہلحدیث کانفرنس کی بابت کچھ لکھنا ہو یا کوئی مفید تجویز بتلانی ہو وہ خدمت جناب مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب مدرسہ احمدیہ آرہ بھیجدیں۔ خاکسار ۲۰ دسمبر کو بغرض شرکت جلسہ روانہ ہوگا انشاء اللہ اور ایسٹ انڈیا ریلوی ڈاک پر الہ آباد لائن پر جاؤنگا۔ بنارسی دوستوں سے ۲۱ دسمبر کو ۲ بجے سٹیشن پر ملاقات ہوگی۔

۲۴ لغایت ۲۶ دسمبر کو مدرسہ احمدیہ آرہ کا جلسہ ہے کسی پرچہ میں ۲۵ دسمبر جو لکھا گیا تھا وہ غلط ہے۔ امید ہے مہتمم صاحب جلسہ کو بارونق کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے۔ رونق افروزی کے لئے یہ ضروری ہے کہ کل پروگرام جو کارروائی ہونی ہو یا ہوا کرے پہلے مطبوعہ یا قلمی جلسہ گاہ کے دروازہ پر آویزاں کیجائے پھر اسکا التزام بھی حسب طاقت بشریہ رہنا چاہئے۔ یہ نہیں کہ مجبوری ردوبدل کے خوف سے ایسا کرنا ہی چھوڑ دیا جائے مجبوری ردوبدل بڑے بڑے جلسوں میں ہوا کرتا ہے۔

آریوں کے مباحثہ کی مختصر کیفیت

ناظرین آگاہ ہونگے کہ جب سے آریوں کا فرقہ پیدا ہوا ہے انکا شیوہ یہی رہا ہے کہ دوسری مذاہب کے بزرگوں اور پیشواؤں کو برا بھلا کہنا اور دیگر مذاہب پر حملہ آور ہونا۔ پہلے تو انکی توجہ ہندوؤں پر رہی پھر سکھوں پر ہاتھ صاف کرنا شروع کیا سکھوں کے پیشوا گرو نانک جیسے صوفی صافی کو بھی پنڈت دیانند نے برائی سے یاد کیا (دیکھو ستیارتھ اردو صفحہ ۵۵۰) ان سے جب کچھ نہ بن آیا انکا رخ اسلام کی طرف پھرا تو انہوں نے جان کر کہ اسکے ماننے والے ذلیل ہو گئے ہیں۔ ہاں دوسرے کوئی نئے اور مذاہب والے ٹھیک سلوک ہوا ہی ہے اہل اسلام بھی خاموش رہینگے۔ مگر مسلمانوں سے کب یہ بے غیرتی گوارا ہو سکتی تھی کہ وہ اپنے پیارے نبی اور جان سے عزیز دین اسلام کو برا سن سکیں چنانچہ ہندوستان میں بہت سی جگہ بڑے بڑے مباحثات ہو چکے ہیں۔ خدا کے فضل سے آریوں پر مسلمانوں کو کامل فتح حاصل ہوئی ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس امرتسر میں

بس جب کبھی انہوں نے شور اُٹھایا تو مناسب طریق سے ان کی غلط گیگی۔ چنانچہ ۲۸۔ اکتوبر کو آریوں نے اشتہار نکالا جس میں مسلمانوں کو مباحثہ کیلئے چیلنج دیا کہ بہشت دوزخ پر ہم سے بحث کریں۔ اس کے جواب میں مسلمانوں کی طرف سے قبولیت کا اشتہار دیا گیا کہ ہم کسی روز بھی بحث کرنے کو تیار ہیں۔ اسکے جواب میں آریوں نے چالاکی سے جھٹ ایک اشتہار دیدیا جس میں تاریخ وار نقشہ بناکر شائع کر دیا۔ کہ یکم و دوم دسمبر کو بہشت دوزخ پر مباحثہ ہوگا۔ اور ۳ دسمبر کو دنیا و اجنبا پر ہوگا۔ [illegible] ۹ پر بحث کرنا ہمیں منظور ہے مگر ایک روز وید اور قرآن کا مقابلہ بھی ہونا چاہیئے جس میں وید اور قرآن کے صرف مضامین سنائے جائیں اور کوئی کسی پر حملہ یا اعتراض نہ کرے۔ چونکہ آریہ جانتے تھے کہ ویدوں کو قرآن کے مقابلہ میں کامیابی نہ ہوگی اسلئے انہوں نے اس مقابلہ کو منظور نہ کیا چونکہ مسلمان اپنے دین کو ہر طرح سے محفوظ جانتے ہیں اسلئے ہم آگے جلسہ میں [illegible] پہنچے۔ پہلے روز مولوی ابو تراب محمد عبد الحق صاحب نے بہشت دوزخ پر بحث کی۔ دوسرے روز مولوی احمد الدین صاحب نے دو گھنٹے اور منشی غلام احمد صاحب نے ڈیڑھ گھنٹہ اور مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب و مولوی فاضل نے ڈیڑھ گھنٹہ۔ بحث کیا تھی [illegible] سے تعلق رکھتی تھی۔ آریہ مناظر [illegible] تو ہم کو معلوم ہوتا تھا کہ ان کو دل خود ان کو ملامت کر رہا ہے۔ تیسرے روز مسلمان مناظروں کے اتفاق سے حضرت مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب ہی [illegible] ہوئے جس سے آریوں کے اس بیان کی بھی تکذیب کافی ہوئی کہ مولوی ثناء اللہ سے ہم مباحثہ نہیں کریں گے کیونکہ مسلمان اس کو نہیں جانتے تو کیا اب بھی آریہ مولوی صاحب موصوف کو اکیلا پھینکیں گے؟ مباحثہ کا وقت تین گھنٹہ تھا۔ مگر افسوس کہ آریوں کی طرف سے ماسٹر آتما رام نے جب دیکھا کہ شیر پنجاب کو مقابلہ کی سکت اب آریہ مناظروں میں بالکل نہیں رہی تو ایک معمولی سی بات پر بگڑ گئے اور توں تاں کرنے لگے گو وہ بات یہی تھی کہ مولوی صاحب موصوف نے بطور مثال یہ کہا کہ آریوں کی حالت پر لالہ لاجپت رائے کو [illegible] جیسی میر کر کے سند پیدا نہیں کر سکے۔ اس فقرہ کو ابھی مولوی صاحب نے پورا بھی نہ کیا تھا کہ ماسٹر آتما رام جی آپے سے باہر ہو گئے کہ لاجپت رائے ہمارے لیڈر ہیں ان کی ہتک کی گئی ہے ہم نہیں بیٹھیں گے۔ ہم مباحثہ بند کرتے ہیں۔ لوگ حیران ہو گئے کہ یہ کیا ہتک ہے اور کیا توہین ہے۔ مگر تماشبینوں نے تاڑ لیا کہ نہ ہتک ہے نہ توہین ہے۔ بلکہ شیر پنجاب کی بلا کو ٹلانے کا ایک بہانہ ہے ورنہ اس میں ہتک ہی کیا ہے یہ تو بلکہ عزت ہے۔ کیونکہ مسلمان قوم۔ قوم کی بد اطواریوں پر چیخا ہی کرتے ہیں۔ خدا کی شان آج تو لالہ لاجپت رائے کو لیڈر بنایا گیا لیکن چند ہی روز کا ذکر ہے کہ انہی گھاس پارٹی کے آریوں کے لیڈر لالہ منشی رام جالندھری نے کہا تھا کہ لالہ لاجپت رائے ایسے ولی آدمی ہیں تو اس وقت لالہ لاجپت رائے کی ہتک نہ ہوئی تھی؟ غرض مسلمانوں نے مباحثہ میں جان بچانے کو یہ بہانہ بنایا گیا تاکہ اس مباحثہ کے علاوہ وید اور قرآن کے مقابلہ سے بھی نجات ملے۔ چونکہ یہ پارٹی بڑے جوش میں آگئی تھی اسلئے مسلمانوں نے بھی مباحثہ بند کر دیا۔ اور نصف گھنٹہ پہلے ہی چلے آئے۔ یہ کیفیت تو بالا بالا تھی اصل لطف تو جلسہ کا مذکور ہی تھا۔ اس کے علاوہ آریوں نے کئی ایک باتیں ایسی کیں جو خود ان کی تحریر وعدہ کے بر خلاف ہیں مثلاً ۱۰ نومبر کے اشتہار میں انہوں نے لکھا کہ ۲۰ تاریخ تک جن کی درخواستیں آئینگی ان کو وقت دیا جائیگا حالانکہ وقت پر ایسے لوگوں کو بھی موقع دیا اور مناظرہ کے لئے بلاتے رہے جن کی کوئی درخواست نہ تھی ہم نے اشتہار میں لکھا تھا کہ پریذیڈنٹ دو ہونگے جو مناظروں سے الگ بیٹھینگے۔ اس تجویز کو آریوں نے اشتہار طولانی میں مان لیا مگر جب کہا گیا کہ وہ تو پریذیڈنٹ الگ بیٹھینگے تو انکار کر گئے کہ ہم ایسا نہیں کرینگے۔ اسی طرح کئی ایک ضمنی وعدہ خلافیاں ان سے ہوتی رہیں چونکہ آریوں نے اب کی دفعہ حد سے زیادہ بے اعتدالیاں کی ہیں جس سے ان کی غرض شاید یہ ہو کہ آئندہ کو مسلمان ان کے مناظرہ میں نہ آویں اور وہ من مانی کارروائی کریں۔ مگر یہ خیال ان کو دل سے نکال دینا چاہئے۔ مسلمان کبھی تم سے پیچھے نہیں ہٹنے کے۔ لیکن ہاں باقاعدہ اور بااصول مباحثہ کرینگے۔ اس کی صورت یہ ہوگی کہ پریذیڈنٹ کوئی تیسری قوم کا ہوگا جو مثل جج کے دونوں مناظروں سے الگ بیٹھیگا اور دونوں مناظر ایک میز پر بیٹھا کریں گے۔ پس اس شرط کو ہمیشہ کو لئے امرتسر کے آریہ یاد رکھیں یہ شرط بہت ضروری ہوگی۔

الحمد للہ مسلمانان امرتسر باوجود باہمی اختلافات کے بحکم [illegible] اعداء دین کے مقابلہ میں اس موقع پر ایک دل ہو کر کام کرتے رہے خدا ہم کو ہمیشہ کیلئے اس کی توفیق دے۔ آمین۔

(حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنہ امرتسر)

سوال

بخدمت شریف جناب مولانا مولوی شمس الحق صاحب عظیم آبادی۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپکے مسودہ تحریری حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی کا اشتہار دیا تھا جسکو دیکھنے کو ہماری آنکھیں ترس رہی ہیں اسلئے گزارش ہے کہ اس کو چھپنے میں کیا دیر ہے بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرمائیں۔ راقم علی محمد [illegible]

فتاویٰ

بقیہ ج نمبر ۲۹۔ (گذشتہ پرچہ میں فتویٰ ۲۹ میں ایک بات رہ گئی وہ یہ ہے) نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم مغفور خود اخبارات خریدتے اور انکے حوالے دیا کرتے تھے چنانچہ ترجمان وہابیہ صفحہ ۵ پر اخبار پانیر انگریزی کا کہیں ایک جگہ تاریخوار حوالہ نواب صاحب نے دیا ہے پس اگر نواب صاحب خود اخبار نہ خریدتے تو یہ فائدہ انکو کہاں سے حاصل ہوتا اور کیونکر اپنے اس مدعا کو ثابت کرسکتے جسکے ثبوت میں انکو پیش کیا ہے۔ اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ نواب صاحب نے اخباروں کا خریدنا محض لہو و لعب کی نیت سے خریدنا منع لکھا ہے۔

س نمبر ۳۳۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر کوری برتن میں ۔۔۔ کیوقت تاڑی اتار کر تاڑ یا کھجور سے پیا جاوے تو اسمیں نشہ نہیں آتا۔ اس خیال سے اکثر لوگ پیتے بیچتے ہیں۔ تو اس طریقہ سے پینا جائز ہے یا نہیں؟

س نمبر ۳۴۔ زید کی بی بی زید سے پیچھے کسی شخص کے ساتھ نکل گئی اور برا فعل بھی کیا۔ اسکے بعد زید کو خبر ہوئی مگر زید نے کوئی التفات اپنی بی بی کیطرف نہیں کیا پھر دس بارہ مہینہ کے بعد ہندہ زید کے پاس آئی تو برادری کے لوگوں نے دس بارہ فقیر کھلوا کر ہندہ کو زید کے یہاں رکھوا دیا اور زید نے بھی اسکو قبول کرلیا تو اس حالت میں ہندہ کا نکاح رہا یا نہیں اور ہندہ جو دوسرے کے یہاں چلی گئی تھی تو اس وجہ سے ہندہ کا دین مہر زید پر واجب الادا ہے یا نہیں؟

محمد علیجان موضع جوہوارا گھوپور اسٹیشن ڈاکخانہ بہٹا ضلع پٹنہ

ج نمبر ۳۳۔ ہمارے اس ملک میں تاڑی نہیں ہوتی اصلی ہم اس کے متعلق یہ شہادت کو نہیں دے سکتے کہ کورے برتن میں نشہ دیتی ہے یا نہیں البتہ نشہ دار چیزیں حدیث شریف میں حرام آئی ہیں پس اگر وہ نشہ دیتی ہے تو حرام ہے

ج نمبر ۳۴۔ زنا سے طلاق نہیں ہوتی۔ اور مہر ہندہ کا خاوند کے ذمہ پہلے سے ہوچکا ہے۔ ہاں اگر مسمات مذکورہ الگ ہونا چاہے تو کچھ دے دلا کر الگ ہوسکتی ہے لَا تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ یعنی جو کچھ تم (خاوندو) نے عورتوں کو دیا ہے اس

میں سے کوئی چیز واپس نہ لو۔ ہاں اگر معلوم ہو کہ انکی باہمی ناموافقت ہی رہیگی تو عورت کچھ دیو دلا کر چھوٹ جائے تو گناہ نہیں۔

س نمبر ۳۵۔ چمڑہ بھینسے و چمڑہ گو کہ و چمڑہ بکری و چمڑہ بھیڑی ان چاروں جانوروں کا چمڑہ مرا ہوا خرید کرنا کیسا ہے یعنی سوکھا و گیلا خرید کرنا یا سوکھا خرید کرنا حلال ہے یا حرام اسکا جواب قرآن اور حدیث سے عنایت فرمائیں۔

محمد عبد الغفور از پٹنہ

ج نمبر ۳۵۔ حلال جانوروں کا چمڑہ ہر طرح سے خریدنا جائز ہے۔ گیلا ہو یا سوکھا ہو۔ کوئی منع نہیں۔

س نمبر ۳۶۔ ایک ہندو نے بیماری کی حالت میں ایک بکرا اپنے دیوتا کالی کے نام نشان لگا کر چھوڑ دیا اور دم کان وغیرہ نہیں کاٹا تھا اس کے ایک سالی بکرے کو پکڑ کے لئے جاتا تھا تو ایک مسلمان شخص نے قیمت دیکر خرید لیا تو اسکو ذبح کرکے کھانا اور قربانی کرنا شرعاً کیسا ہے؟

س نمبر ۳۷۔ ایک شخص کے پاس کرتا و عمامہ و ٹوپی وغیرہ موجود ہے تو وہ ننگے نماز پڑھ سکتا ہے و پڑھا سکتا ہے۔ کہ نہیں۔

س نمبر ۳۸۔ تلاوت کا سجدہ ایک مرتبہ کرے یا دو سجدہ کرے۔

س نمبر ۳۹۔ بعد مرنے شوہر کے چند دنوں کے بعد اپنے ہاتھ جو چوڑیاں پہنے ہوتی ہے تو وہ توڑ ڈالتی ہے تو اسکا توڑنا شرعاً کیسا ہے۔

س نمبر ۴۰۔ نماز میں جب رکوع یا سجدہ میں جاوے تو پہلے سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ سات مرتبہ کہا اور دوسرے سجدہ یا رکوع میں اگر کمی یا زیادہ کہے تو کوئی مضائقہ تو نہیں؟

س نمبر ۴۱۔ جمعہ کے دن ایک مرتبہ اذان کہنا چاہئے یا دو مرتبہ۔

محمد سلیمان خان از گورنمنٹ گوالیر تھانہ اندھیاری ضلع گورڈہ خرید ۴۸ (؟)

ج نمبر ۳۶۔ جو بکرا ایک دفعہ نذر لغیر اللہ ہوچکا اسکا کھانا حرام ہے۔ خدا فرماتا ہے وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ یعنی جو چیز غیر اللہ کے نام پر بولی جائے وہ حرام ہے

ج نمبر ۳۷۔ ننگے سر کی تو اتنی ممانعت نہیں آئی البتہ حدیث شریف میں یہ آیا ہے کہ مونڈھے ننگے نماز نہ پڑھا کرو پس اگر کسی کو اتنی وسعت ہے کہ کپڑا پہنے تو اسکو چاہئے کہ برہنہ نماز نہ پڑھے آیت قرآنی خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ کی تفسیر لباس سے کی گئی ہے۔

ج نمبر ۳۸۔ تلاوت کا سجدہ ایک ہی ہے۔

ج نمبر ۳۹۔ خاوند کے مرنے پر چوڑیاں اور دیگر زیب و زینت کی چیزیں استعمال نہ کرنا چاہئے لیکن توڑنے سے نقصان کرنا بھی منع ہے اتار کر رکھ دیوے

ج نمبر ۴۰۔ کوئی مضائقہ نہیں علماء کہتے ہیں کہ پہلا سجدہ سے دوسرا چھوٹا ہو مگر کسی حدیث میں دوسرے کو لمبا کرنے کی مخالفت مجھے یاد نہیں۔

ج نمبر ۴۱۔ جمعہ کے روز دو مرتبہ اذان کہنی چاہئے ایک خطبہ کی ایک خطبہ سے پہلے زوال کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت سے ایسا ہی توارث چلا آیا ہے۔

س نمبر ۴۲۔ ایک عورت کو اسکے خاوند نے طلاق دیکر اپنے سے جدا کر دیا عورت مطلقہ عدت کے اندر [illegible] حاملہ ہو گئی اب وہ عورت بعد وضع حمل نکاح کر سکتی ہے یا جبتک اسکو وضع حمل کے بعد تین حیض پورے نہ ہولیں نکاح جائز نہیں جس طرح قرآن حدیث سے ثابت ہو اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں ثبت فرماویں۔ یہ واقعہ اس عورت سے ہے جسکا خاوند مرگیا ہو وہ حاملہ زنا سے ہو گئی ہو وہ بغیر وضع حمل بعد گزرنے چار ماہ دس دن کے نکاح کر سکتی ہے یا اسکو بھی وضع حمل شرط ہے؟

ج نمبر ۴۲۔ بعد وضع حمل کے نکاح ہوگا۔ کیونکہ پہلی عدت بوجہ حمل کے مشتبہ ہو گئی ہے پس وضع حمل کے بعد کوئی عدت نہیں۔

س نمبر ۴۳۔ امام کے سامنے سے گزرنا منع ہے یا کہ مقتدیوں کے سامنے سے بھی۔

س نمبر ۴۴۔ یہ بات کہی جاتی ہے کہ آسمان سے جو پانی زمین پر برستا ہے تو اسکو ہر ایک فرشتے ایک ایک قطرہ لاکر زمین پر رکھ جاتے ہیں اور وہ فرشتے قیامت تک پھر زمین پر نہیں آتے یہ بات تو فرشتے خدا کے کیا۔

س نمبر ۴۵۔ جو کپڑا کہ اس سے ہاتھ پاؤں بدن وغیرہ پونچھے جاتے ہیں وہ کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں۔ بحالت موجود رہنے دوسرے کپڑوں کے۔

س نمبر ۴۶۔ جب بستی آباد تھی۔ لوگ کوئی مسجد بنا کر نماز پڑھا کرتے تھے خدا کی مرضی بستی ویران ہو گئی لوگ زمین کو کھود آباد کر لیا۔ اور وہ مسجد جسکو قبضہ میں سے ہے آباد کر سکتا ہے یا نہیں یا قبضہ میں نہیں یوں ہی پڑا تھا۔ نہیں دار کے قبضہ یعنی اسکو خوارج دیکر آباد کر سکتا ہے یا نہیں۔

محمد عبد الرحمن طالب علم مدرسہ دواری راجشاہی

س نمبر ۴۷۔ نابالغ لڑکی کو نکاح اسکو باپ کے بغیر اجازت اسکی ماں اور اسکی چچا نے ولی ہوکر نکاح پڑھوا دیا اور لڑکی کا باپ ناراض ہوکر اپنے کام پر اسی وقت چلا گیا پس نکاح ہو گیا۔ یہ نکاح مطابق اللہ رسول کے حکم کے ہوا یا نہیں ہوا اور جس ملا یا قاضی نے یہ نکاح پڑھا اسکو پڑھنا درست تھا یا نہیں؟

ایک خریدار

ج نمبر ۴۳۔ اگر سترہ نہ ہو تو امام اور مقتدی دونوں کے سامنے سے گزرنا منع ہے اگر سترہ ہو تو کسی کے سامنے سے گزرنا بھی منع نہیں۔

ج نمبر ۴۴۔ یہ مضمون میں نے کسی آیت یا حدیث میں نہیں دیکھا۔

ج نمبر ۴۵۔ [illegible]

ج نمبر ۴۶۔ مسجد کی زمین وقف ہے۔ اسکو آباد ہی رہنا چاہئے کہ جس کام کے لئے وہ وقف ہوئی ہے اس سے وہی کام لیا جائے یعنی عبادت کا کام اسکے سوا اور کوئی کام اسمیں جائز نہیں۔

ج نمبر ۴۷۔ بغیر اذن باپ کے نکاح صحیح نہیں۔ نکاح خوان ملا اور اہل مجلس سب گناہگار ہوئے اور نکاح مذکور نادرست ہے۔

س نمبر ۴۸۔ جب کوئی شخص السلام علیکم یا اہل القبور کہتا ہے تو اہل قبور اس سلام کو سنتے ہیں یا نہیں اگر سنتے ہیں تو اسکا جواب دیتے ہیں یا نہیں اور اگر نہ سنتے اور نہ جواب دیتے ہیں تو پھر ایسا کہنے سے کیا فائدہ مقصود ہے۔

س نمبر ۴۹۔ ایک شخص سید ہے لیکن اسکے اعمال برے ہیں تو کیا ہم اسے اہلبیت کہہ سکتے ہیں یا نہیں اگر نہیں کہہ سکتے تو اسکی کیا وجہ ہے کیا نیکوں یا اعلیٰ خاندان والوں کی اولاد کا صالح ہونا ضروری ہے؟

ج نمبر ۴۸۔ یہ سوال اکثر لوگ کیا کرتے ہیں۔ جواب یہ ہے کہ چونکہ قرآن شریف کی نص قطعی سے ثابت ہے کہ مردے نہیں سنتے۔ مردے کے لفظ پر شاید کوئی شبہ ہو تو اسکی تشریح بھی کر دیتا ہوں کہ مردے سے مراد وہ جسم بے روح ہے جو قبر میں رکھا جاتا ہے کیونکہ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى یعنی تم مردوں کو نہیں سنا سکتے ہو دوسری آیت میں فرمایا وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ یعنی تم ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں اس آیت سے معلوم ہوا جس مردے سے سننے کی نفی کی گئی ہے وہ جسم بے روح ہے جو قبر میں رکھا جاتا ہے اسی کو میت بھی کہتے ہیں (باقی جواب آئندہ)

تفسیر کبیر جلد ۱
جو لوگ مذہب اسلام کو خلاف عقل خیال ... ان پاک اصولوں ... پیدا ہوتے ہیں ان ... فخر الدین رازی کی تفسیر ... قرآن کریم کی جملہ ... فلسفہ اور سائنس ... آیات یا مسائل پر ... اعتراض کئے ہیں ... آیت پر وارد ہو سکتے ... نہایت ... بطور سوال و جواب ... بعض مشکل اور ... ثبوت واجب ... حضرت محمد رسول ... ملائکہ و شیاطین ... ثبوت ناسخ ... حشر و نشر ... زمین و آسمان ... وغیرہ کو بالکل ... سائنس کے ... صفحات ...
المشتہر
علم الدین
الحدیث

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی اپنے کسی رشتہ دار کے لئے جنازہ غائب کی درخواست کرتے ہیں۔

افسوس اہلحدیث کے قدردان میاں شاہدین سوداگر ادویہ انگریزی امرتسری اس ہفتہ انتقال کر گئے مرحوم بڑے سادہ دل اہل توحید تھے۔ ناظرین سے التماس ہے کہ مرحوم کے لئے جنازہ غائب پڑھیں۔

مدرسہ تعلیم القرآن لاہور کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹-۳۰ دسمبر کو ہوگا۔

اجمیر میں عنقریب بندوبست شروع ہونیوالا ہے۔ مسٹر لیٹن اجمیر کے افسر بندوبست مقرر کئے گئے۔

دربار آگرہ میں پولیس کے انتظام کی نگرانی پر مسٹر بیلی مقرر کئے جائینگے لفٹننٹ گورنر پنجاب مع لیڈی ریواز دربار آگرہ میں حضور والسرائے کے مہمان رہینگے۔

قیصری اسلامیہ یتیم خانہ آگرہ کی تعمیر کے چندہ میں بیگم صاحبہ بھوپال نے پانچسو روپے عطا کئے۔ (کیا کوئی یتیم خانہ اس نام کا ہے بھی یا محصل چندہ خود اپنی جائداد بنا رہا ہے اس کی تحقیق ہونی ضروری ہے۔)

لکھنؤ کے روزانہ اخبار "انڈین ڈیلی ٹیلیگراف" کو لکھنؤ کے مسلمانوں نے خرید لیا۔ یہ اخبار مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کریگا۔ مسٹر ایڈورڈ لانگ جو سابق میں اسی اخبار کے اسسٹنٹ ایڈیٹر اور بعد میں رنگون ٹائمز کے ایڈیٹر تھے اس اخبار کے ایڈیٹر مقرر ہو کر لکھنؤ آگئے۔

امیر صاحب کے ہمراہ کلکتہ کے سفر میں ان کے مین اعلیٰ حکام اور دوسو شاگرد پیشہ کے آدمی ہونگے۔

امیر صاحب ۳ ماہ حال کو بعزم سفر ہند کابل سے جلال آباد روانہ ہونیوالے تھے۔

امریکہ کے پریزیڈنٹ جاپان کے ساتھ دوستی رکھنے کو سب سے مقدم کام سمجھتے ہیں۔ امریکی کانگریس کو انہوں نے اس بارہ میں مفید ہدایت کر دی ہے۔

مسلمانوں کا روزانہ انگریزی اخبار کلکتہ میں دو لاکھ روپے کے مشترکہ سرمایہ سے جاری کیا جائیگا۔

جاپان نے اپنی فوج کا ازسرنو ایسا انتظام کر لیا ہے کہ لڑائی کے وقت میدان جنگ میں ۱۲ لاکھ جاپانی فوج جمع ہو سکتی ہے۔

۷ نومبر کو افغانی ترکستان میں بھونچال کا ایک سخت جھٹکا محسوس ہوا۔ اور جھٹکے ۵ منٹ تک رہے۔ اور تاشکرغان اور ہیبک میں بہت مکان گر گئے۔ کہتے ہیں جانوں کا بہت ہی نقصان ہوا۔

جرمنی میں سگ خوری روز بروز بڑھتی جاتی ہے چنانچہ ۱۹۰۵ء میں ۹۶۲۰ کتے ذبح ہوئے۔

طہران کا ایک تار مظہر ہے کہ ولیعہد تبریز سے ریجنٹ بننے کے لئے بلایا گیا ہے۔ ایران کی پارلیمنٹ اور دربار کے گروہ کے درمیان سخت اختلاف ہے۔ اول الذکر اسبات پر زور دیتا ہے کہ قرض کا انتظام ملک ہی سے کیا جائے اور کسی غیر ملک کے مہاجنوں سے قومی قرضہ کا اہتمام نہ کیا جائے (یہ اختلاف خوش آئندہ ہے۔ مبارک ہو۔ بیداری کے آثار ہیں)

گورنمنٹ عثمانیہ بڑے شوق سے خواہاں ہے بلکہ اس نے اعلان بھی کر دیا ہے کہ حجاز ریلوے زیادہ سرعت سے تیار کی جائے۔ خاص تاکید کی گئی ہے کہ آئندہ سال کے ماہ ستمبر تک مدینہ منورہ تک جاری ہو جائے اور اس کے ساتھ تاکیدی احکام نافذ کئے گئے ہیں کہ تمام قلمرو عثمانیہ میں حجاز ریلوے فنڈ کے لئے چندے فراہم کئے جائیں۔ اس ریلوے کی تیاری پر بڑی بڑی امیدوں کا انحصار ہے۔ خدا مدد کرے۔

انڈین نیشنل کانگریس کے جلسہ کی تاریخیں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر قرار پائی ہیں۔

احاطہ بمبئی میں ایک یوروپین پر دوسرے یوروپین کو قتل کرنے کا مقدمہ چل رہا ہے۔

مسٹر دادا بھائی نوروجی ولایت سے روانہ ہو پڑے۔ لنڈن میں ان کا الوداعی جلسہ بہت دھوم کے ساتھ ہوا۔ سٹیشن پر ان کی گاڑی کا کمرہ مداحوں نے پھولوں سے بھر دیا۔

لنڈی کوتل اور پشاور کے درمیان پیغام رسانی بے تار کا جو تجربہ کیا گیا تھا اس میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی ہے۔

مولوی محمد ابو یحییٰ صاحب شاہجہانپوری سخت علیل ہیں۔ اور ناظرین اہلحدیث سے دعائے صحت کی درخواست کرتے ہیں۔

(شاہ ایران مرض استسقا سے انتقال کر گئے۔)

رجسٹر شدہ بے ہدف دوائیں

برقی سٹ

اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو تناسل میں سختی پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر عضو کا ٹیڑھا پن اور ڈھیلا پن قطع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرض کہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت مع محصولڈاک [illegible]

گولڈن پلز

یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و بیش بہا جواہر فولاد، چاندی اور سونا وغیرہ مقوی و خون افزا اجزاء سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں۔ جو صاحب جریان یا منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا بوڑھے ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں۔ قیمت [illegible]

مومیائی

ابتدائی اصل وقت ... ہر قسم کی دماغی اور بدنی کمزوری درد کمر وغیرہ کو دفع کرنے میں اکسیر اعظم ہے۔ چوٹ لگنے پر دو چار رتی کھا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے اور درد جگہ کو فوراً ... کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی ہے۔ ... جوان سب کو یکساں مفید۔ قیمت [illegible]

معجون مقوی دماغ

ان لوگوں کو جو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہے اور دماغ کمزور ہو کر نزلہ اور دوران سر ہو گیا ہو ... ہوں ضعف بصر کی شکایت ہو۔ اس معجون کو استعمال کریں۔ انشاءاللہ تمام شکایات رفع ہو جائیں گی۔ قیمت فی ڈبیہ [illegible]

ممسک جریان

اس کے استعمال سے جریان بند، منی پتلی اور گاڑھی ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی [illegible]

منجن

اس کے روزانہ استعمال سے دانت ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رہتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲ ... دو تولہ [illegible]

نوٹ:- ان کے علاوہ ہر ایک مرض کی دوا ہم سے مل سکتی ہے۔

المشتہر

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

دکڑہ [illegible]

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے۔ فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مختلف مال

لنگی سادہ [illegible] تک فی عدد	کلاہ سادہ [illegible] فی عدد
" زری [illegible] " "	" زریں [illegible] " "
" اوڑھنی کی [illegible] " "	رومال ریشمی [illegible] " "
ازار بند سوتی [illegible] " "	کمبل دیسی [illegible] " "
" ریشمی [illegible] " "	" فوجی [illegible] " "
تہمد گبرون یا ریگ [illegible]	لوئی سفید [illegible] " "
جوتا ساخت [illegible]	" رنگین طول [illegible] گز عرض [illegible] گز [illegible]
" زریں ہوشیار پوری [illegible]	پٹی دیسی اونی [illegible] فی جوڑہ
جراب و دستانہ اونی [illegible]	پٹی پشمینہ [illegible] گز
" سوتی [illegible] فیدرجن	سیج [illegible] گز
فوجی زین خاکی رنگ [illegible] گز	چادر پشمینہ [illegible]
صافہ مشرقی [illegible] تک	بنیان و پاجامہ اونی [illegible]
" خاکی [illegible]	" سوتی [illegible]
رنگین لوئی [illegible] گز طول [illegible] گز عرض [illegible]	چوتہی [illegible]
دری بوٹے پلنگ [illegible]	دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے۔

باقی فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمایئے

علاوہ اس کے ہر قسم کا مال فوجی لنگیاں، کمربند، سیڈل، زین پٹی، بچھالر، سوتی و زنانہ پنج اونی سنہری روپہلی وغیرہ۔ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایکبار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمائیں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ:- سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد قیمت آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اہلحدیث

نمبر ۲۰

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست سے " للعہ
رؤساء و جاگیرداروں سے للعہ
عام خریداروں سے عہ
غیر ممالک سے ۵ شلنگ
" " ششماہی ۳ شلنگ
انڈیا والوں سے

اجرت اشتہارات

اشتہارات کا نرخ بذریعہ خط و کتابت فیصل ہو سکتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج کئے جائینگے

امرتسر۔ یوم جمعہ مورخہ ۱۱ ذی قعد ۱۳۲۴ھ ہجری المقدس مطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۰۶ء عیسوی

سراج الاخبار جہلم کا دخل در معقول

سراج الاخبار ایک دیرینہ

اخبار ہے۔ اسمیں عموماً ملکی خبریں ہوا کرتی ہیں۔ مگر کبھی کبھی اپنی لیاقت سے باہر ہوکر کوئی مذہبی مضمون بھی لکھ دیتا ہے تو چونکہ اس میدان کا شہسوار نہیں اسلئے حسب دستور ٹھوکروں پر ٹھوکریں کھایا کرتا ہے۔ مخصوصاً اہلحدیث اور اہلحدیث کے مذہب کے متعلق اسنے جب کبھی کچھ لکھا تو ہم نے اُسے معمولی ناواقفی یا مذہبی تعصب پر مبنی جانکر کبھی نوٹس نہیں لیا۔ مگر آج جس مضمون کا ہم ذکر کرینگے وہ چونکہ اس کی طرف سے حد کو پہونچکر آگے گذر گیا ہے کہ اسی کے حوالہ سے بعض ہندو اخبارات میں جا پہونچا۔ لہذا مناسب سمجھا گیا کہ اسے کچھ تنبیہ کیجائے کہ ذرہ سنبھل کر چلا کرو مسائل شرعیہ میں دخل دینا اونہیں کو زیبا ہے جنہوں نے اپنی عمر کا کچھ حصہ باقاعدہ دینی علوم کی تحصیل پر نہ صرف خرچ کیا ہو بلکہ ساتھ ہی خداداد فہم و فراست بھی رکھتے ہوں ع کلاہ خسروی و تاج شاہی ÷ بہر کل کے رسد حاشا و کلا

بہرحال سراج الاخبار کا مضمون یہ ہے۔

"مفقود الخبر کی عورت" کوئی صاحب وطن مورخہ ۲۶ اکتوبر میں استفسار کرتے ہیں کہ ایک مسلمان عورت نے خاوند کے دس سال تک پتہ نہ ملنے پر دوسرا نکاح کر لیا۔ نکاح سے پانچ سال بعد پہلا خاوند آگیا۔ اب وہ کس کی عورت ہوئی۔ عورت کو دوسرے خاوند سے بھی تعلق خاطر ہو گیا تھا۔ لیکن پہلے خاوند کی محبت انکو دل میں بہت زیادہ ہے۔ اس استفسار کو دیکھکر ہمیں غیر مقلدین حضرات کے ایک فتووں پر سخت افسوس ہوا ہے کہ چند سال خاوند مفقود الخبر رہا انہوں نے عورت کو دوسری جگہ عقد کرنے کا فتویٰ دیدیا۔ صورت مستفسرہ کو دیکھکر ایسے مفتیوں کو شرم آئیگی۔ یہ قباحت کبھی پیش نہ آتی اگر حنفیوں کے فتویٰ پر عمل کیا جاتا جو کہ جبتک یقینی وفات کی خبر نہ پہونچے یا نوے سال نہ گذریں عورت کو دوسری جگہ عقد کی اجازت نہیں دیتے۔ ایسی صورتیں کئی جگہ پیش آتی ہیں کہ کوئی شخص باہر کہیں سفر میں گیا اور بعد چند سال اُنکی عورت کسی غیر مقلد مفتی سے فتویٰ لیکر دوسرے خاوند کے گھر جا بیٹھی جب پہلا خاوند آگیا تو اپنی عورت دوسرے کی بغل میں دیکھکر رہنے لگا۔ مجبوراً عدالت میں جا پڑا۔ اور کئی مدت تک عدالت کو اُنکی تحقیقات میں ناحق وقت ضائع کرنا پڑا۔ آپ خیال کیجیو صورت مستفسرہ میں عورت کا مرد مفقود الخبر آگیا ہے۔ عورت کو اُسے دیکھکر دیرینہ تعلق یاد آیا ہے اور اسکا دل چاہتا ہوگا کہ اپنے اصلی خاوند کا گھر آباد کرے۔ لیکن دقت یہ ہے کہ دوسرا

ahmadimuslim.de

تاہمی خاوند بھی بلا مجھے درمیان کیطرح جھگڑے کا مرجع رہا ہے وہ اسکو عاملہ نہیں بتا سکا ہے بیچاری کس مشکل میں پھنس گئی۔ اب امام مالک کے قول کے مطابق جو چار سال تک مردکے مفقود رہنے پر قاضی تفریق کا فتوےٰ دیتے ہیں) یہ عورت پہلے خاوند کو نہیں پا سکتی۔ اصلی خاوند جیتے جاگتے اپنی عورت غیر کے ہاتھ میں دیکھکر مارے بیغیرتی کے جھوڑ سکتا ہے۔ ضرور ہے کہ عورت کے دونوں خاوندوں میں کھانا دھینگا۔ یا تو باہمی ڈنڈا چلا کر ایک دوسرے کا سر توڑینگے یا عدالت میں مقدمہ لڑائیں گے۔ عدالت بھی مجبور ہوگی کہ کس کو عورت اور کس کو جواب دے۔ یہ ساری ہیرا پھیری امام صاحب کی ہے جس نے جلد بازی سے ایسا فتویٰ دیا۔ اس استفسار کے متعلق ہمارا جواب تو یہی ہے کہ عورت پہلے خاوند کو ملیگی اور بموجب حنفی مذہب کے دس پندرہ سال گم رہنے سے اسکی عورت کو طلاق نہیں ہوئی۔ نہ عقد ثانی درست ہوا ہے۔ دوسرے خاوند نے اتنے سال مفت بدکاری کی اور گناہ حاصل کیا۔ عورت کا باز دینا انکی اصلی خاوند کو دیا جائے۔ امید ہے کہ ایسے واقعات سے ایسے جلد باز مفتی خصوصاً غیر مقلدین عبرت حاصل کرینگے۔ (اخبار مذکور ۲۰ نومبر)

ناظرین! اڈیٹر صاحب کی شوخی دیکھئے۔ کہ خود ہی مانتے ہیں کہ امام مالک کا یہ مذہب ہے کہ چار سال مفقود الخبر کا انتظار کرکے عورت نکاح ثانی کرسکتی ہے اور امام مالک ائمہ اربعہ میں سے ایک بڑے پایہ کے امام ہیں مگر پھر کس شوخ چشمی سے لکھتے ہیں:

نہ عقد ثانی درست ہوا۔ دوسرے خاوند نے اتنے سال مفت بدکاری کی اور گناہ حاصل کیا۔ جسکے یہ معنی ہیں کہ امام مالک نے زنا کاری کا فتویٰ دیا اور امام مالک کے اس فتوے پر عمل کرنیوالے علاوہ اڈیٹر کے نزدیک زانی ہیں۔ (ملخص)

اڈیٹر صاحب! آئیے میں آپ کو ایسے لوگوں کی ملاقات کراؤں جو امام مالک کے اس فتوے پر عمل کرنے کو کہتے ہیں۔ بلکہ امام مالک نے بھی یہ فتوےٰ انہی سے سیکھا ہے۔ آپ جانتے ہونگے مسلمانوں میں خلیفہ دوم گذرے ہیں جنکا نام نامی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہے ان حضرت کا فیصلہ سنئے!

امرءة المفقود تربص اربع سنین ثم تعتد اربعة اشہر وعشرا (رواہ مالک والشافعی) یعنی مفقود الخبر کی بیوی چار سال تک انتظار کرے اس کے بعد قاضی کے حکم سے اسکو حکماً مردہ قرار دیا جائے) اور عورت چار ماہ دس روز عدت گذارے اور نکاح ثانی کرے)۔

اور سنئے! علامہ زرقانی شرح موطا میں لکھتے ہیں۔ وروی نحوہ عن عثمان وعلی وقال به جمع الصحابة عليه ولم يعلم لهما مخالف فيكون حجة وعليه جماعة من التابعين۔ یعنی حضرت عثمان اور حضرت علی کا بھی یہی مذہب ہے۔ بقول بعض تمام صحابہ کا اسپر اجماع ہے انکے زمانہ میں انکا کوئی مخالف نہیں پایا گیا اور ایک جماعت تابعین کا بھی یہی مذہب ہے۔

اڈیٹر صاحب! بتلائیے! یہ کون لوگ ہیں۔ انکی اس فتوے پر عمل کرنیوالا کون ہے اور یہ کون؟ بقول چھوٹا منہ بڑی بات۔ یہ خیر یہ تو سب ہی ہیں۔ ذرہ آپ کو آپ ہی کے گھر کی سیر کرائیں۔ وہ رد المختار شرح در مختار دیکھئے جو امام مالک کے اس فتوے پر عمل کرنے کو جائز بتلاتے ہیں۔

اور سنئے! ہندوستان کے فخر الحنفیہ مولانا عبدالحی مرحوم لکھنوی بھی یہی فتوےٰ دیتے ہیں دیکھو انکا شرح وقایہ اور مجموعہ فتاوےٰ وغیرہ اور سنئے حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس فتوے پر عمل کرنا جائز بتلاتے ہیں کہئے! یہ لوگ بھی آپکے نزدیک وہی ہیں جو اس فتوے پر عمل کرنے والا آپ کے نزدیک ہے؟

واللہ۔ اگر کوئی شیعہ یہ بات کہتا تو نازیبا نہ ہوتا کیونکہ اس فتوے کی بنا فیصلہ فاروقی پر ہے۔ مگر تعجب تو یہ ہے کہ ایک سنی کے منہ اور قلم سے یہ الفاظ نکلیں یا للعجب و ضیعة الادب۔

اڈیٹر صاحب! کیا تم لوگ ہی تھے جو کہا کرتے تھے کہ غیر مقلدین اماموں دین کو برا کہتے ہیں اور بزرگان اسلام کی توہین کرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ اس بے جا تہمت کی سزا تم لوگوں کو آج یہ ملی کہ اماموں کو چھوڑ تم صحابہ کرام کی شان میں گستاخانہ الفاظ کہنے لگ گئے۔

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را • چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

آپکو یہ بھی معلوم نہیں کہ اصلی موت کے علاوہ ایک حکمی موت بھی ہوتی ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ ایک شخص مرتد ہوکر دار الحرب میں چلا جاوے تو قاضی اسکو حکماً مردہ جانکر اسکا مال تقسیم کردیگا اور اسکی بیوی نکاح ثانی کرسکتی ہے۔ لیکن اگر پھر وہ مسلمان ہو جاوے تو کیا آپ یا آپ کے شہر کے کوئی جونپوری قاضی اس عورت کا باز دینا اس مرتد نو مسلم کو دوبارہ دلوا دیگا (دیکھو ہدایہ وغیرہ باب المرتدین کو ملاحظہ کرلیا اور پھر جواب دینا) ہرگز باز دینا اسکو نہ ملیگا تو کیا اسوقت آپکا یہ کہنا منسوخ ہو جائیگا کہ یہ عورت کی اسے دیکھکر دیرینہ تعلق یاد آیا ہے اور اسکا

(ہفتہ وار) اخبار اہلحدیث امرتسر [illegible] جلد دوم نمبر [illegible] جلد اول [illegible]

ahmadimuslim.de

دل چاہتا ہے کہ اپنے اصلی خاوند کا گھر آباد کرے۔ لیکن دقت یہ ہے کہ دوسرا عارضی خاوند بھی بلائے بے درمان کیطرح گلے کا ہار ہو رہا ہے۔ " آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند "

پیارے ایڈیٹر! اگر تم یہ عذر لیکر قاضی صاحب کی عدالت میں جاؤ تو گو وہ جونپوری کا قاضی ہی ہوتا ہم وہ آپکو فورا لفظی انعام دلوا کر اطمینان میں پہونچا دے افسوس۔

پھر آپنے حنفیوں کا مذہب نوّے سال کا بھی پیش کیا ہے۔ تعجب ہے کہ آپ اس روشنی کے زمانہ میں بھی وہ باتیں کرتے ہیں جو مسجدوں کے حجروں میں کرنے کے قابل ہیں۔ بتلائیے! یعنی پچیس برس کی عمر میں عورت کا خاوند گم ہوا۔ اب وہ نوّے سال تک انتظار کرکے جوانی کی عمر گذار کر کہیں ایک سو پندرہ سال کی عمر کو پہونچی (بلکہ پہونچ جاتی) تو ایسی نوجوان دلہن کو قبول کون کریگا؟ اور وہ بیری بیکر نکاح کس غرض سے کریگی؟ واللہ۔ ایسی دلہن کی شادی میں تو ضرور ہی شریک ہونا چاہئے جو سہ تھے مانند قیس و دیگر مجنوں مصداق ہو۔

ہمارے خیال میں تو ایسی دلہن کو نیوگ کی اجازت دلوا دیجاوے تو بہتر ہو۔

افسوس ہے اس قوم کے فتوے ہیں جنکی الہامی کتاب کی تعلیم تھی عَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ) وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ (عورتوں کو تنگ کرنے کیلئے تکلیف نہ دو)

عیسائی گورنمنٹ نے اس مسکینہ پر رحم کیا کہ سات سال بعد نکاح کرنے کو جائز قرار دیا مگر ہمارے مسلمان۔ مسلمان بھی ایسے ویسے نہیں بلکہ ایسے مسلمان جنکا دعوی ہے کہ اسلامی آبادی میں ہمارا نمبر سب فرقوں سے زیادہ ہے وہ اس مسکینہ کو نوّے برس کوئی ایک سو بیس برس انتظار کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

حالانکہ صحابہ کے زمانہ میں چار سال پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ سچ ہے ؎

فریفتہ جو ہنسی پیمان توڑے ۔ وہ بیچارے کے سب اہل طریقے جوڑے

اہلحدیث کی قدردان ایسے چاہئیں

بارہا عرض کیا گیا اور کہا جاتا ہے اور کہا بھی جاویگا۔ کہ اہلحدیث کے قدردان اسکی اشاعت پر جبتک کمر ہمت نہ باندھیں اخبار کا چلنا مشکل ہے۔ مگر افسوس اور خوشی دونوں ہیں۔ خوشی تو یہ ہے کہ احباب اس طرف متوجہ ہوتے ہیں افسوس یہ ہے کہ بہت کم ہوتے ہیں۔ آج ایک قدردان کا خط درج کرتے ہیں۔ خدا کرے اہلحدیث کے تمام قدردان ایسے ہی جوشیلے ہوں۔

ڈاکٹر نبی محمد صاحب از ہردوئی تحریر فرماتے ہیں۔

"جناب مولانا صاحب۔ السلام علیکم۔ کیسا وہ دن خوشی کا ہوگا جب میں اپنے پیارے مسلک پرچہ اہلحدیث کے نمبر ہزاروں پر دیکھونگا۔ میں اسوقت سے کوشاں تھا کیونکہ مجھکو حضور سے نیاز حاصل ہوا تھا۔ کہ کچھ خریدار تلاش کروں اکثر سے تحریک کی مگر ناکامی ہوئی۔ اب ایک صاحب کو یقینی آمادہ کر لیا ہے اور انہوں نے اجازت دی کہ میں حضور سے ویلیو پے ایبل کیواسطے گذارش کردوں۔ براہ نوازش پتہ ذیل پر ایک پرچہ روانہ فرمائیے۔

تھانہ بینی گنج ضلع ہردوئی"

جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی نے

ایک مسئلہ بیان کیا تھا کہ اگر خدا تعالی نیک بندوں کو جنت میں اور بدوں کو جہنم میں نہ ڈالے تو یہ اسکا ظلم ہوگا۔ حافظ محمد یوسف صاحب پنشنر جو مولوی صاحب مرحوم کا درس قرآن سنا کرتے تھے۔ گو وہ خود تو عالم نہیں مگر بڑے بڑے علماء کی صحبت دیکھے ہوئے۔ حضرت عبداللہ صاحب غزنوی حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی۔ نواب صاحب بھوپال۔ شیخ عبداللہ مرحوم وغیرہ حضرات کی مصاحبت سے مستفیض ہونے کی وجہ سے انہوں نے اس مسئلہ کی تحقیق کرنے کیلئے علماء کرام کیخدمت میں سوال کیا۔ کہ کیا یہ عقیدہ صحیح ہے۔ اس پر علماء کرام کے جو جواب آئے انکو حافظ صاحب نے رسالہ کی صورت میں شائع کردیا۔ جو حافظ صاحب ہی سے مقام امرتسر کٹرہ جہاں سنگھ ملتا ہے۔ علماء نے اس مسئلہ کو بڑی حقارت سے سنا کسی نے معتزلی کا حکم اسپر لگایا کسی نے ضلالت کا۔ بعض اس سے بھی آگے بڑھ گئے انہوں نے یہاں تک لکھ دیا کہ اس قائل کو تجدید اسلام کرنی چاہئے۔ خیر یہ تو جو ہوا سو ہوا۔ اسی قضیہ میں خاکسار بھی دانہ میں گھن کیطرح پسنے لگا یعنی مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی نے بذریعہ اشتہارات اور اخبارات کے (دیکھو اخبار اہل فقہ ۲ دسمبر) دو مختلف بیان شائع کرانے شروع کئے۔ ایک تو یہ کہ حافظ محمد یوسف چونکہ مرزائی تھا اس نے وہ سوال ہم سے نکالا۔ دوم اس میں ثناء اللہ والے فتوے اربعین غزنویہ کا بدلہ لیا گیا ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ اسقدر متضاد باتیں کیوں بنائی جاتی ہیں حافظ محمد یوسف اگر مرزائی تھا تو اسکو ثناء اللہ سے کیا ہمدردی کہ وہ اربعین کا بدلہ لیتا۔ اربعین تو ثناء اللہ کے برخلاف لکھی گئی تھی۔ کیا حیثیت مرزائی ہونے کی حافظ محمد یوسف کو جیسا غزنویوں سے ربط ہوتا تھا مجھ سے نہ ہوتا۔ ۱۷۔ اگست سنہ کے پرچہ اہلحدیث میں حافظ موصوف کا سوال بخدمت علماء کرام چھپا۔ تو

ahmadmuslim.de

۲۹ کو حافظ صاحب نے ایک پوسٹ کارڈ مجھ کو لکھا جو میری پاس موجود ہے اُس میں حافظ صاحب لکھتے ہیں کہ یہ جو صرف آپکے اخبار میں میرا سوال شائع ہوا ہے مولوی عبدالجبار صاحب کو بہت صدمہ ہوا۔ کیونکہ اُنکو میرے ساتھ زیادہ تعلق تہا مجکو بھی اُنکو صدمہ سے صدمہ ہوا۔ کیونکہ وہ متبع قرآن و حدیث ہیں اگرچہ مائل تقلید ہیں پھر بھی غنیمت ہیں۔ مگر آپکی تفسیر نے زمین فسا دڈالدیا۔ اتفاق سے میرا سوال آپکے اخبار میں چھپ گیا الخ اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ حافظ محمد یوسف کو کچھ اُنسے کیا نسبت اور تعلق ہے۔ اور وہ کہاں تک میری طرف سے بدلہ لے سکتا ہے علاوہ اسکے اسکی نسبت سے کیا ہو سکتا ہے۔ محمد یوسف مرزائی ہو یا شیعہ یا کوئی ہو۔ بات تو صرف یہ ہے کہ آپنے یہ فتوےٰ صادر کیا ہے یا نہیں۔ اگر آپکا یہ اعتقاد نہیں تو کچھ شک نہیں کہ یہ محض افترا ہوگا۔ لیکن اگر آپکا یہ اعتقاد ہے کہ درصورت مذکورہ خدا ظالم ہوگا جیسا کہ آپکے اشتہارات اور دیگر مضامین سے ظاہر ہوتا ہے۔ تو پھر کسی کا مرزائی ہونا یا عیسائی ہونا آپکو کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ علما نے جو جواب دیا ہے۔ اس اعتقاد پر دیا ہے اور اس جواب میں یہ شرط نہیں کہ پوچھنے والا کون ہے۔

اب اصل قصہ علیٰ قدر قلت بتلاتا ہوں۔ سو اللہ علی ما اقول شہید۔ حافظ محمد یوسف صاحب نے جب یہ مسئلہ مولوی عبدالجبار صاحب سے مانگا تو ایک سوال لکھ کر میرے پاس بھیجا جس میں لکہا تہا کہ ایسا شخص اہل سنت ہے یا اہل سنت سے خارج۔ یہ سوال جناب منشی برکت علی صاحب پنشنر لودہانوی نے حافظ صاحب کی طرف سے بھیج دیا تھا۔ منشی صاحب اتفاقاً کہیں حافظ صاحب کو ملے تو انہوں نے بوجہ عدم مسافت انہیں کے ہاتھ بھیجدیا۔ تو میں نے فوراً کہا کہ داخل خارج کرنے کا دفتر میرے پاس نہیں ہے یہاں تک کہ میں نے وہ سوال پورا پڑہا بھی نہیں آخر منشی صاحب موصوف نے لودہانہ سے وہ سوال حافظ صاحب کو واپس کیا۔ پہر حافظ صاحب خود دفتر اہلحدیث میں آئے تو یہی سوال کرنے لگے۔ میں نے یہی جواب دیا کہ ایسی عقیدہ کی نسبت یا مطلق مجھ سے پوچھ لو۔ مگر اس عقیدہ کی وجہ سے میں یہ حکم لگادوں کہ مولوی عبدالجبار صاحب اہل سنت سے خارج ہیں یا داخل۔ میرے اختیارات سے باہر ہے۔ کیونکہ داخل خارج کا رجسٹر میرے پاس نہیں چنانچہ بہت کچھ سلسلہ کے بعد وہ سوال حافظ صاحب نے لکہا یا جو ۱۰ اگست کے اہلحدیث میں چھپ چکا ہے۔ ناظرین دیکھ سکتے ہیں کہ میں نے جواب میں کوئی لفظ داخل خارج کا نہیں لکہا ہے۔ نہیں معلوم مولوی عبدالجبار صاحب اپنے غلط عقیدہ سے جو صریح حدیث نبوی کے خلاف ہے۔ تو رجوع نہیں کرتے۔ اور مجھ کو کیوں بدنام کرتے ہیں

کہ ارمعین کا بدلہ لینے کو یہ کاروائی ہوئی ہے۔

گو مجھے ایسی فتوے بازیوں سے دلی نفرت ہے اور میں حتی المقدور کسی مسلمان پر کسی قسم کا فتوےٰ نہیں لگایا کرتا۔ لیکن حدیث نبوی کی تصدیق کو کوئی روک نہیں سکتا حضور نے فرمایا کہ جو کوئی شخص کسی پر محض حسد سے کوئی ناجائز الزام لگائے مرنے سے پہلے وہ بھی اُس الزام سے ضرور ہی آلودہ ہوگا۔ حضرات غزنویہ نے خاکسار پر معتزلہ کا الزام لگایا تو غیرت خداوندی سے مولوی عبدالجبار صاحب کو مع تمام متعلقین کے یہ دن دیکھنا نصیب ہوا کہ اونہیں الفاظ میں انہی علماء نے انپر وہی فتوےٰ معتزلی کا لگادیا جسکی وہ میرے حق میں کوشش کرچکے تھے ؎

دیدی کہ خونِ ناحق پروانہ شمع را + چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

ہاں میرا یہ قصور شاید ہو کہ حافظ محمد یوسف کے ایک دو دفعہ سوال یا اطلاع اخبار میں چھپی ہے۔ مگر جو لوگ اخباری مذاق سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ ایسے اعلانات اخباروں میں مجبوری ہی درج کئے جاتے ہیں۔ علاوہ اسکے جب حافظ موصوف کی اطلاع نکلنے کے بعد مولوی عبدالجبار صاحب کیطرف سے دستخطی عبارت میرے نام ایک رقعہ آیا کہ یہ مضمون بھی درج کرا دو میں نے کہا کہ یہ عبارت اگر دیکھو تو بھیجدو لیکن انہوں نے خود ہی نہ بہیجا۔

اب میں اس اپنی رام کہانی کے بعد حافظ محمد یوسف صاحب کا ایک خط درج کرتا ہوں جس سے اصل حال بخوبی کھل جائیگا۔ وہ یہ ہے :-

کھلا خط

” بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بخدمت بابرکت مکرم معظم مولوی عبدالجبار صاحب۔ السلام علیکم۔ میں آپکے والد صاحب مرحوم کا سچا خادم دل و جان نثار رہا ہوں۔ یہ عاجز انکی ولایت کا مصدق ہے۔ مولوی عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر کاموں میں میری مشورہ پر عمل کرتے تھے۔ غرضیکہ وہ مجکو اپنی اولاد سے بھی زیادہ خیرخواہ رفیق سمجھتے تھے اور یہ بات سب کو معلوم ہے۔ یہ خادم آجتک آپکا بھی دیسا ہی مخلص ہے۔ قسم ہے اللہ پاک کی مجکو آپکی نسبت کوئی خیال حسد و عداوت کا نہیں گذرا۔ اور آئندہ بھی دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم مجکو اسی خیال کو قائم رکھے۔ ہاں البتہ مسائل دین میں کسی کا مقلد نہیں ہوا اور انشاء اللہ آئندہ ہونگا۔ مسائل دین میں اول اللہ و رسول۔ دوم اصحاب رضی اللہ عنہم۔ سوم ائمہ مجتہدین۔ چہارم جمہور علماء صالحین کا تابعدار ہوں جس روز آپنے بعد ترجمہ کے یہ لفظ فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ

بجھوں کو سزا نہ دیگا تو ظالم ہوگا۔ اس کلمہ کو سنکر مجھ کو سخت حیرانی پیدا ہوئی۔ اور دل میں یہ خیال آیا کہ یہ کلمہ اللہ پاک کی ذات میں سخت گستاخی کا ہے۔ اگرچہ میں محض اُمی و بے علم آدمی ہوں۔ مگر میرے دل میں سخت تشویش پیدا ہوئی کیونکہ میں نے کبھی کسی عالم سے ایسا کلمہ نہیں سُنا اور نہ خود نعوذ باللہ ذات باری میں اس نام کو پایا۔ پھر میں نے بعض دوستوں کی معرفت آپ سے دوبارہ سہ بارہ دریافت کیا پھر بھی آپنے وہی کہا۔ پھر میں نے مولوی احمد اللہ صاحب و حکیم ابو تراب محمد عبد الحق سے دریافت کیا تو انہوں نے تعجب کیا اور کہا کہ یہ عقیدہ اہل سنت وجماعت کا نہیں ہے۔ پھر آپنے دوسرے روز اور زیادہ وضاحت و تشریح سے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کو جنت میں داخل نہیں کریگا تو ظالم ہوگا۔ اور اس کلمہ کو بہت مرتبہ دوہرا کرکے بار بار سُنایا۔ پھر میں نے آپکے بھائی مولوی عبد الرحیم صاحب اور آپکے دیگر شاگردوں سے تحقیق کیا۔ تو سب نے آپکے کلام سے اتفاق کیا اور یہی کہا کہ تمام علماء اہل سنت وجماعت کا یہی مذہب ہے۔ اس لئے مجھکو ناچار ہوکر علماء کرام سے استفسار کرنا پڑا۔ تاکہ مسئلہ کی تحقیق ہو جاوے اور عام مسلمانوں کو فائدہ پہونچے۔ جو کچھ علماء کیطرف سے جواب آیا تو انکو چھپوا کر شایع کیا جاتا ہے۔ میری یہ کاروائی محض بہ نیت اخلاص و خدمت دین کے ہے نہ کہ آپکی عداوت و حسد سے۔ جیسا کہ آپ اور آپکے متعلقین و مقلدین خیال کر رہے ہیں اور مجھکو مرزائی وغیرہ کہتے ہیں۔ لیکن مجھکو کچھ پرواہ نہیں ہے ؎

آنراکہ حساب پاک ست از محاسبہ چہ باک

محمد یوسف بقلم خود

میں یہ نوٹ نہ لکھتا۔ مگر مولوی عبد الجبار صاحب نے اس قصہ کو ناحق اشتہاروں اور اخباروں میں میری طرف نسبت کرنا شروع کیا۔ اسلئے مجھے بھی اصل حال عرض کرنا پڑا ؎

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں؟
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں؟

ابو الوفاء

تفسیر ثنائی چہار جلد۔ یہ تفسیر اپنی طرز تحریر میں بالکل نرالی ہے۔ ساتھ ساتھ مخالفین اسلام کے اعتراضات کے مدلل و معقول جواب بھی ایسے طرز سے عقلی و نقلی دئے گئے ہیں کہ باایں ہمہ شاید قیمت مع محصول ہے۔

اوچھیانی میں آریوں کی ہار اور اُسپر بازاری اخبار مسافر آگرہ کی چیخ پکار

(از نامہ نگار)

اوچھیانی ضلع بدایوں میں جو انجمن اسلامیہ کا جلسہ بتاریخ ۱۷ لغایت ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۸ء ہوا تھا اور جسمیں علماء اسلام ذو الکرام مولوی فاضل مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ مولوی عبد المجید صاحب دہلوی۔ مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی بابو عبد العزیز صاحب میرٹھی۔ بابو عبد العزیز صاحب نو مسلم و شیخ عبد السلام صاحب نو مسلم وغیرہ نے تین روز تک اپنی پرزور اور مدلل تقریروں سے اسلام کی حقانیت اور دیگر مذاہب باطلہ و ناریہ مثل فرقہ آریہ وغیرہ کی تردید کی تھی۔ اگرچہ اسکی کل کیفیت ناظرین والا تمکین اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۲۸ء میں ملاحظہ کر چکے ہیں۔ مگر اب جو ۳۰ اکتوبر کا پرچہ آگرہ کا نامی اخبار مسافر آیا ہے اسمیں ایڈیٹر لالہ بھوجدت بتعلیم وید اور ہی کچھ رنگ لایا ہے۔ یعنی مولانا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری نے آخر روز جو اپنے لکچر میں نہایت افسوس کے ساتھ یہ فرمانے کے بعد کہ ”گو ہم تین روز سے متواتر اسلام کی حقانیت اور آریہ سماج کا بطلان ثابت کر رہے ہیں۔ مگر افسوس کہ آریہ دوست ہمسے کچھ ایسے شرمائے ہوئے ہیں کہ مقابلہ پر نہیں آئے۔ اور مباحثہ سے ڈر رہے ہیں اور جو بیچارے کسی کے کہنے سے سامنے آتے ہیں تو وہ ایسا طریقہ زبان پر لاتے ہیں کہ گویا صاف بحث سے جھجکتے ہیں۔ اور اس سے گھبراتے ہیں کہ کہیں تار عنکبوت وید نہ ٹوٹ جائے اور آریہ سماج کے دعووں کی ہانڈی نہ پھوٹ جائے۔“

آریہ سماج کے مفتخر ایڈیٹر لالہ مسافر جی کی جبلی عادت اور ایمانداری کا اظہار اس طرح کیا تھا کہ ”آپ لوگوں نے دیکھ لیا کہ ہمنے تین روز تک متواتر آریوں کو رفع شکوک کے لئے بلایا اور کوئی آریہ مقابلہ پر نہ آیا۔ اور جو آیا تو ایسا کچھ گھبرایا۔ ایسا کچھ چکرایا کہ مذہبی سوالوں میں بھاگ نکلا۔ منہ سے ڈال چھپا کر نکلا۔ اور اب چونکہ ہمارا جلسہ اسلامیہ ختم ہو چکا ہے لہذا ہم کل چلے جائیں گے۔ مگر ہمارا دوست آگرہ کی بازاری اخبار کا ایڈیٹر اپنے خاندانی اخبار مسافر میں یہی چھاپے گا کہ ثناء اللہ بھاگ گیا“ وہ اس فقرہ پر پنجی طرح سے اپنے مذہبی تعصب کا بخار نکالتا ہے۔ پبلک کو مغالطہ میں ڈالتا ہے۔ کہیں کہتا ہے کہ مولوی فاضل مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری میرے مقابلہ سے بھاگ گئے۔ کہیں کہتا ہے کہ مولوی صاحب موصوف جب مجھے دیکھکر کرسی سے اُٹھ کر بیان کرنے کو کھڑے ہوئے تو وہ بسم اللہ کہنا بھی بھول گئے۔ غرضکہ تمام مضمون ...

بھی کوشش کرتا ہے۔ اسی فکر میں تھا جو کہ آریہ سماج کے چہرہ سے بلا ندامت
کا داغ دور ہو جاتا۔ آریہ سماج جیسا مشہور ہو جاتا ہے۔ اور بھی سچ ثابت ہوتا ہے
وعدہ بلا کر کیا ہے کہ ... آریہ دھرم کے منہ سے یہ ملامت کا داغ
ہمیشہ جاتا رہے۔ اور تاریکی میں بہانہ چھپ جاتے مگر ... جو سرت چپ چپ
ہو لے۔

گو بوجہ ... اگرچہ باران ... اڈیٹر اہلحدیث ... کام میں لایا
اور جب بعد ختم جلسہ انجمن حمایت اسلام ... رخصت ہو گئے تو اپنے
خانہ زاد اخبار ... ۳۰ اکتوبر ... میں یہ اڑا دیا کہ ثناء اللہ
بھاگ گیا ... کہیں پڑے ... میں تنہا رہ ... عقل تو نہیں
اڑ گئی۔ بقول ...

کہیں بہت تو نہیں ... معلوم ہوتا ... کی بات کرو بادہ خوار ...
اور اپنے باپ دادا کو تناسخ کے چکر میں ... گدھے۔ گھوڑا بنانے والے
اور اپنی استریوں کو دس دس منشوں سے نیوگ کرانے والو۔ تو سوامی ...
کی نسبت یہ کہتا ہے کہ وہ تیرے مقابلہ سے بھاگ گئے اور یہ اتنی بلدی
بھول گیا کہ جب مولوی عبدالمجید صاحب دہلوی اور مولوی ابو محمد صاحب
میرٹھی تیرے پاس مباحثہ کا رقعہ لیکر گئے تو تو منہ کھولکر رہ گیا اور یہی کہا کہ
میں آپ سے مباحثہ نہیں کرتا۔ میں مولوی ثناء اللہ امرتسری ہی سے مباحثہ
کرونگا۔ تجھکو خبر نہیں کہ اسلام میں خواہ کتنے ہی فرقے ہو جائیں۔ خواہ کتنی ہی
پارٹیاں بنجائیں مگر تیری سرکوبی کے لئے دہلوی۔ امرتسری۔ میرٹھی۔ لودھیانوی
گوجرانوالوی (گوجرانوالی) سب ایک ہیں۔ افسوس کہ لالہ جی اپنا گھر شیشوں کا بنا کر
دوسروں پر پتھر پھینکتے ہیں۔ ورنہ بہتر تو یہ تھا کہ لالہ جی پہلے اپنے گھر میں جو باغ
... کر دیکھتے کہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کون نیوگی پاپی انکی پیاری استری کے ساتھ
بستر استراحت پر سو رہا ہے۔ بھلا لالہ جی یہ کونسی عقلمندی کی بات ہے کہ غیر سے
تخم لیکر اولاد جنو کو آسمانی تعلیم بتایا جاتا ہے۔ اور غیر کا نطفہ اپنے مال و متاع کا
وارث بتایا جاتا ہے۔ لالہ جی ایسی تمہارے ساتھ تمہارے پرمیشور کی بھی عقل تو نہیں
جاتی رہی ہے جو وہ ایسی ہلکی ہلکی باتیں کرتا ہے اور پھر خدائی کا دم بھرتا ہے۔ لالہ جی
کیا تم دعوی کر سکتے ہو کہ تمہارے پرمیشور کی عقل کمل ہے۔ ہرگز نہیں اور اگر بالفرض
دعوی کرو تو تمہارا دعوی غلط۔ کیونکہ اگر تمہارے پرمیشور کی عقل کمل ہوتی۔ تو
رول تو وہ غیر سے نطفہ لینے والوں کو آپ ... کو دس دس سے ... کی اجازت دیتا

کو کبھی آسمانی تعلیم نہ بتاتا۔ دوسرے چاروں وید نازل کر کے بھی جہالت نہ جاتا۔
کیا اس وید بانا کو جو علیم کل کے نام سے مشہور ہے پہلے وید کے الہام کرتے وقت انکی
کمی کا علم نہ ہوا تھا جس کو اس نے دوسرے وید کے ذریعہ سے پورا کیا اور کیا
دوسرے وید کے الہام کے وقت بھی اس کو اس دوسرے وید کی کمی کا علم
نہ ہوا جس کو اس نے تیسرے وید کے ذریعہ سے پورا کیا اور کیا پھر تیسرے
وید کے الہام کے وقت بھی اس کو اس کی کمی کا علم نہ ہوا جس کو اس نے ایک
چوتھے وید کے ذریعہ سے پورا کیا۔ اور پھر اس کا کیا ثبوت ہے کہ اب اس چوتھے
وید میں کمی نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ جس شخص نے تین دفعہ غلطی کی اس نے چوتھی
دفعہ بھی غلطی کی ہو۔ لالہ جی اس کی کیا وجہ کہ جب کہ ویدوں کے الہام کے وقت
بقول دیانند جی ہزاروں انسان وغیرہ موجود تھے تو پرمیشور نے اگنی وایو وغیرہ
چار ہی شخصوں کو کیوں ویدوں کا الہام دیا ہے۔ کیا اس کا جواب کسی وید منتر
سے دے سکتے ہو۔ کیا ویدوں میں دکھلا سکتے ہو کہ اگنی وایو وغیرہ کون تھے۔ اُن کو
باپ دادا کا کیا نام تھا۔ یا مثل دیانند جی گمنام برکت نیوگ ہی کا نشان تھے۔ ان
کا چال چلن کیسا تھا۔ انہوں نے ویدوں کی کس طرح پر اشاعت کی اور یہ کہ جب
کہ کوئی زبان ویدوں سے پہلے موجود نہ تھی تو انہوں نے اس کو کس طرح پر
سمجھا؟ لیکن حقیقت یہ کہ آپ بلکہ آپ کے مسلمہ ایڈووکیٹ لیکھرام بلکہ آپ کے
سوامی دیانند جی بھی ارجو بوجہ نافرمانی اپنے والدین کے آجکل کسی گدھے کی
جون میں براجمان ہیں۔ دیکھو سوانح عمری سوامی مرتبہ آریہ مقتول) اگر اپنی
روح کا زور لگائیں اور ساتوں جنم تک کوشش کریں تو ہمارے سوالات کا جواب
نہیں دے سکتے۔ کون نہیں جانتا کہ اگنی آگ اور وایو ہوا کو کہتے ہیں اور آپ
کے سوامی جی نے ویدوں میں یہ الفاظ دیکھکر اپنی جدت طبع سے انہیں کو ملہم
وید قرار دیدیا۔ مگر ماہر فی لیاقت بقول

عناصر بنا تو سب الیشور کا نام ... یہ بھی بن سکا استعارہ نیوگ

اور حضرات آریہ سماجیوں نے نیوگ کے لالچ میں آ کر جھٹ انہی کو آسمانی تعلیم
کہدیا کیونکہ اُن کو لیکھرامی و دیانندی تقلیدی بیماری نے ایسا دبا رکھا ہے کہ ان
بیچاروں کو بجز تسلیم چارہ ہی نہیں بقول لیکھرام

کریں تو کیا کریں وہ دو دلوں کے بس میں ہیں

ابھی تو نام خدا چودہ ہی برس میں ہیں

غرضکہ بہتر تھا کہ لالہ جی شرما جی پہلے اپنے گھر کی ان باتوں پر غور کرتے

رسالہ الف
حجم ۱۰۰ صفحہ ...
... عوام کو ...
رسالہ ...
کی صورت مسلسل ...
علوم دینیہ قرآن ...
... صفحہ ترجمہ ...
اسلام و ہدایت المسلمین ...
صفحہ تاریخ ... صفحہ ...
... صفحہ ناظرین ...
یہ رسالہ اہل اسلام ...
کیا کوئی جیب کہہ سکتی ...
کوئی رسالہ بھی ...
ہرگز نہیں پھر کوئی ...
کہ سبق سے رسالہ ...
نہیں ہرگز نہیں ...
کون مسلمان ہیں جو ...
کی مصداق بنکر ...
سبقت کریگا ثواب
اور کون وہ مبارک
ہاتھیوں کو اس ...
کوشش کرتے ہیں ...
ہیں اور قیمت ...
مفت دیا جاویگا ...
طرف سے وقف کرنے
والوں کو ترجیح ...
نصف قیمت لیجاویگی
... ہو سکیگی ...
... ہو نیگی
مرزا احمد لو ...
فیض آباد

آتے پھر علماء اسلام سے مباحثہ کو للچاتے مگر نہیں ہمارے لالہ جی نی لوہی شل ہے کہ آگے کیوں بڑھتے ہو کہا اٹھینگے اور جب پوچھا پیچھے کیوں ہٹتے ہو کہا ..... ہے ورنہ اس کے کیا معنی کہ جب مولوی عبد المجید صاحب دہلوی و مولوی ابو رحمت حسن صاحب میرٹھی مباحثہ کا رقعہ لے کر گئے تو یہ شور اشوری کہ "میں مولوی ثناء اللہ سے مباحثہ کرونگا آپ سے نہیں کرتا" اور جب بوقت شام جلسہ عام انجمن اسلامیہ میں مولوی صاحب موصوف کا لیکچر ہوا تو لالہ جی ایسے غائب جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ معلوم نہیں لالہ جی دھوی کہہ کے کیوں قعر ذلت میں غائب ہو گئے۔ جب مولوی صاحب نے بلایا تو کیوں اپنے پیشوا کے ساتھ کانوں پر ہاتھ رکھکر سوم کی شراب پی کر سو گئے۔ لالہ جی شریمان جی اگر آپ مردان میدان شیران اسلام مولوی ابو رحمت حسن و مولوی عبد المجید صاحبان کی شمشیر مباحثہ کی تاب نہ لا سکے اور ان کے مقابلہ پر نہ آ سکے اور مولانا ابو الوفاء ہی کا ہتھیار مباحثہ پسند آیا۔ انہیں کا مقابلہ بہایا تو خیر یہ آپ کی خوشی۔ شاید ان دونوں کے مناظرہ سے آپ ڈرتے ہونگے۔ وہ زیادہ سختی سے کرتے ہونگے۔ اور مولانا ابو الوفاء سے کچھ امید رعایت ہوگی۔ شاید ان کی سختی کی عادت ہوگی۔ لیکن یہ تو فرمائیے کہ آپ نے وقت کو کیوں ٹالدیا۔ خوشے بدر ہا بہانہ بسیار پر کیوں عمل کیا۔ جلسہ عام میں کیوں نہ آئے۔ ضمانت اور حفظ امن کا بہانہ کیوں لائے اور لالہ جی تم تو بہادر محمدی کے شیر دل بہادروں کی آواز سنتے ہی کیوں ہوش و حواس کھو بیٹھے۔ کیوں عقل و علم سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ کیوں اسلام کا آفتاب عالمتاب چمکتے ہی تم نے اپنا رخت اور بغل میں داب الٹی کے درخت پر اپنے تیرہ و تار گھونسلے کی راہ لی۔ اور کیوں ایک ریش خشک اور دعوے بہمہ دانی مباحثہ سے گریز کی۔ اور پس اس کے معنی مناظرہ ہے دم دبا کر بھاگ جانا اور دو دو چار کو سمجھا دینا پھر ہم تمدید تیسے خیال باطل و قیاس لاطائل کی کرتے ہیں۔ اور اصل واقعہ کو پبلک کے سامنے دہرتے ہیں۔ تیری غلط فہمی کو بتلاتے ہیں۔ تجھکو جھٹلاتے ہیں۔ یعنی تو جو یہ کہتا ہے کہ ہمارے دوست امرتسری گھٹنوں پر ہاتھ رکھکر کمر پکڑ کھڑے ہوئے اور بحالت اضطرابی بسم اللہ بھی بھول گئے اور بجائے اس کے فرمانے لگے کہ ہمارا دوست آگرہ سے آگیا ہے اور ہم کل ہی چلے جائیں گے بس اخبار میں لکھا جاویگا۔ کہ ثناء اللہ بھاگ گیا۔ سراسر جھوٹ اور بالکل غلط ہے۔ کیونکہ نہ تجھکو دیکھکر مولانا ابو الوفاء گھٹنوں پر ہاتھ رکھ اور کمر پکڑ کھڑے ہوئے اور نہ بحالت اضطرابی بسم اللہ بھول گئے۔ کیونکہ اس دن بموجب پروگرام مولوی صاحب موصوف کا لیکچر نو بجے دن سے دس بجے دن تک تھا۔ اور چونکہ تجھکو خود اقرار ہے کہ تو دس بجے دن کے اوجھیانی پہونچا۔ لہٰذا وہ وقت ختم لیکچر مولانا صاحب کا تھا جب کہ تو مع رخت ادبار کسی نیوگن کے عشق میں بیقرار۔ سر آلودہ بخاک۔ گریباں چاک وید انجمن اسلامیہ کے سامنے سے گذرا اور مولانا ابو الوفاء نے اوکھٹر شریر تیری تصویر کو دیکھکر لاحول پڑھی۔ اور چونکہ مولانا موصوف ابھی اپنی تقریر ختم نہ کر چکے تھے بلکہ اسٹیج ہی پر کھڑے ہوئے تھے کہ آپ نے تیری صورت دیکھی اور اتنی تقریر اپنے لیکچر میں اور اضافہ کی کہ ہمارا دوست بازاری اخبار کا ایڈیٹر اب آگرہ سے آیا ہے اور افسوس کہ ہم کل چلے جائیں گے بس اخبار میں چھاپ دیا جائیگا کہ ثناء اللہ بھاگ گیا۔ لہٰذا تیرا یہ کہنا کہ ہمارے دوست امرتسری گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کمر پکڑ کھڑے ہوئے اور بحالت اضطرابی بسم اللہ بھی بھول گئے۔ اور بجائے اس کے فرمانے لگے کہ ہمارا دوست آگرہ سے آگیا ہے اور ہم کل ہی چلے جائیں گے۔ بس اخبار میں لکھا جاویگا کہ ثناء اللہ بھاگ گیا۔ غلط اور بالکل غلط اور ویدوں کی تعلیم کا ادنے نمونہ ہے۔

او کھٹر لالہ جی۔ شریمان جی۔ سوامی جی۔ مہاشہ جی۔ ذرا تعصب کا چشمہ آنکھوں سے اتار ڈالو تو تم کو نظر آئیگا۔ کہ بھلا جب مولانا ابو الوفاء صاحب خود بیشتر سے کھڑے ہوئے لیکچر بیان کر رہے تھے تو پھر اس کے کیا معنی کہ جو تم نے کہا کہ وہ مجھے دیکھکر گھٹنوں پر ہاتھ رکھکر کمر پکڑ کھڑے ہوئے اور بحالت اضطرابی بسم اللہ بھی بھول گئے۔ شاید تم کو خبر نہیں کہ بسم اللہ ابتداء کام یا آغاز کلام میں بغرض برکت کہی جاتی ہے۔ کاش اور نہیں تو آج آریہ سماجی دوست بسم اللہ کے معنی ہی کسی مسلمان عالم سے دریافت کر لیتے تاکہ ان بوجہ سمجھکے اوکھٹر لالہ جی کو تمام تقریر میں بسم اللہ کے نہ پڑھنے کا اعتراض کرکے آج یہ خفت نہ اٹھانا پڑتی۔ مگر وہ بیچارے بھی کیا کریں۔ نیوگ کی لالچ کی بیڑی ان کے پیروں میں ایسی پڑی ہوئی ہے کہ وہ دیانندی تقلید کی چار دیواری سے باہر قدم نکالنے پر ڈنڈے ان کے سروں پر دھول جاتی ہے۔ مگر او سماجیو! یاد رکھو سے

ہے بے غیرتی کا شرارہ نیوگ ✝ جلا دیگا گھر بار سارا نیوگ
ڈبو دیگا اک دن ستارا نیوگ ✝ دکھا دیگا آخر خسارا نیوگ
زناں را نیوگ است جائے زنا ✝ کہ بدا شت فعل زنا را نیوگ

اب ہم اپنے مضمون کو ختم کرتے ہیں اور مسافر کو اطلاع دیتے ہیں کہ عدم آباد کا سفر ہر ایک شخص کو درپیش ہوتا ہے سب کو وہاں جانا ہے تو شہ اعمال لیجائے

ahmadimuslim.de

ہے - نیز مسافر کو چاہئے کہ طمع خوگ سے بقول الفقر فخری بہتر سمجھوں کو ذکر کر کے آخرت کے لئے کچھ نیک اعمال کما لے ۔ ع

مسافر چھوڑ دو تکلیں اپنا سر انصاف آگے ہی انکار ہی رہیگا میری جان کب تک

اگر اب بھی نہ کچھ مسافر نے ہیکڑ بازیات سے باز نہ آیا اور بےحیائی سے جواب دینے کو سر اٹھایا تو ہم بھی اسپ خامہ کی باگ لیں گے اور وہ دندان شکن جواب دینگے کہ لالہ جی کے چھکے چھوٹ جائیں اور پھر تا قیامت سر نہ اٹھائیں ۔ ع

بیٹھے ہیں ہم بھی گوش بر آواز اے عدو تو دو
آزما ہو جس کو ہے یہاں امتحان ہے

(الراقم ایک سید البوئی)

ایک دریافت

حضرت نے ایک رسالہ مسمی بہ تحقیق المسائل الاربعین فی تقلید المجتہدین دیکھا ہے جسے مولوی فتح محمد خان صاحب مدرس مدرسہ مفتاح العلوم تحصیل ہریپور ضلع بستی نے تالیف کیا ہے اور انہیں نے مجھے وہ بھیجا ہے۔ اس کا دیباچہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چند تحریرات جناب مولوی محمد عبد الرحمن خان صاحب مدرس مدرسہ محمدی قصبہ ٹانڈہ کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ اس کے اخیر میں بالمقابل چالیس سوال بھی شائع ہوئے ہیں اور ایک رسالہ موسومہ فتح المنان بجواب تحریر جناب واجد علی شاہ صاحب جو دیباچہ کی تردید میں بھی اس کے آخر میں ملحق ہے میرا خیال ہے حضرات موصوفین کی جانب سے ان رسائل کی کافی تردید ہو گئی ہوگی۔ مجھے اس کی ضرورت ہے۔ پتہ و قیمت وغیرہ سے کوئی صاحب اطلاع بخشیں اور اگر بالفرض کوئی جواب نہیں دیا گیا تو اس سے بھی اطلاع فرمایا جائے تاکہ اسکا جواب تحریر کیا جاوے۔ نیز تحقیق فی القبری کے متعلق کوئی بسیط کتاب مطلوب ہے اس کے خلاف میں تحفۃ القری وغیرہ بعض رسائل ملتے ہیں لیکن منکرین کا کوئی جامع رسالہ نہیں دیکھا جاتا ہے اس کی بڑی ضرورت ہے کوئی صاحب اطلاع بخشیں کیا اس بارہ میں امام شوکانی یا علامہ محمد بن امیر یمانی کی کوئی تالیف دستیاب ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(راقم حکیم ابو داؤد عبد اللہ۔ از بیر کمان چونیاں۔ لاہور)

حدیث نبوی و تقلید شخصی دونو مضمون پر بحث۔ قیمت ۲ر

اہلحدیث کو مطالعہ کا فائدہ

پیارے ناظرین آپ ۱۴ ستمبر کے پرچہ کے اہلحدیث میں ایک مضمون بعنوان "حنفی۔ مرزائی۔ دیانندی۔ وہابی" ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ جس کو مخدومنا حضرت ابوالوفا افاض اللہ علینا من فیوضہ کی سابقہ معقول تقریروں اور مدلل تحریروں کی شکل دشمنان اہلحدیث کے سر پر رعد کی مانند گونج رہا ہے اور وہ کان لپیٹ کر خواب خرگوش سو رہے ہیں۔ کیا مجال کوئی چوں تو کرے۔ حضرت موصوف نے ثابت کر کے دکھا دیا ہے کہ ہمیں کوئی شخص ہرگز ہرگز محمد بن عبد الوہاب نجدی کے پیرو نہیں کہہ سکتا۔ جس کی تسلیم سے کوئی اہل انصاف گریز نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ باقی فرقوں پر لفظ حنفی۔ مرزائی۔ دیانندی وغیرہ صادق آتا ہے۔ یہ ہے اہلحدیث کے احسانات یا فوائد میں سے ایک ۔ ع

ہر ورق یک برگ گل ہے از چمن اہلحدیث
دل کی کلیاں کھل گئیں پرچہ کا عنوان دیکھ کر

برادران اہلحدیث کو لازم ہے کہ کوشش کریں کہ اس اخبار مخزن الانوار کی اشاعت کو بڑھائیں اور اللہ تعالے سے دعا ہے کہ وہ دن بہت جلد آوے کہ یہ مبارک پرچہ تمام پکے پٹھے مسلمانوں کے ہاتھ میں پہنچ کر ان کے دلوں کو شرک و بدعت سے بیزار کر کے توحید و سنت نبوی کا عاشق بنا دے آمین یا رب العلمین۔ امید ہے کہ بہت سے مخلصین اس کار خیر میں حصہ لیں گے۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

جب یہ مضمون کا اہلحدیث میں شائع ہوا ایک مہربان نے سنا تو مجھ سے کہنے لگے کہ گو تم محمد بن عبد الوہاب نجدی کی مریدی کا اقرار کرنے میں بلا سبب جھجکتے ہو تو وہ اس لئے کہ اس کا پیرو کہلاتے ہو شرم تمہیں لگتا ہے ورنہ دراصل وہی تمہارا مقتدا ہے۔

خاکسار نے کہا کہ اس کے پیرو ہونے کی کوئی دلیل بھی فرماتے یا یونہی زبردستی کہے جاؤ گے؟ کیا کوئی شخص بتلا سکتا ہے کہ ہم پر وہابی کا لفظ اطلاق ہو سکتا ہے جیسا کہ فخر ما جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث نے حنفی۔ مرزائی۔ دیانندی کی بابت ان کے مسلمات سے ثابت کیا ہے۔ کیا ہم نے کسی تنازع کا فیصلہ کرنے یا کسی مسئلہ کی تحقیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ قال محمد بن عبد الوہاب؟ بلکہ اس کے برعکس ہمارے تمام دینی و دنیوی امور کا دار و مدار قال اللہ قال الرسول پر ہوتا ہے اور ہر وقت قال زید و عمر کی بجائے قال

ahmadimuslim.de

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گیت گاتے رہتے ہیں اور پھر بھی تم ہمیں غیروں کی طرف منسوب کرتے ہوئے غضب اللہ ولعنہ سے ذرا نہیں ڈرتے جو کہ کاذبین کیواسطے مقرر ہے۔

وہ صاحب جھگڑے بکھیڑے کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔ بس ایک دفعہ جو کہدیا ہے کہ تم لوگوں کے طعن وتشنیع سے بچنے کے لئے اسکی مریدی و انکار کرتے ہو

خاکسار۔ جناب من آپنے میرے سوال کا جواب تو دیا نہیں اور پھر وہی فضول بکنے لگے چلے جاتے ہو۔ انصاف سے کہو کہیں یہ بھی ہوسکتا ہے؟ کہ لوگوں کی ملامت کے خوف سے کوئی اپنے پیرو مرشد ہی سے انکار کر جائے۔ مثلاً اگر مرزائیوں کو کوئی اسوجہ سے بُرا کہے کہ تم مرزا قادیانی مفتری کے مرید وپیرو ہو تو کیا وہ مرزا صاحب کی مریدی سے انکار کر جائیں گے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ بڑے زور سے کہینگے کہ بیشک اُن کے تابعداروں میں سے ہونا ہمارے لئے موجب فخر ہے اسی طرح اگر ہمیں بھی کوئی حبیب خدا احمد مصطفےٰ کی تابعداری کے سبب طعن کرے تو ہم رکنا نہیں جاتے **وقس علی ھذا تمام فرقے**۔

جبکہ ہم بقول آپ کے قرآن وحدیث پر عمل کرنے میں آپ ایسے ملامت کرنیوالوں سے نڈر ہوکر بحکم خداوندی فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول سے اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ہ پس حدیث مصطفےٰ بجان مسلم داشتن کا نعرہ بلند کرتے ہیں تو محمد بن عبد الوہاب کی مریدی کا اقرار کرنے سے کون ہماری روزی بند کر دیگا؟ جس کا ہمیں ڈر ہے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ ہم حضور پرنور رسول اکرم کے سوا کسی کو بھی اپنا حقیقی مقتدا و امام نہیں مانتے کہ جس کی طرف ہمیں منسوب کیا جائے ؎

خدا اک رہنما بس ہے محمد مہرباں اپنا

اگر انصاف سے دیکھا جائے تو ہمارے بہت سے اہلحدیث بھائی یہ بھی نہیں جانتے کہ محمد بن عبد الوہاب کون تھا؟ کس جگہ پیدا ہوا؟ کہاں پرورش پائی؟ **ہاں** کتب تواریخ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ **وہ بھی تمہاری طرح مقلد تھا**۔ تو ہم اُس کی طرف کس طرح منسوب ہو سکتے ہیں ؎

ببیں تفاوت رہ از کجا تا بہ کجا

وہ صاحب (اول) یہ کہاں لکھا ہے کہ محمد بن عبد الوہاب آئمہ مجتہدین میں سے کسی کا مقلد تھا؟ (دوم) محمد بن عبد الوہاب کی برائیاں محتاج بیان نہیں اور تم اُس سے کسی طرح بھی جدا نہیں ہو سکتے۔ تمہارے اور اُس کے عقائد ملتے جلتے ہیں۔ مثلاً اُس کا عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے اور تمہارا بھی اس پر ایمان ہے جس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی ہے اسی طرح پیروں فقیروں کی نذر و نیاز کی بابت

خاکسار (جواب اول) رسالہ **جواہر الایقان** کا مصنف باوجودیکہ اہلحدیث کو بات بات میں اتہامات لگانے کے علاوہ انہیں نجدی اور وہابی کا خطاب دے رہا ہے تاہم مانتا ہے کہ وہ حنبلی مذہب کا پیرو تھا۔ (دیکھو رسالہ مذکور صلا مطبوعہ افضل المطابع دہلی)

(دوم) اگر کوئی سچی بات کہے تو کیا ہم اُس کی تصدیق کرنے سے اُسی کے پیرو کہلائینگے مثلاً اگر پنڈت دیانند نے کہیں لکھا ہو کہ شراب خوری اور قماربازی حرام ہے اور تم نے اس کی تصدیق کردی تو کیا تم بھی **دیانندی** ہو جاؤ گے؟ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو شیطان نے آیت الکرسی کا پڑھنا سکھایا تھا اور آنحضور (فداہ روحی ابی وامی) نے اس کی تصدیق فرمائی تھی۔ تو اس سے کیا ہوا۔

صاحبو! ہم جو اس قسم کے بیہودہ عقائد سے متنفر ہیں تو اس لئے کہ یہ سب کے سب بلا استثنا منجر الی الشرک ہیں ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ اگر کہیں سہواً بھی قرآن شریف کو پڑھکر اس کے مطالب ومعانی پر غور کیا ہو تو اس قسم کے مشرکانہ عقائد سے اجتناب کر جاؤ۔ اور پھر توہین انبیاء کا الزام لگانا چانڈو خانے کی گپ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ لہٰذا اس کے جواب میں ہم صرف ..... ہی پڑھ دینا کافی سمجھتے ہیں۔

خیر بچارے محمد بن عبد الوہاب سے تو یہ قصور ہوا کہ اس نے قرآن میں اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ لکھا دیکھکر اس گندے اور خبیث عقیدہ کی تردید کی لیکن سچ پوچھو تو حضرت فقہائے حنفیہ (رحمہم اللہ اجمعین) بھی اس جرم (مذمت شرک) سے بری نہیں ہوسکتے۔ انہوں نے بھی تو مذکورہ بالا عقائد رکھنے والے اشخاص کو لعین ومردود فاسد العقیدہ خارج از اہلسنت بلکہ مخالف اسلام کہنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ وھو ہذا

حضرت ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ ثم اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمہم اللہ تعالیٰ احیانا وذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ کذا فی المسائرۃ

(دیکھو شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۸۵ مطبوعہ مطبع گلزار محمدی لاہور) یعنی تمام انبیاء ہرگز غیب کی باتیں نہیں جانتے مگر جس قدر اللہ تعالےٰ نے انہیں کبھی بتا دئیے جیسے کہ پیشگوئی وغیرہ اور آنحضرت کی نسبت غیب دانی کا اعتقاد رکھنے والے شخص کے کفر کی بابت تمام حنفیہ نے بالتصریح ذکر کیا ہے کیونکہ آپ کی نسبت غیب دانی کا اعتقاد رکھنا قول الٰہی قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ کے الٹ ہے۔

فتاویٰ قاضیخان اور فتاویٰ بزازیہ وفتاویٰ تبیینہ وغیرہ میں لکھا ہے کہ رجل تزوج بغیر شہود فقال الرجل والمرأۃ خدا و رسول خدا را گواہ کردم قالوا یکون کفرا لانہ اعتقد ان رسول اللہ یعلم الغیب وھو ما کان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت۔

(قاضیخان جلد چہارم وغیرہ)

قاضی ثناء اللہ صاحب حنفی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اگر کسے بدون شہود نکاح کرد و گفت کہ خدا و رسول را گواہ کردم یا فرشتہ را گواہ کردم کافر شود۔ اور اسی مقام کے حاشیہ پر اس کفر کا سبب تحریر فرماتے ہیں کہ زیرا کہ این کس اعتقاد کرد کہ رسول خدا غیب میداند و پیغمبر خدا در حالت حیات غیب را نمیدانست پس چگونہ بعد موت غیب میداند کذا فی قاضیخان۔ (دیکھو مالابد منہ صفحہ ۱۳۰ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی)

اور نذر و نیاز کی بابت درمختار صفحہ ۱۱۹ مطبوعہ مطبع نولکشور لاہور میں صاف طور پر لکھا ہے کہ واعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام یعنی جان تو کہ نذر جو عوام کی طرف سے مردوں کے لئے واقع ہوتی ہے اور جو کچھ لیا جاتا ہے پیسہ اور موم اور تیل وغیرہ اولیاء کرام کی قبروں پر تاکہ ان کا تقرب حاصل ہو سو یہ سب بالاتفاق **باطل** اور حرام ہے۔ انتہی۔

اس کی تشریح دیکھنی ہو تو تحفۃ الاوطار صفحہ ۳۳ جلد اول مطبوعہ نولکشور لکھنؤ کو بھی ملاحظہ فرمائیے اور نیز رد المحتار **شامی** جلد ثانی صفحہ ۲۰۰ کو بھی ذرا دیکھ لیجئے مذکورۃ الصدر کتب کے علاوہ باقی تمام فقہ حنفیہ کی معتبر کتابوں میں یہی مضمون موجود ہے جس کا ذکر بخوف طوالت فی الحال ترک کیا جاتا ہے۔ انشاء اللہ پھر کسی موقع پر بیان کیا جائیگا۔ وما توفیقی الا باللہ

قرآن و حدیث کا نام سننے سے تو آگے ہی تمہارا دم نکلتا تھا لیکن افسوس کہ اب **فقہ شریف سے بھی گئے گزرے** ہو ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

اور خیالی نکتے چلانا تم لوگوں کا کام ہے کما قال اللہ تعالیٰ ومنہم امیون لا یعلمون الکتاب الا امانی وان ہم الا یظنون۔

در خانہ اگر کس است ۔ یک حرف بس است

؎ کافی اک اشارہ کرنا مرداں خاص و ناداں
گدھیاں سمجھ نہ آوے ہرگز جو سو ڈنڈے کھاواں

راقم آثم۔ ایم۔ اے۔ جی۔ سیالکوٹی

مسلمان جیلخانوں میں

جیلی تجارت کی سرکاری رپورٹ بابت سال گذشتہ سے پایا جاتا ہے کہ بحساب اوسط انگریزی قیدیوں میں ۹۴۳۹ عیسائی ۱۰۷۰۳ ہندو اور ۶۴۰۰۸ مسلمان تھے۔ گویا مسلمان مجرموں کی تعداد ہندوؤں سے تقریباً دوچند تھی۔ حالانکہ مسلمانوں کی آبادی ہندوؤں سے تہائی یا چوتھائی ہے۔ تو ان میں مجرموں کا ان سے دوچند ہونا صریحاً یہ معنی رکھتا ہے کہ مسلمانوں میں جرم کرنے کی طاقت اور قابلیت ہندوؤں کی نسبت آٹھ گنی یا کم از کم چھ گنی ہے اور یہ اس قوم کے لئے کس قدر شرم و غیرت کی بات ہے جن کا مذہب "سلامت روی صلح کاری" اور پرہیزگاری وغیرہ محاسن زندگی کی تعلیم دیتا ہے اور کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ ہندوستان کے اس زمانہ میں بحیثیت مجموعی اپنی عملی حالت سے اسلام کو بدنام کرنے والی قوم بن گئے ہیں۔ اگر ان کا دعویٰ ہے اسلام سچا ہے تو ان کا فرض ہے کہ اس داغ ندامت کو یک قلم اپنے چہرہ پر سے مٹانے کی کوشش کریں (سناتن دھرم گزٹ ۵ دسمبر ۱۹۰۶ء)

ایڈیٹر کو یہ ٹھیک ہے کہ ان بدمعاش نام کے مسلمانوں کے ایسا کرنے سے اسلام پر کوئی دھبہ نہیں آ سکتا مگر تاہم آگرہ کا بازاری اخبار اسی رپورٹ کی وجہ سے اسلام ہی کو نشانہ بناتا ہے ؎

الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پہ یہ بد ادا نہ دے

چونکہ مولوی صاحب جلسہ آرہ پر تشریف لے گئے ہیں اسلئے آج فتوے درج نہیں ہو سکے۔

(سب اڈیٹر)

انتخاب الاخبار

منگلور میں ایک ہندو مع اپنی بی بی اور بچہ کے مولانا محمد عثمان کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا۔

امیر صاحب کابل کی پیشوائی کے لئے بہت سی فوجیں اکٹھی کی گئی ہیں اور ہر جگہ ان کو ۳۱ توپوں کی سلامی دی جاویگی جو کہ بیان کیا جاتا ہے کہ کسی ایشیائی حکمران کیلئے سب سے بڑی عزت ہے۔

زمانہ قیام جلال آباد میں ہز مجسٹی امیر دربار بھی منعقد کرینگے۔

مسلمان تاجر کلکتہ اور ابلاسہ کے درمیان تجارت میں ترقی کر رہے ہیں۔

ہز ہائینس نظام ایک مسلمان طالب علم کو انجینیری کی تعلیم کے لئے ولایت بھیجنے والے ہیں۔

مدراس میں جلالت مآب سلطان المعظم کے لئے جمعہ کے دن دعائے صحت مانگی گئی۔

کلکتہ کی حرفتی کانفرنس گورنمنٹ سے درخواست کریگی کہ سرکاری دفاتر میں سودیشی سامان استعمال کیا جایا کرے۔

مراکو کی حالت نازک ہے۔

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے آنریبل مولوی شرف الدین ہائی کورٹ کلکتہ کے جج جنٹس کو آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا پریزیڈنٹ منتخب کیا۔ مولوی صاحب ممدوح نے یہ اعزاز قبول کرلیا۔

گائکواڑ بڑودہ اپنی ریاست میں ایک قانون جاری کرنے والے ہیں کہ بچوں کی حقہ نوشی کی مخالفت کی تجویز کر رہے ہیں۔ اس قانون کی رو سے ۱۵ سال سے کم عمر والا کوئی بچہ حقہ یا چروٹ وغیرہ نہیں پی سکیگا۔

سیالکوٹ میں ہڑتال بدستور قائم ہے۔ باشندوں نے میونسپل حدود کے باہر ایک بازار قائم کرنے کی تجویز کی ہے کہ جہاں محصول چنگی دینا نہ پڑے اور پبلک کو بے آرامی بھی نہ ہو۔

ٹرانسوال اور اورنج کالونیوں کو برٹش گورنمنٹ نے حکومت خود اختیاری عطا کردی۔

ترکی بحری فوج کے ۲۰۰ ملاحوں اور سپاہیوں نے اپنی میعاد ملازمت کے پورا ہوچکنے اور بقایا تنخواہ نہ ملنے پر بڑا فساد مچایا اور بحری افسروں پر پتھر برسائے۔ سلطان المعظم نے بیحال سنکر ان کو تنخواہ دلادی۔ جسپر یہ فساد رفع ہوا۔

شاہ منیلک والی حبش نے اپنے ۱۵ سالہ نواسہ کو اپنا ولیعہد منتخب کیا اس انتخاب پر یوروپین سفارت اطمینان ظاہر کر رہی ہے۔

رود بار انگلستان کے نیچے ایک سرنگ بنا کر فرانس اور انگلستان کے بیچ میں خشکی کی راہ قائم کرنے کی تجویز ہو رہی ہے۔ اس سرنگ پر اندازاً ایک کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ خرچ آئیگا۔

ہز مجسٹی امیر صاحب ۹ دسمبر کو جلال آباد پہنچ گئے ہیں۔

دہلی میں ہز مجسٹی امیر کی سیاحت کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ہز مجسٹی اور بڑے بڑے سردار گورنمنٹ ہاؤس کے پیچھے مقیم ہونگے۔ پولیٹکل افسروں کے لئے ۴۳ خیمے نصب کئے جاوینگے۔

حکم ہوا ہے کہ جلال آباد کو ہز مجسٹی امیر کے استعمال کے لئے ۲۱ ہزار نئے ٹکٹے بھیجے جائیں۔

ہفتہ مختتمہ ۸ دسمبر کے اندر پنجاب میں طاعون سے حسب ذیل موتیں ہوئیں۔ رہتک ۱۵۔ کرنال ۳۸۔ انبالہ ۶۰۔ جالندھر ۹۵۔ لدھیانہ ۳۴۱۔ فیروزپور ۱۰۴۔ منٹگمری ۷۔ لاہور ۹۸۔ امرتسر ۹۸۔ گورداسپور ۲۱۳۔ سیالکوٹ ۱۱۴۔ گوجرانوالہ ۶۴۔ گجرات ۱۵۔ راولپنڈی ۹۱۔ لائلپور ۱۔ ریاست پٹیالہ ۳۳۳۔ کپورتھلہ ۲۳۔ ریاست جیند ۱۶۔

ماہ نومبر میں رنگون میں ۱۵۹ ہزار روپئے مارے گئے۔ اور اسکا منافع ۱۲ ہزار روپیہ ادا کیا گئے۔

ہز آنر لفٹننٹ گورنر بنگال کی اسپیشل ٹرین سیاحت کے زمانہ میں ہز مجسٹی امیر کے ذاتی استعمال میں رہیگی۔

بھیرہ غازی کی جھیل میں قازکا شکار امیر صاحب نہ کھیل سکیں گے۔ کیونکہ جھیل نہایت سرعت کے ساتھ خشک ہو رہی ہے اور غالباً وسط جنوری تک اس میں کچھ پانی باقی نہیں رہیگا۔

کراچی میں دو نیلاموں کے ذریعے سے مصری پنبہ ۱۸۵۴ من سے زیادہ فروخت ہوگئی۔

نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن بنگال کے پریسیڈنٹ مولوی عبدالجبار صاحب سی آئی ای ہوگئے۔

آرہ کا جلسہ بخیر و خوبی تمام ہوا اہلحدیث کانفرنس قائم ہوگئی مفصل آئندہ

تیر بہدف ادویات

برقی سٹ اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کا ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی روغن طلاکی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر [illegible] ہے۔ قیمت [illegible] محصولڈاک ہے

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و مبہی ہیں جو فولاد۔ چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت سے ساتھ تیار کیجاتی ہیں۔ جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں یا کوبارہ کے شاکی ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں۔ قیمت ۱ؔ معہ محصولڈاک

مومیائی ابتدائی سل ودق۔ [illegible]۔ ہر قسم کی دماغی اور بدنی کمزوری۔ درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ چوٹ لگنے پر دو چار رتی کھا لینے سے درد کا فور ہو جاتا ہے اور مباشرت کے بعد ۲ رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مبہی و مولد خون ہے۔ بچے۔ بوڑھے۔ جوان سب کو یکساں مفید ہے۔ قیمت [illegible] فی چھٹانک معہ محصولڈاک

معجون مقوی دماغ جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو اور دماغ کمزور ہو۔ نزلہ اور زکام ودرد سر تنگ آ گئے ہو۔ ضعف بصر کی شکایت ہو۔ اس معجون کو استعمال کریں۔ انشاءاللہ تمام شکایات رفع ہو جاینگی۔ قیمت فی ڈبیہ ۱ؔ معہ محصولڈاک

ممسک جریان اس کے استعمال سے جریان بند منی بڑھتی اور گاڑھی ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی [illegible]

علاوہ ازیں ہر قسم کی مرض کی ادویات مرض کی پوری کیفیت بتلانے [illegible]

المشتہر [illegible]

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

مفصلِ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ مال تیار ہوتا ہے۔ فرمایش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال متفرق

- کلاہ سادہ ۶ؔ سے ۹ؔ تک فی عدد
- " زرین [illegible]
- مدال [illegible]
- کمبل دیسی [illegible]
- " فوجی [illegible]
- " اونی سفید [illegible]
- " رنگین طول ۳ گز عرض ۱۱ گز [illegible]
- پٹی دیسی اونی ۱۲ؔ سے ۱۴ؔ فی جوڑہ
- پٹی پشمینہ [illegible] گز تک
- بچھ [illegible] گز
- چادر پشمینہ [illegible]
- بنیان و پاجامہ اونی [illegible]
- " " سوتی [illegible]
- پٹکے سوتی و دھسی [illegible]
- نیز ہر قسم کی فرمایش آنے پر تیار ہو سکتی ہے
- رنگی سادہ [illegible] فی عدد
- " زرین [illegible]
- " [illegible]
- ازاربند سوتی ۲ؔ سے [illegible]
- " ریشمی ۲ؔ سے [illegible]
- تھان گبرون [illegible]
- جوتا ساخت [illegible]
- " زرین ہوشیارپوری [illegible]
- جراب و دستانہ اونی [illegible]
- " سوتی [illegible] فیتہ
- فوجی زین خاکی رنگ پختہ ہر گز [illegible]
- ماڈرٹی اوڑہ [illegible]
- " خاکی [illegible]
- رنگین اونی طول ۱۲ گز عرض ۱ گز [illegible]
- دری برائے پلنگ [illegible]

باقی مال مفصل فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمائیے

علاوہ ازیں ہر قسم کا مال فوجی ٹوپیاں۔ کمربند۔ سیٹل۔ زین۔ بٹن۔ جھالر۔ سوتی و زرین ہیچ اونی مشہری۔ دو پیچی وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمایش کے تھوڑا مال منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹر زلودھانہ

ahmadimuslim.de